UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226136
UNIVERSAL
LIBRARY

جلد اول

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ آیۃ الا لہا ظہر وبطن رواہ ابو عبید

چوں حدیث مزبور دال ست بر اشتمال قرآن بر معانی خفیہ + کاشتمالہ علی المعانی الجلیہ + ویکے از مصادیقش نیز مسائل دقیقۂ تصوف ست + ککون احد مصادیقہا المسائل الغامضۃ الفقہیہ + لاشتراکہما فی الاحتیاج فی المدلولیۃ الی الرویہ + وہو موضح تفاسیر قول خیر البریہ + علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ +

ورسالہ مسمّٰی بہ

مسائل السلوک من کلام ملک الملوک

فی العربیۃ

رفع الشکوک عن مسائل السلوک

فی الہندیۃ

باحث بود از جملہ کافیہ ازین چنین مسائل مع تقریر استنباطہا من الآیات الفرقانیہ التی ہی علیہا دلائل + از تالیفات المتحلی بالفضائل + المتخلی عن الرذائل + جمیل الشمائل + حمید الخصائل + حضرت مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی لازال بالفیوض والبرکات الجلائل + پس بنظر افادہ طالبین خصوصا لکین بہ سعی

احقر محمد عثمان عفی عنہ

مالک کتبخانہ اشرفیہ دیوبند سہارنپور دہلی

در ہندوستان پرنٹنگ ورکس دہلی طبع شد
[illegible] برما

مختصر فہرست تالیفات سیدی و مرشدی حکیم الامۃ محی السنۃ حضرت مولانا مولوی قاری حافظ شاہ محمد اشرفعلی صاحب مدظلہم العالی

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک حالات میں نہایت جامع و مستند کتاب اردو میں اپنی ثانی نہیں رکھتی یہ وہی مبارک کتاب ہے جسکے زمانہ تالیف میں باوجودیکہ اطراف و جوانب میں وبا پھیل رہی تھی مگر تھانہ بھون اسکی برکت سے بالکل محفوظ رہا اور زمانہ وبا میں جس مکان میں یہ پڑھی جاتی ہے اسکی برکت سے وہ مکان محفوظ رہتا ہے اور کیوں نہو یہ اُن ذات مقدس کے حالات میں ہے جو رحمت ہی رحمت ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

تفسیر بیان القرآن

اس تفسیر کی خوبی پورے طور پر بیان کرنا مشکل ہے مولانا مدظلہم نے اسمیں ان اُمور کا التزام کیا ہے ترجمہ بامحاورہ۔ مگر تحت اللفظ کی رعایت مدنظر ہے توضیح کیلئے ف کے نشان سے تفسیر کی ہے ضروری مضامین اور روایات صحیحہ لکھی ہیں اتباع سلف کا التزام ہے مسائل فقہیہ کلامیہ بھی حسب ضرورت بحث کی ہے جن آیات کی تفسیر احادیث مرفوعہ میں وارد ہوئی ہے اسکو مقدم رکھا ہے۔ ربط آیات کا خاص اہتمام سے بیان فرمایا ہے ہر صفحہ کے ہر حصہ زیرین میں جدول دیکر نیچے اختلاف قراۃ حل لغات ضروری ترکیب۔ وجوہ بلاغت۔ توجیہ ترجمہ مختصراً مذکور ہیں بڑی تفسیر بارہ جلدوں میں ہے قیمت فیجلد ایکروپیہ چودہ آنہ۔ کامل عہ

قصہ معراج اور معتبر واقعات

شب معراج کے واقعات جتنے عجائب و غرائب اور بیشمار معجزات کو شامل ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ لیکن انقلاب زمانہ اور دور حاضر کے افراط و تفریط سے جہاں اور بہت امور تختہ مشق بنگئے ہیں معراج شریف کے واقعات بھی اس سے خالی نہیں رہے اگر ایک شخص آسمیں سینکڑوں جھوٹی روایتیں منظوم کرتا ہے تو دوسرا تمام قصہ ہی کو یکسر اڑا دیتا ہے اس انقلاب کو دیکھتے ہوئے حضرت اقدس جامع الشریعت والطریقت حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اشرفعلی صاحب مدظلہم العالی نے اس ضرورت کو ملحوظ فرماکر تنویر السراج فی لیلۃ المعراج تالیف فرمائی جسمیں افراط و تفریط کو چھوڑ کر اپنی عادت شریفہ کے موافق اعتدال کے ساتھ واقعات کو کتب احادیث و سیر سے جمع فرمایا ہے حضرت ممدوح کے انتساب کے بعد کتاب کی اہمیت اسکی تعریف اسکی خوبیوں کے اظہار کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت دس آنے۔ (۱۰ر)

مجموعہ تحذیر الاخوان عن الربوا فی ہندوستان

جسمیں ہندوستان میں بنک وغیرہ سے سود لینے کی بحث۔ رشوتوں کی حقیقت۔ جھاڑ پھونک کے متعلق ضروری تحقیق۔ نکاح خوانی کی اُجرت کا حکم۔ متعارف چندہ سے بعض مفاسد کا بیان ہے قیمت پانچ آنے۔ (۵ر)

ملنے کا پتہ:۔ محمد عثمان مالک کتبخانہ اشرفیہ دہلی

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ آیۃ الا احب ان یعلم وفسرہا ابو عبید

چوں حدیث مزبور دال ست بر اشتمال قرآن بر معانی خفیہ + کاشتمالہ علی المعانی الجلیہ + ویکے از مصادیقش نیز مسائل دقیقۂ تصوف ست + فکون احدی مصادیقہا المسائل الغامضۃ الفقہیہ + لاشتراکہما فی الاحتیاج فی المدلولیۃ الی الرویہ + وہو اصح تفاسیر قول خیر البریہ + علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ +

ورسالۂ مسمّٰی بہ

مسائل السلوک من کلام ملک الملوک
فی العربیہ مع
رفع الشکوک ترجمۂ مسائل السلوک
فی الہندیہ

باحث بود از جملہ کافیہ ایں پنجیں مسائل مع تقریر استنباطہا من الآیات القرآنیۃ التی ہی علیہا دلائل + از تالیفات المتحلی بالفضائل + المتخلی عن الرذائل + جمیل الشمائل + حمید الخصائل + حضرت مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی لازال بالفیوض والبرکات الجلائل + پس بنظر افادۂ طالبین خصوص سالکین باہتمام

احقر محمد شبیر علی عفی عنہ

در مطبع اشرف المطابع واقع تھانہ بھون طبع شد بلند نمودہ

(سعید الدین پریس میرٹھ)

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ ۲۹۷۶۶۲ ل ۴۰

مسائل السلوک من کلام ملک الملوک

(جلد الاول من)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد الحمد والصلوٰۃ فان من العلوم القرآنیۃ کثیر مسائل التصوف مما ذکرہ الصوفیۃ قدست اسرارھم فی کتبھم مستندین الی القرآن وجملۃ ما ذکروہ قسمان قسم دل علیہ القرآن بوجوہ الدلالات المعتبرۃ عند اھل العلم والاجتہاد تنصیصاً وسمی تفسیراً او استنباطاً وسمی فقھاً ولا کلام فی کون ھذا القسم مدلولاً للقرآن اما التنصیص فظاھر واما الاستنباط فلما تقرر من ان القیاس مظھر لا مثبت وقسم لا دلالۃ للقرآن علیہ بعینہ ولا علی ما یشارکہ فی العلۃ الشرعیۃ لکن لہ دلالۃ علی ما ینا سبہ بنحو من المناسبۃ وسمی اعتباراً وھذا القسم مما تکلموا فی کونہ مدلولاً لہ فکم من مثبت لہ وھو ظاھر صنیع کثیر من الصوفیۃ وکم من نافٍ لہ وھو ظاھر کلام حملۃ العلوم الظاھرۃ والقول الفصل فی الباب ان النفی حق ان اریدبالدلالۃ کون ذلک المعنی مقصوداً بلا واسطۃ کالمنصوص او بواسطۃ کالثابت بالقیاس والاثبات حق منقول من السلف ان اریدبالدلالۃ ما ھو اعم من ثبوتہ باحد النظرین المذکورین ومن ثبوت الشیٔ من اصلہ بنحو من الاصالۃ من غیر ان یقصد مع القول بارادۃ المعنی الظاھری قطعاً فان ابطال ھذا المعنی باطل وذھاباً الی مذھب الباطنیۃ الضالۃ ولسمعک ما یدل علی جمیع ما ادعینا اما ان لھذا التصنیع اصلاً من السلف فقد روی رزین عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ اعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتھا قال ابن القلوب بعد موتھا بحکمۃ منیبۃ یحیی القلوب المیتۃ بالعلم والحکمۃ والا فقد علم احیاء الارض مشاھدۃ (تیسیر ص ۸ فتح)

رفع الشکوک فی ترجمۃ مسائل السلوک

(جلد اول)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ احقر نے آخر رجب ۱۳۳۵ھ میں ایک کتاب مسمّٰی بہ **مسائل السلوک من کلام ملک الملوک** لکھنا شروع کی تھی جس کا حاصل بعض مسائل مہمہ تصوف کا قرآن مجید سے اثبات ہے جس طرح اس کے قبل ایک کتاب مسمّٰی **حقیقۃ الطریقۃ من السنۃ الانیقۃ** مسائل تصوف کا حدیث سے اثبات کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ کتاب مسائل السلوک عربی میں ہے جو کہ عام فہم نہیں ہے اس لئے افادۂ عامہ کی غرض سے اس کا اردو میں ترجمہ کر دینا مناسب معلوم ہوا اور وہ ترجمہ یہی ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اور یہ کتاب مسائل السلوک دو حصوں پر مشتمل تھی ایک متن

یہ ترجمہ اکثر مقامات پر بطور حاصل ہے اسی کی اصل اور تفصیل کی مقدار کہیں کہیں متفاوت بھی ہے اور تقلید میں یہ تفاوت بلا اتفاق سے زیادہ تھا اسلئے اس میں دونوں کا لحاظ برابر بھی نہیں رہ سکا بلکہ آگے کا کام برابر رکھے گئے اور تفاوت کے موقع پر زیادہ کے لئے دوسرے کام سے جگہ لے لی گئی ۱۲

ابن عباس رضی صحیح فی صحة تاویل الارض بالقلب وهل هذا الا الذی یسلکه الصوفیة بل ظاهره ینفی ظاهر التفسیر لکن لما کان هذا التفسیر یقینیا یصرف قوله عن المتبادر الی ان مراده ایقاظ السامع ان لا یکتفی من الآیة علی ظاهرها وان کان مقصودا بل یعتبر به وینتقل الی حال القلب هذا ما بدا لی فی اعتبار علم الاعتبار وابلغ من هذا ما قرره شیخ مشائخنا الشاه ولی الله المحدث الدهلوی قدس سره فی کون هذا الفن معتبرا فی کتابه الفوز الکبیر فی اصول التفسیر حیث قال باللسان الفارسی واما اشارات صوفیه واعتبارات ایشان بحقیقت از فن تفسیر نیست بلکه نزدیک استماع قرآن چیزیا بر دل سالک ظاهر میگردد ودر میان نظم قرآن و حالتے که آں سالک دارد یا معرفتیکه او را حاصل ست تولد میشود چنانکه کسے قصه مجنوں و لیلیٰ شنود ومعشوقهٔ خود را یاد کند ومعامله که درمیان وی ومحبوب وی میگذرد مستحضر سازد ودرینجا فائده ایست اهم آنرا باید دانست که آنحضرت صلی الله علیه وسلم فن اعتبار را معتبر داشته اند ودر آں راه سلوک فرموده اند تا سنت باشد علمائے امت را وفتح طریقے باشد علوم موهوبهٔ ایشاں را مانند آنکه آیهٔ فاما من اعطی واتقی ورسالهٔ قدر تمثیلاً خوانند اگرچه بمعنی منطوق آیه آنست که هر که ایں کار با کرده است او را راه جنت ونعیم نمایم وهر که اضداد آں بعمل آورده است او را راه دوزخ وتعذیب بکشایم لیکن بطریق اعتبار تواں دانست که هر کسے را برائے حالتے آفریده اند واں حالت بروے جاری میکند من حیث یدری ولا یدری پس بایں اعتبار آیه را بمسئلهٔ قدر ربطے واقع شد وهمچنیں آیهٔ ونفس وما سواها معنی منطوقش آنست که بر بر وآثم مطلع ساخت لیکن خلق صورت علمیه بر وآثم را بآں بر وآثم اجمالاً در وقت نفخ روح مشابهتے هست پس باعتبار می تواں بایں آیه در مسئله استشهاد کرد (قلت ولو قیل اعتضاد مکان استشهاد کان اولی ۱۲) واللہ اعلم (ص ۲۴۲ و ۲۴۵) وقلت والحدیثان اللذان اشار الیهما الشیخ هما هذان

فالاول ما عن علی رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما منکم من احد الا وقد کتب مقعده من النار ومقعده من الجنة قالوا یا رسول الله افلا نتکل علی کتابنا وندع العمل قال اعملوا فکل میسر لما خلق اما من کان من اهل السعادة فسییسر لعمل السعادة واما من کان من اهل الشقاوة فسییسر لعمل الشقاوة ثم قرأ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی الآیة متفق علیه (مشکوة باب القدر) والحدیث الثانی ما عن عمران بن حصین ان رجلین

جس میں خاص وہ مسائل ہیں جو باعتبار وجوہ معتبرۂ دلالت مدلول قرآنی ہیں دوسرا حصہ **حاشیہ** جس میں وہ مسائل ہیں جو درجۂ رموز واعتبار میں ہیں جسکا استعمال رباوجودیکہ سلف سے بلکہ سنت سے بھی اسکی اصل ثابت ہے، جیساکہ اصل کتاب کی تمہید میں مذکور ہے مگر اصرف صوفیہ ہی کرتے ہیں علماء ظاہر میں وہ طریق مسلوک نہیں ہے چونکہ یہ حصہ حاشیہ کا حال عوام کے زیادہ مناسب نہیں اسلئے ترجمہ کے لیئے صرف حصۂ متن کو لیا گیا۔ الا نادرًا اور عربی میں اُس کا رہنا اس لئے مضر نہیں کہ وہ مخصوص ہے اہل علم کے ساتھ جو کہ اکثر اہل فہم ہوتے ہیں۔ خصوص جبکہ اُسکی تمہید میں اُس دلالت کا درجہ بھی مفصل ذکر کردیا گیا اور جب ترجمہ میں یہ حصہ نہیں لیا گیا تو اُس تمہید کے ترجمہ کی بھی حاجت نہیں سمجھی گئی بس اب متن مقصود ہی سے ترجمہ شروع کیا جاتا ہے اور تمہید وحواشی کو حذف کیا جاتا ہے البتہ استیعاب مسائل کے لیئے اُن حواشی کے بھی بعض مسائل ضروریہ کی محض اجمالاً تقریر

من زینة فالا یا رسول اللہ ارأیت ما یعمل الناس ویکدحون فیہ اشیٔ قضی علیہم ومضی فیہم من قدر سبق او فیما یستقبلون بہ مما اتاہم بہ نبیہم وثبتت الحجة علیہم فقال لا بل شیٔ قضی علیہم ومضی فیہم وتصدیق ذلک فی کتاب اللہ عز وجل ونفس وما سواہا فالہمہا فجورہا وتقواہا رواہ مسلم (مشکوٰۃ کتاب القدر) فثبت بہذا التقریر کون ذلک الطریق لہ اصل واما کون ابطال المعنی الظاہر باطلا فمبنی رد المعانی تحت آیة انزل من السماء فسالت اودیة الی مبسورة الوعد وانصہ قال ابن عطیة روی عن ابن عباس انہ قال فی قولہ تعالی انزل من السماء ماء الخ یرید بالماء الشرع والدین وبالاودیة القلوب ومعنی سیلانہا بقدرہا خذ النبیل بحظہ والبلید بحظہ ثم قال وہذا قول لا یصح واللہ تعالی اعلم عن ابن عباس لانہ یخرج الی قول اصحاب الرموز وقد تمسک بہ الغزالی واہل ذلک الطریق وفیہ اخراج اللفظ عن مفہوم کلام العرب بغیر داع الی ذلک وان صح ذلک عن ابن عباس فیقال فیہ انما قصد ان قولہ تعالی کذلک یضرب اللہ الحق والباطل معناہ الحق یقر فی القلوب والباطل الذی یعتریہا الخ ونحن نقول ان صح ذلک فمقصودہ الحث منہ الاشارۃ وان کان یرید غیر ظاہر فیہ وحجة الاسلام الغزالی علیہ الرحمة اشد الناس علی اہل الرموز القائلین بان الظاہر لبس مراد اللہ تعالی کما لا یخفی علی متتبع کلامہ اہ ولقد اتی الامام الغزالی بالقول الصراح وانفصل ابو حامد فی المسئلة فی کتابہ مشکوٰۃ الانوار حیث قال ولا تظنن من ہذہ الامور ذم وطریق ضرب المثال رخصة منی فی رفع الظواہر واعتقاد فی ابطالہا حتی اقول مثلا لم یکن مع موسی علیہ السلام نعلان ولم یسمع الخطاب بقولہ اخلع نعلیک حاشا اللہ فان ابطال الظواہر رأی الباطنیة الذین نظروا بالعین العوراء الی احد العالمین ولم یعرفوا المواز نة بینہما ولم یفہموا وجہہ کما ان ابطال الامور مذہب الحشویة فالذی یجرد الظاہر حشوی والذی یجرد الباطن باطنی والذی یجمع بینہما کامل ولذلک قال صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر وباطن وحد ومطلع وربما نقل ہذا عن علی فموقوف ایا کان فہم موسی علیہ السلام من خلع النعلین اطراح الکونین فامتثل الامر ظاہرا بخلع نعلیہ باطراح العالمین فہذا ہو الاعتبار ای العبور من الشیٔ الی غیرہ ومن الظاہر الی السر وفرق بین من یفہم قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملئکة بیتا فیہ کلب فیقفی الکلب فی بیتہ ویقول

کردی گئی ہے مع نشان اس آیت کے جسکے ذیل میں وہ اصل میں مذکور ہے تاکہ اگر کوئی صاحب علم ترجمہ کے حصہ کو دیکھکر اسکی مفصل تقریر دیکھنا چاہے تو اس آیت کے پتہ سے اصل میں دیکھ سکے اور نام اس ترجمہ کا **رفع الشکوک فی ترجمۃ مسائل السلوک** رکھا جاتا ہے۔ عام ناظرین سے عرض ہے کہ باوجود ایضاح کے پھر بھی اس مضمون میں نزاکت باقی ہے اس کے مطالعہ میں اپنی رائے سے کام نہ لیں اگر کوئی محقق میسر آجاوے تو اس سے سمجھ لیں اور اگر میسر نہ ہو یا اس کے سمجھانے پر بھی سمجھ میں نہ آوے یا کسی مقام کو وہ محقق کسی ناظر کے فہم سے باہر بتلاوے تو اس مقام کو چھوڑ دیں مولانا نے خوب فرمایا ہے

نکتہ ہا چوں تیغ پولاد ست تیز
چوں ندارد تو سپر واپس گریز

ليس الظاهر مرادا بل المراد تخلية بيت القلب عن كلب الغضب لانه يمنع المعرفة التي هي من انوار الملكة اذ الغضب غول العقل وبين من يمتثل الامر في الظاهر ثم يقول الكلب ليس كلبا لصورته بل لمعناه وهي السبعية والضراوة فاذا كان حفظ البيت الذي هو القلب مقر الجوهر الحقيقي الخالص عن سر الكلبية اولى فانا اجمع بين الظاهر والسر جميعا فهذا هو الكامل وهو المعنى بقولهم الكامل من لا يطفئ نور معرفته نور ورعه ولذلك ترى الكامل لا تسمح نفسه بترك شئ من حدود الشرع مع كمال البصيرة اه (تحفة الاخوان في التفرقة بين الكفر والايمان ص ۴۳) وقريب منه في روح المعاني واما كلام السادة الصوفية من القرآن فهو من باب الاشارات الى دقائق تنكشف على ارباب السلوك ويمكن التطبيق بينهما وبين الظواهر المرادة وذلك من كمال الايمان ومحض العرفان لانهم اعتقدوا ان الظاهر غير مراد اصلا وانما المراد الباطن فقط اذ ذاك اعتقاد الباطنية الملاحدة توصلوا الى نفي الشريعة بالكلية وحاشا ساداتنا من ذلك كيف وقد حضوا على حفظ التفسير الظاهر وقالوا لا بد منه اولا اذ لا يطمع في الوصول الى الباطن قبل احكام الظاهر ومن ادعى فهم اسرار القرآن قبل احكام التفسير الظاهر فهو كمن ادعى البلوغ الى صدر البيت قبل ان يجاوز الباب اه (ج ۱ ص ۶) وقد اثبت بهذا التقرير مع زيادة تحقيق حديث ان لكل آية ظهرا وبطنا مما لعلك لم تسمع من غيري في الجلد الاول من كليد مثنوي (ص ۸۳) ان اشتقت اليه فاطلع عليه وبمجموع ما نقلنا ظهر مجموع ما اوعينا سابقا من اعتبار فن الاعتبار مع بقاء الظاهر على ما هو عليه وبطالما احدثت نفسي بجمع جملة كافية من جنس تلك المسائل من القرآن لكن كل مرة موهون بوقتة فحان الآن ان وفقت له وقد جعلت تفسير روح المعاني في هذا الملقط اصلا اصيلا بجمعه القدر الكافي منه وحيث ما اضم اليه شيئا من غيره ابتدئه بقولي قال العبد الضعيف واختمه بقولي انتهى القول ولقد كنت كتبت قبل هذا في هذا الباب رسالة مختصرة بالغة غاية الاختصار وسميته بتائيد الحقيقة من الآيات العتيقة وكانها كانت كالمقدمة لهذا ولقد اقتصرت من الباب على القسم الاول في المتن واضفت بعض الاشياء من القسم الثاني في الحاشية لينضم الفرق بين الاصل والتابع كما انى كنت الحقت في قريب

پیش ایں الماس بے اسپر مبیا
کز بریدن تیغ را نبود حیا

اور مجمع عوام میں ان تقریرات سے اپنی مجالس کو گرم کرنے سے تو بہت سختی کے ساتھ احتیاط واحتراز لازم سمجھیں مولانا نے اس باب میں بھی فرمایا ہے ؎

حرف درویشاں بدزد مردوں
تا نہ پیش جاہلاں خواند فسوں
ظالم آں قومیکہ چشماں دوختند
از سخنہا عالمے را سوختند

خصوص جبکہ خود بھی ناقص ہو اس کو بھی مولانا فرماتے ہیں ؎

نقد و نکتہ است کامل حلال
تو نۂ کامل مجو زیباش لال

اور قریب زمانہ ہوا کہ ایک چھوٹا رسالہ اسی طرز کا لکھا گیا تھا جسکی اصل سے **تائید الحقیقہ من الایات العتیقہ** عربی میں تھی اور ترجمہ مرقومہ مولوی شاہ لطف رسول فتحپوری اردو میں۔ سو اس رسالہ کا ترجمہ بھی اس کتاب

۵ انظر ما في الحاشية على القسم الاول من هذا الباب من الفصل الثاني في الاسرار ص ۱۱۲ منه

من الزمان جزء من قبيل القسم الثانی مسمّی بالنكت الدقيقة بآخر رسالتی الطريقة لهذا الفرق بعينه وقصدی انما هو القسم الاول وانما اتيت ببعض الاشياء من الثانی لئلا يخلو الكتاب عن نموذج منه ولانها مسائل مفيدة فی نفسها وان لم تكن مدلولة فتجتمع المسائل بهذا التقريب نعم لم التزم بالحاشية هيئتها المتعارفة لعدم الحاجة اليها ولعدم خلوها من الضيق والصعوبة وانما الكفيت فی التمائز بينهما بتصوير لفظ المتن والحاشية متعاقبين فلو اراد احد تغيير هيئتها الداعی اليه اوحذفها بالكلية لامكنه بسهولة وقد ربما للربط والتوضيح فی بعض المواضع كلمة او جملة احطتها بقوسين فی ايضا لم ارآتيهما كان من الصراحة بمثابة لايحتاج فيها الی التنبيه وهو الكثر الاعمال التی تسمی بالمقامات كالحب والذكر والشكر والصبر والزهد والتوكل وغيرها التی امتلأ القرآن منها اوضح من الشمس فی نصف النهار وقد رأيت الحاق الرسالة المذكورة آنفا تتمة بتائيد الحقيقة فی آخر هذا الكتاب كل سورة سورة منها بكل سورة سورة منه اجدر واحری ليظفر الشائق عليهما مجتمعين وينتفع باحدهما مع الاخری هذا والمامول من الله الكريم الوهاب ان يجعل هذا الكتاب كافيا شافيا فی القدر الضروری من الباب والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب فی كل ذهاب وإياب وصلی الله تعالی علی خير خلقه محمد سيد الاولی الالباب مع آله والاصحاب وجميع اتباعه والاحباب الی يوم النشور والحساب۔

نمقه العبد الحقير اشرف علی عفی عنه الصغير والكبير فی الثانی والعشرين من رجب المكين ۱۳۳۵ھ من هجرة سيدنا النبی الامين

رفع الشکوک کے ساتھ اس طرح ملحق کردیا گیا کہ ہر سورت کے ختم پر اس رسالہ کے ترجمہ کا ایک حصہ اسی سورت کے متعلق بعنوان **اضافہ** منضم کردیا گیا تاکہ دونوں کتابوں کی تقریرات ناظرین کو مجتمعاً میسر ہوسکیں۔ واللہ الموفق فی کل باب وہو المیسر لکل صعاب واللہ اعلم بالصواب

فقط

کتبہ

اشرف علی

۸ر شوال ۱۳۳۵ھ ہجری (یعنی بعد انقضای دو نیم ماہ از تحریر مبتدا اصل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سورۃ الفاتحۃ

المتن المشابہ بالحاشیۃ ان مقام السالکین ینتہی عند قولہ ایاک نعبد وبعدہ یطلب التمکین وذلک ان الحمد مبادی حرکۃ المرید فان نفس السالک اذا تزکت ومرأۃ قلبہ اذا تجلت فلاحت فیھا انوار العنایۃ الموجبۃ للولایۃ تجردت النفس الزکیۃ للطلب فرأت آثار نعم اللہ تعالی علیھا سابغۃ واطافہ غیر متناھیۃ فجردت علی ذلک واخذت فی الذکر فکشف لھا الحجاب من وراء استار العزۃ عن معنی رب العلمین فما شاھدت ماسوی اللہ سبحانہ علی شرف الفناء مفتقرا الی المبقی محتاجا الی التربیۃ فتر قت بطلب الخلاص من وحشۃ الادبار وظلمۃ السکون الی الاغیار فھبت لھا من نفحات جناب القدس نسائم الطاف الرحمن الرحیم فعرجت للمعات بوارق الجلال من وراء سجاف الجمال الی المالک الحقیقی فنادت بلسان الاضطرار فی مقام لمن الملک الیوم للہ الواحد القھار اسلمت نفسی الیک و اقبلت بکلیتی علیک وھناک خاضت لجۃ الوصول و انتھت الی مقام العین فحققت نسبۃ العبودیۃ فقال ایاک نعبد وھھنا انتھاء مقام السالک الا تری الی سید الخلق وحبیب الحق کیف عبر عن مقامہ ھذا بقولہ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا وطلب التمکین بقولہ وایاک نستعین واھدنا الصراط المستقیم واستعاذ عن التلوین بقولہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فصعد مستکملا ورجع مکملا وکانہ لھذا سمیت الصلوۃ معراج المؤمن۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سورۃ الفاتحہ

مقام الحمد والذکر

سالکین کا مقام ایاک نعبد (ترجمہ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں) پر تمام ہوجاتا ہے اس کے بعد ایاک نستعین (ترجمہ آپ ہی سے درخواست اعانت کی کرتے ہیں) سے تمکین کا طالب ہونا ہی بیان اس کا یہ ہے کہ مرید کی ابتدائی حرکت حمد ہے کیونکہ جب سالک کا نفس مزکی اور اس کا قلب مجلی ہوجاتا ہے پھر جس انوار عنایت جو کہ مقام ولایت کا موجب ہے درخشاں ہوتے ہیں تو یہ نفس مزکی طلب (مقصود) کے لئے خالص ہوجاتا ہے پس اپنے اوپر انعامات الٰہیہ کے آثار کو کامل اور اسکے الطاف کو غیر متناہی دیکھتا ہے سو اس پر وہ حمد کرتا ہے اور ذکر کو اختیار کرتا ہے پس سراپردہائے عزت کے پیچھے سے اس کے لیئے رب العلمین (ترجمہ مربی ہیں ہر ہر عالم کے) کے معنی کا حجاب بکشوف ہوجاتا ہے اس وقت وہ ماسوی اللہ کو محل فنا ہیں اور اپنے کو تربیت میں بقا دیکھتا ہے کا محتاج دیکھتا ہے پس وہ وحشت اعراض اور ظلمت سکون الی الاغیار سے خلاصی حاصل کرنیکی طلب کے لئے ترقی کرتا ہے پس سپہ درگاہ مقدس کی ہواؤں سے جو رحمان رحیم (ترجمہ بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں) کے الطاف کے جھونکے چلتے ہیں پھر وہ سراپردہائے جمال کے آگے سے برق ہائے جلال کی چمک کے واسطے مالک حقیقی کیطرف رجوع کرتا ہے پھر وہ مقام لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار میں (یعنی مقام توحید میں) بلسان اضطرار پکارتا ہے کہ میں نے اپنا نفس آپکو سپرد کردیا اور میں تن آپ ہی متوجہ ہوگیا اور اس مقام میں پہنچکر وہ لجہ وصول میں گھس گیا اور مقام عین تک گھس گیا جس سے اس نے نسبت عبودیت کو محقق کرلیا اور کہنے لگا ایاک نعبد (ترجمہ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں) اور یہاں مقام سالک کی انتہا ہے (جیسا شروع تقریر میں کہا گیا) کیا سید الخلق وحبیب حق صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف نظر نہیں کرتے ہو کہ آپکو اس مقام کو کس طرح اس قول سے تعبیر کرتا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا اسکے بعد بندہ نے ایاک نستعین سے تمکین کی درخواست کی جیسا شروع

مقام العلم والعمل

مقام فنا فی اللہ وبقا باللہ

مقام التمکین

الحاشیہ ومن باب الاشارۃ (فی نکتۃ الخطاب فی ایاک نعبد بعد الغیبۃ فی مالک یوم الدین) ان یوم الدین تلویح الی مقام الفناء لانہ موت النفس عن شھواتھا وخروجھا عن جسد تعلقھا بالاغیار ومن مات فقد قامت قیامتہ فعند ذلک یحصل البقاء فی جنۃ الشھود ویتحقق الجمع من مقام صدق عند الملیک المعبود (فی سبب الخطاب) قولہ تعالیٰ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم قال العبد الضعیف فی ھذا البدل اشارۃ الی ان الصراط المستقیم لا یتأتی بدون متابعۃ اھل الصراط المستقیم ولا یکفی فیہ الزبر والاوراق انتھی القول وایضا قال العبد الضعیف فیہ اشارۃ الی ان المطلوب ھو الصراط المستقیم التشریعی المختص بالمنعم علیھم لا التکوینی العام لکل مخلوق غیر مختص بالمنعم علیھم انتھی القول

تقریر میں اس کا بھی ذکر ہے) اور اھدنا الصراط المستقیم الخ (ترجمہ بتلا دیجئے ہم کو رستہ سیدھا) سے بھی (اسی تلقین کا طالب ہوا) اور اس قول سے کہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین (ترجمہ نہ رستہ اُن لوگوں کا جن پر آپ کا غضب کیا گیا اور اُن لوگوں کا جو رستہ سے گم ہو گئے) تلوین سے پناہ مانگی پس طالب کمال ہو کر اُس نے صحو کیا اور کامل ہو کر اُس نے رجوع (ونزول) کیا اور گویا اسی (لطیفہ) کے سبب نماز کو معراج مومن کہا گیا قولہ تعالیٰ ایاک نعبد الخ اس خطاب میں مقام فنا کی طرف اشارہ ہے تقریر اصل رسالہ میں ہے۔

قولہ تعالیٰ - اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین - صراط الذین الخ میں اشارہ اس طرف ہے کہ صراط مستقیم بدون اسکے میسر نہیں ہوتا کہ اہل صراط مستقیم کا اتباع کیا جاوے (جن کو الذین انعمت علیھم سے تعبیر کیا ہے) اور اس کے لئے صرف کتب و اوراق کافی نہیں و نیز اشارہ ہے اس طرف کہ مطلوب صراط مستقیم تشریعی ہے نہ کہ تکوینی جو صرف منعم علیہم کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تمام مخلوق کو عام ہے

سورۃ البقرۃ

المتن قولہ تعالیٰ ومما رزقناھم ینفقون - قال العبد الضعیف قیل ومما رزقناھم من انوار المعرفۃ یفیضون تعمیما للرزق والانفاق وھو کثیر وقالوا الرزق ھو الحظ وفیہ مجاز کما قالوا فی قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل وسیأتی وقد سمی صلے اللہ علیہ وسلم کثیرا من الاعمال البدنیۃ صدقۃ

قولہ تعالیٰ ومما رزقناھم ینفقون (ترجمہ اور جو کچھ دیا ہے ہمنے اُن کو اُسمیں سے خرچ کرتے ہیں) اسکے عموم میں یہ بھی داخل ہے ہم نے اُن کو جو انوار معرفت عطا فرمائے ہیں وہ اُن کا طالبین پر افاضہ کرتے ہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ - والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک قال العبد الضعیف یقاس علیہ انہ ینبغی الاعتقاد مع جمیع المشائخ المحققین مثل الاعتقاد مع شیخہ لعم الاتباع لا یکون الا لشیخہ کما فی القیس علیہ بعینہ انتھی القول

قولہ تعالیٰ - والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک (ترجمہ اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ یقین رکھتے ہیں اس کتاب پر بھی جو آپکی طرف اُتاری گئی اور اُن کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے اُتاری جا چکی ہیں) اسی پر یہ قیاس کیا جاوے گا کہ

(باقی آئندہ)

المتن قوله تعالیٰ یخادعون اللہ والذین اٰمنوا قال العبد الضعیف فی ذکر اسم اللہ مع استحالۃ کونہ مخادعا اشارۃ الی ان المعاملۃ مع اھل اللہ کھی مع اللہ انتھی القول۔

المتن قوله تعالیٰ فی قلوبھم مرض الآیۃ قال العبد الضعیف فیہ اثبات الامراض للقلب وھی المعاصی کما شاع فی اطلاقات الصوفیۃ انتھی القول۔

المتن قوله تعالیٰ واللہ محیط بالکافرین قال العبد الضعیف فیہ دلیل لما یقول بہ الصوفیۃ من احاطۃ تعالیٰ بخلقہ ذاتا من غیر اتصال ولا کیفیۃ لا علما فقط انتھی القول۔

الحاشیۃ قوله تعالیٰ کلما اضاء لھم مشوا فیہ واذا اظلم علیھم قاموا ومن البطون نستبیہ من ذکر بذوی صیب فیکون۔ قوله تعالیٰ کلما اضاء لھم اشارۃ الی انھم کلما وجدوا من طاعتھم حلاوۃ وغرضا عاجلا مشوا فیہ واذا حبس علیھم طریق الکرامات ترکوا الطاعات وقال الحسین اذا اضاء لھم مرادھم من الدنیا فی الدین اکثروا فی تحصیلہ واذا اظلم علیھم قاموا متحیرین۔

قوله تعالیٰ یخادعون اللہ والذین آمنوا (ترجمہ جاہل لوگ کرتے ہیں اللہ سے اور اُن لوگوں سے جو ایمان لاچکے ہیں) اس میں اشارہ ہے کہ اہل اللہ کے ساتھ کوئی معاملہ کرنا (مثلاً عداوت ومخادعت وغیرہ) ایسا ہی ہے جیسے حق تعالیٰ کے ساتھ کرنا۔

قوله تعالیٰ فی قلوبھم مرض (ترجمہ اُن کے دلوں میں بڑا مرض ہے) اس میں اثبات ہوا امراض قلب کا اور وہ معاصی ہیں حضرات صوفیہ کے اطلاقات میں شائع ہے۔

قوله تعالیٰ واللہ محیط بالکافرین (ترجمہ اور اللہ تعالیٰ احاطہ میں لئے ہوئے ہیں کافروں کو) اس میں دلیل ہے قول صوفیہ کی کہ حق تعالیٰ اپنی مخلوق کو ذاتاً محیط ہے بدون اتصال اور کسی کیفیت کے نہ محض علم ہی سے محیط ہے۔

قوله تعالیٰ کلما اضاء لھم مشوا فیہ واذا اظلم علیھم قاموا (ترجمہ جہاں ذرا ان کو بجلی کی چمک ہوئی تو اُسکی روشنی میں چلنا شروع کیا اور جب ان پر تاریکی ہوئی پھر کھڑے کے کھڑے رہ گئے) یہی حال اُس شخص کا ہے جو بسط میں طاعات بجالاتا ہے اور قبض میں چھوڑ بیٹھتا ہے۔

المتن قوله تعالیٰ کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابھا وفی الآیۃ محمل آخر میل الیہ القلب بان یکون ما رزقوا قبل ھو الطاعات والمعارف التی یستلذھا اصحاب الفطرۃ والعقول

قوله تعالیٰ کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابھا (ترجمہ جب کبھی دیئے جاویں گے وہ لوگ اُن بہشتوں میں سے کسی پھل کی غذا تو ہر بار میں یہی کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہمکو ملا تھا اس سے پیشتر اور ملیگا بھی اُن کو دونوں بار کا پھل ملتا جلتا) ایک محمل اس

السلیمة وهذا جزاء مشابه لما فیما ذکر من اللذة کالجزاء الذی فی ضدہ فی قوله تعالیٰ ذوقوا ما کنتم تعملون ای جزاءہ فالذی رزقناہ مجاز مرسل عن جزائه باطلاق اسم المسبب علی السبب ولا یضر فی ذلك ان الجنة وما فیها من فنون الکرامات من الجزاء کما لا یخفی او هو استعارة بتشبیه الثمار والفواکه بالطاعات والمعارف فیما ذکر وقیل ارض الجنة قیعان یظهر فیها اعمال الدنیا کما یشیر الیه بعض الآثار فثمرة النعیم ما غرسوه فی الدنیا فتدبر

آیت میں یہ ہے کہ مرزوق سے مراد طاعات ومعارف ہوں جنکو اصحاب فطرت وعقول سلیمہ (رزق ظاہری سے زیادہ) لذیذ سمجھتے ہیں اور (جنت میں اُن کی عوض میں) اُن کو جو جزا ملے وہ ان طاعات ومعارف کے ساتھ لذت میں مشابہ ہو (اسلئے وہ اس طرح کہیں) جسطرح اسکی ضد کی جزا (بھی اس ضد کے مشابہ ہوگی جو) اس آیت میں (مذکور ہے) ذوقوا ما کنتم تعملون مراد یہ ہے کہ ذوقوا جزاء ما کنتم تعملون پس جزا مرزوق کو بطور مجاز مرسل کے مرزوق کہدیا بطور اطلاق اسم مسبب کے سبب پر یا اسکو استعارہ کہا جاوے اس طرح سے کہ ثمار وفواکہ کو طاعات و معارف کی ساتھ لذت میں تشبیہ دیجاوے اور بعض نے کہا ہے ارض جنت صاف میدان ہوگا اُسمیں اعمال دنیا (باشکال خاصہ) ظاہر ہونگے جیسا بعض روایات میں ہے پس ثمرۂ نعیم وہی ہے جسکو دنیا میں بویا تھا (اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ بالفعل جنت خالی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ عامل کے حق میں گویا کہ خالی ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ فلاں شخص سے فلاں عمل صادر ہوں گے اسلئے جنت کو اُن اعمال کی صورمثالیہ اشجار وثمار وغیرہا سے فی الحال بھی آباد کر رکھا ہے)۔

صور مثالیۃ للاعمال

اثبات صور مثالیہ اعمال

المتن قوله تعالیٰ ان الله لا یستحیی ان یضرب مثلا ما بعوضة قال العبد الضعیف فیه اصل لصنیع الصوفیة فی الامثلة حیث یأتون منها بما ظاهره دنیا فی الحیاء من غیرها مبالاة انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ ان اللہ لا یستحیی الخ (ترجمہ ہاں واقعی اللہ تعالیٰ تو نہیں شرماتے اس بات سے کہ بیان کردیں کوئی مثال بھی) اسمیں اصل ہے عادۃ صوفیہ کی کہ مثالیں لاتے ہیں حیا عرفی کی پروا نہیں کرتے۔

فی الامثلة الحقیرة

حقیر مثالوں سے بے پروائی۔

المتن قوله تعالیٰ واذ قال ربك للملئكة انی جاعل فی الارض خلیفة قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها و یسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك قال انی اعلم ما لا تعلمون وعلم آدم الاسماء کلها ثم عرضهم علی الملئكة فقال انبئونی باسماء هؤلاء ان کنتم صدقین ○ قالوا سبحنك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العلیم الحکیم قال یا آدم انبئهم باسمائهم قال العبد الضعیف فیه دلیل علی ان ملاك الخلافة هو العلم والفهم بشرط ان لا ینافضه عمله لا الاجتهاد فی العمل وهو عین ما یراعیه مشایخ الطریق فی الاستخلاف

قولہ تعالیٰ واذ قال ربك للملئكة الخ (ترجمہ اور جس وقت ارشاد فرمایا آپ کے رب نے فرشتوں سے کہ ضرور میں بناؤں گا زمین میں ایک نائب فرشتے کہنے لگے کیا آپ پیدا کریں گے زمین میں ایسے لوگوں کو جو فساد کریں گے اسمیں اور خوں ریزیاں کرینگے اور ہم برابر تسبیح کرتے رہتے ہیں اور تقدیس کرتے رہتے ہیں آپ کی حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں جانتا ہوں اُس بات کو جسکو تم نہیں جانتے اور علم دیدیا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سب چیزوں کے اسماء کا پھر وہ چیزیں فرشتوں کے روبرو کردیں پھر فرمایا کہ بتلاؤ مجھکو اسماء ان چیزوں کے اگر تم سچے ہو فرشتوں نے عرض کیا کہ آپ تو پاک ہیں ہمکو علم نہیں مگر وہی جو کچھ ہمکو آپنے علم دیا

فی ان الخلافة فی الطریقة

انتهی القول۔

فرمایا کہ اے آدم تم بتلاؤ ان کو ان چیزوں کے اسماء) یہ دلیل ہے اسکی کہ مدار خلافت علم و فہم ہے بشرطیکہ بدعملی نہ ہو نہ مجاہدہ اعمال میں اور مشائخ طریقت خلیفہ بنانے کے وقت اسی کی زیادہ رعایت کرتے ہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ ولا تقربا ھذہ الشجرۃ الخ قال العبد الضعیف فیہ اصل لعادۃ المشائخ المحققین فی النھی عن بعض المباحات مخافۃ جرہ الی المعصیۃ فان ھذا القرب لم یکن ممنوعا عنہ فی نفسہ انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ ولا تقربا ھذہ الشجرۃ (ترجمہ اور نزدیک جایئو اس درخت کے) اس میں اصل ہے مشائخ محققین کی اس عادت کی کہ بعض مباحات سے اسلئے روکدیتے ہیں کہ غیر مباح کی طرف نہ جرہ ہو جائے پھر قرب شجرہ فی نفسہ ممنوع نہ تھا صرف اکل ممنوع تھا۔

المتن قولہ تعالیٰ فازلھما الشیطن الایہ قال العبد الضعیف فیہ دلیل علی انہ لا بأس من المنتھی ایضا من مکر الشیطان فانہ لا شک فی کون آدم علیہ السلام کاملا رجح ومعھذا فبینہ وبین غیرہ فرقان احدھما انہ یحفظہ اللہ تعالیٰ من الکفر وان ابتلی بالمعصیۃ والثانی ان معصیتہ لیست کمعصیۃ غیرہ لکونہ موفقا لرجعۃ من التوبۃ لا یوفق غیرہ لھا انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ فازلھما الشیطان (ترجمہ پس لغزش دیدی آدم حوا کو اس درخت کی وجہ سے شیطان نے) اس میں دلیل ہے کہ منتہی بھی مکر شیطان سے مامون نہیں چنانچہ آدم علیہ السلام کے اس وقت کامل ہونے میں کوئی شک نہیں مگر باوجود اس کے ان میں اور دوسروں میں دو فرق ہیں ایک یہ کہ وہ کفر سے محفوظ تھے دوسرے یہ کہ ان کی غلطی دوسروں کی معصیت کے مثل نہیں کیونکہ انکو توبہ کے ایسے درجہ کی توفیق ہوئی کہ دوسروں کو نہیں ہوتی۔

المتن قولہ تعالیٰ اوفوا بعھدی اوف بعھدکم الخ لا یخفی ان للوفاء عرضا عریضا فاول المراتب اظھرھا منا الاتیان بکلمتی الشھادۃ ومنہ تعالیٰ حقن الدماء والمال وآخرھا منا الفناء حتی عن الفناء ومنہ تعالیٰ التحلیۃ بانوار الصفات والاسماء فما روی من الآثار علی اختلاف اسانیدھا صحۃ وضعفا فی بیان الوفاء بالعھدین فبالنظر الی المراتب المتوسطۃ وھی بحری کثیرۃ ولک ان تقول اول المراتب منا توحید الافعال واوسطھا توحید الصفات وآخرھا توحید الذات ومنہ تعالیٰ ما یفیضہ علی السالک فی کل مرتبۃ مما تقتضیہ تلک المرتبۃ من المعارف والاخلاق۔

قولہ تعالیٰ اوفوا بعھدی اوف بعھدکم (ترجمہ پورا کرو تم میرے عہد کو پورا کرونگا میں تمہارے عہد کو) مراتب وفا میں نہایت وسعت ہے پس ہماری جانب سے اول مرتبہ اداء کلمہ شہادت ہے اور حق تعالیٰ کی طرف سے جان و مال کی حفاظت اور اخیر مرتبہ ہماری طرف سے فنا ہے یہانتک کہ فنا سے بھی فنا ہو جانا اور حق تعالیٰ کی طرف سے صفات و اسماء کے انوار سے آراستہ کر دینا پس وفا کی تفسیر میں جو آثار مختلفہ آئے ہیں وہ باعتبار مراتب متوسط کے ہیں اور وہ بکثرت ہیں اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اول مرتبہ ہماری طرف سے توحید افعال ہے اور اوسط توحید صفات اور آخر توحید ذات اور حق تعالیٰ کی طرف سے وہ معارف و اخلاق ہیں جو ہر مرتبہ میں مناسب اس مرتبہ کے سالک پر فائض کئے جاتے ہیں۔

الحاشیۃ واطلبوا المدد والعون ممن لہ القدرۃ الحقیقیۃ بالصبر علی ما یفعل بکم لکی تصلوا الی

مقام الرضاء والصلوٰۃ التی ھی المراقبۃ حضور القلب لتلقی تجلیات الرب وان المراقبۃ لشاقۃ الا علی المنکسرۃ قلوبھم اللینۃ افئدتھم لقبول انوار التجلیات اللطیفۃ واستیلاء سطواتھا القھریۃ فھم الذین یتیقنون انھم بحضرۃ ربھم وانھم الیہ راجعون بفناء صفاتھم ومحوھا فی صفاتہ فلا یجدون فی الدار الا شئون الملک اللطیف القھار۔

المتن قولہ تعالیٰ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ لما امرھم سبحانہ وتعالیٰ بترک الضلال والاضلال والتزام الشرائع وکان ذلک شاقا علیھم لما فیہ من فوات محبوبھم وذھاب مطلوبھم عالج مرضھم بھذا الخطاب قال العبد الضعیف وفی الجلالین وقیل الخطاب للیھود لما عاقھم عن الایمان الشرہ وحب الریاسۃ فامروا بالصبر وھو الصوم لانہ یکسر الشھوۃ والصلوٰۃ لانھا مورث الخشوع وتنفی الکبر آہ انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ (ترجمہ اور مدد لو صبر اور نماز سے) جب اُن کو ترک ضلال واضلال و التزام شرائع کا حکم فرمایا اور یہ اُن کو شاق تھا چونکہ اس میں اُن کا محبوب و مطلوب فوت ہوتا تھا پس اُن کے اس مرض کا اس خطاب سے علاج فرمایا اور جلالین میں اس طرح تقریر ہے کہ جب اُن کو حرص مال اور حب جاہ نے ایمان سے روکا تو اُن کو صبر یعنی صوم کا حکم ہوا کہ وہ شہوت کو توڑتا ہے اور صلوٰۃ کا حکم ہوا کہ وہ مورث خشوع اور مزیل کبر ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون انھم ملاقوا ربھم وانھم الیہ راجعون قال العبد الضعیف دل علی ان الخشوع سبب لسھولۃ الصلوٰۃ وعلی ان استحضار اللقاء والرجوع سبب لحصول الخشوع فانظر کیف ارشد الی طریق سھولۃ العبادۃ وحصول الخشوع فیھا سائغا للذائقین انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون انھم ملاقوا ربھم وانھم الیہ راجعون۔ (ترجمہ اور بے شک وہ نماز دشوار ضرور ہے مگر جن کے قلوب میں خشوع ہے ان پر کچھ دشوار نہیں وہ خاشعین وہ لوگ ہیں جو خیال رکھتے ہیں اسکا کہ وہ بے شک ملنے والے اور اس بات کا بھی خیال رکھتے ہیں کہ وہ بے شک اپنے رب کی طرف واپس جانے والے ہیں) یہ آیت دال ہوا اس پر کہ خشوع سبب ہے سہولت صلوٰۃ کا اور اس پر بھی کہ لقاء ورجوع کا استحضار سبب ہے حصول خشوع کا سو دیکھئے حق تعالیٰ نے کس طرح سے سہولت عبادت وحصول خشوع کا خوشگوار طریقہ بتلا دیا ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ یبنی اسرائیل واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس الخ قال العبد الضعیف فیہ دلیل علی ان النسبۃ المحضیۃ الی المقبولین لا یجدی نفعا من غیر ایمان ولا عمل فانھم کانوا ابناء الانبیاء ثم رفعھم بما رفعھم انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ یبنی اسرائیل واتقوا یوما الخ (ترجمہ اور ڈرو تم ایسے دن سے کہ نہ تو کوئی شخص کسی شخص کیطرف سے کچھ مطالبہ ادا کر سکتا ہے اور نہ کسی شخص کی طرف سے کوئی سفارش قبول ہو سکتی ہے) اس میں دلالت ہے اس پر کہ محض مقبولین کی طرف منسوب ہونا بدون ایمان وعمل صالح کے نافع نہیں کیونکہ یہ لوگ ابنیاء علیہم السلام

علاج بالصبر والصلوٰۃ — علاج حب مال وجاہ — طریق تسہیل العبادۃ وتحصیل خشوع — خشوع عبادت کو مشکل سے آسان کر دیتا ہے — بزرگوں کی اولاد میں بزرگی کا ہونا کافی نہیں

کی اولاد تک پھر دیکھئے ان پر کسقدر لتاڑ ہوئی ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ واذ واعدنا موسیٰ اربعین لیلۃ قال العبد الضعیف الایۃ اصل للاربعین[۲۴] من اعمال السالکین وھی وان کانت قصۃ موسیٰ علیہ السلام لکن لما لم ینکر علیھا کانت حجۃ لنا لاسیما وقد ورد بہ الحدیث انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ واذ واعدنا موسیٰ اربعین لیلۃ (ترجمہ اور وعدہ کیا تھا ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا) یہ آیت اہل سلوک[۲۴] کے چلہ کی اصل ہے اور گو یہ موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ہے لیکن جب اسکو نقل کرکے اسپر انکار نہیں کیا گیا تو یہ ہمارے لئے حجت ہوگیا خصوص جبکہ اس باب میں حدیث بھی آئی ہے۔

فاصل الاربعین للصوفیۃ ۲۴ صوفیہ کے چلہ کی اصل

الحاشیہ ۔ واذ واعدنا موسیٰ اربعین لیلۃ الخ وقد یقال من طریق الاشارۃ ان ذکر اللیلۃ للرمز الی ان ھذہ المواعدۃ کانت بعد تمام السیر الی اللہ تعالیٰ ومجاورۃ بحر العوائق والعلائق وھناک یکون السیر فی اللہ تعالیٰ الذی لا تدرک حقیقتہ ولا تعلم ھویتہ ولا یری فی بیداء جبروتہ الا الدھشۃ والحیرۃ وھذا السیر متفاوت باعتبار الاشخاص والازمان ولی مع اللہ تعالیٰ وقت یشیر الی ذلک۔

الحاشیہ ۔ واذ آتینا موسیٰ الکتاب والفرقان لعلکم تھتدون واذ قال موسیٰ لقومہ یقوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم ذلکم خیر لکم عند بارئکم فتاب علیکم انہ ھو التواب الرحیم ○ وحظ العارف من ھذہ القصۃ ان یعرف ان ھواہ بمنزلۃ عجل بنی اسرائیل فلا یتخذہ الھا فرأیت من اتخذ الھہ ھواہ وان اللہ سبحانہ قد خلق نفسہ فی اصل الفطرۃ مستعدۃ لقبول فیض اللہ تعالیٰ والدین القویم ومتھیئۃ لسلوک المنھج المستقیم والترقی الی جناب القدس وحضرۃ الانس وھذا ھو الکتاب الذی اوتیہ موسیٰ القلب والفرقان الذی یھتدی بنورہ فی لیالی السلوک الی حضرت الربوبیۃ فمتی اخلدت النفس الی الارض واتبعت ھواھا واثرت شھواتھا علی مولاھا امرت بقتلھا بکسر شھواتھا وقمع مشتھیاتھا لیصح لھا البقاء بعد الفناء والصحو بعد المحو ولیست التوبۃ الحقیقیۃ سوی محو البشریۃ باثبات الالوھیۃ وھذا ھو الجھاد الاکبر والموت الاحمر ○ لیس من مات فاستراح لمیت ‖ انما المیت میت الاحیاء

وھذا صعب لا یتیسر الا لخواص الحق ورجال الصدق والیہ الاشارۃ موتوا قبل ان تموتوا وقیل اول قدم فی العبودیۃ اتلاف النفس وقتلھا بترک الشھوات وقطعھا عن الملاذ فکیف الوصول الی شیء من منازل الصدیقین ومعارج المقربین ھیھات ذاک بمعزل عنا ومناط الثریا منا ○

تعالوا نقم مأتما للھموم ‖ فان الحزین یواسی الحزینا

المتن قولہ تعالیٰ انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل قال العبد الضعیف فیہ دلیل علی امتناع الحلول[۲۵] علی اللہ تعالیٰ فانہ لو کان جائزا کان بنو اسرائیل معذورین لخطائھم فی موضع الخطاء وقد کانوا

قولہ تعالیٰ انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل (ترجمہ اے میری قوم بے شک تم نے اپنا بڑا نقصان کیا اپنے اس گوسالہ کی تجویز سے) اسمیں دلیل ہے کہ حق تعالیٰ[۲۵] کی جناب میں حلول محال ہے ورنہ بنی اسرائیل جبکہ عمل میں حق تعالیٰ کے حلول کے معتقد

فامتناع الحلول ۲۵ امتناع حلول حق تعالیٰ بر مذہب اہل سنت

اعتقدوا حلول اللہ تعالیٰ فی العجل انتہی القول۔

المتن قولہ تعالیٰ وظللنا علیکم الغمام الی قولہ کانوا انفسہم یظلمون قال العبد الضعیف فیہ دلیل علی ان تواتر النعم مع العصیان استدراج وخطر وکثیر من جہلۃ الصوفیۃ فی غرور منہ حیث یزعمون کثرۃ المال والجاہ امارۃ للقبول انتہی القول۔

سے معذور ہوسکے کیونکہ یہ اُن کی غلطی موقع غلطی میں ہوتی۔

قولہ تعالیٰ وظللنا علیکم الغمام الی قولہ کانوا انفسہم یظلمون (ترجمہ اور سایہ افگن کیا ہم نے تم پر ابر کو اور پہونچایا ہم نے تمہاری پاس ترنجبین اور بٹیریں کھاؤ نفیس چیزوں سے جو کہ ہم نے تمکو دی ہیں اور انھوں نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا لیکن اپنا ہی نقصان کرتے تھے) اسمیں دلیل ہے کہ باوجود معاصی کے نعمتوں کا جاری رہنا یہ استدراج اور خطر ہے اور بہت سے جاہل صوفی اسی زعم میں ہیں کہ وہ کثرت مال وجاہ کو مقبولیت کی علامت سمجھتے ہیں۔

الحاشیہ قولہ تعالیٰ واذ استسقیٰ موسیٰ لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا قد علم کل اناس مشربہم کلوا واشربوا من رزق اللہ ولا تعثوا فی الارض مفسدین وحظ العارف من الآیۃ ان یعرف ان الروح الانسانیۃ وصفاتہا فی عالم القلب بمثابۃ موسیٰ وقومہ وہو مستسق ربہ لاردائہا بماء الحکمۃ والمعرفۃ وہو مامور بضرب عصا لا الہ الا اللہ ولہا شعبتان من النفی والاثبات تنقدان نورا عند استیلاء ظلمات النفس وقد حملت من حضرۃ العزۃ علی حجر القلب الذی ہو کالحجارۃ او اشد قسوۃ فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا من میاہ الحکمۃ لان کلمۃ لا الہ الا اللہ اثنتا عشرۃ حرفا اذا نفر من کل حرف عین قد علم کل سبط من اسباط صفات الانسان وہی اثنا عشر سبطا من الحواس الظاہرۃ والباطنۃ ومن القلب والنفس وکل واحد منہم مشرب من عین جرت من حرف من حروف الکلمۃ وقد علم مشربہ ومشرب کل واحد حیث ساقہ رائدہ وقادہ قائدہ فمن مشرب عذب فرات ومشرب ملح اجاج والنفوس تتردد مناہل التقی والطاعات والاروام یشرب من زلال المکشوف والمشاہدات تتردی من عیون الحقائق بکاس تجلی الصفات عن ساقی وسقاہم ربہم شرابا طہورا للاضمحلال فی حقیقۃ الذات کلوا واشربوا من رزق اللہ بامرہ ورضاہ ولا تعثوا فی ہذا القالب مفسدین بترک الامر واختیار الوزر وبیع الدین بالدنیا وایثار الاولی علی العقبی وتقدیمہا علی المولی۔

المتن۔ قولہ تعالیٰ واذ قلتم یموسیٰ لن نصبر علی طعام واحد فادع لنا ربک یخرج لنا مما تنبت الارض من بقلہا وقثائہا وفومہا وعدسہا وبصلہا قال اتستبدلون الذی ہو ادنی بالذی ہو خیر اہبطوا مصرا فان لکم ما سالتم۔ وضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ وباؤا بغضب من اللہ وحظ العارف من ہذہ

قولہ تعالیٰ واذ قلتم یموسیٰ لن نصبر علی طعام واحد الی قولہ تعالیٰ ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ و باؤا بغضب من اللہ (ترجمہ اور جب تم لوگوں نے کہا کہ اے موسیٰ ہم ایک ہی قسم کے کھانے پر کبھی نہ رہیں گے آپ ہمارے واسطے اپنے پروردگار سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لئے ایسی چیزیں پیدا کریں کہ جو زمین میں اُگا کرتی ہیں ساگ ککڑی گیہوں مسور

الایات الاعتبار فمجال ۲۷ هؤلاء الذین لم یرضوا بالقضاء ولم یشکروا علی النعماء ولم یصبروا علی البلواء کیف ضرب علیهم ذل الطغیان قبل وجود الاکوان وقهرهم بلطمة المسکنة فی بیداء الخذلان والبس قلوبهم حب الدنیا واهبطهم من الدرجة العلیا۔

پیارے آپ نے فرمایا کیا تم عوض میں لینا چاہتے ہو ادنی درجہ کی چیزوں کو ایسی چیز کے مقابلہ جو اعلیٰ درجہ کی ہے کسی شہر میں اترو البتہ تمکو وہ چیزیں ملیں گی جنکی تم درخواست کرتے ہو اور جم گئی اُن پر ذلت اور پستی اور مستحق ہو گئے غضب الٰہی کے) عارف کو اس قصہ سے یہ حصہ لینا چاہیئے کہ ان لوگوں کے حال سے عبرت پکڑے جو قضا پر راضی نہیں ہوئے اور جنھوں نے نعمت پر شکر اور بلا پر صبر نہیں کیا دیکھیئے کس طرح ان پر ذلت طغیان لگا دی گئی اور ان کے قلوب میں حب دنیا جما دی گئی اور اُن کو درجہ علیا سے گرا دیا۔

المتن قوله تعالی قال أتستبدلون الذی هو أدنی الی قوله تعالی وضربت علیهم الذلة قال العبد الضعیف فیه دلیل علی ان تغییر العبد معاملة الله تعالی معه من ابتغاء المتوکل الکسب او المکتسب ترک الکسب بلا ضرورة یجلب المقت فانهم بایثارهم رزقهم من غیر الکسب فطلبوا الاسباب انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ قال أتستبدلون الذی هو أدنی الی قولہ تعالی وضربت علیهم الذلة اسمیں دلیل ہے اسپر کہ حق تعالیٰ کے ساتھ جو بندہ کا معاملہ ہے اُسکو بدلنا مثلاً متوکل کا کسب کی تلاش کرنا اور صاحب کسب کا بلا ضرورت ترک کسب کرنا حق تعالیٰ کی ناخوشی کا سبب ہوتا ہے جیسا ان لوگوں کو بلا کسب رزق ملتا تھا مگر انھوں نے اسباب کو طلب کیا۔

المتن قوله تعالی ذلك بما عصوا وکانوا یعتدون اشارة الی الکفر والقتل الواقعین سببا لما تقدم والمعنی ان الذی حملهم علی الکفر بایات الله تعالی وقتلهم الانبیاء انما هو تقدم عصیانهم واعتدائهم ومجاوزتهم الحدود والذنب یجر الذنب حتی الی الکفر فلا تحقرن ذنبا کما فی الحدیث عن عائشة رضی الله عنها قال لها النبی صلی الله علیه وسلم ذلك۔

قولہ تعالیٰ ذلك بما عصوا وکانوا یعتدون (ترجمہ اور یہ اسوجہ سے کہ ان لوگوں نے اطاعت نہ کی اور دائرہ سے نکل نکل جاتے تھے) ذلک کا مشار الیہ کفر اور قتل ہے جو اپنے ما تقدم کا سبب ہیں اور معنی یہ ہوئے کہ جو امر اُن کو کفر بالآیات و قتل انبیاء پر باعث ہوا وہ اُن کا عصیان اور تجاوز حدود تھا اور ایک گناہ دوسرے گناہ کا سبب ہو جایا کرتا ہے حتی کہ کفر تک کا بس کسی گناہ کو خفیف نہ سمجھے۔

الحاشیة۔ قوله تعالی واذ قلتم یموسی لن نصبر علی طعام واحد الی قوله تعالی ذلك بما عصوا وکانوا یعتدون ومن باب الاشارة الطعام الواحد هو الغذاء الروحانی من الحکمة والمعرفة وما تنبته الارض هو الشهوات الخبیثة واللذات الخسیسة والتفکهات الباردة الناشئة من ارض النفوس فی مصر البدن الموجبة للذلة لمن ذاقها والمسکنة لمن لاکها والهلاك لمن ابتلعها وسبب طلب ذلك الاحتجاب عن آیات الله تعالی وتجلیاته وتسوید القلوب بدرن الذنوب وقطع وریدها بقطع وارداها والذی یجر الی هذا الغفلة عن المحبوب والاعتیاض بالاغیار من ذلك المطلوب نسأل الله تعالی لنا

ولکم العافیۃ۔

المتن قولہ تعالیٰ ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین ○ فجعلنٰھا نکالا لما بین یدیھا وما خلفھا وموعظۃ للمتقین و حظ العارف من ھذہ القصۃ ان یعرف ان اللہ سبحانہ وتعالیٰ خلق الناس لعبادتہ وجعلھم بحیث لو اھملوا وترکوا وخلوا وبینھم وبین طباعھم لتوغلوا وانھمکوا فی اللذات الجسمانیۃ والغواش الظلمانیۃ فوضع اللہ تعالیٰ العبادات اوفرض علیھم تکرارھا فی الاوقات المعینۃ لیزول عنھم بھا درن الطباع المتراکم فی اوقات العقلات وظلمۃ الشواغل العارضۃ فی ازمنۃ ارتکاب الشھوات وجعل یوما من ایام الاسبوع مخصوصا للاجتماع علی العبادۃ وازالۃ وحشۃ التفرقۃ ودفع ظلمۃ الاشتغال بالامور الدنیویۃ فمن لم یراع ھذہ الاوضاع المراقیات اصلا زال نورا ستعدادہ وطفی المصباح فوادہ ومسخ کما مسخ اصحاب السبت فمن غلب علیہ وصف من اوصاف الحیوانات ورسخ فیہ بحیث ازال استعدادہ وتمکن فی طباعہ وصار صورۃ ذاتیۃ لہ کالماء الذی منبعہ معدن الکبریت مثلا اطلق علیہ اسم ذلک الحیوان حتی کان صار طباعہ طباعہ ونفسہ نفسہ فلیجھد الراعی علی حفظ انسانیتہ وتدبیر صحتہ بشراب الادویۃ الشرعیۃ والمعاجین الحکمیۃ ولیحث نفسہ بالمواعظ الوعدیۃ والوعیدیۃ۔

الحاشیۃ قولہ واذ قال موسیٰ لقومہ ان اللہ یأمرکم ان تذبحوا بقرۃ الی قولہ ویریکم ایاتہ لعلکم تعقلون ○ ومن باب الاشارۃ ان البقرۃ ھی النفس الحیوانیۃ حین زال عنھا شرۃ الصبا ولم یلحقھا ضعف الکبر وکانت معجبۃ رائقۃ النظر لا تثیر ارض الاستعداد بالاعمال الصالحۃ ولا تستقی حوت المعارف والحکم التی فیھا بالقوۃ بمیاہ التوجہ الی حضرۃ القدس والسیر الی ریاض الانس وقد سمنت لترعی ازھار الشھوات ولم تقید بقیود الآداب والطاعات فلم یرسخ فیھا مذھب واعتقاد ولم یظھر علیھا ما اودع فیھا من انوار الاستعداد وذبحھا تمنعھا ھواھا ومنعھا عن افعالھا الخاصۃ بھا بسفرۃ سکین الریاضۃ فمن اراد ان یحیا قلبہ حیاۃ طیبۃ ویتحلی بالمعارف الالٰھیۃ والعلوم الحقیقیۃ وینکشف لہ حال الملک والملکوت وتنظھر لہ اسرار اللاھوت والجبروت ویرتفع ما بینہ وبین عقلہ ووھمہ من التداعی والتزاع الحاصل بسبب الالف للمحسوسات فلیذبحھا ولیوصل اثرہ الی قلبہ المیت

قولہ تعالیٰ ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت الی قولہ وموعظۃ للمتقین (ترجمہ اور تم جانتے ہی ہو اُن لوگوں کا حال جنھوں نے تم میں سے تجاوز کیا تھا دربارہ یوم ہفتہ کے سو ہم نے اُن کو کہدیا کہ تم بندر ذلیل بن جاؤ پھر ہم نے اسکو ایک عبرت بنا دیا اُن لوگوں کیلئے بھی جو اُس قوم کے معاصر تھے اور اُن لوگوں کے لئے بھی جو مابعد زمانہ میں آتے رہے اور موجب نصیحت ڈرنے والوں کیلئے) اس قصہ سے عارف کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے عبادات کو خاص اوضاع پر خاص اوقات میں معین فرمایا ہے تاکہ ان کی ظلمات طبعیہ دور ہوں سو جو شخص ان اوضاع کی رعایت نہیں کرتا اُس کا نور استعداد زائل ہو جاتا ہے اور وہ اصحاب سبت کی طرح مسخ ہو جاتا ہے اور جس جانور کے اوصاف اسمیں راسخ ہوں اسی کی طبیعت اسمیں پیدا ہو جاتی ہے (گو اس امت میں مسخ صورت نہو) سو انسان کو ادویہ شرعیہ سے اپنی انسانیت کے محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا چاہئے

فوائد مواعظ میں تکرار کی حکمتیں

مضار معصیت

(باقی آیندہ)

فهنالك يخرج المكتوم وتفيض بحار العلوم وهذا الذبح هو الجهاد الاكبر والموت الاحمر وعقباه الحياة الحقيقية والسعادة الابدية ؎

ومن لم يمت في حبه لم يعش به

الحاشية - قوله تعالى انها بقرة صفراء الخ قال العبد الضعيف مثل الصوفية النفس بهذه البقرة ويزيد في التناسب بينهما كون البقرة صفراء وكذلك يكون نور النفس فيما يكاشفون به انتهى القول۔

المتن قوله تعالى وان منها لما يهبط من خشية الله قال العبد الضعيف فيه دليل لما قالت به الصوفية من اثباتهم الشعور للجمادات حسبما تطيع به لله تعالى انتهى القول

المتن قوله تعالى افكلما جاءكم رسول بما لا تهوى انفسكم استكبرتم ففريقا كذبتم وفريقا تقتلون فيه دلالة على ان الاستكبار هو الاصل لاكثر المعاصي فان الله تعالى قد رتب التكذيب والقتل على استكبارهم انتهى القول۔

المتن قوله تعالى ان ينزل الله من فضله على من يشاء من عباده قال العبد الضعيف فيه دليل على ان الاحوال الموهوبة هو بمحض الفضل والمشيئة من الله تعالى لا مدخل فيها للمجاهدة انتهى القول۔

المتن قوله تعالى قل ان كانت لكم الدار الآخرة عند الله خالصة من دون الناس فتمنوا الموت ان كنتم صادقين قال العبد الضعيف دل على ان من امارات الولاية حب الموت طبعا او عقلا على تفاوت الاحوال انتهى القول

المتن قوله تعالى من كان عدوا لله وملئكته ورسله

ودون اجتناء النحل ما جنت النحل

قوله تعالى انها بقرة صفراء الخ (ترجمہ) ایک زرد رنگ کا بیل ہے) صوفیہ نے نفس کو اس بقرہ سے تشبیہ دی ہے اور اس سے اور مناسبت بڑھجاتی ہے کہ یہ گائے اصفر تھی اور اہل کشف تو نفس کو بھی اصفر بتاتے ہیں۔

قوله تعالى وان منها لما يهبط من خشية الله (ترجمہ اور ان ہی پتھروں میں بعضے ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کے خوف سے اوپر سے نیچے لڑھک آتے ہیں) اسمیں دلیل ہے قول صوفیہ کی کہ جمادات کے لئے اتنا شعور ثابت کرتے ہیں جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں۔

قوله تعالى افكلما جاءكم رسول الى قوله تقتلون۔ (ترجمہ کیا جب کبھی کوئی پیغمبر تمھارے پاس ایسے احکام لائے جنکو تمھارا دل نہ چاہتا تھا۔

اسمیں دلیل ہے اسپر کہ اکثر معاصی کی اصل ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تکذیب اور قتل کو استکبار پر مرتب فرمایا ہے۔

قوله تعالى ان ينزل الله من فضله على من يشاء من عباده (ترجمہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جس بندہ پر اسکو منظور ہو نازل فرماوے) اسمیں دلیل ہے اسپر کہ احوال جو موہوب محض فضل و مشیت سے میسر ہوتے ہیں ان میں مجاہدہ کو کچھ دخل نہیں۔

قوله تعالى قل ان كانت لكم الدار الآخرة عند الله خالصة من دون الناس فتمنوا الموت ان كنتم صدقين (ترجمہ آپ کہدیجئے کہ اگر عالم آخرت محض تمھارے ہی لئے نافع ہے بلا شرکت غیرے تو تم موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو) یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ منجملہ علامات ولایت کے حب موت ہے خواہ طبعاً یا عقلاً حسب تفاوت احوال۔

قوله تعالى من كان عدوا لله وملئكته الى قوله فان

وجبریل ومیکٰئل فان اللہ عدو للکفرین قال العبد الضعیف فیہ دلالۃ علی ان عداوۃ[۳۶] اھل اللہ یستجلب عداوۃ اللہ انتھی القول۔

اللہ عدو للکفرین (ترجمہ جو شخص خدا تعالیٰ کا دشمن ہو اور فرشتوں کا اور پیغمبروں کا اور جبریل کا اور میکائیل کا تو اللہ تعالیٰ دشمن ہے ایسے کافروں کا) اسمیں دلالت ہے اسپر کہ اہل اللہ[۳۶] کی عداوت اللہ کی عداوت کا سبب بنجاتی ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تقولوا راعنا الآیۃ قال العبد الضعیف فی الآیۃ تعلیم ادب[۳۷] الشیخ من التحرز مما یوھم الاخلال بادب الشیخ انتھی القول

قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تقولوا راعنا (ترجمہ اے ایمان والو تم راعنا مت کہا کرو) اس آیت میں ادب شیخ[۳۷] کی تعلیم ہے کہ جس امر میں ادب شیخ میں خلل پڑنیکا شبہ بھی ہو اُس سے بچنا چاہیئے

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نأت بخیر منھا او مثلھا قال العبد الضعیف ویفھم من الآیۃ ایضاً الاشارۃ الی ان کل وارد[۳۸] یذھب او یغلب بلا اختیار العبد یھب اللہ تعالیٰ خیرا منہ او مثلہ فلا یتحسر العبد علیہ انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نأت بخیر منھا او مثلھا (ترجمہ ہم کسی آیت کا حکم جو موقوف کر دیتے ہیں یا اُس آیت کو فراموش کر دیتے ہیں تو ہم اس آیت سے بہتر یا اُس ہی کی مثل لے آتے ہیں) اس آیت سے اس طرف بھی اشارہ سمجھا جاتا ہے کہ جو وارد[۳۸] بلا اختیار عبد زائل یا مغلوب ہو جاوے حق تعالیٰ اُس سے بہتر یا اُسکی مثل عطا فرما دیتا ہے پس بندہ کو اُس پر حسرت نہ کرنا چاہیئے۔

المتن قولہ تعالیٰ وقالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصاری الی قولہ تعالیٰ بلی من اسلم وجھہ لہ قال العبد الضعیف یستنبط منہ ان الفوز[۳۹] بالاکساب لا بالانساب فان مبنی دعاوی الفریقین کان معظمہ مثل ھذا الانتساب کاولاد المشائخ فی زماننا انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ وقالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصاری الی قولہ تعالیٰ بلی من اسلم وجھہ (ترجمہ اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ بہشت میں ہرگز کوئی نہ جانے پاویگا بجز اُن لوگوں کے جو یہودی ہوں یا اُن لوگوں کے جو نصرانی ہوں یہ دل بہلانے کی باتیں ہیں آپ کہئے کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو ضرور دوسرے لوگ جاویں گے) اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ فلاح[۳۹] الکساب سے ہے انساب سے نہیں کیونکہ بڑا مبنی دعوی فریقین کا یہی انتساب تھا جیسے ہمارے زمانہ میں اولاد مشائخ کی حالت ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ وقالت الیھود لیست النصاری علی شیء الخ قال العبد الضعیف یقاس[۴۰] علیہ مقالۃ بعض جھلۃ الصوفیۃ فی زماننا حیث ینقص الچشتیۃ النقشبندیۃ وبالعکس انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ وقالت الیھود لیست النصاری علی شیء الخ (ترجمہ اور یہود کہنے لگے نصاریٰ کسی بنیاد پر نہیں) اسی پر قیاس کیا جاتا ہے بعض جہلۃ[۴۰] صوفیہ کا ایسی گفتگو کرنا کہ چشتیہ نقشبندیہ کی تنقیص کرتے ہیں اور بالعکس

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعی فی خرابھا اولئک ما کان لھم ان یدخلوھا الا خائفین لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم ○ ومن باب الاشارۃ فی الآیۃ ومن اخس حظا وانقص حقا ممن منع مواضع السجود للہ تعالیٰ وھی القلوب التی یعرف فیھا فیسجد لہ بالفناء الذاتی ان یذکر

فیها اسمه الخاص الذی هو الاسم الاعظم اذ لا یتجلی بهذا الاسم الا فی القلب وهو التجلی بالذات مع جمیع الصفات او اسمه المخصوص بکل واحد منها ای الکمال اللائق باستعداده المقتضی له وسعی فی خرابها بتکدیرها بالتعصبات وغلبة الهوی ومنع اهلها بتمییع الفتن اللازمة لتجاذب قوی النفس ودواعی الشیطان والوهم اولئک ماکان لهم ان یدخلوها ویصلوا الیها الا خائفین منکسرین لظهور تجلی الحق فیها لهم فی الدنیا خزی وافتضاح وذلة لظهور بطلان ما هم علیه ولهم فی الاخرة عذاب عظیم وهو احتجابهم عن الحق سبحانه۔

المتن۔ قوله تعالی فاینما تولوا فثم وجه الله قال العبد الضعیف فیه دلیل علی ان الله تعالی غیر متقید بجهة دون جهة انتهی القول۔

قوله تعالی۔ فاینما تولوا فثم وجه الله (ترجمہ کیونکہ تم لوگ جس طرف منہ کرو اودھر اللہ تعالیٰ کا رخ ہے) اسمیں دلیل ہے اسپر کہ اللہ تعالیٰ کسی جہت کے ساتھ مقید نہیں۔

المتن۔ قوله تعالی انا ارسلناك بالحق بشیرا ونذیرا ولا تسأل عن اصحاب الجحیم قال العبد الضعیف ان الایة اصل لعادة سادتنا الصوفیة فی عدم تصدیهم لمن لم یرد اصلاح نفسه انتهی القول۔

قوله تعالی انا ارسلناك بالحق بشیرا ونذیرا ولا تسأل عن اصحاب الجحیم (ترجمہ ہمنے آپ کو ایک سچا دین دیکر بھیجا ہے کہ خوشخبری سناتے رہیے اور ڈراتے رہیے اور آپ سے دوزخ میں جانے والوں کی بازپرس نہ ہوگی) یہ آیت اصل ہے ہمارے حضرات صوفیہ کی اس عادت کی کہ جو شخص اپنی اصلاح نہ چاہے اُس کے درپے نہیں ہوتے۔

المتن۔ قوله تعالی قال انی جاعلك للناس اماما قال ومن ذریتی قال لا ینال عهدی الظالمین قال العبد الضعیف فیه ان الخلافة الارشادیة لا تجتمع مع الاخلال بالعمل انتهی القول۔

قوله تعالی قال انی جاعلك للناس اماما قال ومن ذریتی قال لا ینال عهدی الظالمین (ترجمہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمکو لوگوں کا مقتدا بناؤں گا انھوں نے عرض کیا اور میری اولاد میں سے بھی کسی کسی کو۔ ارشاد ہوا کہ میرا عہدہ خلاف ورزی کرنے والوں کو نہ ملیگا) اسمیں دلالت ہے کہ خلافت ارشادیہ اخلال عمل کے ساتھ مجتمع نہیں ہوتی۔

المتن قوله تعالی ربنا وابعث فیهم الخ قال العبد الضعیف فیه دلیل لما نقل عن بعض المشائخ من تمنیهم بقاء سلسلتهم بعدهم انتهی القول۔

قوله تعالی ربنا وابعث فیهم الخ (ترجمہ اے ہمارے پروردگار اور اُس جماعت کے اندر اُن ہی میں کا ایک ایسا پیغمبر بھی مقرر کردیجئے الخ) اسمیں اصل ہے اُسکی جو کہ بعض مشائخ سے منقول ہے کہ اپنے بعد اپنے سلسلہ کے باقی رہنے کی تمنا کرتے ہیں۔

المتن قال تعالی ومن یرغب عن ملة ابراهیم الا من سفه نفسه قال العبد الضعیف هو اصل لقولهم من عرف نفسه فقد عرف ربه وتقریره مذکور فی شرح الحدیث الاخیر من کراسة النکت الدقیقة انتهی القول۔

قوله تعالی ومن یرغب عن ملة ابراهیم الا من سفه نفسه (ترجمہ اور ملت ابراہیمی سے تو وہی روگردانی کریگا جو اپنی ذات ہی سے احمق ہو) اسمیں اُس قول کی اصل ہے من عرف نفسه فقد عرف ربه اور اسکی تقریر النکت الدقیقہ میں اخیر حدیث کی شرح میں مذکور ہے۔

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ فلا تموتن الا وانتم مسلمون فیہ اشارۃ الی الموت الاختیاری فان الامر والنہی یختصان بالاختیاری انتہی القول

المتن۔ قولہ تعالیٰ فلنولینک قبلۃ ترضاھا قال العبد الضعیف فیہ اصل للمرادیۃ انتہی القول۔

الحاشیۃ۔ قولہ تعالیٰ ولکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات وبعض العارفین فی الآیۃ وجہ آخر (سوی ما فسروا بہ) وھو انہ تعالیٰ جعل الناس فی امور دنیاھم واخراھم علی احوال متفاوتۃ فجعل بعضھم اعوان بعض فواحد یزرع وآخر یطحن وآخر یخبز وکذلک فی امر الدین فواحد یجمع الحدیث وآخر یحصل الفقہ وآخر یطلب الاصول وھم فی الظاھر مختارون وفی الباطن مسخرون والیہ الاشارۃ بقولہ صلے اللہ علیہ وسلم کل میسر لما خلق لہ ولھذا قال بعض الصالحین لما سئل عن تفاوت الناس فی افعالھم کل ذلک طرق الی اللہ تعالیٰ اراد ان یعمرھا بعبادہ ومن تحری وجہ اللہ تعالیٰ فی کل طریق یسلکہ اصل الیہ لکن ینبغی تحری الاحسن من تلک الطرق اذ المراتب متفاوتۃ والشئون مختلفۃ ومظاھر الاسماء شتی وقیل المراد بھا ان لکل احد قبلۃ فقبلۃ المقربین العرش والروحانیین الکرسی والکروبین البیت المعمور والانبیاء قبلک بیت المقدس وقبلتک الکعبۃ وھی قبلۃ جسدک واما قبلۃ روحک فانا۔

قولہ تعالیٰ فلا تموتن الا وانتم مسلمون (ترجمہ سو تم بجز اسلام کے اور کسی حالت پر جان مت دینا) اسمیں رمز ہے موت اختیاری کیطرف کیونکہ امر اور نہی امور اختیاریہ کے ساتھ مختص ہیں

قولہ تعالیٰ فلنولینک قبلۃ ترضاھا (ترجمہ اسلئے ہم آپکو اُسی قبلہ کی طرف متوجہ کردیں گے جس کے لئے آپ کی مرضی ہے) اسمیں اصل ہے مقام مرادیت کی۔

قولہ تعالیٰ۔ ولکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات (ترجمہ اور ہر شخص کے واسطے ایک ایک قبلہ رہا ہے جسکی طرف وہ منہ کرتا رہے سو تم نیک کاموں میں تگا پو کرو) ایک توجیہ اس آیت میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امور دنیویہ واخرویہ میں لوگوں کو احوال متفاوتہ پر بنایا ہے چنانچہ ایک بوتا ہے دوسرا پیستا ہے تیسرا پکاتا ہے (یہ تو امور دنیویہ میں ہے) اسی طرح امر دین میں ہے چنانچہ ایک حدیث جمع کرتا ہے دوسرا فقہ حاصل کر رہا ہے تیسرا اصول کی طلب میں ہے اور اس حدیث میں بھی اس طرف اشارہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص کے لئے وہی آسان ہے جسکے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے (تو فاستبقوا کے معنی یہ ہونگے کہ ان میں سے ہر وقت میں وہ چیز لو جو اُسوقت خیر اور مصلحت ہو) اور اسی کی فرع ہے وہ قول جو بعضے بزرگوں سے اس سوال کے وقت کہ لوگ اپنے افعال میں تفاوت کیوں ہیں منقول ہے کہ یہ سب طرق ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف اللہ تعالیٰ ان سب طرق کو اپنے بندوں سے آباد رکھنا چاہتے ہیں اور جو شخص جس طریق میں چلنے کے وقت حق تعالیٰ کی رضا کا قصد کریگا اُس تک اصل ہو جاویگا لیکن مناسب یہی ہے کہ ان سب طرق میں جو سب سے احسن ہو اُس کا اہتمام کرے کیونکہ مراتب متفاوت ہیں اور شیون مختلف ہیں اور مظاہر اسماء کے جدا جدا ہیں اور بعض نے اسکی تاویل میں کہا ہے کہ ہر شخص کا قبلہ جدا ہے چنانچہ مقربین کا قبلہ عرش ہے اور روحانیین کا کرسی ہے اور کروبیین کا بیت معمور ہے اور انبیاء سابقین کا بیت المقدس ہے اور آپ کا قبلہ کعبہ ہے اور وہ تو آپکے جسد کا قبلہ ہے رہا آپ کی روح کا قبلہ سو میں ہوں۔

المتن قوله تعالیٰ وبعلکم تهتدون قال العبد الضعیف فی هذا الخطاب للمهتدی دلالة علی انه لا ینتهی السیر فبعد السیر الی الله السیر فی الله انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ وبعلکم تهتدون (ترجمہ اور تاکہ تم راہ پر رہو) ایسے لوگوں کو خطاب کرنا جو پہلے سے مہتدی ہیں اسپر دلیل ہے کہ ترقی کی کہیں انتہا نہیں پس سیر الی اللہ کے بعد سیر فی اللہ ہے

المتن قوله تعالیٰ وبعلمکم مالم تکونوا تعلمون قال العبد الضعیف دل علی ان بعد تعلیم الکتاب والحکمة قسما آخر من التعلیم یتوقف علی الصحبة انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ وبعلمکم مالم تکونوا تعلمون (ترجمہ اور تمکو ایسی باتیں تعلیم کرتے رہتے ہیں جنکی تمکو خبر ہی نہ تھی) یہ اسپر دال ہے کہ کتاب و حکمت کی تعلیم کے بعد تعلیم کی ایک اور قسم بھی ہے اور وہ صحبت پر موقوف ہے۔

المتن قوله تعالیٰ فاذکروني اذکرکم الخ قال العبد الضعیف هذه ثمرة اصلیة للذکر لو استحضرها لا یتشوش ابدا انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ فاذکروني اذکرکم (ترجمہ ان پر مجکو یاد کرو میں تمکو یاد رکھونگا) یہ ذکر اللہ کا اصلی ثمرہ ہے کہ اگر اسکو مستحضر رکھا جاوے تو کبھی تشویش نہو۔

المتن قوله تعالیٰ ولنبلونکم بشیء الخ قال العبد الضعیف دل علی کون المجاهدة الاضطراریة نافعة ایضا انتهی القول

قولہ تعالیٰ ولنبلونکم بشیء الخ (ترجمہ اور ہم تمھارا امتحان کرینگے کسی قدر خوف سے الخ) اسمیں دلالت ہے کہ مجاہدہ اضطراریہ بھی نافع ہوتا ہے۔

المتن قوله تعالیٰ انا لله وانا الیه راجعون الخ قال العبد الضعیف هو علاج للمصائب ومنها القبض انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ انا للہ وانا الیہ راجعون (ترجمہ ہم تو اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہیں اور ہم سب اللہ تعالیٰ ہی کے پاس جانیوالے ہیں یہ تمام مصائب کا علاج ہے اُن میں سے قبض بھی ہے۔

المتن قوله تعالیٰ ان الذین یکتمون ما انزلنا الآیة قال العبد الضعیف دل علی ذم من یکتم علوم المعاملة من غیر مریدیه فانها مما انزل الله نعم یوم بکتم علوم المکاشفة فانها لیست منزلة انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ ان الذین یکتمون ما انزلنا (ترجمہ جو لوگ اخفا کرتے ہیں اُن مضامین کا جن کو ہم نے نازل کیا ہے) اسمیں دلالت ہے اُس شخص کی مذمت پر جو اپنے مریدوں کے سوا دوسروں سے علوم معاملہ کو چھپاوے کیونکہ یہ علوم ما انزل اللہ میں داخل ہیں البتہ علوم مکاشفہ کے چھپانے کا امر کیا جاویگا کیونکہ وہ منزل نہیں (اور بعض اوقات اُس کے اظہار میں فتنہ ہو جاتا ہے)

المتن قوله تعالیٰ لآیات لقوم یعقلون قال العبد الضعیف فیه اصل للمراقبة انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ لآیات لقوم یعقلون (ترجمہ دلائل ہیں اُن لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں) اسمیں اصل ہے مراقبہ کی (کیونکہ یہ استدلال المصنوعات علی الصانع تامل پر موقوف ہے)

المتن قوله تعالیٰ ومن الناس من یتخذ من دون الله اندادا یحبونهم کحب الله قال العبد الضعیف فیه اصل لاطلاق الشرک علی الشرکة فی

قولہ تعالیٰ ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا یحبونهم کحب اللہ (ترجمہ اور ایک آدمی وہ ہیں جو علاوہ خدا تعالیٰ کے اوروں کو بھی شریک قرار دیتے ہیں اُن سے ایسی

الحب انتہی القول۔

المتن قولہ تعالیٰ والذین امنوا اشد حبا للہ قال العبد الضعیف فیہ دلیل علی عدم تنافی مطلق محبۃ الغیر لمحبۃ اللہ تعالیٰ انتہی القول

المتن قولہ تعالیٰ کذلک یریھم اللہ اعمالھم حسرات قال العبد الضعیف فیہ اصل علی بعض التفاسیر مما یقولون من تمثل الاعمال انتہی القول

المتن قولہ تعالیٰ کلوا مما فی الارض حلالا طیبا الی قولہ ولا تتبعوا خطوات الشیطان قال العبد الضعیف فیہ ابطال للغلو فی المجاھدۃ انتہی القول۔

المتن قولہ تعالیٰ اولو کان اٰباؤھم لا یعقلون شیئا ولا یھتدون قال العبد الضعیف فیہ ان من ثبت کونہ عاقلا مھتدیا اجمالا یجوز اتباعہ مطلقا وھذا اصل لاتباع المشائخ بلا تلعثم ولا تردد انتہی القول۔

المتن قولہ تعالیٰ صم بکم الخ قال العبد الضعیف فیہ اثبات للمدرکات الروحانیۃ انتہی القول

المتن قولہ تعالیٰ کلوا من طیبات ما رزقناکم واشکروا للہ قال العبد الضعیف فیہ ان تناول الطیبات قد یفضی الی حب اللہ تعالیٰ وشکرہ فیستحسن انتہی القول۔

المتن قولہ تعالیٰ مایاکلون فی بطونھم الا النار

محبت رکھتے ہیں جیسی اللہ تعالیٰ سے ہے) اسمیں اصل ہے اسکی کہ شرکت فی المحبت پر اطلاق شرک کا کر دیتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ والذین امنوا اشد حبا للہ (ترجمہ اور جو مومن ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہایت قوی محبت ہے) اسمیں دلالت ہے کہ مطلق محبت غیر اللہ کی محبت الٰہیہ کی منافی نہیں (جیسا کہ لفظ اشد سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی درجہ میں دوسرے کی بھی محبت ہے)

قولہ تعالیٰ کذلک یریھم اللہ اعمالھم حسرات (ترجمہ اللہ تعالیٰ یوں ہی ان کی بداعمالیوں کو خالی ارمان کرکے اُن کو دکھلادینگے) اسمیں بعض تفاسیر کی بناء پر اصل ہے اسکی کہ تمثل اعمال کے قائل ہوئے ہیں۔

قولہ تعالیٰ کلوا مما فی الارض حلالا طیبا ولا تتبعوا خطوات الشیطان (ترجمہ جو چیزیں زمین میں موجود ہیں اُن میں سے حلال پاک چیزوں کو کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو) اسمیں ابطال ہے غلو فی المجاہدہ کا۔

قولہ تعالیٰ اولو کان اٰباؤھم لا یعقلون شیئا ولا یھتدون (ترجمہ کیا اگرچہ اُن کے باپ دادا نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں) اسمیں دلالت ہے اسپر کہ جس شخص کا صاحب عقل واہتدا ہونا اجمالاً بھی ثابت ہوجاوے اُس کا اتباع مطلقاً جائز ہے اور یہ اصل ہے بلاتردد مشائخ کے اتباع کرنے کی۔

قولہ تعالیٰ صم بکم عمی (ترجمہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں) اسمیں مدرکات روحانیہ کا اثبات ہے۔

قولہ تعالیٰ کلوا من طیبات ما رزقناکم واشکروا للہ (ترجمہ جو پاک چیزیں ہمنے تم کو مرحمت فرمائی ہیں اُن میں سے کھاؤ اور حق تعالیٰ کی شکرگذاری کرو) یہ دال ہے اسپر کہ طیبات مستلذات کا تناول کرنا کبھی حق تعالیٰ کی محبت اور شکر تک پہونچادیتا ہے اس طرح وہ مستحسن ہوگا۔

قولہ تعالیٰ مایاکلون فی بطونھم الا النار (ترجمہ اور

فصل فی الحب وشرکہ کمیۃ وکیفیۃ — مطلق محبت غیر کا محبت الٰہیہ کی منافی نہیں ہونا — تمثل اعمال — اصل للتمثل الاعمال — تمثل الاعمال — غلو فی المجاہدہ کا ابطال — ابطال الغلو فی المجاھدۃ — اتباع الشیخ بلا تلعثم — بلا تردد صحیح کا اتباع کرنا — اصل للحواس القلبیۃ — حواس روحانیہ کا ثبات — تناول الطیبات فی بعض الاحوال یفضی الی حب اللہ تعالیٰ وشکرہ فیستحسن — تناول الطیبات مستحسن ہونا

قال العبد الضعیف فیہ ما قد قالوا فی حقائق الاعمال[۶۳] انتھی القول

المتن قولہ تعالیٰ لیس البران تولوا الخ قال العبد الضعیف فیہ ان الصورۃ[۶۴] لا تعتبر بدون المعنی انتھی القول

المتن قولہ تعالیٰ واٰتی المال علی حبہ الخ قال العبد الضعیف ان عاد الضمیر الی المال یدل علی عدم ضرر حب المال[۶۵] مطلقاً وان الی اللہ تعالیٰ دل علی طریق العشاق انھم یحبون[۶۶] اللہ تعالیٰ فقط لا غیرہ ولو کان ثواباً انتھی القول۔

المتن قولہ تعالیٰ ولکم فی القصاص حیوۃ قال العبد الضعیف فسرھا بعضھم بالحیوۃ الاخرویۃ فالمعنی ان القاتل اذا اقتص منہ فی الدنیا لم یواخذ بحق المقتول فی الاخرۃ اما مطلقا عند الجمھور واما بعد تسلیم القاتل نفسہ عند الحنفیۃ فیوید علی ھذا التفسیر کون البقاء[۶۷] فی الفناء انتھی القول۔

المتن قولہ تعالیٰ ان ترک خیرا ای مالا قال العبد الضعیف فی ھذا التعبیر ان ملک[۶۸] المال لا ینافی التقوی الکامل مع اداء حقوقہ انتھی القول۔

المتن قولہ تعالیٰ کتب علیکم الصیام الی قولہ لعلکم تتقون قال العبد الضعیف فیہ بیان ثمرۃ المجاھدۃ ففیہ مسئلتان احدھما کون المجاھدۃ[۶۹] نافعۃ ثانیتھما کون بیان ثمراتھا مشروعۃ کما یتفق للشیوخ اذا رأوا فیہ مصلحۃ انتھی القول

المتن قولہ تعالیٰ فانی قریب قال العبد الضعیف ظاھرہ یدل علی الاحاطۃ[۷۱] الذاتیۃ والقرب

کچھ نہیں اپنے شکم میں آگ بھر رہے ہیں) اسمیں اصل ہے اسکی کہ جسکے حقائق اعمال میں قایل ہوئے ہیں۔

قولہ تعالیٰ لیس البران تولوا الخ (ترجمہ کچھ سارا کمال اسی میں نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق کو کرو) اسمیں دلیل ہے اسپر کہ صورت[۶۴] محضہ بدون معنی کے معتبر نہیں۔

قولہ تعالیٰ واٰتی المال علی حبہ الخ (ترجمہ اور مال دیتا ہو اللہ کی محبت میں) اگر حبہ میں ضمیر مال کی طرف راجع ہو تو آیت دلیل ہے اسکی کہ حب مال[۶۵] مطلقاً مضر نہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہو تو آیت دلیل ہے طریق عشاق پر کہ وہ صرف حق تعالیٰ[۶۶] ہی سے محبت رکھتے ہیں (خرچ بھی صرف اُسی کی محبت سے کرتے ہیں) خیر اللہ سے محبت (بالذات) نہیں کرتے اگرچہ وہ ثواب ہی ہو۔

قولہ تعالیٰ ولکم فی القصاص حیوۃ (ترجمہ اور قصاص میں تمھاری جانوں کا بڑا بچاؤ ہے) بعض نے اسکی تفسیر حیوۃ اخروی کے ساتھ کی ہے پس معنی یہ ہوں گے کہ قاتل سے جب دنیا میں قصاص لیلیا جاوے پھر اُس سے حق مقتول کا آخرت میں مواخذہ[۶۷] نہوگا جمہور کے نزدیک تو مطلقاً اور حنفیہ کے نزدیک قاتل کے تسلیم نفس کے بعد پس اس تفسیر پر آیت دال ہوگی فناء کی اندر بقاء ہونے پر۔

قولہ تعالیٰ ان ترک خیرا ای مالا الخ (ترجمہ بشرطیکہ کچھ مال بھی ترکہ میں چھوڑا ہو) اس تعبیر میں دلالت ہے اسپر کہ مال[۶۸] کا مالک ہونا تقوی کامل کے منافی نہیں جبکہ اُسکے حقوق ادا ہوتے رہیں۔

قولہ تعالیٰ کتب علیکم الصیام الی قولہ لعلکم تتقون (ترجمہ تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تمسے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا اس توقع پر کہ تم متقی بن جاؤ) اسمیں بیان ہے ثمرۂ مجاہدہ کا پس اسمیں دو مسئلے ہیں ایک مجاہدہ کا نافع ہونا دوسرا اوسکے ثمرات کے بیان کا مشروع ہونا جیسا کہ شیوخ جب مصلحت دیکھتے ہیں اسکو بیان کرتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ فانی قریب (ترجمہ تو میں قریب ہی ہوں اس کا ظاہر احاطہ ذاتیہ[۷۱] و قرب ذاتی پر دلالت

الذاتی انتھی القول۔

المتن قولہ تعالیٰ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث قال العبد الضعیف فیہ تعدیل المجاھدۃ انتھی القول

قولہ تعالیٰ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث (ترجمہ تم لوگوں کے واسطے روزہ کی شب میں اپنی بیبیوں سے مشغول ہونا حلال کر دیا گیا ہے) اسمیں مجاہدہ کی تعدیل ہے

المتن قولہ تعالیٰ یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت قال العبد الضعیف فیہ دلیل عن الاعراض عن الفضول وعلی ان للشیخ ان ینھی عن بعض الاسئلۃ صریحا او بان یجیب عن غیر ما سألہ انتھی القول

قولہ تعالیٰ یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت۔ (ترجمہ آپ سے چاندوں کی حالت کی تحقیقات کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ وہ چاند آلہ شناخت اوقات ہیں) اسمیں اعراض عن الفضول پر دلیل ہے اور اسپر بھی کہ شیخ کو حق ہے کہ بعض سوالات سے منع کر دے خواہ صریحاً خواہ اسطور سے کہ جو اُس سے پوچھا گیا ہے اُس کا جواب نہ دے دوسرا جواب دیدے اور احکام قصاص و وصیت وصیام میں اور بھی اشارات ہیں چنانچہ قصاص میں قوۃ سبعیہ کے عدوان کا ازالہ ہے اور وصیت میں قوۃ ملکیہ کے نقصان کا ازالہ ہے اور صیام میں قوۃ بہیمیہ کے تسلط کا ازالہ ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ ولیس البران تاتوا البیوت من ظھورھا قال العبد الضعیف فیہ ذم التشبہ بالباطل ولو فی العادات والرسوم انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ ولیس البران تاتوا البیوت من ظھورھا (ترجمہ اور اسمیں کوئی فضیلت نہیں کہ گھروں میں انکی پشت کیطرف سے آیا کرو) اسمیں مذمت ہے تشبہ بالباطل کی اگرچہ رسوم و عادات ہی میں ہو

المتن قولہ تعالیٰ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ قال العبد الضعیف فسر بترک الغزو والانفاق فدل علی اعتبار المعانی وکونھا راجحۃ علی الصورۃ حیث سمی ما ھو ضد التھلکۃ صورۃ تھلکۃ باعتبار المعنی انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ (ترجمہ اور اپنے آپ کو اپنے ہاتوں تباہی میں مت ڈالو) اس کی تفسیر یہ بھی کیگئی ہے کہ غزوہ اور انفاق فی الغزوہ مت چھوڑو پس یہ دلیل ہے اسپر کہ اعتبار معانی کو صورت پر ترجیح ہے کہ جو چیز صورۃً تہلکہ کی ضد ہے اُسکو معنی کا اعتبار کر کے تہلکہ فرمایا گیا

المتن قولہ تعالیٰ ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام دونک اشارۃ الی التمتع عند الحنفیۃ اذ لا متعۃ ولا قران للمکی وانما ھما للآفاقی فقط قال العبد الضعیف ولو قیل فی حکمتہ ابقاء الوقت واخلاء البیت لطواف البادین دل علی ان الحاضرین فی خدمۃ الشیخ علیھم ان یراعوا المسافرین الواردین علیہ انتھی القول

قولہ تعالیٰ ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام (ترجمہ یہ اُس شخص کے لئے ہے جس کے اہل مسجد حرام کے قرب میں نہ رہتے ہوں) ذلک کا مشار الیہ حنفیہ کے نزدیک تمتع ہے (اور اسی کے حکم میں قران ہے) سو مکی کیلئے قرآن اور تمتع نہیں ہے۔ وہ دونوں صرف آفاقی کے لئے ہیں بندہ کہتا ہے کہ اگر اسکی حکمت میں یہ کہا جاوے کہ مقصود آفاقیین کے لئے وقت کا باقی رکھنا اور بیت کا خالی رکھنا ہے تو اس بنا پر یہ آیت اسپر دلالت کریگی کہ جو لوگ شیخ کی خدمت میں پہلے سے حاضر ہیں اُن کو چاہئے کہ اُن مسافرین کی رعایت کریں جو شیخ کے پاس آتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

المتن قوله تعالیٰ فلا رفث ولا فسوق الخ قال العبد الضعیف فیه دلالة ان علی الخواص مالیس علی العوام کما ان بعض الرفث والفسوق والجدال فی الحج فیه من الشناعة مالیس فیه فی غیر الحج انتهی القول۔

المتن قوله تعالیٰ فان خیر الزاد التقوی قال العبد الضعیف فیه بیان لحکمة الاسباب للضعفاء انتهی القول

المتن قوله تعالیٰ واتقون قال العبد الضعیف هذه کالمقدمة الثانیة للامر بالزاد تقریر المطلوب ان الزاد سبب للتقوی والتقوی واجب ینتج ان الزاد سبب للواجب فهو واجب وهذا یتوقف علی ان مقدمة الواجب واجب فدلت الآیة بهذا الطریق علی ان مقدمة الواجب واجب وهذا اصل کبیر لکثیر من مسائل التصوف مما یذهب الیه اهل الظاهر لعدم دقة نظرهم انتهی القول۔

المتن قوله تعالیٰ لیس علیکم جناح ان تبتغوا قال العبد الضعیف فیه دلالة علی ان الاستعانة بالدنیا علی الدین طاعة انتهی القول۔

المتن قوله تعالیٰ فاذکروا الله کذکرکم آباءکم قال العبد الضعیف فیه اصل لتشبیه الحق بالخلق کتشبیه ذکره بذکرهم انتهی القول۔

المتن قوله تعالیٰ ومن تاخر فلا اثم علیه قال العبد الضعیف فیه مساواة الرخصة للعزیمة اذا کان فیها مصلحة حیث ساوی بین عنوانی التعجیل والتاخیر انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ فلا رفث ولا فسوق الخ (ترجمہ تو پھر نہ کوئی فحش بات ہے اور نہ کوئی بے حکمی ہے الخ) اسمیں دلالت ہے اسپر کہ خواص کے ذمہ بعضی ایسی چیزیں لازم ہوتی ہیں جو عوام کے ذمہ نہیں ہوتیں جیسا کہ بعضی شرم کی باتیں اور اسی طرح فسوق وجدال اگرچہ حالت حج میں ایسی شناعت نہ ہو کہ غیر حج میں نہیں۔

قولہ تعالیٰ فان خیر الزاد التقوی (ترجمہ کیونکہ سب سے بڑی بات خرچ میں بچا رہنا ہے) اسمیں ضعفاء کے لئے اسباب کی حکمت کا بیان ہے۔

قولہ تعالیٰ واتقون یا اولی الالباب (ترجمہ اور اے ذی عقل لوگو مجھسے ڈرتے رہو) یہ امر بالزاد کیلئے مثل مقدمہ ثانیہ کے ہے اور تقریر مطلوب کی یہ ہے کہ زاد سبب ہے تقویٰ کا اور تقویٰ واجب ہے نتیجہ یہ نکلا کہ زاد سبب ہے واجب کا پس وہ بھی واجب ہے اور یہ اسپر موقوف ہے کہ مقدمہ واجب کا واجب ہے پس اس طریق سے آیت اسپر دال ہوئی کہ مقدمہ واجب کا واجب ہے اور یہ تصوف کے مسائل کثیرہ کی اصل ہے جن کی طرف اہل ظاہر کی نظر اسلئے نہیں گئی کہ اُن کی نظر دقیق نہیں ہے۔

قولہ تعالیٰ لیس علیکم جناح ان تبتغوا (ترجمہ تمکو اس میں بھی ذرا گناہ نہیں کہ معاش کی تلاش کرو) اسمیں دلالت ہے اسپر کہ دنیا سے دین پر استعانت کرنا بھی طاعت ہے۔

قولہ تعالیٰ فاذکروا الله کذکرکم آباءکم (ترجمہ تو حق تعالیٰ کا ذکر کیا کرو جس طرح تم اپنے آباؤ کا ذکر کیا کرتے ہو) اسمیں اصل ہے تشبیہ حق بالخلق کی جیسا یہاں ذکر حق کو ذکر خلق سے تشبیہ دی گئی۔

قولہ تعالیٰ ومن تاخر فلا اثم علیه (ترجمہ اور جو شخص دو دن میں تاخیر کرے اسپر بھی کچھ گناہ نہیں) اسمیں رخصت کا عزیمت کے ساتھ مساوی ہونا ہے جبکہ اُسمیں کچھ مصلحت ہو چنانچہ یہاں تعجیل وتاخیر میں مساواۃ فرمائی۔

المتن قوله تعالیٰ واذا قیل له اتق الله قال العبد الضعیف فیه اصل لترک الوعظ للمتکبرین انتهی القول

قولہ تعالیٰ واذا قیل له اتق الله الخ (ترجمہ اور جب اُس سے کوئی کہتا ہے کہ خدا کا تو خوف کر الخ) اسمیں اصل ہے متکبرین کو وعظ و نصیحت نہ کرنے کی۔

المتن قوله تعالیٰ ومن الناس من یشری الخ قال العبد الضعیف فیه فناء النفس فان حاصله ترک دواعیها انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ ومن الناس من یشری الخ (ترجمہ اور بعضا آدمی ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی میں اپنی جان تک صرف کر ڈالتا ہے) اسمیں فنا نفس پر دلالت ہے کیونکہ اُس کا حاصل دواعی نفس کا ترک کرنا ہے۔

المتن قوله تعالیٰ ولا تتبعوا خطوات الشیطان قال العبد الضعیف فیه بعد اعتبار سبب النزول اصل لتشدد الصوفیة علی المناقشة فی الاعمال انتهی القول

قولہ تعالیٰ ولا تتبعوا خطوات الشیطان (ترجمہ اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو) سبب نزول کے لحاظ کرنیکے بعد اسمیں اصل ہے صوفیہ کے تشدد کرنے کے اعمال سے زیادہ مناقشی اعمال میں

المتن قوله تعالیٰ هل ینظرون الا ان یأتیهم الله فی ظلل من الغمام الایة (قال بعد ذکر توجیهات لایتان الله تعالیٰ) ولا یخفی ان من علم ان لله تعالیٰ ان یظهر بما شاء وکیف شاء ومتی شاء وانه فی حال ظهوره باق علی اطلاقه حتی عن قید الاطلاق منزه عن التقید مبرأ عن التعدد کما ذهب الیه سلف الامة وارباب القلوب من ساداتنا الصوفیة قدس الله تعالیٰ اسرارهم لم یحتج الی هذه التکلفات ولیحم حول هذه التاویلات (فدل الایة علی صحة مسئلة المظهریة)

قولہ تعالیٰ هل ینظرون الا ان یأتیهم الله فی ظلل من الغمام (ترجمہ یہ لوگ صرف اس امر کے منتظر ہیں کہ حق تعالیٰ اور فرشتے بادل کے سائبانوں میں اُن کے پاس آویں) اس آیت کی توجیہ میں جو تاویلات مذکور و مشہور ہیں ظاہر ہے کہ اگر کوئی اسکا قائل ہو جاوے کہ حق تعالیٰ جسطرح چاہے ظہور فرما سکتا ہے اور وہ عین حالت ظہور میں بھی اپنے اطلاق پر باقی ہے یہاں تک کہ قید اطلاق سے بھی مطلق و منزہ ہے جیسا کہ سلف امت کا مذہب تھا اور جیسا کہ حضرات صوفیہ کا مسلک ہے تو وہ شخص اُن تاویلات و تکلفات کا محتاج نہوگا پس آیت دلیل ہے مسئلہ مظہریت کی صحیح ہونے پر۔

الحاشیة قوله تعالیٰ ومن الناس من یعجبك قوله فی الحیوة الدنیا الی قوله تعالیٰ الا ان نصر الله قریب ومن باب الاشارة فی الایات ومن الناس من یعجبك قوله فی الحیوة الدنیا یدعی المحبة ویتکلم فی دقائق الاسرار ویظهر خصائص الاحوال وهو فی مقام النفس الامارة ویشهد الله علی ما فی قبله من المعارف والاخلاص بزعمه وهو الد الخصام شدید الخصومة لاهل الله تعالیٰ فی نفس الامر واذا تولی

قولہ تعالیٰ ومن الناس من یعجبك قوله فی الحیوة الدنیا (ترجمہ اور بعضا آدمی ایسا بھی ہے کہ آپکو اُس کی گفتگو جو محض دنیوی غرض سے ہوتی ہے مزہ دار معلوم ہوتی ہے) اسی سے محبت و عقیدت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ اُس شخص کی حالت ہے جو محبت آلیہ کا دعوی کرتا ہے اور دقائق اسرار میں کلام کرتا ہے اور احوال خاصہ کو ظاہر کرتا ہے حالانکہ بالکل کاذب ہے

سعی فی الارض لیفسد فیها بالقاء الشبه علی ضعفاء المریدین ویهلک الحرث ویحصد بمنجل تمویهاته زرع الایمان الثابت فی ریاض قلوب السالکین ویقطع نسل المرشدین والله لا یحب الفساد فکیف یدعی هذا الکاذب محبة الله ویرتکب ما لا یحبه واذا قیل له اتق الله حملته الحمیة النفسانیة حمیة الجاهلیة علی الاثم بجاجا وحبا لظهور نفسه وزعم انه اعلم بالله سبحانه من ناصحه فحسبه جهنم ای یکفیه حبسه فی سجین الطبیعة وظلمانیتها وهذه صفة اکثر ارباب الرسوم الذین حجبوا عن ادراک الحقائق بما معهم من العلوم ومن الناس من یبذل نفسه فی سلوک سبیل الله طلبا لرضاه ولا یلتفت الی القال والقیل ولا یغلو الدبه فی طلب مولاه الجلیل۔

یا ایها الذین آمنوا ادخلوا فی السلم وتسلیم الوجود لله تعالی والخمود تحت مجاری القدرة لکم وعلیکم کافة فان زللتم عن مقام التسلیم والرضاء بالقضاء من بعد ما جاءتکم دلائل تجلیات الافعال والصفات فاعلموا ان الله عزیز غالب یقهرکم حکیم لا یقهر الا علی مقتضی الحکمة هل ینظرون الا ان یتجلی الله سبحانه فی ظلل صفات قهریة من جملة تجلیات الصفات وصور ملائکة القوی السماویة وقضی الامر موصول کل الی ما سیق له فی الازل والی الله ترجع الامور بالفناء کان الناس امة علی الفطرة ودین الحق فی عالم الاجمال ثم اختلفوا فی النشاءة بحسب اختلاف طبائعهم وغلبة صفات نفوسهم واحتجاب کل بمادة بدنه فبعث الله النبیین لیدعوهم من الخلاف الی الوفاق ومن الکثرة الی الوحدة ومن العداوة الی المحبة فتفرقوا وتحزبوا وتمیزوا فالسفلیون ازدادوا اخلاقا وعنادا والعلویون هداهم الله تعالی الی الحق وسلکوا الصراط المستقیم ام حسبتم ان تدخلوا جنة المشاهدة ومجالس الانس بنور المکاشفة ولما یاتکم حال السالکین قبلکم مستهم باساء الفقر وضراء المجاهدة وکبر النفس بالعبادة حتی تضجروا من طول مدة الحجاب وعیل صبرهم عن مشاهدة الجمال وطلبوا نصر الله تعالی بالتجلی فاجیبوا اذ بلغ السیل الزبی وقیل لهم الا ان نصر الله برفع الحجاب وظهور آثار الجمال قریب فمن بذل نفسه وصبر عن غیر مولاه حسده وتحمل المشاق بسیف الاسواق ؎

• ومن لم یمت فی حبه لم یعش به

المتن قوله تعالی ام حسبتم ان تدخلوا الجنة وفی الایة رمز الی ان الوصول الی الجناب الاقدس لا یتیسر الا برفض اللذات ومطابدة المشاق کما ینبئ عنه خبر حفت الجنة بالمکاره وحفت النار بالشهوات واخرج الحاکم وصححه عن ابی مالک قال قال رسول الله

ودون اجتناء النحل ما جنت النحل

قوله تعالی ام حسبتم ان تدخلوا الجنة (ترجمہ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ جنت میں جا داخل ہوگے) اس آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ بارگاہ قدس تک رسائی بدون ترک لذات وتحمل مجاہدات میسر نہیں اور حدیث حفت الجنة بالمکارہ سے اسکی تائید ہوتی ہے۔

صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یجرب احدکم بالبلاء وھو اعلم بہ کما یجرب احدکم ذھبہ بالنار فمنھم من یخرج کالذھب الابریز فذلک الذی نجاہ اللہ تعالیٰ من السیئات ومنھم من یخرج کالذھب الاسود فذلک الذی قد افتتن۔

المتن قولہ تعالیٰ حتی یقول الرسول قال العبد الضعیف فیہ اثبات الطبائع للکاملین انتھی القول

قولہ تعالیٰ حتی یقول الرسول والذین آمنوا معہ متی نصر اللہ (ترجمہ کہ پیغمبر تک اور جو اُن کے ہمراہ اہل ایمان تھے بول اُٹھے کہ اللہ تعالیٰ کی امداد کب ہوگی) اس آیت میں اسپر دلالت ہے کہ امور طبعیہ کاملین میں بھی رہتے ہیں یہاں تک کہ انبیاء کا گھبرا کر استعجال نصرت اس آیت میں مذکور ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ عسی ان تکرھوا شیئا قال العبد الضعیف عام للقبض انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ عسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم (ترجمہ یہ ممکن ہے کہ تم کسی امر کو گراں سمجھو اور وہ تمھاری حق میں خیر ہو) یہ لفظ شئی قبض کو بھی عام ہے (پس اُسمیں بھی منافع ہوتے ہیں)۔

المتن قولہ تعالیٰ قل العفو قال العبد الضعیف فیہ اصل لعدم الاذخار انتھی القول

قولہ تعالیٰ قل العفو (ترجمہ آپ فرما دیجئے کہ جتنا آسان ہو) اسمیں اصل ہے ذخیرہ نہ رکھنے کی (جیسا بہت سے بزرگوں کا مذاق ہوا ہے)

المتن قولہ تعالیٰ فان فاؤا قال العبد الضعیف ای الی النکاح ففیہ دلالۃ الی ان النکاح لا ینافی الفقر انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ فان فاؤا الخ (ترجمہ سو اگر یہ لوگ رجوع کرلیں) مراد رجوع الی النکاح ہے۔ پس یہ دال ہوا اسپر کہ نکاح منافی نہیں درویشی کے۔

المتن قولہ تعالیٰ الطلاق مرتان قال العبد الضعیف فیہ دلالۃ علی ان التعجیل فی ترک التعلقات خلاف المصلحۃ فانہ قد یعرض الندامۃ انتھی القول

قولہ تعالیٰ الطلاق مرتان ای مرۃ بعد مرۃ (ترجمہ وہ طلاق دو مرتبہ ہے) اسمیں اسپر دلالت ہے کہ ترک تعلقات میں تعجیل کرنا خلاف مصلحت ہے کیونکہ اسمیں کبھی ندامت ہوتی ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا قال العبد الضعیف فیہ ان ما افضی الی المذموم مذموم وھذا اصل کبیر لکثیر من فروع التصوف انتھی القول

قولہ تعالیٰ ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا (ترجمہ اور اُن کو تکلیف پہونچانے کی غرض سے مت رکھو) اسمیں اسپر دلالت ہے کہ جو امر مفضی الی المذموم ہو وہ مذموم ہے چنانچہ امساک بقصد اعتدا سے نہی فرمائی اور یہ تصوف کی فروع کثیرہ کی اصل ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ فلا تعضلوھن الی قولہ ذلکم ازکی لکم قال العبد الضعیف فیہ ان المباح لا ینبغی التشدد فی المنع عنہ اذا لم یفض الی مفسدۃ لا سیما اذا افضی الامتناع عنہ الی مفسدۃ انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ فلا تعضلوھن الی قولہ ذلکم ازکی لکم (ترجمہ تو تم اُن کو اس امر سے مت روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کرلیں الخ) اسمیں اسپر دلالت ہے کہ امر مباح سے منع کرنے میں تشدد نہ کیا جاوے جب اُس مباح میں کوئی مفسدہ نہ ہو اور خصوص جبکہ اُسکے ترک میں کوئی مفسدہ ہو۔

المتن قوله تعالیٰ ولا جناح علیکم فیما عرضتم الآیة قال العبد الضعیف فیه ان یراعی ضعف الطالب فی الامر بالمجاهدة انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ ۔ ولا جناح علیکم فیما عرضتم (ترجمہ اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا جو ان مذکورہ عورتوں کو پیغام دینے کو یا ضمیر کوئی بات اشارۃً کہو) اسمیں اسپر دلالت ہے کہ امر بالمجاہدہ میں طالب کے ضعف کی رعایت ضروری ہے۔

المتن قوله تعالیٰ وان تعفوا اقرب قال العبد الضعیف فیه تعلیم بعلو الهمة وترک الاسراف انتهی القول

قولہ تعالیٰ وان تعفوا اقرب للتقوی (ترجمہ اور تمہارا معاف کردینا تقوی سے زیادہ قریب ہے) اسمیں تعلیم ہے علو ہمت اور ترک اسراف کی (کہ مردوں کو ترغیب دی تکمیل مہر کی اور یہ کہ عورتوں کے معاف کرنیکا انتظار نہ کریں۔)

المتن۔ قوله تعالیٰ فرجالا او رکبانا قال العبد الضعیف فیه التخفیف فی الاعمال عددًا وهیئةً انتهی القول

قولہ تعالیٰ فرجالا او رکبانا (ترجمہ تو کھڑے کھڑے یا سواری پر چڑھے چڑھے) اسمیں اصل ہے تخفیف اعمال کی عدداً بھی اور ہیئۃً بھی (کہ سفر میں قصر ہوا اور ہیئت میں توسع ہوگیا)

الحاشیة قوله تعالیٰ والله یقبض ویبسط والیه ترجعون قال العبد الضعیف دل بعموم الالفاظ علی ان المرجع فی القبض والبسط هو الله تعالیٰ فکلاهما محمود لکونه موصلا الی الله تعالیٰ ومرآة لظهور تجلیاته تعالیٰ انتهی القول

قولہ تعالیٰ ۔ واللہ یقبض ویبسط والیہ ترجعون۔ (ترجمہ اور اسکی کمی کرتے ہیں فراخی کرتے ہیں) اسمیں اس طرف بھی رمز ہے کہ مرجع قبض اور بسط دونوں میں حق تعالیٰ ہی کیونکہ دونوں موصل الی اللہ اور اسکے ظہور تجلیات کے آئینے ہیں پس دونوں محمود ہیں۔

المتن۔ قوله تعالیٰ یأتیکم التابوت قال العبد الضعیف فیه التبرک باثار الصالحین انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ یاتیکم التابوت فیہ سکینۃ (ترجمہ تمہارے پاس وہ صندوق آجاویگا جسمیں تسکین کی چیز ہے) اسمیں اصل ہے آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کی۔

المتن قوله تعالیٰ تلک الرسل الخ قال العبد الضعیف فیه ان لا یفضل بعض الاولیاء ولا یرجحه علی بعض بالرأی المحض ویجوز ذکر الفضائل بقوله تعالیٰ منهم من کلم الله الخ انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ تلک الرسل الخ (ترجمہ یہ حضرات مرسلین ایسے ہیں الخ) اسمیں دلالت ہے اسپر کہ بعض اولیاء کو بعض اولیاء کو بعض پر رائے محض سے ترجیح دینا نہ چاہئے البتہ اُن کے واقعات ذکر کردینا جائز ہے جیسا کہ یہاں مذکور ہے منہم من کلم اللہ الخ

المتن قوله تعالیٰ لا انفصام لها قال العبد الضعیف دلیل علی عدم قطع النسبة بعد حصولها انتهی القول

قولہ تعالیٰ لا انفصام لها (ترجمہ جسکو کسی طرح شکستگی نہیں) اسمیں دلیل ہے اسپر کہ نسبت مع اللہ (جو کہ عروہ وثقی ہے) حصول کے بعد منقطع نہیں ہوتی۔

المتن قوله تعالیٰ الله ولی الذین آمنوا قال العبد الضعیف فیه اثبات الولایة العامة انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ اللہ ولی الذین آمنوا (ترجمہ اللہ تعالیٰ ساتھی ہے اُن لوگوں کا جو ایمان لائے) اسمیں اثبات ہے ولایت عامہ کا۔

المتن قوله تعالیٰ اذ قال ابراهیم ربی الذی یحیی الخ قال العبد الضعیف فیه ان المحاجة اذا ادت الی المهما ت ضرورة الدین لاینافی التجرید والتفرید خصوصاً للکامل وفیه ایضاً ابطال المداهنة انتهی القول

قوله تعالیٰ اذ قال ابراهیم ربی الذی یحیی الخ (ترجمہ جب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا رب ایسا ہے کہ جلاتا ہے)۔ اس میں دلالت ہے اس پر کہ مباحثہ کرنا جبکہ ضرورت دینیہ داعی ہو تجرید و تفرید کے منافی نہیں خصوص کامل کے لئے و نیز اس میں ابطال ہے مداہنت کا۔

المتن قوله تعالیٰ قال بلی ولکن لیطمئن قلبی قال العبد الضعیف عدم السکون لاینافی الایمان والعرفان وهذه الطمانینة کانت مناسبة لمقام النبوة وهی فوق الطمانینة التی هی مناسبة لمقام الصدیقیة التی لم تکن مفقودة له ولا الاولی متحققة للصدیقین ایضاً فلا یلزم مزیة القائل لو کشف لی الغطاء ما ازددت یقیناً ای طمانینة علی الخلیل علیه السلام فان هذه الطمانینة هی التی هی مناسبة لمقام الصدیقیة ولم یکن الخلیل علیه السلام فاقداً لها فقط ولا طالباً لها انتهی القول۔

قوله تعالیٰ قال بلی ولکن لیطمئن قلبی (ترجمہ انھوں نے عرض کیا کہ یقین کیوں نہ لاتا ولیکن اس غرض سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے قلب کو سکون ہو جاوے) اس میں یہ مسئلہ مذکور ہے کہ عدم سکون کو ایمان و عرفان سے منافاۃ نہیں اور یہ طمانیت مقام نبوت کے مناسب تھی اور یہ اس طمانیت سے فوق ہے جو کہ مقام صدیقیت و ولایت کے مناسب ہے جو اُن سے مفقود نہ تھی اور نہ پہلی طمانیت صدیقین کو کبھی میسر ہے پس جس بزرگ کا قول ہے لو کشف لی الغطاء ما ازددت یقیناً ای طمانیۃً اُس قائل کا حضرت خلیل علیہ السلام سے افضل ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ یہ وہ طمانیت ہے جو مقام صدیقیت کے مناسب ہے اور حضرت خلیل علیہ السلام نہ اسکے فاقد تھے اور نہ اسکے طالب۔

الحاشیه قوله تعالیٰ فخذ اربعة من الطیر قد یقال اشار سبحانه بالاربعة من الطیر الی القوی الاربعة التی تمنع العبد عن مقام العیان وشهود الحیاة الحقیقیة ووقع فی اثرانها کانت طاوساً ودیکاً وغراباً وحمامة ولعل الطاوس اشارة الی التعجب الدیك الی الشهوة والغراب الی الحرص والحمامة الی حب الدنیا لانها الوکر والبرج وفی اثر بدل الحمامة بطة وفی آخر نسر وکان الاول اشارة الی الشره الغالب والثانی الی طول الامل۔

قوله تعالیٰ فخذ اربعة من الطیر الخ (ترجمہ اچھا تو تم چار پرندے لے لو) اس میں اشارہ ہے چار قویٰ کی طرف جو معاینۂ وحیات حقیقیہ سے مانع ہیں سو طاؤس سے عجب کی طرف اور مرغ سے شہوت کی طرف اور غراب سے حرص کی طرف اور کبوتر سے حب دنیا کی طرف جیسا کہ وہ اپنے آشیانہ سے مالوف ہوتا ہے اور بعض آثار میں بجائے کبوتر کے بطہ اور بعض میں نسر مذکور آیا ہے اول اشارہ ہے حرص غالب کی طرف اور ثانی طول امل کی طرف (پس ان کا افنا مجاہدہ کا طریق ہے)

ومعنی فصرهن الیک ضمهن والهن الیک بضبطها ومنعها الی الخروج الی طلب لذاتها والشروع الی مالوفاتها وفی الاثر انه علیه السلام امر ان یذبحها وینتف ریشها ویخلط لحومها ودماتها بالدقیق ویحفظ رؤسها عنده ای یمنعها عن افعالها ویزیل هیئاتها عن النفس ویقمع دواعیها وطبائعها وعادتها بالریاضة

ویبقی اصولها فیه فامر ان یجعل علی کل جبل من الجبال التی یحضرنه وهی العناصر الاربعة التی هی ارکان بدنه جزأ منهن وکانه علیه الصلوٰة والسلام امر بقسمها واماتتها حتی لا یبقی الا اصولها المرکوزة فی الوجود و المواد المعدة فی طبائع العناصر التی هی فیه وفی روایة ان الجبال کانت سبعة فعلی هذا یشیر بها الی الاعضاء السبعة التی هی اجزاء البدن فی اخری انها کانت عشرة وعلیها فیمکن اشارة الی الحواس الظاهرة والباطنة واشار سبحانه بالامر بالدعاء الی انه اذا کانت هاتیک الصفات حیة بحیاتها کانت غیر منقادة وحشیة ممتنعة عن قبول الامر فاذا قتلت کانت حیة بالحیوة الحقیقیة الموهوبة بعد الفناء والمحو وهی حیاة العبد وعند ذلک تکون مطیعة منقادة متی دعیت انت سعیا وامتثلت طوعا وذلک هو الفوز العظیم

المتن قوله تعالی لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی قال العبد الضعیف فیه ذم المن علی المرید بلا مصلحة انتهی القول

قولہ تعالیٰ لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی (ترجمہ اے ایمان والو تم احسان جتلا کر یا ایذا پہونچا کر اپنی خیرات کو برباد مت کرو) اسمیں بالحاق افادہ بالتصدق دلالت ہے کہ مرید پر بلا مصلحت احسان جتلانا مذموم ہے۔

المتن قوله تعالی رياء الناس قال العبد الضعیف فیه ذم الریاء انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ رياء الناس (ترجمہ لوگوں کو دکھلانے کی غرض سے) اسمیں مذمت ہے ریا کی۔

المتن قوله تعالی وتثبیتا من انفسهم قال العبد الضعیف دلیل ان الاعمال کما تقصد للاجر تقصد لاصلاح النفس انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ وتثبیتا من انفسهم (ترجمہ اور اس غرض سے کہ اپنے نفسوں میں پختگی پیدا کریں) اسمیں دلیل ہے کہ اعمال صالحہ جسطرح اجر مقصود ہوتا ہے اسی طرح اصلاح نفس بھی اُن سے مقصود ہے

المتن قوله تعالی الشیطان یعدکم الفقر الی قوله ومن یؤت الخ قال العبد الضعیف فیه العلاج بالعلم کالعلاج بالعمل فیما قبله من قوله تعالی انفقوا انتهی القول

قولہ تعالیٰ الشیطان یعدکم الفقر الی قولہ ومن یؤت الخ (ترجمہ شیطان تم کو محتاجی سے ڈراتا ہے الخ) اسمیں تخجیل کا علاج بے علم سے جیسا اسکے ماقبل میں علاج ہے عمل سے۔

المتن قوله تعالی ان تبدوا الصدقات الی قوله خیر لکم قال العبد الضعیف فیه الخیار فی الجهر والاسرار للعمل والذکر مع فضل الاسرار فی نفسه اذا لم یکن فی مقابله مصلحة انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ ان تبدوا الصدقات الی قولہ خیر لکم (ترجمہ اگر تم ظاہر کرکے دو صدقوں کو تب بھی اچھی بات ہے اور اگر اُن کا اخفا کرو اور فقیروں کو دیدو تو یا اخفا تمھارے لئے زیادہ بہتر ہے) اسمیں یہ مسئلہ ہے کہ عمل کے اعلان واخفار میں اختیار ہے اور ساتھ ہی اخفا کی افضلیت بھی ہے جب اعلان میں کوئی خاص مصلحت نہو

المتن قوله تعالی لیس علیک هدیهم قال العبد الضعیف فیه عدم التصدی وترک

قولہ تعالیٰ لیس علیک هدیهم (ترجمہ ان کو ہدایت پر لے آنا کچھ آپ کے ذمہ نہیں) اسمیں یہ دلالت ہے کہ کسی کے

المبالغة فی التدبیر انتهی القول۔

زیادہ درپے نہو اور تدبیر میں زیادہ مبالغہ نہ کرے (کیونکہ عدم تصدق علی الکفار کا بطور تدبیر کے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے امر فرمایا تھا)

المتن قوله تعالیٰ وما تنفقوا من خیر فلانفسکم وما تنفقون الا ابتغاء وجه الله قال العبد الضعیف فیه ان ارادة الثواب لاینافی الخلوص لله تعالیٰ کما یزعمه الجهلة انتهی القول

قولہ تعالیٰ وما تنفقوا من خیر فلانفسکم وما تنفقون الا ابتغاء وجه الله (ترجمہ اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اپنے فائدہ کی غرض سے کرتے ہو اور تم اور کسی غرض سے خرچ نہیں کرتے بجز رضا جوئی ذات پاک حق تعالیٰ کی) اسمیں دلیل ہے اسپر کہ ثواب کا قصد کرنا خلوص للہ کے منافی نہیں جیسا بعض جہلاء صوفیہ نے سمجھا ہے (چنانچہ آیت میں دونوں قصد کو جمع فرمایا ہے)

المتن قوله تعالیٰ احصروا قال العبد الضعیف فیه اولویة ترک اسباب المعیشة للفقیر المشتغل بالآخرة وان لم یتنافیا انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ احصروا فی سبیل اللہ الخ (ترجمہ مقید ہوگئے ہوں اللہ کی راہ میں) اسمیں دلیل ہے کہ فقیر مشتغل بالآخرة کو اسباب معیشت کا ترک کرنا اولیٰ ہے اگرچہ اس اشتغال و کسب میں کچھ تنافی بھی نہیں

المتن قوله تعالیٰ یحسبهم الجاهل اغنیاء قال العبد الضعیف فیه عدم التزلی بزی خاص یتمیز به عن العوام انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ یحسبهم الجاهل اغنیاء الخ (ترجمہ ناواقف انکو تونگر خیال کرتا ہے) اسمیں اصل ہے اسکی کہ ایسی کوئی خاص وضع نہ بنائے جس سے عوام اہل دنیا سے ممتاز ہو۔

المتن قوله تعالیٰ فاکتبوه قال العبد الضعیف فیه ان اصلاح نظام المعاشرات والعادات لاینافی الطریق انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ فاکتبوہ (ترجمہ اسکو لکھ لیا کرو) اسمیں ثبوت ہے اس کا کہ معاشرات و عادات کے نظام کی اصلاح طریق کے منافی نہیں۔

المتن قوله تعالیٰ فانه اثم قلبه قال العبد الضعیف فیه ان المدار علی القلب انتهی القول

قولہ تعالیٰ فانه اثم قلبه (ترجمہ اس کا قلب گنہگار ہوگا) اسمیں دلالت ہے اسپر کہ اصل مدار قلب پر ہے۔

المتن قوله تعالیٰ وان تبدوا ما فی انفسکم الخ قال العبد الضعیف فیه تحقیق بحکم اعمال القلوب انتهی القول

قولہ تعالیٰ وان تبدوا ما فی انفسکم الخ (ترجمہ اور جو باتیں تمہارے نفسوں میں ہیں انکو اگر تم ظاہر کرو گے الخ) اسمیں تحقیق ہے حکم اعمال قلوب کی۔

المتن قوله تعالیٰ لانفرق بین احد من رسله قال العبد الضعیف فیه انه کذلک لایفرق بین الاولیاء انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ لانفرق بین احد من رسله (ترجمہ ہم اسکے پیغمبروں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے) اسی پر قیاس کیا جاتا ہے کہ اولیاء میں بھی تفریق نہ کرے (کہ ایک سے اعتقاد رکھے دوسرے کا انکار کرے)

المتن قوله تعالیٰ لایکلف الله نفسا الا وسعها قال العبد الضعیف فیه رعایة حال الطالب فی المجاهدة انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ لایکلف اللہ نفسا الا وسعها (ترجمہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلف نہیں بناتا مگر اسی کا جو اسکی طاقت میں ہو) اسمیں دلالت ہے کہ مجاہدہ میں حال طالب کی رعایت رکھنا چاہئے +

(باقی آئندہ)

الحاشیہ قولہ تعالیٰ آمن الرسول الکامل الاکمل بما انزل الیہ من ربہ ای صدقہ بقبولہ والتخلق بہ فقد کان خلقہ صلے اللہ علیہ وسلم القرآن والترقی بمقامہ والتحقق بہ والمؤمنون کل آمن باللہ وحدہ مشاھدۃ حین لم یروا فی الوجود سواہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ حین رجوعھم الی مشاھدتھم تلک الکثرۃ مظاھر للوحدۃ یقولون لا نفرق بین احد من رسلہ بردبعض وقبول بعض لمشاھدۃ الحق فیھم بالحق وقالوا سمعنا اجبنا ربنا فی کتبہ ورسلہ ونزول ملئکتہ واستقمنا فی سیرنا غفرانک ربنا ای اغفر وجوداتنا وصفاتنا واستر ذلک بوجودک وصفاتک فمنک المبدأ والیک المصیر بالفناء فیک لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا الا ما یسعھا ولا یضیق بہ طوقھا واستعدادھا من التجلیات لھا ما اکتسبت من الخیر والکمالات والکشوف۔

(من الحاشیہ) قولہ تعالیٰ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا یعنی بقدر طاقت واستعداد ہی تجلیات کا ورود ہوتا ہے جس سے تنگی نہو۔

سواء کان ذلک باعتمال او لغیر اعتمال وعلیھا ما اکتسبت وتوجھت الیہ بالقصد من السوء ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا عھدک بمیلنا الی ظلمۃ الطبیعۃ او اخطأنا بالعمل علی غیر الوجہ اللائق بحضرتک ربنا ولا تحمل علینا اصرا وھو عبأ الصفات والافعال الحاسبۃ للقلوب من معاینۃ الغیوب کما حملتہ علی الذین من قبلنا من المحجبین بظواھر الافعال او بواطن الصفات ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ من ثقل الھجران والحرمان عن وصالک ومشاھدۃ جمالک بحجب جلالک واعف عنا سیئات افعالنا وصفاتنا فانھا سیئات بحجبتنا عنک وحرمتنا برد وصالک ولذۃ رضوانک واغفر لنا ذنوب وجودنا فانہ اکبر الکبائر وارحمنا بالوجود الموھوب بعد الفناء انت مولانا ای سیدنا ومتولی امورنا لانا مظاھرک وآثار قدرتک فانصرنا علی القوم الکفرین من قوی نفوسنا الامارۃ وصفاتھا وجنود شیاطین اوھامنا المحجبین عنک الحاجبین ایانا الکفرھم وظلمتھم۔

قولہ تعالیٰ آمن الرسول الخ (ترجمہ اعتقاد رکھتے ہیں رسول (ﷺ) باوجود آپ کے کامل اکمل ہونے کے آپ کے لئے ایمان یعنی کمال زائد کا حکم فرمانا اسپر دلیل ہے کہ ترقی کی انتہا نہیں۔

قرئت سورۃ البقرۃ وستلیھا سورۃ آل عمران انشاء اللہ تعالیٰ۔

سورۂ بقرہ تمام ہوئی اور اس کے بعد سورہ آل عمران آتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

ملحقہ من رسالۃ التأیید المذکور فی آخر التمہید

اضافہ از رسالۂ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورۃ البقرۃ قولہ تعالیٰ واللہ محیط بالکفرین

سورۃ البقرۃ۔ قولہ تعالیٰ واللہ محیط بالکافرین

ف۱۲۵ وھذا تمہیدھا بسم اللہ الرحمن الرحیم حمدا وسلاما دائمین اعلم وفقنی ووفقک اللہ تعالیٰ لمعرفۃ الحقیقۃ والتحقق (بقیہ بر صفحہ ۳۴)

ف۱۲۵ اور اس حاشیہ میں اُس رسالہ کی تمہید کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے ہم حمد کرتے ہیں ہمیشہ کیلئے اور سلام بھیجتے ہیں ہمیشہ کے لئے۔ جان تو خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے (بقیہ بر صفحہ ۳۴)

وقال فی ایات اخر وکان اللہ بکل شی محیطا وان ربی بما تعملون محیط وان ربک احاط بالناس واحاط بما لدیھم وھذہ الایات کلھا دالۃ علی صحۃ قول من یقول من العلماء الصوفیۃ ان اللہ تعالیٰ بکل مکان غیر انھم لا یعلمون کیفیۃ کون مکان اللہ (ای یقولون بالاحاطۃ الذاتیۃ لا محض الاحاطۃ الصفاتیۃ کاھل الظاھر) ولیس من ضرورۃ الاحاطۃ ان یکون المحیط والمحاط علیہ جسما وان تفسیر الاحاطۃ ان لا یکون المحاط علیہ بعیدا من المحیط ولا المحیط بعیدا منہ ثم ان ذلک مشھور بین مشائخ الصوفیۃ نحو جنیدؒ والشبلیؒ وابن عطاءؒ وغیرھم روی عن جنیدؒ انہ تکلم عندہ رجل فاشار الی السماء فقال لا تشر الی السماء فانہ معک فھذا دلیل علی انہ لا یخصص مکان اللہ تعالیٰ بالعرش ولا بجھۃ دون جھۃ فافھم (ویکون الاستواء علی العرش متشابھا او مأولا علی اختلاف المسلکین وورد فی الحدیث اطلاق المکان حیث قال وارتفاع مکانی)

اور اللہ تعالیٰ سب کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور دوسری آیتوں میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور بلاشبہ میرا پروردگار اُن کے اعمال کو گھیرے ہوئے ہے اور بلاشبہ آپکے رب نے سب لوگوں کو گھیر رکھا ہے اور خدا تعالیٰ نے اُن کے پاس کی چیزوں کو گھیر رکھا ہے اور یہ سب آیتیں اُن لوگوں کے قول کی صحت پر دال ہیں جنھوں نے علماء صوفیہ میں سے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہے مگر لوگوں کو خدا تعالیٰ کے ہر مکان میں ہونے کی کیفیت معلوم نہیں (یعنی یہ حضرات احاطہ ذاتیہ کے بھی قائل ہیں اور اہل ظاہر کی طرح صرف احاطہ صفاتیہ ہی کے قائل نہیں) اور احاطہ کیلئے یہ ضرور نہیں کہ محیط اور محاط دونوں جسم ہوں تفسیر احاطہ کی صرف یہی ہے کہ محاط محیط سے بعید نہو اور نہ محیط محاط سے بعید ہو۔ پھر (جاننا چاہیئے کہ) یہ قول جمیع مشایخ صوفیہ میں جیسے جنیدؒ اور شبلیؒ اور ابن عطاءؒ وغیرہ مشہور ہے۔ جنیدؒ سے منقول ہے کہ کسی شخص نے آپ کے سامنے اثنا گفتگو میں آسمان کی طرف اشارہ کیا آپ نے فرمایا آسمان کی طرف اشارہ نہ کر کیونکہ وہ تیرے ساتھ ہے سو یہ دلیل ہے اس بات کی کہ حضرت جنیدؒ نے اللہ تعالیٰ کے مکان کو عرش کے ساتھ خاص نہیں کیا اور نہ ایک جہت کے ساتھ دوسری جہت کو چھوڑ کر خاص کیا خوب سمجھ لو (اور استواء علی العرش یا تو متشابہ ہوگا یا ماؤل ہوگا علی حسب اختلاف المسلکین اور حدیث میں لفظ مکان کا اطلاق آیا ہے جیسا کہ فرمایا اور قسم ہے میرے مکان کی بلندی کی)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۳) انی لما فرغت من تالیف رسالۃ حقیقۃ الطریقۃ اتفق لی بعد برھۃ من الزمان السفر الی بھاولفور حین مضی اربعۃ اشھر من سنۃ ۱۳۲۴ للھجرۃ فعثرت ھناک علی کتاب مسماۃ الکاتب فی الفھرس شواھد احکام الصوفیۃ من القرآن ففرحت بمطالعتہ صدارایتہ موافقا لغرضی من الرسالۃ المذکورۃ واستعرتہ من مالکہ فاعاد نی بارک اللہ فیہ فعدت معہ الی الوطن ورایت ان اضیفہ الیھا بعد تلخیصہ لما فیہ من الطول فی بعض المطالب وخفاء الاستدلال فی بعضھا وحیث مست حاجۃ الی تصرف فیہ سوی التلخیص من زیادۃ قلیلۃ او تغییر یسیر احطتہ بقوسین وعینتہ بتامیل الحقیقۃ بالایاۃ التعنیقۃ فبعونہ ابتدائی والی المبلغۃ انتھائی ۱۲

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۳) اور مجھکو حقیقت کی پہچاننے اور اسکے ساتھ متصف ہونیکی توفیق عنایت کرے کہ جب میں رسالہ حقیقۃ الطریقہ کے لکھنے سے فارغ ہوا تو ایک مدت کے بعد جیکہ سنہ ۱۳۲۴ھ کے چار مہینے گذر چکے تھے مجھکو سفر بھاولپور کا اتفاق ہوا اور وہاں مجھکو ایک کتاب ملی جسکا نام کاتب نے فہرست میں شواہد احکام الصوفیہ من القرآن لکھا تھا اسکو دیکھکر میں خوش ہوا اسلئے کہ اسکو اپنی اُس غرض کے موافق پایا جو رسالہ مذکورہ کو لکھنے سے تھی اور اسکو میں نے مالک سے عاریۃً طلب کیا انھوں نے مجھ کو عاریۃً دیدی اللہ تعالیٰ انکا بھلا کرے پھر میں اسکو لیکر اپنے وطن آیا میں نے مناسب معلوم ہوا کہ اُس کتاب کو بھی اسی رسالہ میں خلاصہ کرکے شامل کردوں تاکہ اسکے بعض مضامین میں کسیقدر طوالت ہو (جسمیں مبتدی متوسط کا حق تھا اسلئے خلاصہ کرنا پڑا اور اگر تلخیص سے علاوہ کسی اور تصرف کی مثلاً ایک آدھ لفظ بڑھانے کی کچھ تغیر تبدل کی ضرورت پیش آئی تو اسکو (امتیاز کیلئے) دو میخ کے اندر محصور کردیا اور نام اُس کا میں نے

قولہ تعالیٰ ادخلوا فی السلم کافۃ اعلم ان السلم فی التصوف[۱۲۷] ھو موت النفس عن الصفات الذمیمۃ وعن الدنیا والاخرۃ مع انہ حی قائم لا یتحرک ولا یسکن الا اللہ تعالیٰ وما خولف ذلک لیس بسلم لان المخصومۃ قائمۃ بقدر ما لم تمت وشرطنا ان یکون ذلک السلم حال حیوتہ لان ھذا خطاب الاحیاء فی الدنیا بإقامۃ التکالیف دون اھل المقابر۔

قولہ تعالیٰ (ادخلوا فی السلم کافۃ جان تو کہ تسلیم تصوف میں یہ ہے کہ نفس صفات[۱۲۹] ذمیمہ اور دنیا و آخرت سے مرجاوے باوجودیکہ وہ زندہ اور باقی رہے۔ حرکت کرے تو اللہ ہی کیلئے ساکن ہو تو اللہ ہی کے لئے اور جو اسکے خلاف ہو وہ تسلیم نہیں کیونکہ جتنی کسر نفس کے مرنے میں ہے اتنی ہی منازعت باقی ہے (پس لامحالہ تسلیم کے خلاف ہے) اور ہمنے اس سلم کیلئے حالت حیوۃ میں ہونیکی شرط اسلئے کی کہ یہ خطاب احکام تکلیفی کے قائم رکھنے کا اُن لوگوں کو ہے جو دنیا میں زندہ ہیں اہل قبور کو نہیں۔

قولہ تعالیٰ واللہ یقبض ویبسط یقبض احیاءہ عن کل ما سواہ ویبسطھم الیہ وھو الجذبۃ[۱۳۰] فافھم (یعنی ان الآیۃ لعموم لفظھا یشمل ھذا القبض والبسط کما انھا تشمل قبض الواردات وبسطھا ایضاً)

قولہ تعالیٰ واللہ یقبض ویبسط یعنی اللہ تعالیٰ سمیٹ لیتا ہے اور پھیلا دیتا ہے اپنے دوستونکو اُن سے ماسوی اللہ کو چھڑا کر سمیٹ لیتا ہے اور اپنی کشادگی (راہ) کی عنایت فرماتا ہے اور یہی جذبہ[۱۳۰] کہلاتا ہے سو خوب سمجھ لو (یعنی آیت اپنے عموم الفاظ سے اس قبض وبسط کو شامل ہے جسطرح یہ آیت قبض وبسط واردات کو بھی شامل ہے)

قولہ تعالیٰ قال بلی ولکن لیطمئن قلبی ھذا دلیل علی ان الایمان یزید فیصیر طمانینۃ وھو الذی یسمیہ الصوفیۃ یقیناً ثم تلک الزیادۃ یکون بالرویۃ والوجدان وھذہ الآیۃ دالۃ علی ان الایمان (ای عدم حصول الاطمینان) کائن ولا ینفیہ الشک وذلک فی قولہ تعالیٰ فان کنت فی شک مما انزلنا الیک الآیۃ (وفی قولہ علیہ السلام نحن احق بالشک من ابراھیم قلت وھو احسن تفاسیر الشک)

قولہ تعالیٰ قال بلی ولکن لیطمئن قلبی یعنی عرض کیا ابراہیم علیہ السلام نے (کہ میں ایمان کیوں نہ رکھتا) ولیکن (مشاہدہ احیاء کی سلسلے درخواست کرتا ہوں کہ) تاکہ میرے دل کو اطمینان ہوجاوے یہ آیت اسپر دلیل ہے کہ ایمان بڑھتا ہی بڑھتے بڑھتے اطمینان بن جاتا ہے اور یہ وہی چیز ہے جسکو صوفیہ یقین سے تعبیر کرتے ہیں پھر یہ زیادتی کبھی رویت سے اور کبھی وجدان سے حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ آیت دال ہے اسپر کہ ایمان (اس) شک کے ساتھ (یعنی عدم حصول اطمینان کے ساتھ) جمع ہوجاتا ہے اور شک (بالمعنی المذکور) سے اسکی نفی نہیں ہوتی اور یہی معنی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں۔ تو اگر آپکو اُس چیز میں جسکو ہمنے آپ پر اُتارا ہے کچھ شک ہو آخر آیت تک (اور اسی طرح قول نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں بھی کہ ہم شک کرنے کے زیادہ مستحق ہیں بہ نسبت ابراہیم علیہ السلام کے۔ میں کہتا ہوں کہ شک کی تفسیروں میں یہ تفسیر سب سے اچھی ہے)

انتہت الملحقۃ

اضافہ تمام ہوا

سُورۃ اٰل عمران

سورۃ آل عمران

المتن قولہ تعالیٰ فاما الذین فی قلوبھم زیغ الی قولہ تعالیٰ والراسخون فی العلم یقولون الآیۃ قال العبد الضعیف دلت الآیۃ[۱۲۹] علی کیفیۃ المعاملۃ مع الکلام الذی ثبت صدقہ ولم یتضح مرادہ من تصدیقہ اجمالا من غیر تکذیبہ ولا تحقیرہ تفصیلا وبذلک حکموا فی کلام اھل الاسرار الذین ثبت صدقھم باحوالھم ولم یتبین مرادھم فالسلامۃ فی ان لا ینکر علیھم ولا یعتقد بظاھرہ انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ فاما الذین فی قلوبھم زیغ سے کل من عند ربنا تک (ترجمہ سو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ اُس کے اُسی حصہ کے پیچھے ہو لیتے ہیں جو مشتبہ المراد ہے شورش ڈھونڈنے کی غرض سے حالانکہ اُن کا مطلب بجز حق تعالیٰ کے کوئی اور نہیں جانتا جو لوگ علم میں پختہ کار ہیں وہ یوں کہتے ہیں کہ ہم اس پر یقین رکھتے ہیں سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں) اس آیت سے ایسے کلام کے ساتھ معاملہ کرنے کی کیفیت معلوم ہوتی ہے جس کا صادق ہونا ثابت ہو مگر مراد اُسکی واضح نہ ہوئی ہو اور وہ معاملہ یہ ہے کہ ایسے کلام کی اجمالاً تصدیق کیجاوے اور تفصیلاً اُسکی کاوش نکریں اور محققین نے یہی حکم کیا ہے اُن اہل اسرار کے کلام کے باب میں جنکا صدق اُن کے احوال سے معلوم ہوا اور اُن کی مراد معلوم نہ ہوئی ہو پس سلامتی اسی میں ہے کہ نہ اُن پر انکار کیا جاوے اور نہ اُس کلام کے ظاہر پر اعتقاد کیا جاوے۔

المتن۔ قولہ تعالیٰ یرونھم مثلیھم رأی العین قال العبد الضعیف فیہ اثبات[۱۳۰] للخوارق انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ یرونھم مثلیھم رأی العین (ترجمہ یہ کافر اپنے کو دیکھ رہے تھے کہ اُن مسلمانوں سے کئی حصے میں کھلی آنکھوں دیکھنا) اسمیں خوارق عادات[۱۳۲] کا اثبات ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ زین للناس حب الشھوات الی قولہ تعالیٰ قل أؤنبئکم بخیر من ذلکم قال العبد الضعیف فی قولہ الاول بیان للحب الطبعی للدنیا وما فیھا وللمراد من الناس الجنس والمزین ھو اللہ تعالیٰ کما اخرجہ ابن ابی حاتم عن عمر بن الخطاب[۱۳۱] کما فی الروح فھو علی ھذا التفسیر دال علی عدم التکلیف بازالۃ ھذا الحب لکونہ

قولہ تعالیٰ زین للناس حب الشھوات سے اس قول تک قل اؤنبئکم بخیر من ذلکم (ترجمہ خوشنما معلوم ہوتی ہے لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں کی عورتیں ہوئیں بیٹے ہوئے لگے ہوئے ڈھیر ہوئے سونے اور چاندی کے نمبر لگے ہوئے گھوڑے ہوئے مواشی ہوئے اور زراعت ہوئی یہ سب استعمالی چیزیں ہیں دنیوی زندگانی کی اور انجام کار کی خوبی تو اللہ ہی کے پاس ہے آپ فرما دیجئے کیا میں

فی المعاملۃ مع کلام اھل الاسرار ۱۲۹

فی الکلام مع اھل الاسرار ۱۳۱

فی اثبات الخوارق ۱۳۰

فی خوارق کا اثبات ۱۳۲

فی کون الحب طبعیا من الامور الخارقۃ للعادۃ غیر مقدور الازالۃ ۱۳۱

طبعیا وفی القول الثانی بیان لحب العقل للاخرۃ وما فیہا وکون العبد مکلفا بترجیحہ علی الاول عملا وھذا اصل کبیر فی الاخلاق کلھا ان منھا ما یجبل العبد علیہ فھو غیر مقدور ومنھا ما یکسبہ العبد فھو مقدور ومن السالکین من یتھدی للاول فیتشوش دائما فیھدیہ المحقق الی تحصیل العقلی وترک الطبعی فیستریح من اتبعہ انتھی القول۔

تمکو ایسی چیز بتلادوں جو بہتر ہو ان چیزوں سے) قول اول میں الناس سے مراد جنس ناس ہے اور مزین اللہ تعالیٰ ہیں روح المعانی میں ابن ابی حاتم کی روایت سے حضرت عمر رضی سے اسکی تائید نقل کی ہے پس اس تفسیر پر یہ قول اسپر دلالت کرتا ہے کہ انسان اس محبت کے ازالہ کا بوجہ اسکے طبعی ہونے کے مکلف نہیں ہوا اور دوسرے قول میں بیان ہوا آخرت کی حب عقلی کا اور اسکے مکلف ہونے کا اس طرح کہ اسکو عملاً حب اول پر ترجیح دے اور باب اخلاق میں یہ ایک اصل عظیم ہے یعنی اخلاق میں جو مجبول وطبعی ہیں وہ غیر مقدور ہیں اور جو مکسوب ہیں وہ مقدور ہیں بعض سالکین قسم اول کے پیچھے پڑجاتے ہیں وہ ہمیشہ مشوش رہتے ہیں ان لوگوں کو محقق ہدایت کرتا ہے کہ عقلی کی تحصیل کرو اور طبعی کے درپے مت ہو سو ان محققین کا اتباع کرنے والا راحت میں رہتا ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ الصابرین الآیۃ قال العبد الضعیف فی الآیۃ بیان لصفات اولیاء اللہ تعالیٰ انتھی القول

قولہ تعالیٰ الصابرین الآیہ (ترجمہ صبر کرنے والے ہیں اور راستباز ہیں اور فروتنی کرنے والے ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں اور اخیر شب میں گناہوں کی معافی چاہنے والے ہیں) اسمیں اولیاء اللہ کی صفات کا بیان ہے۔

الحاشیۃ قد کان لکم یا معشر السالکین الی مقصد الکل آیۃ دالۃ علی کمالکم وبلوغکم الی ذراۃ التوحید فی فئتین التقتا للحرب فئۃ منھما وھی فئۃ القوی الروحانیۃ التی ھی جند اللہ تعالیٰ تقاتل فی سبیل اللہ وطریق الوصول الیہ واخری منھما وھی جنود النفس واعوان الشیطان کافرۃ ساترۃ للحق محجوبۃ عن خطائر الصدق ترون الفئۃ الاخیرۃ الفئۃ الاولی بحول عین بصیرتھا مثلیھم عند الالتقاء فی محرکۃ البدن رؤیۃ مکشوفۃ ظاھرۃ لاخفاء فیھا مثل رؤیۃ العین وذلک لتایید الفئۃ المومنۃ بالانوار الالھیۃ والاشراقات الجبروتیۃ وخذلان الفئۃ الکافرۃ بما استولی علیھا من تراکم ظلمات الطبیعۃ وذل البعد عن الحضرۃ واللہ تعالیٰ یؤید بنصرہ من یشاء تائیدہ لقبول استعدادہ لذلک ان فی ذلک التایید لعبرۃ ای اعتبار اذا مر یعتبر بہ فی الوصول الی حیث المامول للمستبصرین الفاتحین اعین بصائرھم لمشاھدۃ الانوار الازلیۃ فی آفاق المظاھر الالھیۃ تزین للناس حب الشھوات بسبب ما فیھم من العالم السفلی والغشاوۃ الطبیعیۃ والغواشی البدنیۃ من النساء وھی النفوس والبنین وھی الخیالات المتولدۃ منھا الناشئۃ عنھا والقناطیر المقنطرۃ من الذھب والفضۃ وھی العلوق المتداولۃ وغیر المتداولۃ او الاصول والفروع والخیل المسومۃ وھی مراکب الھوی وافراس اللھو والانعام وھی رواحل جمع الحطام واسباب جلب المنافع الدنیویۃ والحرث وھو زرع الحرص وطول الامل ذلک متاع الحیوۃ الدنیا الزائل عما قلیل بالرجوع الی المبدأ الاصلی والموطن القدیم ذلک ان بقی ھذہ المذکورات علی ظواھرھا فان النفوس المنغمسۃ فی اوحال الطبیعۃ لھا میل کلی الی ذلک ثم قل اؤنبئکم بخیر من ذلکم المذکور للذین

القوا النظر الی الاعیان جنات جنة یقین وجنة مکاشفة وجنة مشاهدة وجنة رضا وجنة لا قولها وهی التی فیها ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر ولیس فی تلک الجنة عند العارفین الا الله عزوجل تجری من تحتها انهار التجلیات المترعة بماء الغیوب خالدین فیها ببقائهم بعد فنائهم وازواج مطهرة وهی الارواح المقدسة عن ادناس الطبیعة المقهورة فی خیام الصفات الالهیة ورضوان من الله لا یقدر قدره والله بصیر بالعباد فی تقلب ارواحهم فی عالم الملکوت محترقات من سطوات الجبروت حیا لجواره وشوقا الی لقائه یجاریها بقدر همومها فی طلب وجهه الازلی وجماله الابدی الذی یقولون ربنا انا امنا بانوار فعالک وصفاتک فاغفر لنا ذنوب وجودانیتنا وقنا عذاب نار الحرمان ووجود البقیة الصابرین علی مفض المجاهدة والریاضة والصادقین فی المحبة والارادة والقانتین فی السلوک الیه والمنفقین ما عداه فیه والمستغفرین من ذنوب تلوناتهم وتعیناتهم فی انحار التجلیات ویقال الصابرین الذین صبروا علی الطلب لم یحتشموا من التعب وهجروا کل راحة مطرب فصبروا علی البلوی وافضلوا الشکوی حتی وصلوا الی المولی ولم یقطعهم شیء من الدنیا والعقبی والصادقین الذین صدقوا فی الطلب فوردوا ثم صدقوا فاشهدوا ثم صدقوا فوجدوا ثم صدقوا ففقدوا فحالهم قصد ثم ورود ثم شهود ثم وجود ثم خمود والقانتین الذین لازموا الباب رودا ومواعلی تجرع الاکتئاب وترک الحجاب الی ان تحققوا بالاقتراب والمنفقین الذین جادوا بنفوسهم من حیث الاعمال ثم جادوا بمیسورهم من الاموال ثم جادوا بقلوبهم بصدق الاحوال ثم جادوا بکل حظهم فی العاجل والآجل استهلاکا فی انوار الوصال والمستغفرین عن جمیع ذلک اذا رجعوا الی الصحو وقت نزول الرب الی السماء الدنیا واشراق انوار جماله علی آفاق النفس وندائه هل من سائل هل من مستغفر هل من کذا هل من کذا۔

المتن قوله تعالی فان حاجوک فقل اسلمت وجهی الخ قال العبد الضعیف فیه دلالة (۱۳۳) علی ما هو عادة اهل الطریق من ترک المحاجة اذا بان الحق وعرف من المخاطب عدم القبول وهذا علی التفسیر المشهور علی ما فی الروح وفیه اشارة الی ان الجدال معهم لیس فی موقعه لانه انما یکون فی امر خفی والذی جادلوا به امر مکشوف وحکم حاله معروف وهو الدین القویم فلا تکون المحاجة والمجادلة الا مکابرة وح یکون هذا القول اعراضا عن مجادلتهم انتهی القول۔

المتن قوله تعالی بیدک الخیر قال العبد الضعیف

قوله تعالی فان حاجوک فقل اسلمت وجهی الخ (ترجمہ پھر بھی اگر یہ لوگ آپ سے حجتیں نکالیں تو آپ فرما دیجئے کہ میں تو اپنا رخ خاص اللہ کی طرف کر چکا اور جو جو میرے پیرو ہو گئے (۱۳۵) وہ بھی) اس میں دلالت ہوا اہل طریق کی اس عادت پر کہ جب حق بالکل واضح ہو جاوے مگر مخاطب کی حالت سے معلوم ہو کہ یہ قبول نہیں کرتا تو اسوقت مباحثہ ترک کر دیتے ہیں اور یہ استنباط اس آیت کی مشہور تفسیر پر ہے کہ یہ قول اسلمت وجہی الخ مجادلہ سے اعراض ہے۔

قوله تعالی بیدک الخیر الخ (ترجمہ آپ ہی کے اختیار

اعراض عن الجدال

کان المقام بیدک الخیر والشر لذکر الاعزاز والاذلال فیما قبل فالاقتصار علیه اما لتعلیم مراعاة[۱۳۴] الادب ان کان المراد ای والشر ایضاً واما للاشارة الی ان[۱۳۵] مایتوهم شراً فی الظاهر هو الخیر لما ودعه الله تعالیٰ من المصالح والحکم فکان فیه تعلیم ان ما لاصنع فیه للعبد بوجه ما هو خیر محض فلا یکرهه ولا یستدل به علی الخذلان کما یتوهمه کثیر من السالکین اذا وجدوا تغیراً فی احوالهم من غیر ان یکون بفعلهم دخل فیه انتهی القول۔

میں ہے سب بھلائی) یہاں موقعہ اس کہنے کا تھا بیدك الخیر والشر کیونکہ اوپر اعزاز واذلال دونوں کا ذکر ہوا ہے تو اسپر اکتفا کرنا یا تو مراعاۃ[۱۳۴] ادب کی ہے اگر مراد کلام میں یہ ہو کہ والشر ایضاً یعنی آپ کے قبضہ میں دونوں چیزیں ہیں یا اشارہ اسطرف ہے کہ جو خیر ظاہر میں[۱۳۵] شر معلوم ہوتی ہے چونکہ اسمیں اللہ تعالیٰ نے بہت سی مصلحتیں وحکمتیں رکھی ہیں وہ بھی واقع میں خیر ہی ہے پس اسمیں اس امر کی تعلیم ہے کہ جس چیز میں عبد کی صنع کو مطلق دخل نہو وہ محض خیر ہے اسکو ناگوار نہ سمجھے اور اس سے خذلان پر استدلال نہ کرے جیسا بہت سے سالکین جب ذرا اپنے احوال میں تغیر پاتے ہیں گو اُن کے فعل کو اُسمیں ذرا دخل نہو اس خذلان کا توہم کرنے لگتے ہیں۔

الحاشیه ان الذین یکفرون بآیات الله الی قوله بغیر حساب یحتمل ان یشار بالذین کفروا الی قوی النفس الامارة وبالبنین الی انبیاء القلوب المشرقة بوحی الهام الغیوب وبالآمرین بالقسط القوی الروحانیة التی هی من جنود اولئک الانبیاء واتباعهم فبشرهم اولئک الکفرین بعذاب الیم وهو عذاب الحجاب والبعد من حضرة رب الارباب قل اللهم مالک الملک ای الملک المتصرف فی مظاهرک من غیر معارض ولا مدافع حسبما تقتضیه الحکمة توتی الملک من تشاء وهو من اخترته للریاسة الباطنة وجعلته متصرفا باراداتک وقدرتک وتنزع الملک ممن تشاء ای تحرم من تشاء عن ایتاء ذلک الملک نظلمة المانع له من ان ینال عهدک توبج اللیل فی النهار تدخل ظلمة النفس فی نور القلب فیظلم وتوبج النهار فی اللیل وتدخل نور القلب فی ظلمة النفس فتستنیر وتخلطهما معاً بعد المناسبة بینهما وتخرج حی العلم من میت الجهل ومیت الجهل من حی العلم۔

المتن قوله تعالیٰ لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء الآیة فی الروح ومن ههنا نهی اهل الله تعالیٰ المریدین[۱۳۶] عن موالاة المنکرین لان ظلمة الانکار والعیاذ بالله تعالیٰ تحاکی ظلمة الکفر وربما تراکمت فسدت طریق الایمان الا ان تتقوا منهم تقاة فحینئذ تجوز الموالاة ظاهراً وهذا بالنسبة للضعفاء واما من قوی بیقینه فلا یخشی الا الله تعالیٰ۔

قوله تعالیٰ لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء الآیه۔ (ترجمہ مسلمانوں کو چاہئے کہ کفار کو دوست نہ بناویں مسلمانوں سے تجاوز کرکے) روح المعانی میں ہے اور اسی جگہ سے اہل اللہ[۱۳۸] مریدین کو منکرین کے ساتھ تعلق دوستی رکھنے سے منع کیا ہے کیونکہ انکار کی ظلمت کفر کی ظلمت کے مشابہ ہے اور بعض اوقات مجتمع ہو کر طریق ایمان کو بند کر دیتی ہے البتہ اگر ان سے کچھ اندیشہ ہو تو اسوقت ظاہراً دوستی جایز ہے اور یہ بھی ضعفاء کی نسبت ہے لیکن جسکا یقین قوی ہو وہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

[۱۳۴] فی بعض النسخ مراعاة ادب مع الله تعالیٰ
[۱۳۵] فی بعض النسخ مراعاة ادب مع الله تعالیٰ
[۱۳۶] فی بعض النسخ المریدین بالیاء
[۱۳۷] فی بعض النسخ فی ظاهر الامر
[۱۳۸] فی بعض النسخ نهی المریدین عن موالاة المنکرین ومن ههنا نهی اهل الله تعالیٰ عن موالاة المنکرین

المتن قوله تعالیٰ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ قال العبد الضعیف فیہ[۱۳۶] ان محبیۃ اللہ تعالیٰ المستلزمۃ للمحبوبیۃ لا تکون بدون اتباع من یحب اللہ تعالیٰ انتہی القول۔

قولہ تعالیٰ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (ترجمہ آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے) اس میں اس پر دلالت[۱۳۹] ہے کہ خدا تعالیٰ کا محب ہونا جو کہ محبوبیت کو مستلزم ہے بدون اسکے کہ محب حق کا اتباع کرے میسر نہیں ہو سکتا۔

المتن قولہ تعالیٰ کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندہا رزقا الآیۃ فی الروح استدل بالآیۃ[۱۳۸] علی جواز الکرامۃ للاولیاء لان مریم لا نبوۃ لہا علی المشہور وھذا ھو الذی ذھب الیہ اھل السنۃ والشیعۃ وخالف فی ذلک المعتزلۃ۔

قولہ تعالیٰ کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندہا رزقا (ترجمہ جب کبھی زکریا اُن کے پاس عمدہ مکان میں تشریف لاتے تو اُن کے پاس کچھ کھانے پینے کی چیزیں پاتے) روح المعانی میں ہے اس آیت سے[۱۴۰] اولیاء کیلئے صحت کرامات پر استدلال کیا گیا ہے کیونکہ قول مشہور پر مریم علیہا السلام ولی ہیں نبی نہیں۔

الحاشیۃ ان اللہ اصطفیٰ آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران علی العالمین ذریۃ بعضہا من بعض یمکن ان یقال آدم ھو الروح فی اول مقامات ظہورھا ونوح ھو ھی فی مقامہا الثانی من مقامات التنزل وابراھیم ھو القلب الذی القاہ نمرود النفس فی النار الفتن ورماہ فیہا بمنجنیق الشہوات وآلہ القوی الروحانیۃ وعمران ھو العقل الاتم فی بیت مقدس البدن وآلہ التابعون لہ فی ذلک البیت المقتدرون بہ وکل ذلک ذریۃ بعضہا من بعض بوحدۃ المورد والمشرب۔

المتن۔ قولہ تعالیٰ ھنالک دعا زکریا ربہ الی آخر الآیات قال العبد الضعیف فیہ مسئلتان ذکرتہما فی سورۃ مریم علیہا السلام الاول ان طلب الولد لا ینافی الزھد والثانیۃ ان سوال المسبب[۱۴۰] من الاسباب البعیدۃ لا ینافی الادب واقول فی الاولی سیما اذا کان لغرض دینی کما قالہ علیہ السلام بنفسہ واني خفت الموالی الآیۃ ویؤخذ منہ مسئلۃ اخری ان تمنی بقاء[۱۴۱] الطریقۃ من سنن الانبیاء علیہم السلام کما استنبط المسئلۃ فی الروح ان زکریا علیہ السلام کان شیخا وکان مرشد الناس فلما رای ما رای تحرکت غیرۃ النبوۃ فطلب من ربہ ولدا حقیقیا یقوم مقامہ فی تربیۃ الناس وصلاحہم فقال رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ ای مطہرۃ من لوث الاشتغال بالسوی منفردۃ عن ارادتہا مقدسۃ من شہواتہا اھ۔

قولہ تعالیٰ ھنالک دعا زکریا ربہ (ترجمہ اس موقع پر دعا کی زکریا نے اپنے رب سے) اس میں دو مسئلے ہیں جو سورۂ مریم میں بھی مذکور ہوئے ہیں اول یہ کہ اولاد کی خواہش کرنا زہد کے منافی نہیں[۱۴۲] ثانی یہ کہ مسبب کا اسباب بعیدہ سے سوال کرنا ادب کے منافی نہیں اور مسئلہ اولی میں کہتا ہوں کہ خصوص جبکہ کسی دینی غرض سے ہو جیسا زکریا علیہ السلام نے خود ہی فرمایا واني خفت الموالی الآیۃ اور اس سے ایک اور مسئلہ[۱۴۳] اخوذ ہوتا ہے وہ یہ کہ بقاء[۱۴۴] طریقہ کی تمنا کرنا حضرات انبیاء علیہم السلام کے سنن میں سے ہے جیسا کہ روح المعانی میں اس مسئلہ کو مستنبط کیا ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام بوڑھے تھے مگر لوگوں کے مرشد تھے پس جب انہوں نے صورت حال دیکھی تو غیرت نبوت کو حرکت ہوئی اور اپنے رب تعالیٰ سے ایسے فرزند صدق کی درخواست کی جو لوگوں کی تربیت میں ان کے قائم مقام ہو سکے اور یہ دعا کی کہ رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ یعنی جو ماسوی کے اشتغال سے مطہر ہو اور شہوات سے مقدس ہو اھ۔

اقول والدعاء[۱۴۲] بقید الطیبۃ دل علی ان الاستخلاف من شرائطھا ھذہ الصفات لا محض کونہ من ذریۃ النسبیۃ او الانتسابیۃ وما نقل عن بعضھم من ضد ذلک التمنی فانما ھو من غلبۃ الحال او محمول علی التفویض اذ المرید کین مقدرا عند اللہ تعالیٰ وقولہ تعالیٰ قال رب اجعل لی آیۃ دل علی ان سوال[۱۴۳] آیۃ للطمانینۃ لا ینافی الیقین ولا الادب کما ان ابراھیم علیہ السلام سأل ربہ تعالیٰ ان یریہ کیف یحیی الموتی انتھی القول۔

المتن قولہ تعالیٰ واذ قالت الملئکۃ یمریم الخ قال العبد الضعیف فیہ جواز کلام[۱۴۴] الملئکۃ مع غیر الانبیاء علی ما علیہ الجمھور من انھا لم تکن نبیۃ والکلام المخصوص بالانبیاء ھو الذی للتبلیغ انتھی القول۔

المتن - قولہ تعالیٰ واحی الموتی باذن اللہ الخ قال العبد الضعیف فیہ اصل[۱۴۵] لما نقل عن بعضھم من نسبۃ افعال تختص باللہ تعالیٰ الی نفسہ فی غلبۃ الحال بتاویل التجوز واھل الادب منھم یقیدونہ بما قید بہ المسیح علیہ السلام من قولہ باذن اللہ انتھی القول۔

المتن قولہ ومصدقا لما بین یدی من التوراۃ ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم قال العبد الضعیف ویقاس[۱۴۶] علیہ تربیۃ احد الشیوخ مریدی شیخ اخر قد مضی او بعد من الموافقۃ فی الاصول وتصرف فی بعض الفروع حسبما یقتضیہ حال المرید انتھی القول

میں کہتا ہوں کہ قید طیبہ کی دعا سے دعا کرنا اسپر دال ہے کہ خلیفہ بنانے کی شرائط میں سے یہ صفات ہیں نہ کہ محض اولاد ہونا یا مرید ہونا اور بعض بزرگوں سے جو اس تمنا کی ضد منقول ہے تو وہ غلبۂ حال سے ہے یا محمول ہے تفویض پر جبکہ عند اللہ مقدر ہو۔ اور زکریا علیہ السلام کی یہ دعا کہ رب اجعل لی آیہ اسپر دال ہے کہ طمانیت[۱۴۵] کے لئے سوال کرنا یقین کے منافی نہیں جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ احیاء موتی کی کیفیت دکھلا دیجئے۔

قولہ تعالیٰ واذ قالت الملئکۃ یمریم الخ ترجمہ اور جبکہ فرشتوں نے کہا کہ اے مریم بلاشک اللہ تعالیٰ نے تمکو منتخب فرمایا ہے) اس سے غیر انبیاء[۱۴۶] کے ساتھ ملائکہ کا ہم کلام ہونا ثابت ہوتا ہے اور جو کلام ملائکہ مخصوص بالانبیاء ہے وہ وہ ہے جو تبلیغ کیلئے ہو۔

قولہ تعالیٰ واحی الموتی باذن اللہ ترجمہ اور زندہ کردیتا ہوں مردوں کو خدا کی حکم سے اسمیں اُن اقوال کی اصل ہے جو بعض[۱۴۷] سے غلبۂ حال میں منقول ہیں جنمیں انھوں نے مجازاً اپنی طرف بعض ایسے افعال کی نسبت کی ہے جو حق تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں (جیسا احیاء) اور اُن میں جو اہل ادب ہیں وہ اُن میں مثل مسیح علیہ السلام کے باذن اللہ کی قید لگا دیتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ ومصدقا لما بین یدی من التوراۃ ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم ترجمہ اور میں اسطور پر آیا ہوں کہ تصدیق کرتا ہوں اُس کتاب کی جو مجھسے پہلے تھی یعنی توراۃ کی اور واسطے آیا ہوں کہ تم لوگوں کے واسطے بعضی ایسی چیزیں حلال کردوں جو تپر حرام کردی گئیں تھیں) اسی پر قیاس[۱۴۸] کیا جاتا ہے ایک شیخ کا دوسرے کسی شیخ کے (جو

فن ۱۴۲ سوال الطمانینۃ مع الیقین

فن ۱۴۳ جواز کلام الملئکۃ مع غیر الانبیاء

فن ۱۴۴ نسبۃ افعال تختص باللہ تعالیٰ الی نفسہ

فن ۱۴۵ بعض افعال تختص باللہ تعالیٰ

فن ۱۴۶ ادب تربیۃ الشیخ مرید شیخ آخر

فن ۱۴۷ قیاس الشیخ مرید شیخ آخر

فن ۱۴۸ ایک شیخ کا مرید دوسرے شیخ کے مرید کی تربیت کا قیاس

فن ۱۴۹ مطابقت کیفیت احیاء موتی کی سوال ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ

فن ۱۵۰ مطابقت کیفیت کلام ملائکہ کی کلام انبیاء کے ساتھ

فن ۱۵۱ مطابقت کیفیت نسبت افعال کی نسبت مسیح علیہ السلام کے ساتھ

فن ۱۵۲ مطابقت کیفیت تربیت کی تربیت مسیح علیہ السلام کے ساتھ

المتن قوله تعالیٰ قال من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ قال العبد الضعیف فی الآیۃ مسئلتان الاولیٰ جواز الاستنصار فی الدین من اھل الدین وانہ لا ینافی التوکل لانہ من حیث انھم مظاھر نصر اللہ تعالیٰ والثانیۃ ان المعاملۃ مع اھل اللہ کھی مع اللہ تعالیٰ حیث قالوا نحن انصار اللہ وکان الظاھر ان یقولوا نحن انصارک الی اللہ تعالیٰ انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ قال من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ (ترجمہ آپ نے فرمایا کوئی ایسے آدمی ہی ہیں جو میرے مددگار ہو جاویں اللہ کے واسطے حواریین بولے کہ ہم ہیں مددگار اللہ کے) اس آیت میں دو مسئلے ہیں ایک اس دین سے دین کے یارہ میں مدد طلب کرنے کا جواز اور اسکا منافی توکل نہونا کیونکہ وہ مدد طلب کرنا اس حیثیت سے ہوتا ہے کہ وہ نصرۃ آلیہ کے مظاہر ہیں اور دوسرا یہ کہ اہل اللہ کیساتھ کوئی معاملہ کرنا ایسا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرنا چنانچہ انھوں نے من انصاری الی اللہ کے جواب میں بجائے نحن انصارک الی اللہ کے یوں کہا نحن انصار اللہ

المتن قال اللہ تعالیٰ ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین فی الآیۃ مسئلتان الاولیٰ اصل ما نقل من بعض المغلوبین من نحو قولہ ؎

آستیں بر سمع کشیدی ہمچو مکار آمدی + اما الغالبون علی احوالھم فلا یتجرؤن علیہ لا بھام نسبۃ القبیح فی کلام العباد ولا یقاس علی کلام اللہ تعالیٰ لانہ لا حکومۃ للادب علیہ تعالیٰ وکذلک الکلام فی نسبۃ کل ما کان کذلک الیہ تعالیٰ والثانیۃ جواز کون امر واحد حسنا من اللہ تعالیٰ وقبیحا من العباد کالتکبر والشر فیہ ان قبح بعض الاشیاء لیس بالذات بل للمفسدۃ وخلوہ عن المصلحۃ والصادر عن العباد یکون کذلک واما الواقع عن اللہ تعالیٰ فیکون فیہ الحکمۃ فیقبح من العباد ویحسن من رب العباد انتھی القول وفی الروح اولی القول باختلاف المکرین علی ما یقتضیہ مقام الفرق وقد سئل بعضھم کیف یمکر اللہ فصاح وقال لا علۃ لصنعہ وانشأ یقول ؎

قد بیتک قد جبلت علی ھوا کا ونفسی لا تنازعنی سواکا
احبک لا ببعضی بل بکلی وان لم یبق حبک لی حراکا
ویقبح من سواک الفعل عندی ویفعلہ فیحسن منک ذاکا

المتن قولہ تعالیٰ نقلا عن طائفۃ من اھل الکتاب ولا تؤمنوا الا لمن تبع دینکم قال العبد الضعیف

قولہ تعالیٰ وقالت طائفۃ من اھل الکتاب الی قولہ ولا تومنوا الا لمن تبع دینکم (ترجمہ اور بعضے

نظیرہ صنع بعض الناقصین اھل البخل من المنتسبین الی الطریق من اخفاء الطریق الی من لم یکن منتسبا الی احد شیوخھم ویرد علیھم بمثل ما رد اللہ تعالیٰ علی مشاکلیھم من قولہ تعالیٰ قل ان الھدی ھدی اللہ وقولہ تعالیٰ قل ان الفضل بید اللہ انتھی القول

لوگوں نے اہل کتاب میں سے کہا کہ ایمان لے آؤ اس پر جو نازل کیا گیا ہے مسلمانوں پر شروع دن میں اور انکار کر بیٹھو آخر دن میں عجب کیا وہ پھر جاویں اور کسی کے روبرو اقرار مت کرنا مگر ایسے شخص کے روبرو جو تمھارے دین کا پیرو ہو) اسی کی نظیر ہے بعض مدعیان طریقت کا یہ طرز کہ جو شخص ان کے سلسلہ میں نہوا اس سے طریق کو مخفی کرتے ہیں اور ان پر اسی مضمون سے رد ہوگا جس سے ان کے ہم مسلک اہل کتاب پر رد کیا گیا ہے۔ یعنی قل ان الھدیٰ ھدی اللہ اور ان الفضل بید اللہ الخ

المتن قولہ تعالیٰ ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا فی الروح اشارۃ الی من مال الی حضرۃ الدنیا وآثرھا علی مشاھدۃ حضرۃ المولی وزین ظاھرہ بعبادۃ المقربین ومزجھا بحب الرئاسۃ فذلک الذی سقط عن رؤیۃ اللقاء ومخاطبۃ الحق فی الدنیا والآخرۃ۔

قولہ تعالیٰ ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا (ترجمہ یقیناً جو لوگ معاوضہ حقیر لے لیتے ہیں بمقابلہ اُس عہد کے جو اللہ تعالیٰ سے کیا ہو اور اپنی قسموں کے) اسمیں اس شخص کی حالت کی طرف بھی اشارہ ہو جو رغبت دنیا کی طرف مائل ہوا اور اسکو حضرت حق کے مشاہدہ پر ترجیح دیتا ہو اور اپنے ظاہر کو شعار مقربین کے ساتھ آراستہ رکھتا ہو مگر اسمیں حب جاہ کی آمیزش بھی کرتا ہو پس ایسا شخص لقاء حقیقی اور مخاطبت حق کے درجہ سے دنیا اور آخرت دونوں میں ساقط ہو جاوے گا۔

المتن قولہ تعالیٰ کونوا ربانیین قال العبد الضعیف تصریح بما علیہ اھل الطریق من علوم خاصۃ و اعمال خاصۃ واحوال خاصۃ وافاضۃ طریقھم الی غیرھم کما یدل علی ھذا المجموع ما فسروہ بہ ففی روح المعانی عن علیؓ وابن عباسؓ الربانی الفقیہ العالم وعن قتادۃ والسدی العالم الحکیم وعن ابن جبیر الحکیم التقی وعن ابن زید بالمدبر امر الناس وھی اقوال متقاربۃ وعن الشبلیؒ الذی لا یأخذ العلوم الا من الرب ولا یرجع فی شیٔ الا الیہ وعن سھل الذی لا یختار علی ربہ حالا وعن القاسم المتخلق باخلاق الرب علما وحلما وقیل ھو الذی محق فی وجودہ ومحق عن شھودہ وقیل ھو الذی

قولہ تعالیٰ کونوا ربانیین (ترجمہ تم لوگ اللہ والے بن جاؤ) اسمیں اہل باطن کے طریق اور اُن کے علوم واعمال واحوال خاصہ کی اور دوسروں پر طریق کے فائض کرنیکی تصریح ہے جیسا کہ ربانی کے تفاسیر کا مجموعہ اسپر دال ہو چنانچہ روح المعانی میں حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ ربانی وہ ہو جو فقیہ عالم ہو اور قتادہ وسدی سے ہے کہ وہ ہو جو عالم حکیم ہو اور ابن جبیر سے ہے کہ جو حکیم متقی ہو اور ابن زید سے ہے جو لوگوں کے امر دین کی تدبیر کرتا ہو اور یہ سب اقوال متقاربہ ہیں اور شبلیؒ سے ہے کہ وہ شخص ہے جو علوم کو خاص حضرت حق سے اخذ کرتا ہو اور کسی شے میں غیر حق کی طرف رجوع نہ کرتا ہو اور سہل سے ہے کہ وہ شخص ہے جو اپنے رب پر کسی شے کو ترجیح نہ دیتا ہو اور قاسم سے ہے

لا تؤ شرفیہ تصاریف الاقدار علی اختلافھا وقیل وقیل وکل الاقوال تردد من منہل واحد۔

کہ وہ شخص ہے جو علماً وعملاً اخلاق ربانیہ سے موصوف ہوا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ شخص ہے جو اپنے شہود سے اُس کے وجود میں محو ہوگیا ہو اور بعض نے کہا ہے کہ وہ شخص ہے کہ اسمیں حوادث مؤثر نہوں اور دوسرا اقوال بھی ہیں اور سب ایک گھاٹ کے پانی پینے والے ہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ ولا یأمرکم ان تتخذوا الملئکۃ والنبیین اربابا قال العبد الضعیف فیہ ردٌ علی الغلاۃ فی الانقیاد او التعظیم لشیوخھم الاحیاء منھم او الاموات وان کانوا مظاھرہ الکاملۃ فقد اخرج الترمذی فی تفسیر آیۃ قل یا اھل الکتاب تعالوا الخ وحسنہ انہ لما نزلت ھذہ الآیۃ قال عدی بن حاتم ما کنا نعبدھم یا رسول اللہ فقال صلے اللہ علیہ وسلم اما کانوا یحللون لکم ویحرمون فتأخذون بقولھم قال نعم فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام ھو ذاک۔ انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ ولا یأمرکم ان تتخذوا الملئکۃ والنبیین اربابا (ترجمہ اور نہ یہ بات بتلاویگا کہ تم فرشتوں کو اور نبیوں کو رب قرار دیدو) اسمیں اُن لوگوں پر رد ہے جو شیوخ کے انقیاد یا تعظیم میں خواہ وہ احیا ہوں یا اموات ہوں غلو کرتے ہیں گو یہ حضرات حق کے مظاہر کامل ہیں چنانچہ ترمذی نے قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الی قولہ لا یتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون اللہ کی تفسیر میں روایت کیا ہے اور روایت کی تحسین بھی کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو عدی ابن ابی حاتم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم تو اُن کی عبادت نہ کرتے تھے آپنے فرمایا کیا یہ بات نہ تھی کہ وہ لوگ بہت سی اشیاء کو تمھارے لئے حلال کردیتے تھے اور بہت سی اشیاء کو حرام کردیتے تھے (یعنی بلا دلیل شرعی) پھر تم اوس کے قول کو قبول کرتے تھے عرض کیا ہاں یہ تو تھا فرمایا بس اس کا یہی مطلب ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین الی قولہ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال العبد الضعیف وایضاً فیہ اشارۃ الی ترک استنکاف الشیوخ عن کان فوقھم علماً وعملاً بل ومن کان مساویا لھم ایضاً فان للمفسرین قولین فی تفسیر رسول فالاکثر منھم اراد وا محمدا صلے اللہ علیہ وسلم وبعضھم بای رسول جاء فی زمن رسول آخر وجب علیہ تصدیقہ ونصرتہ انتھی القول

قولہ تعالیٰ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین الی قولہ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ (ترجمہ اور جبکہ اللہ تعالیٰ نے عہد لیا انبیاء سے کہ جو میں تمکو کتاب اور علم دوں پھر تمھارے پاس کوئی پیغمبر آوے جو مصداق ہو اُس کا جو تمھارے پاس ہے تو تم ضرور اُس رسول پر اعتقاد بھی لانا اور اُسکی طرفداری بھی کرنا) اسمیں یہ بھی اشارہ ہے کہ شیوخ پر لازم ہے کہ جو علم وعمل میں اُن سے فوق ہو بلکہ جو اُن کا مساوی بھی ہو اُن سے استنکاف وعار نہ کریں وجہ اشارہ یہ ہے کہ لفظ رسول کی تفسیر میں مفسرین کے دو قول ہیں اکثر مفسرین نے تو کہا ہے کہ مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (تو فوق سے عار نہ کرنا ثابت ہوا) اور بعض نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ کسی رسول کے زمانہ میں دوسرا کوئی رسول بھی آجاوے (تو مساوی سے عار نہ کرنا ثابت ہوا)

المتن۔ قولہ تعالیٰ ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا

قولہ تعالیٰ ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا

طوعا وکرها فی الروح ومعنی الایۃ اقال الاول
ان المراد من الاسلام بالطوع الاسلام الناشی
عن العلم مطلقا سواء کان حاصلا بالاستدلال
کما فی الکثیر منا او بدون استدلال واعمال فکر
کما فی الملئکۃ ومن الاسلام بالکرہ ماکان حاصلا
بالسیف ومعاینۃ مایلجیٔ الی الاسلام آہ قلت
وقریب منہ مانقلہ فی الروح ایضا عن بعض الصوفیۃ
ان الاسلام طوعا ھو الانقیاد والامتثال لما امر اللہ
تعالیٰ من غیر معارضۃ ظلمۃ نفسانیۃ وحیلولۃ حجب
الانانیۃ والاسلام کرھا ھو الانقیاد مع توسط المعارضات
والوساوس وحیلولۃ الحجب والتعلق بالوسائط والاول
مثل اسلام الملئکۃ وبعض من فی الارض ممن المصطفین
الاخیار والثانی مثل اسلام الکثیرۃ ممن تقلب الشکوک
جنبا الی جنب حتی غدا یقول ؎

لقد طفت فی تلک المعاھد کلھا
وسرحت طرفی بین تلک المعالم
فلم ار الا واضعا کف حائر
علی ذقن او قارعا سن نادم

آہ قال العبد الضعیف دلت الآیۃ علی التفسیر
المذکور (ولا یعبأ باختلاف العنوانین) علی کفایۃ
قسمی الایمان فلا یفظ من ھجم علیہ الوساوس من
الوصول الی حضرۃ المقصود الحقیقی کما یعتریہم کثیرا
ویکون ضعفا علی ایالۃ صنیع بعض مدعی المشیخۃ
من اقناطھم من المقصود انتھی القول

المتن قولہ تعالیٰ ان الذین کفروا بعد ایمانھم ثم
ازدادوا کفرا لن تقبل توبتھم فی الروح ای لا توبۃ
لھم حتی تقبل لانھم لم یوفوا بھا فھو من قبیل الکنایۃ

وکرھا (ترجمہ حالانکہ حق تعالیٰ کے سامنے سر افگندہ
ہیں جتنے آسمانوں میں اور زمین میں خوشی سے اور بے اختیاری
سے) روح المعانی میں ہے کہ اس آیت کے معنی میں کئی قول
ہیں اول یہ کہ اسلام طوعاً سے مراد وہ اسلام ہے جو علم سے
ناشی ہو خواہ وہ علم استدلالی ہو جیسا ہم میں سے اکثر کو
یہی حاصل ہے اور خواہ غیر استدلالی ہو جیسا ملئکہ کو ہے
اور اسلام کرہاً سے مراد یہ ہے جو سیف سے اور ایسے امور کے
معائنہ سے حاصل ہو جو اسلام کیطرف مضطر کردیں آہ
اور اسی کے قریب وہ ہے جسکو روح ہی میں بعض صوفیہ سے
نقل کیا ہے کہ اسلام طوعاً وہ ہے کہ اوامر حق تعالیٰ کا بدون
معارضۂ ظلمت نفسانیت اور بدون حیلولۂ حجب انانیت
کے امتثال وانقیاد ہو اور اسلام کرہاً وہ ہے کہ مع توسط معارضہ
وساوس وحیلولت حجب وتعلق بالوسائط کے انقیاد
ہو اول مثل اسلام ملئکہ اور بعض مقبولین اخیار اہل ارض
کے ہے اور ثانی مثل اسلام ایسے لوگوں کے جنکو شکوک
پہلو بہ پہلو اولٹ پلٹ کرتے رہتے ہیں آہ احقر کہتا ہے
کہ اس تفسیر مذکور پر آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ
دونوں قسم کے ایمان کافی ہیں سو جس شخص پر وساوس
کا ہجوم ہو وہ بارگاہ مقصود حقیقی تک پہونچنے سے
مایوس نہو جیسا ایسے لوگوں کو یہ امر بکثرت پیش
آجاتا ہے اور دیاسلائی میں چنگاری بعض مدعیان
مشیخت کی یہ حرکت ہو جاتی ہے کہ اُن کو مقصود سے
ناامید کردیتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ ان الذین کفروا بعد ایمانھم ثم ازدادوا
کفرا لن تقبل توبتھم (ترجمہ بے شک جو لوگ کافر ہوئے
اپنے ایمان لانے کے بعد پھر بڑھتے رہے کفر میں اُن کی توبہ

اھ قال العبد الضعیف وکذلک عادۃ اللہ فی من مال الی طریق اھل اللہ ثم حاد عنہا بالطالۃ او انکارا علیھم لم یوفق فی الاکثر للعود الیہ بل یبقی مخذولا ویربما ینجر الی اشد من ذلک من عداوتھم ثم انخلاعہ عن عظیم جزء من الدین انتھی القول۔

ہرگز قبول نہ ہوگی) روح المعانی میں ہے کہ وہ توبہ ہی نہیں کرتے تاکہ قبول ہو کیونکہ ان کو اس کی توفیق ہی نہیں ہوتی آہ احقر کہتا ہے کہ یہی عادۃ اللہ ہے اس شخص کے بارہ میں جو اہل اللہ کے طریق کی طرف متوجہ ہوا ہو پھر تعطل یا انکار کی راہ سے اس سے اعراض کرلے تو اکثر پھر اس کی طرف عود کرنے کی اسکو توفیق نہیں ہوتی بلکہ وہ مخذول رہتا ہے پھر بعض اوقات یہ اس سے اشد کی طرف منجر ہوجاتا ہے کہ اہل طریق سے عداوت و نفرت رکھنے لگتا ہے پھر وہ دین کے بڑے جزو سے خارج ہوجاتا ہے نعوذ باللہ منہ۔

المتن قولہ تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قال العبد الضعیف وینضم الیہ مقدمۃ ضروریۃ وھی ان احب شیء الی الانسان ھو نفسہ طبعا فلذلک الآیۃ علی ما اولت بہ فی روح المعانی ففیہ لن تنالوا البر الذی ھو القرب من اللہ تعالی حتی تنفقوا مما تحبون ای بعضہ والاشارۃ بہ الی النفس فانہا اذا انفقت فی سبیل اللہ زال الحجاب الاعظم

قولہ تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (ترجمہ تم خیر کامل کو کبھی حاصل نہ کرسکو گے یہانتک کہ اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کروگے) اور اس کے ساتھ ایک مقدمہ بدیہیہ منضم کرلیا جاوے اور وہ یہ کہ سب سے زیادہ محبوب چیز طبعًا انسان کو اپنی جان ہے تو آیت دال ہوئی اس پر کہ اپنی ہستی کو محبوب حقیقی کے لئے بذل کرنا موقوف علیہ ہے بر اور قرب الٰہی کا۔

وھان کل انفاق بعدھا وما تنفقوا من شیء فان اللہ بہ علیم فینبغی تحری ما یرضیہ ویحکی عن بعضھم انہ قال المنفقون علی اقسام فمنھم من ینفق علی ملاحظۃ الجزاء والعوض ومنھم من ینفق علی مراقبۃ دفع البلاء والمحن ومنھم من ینفق لفناء بعلمہ وللہ تعالی در من قال ؎

ویعتذر للمعروف فی طلب العلا لتذکر یوما عند سلمی شمائلہ

المتن قولہ تعالی کل الطعام کان حلا لبنی اسرائیل الا ما حرم اسرائیل علی نفسہ فی الروح قیل فائدۃ الاخبار بذلک تعلیم اھل المحبۃ ان یترکوا ما احب الیھم من الاطعمۃ الشھیۃ واللذائذ الدنیویۃ رغبۃ فیما عند اللہ تعالی

قولہ تعالی کل الطعام کان حلا لبنی اسرائیل الا ما حرم اسرائیل علی نفسہ (ترجمہ سب کھانے کی چیزیں نزول توراۃ کے قبل باستثناء اس کے جسکو یعقوب (علیہ السلام) نے اپنے نفس پر حرام کرلیا تھا بنی اسرائیل پر حلال تھیں) روح المعانی میں ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ فائدہ اس حکایت کے بیان فرمانے سے اہل محبت کو اسکی تعلیم دینا ہے کہ جو چیزیں اُن کو محبوب ہیں جیسے مرغوب کھانے اور دنیوی لذائذ حق تعالی کی حقیقی نعمتوں کی طلب میں اُن کو ترک کردیں۔

المتن قولہ تعالی ومن یعتصم باللہ فقد ھدی

قولہ تعالی ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الی

الی صراط مستقیم قال العبد الضعیف فیه التنبیه عن غیر الله وهو من شعائر اهل الطریق ویعبر هنا الاعتصام بما فی الروح وحقیقة الاعتصام عند بعضهم انجذاب القلب عن الاسباب التی هی الاصنام المعنویة والبتری الی الله تعالیٰ من الحول والقوة وقیل الاعتصام للمحبین هو اللجأ بالسوی والاهل الحقائق رفع الاعتصام لمشاهدتهم انهم فی القبضة

(ترجمہ صراط مستقیم اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو مضبوط پکڑتا ہے تو ضرور راہ راست کی ہدایت کیا جاتا ہے) روح المعانی میں ہے کہ اس اعتصام کی حقیقت بعض کے نزدیک یہ ہے کہ اسباب جو کہ اصنام معنویہ ہیں اُن سے قلب کا کشیدہ ہو جانا اور اپنے دعوی حول وقوت سے حق تعالیٰ کی طرف یکسو ہو جانا اور بعض نے کہا ہے کہ عشاق کا اعتصام یہ ہے کہ ماسوی کو ترک کر کے اُسکی پناہ لیں اور اہل حقائق کا اعتصام یہ ہے کہ یہ مشاہدہ کر کے کہ ہم قبضہ میں ہیں اعتصام کو بھی مرتفع فنا فرما دیا جائے

المتن قوله تعالیٰ یا ایها الذین امنوا اتقوا الله حق تقاته الخ قال العبد الضعیف الایة صریحة فی مطلوبیة طریق القوم فان حاصلها هو التقوی حق التقوی انتهی القول ولذا فسر فی الروح باب الاشارة تصبرت الیهود وحفظ الحدود والخمود تحت جریان القضاء بنعت الرضاء

المتن قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ الخ

(ترجمہ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو ڈرنے کا حق ہے) یہ آیت طریق قوم کی مطلوبیت میں صریح ہے اسلئے کہ اس طریق کا حاصل یہی تقویٰ حق تقویٰ ہے۔

المتن قوله تعالیٰ ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر الخ واولئک هم المفلحون قال العبد الضعیف فیه افضلیة اهل الارشاد علی غیرهم من اهل الطریق حیث مدحهم الله تعالیٰ بکونهم مفلحین فانه لاشك فی دخولهم فی عموم قوله تعالیٰ امة الخ انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر الخ (ترجمہ اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونا ضرور ہے کہ خیر کی طرف بلایا کریں) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل طریق میں سے جو اہل ارشاد ہیں وہ غیر اہل ارشاد سے افضل ہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے مفلحین سے اُن کی مدح فرمائی اور امة کے عموم میں داخل ہونا ظاہر ہی ہے۔

المتن قوله تعالیٰ کمثل ریح فیها صر اصابت حرث قوم ظلموا انفسهم الخ فی الروح وانما وصفوا بذلك لان المراد الاشارة الی عدم الفائدة فی الدنیا والاخرة وهو انما یکون فی هلاك مال الکافر واما غیره فقد یثاب علی ما هلك له بصبره آه قال العبد الضعیف فالآیة اذا دالة علی ان مصیبة المقبولین لیست بمصیبة حقیقة وان کان صورة انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ کمثل ریح فیہا صر اصابت حرث قوم ظلموا انفسہم (ترجمہ اُسکی حالت اس حالت کے مثل ہے کہ ایک ہوا ہو جسمیں تیز سردی ہو وہ لگ جاوے ایسے لوگوں کے کھیتی کو جنھوں نے اپنا نقصان کر رکھا ہے) روح المعانی میں ہے کہ ظلموا انفسہم کی قید اسلئے لگائی کہ مقصود کلام سے تو یہ بتلانا ہے کہ نہ دنیا میں فائدہ ہے نہ آخرت میں سو یہ بات صرف مال کافر کے ہلاک ہونے میں ہے رہا غیر کافر تو اُس کو صبر کے سبب مال کے ہلاک ہونے پر اجر تو ملتا ہے آہ احقر کہتا ہے پس آیت اسپر دال ہوئی کہ مقبولین کی مصیبت حقیقی مصیبت

فنا: العبد ما سوی الله تعالیٰ — ماسوی اللہ سے مجرد

فنا: حاصل الطریق هو حق التقوی — طریق کا حاصل حق تقوی ہے۔

فنا: کون اهل الارشاد افضل من غیرهم — اہل ارشاد کا غیر اہل ارشاد سے افضل ہونا

فنا: مصیبة المقبولین لیست بمصیبة — مقبولین کی مصیبت واقعی مصیبت نہیں۔

نہیں محض صوری مصیبت ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ وان تصبروا وتتقوا لا یضرکم کیدھم شیئا قال العبد الضعیف ربما یشاھد وصول الضرر من العدو مع الصبر والتقوی فالآیۃ اذا محمولۃ علی عدم[۱۶۴] الضرر الحقیقی لا علی ما ھو اعم من الضرر الصوری فدلت علی ما دلت الآیۃ السابقۃ ذکرا انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ وان تصبروا وتتقوا لا یضرکم کیدھم شیئا (ترجمہ اور اگر تم استقلال اور تقوی کے ساتھ رہو تو ان لوگوں کی تدبیر تم کو ذرا بھی ضرر نہ پہونچا سکیگی) چونکہ بعض اوقات باوجود صبر وتقوی کے عدو کی جانب سے ضرر پہونچنا مشاہد ہوتا ہے پس آیت ضرر حقیقی کی نفی پر محمول ہوگی نہ مطلق ضرر پر جو صوری کو بھی شامل ہو پس اس آیت کا بھی وہی مدلول[۱۶۵] ہوگا جو آیت سابقہ کا مدلول ہے۔

ضرر بالمعنی الاعم کا مرتبوں میں ضرر واقعی نہ ہونا ضرر نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ اذ ھمت طائفتان منکم ان تفشلا واللہ ولیھما قال العبد الضعیف الآیۃ صریحۃ فی عدم[۱۶۵] التنافی بین حدیث النفس بالمعصیۃ وبین الولایۃ فان الظاھر کما فی الروح ان ھذا الھم لم یکن عن عزم وتصمیم علی مخالفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومفارقتہ لان ذلک لا یصدر مثلہ عن مؤمن بل کان مجرد حدیث النفس ووسوسۃ کما فی قولہ ؎

اقول لھا اذا جشأت وجاشت
مکانک تحمدی او تستریحی

قولہ تعالیٰ اذ ھمت طائفتان منکم ان تفشلا واللہ ولیھما (ترجمہ جب تم میں سے دو جماعتوں نے دل میں خیال کیا کہ ہمت ہار دیں اور اللہ تعالیٰ تو ان لوگوں کا مددگار تھا) روح المعانی میں ہے کہ یہ ھم مرتبہ عزم میں نہ تھا چنانچہ واللہ ولیھما اس کا قرینہ ہے کیونکہ حمایت الٰہیہ میں ہوتے ہوئے ایسا امر مستبعد ہے بلکہ یہ محض حدیث النفس اور وسوسہ تھا آہ ملخصا اقول[۱۶۶] کہتا ہے پس آیت صریح ہے اسمیں کہ حدیث النفس بالمعصیۃ اور ولایت میں کوئی تنافی نہیں۔

عدم التنافی بین حدیث النفس بین الولایۃ

حدیث النفس اور ولایت کے درمیان منافاۃ نہیں۔

ویؤید ذلک قولہ تعالیٰ ولیھما المفید لاستبعاد فشلھما او ھمھما مع کونھما فی ولایۃ اللہ تعالیٰ اھ ملخصا

المتن قولہ تعالیٰ والکاظمین الغیظ الخ قال العبد الضعیف فیہ[۱۶۶] ان الغیظ الطبعی لا ینافی الکمال فان الآیۃ مدح للکاملین وانما الکمال حفظ الحدود اذا غاظ کما یدل علیہ المدح بالکظم انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ والکاظمین الغیظ الخ (ترجمہ اور غصے کے ضبط کرنے والے) اس سے ثابت[۱۶۷] ہوا کہ غیظ طبعی کمال کے منافی نہیں چنانچہ کظم کا موقوف غیظ پر ہونا ظاہر ہے۔

غضب بقید حفظ حدود منافی کمال نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ والذین اذا فعلوا الی قولہ ولم یصروا علی ما فعلوا الخ فی الروح اخرج ابن جریر عن الحسن انہ قرأ الذین ینفقون فی السراء والضراء الآیۃ ثم قرأ والذین اذا فعلوا فاحشۃ الآیۃ فقال ان ھذین النعتین لنعت رجل واحد۔

قولہ تعالیٰ والذین اذا فعلوا الی قولہ ولم یصروا علی ما فعلوا الخ (ترجمہ اور ایسے لوگ کہ جب کوئی ایسا کام کر گذرتے ہیں جسمیں زیادتی ہو یا اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں الخ) روح میں ہے کہ حسن سے روایت ہے کہ یہ بھی صفت اسی کی ہے جسکی صفت الذین ینفقون فی السراء الخ ہے

ثم بعد اسطر ولا یخفی انه علی تقدیر کون النعتین نعت رجل واحد کما حکی عن الحسن (فی الروایة التی مرت انفا) یمکن ان یقال ان ذکر هذه الجملة عقیب تلك لما ذکره بعض المحققین (انفا کالتذییل للکلام السابق کما ذکره فی الروح ایضا) وای مانع من الاخبار بانهم محبوبون عند الله تعالی وان الله تعالی منجز ما وعدهم ولا بد ولکونهم اذا اذنبوا استغفروا وتابوا الا انبیاء فی کونهم محسنین اما اذا اردید من الاحسان الانعام علی الغیر فظاهر واما اذا اردید به الاتیان بالاعمال علی الوجه اللائق اوان تعبد الله تعالی کانك تراه فان لم تکن تراه فانه یراك کما صرح به فی الصحیح فلا ان ذلك لونا فی لزمان لا یصدق المحسن الا علی نحو المعصوم ولا یصدق علی من عبد الله تعالی واطاعه مدة مدیدة علی الیق وجه واحسنه ثم عصاه لحظة فندم اشد الندم واستغفر سید الاستغفار ولا اظن احد القول بذلك فتدبر

اور اس سے معلوم ہوا کہ گناہ ہو جانا جبکہ توبہ کرلیں اور اصرار نہ کریں محسن ہونے کے منافی نہیں کیونکہ محسنین بھی انہیں کو فرمایا ہے اگر احسان سے مراد معنی متعارف یعنی دوسرے کو نفع پہونچانا ہو تب تو ظاہر ہے اور اگر احسان کے وہ معنی ہوں جو حدیث میں ہے ان تعبد الله کانك تراه فان لم تکن تراه فانه یراك تب اسلئے کہ اگر ان میں منافات ہو تو لازم آتا ہے کہ محسن اُسی شخص پر صادق آوے جو معصوم کے درجہ کا ہو اور اس شخص پر صادق نہ آوے جس نے ایک مدت مدید تک نہایت خوبی اور شایستگی کے ساتھ حق تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کی ہو پھر ایک لحظہ کیلئے اُس سے کوئی معصیت ہوگئی ہو پھر وہ اُسپر اشد درجہ نادم ہوا ہو اور استغفار سے استغفار کرلیا ہو اور میرا خیال نہیں کہ کوئی اس کا قائل ہوسکے آہ

المتن قوله تعالی ولقد کنتم تمنون الموت الآیة قال العبد الضعیف فیه جواز تمنی الموت اشتیاقا الی السعادة الاخرویة المتوقعة فی الشهادة لا یقال الله تعالی انکر علیهم فلا احتجاج فیه لانی اقول لم ینکر علی التمنی بل انکر علی ما ظهر منهم خلال هذا التمنی انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ ولقد کنتم تمنون الموت الآیہ (ترجمہ اور تم تو مرنے کی تمنا کر رہے تھے الخ) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اسپر انکار فرمایا کہ تم سے اس تمنی کے خلاف افعال کیوں صادر ہوئے مگر نفس تمنی پر انکار نہیں فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ مطلق تمنی موت مذموم نہیں بلکہ وہ جب سعادت اخرویہ کے اشتیاق میں ہو جسکی توقع شہادت میں ہوتی ہے تو جائز ہے۔

المتن قوله تعالی افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم الآیة قال العبد الضعیف لما کانت الآیة عتابا لمن لم ینقلب وانما عمل عمل المنقلب من الانهزام والفزع الشدید فلت علی ذم الفزع الشدید والاسف البالغ علی موت احد من الشیوخ کما هو عادة اکثر المعتقدین من العوام بل الخواص ایضا وکذا توهم بقاء الدین بلا خادم ولا ناصر انتهی القول

قولہ تعالیٰ افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم (ترجمہ سو اگر آپکا انتقال ہو جاوے یا آپ شہید ہی ہو جاویں تو کیا تم لوگ الٹے پھر جاؤ گے) ظاہر ہے کہ یہاں صحابہ سے انقلاب کا وقوع نہ تھا البتہ انقلاب کا سا کچھ عمل ہو گیا تھا جیسے ہزیمت اور جزع فزع شدید اس بنا پر آیت سے معلوم ہوا کہ کسی پیر کے مرجانے پر فزع شدید اور سخت رنج کرنا جیسا کہ اکثر معتقدین عوام بلکہ خواص کا بھی طرز ہے مذموم ہے اور

ولقد احسن صاحب الروح فی التعبیر عن هذا المعنی فقال والاشارة فی ذلك الی انه تعالی عاتب من تزلزل لذهاب الواسطة العظمی عن البین وهو مناف لمشاهدة الحق ومعاینته آه

الحاشیة۔ قوله تعالی ثم انزل علیکم من بعد الغم امنة نعاسا الایة ای وارد من الطافه ظهر فی صورة النعاس وهو السکینة الرحمانیة۔

اسی طرح یہ توہم کرنا کہ اب کوئی دین کا حامی وخادم نہ رہا یہ بھی مذموم ہے اور روح میں ہے کہ اُمید اُس شخص کے عتاب کی طرف اشارہ ہے جو درمیان میں سے واسطہ کے فوت ہوجانے سے متزلزل ہوجاوے کیونکہ یہ مشاہدہ حق کے منافی ہے آہ

قولہ تعالیٰ ثم انزل علیکم من بعد الغم امنة نعاسا (ترجمہ پھر اللہ تعالیٰ نے اُس غم کے بعد تم پر چین بھیجی یعنی اونگھ) بعض اوقات الطاف الٰہیہ کا کوئی وارد بشکل نعاس ظاہر ہوتا ہے اور وہ سکینہ رحمانیہ ہے کذا فی الروح۔

قوله تعالی ولیبتلی الله ما فی صدورکم ولیمحص ما فی قلوبکم (ترجمہ اور یہ جو کچھ ہوا اسلئے ہوا تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے باطن کی بات کی آزمائش کرے اور تاکہ تمہارے دلوں کو صاف کردے) یعنی تمہاری استعدادیں جو صدق و اخلاص و توکل وغیرہ ہے اس کا اسطرح امتحان فرماوے کہ اُسکو قوت سے فعل کی طرف لاوے اور قلب میں جو کچھ وساوس و خواطر نفس کا میل کچیل ہے اُسکو دور کرے کیونکہ بلا میں یہ خاصیت ہے کذا فی الروح۔

صد ألف لثام دونه صیقل الابرار
سیقا واطلع صرفهن غزاری

وذلك لانهم ح ینقطعون الی الحق ولا یظهر علی کل منهم الا ما فی مکمن استعداده۔

قوله تعالی انما استزلهم الشیطان ببعض ما کسبوا من الذنوب لانها تورث الظلمة والشیطان لا مجال له علی ابن آدم بالتزیین الا اذا وجد ظلمة فی القلب وفی الروح فی تفسیر اهل الظاهر ویراد ببعض ما کسبوا اما الذنوب السابقة ومعنی السببیة انجرارها الیه لان الذنب یجر الذنب کما ان الطاعة تجر الطاعة واما الذنوب السابقة لا بطریق الانجرار بل لکراهة الجهاد معها فقد قال الزجاج ان الشیطان ذکرهم

قولہ تعالیٰ انما استزلھم الشیطان ببعض ما کسبوا (ترجمہ اسکے سوا اور کوئی بات نہیں ہوئی کہ ان کو شیطان نے لغزش دیدی اُن کے بعض اعمال کے سبب سے) وجہ یہ کہ ذنوب سے ظلمت پیدا ہوتی ہے اور شیطان کا قابو اسی وقت ہوتا ہے جب قلب میں ظلمت پاتا ہے اور روح المعانی میں زجاج سے نقل کیا ہے کہ شیطان نے اُن کو بعضے وہ گناہ یاد دلائے جنکو بیکر حق تعالیٰ سے سنا اُن کو خوش معلوم ہوا اسلئے وہ جہاد سے ہٹ گئے تاکہ وہ اپنی حالت کی درستی کے

خطایاہم کرھو القاء اللہ تعالیٰ معھا فاخروا الجھاد وتوبوا حتی یصلحوا امرھم ویجاھدوا علی حال مرضیۃ آھ قال البعد الضعیف وعلی تفسیر الزجاج فی الآیۃ اصل لما اشتھر عن الشیخ الاکبر رحمہ اللہ تعالیٰ انہ لا ینبغی بعد التوبۃ الکاملۃ تذکر المعاصی فانھا تکون حجابا بینہ وبین اللہ تعالیٰ۔ انتھی القول

پسندیدہ حالت پر جہاد کریں اور خدا تعالیٰ سے ملیں آہ احقر کہتا ہے کہ زجاج کی تفسیر پر آیت اصل ہے اس مقولہ کی جو شیخ اکبر سے مشہور ہے کہ تکمیل توبہ کے بعد پھر گناہوں کو یاد کرنا مناسب نہیں کیونکہ وہ بندہ کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب ہو جاتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم لمغفرۃ من اللہ ورحمۃ خیر مما یجمعون ولئن متم او قتلتم لا لی اللہ تحشرون فی الروح وزعم بعض ان فی الآیۃ تقسیم مقامات العبودیۃ الی ثلثۃ اقسام فمن عبد اللہ تعالیٰ خوفا من نارہ آمنہ مما یخاف والیہ الاشارۃ بقولہ تعالیٰ لمغفرۃ من اللہ ومن عبد اللہ تعالیٰ شوقا الی جنتہ انالہ ما یرجو والیہ الاشارۃ بقولہ سبحانہ ورحمۃ لان الرحمۃ من اسماء الجنۃ ومن عبد اللہ تعالیٰ شوقا الی وجھہ الکریم لا یرید غیرہ فھو العبد المخلص الذی یتجلی علیہ الحق جل جلالہ فی دار کرامتہ والیہ الاشارۃ بقولہ عز اسمہ لا لی اللہ تحشرون ولا یخفی انہ من باب التاویل لا من قبیل التفسیر۔

قولہ تعالیٰ ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم لمغفرۃ من اللہ ورحمۃ خیر مما یجمعون (ترجمہ اور اگر تم لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا کہ مرجاؤ تو بالضرور اللہ تعالیٰ کے پاس کی مغفرت اور رحمت اُن چیزوں سے بہتر ہے جنکو یہ لوگ جمع کر رہے ہیں) اسمیں قتل وموت فی سبیل اللہ کی جزا میں مغفرت ورحمت کو فرمایا ہے ولئن متم او قتلتم لا لی اللہ تحشرون (ترجمہ اور اگر تم لوگ مرگئے یا مارے گئے بالضرور اللہ ہی کے پاس جمع کئے جاؤ گے) اسمیں موت وقتل کی جزا میں حشر الی اللہ کو فرمایا ہے اس تفاوت کی وجہ میں بعض نے بطریق تاویل نہ کہ بطریق تفسیر یہ کہا ہے کہ اول آیت میں اُن کا ذکر ہے جو نار وجنت کے سبب عبادت کرتے ہیں اور دوسری آیت میں اُن کا ذکر ہے جو خاص اُسکی ذات ہی کو مقصود سمجھتے ہیں تو اُسپر خاص تجلی ہوگی کذا فی الروح۔

قولہ تعالیٰ وشاورھم فی الامر (ترجمہ اور اُن سے خاص خاص باتوں میں مشورہ لیتے رہا کیجئے) روح میں ہے کہ فائدہ اس مشورہ لینے کا اُن کی رائے سے مدد اور قوت لینا ہے آہ احقر کہتا ہے تو اس بنا پر آیت اسپر بھی دال ہے کہ بعض احوال میں بعض نفع تابع سے متبوع کو پہونچ جاتا ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ وشاورھم فی الامر فی الروح وفائدتھا الاستظہار برایھم ویؤید ذلک ما اخرجہ الامام احمد عن عبد الرحمن بن غنم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر وعمر لو اجتمعتما فی مشورۃ ما خالفتکما وفیہ لو کانت المشورۃ لمجرد تطییب النفوس دون الاستظہار کان لمشاورۃ ای واحد منھم (ای من الصحابۃ) وان لم یکن من ارباب الرای وجہ قال العبد وما ورد کما اخرج ابن عدی والبیھقی فی الشعب بسند حسن عن ابن عباسؓ قال لما نزلت وشاورھم فی الامر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان اللہ ورسولہ لغنیان عنھا ولکن جعلھا اللہ تعالیٰ رحمۃ لامتی الحدیث وبہ احتج من قال انھا کانت لتطییب

انفسهم فقط فمعناه ان الله غني بالفعل ورسوله بالقوة بحيث لو لم تشرع له المشاورة هداه الى الصواب وحيا وقال العبد ان الاية على هذا دالة على وصول بعض النفع من التابع الى المتبوع في بعض الاحوال انتهى القول۔

المتن قوله تعالى ويعلمهم الكتاب والحكمة في مجموع الآية اثبات تعليم الاسرار وتعليم لبعض طرق السلوك على ما يقال كما في الروح ان المراد من تلاوة الآيات تلاوة ما يوحى اليه صلى الله عليه وسلم من الآيات الدالة على التوحيد والنبوة ومن التزكية الدعاء الى الكلمة الطيبة المتضمنة للشهادة لله تعالى بالتوحيد ولنبيه عليه الصلوٰة والسلام بالرسالة وبتعليم الكتاب تعليم الفاظ القرآن وكيفية ادائه ليتهيأ لهم بذلك اقامة عماد الدين وبتعليم الحكمة الايقاف على الاسرار المخبوءة في خزائن كلام الله تعالى وحينئذ امر ترتيب هذه المتعاطفات ظاهر اذ حاصل ذلك انه صلى الله عليه وسلم يمهد سبل التوحيد ويدعو اليه ويعلم ما يلزم بعد التلبس ويزيد على الزبد شهدا فتقديم التلاوة لانها من باب التمهيد ثم التزكية لانها بعده وهي اول ما يحصل منه صفة يتلبس بها المومنون وهي من قبيل التخلية المتقدمة على التحلية لان درء المفاسد اولى من جلب المصالح ثم التعلم لانه انما يحتاج اليه بعد الايمان بقي ان تقديم التعليم على التزكية في آية البقرة ولعله كان ايذانا بشرافة التحلية كما اشرنا اليه هناك فتامل آه قال العبد الضعيف ويمكن ان يشار بهذا التقديم اولا الى التخلية على التخلية احيانا وكلا الطريقين شائع في القوم انتهى القول۔

قولہ تعالیٰ ویعلمہم الکتاب والحکمۃ (ترجمہ اور اُن کو کتاب اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں) مجموع آیت میں ایک تو علم اسرار کا اثبات ہے اور نیز بعض طرق سلوک کی تعلیم ہے جیسا کہ روح میں ہے کہ تلاوت سے مراد آیات توحید و نبوت کی تبلیغ ہے اور تزکیہ سے مراد کلمہ طیبہ کی طرف بلانا جو توحید و رسالت پر دال ہے (کہ وہ سبب شرک سے پاک ہونیکا) اور تعلیم کتاب سے مراد الفاظ قرآن کی تعلیم ہے اور تعلیم حکمت سے مراد اسرار قرآنیہ پر واقف بنانا ہے پس اول تلاوت ہے کیونکہ وہ تمہید ہے پھر تزکیہ جسکی ساتھ سب سے اول مومن موصوف ہوتا ہے پھر تعلیم جسکی حاجت بعد ایمان کے ہوگی پس اس سے تخلیہ کی (تزکیہ اُسکی ایک فرد ہے) تقدیم تحلیہ پر (کہ تعلیم اُسکی ایک فرد ہے) مفہوم ہوئی اب یہ بات رہگئی کہ آیت بقرہ میں تزکیہ پر تعلیم کو کیوں مقدم فرمایا سو شاید اسمیں تنبیہ ہو تحلیہ کے شرف پر آہ اور احقر کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ اسمیں اشارہ اس طرف ہو کہ گاہے کسی مقتضی کے سبب تحلیہ کو تخلیہ پر مقدم کردیا جاتا ہے اور قوم میں دونوں طریقے معمول بہ ہیں۔

المتن قوله تعالیٰ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما اٰتاھم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم ولا ھم یحزنون فی الروح بدل من الذین بدل اشتمال مبین لکون استبشارھم بحال اخوانھم لا بذواتھم ای یستبشرون بما تبین لھم من حسن حال اخوانھم الذین ترکوھم احیاء وھو انھم عند قتلھم فی سبیل اللہ تعالیٰ یفوزون کما فازوا ویحوزون من النعیم کما حازوا والی ھذا ذھب ابن جریج وقتادۃ اھ

قولہ تعالیٰ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ الی قولہ ولا ھم یحزنون (ترجمہ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے گئے اُن کو مردہ مت خیال کر الخ) حاصل یہ کہ جن لوگوں کو شہداء کے مارے جانے پر حسرت تھی اُن کو سنایا جاتا ہے کہ تم اسکی تمنا مت کرو کہ وہ دنیا میں رہتے بلکہ خود وہ شہداء تمھاری نسبت یہ خوشی منا رہے ہیں کہ اگر تم شہید ہو جاؤ تو تم بھی اُن ہی کی طرح نعیم سے فائز ہو فی الروح والی ہذا ذھب ابن جریج وقتادہ پس یہ اُسی کی نظیر ہے جو اہل جہاد اکبر میں اور محجوبین میں واقع ہو رہا ہے کہ ہر ایک دوسرے کے لئے اپنی حالت پر ہونے کی تمنا کر رہا ہے۔

قال العبد الضعیف وھو نظیر ما وقع بین اھل الجھاد الاکبر وبین المحجوبین من ان الاٰخرین کما یتمنون کون الاولین علی مثل حالھم کذلک الاولون یتمنون کون الاٰخرین علی مثل حالھم انتھی القول۔

المتن قولہ تعالیٰ انما ذلکم الشیطان یخوف اولیاءہ فلا تخافوھم قال العبد الضعیف فیہ اصل للمقالۃ المنقولۃ عن بعضھم بعد تلاوۃ الاستعاذۃ ایھا الشیطان لا تزعم باستعاذتی انی اخافک او انک تعظم فی قلبی فانما استعذت امتثالا لامر اللہ تعالیٰ والا فانک اخس فی عینی من ان استعیذ منک انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ انما ذلکم الشیطان یخوف اولیاءہ فلا تخافوھم (ترجمہ اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ یہ شیطان ہے کہ اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے سو تم اُس سے مت ڈرنا) اسمیں اُس مقولہ کی اصل ہے جو بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ اُنھوں نے اعوذ باللہ پڑھی پھر شیطان سے خطاب کیا کہ تیرے استعاذہ سے یہ نہ سمجھنا کہ میں تجھ سے ڈرتا ہوں یا میں تجھکو اپنے دل میں کچھ باوقعت سمجھتا ہوں میں نے محض امتثالاً لامر اللہ استعاذہ پڑھ لیا ہے ورنہ تو میری آنکھ میں اتنی قدر نہیں رکھتا کہ میں تجھ سے استعاذہ کروں۔

المتن قولہ تعالیٰ ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم انما نملی لھم لیزدادوا اثما قال العبد الضعیف فیہ اشارۃ الی عدم الاغترار بالبسط مع المعصیۃ انما الخیر فی ھذہ الحالۃ ھو القبض الذی یتنبہ بہ علی تقصیرہ فیتوب فان المعصیۃ احد اسباب القبض فیتوب ولو احتمالا انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم انما نملی لھم لیزدادوا اثما (ترجمہ اور جو لوگ کفر کر رہے ہیں وہ یہ خیال ہرگز نہ کریں کہ ہمارا اُن کو مہلت دینا اُن کے لئے بہتر ہے ہم اُن کو صرف اس لئے مہلت دے رہے ہیں جسمیں جرم میں اُن کو اور ترقی ہو جاوے) اسمیں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر معصیت کے ساتھ بسط رہے تو اسپر مغرور نہ ہو بلکہ اس حالت میں خیر قبض ہی میں ہے جس سے متنبہ ہو کر توبہ کرلے کیونکہ احتمالاً اسباب قبض میں سے معصیت بھی ہے

المتن قوله تعالى الذين قالوا ان الله عهد الينا ان لا نؤمن لرسول حتى يأتينا بقربان تأكله النار قال العبد الضعيف فيه رد على من يشترط لاعتقاده معاينة الخوارق والكرامات في الروح ان دعوى اولئك اليهود هذا العهد من مفترياتهم واباطيلهم لان اكل النار القربان لم يوجب الايمان الا بكونه معجزة فهو وسائر المعجزات سواء في ذلك اهـ

قوله تعالیٰ الذین قالوا ان اللہ عہد الینا ان لا نؤمن لرسول حتی یأتینا بقربان تأکلہ النار (ترجمہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو حکم فرمایا تھا کہ ہم کسی پیغمبر پر اعتقاد نہ لاویں جب تک کہ ہمارے سامنے معجزہ نذر ونیاز خداوندی کا ظاہر نہ کرے کہ اُسکو آگ کھا جاوے) اسمیں اُس شخص پر رد ہے جو معتقد ہونے کا معیار خوارق وکرامات کو قرار دے۔

المتن قوله تعالى فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز قال العبد الضعيف تسميته تعالى دخول الجنة والنجاة من النار فوزا دليل على بطلان من ادعى الاستغناء عنهما نعم من كان غالبا عليه الحال فلا كلام في عذره انتهى القول۔

قوله تعالیٰ فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز (ترجمہ تو جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا سو پورا کامیاب وہ ہوا) حق تعالیٰ کا اسکو فوز فرمانا اُس شخص کے بطلان پر دلیل ہے جو جنت ونار سے استغنار کا دعویٰ کرے البتہ مغلوب الحال معذور سمجھا جاویگا۔

المتن قوله تعالى لا تحسبن الذين يفرحون بما اتوا ويحبون ان يحمدوا بما لم يفعلوا فلا تحسبنهم بمفازة من العذاب قال العبد الضعيف فيه ذم ما عليه اكثر متصوفي زماننا من ان جل حديث مجلسهم مدحهم بكمالات ليست فيهم وليس قيد الذم فان حب المدح بما لم يوجد فيه مذموم ايضا وانما التقييد لخصوصية الواقعة التي نزلت الآية فيها انتهى القول۔

قوله تعالیٰ لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا فلا تحسبنہم بمفازۃ من العذاب (ترجمہ جو لوگ ایسے ہیں کہ اپنے کردار پر خوش ہوتے ہیں اور جو کام نہیں کیا اُسپر چاہتے ہیں کہ اُن کی تعریف ہو سو ایسے شخصوں کو ہرگز مت خیال کرو کہ وہ خاص طور کے عذاب سے بچاؤ میں رہیں گے) اسمیں اس زمانہ کے مدعیان تصوف کی اس عادت کی مذمت ہے کہ اُن کی مجالس کے تذکرہ کا زیادہ حصہ اُن کی مدح ایسے کمالات کے ساتھ ہوتی ہے جن سے وہ کورے ہیں اور یہ ما لم یفعلوا اس ذم کی قید نہیں کیونکہ کمال موجودہ کی مدح بھی مذموم ہے یہ قید خصوصیت قصہ نزول کے سبب ہے۔

المتن قوله تعالى الذين يذكرون الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم ويتفكرون في خلق السموات والارض قال العبد الضعيف في الآية مسئلتان الاولى ان الفكر عبادة ايضا كما ان الذكر عبادة الثانية ان محل الفكر هو الخلق حيث قيد الفكر

قوله تعالیٰ الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبہم ویتفکرون فی خلق السموات والارض (ترجمہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں کھڑے بھی بیٹھے بھی لیٹے بھی اور آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے میں غور کرتے ہیں) اس آیت میں دو مسئلے ہیں ایک یہ کہ فکر بھی مثل ذکر کے

تخلق السموات والارض ومن ثم قالوا لا تتفکروا فی ذات اللہ انتہی القول

المتن قولہ تعالیٰ ربنا ما خلقت ھذا باطلا قال البعد الضعیف لما کان الباطل المعدوم والعبث مثبت بہ ان ما نقل عن بعض الاکابر ان الممکنات ما شمت رائحۃ الوجود ماؤل بان المراد مرتبۃ الاتصاف الحقیقی ونوبا لواسطۃ وسیمی واسطۃ فی الثبوت کحرکۃ المفتاح بحرکۃ الید لا فی الاتصاف المجازی وسیمی واسطۃ فی العروض کحرکۃ الجالس بحرکۃ السفینۃ ولم یدل علی خلافہ دلیل سمعی ولا عقلی وقد یستعمل الباطل بمعنی الفانی وعلیہ ورد فی الحدیث الا کل شیء ما خلا اللہ باطل + والقرینۃ علیہ ما بعدہ من قولہ + وکل نعیم لا محالۃ زائل + انتہی القول +

عبادت ہے دوسرا یہ کہ فکر کا محل مخلوق ہے نہ کہ خالق کی ذات۔

قولہ تعالیٰ ربنا ما خلقت ھذا باطلا (ترجمہ اے پروردگار آپ نے اسکو لایعنی پیدا نہیں کیا) چونکہ باطل میں معدوم بھی داخل ہے اور اس آیت میں اسکی نفی ہے اس سے معلوم ہوا کہ بعض اکابر کا یہ مقولہ کہ ممکنات نے وجود کی بو بھی نہیں سونگھی ماؤل ہے اور تاویل یہ ہے کہ مراد اتصاف حقیقی کا مرتبہ ہے جو واسطہ فی الثبوت میں ہوتا ہے نہ کہ اتصاف مجازی جو واسطہ فی العروض میں ہوتا ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا الآیۃ قالوا فی تفسیر رابطوا ای اقیموا فی الثغور رابطین خیولکم فیھا حابسین لھا متصدین للغزو ومستعدین لہ بالغین فی ذلک المبلغ الاوفی اکثر من اعدائکم واخرج مالک والشافعی واحمد ومسلم عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بما یمحوا اللہ تعالیٰ الخطایا ویرفع بہ الدرجات اسباغ الوضوء علی المکارہ وکثرۃ الخطا الی المساجد وانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم الرباط فذلکم الرباط فذلکم الرباط قدل مجموع الآیۃ والحدیث علی عموم المرابطۃ مرابطۃ ثغر ومرابطۃ نفس وھذا اصل تسمیۃ مجاھدۃ النفس بالجھاد فی قولھم ھذا ھو الجھاد الاکبر وانما سمی اکبر باعتبار ان الاخلاص الذی ھو من مرابطۃ النفس شرط لاعتبار الجھاد الظاھری ولیس اکبریتہ من کل الوجوہ انتہی القول۔

قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا (ترجمہ اے ایمان والو خود صبر کرو اور مقابلہ میں صبر کرو اور مقابلہ کے لئے مستعد رہو) رباط کی تفسیر مرابطہ ثغر سے ظاہر ہے اور حدیث میں اسباغ وضوء وانتظار صلوۃ وغیرہ کو رباط فرمایا ہے جو کہ مرابطہ نفس ہے پس مجموعہ آیت وحدیث سے جہاد نفس پر جہاد کے اطلاق کی اصل نکلی۔

قد تمت سورۃ ال عمران وتلیھا سورۃ النساء انشاء اللہ تعالیٰ

ختم ہوئی سورۃ آل عمران اور آگے سورۃ النساء آتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ

ملحقة من رسالة التائید المذکورة فی آخر التمهید سورة آل عمران

قوله تعالیٰ ویحذرکم اللہ نفسه وهذه الآیة وامثالها دالة ظاهرة علی صدق مقالة المشائخ حیث قالوا ان العارف لا یخاف الا ذاته تعالیٰ ولا یخاف عذاب النار ولا فوات نعیم الجنة ولا الدنیا بجمیع ما فیها ویدل علی مثل ذلک ایضاً قول النبی صلی اللہ علیه وسلم اللهم انی اعوذ بك منك۔

قوله تعالیٰ والی اللہ المصیر یعنی الی اللہ نفسه وذاته مصیر کل بر وفاجر وکل قریب وبعید فاما الفاجر فمصیره السعیر المسجر بسجر الغضب المستعر بخطب السخط والانتقام والمقت من الحق تعالیٰ وکل ذلک صفات اللہ تعالیٰ واما مصیر الابرار الی اللہ تعالیٰ فی دار السلام والی الدرجات العلیٰ۔

قوله تعالیٰ قل ان کنتم تحبون اللہ المحبة اصلها الارادة فتنموا وتزداد الی ان تصیر محبة ثم لا تزال تزداد حتی تکمل اما الشوق والعشق فهی محبة ملتهبة والالتهاب انما یحصل عند ازدیاد المحبة مع فقد الوصل۔

اضافہ از ترجمہ رسالہ تائید سورۂ آل عمران

قولہ تعالیٰ ویحذرکم اللہ نفسہ اور یہ آیتیں اور جو انکی مانند ہیں مشائخ کے اس مقولہ کے صدق پر کھلی دلالت کر رہی ہیں جو ان حضرات نے فرمایا ہے کہ عارف بجز ذات خدائے برتر کے کسی چیز سے نہیں ڈرتا اور نہ عذاب دوزخ سے ڈرتا ہے اور نہ نعیم جنت کے فوت ہونے سے اور نہ تمام دنیا کے فوت ہونے سے اور ایسی ہی مضمون پر قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی دلالت کرتا ہے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیرے سے

قولہ تعالیٰ والی اللہ المصیر یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف ہر نیکوکار اور ہر بدکردار اور ہر قریب والے اور ہر بعید والے کا لوٹنا ہے سو بدکردار کا لوٹنا تو دوزخ کی طرف ہوگا جو غضب کی لکڑیوں سے روشن کیگئی ہے اور حق تعالیٰ کے غصہ اور انتقام اور ناخوشی کے ایندھن سے بھڑکائی گئی ہے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی صفتیں ہیں اور نیکوکاروں کا لوٹنا اللہ تعالیٰ کی طرف دار السلام میں اور بلند درجوں کی طرف ہوگا۔

قولہ تعالیٰ قل ان کنتم تحبون اللہ محبت کی بنیاد ارادہ ہے پھر وہ ترقی کرتا رہتا اور بڑھتا رہتا ہے یہانتک کہ محبت ہو جاتا ہے پھر محبت بڑھتی رہتی ہے حتی کہ کامل ہو جاتی ہے لیکن شوق اور عشق سو وہ محبت مشتعلہ کو کہتے ہیں اور اشتعال اسوقت ہوتا ہے جب محبت ترقی پر ہو اور وصال مفقود ہو۔

فان حصل الوصال زال الالتهاب ولا یزال یزداد
لمن یزداد حتی یکمل واذا کمل مع الوصل فهو الرضوان
ولیس الشوق والالتهاب ان یکون المحبة کاملة
بل ربما یکون ناقصة ومع هذا یلتهب التهابا محرقا
لفقد الوصال فافهم

پھر اگر وصال حاصل ہوگیا تو اشتعال جاتا رہتا ہے اور وہ محبت ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے جسکی بڑھتی ہو یہاں تک کہ کمال کو پہونچ جاتی ہے اور جب محبت وصال کے ساتھ کامل ہوجاتی ہے تو اُس کا نام رضا ہے اور شوق اور اشتعال کیلئے کمال محبت لازم نہیں بلکہ بسا اوقات محبت ناقص ہوتی ہے اور باوجود اسکے وصال مفقود ہونیکی وجہ سے اسمیں سخت اشتعال سوزندہ ہوتا ہے۔

قولہ تعالیٰ انی نذرت لك ما فی بطنی محررا
یعنی عبدا خالصا عن کل شیء سوی عبودیتك
یقال طین حرای خالص صاف والحریة اعلی
مقامات الاولیاء فی العبودیة وغلط اهل الاباحة
ظنوا بذلك ان حریة النفس عن عبودیة الحق بارتفاع
التکالیف عنه هذا باطل تلقوها من الشهوة
والهوی فان الحریة کمال العبودیة صفاء و
خلوصا۔

قولہ تعالیٰ انی نذرت لك ما فی بطنی محررا یعنی بیجز آپ کی بندگی کے اور سب چیزوں سے اُسکو خالص کردیا چنانچہ کہا جاتا ہے طین حُرّ یعنی خالص اور صاف مٹی اور حریت اولیاء اللہ کے اعلیٰ مقامات عبودیت سے ہے اور اہل اباحت نے غلطی کی کہ اس سے یہ سمجھ گئے کہ تکلیف شرعی مرتفع ہو کر نفس خدا کی بندگی سے آزاد ہوجاوے اور یہ محض باطل ہے جسکو اُنھوں نے محض شہوت اور خواہش نفسانی کی وجہ سے اختیار کیا ہے کیونکہ حریت تو یہ ہے کہ بندگی میں اعلیٰ درجہ کی صفائی اور خلوص ہوجاوے۔

قولہ تعالیٰ قال یٰمریم انی لك هذا کان عندها الرزق فاکهة لمریم صلوات الله علیها ولم تکن
نبیة فدل علی ان ذلك کرامة لها ولیس معجزة
لزکریا النبی علیه السلام لان زکریا لم یعلم بذلك
ولم یتعجب ولم تقل معجزتك

قولہ تعالیٰ قال یٰمریم انی لك هذا الآیۃ یہ رزق مریم علیہا السلام کے لئے ایک میوہ تھا اور آپ پیغمبر نہ تھیں سو اس سے ثابت ہوا کہ یہ اُن کی کرامت تھی اور زکریا علیہ السلام کا معجزہ نہ تھا کیونکہ اول تو زکریا علیہ السلام کو اسکی خبر نہیں ہوئی اور آپنے تعجب ظاہر فرمایا دوسرے مریم علیہا السلام نے یہ جواب نہیں دیا کہ یہ آپکا معجزہ ہے۔

قولہ تعالیٰ حاکیا وابرئ الاکمه والابرص واحی
الموتی باذن الله وهذا یدل علی صحة ما قال
المشایخ ان العبد یتخلق باخلاق الله اضافا براء
الاکمه والابرص واحیاء الموتی الی عیسی علیه السلام
وقید باذن الله وهذا عند مشایخ الصوفیة غیر
محال ان یقدر الله من شاء من عباده علی ذلك

قولہ تعالیٰ حاکیا وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتی باذن اللہ یہ مضمون مشائخ صوفیہ کے اس قول کی صحت پر دلالت کرتا ہے کہ بندہ اخلاق خداوندی سے متصف ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ نے مادرزاد اندھے اور جذامی کے اچھا کرنے اور مردوں کے زندہ کرنے کو عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب فرمایا اور اذن الٰہی کی قید لگادی اور یہ مشائخ صوفیہ کے

نزدیک محال نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہے اسپر قادر کردے۔

قولہ تعالیٰ لا یتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون اللہ هذه الآية دالة على بطلان قول الحلولية من الصوفية يقولون ان الانسان الفاهم العالم العامل هو الرب القايم في شخص الانسان اذا يرى شيئاً فانما يرى الرب بالرب ويسمع الرب بالرب ويعلم الرب بالرب ومنها اثبت الوحدانية ومن قال بالحلول قال باكثر من واحد۔

قولہ تعالیٰ لا یتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون اللہ یہ آیت ان لوگوں کے قول کے بطلان پر دلالت کرتی ہے جو صوفیہ میں سے حلول کے قائل ہیں وہ لوگ کہتے ہیں کہ انسان سمجھدار باعلم وعمل رب ہے جو انسان کی صورت میں قائم ہے جب وہ کسی چیز کو دیکھتا ہے تو گویا رب بذریعہ رب کے دیکھتا ہے اور رب بذریعہ رب کے سنتا ہے اور رب بذریعہ رب کے علم رکھتا ہے حالانکہ اس مقام پر وحدانیت کو ثابت فرمایا ہے اور جو لوگ حلول کے قائل ہیں وہ واحد سے زیادہ کے قائل ہیں (پس اُن کا قول منافی آیت کے ہوا)

قولہ تعالیٰ ولکن کونوا ربانیین ای کونوا متخلقین باخلاق ربکم مبصرین ببصائر قلوبکم والربانی منسوب الی الرب تعالیٰ بالعبودیة له فکون العبد ربا مستحیل وکونه ربانیا مطلوب جمیل۔

قولہ تعالیٰ ولکن کونوا ربانیین یعنی تم اپنے پروردگار کے اخلاق کے ساتھ متصف ہو جاؤ اپنے قلوب کی بصیرتوں سے مبصر ہو جاؤ اور ربانی منسوب ہے رب برتر کی طرف بندگی کے طور پر تو بندہ کا رب ہونا محال ہے اور اس کا ربانی ہونا امر مطلوب وخوبی ہے۔

قولہ تعالیٰ ولا یأمرکم ان تتخذوا الملئکة والنبیین ارباباً المشائخ قالوا ان اتخاذ الملئکة ارباباً هو ذكرهم بالقلب والتفات اليهم بخاطر القلب وخطرات السر قال ابن عطاء اياك ان تلاحظ مخلوقاً وانت تجد الى ملاحظة الحق سبيلا قال الواسطي في هذه الآية لا يخطرن باسرارکم تعظيمهم ولا الفكر في صفاتهم (قلت المراد ملاحظة مقصودة والا فملاحظة الخلق بالشفقة والرحمة اومن حيث ان الله تعالىٰ اوجب الايمان بالنبيين والملئكة فمطلوب في الشرع)۔

قولہ تعالیٰ ولا یأمرکم ان تتخذوا الملئکة والنبیین ارباباً مشائخ نے فرمایا ہے کہ فرشتوں کو رب بنانا یہ ہے کہ اُن کا دل سے ذکر کرے اور ان کی طرف خطرہ قلبی وخطرات سری سے التفات کرے ابن عطاء نے فرمایا ہے کہ مخلوق کی طرف التفات کرنے سے بچے رہو جبکہ التفات الی الحق کے اسباب میسر ہیں۔ واسطی نے اس آیت میں فرمایا کہ تمہارے باطن میں اُن کی تعظیم کا خطرہ نہ واقع ہو اور نہ اُن کے اوصاف میں غور کرنے کا خطرہ واقع ہو (میں کہتا ہوں مراد یہ ہے کہ مقصود کے طور پر یہ التفات نہو ورنہ شفقت اور رحمت کے ساتھ خلق کی طرف التفات کرنا اس اعتبار سے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور فرشتوں کی ساتھ ایمان لانے کو واجب کہا ہے خود شریعت میں مطلوب ہے)

قولہ تعالیٰ الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبهم یعنی یذکرون الله في جميع الاحوال

قولہ تعالیٰ الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبهم یعنی اللہ کا ذکر سب حالتوں میں ہمیشہ ہمیشہ کیا کرتے ہیں

دائما ابدا الان احوال الناس لا یخرج من هذه الاحوال الثلثة وهو القیام والقعود والاضطجاع ثم لا بد للانسان من النوم والاکل والشرب فعلم ان المراد منه الذکر بالروح والقلب فانه یمکن فی الاحوال کلها (ای هو اعظم فرد من المراد لا انه ینحصر فیه المراد)۔

کیونکہ آدمیوں کے حالات ان احوال ثلثہ سے باہر نہیں ہوتے اور وہ کھڑا ہونا ہے اور بیٹھنا ہے اور لیٹنا ہے پھر انسان کیلئے سونا اور کھانا اور پینا بھی ضرور ہے تو معلوم ہوا کہ مراد اس سے ذکر روحی اور قلبی ہے کیونکہ وہ جمیع احوال میں ممکن ہے۔ (یعنی وہ مراد کی فرد اعظم ہے نہ یہ کہ مراد اسی میں منحصر ہے)۔

تمت الملحقة

اضافہ تمام ہوا

سُورَةُ النِّسَاء

قوله تعالیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء فیه التلذذ بالمباحات والاکثار منها وانتخاب الطیب منها وانه مالم یکن فیه افراط لا ینافی الزهد واما الذی یخاف الافراط او التفریط فالاهم له الاقتصار علی القدر الضروری منها ولذلك اشار تعالیٰ لمثل هذا الرجل الی هذا الاقتصار فی قوله فواحدة وذکر حکمته فی قوله ذلك ان لا تعولوا۔

سورۃ النساء

قولہ تعالیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء (ترجمہ تو اور عورتوں سے جو تمکو پسند ہوں نکاح کرلو) اسمیں دلالت ہے اسپر کہ مباحات سے لذت حاصل کرنا اور اسمیں کسیقدر کثرت بھی کرنا اور اُنمیں سے اچھی اچھی کو منتخب کرنا جبکہ افراط نہو زہد کے منافی نہیں البتہ جس شخص کو افراط و تفریط کا اندیشہ ہو اُسکے لئے اسلم یہی ہے کہ قدر ضرورت پر اکتفا کرے اور اسی واسطے ایسے شخص کیلئے اقتصار کرنے کی طرف اس قول میں اشارہ فرمایا ہے فواحدة اور ذلك ادنی ان لا تعولوا میں اسکی ایسی ہی حکمت کی طرف اشارہ بھی فرمایا ہے۔

لہ والظاهر الآن مضامین المتن الموجه المذکورة فی الحاشیة علی عنوان سورة آل عمران وکان اکثرها من نفسی بدلت الالتزام المذکور فی التمهید من جعل تفسیر روح المعانی اصلا وعدم الاحتیاج الی ذکر النسبة الیه وابتداء المضموم الیه بقول قال العبد الضعیف بانی حیث لا اذکر الحوالة کان من نفسی وحیث کان من غیری روحا کان او غیره ذکرت الحوالة فیه لما کان فی الالتزام المذکور من التطویل وکثرة التکرار فی کل موضع کان فی الطرز السابق مثل هذا التکرار فی النسبة الی الروح فقط ولکن لا اذکر راجعین هذا الوجه لفظ المتن فی العنوان نعم اذکر لفظ الحاشیة فلم یذکر فیه عنوان فهو من المتن ۱۲ منه۔

قولہ تعالیٰ فان طبن لکم عن شیٔ منہ نفسا فکلوہ فیہ عدم الاستنکاف من قبول ھدیۃ من ھو دونہ فی الرتبۃ۔

قولہ تعالیٰ (ترجمہ ہاں اگر وہ عورتیں خوشدلی سے چھوڑ دیں تم کو اُس مہر کا کوئی جزو تو تم اُسکو کھاؤ) اسمیں اسپر دلالت ہے کہ اپنے سے کم رتبہ شخص کے ہدیہ لینے سے استنکاف نہ کرے۔

قولہ تعالیٰ ولا تؤتوا السفھاء اموالکم الخ فیہ عدم تفویض شیٔ الی غیر اھلہ ویقاس المناصب علی الاموال ومن المناصب خدمۃ التعلیم والتربیۃ للطالبین فینبغی اشد الاحتیاط فی الاذن بذلک وکان فی قولہ تعالیٰ وابتلوا الیتامی الخ کما فی روح المعانی اشارۃ الی اختیار الناقصین من السائرین وفیہ والمراد ایصاء الکمل من الشیوخ ان یختاروا واذنوا بالارشاد من یصلح لذلک من المریدین السالکین علی ایدیھم اھ۔

قولہ تعالیٰ (ترجمہ اور تم کم عقلوں کو اپنے وہ مال مت دو الخ) اس سے یہ قاعدہ مستنبط ہوتا ہے کہ کوئی چیز غیر اہل کو سپرد نہ کیجاوے اور اموال پر مناصب کو بھی قیاس کریں گے اور منجملہ مناصب کے طالبین کی تعلیم وتربیت کی خدمت ہے سو کسی کو ماذون (خلیفہ) بنانے میں نہایت احتیاط چاہیے اور جسطرح اموال کے بارہ میں وابتلوا الیتامی میں جانچ کرنے کا حکم ہے اسی قیاس پر اس منصب کے بارہ میں بھی بدرجہ اولیٰ امتحان کرنا ضروری ہوگا۔

قولہ تعالیٰ ولیخش الذین لو ترکوا من خلفھم ذریۃ ضعافا خافوا علیھم۔ فیہ اصل عظیم من باب الاخلاق انہ لا یرضی لغیرہ ما لا یرضی لنفسہ

قولہ تعالیٰ (ترجمہ اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہئے کہ اگر اپنے بعد چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ جاویں تو انکو انکی فکر ہو)

اسمیں باب الاخلاق کو اصل عظیم ہے کہ اپنے پر خود نہ پسندی برد یگراں مپسند۔

قولہ تعالیٰ فان تابا واصلحا فاعرضوا عنھما فیہ عدم التعرض علی التائب فانہ ایذاء بلا ضرورۃ بل قد یکون فیہ فتح باب الشر علیہ۔

قولہ تعالیٰ (ترجمہ پھر اگر وہ دونوں توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں تو اُن دونوں سے کچھ تعرض نہ کرو) اسمیں دلالت ہے اس پر کہ تائب پر طعن وتشنیع چاہئے کہ یہ ایذا پہونچانا ہے بلا ضرورت بلکہ کبھی اسمیں دروازہ شر کا مفتوح کرنا ہے

قولہ تعالیٰ انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجھالۃ سمی اللہ تعالیٰ ارتکاب ما لا یلیق بالعاقل وان کان مع العلم والعمد جھالۃ کما فی قولہ ﷺ الا لیجھلن احد علینا + فیجھل فوق جھل الجاھلینا + ففیہ اصل قول الصوفیۃ فی تفسیر الیقین بالاعتقاد الجازم مع غلبۃ الحال

قولہ تعالیٰ (ترجمہ توبہ جسکا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ تو اُن ہی کی ہے جو حماقت سے کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں) ایسے امر کے ارتکاب کو جو عاقل کی شان کے لائق نہ ہو جہالت سے تعبیر کرنا اگرچہ علم اور عمل ہی سے اُس کا صدور ہوا ہو دلیل ہے صوفیہ کی اس تفسیر کی کہ وہ یقین کے معنی کہتے

حیث سمی فقدہ جھالۃ۔

قولہ تعالیٰ فان کرھتموھن فعسی ان تکرھوا شیئا و یجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا۔ ھو اصل لفناء[۱۹۶] رأیہ مع اختیار اللہ تعالیٰ لعبدہ۔

ہیں اعتقاد جازم مطابق واقع مع غلبۂ حال کہ قرآن مجید میں اسکے فقدان کو جہالت کہا گیا۔

قولہ تعالیٰ فان کرھتموھن فعسی ان تکرھوا شیئا و یجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا (ترجمہ اور اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو ممکن ہو کہ تم ایک شے کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اسکے اندر کوئی بڑی منفعت رکھدے) حق تعالیٰ کی تجویز[۱۹۷] کے سامنے اپنی رائے کو فنا کر دینے کی اسمیں اصل ہے۔

قولہ تعالیٰ وان اردتم استبدال زوج مکان زوج واتیتم احدھن قنطارا فلا تأخذوا منہ شیئا اتأخذونہ بھتانا واثما مبینا۔ عام کما فی التفسیر الکبیر لما کان صراحۃ او دلالۃ فان اخذ المال کان جوازہ مخصوصا بما تیانھا الفاحشۃ المبینۃ کما سبق فی قولہ تعالیٰ ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما آتیتموھن الا ان یأتین بفاحشۃ مبینۃ کان اخذہ دلیلا للناظرین علی اتیانھا بالفاحشۃ وھذا ھو معنی البھتان دلالۃ وھذا عین طریق[۱۹۷] القوم یتأولون وینھون عن الموھم کما عن الموجب۔

قولہ تعالیٰ وان اردتم استبدال زوج مکان زوج وآتیتم احدھن قنطارا فلا تأخذوا منہ شیئا اتأخذونہ بھتانا واثما مبینا (ترجمہ اور اگر تم بجائے ایک بی بی کے دوسری بی بی کرنا چاہو اور تم اُس ایک کو انبار کا انبار مال دے چکے ہو تو تم اُسمیں سے کچھ بھی مت لو کیا تم اُسکو لیتے ہو بہتان رکھ کر اور صریح گناہ کے مرتکب ہو کر) اور اللہ تعالیٰ نے لتذھبوا ببعض ما آتیتموھن الا ان یأتین بفاحشۃ مبینۃ میں یہ ذکر فرمایا ہے کہ زوجہ سے دی ہوئی چیز واپس لینا مخصوص ہے عورت کی نالائقی کیساتھ اور جب واقع میں وہ اس عیب سے مبرا ہو محض اپنے شوق سے دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہو اُسوقت اُس سے کچھ لینا قاعدہ بالا کی موافق دیکھنے والوں کو شبہ میں ڈالیگا کہ عورت نے کوئی نالائق حرکت کی ہوگی اور واقع میں وہ بری ہے اسلئے اس لینے کو بہتان فرمایا ہے۔ پس بہتان جیسا کبھی صراحۃً ہوتا ہے یہ دلالۃً ہوتا ہے اور اسکو بھی منع فرمایا گیا تو اسمیں طریق قوم کی اصل[۱۹۸] ہے کہ وہ جسطرح موجب سے بچتے ہیں موہم سے بھی بچتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ ولا تنکحوا ما نکح آباؤکم من النساء الا ما قد سلف فی الروح استثناء متصل مما یستلزمہ النھی ویستلزمہ مباشرۃ المنھی عنہ من العقاب کانہ قیل تستحقون العقاب بنکاح ما نکح آباؤکم الا ما قد سلف ومضی فانہ معفو عنہ اھ وھذا ھو السیرۃ المرضی الطریق لا یتشددون[۱۹۸] علی التائب بما مضی ولا یحقرونہ ولا یعیدون علیہ ذکرہ

قولہ تعالیٰ ولا تنکحوا ما نکح آباؤکم من النساء الا ما قد سلف (ترجمہ اور تم اُن عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو مگر جو بات گذر گئی گذر گئی) اسمیں اہل تربیت[۱۹۹] کی اس سیرت کی اصل ہے کہ تائب پر خطا ماضی کی بنا پر تشدد نہیں کرتے اور اُسکی تحقیر نہیں کرتے اور اُس خطا کے ذکر کا اعادہ نہیں کرتے۔

قولہ تعالیٰ ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات

واللہ اعلم بایمانکم بعضکم من بعض فی الروح جئی بہا تأنیسا لقلوبھم وازالۃ للنفرۃ عن نکاح الاماء ببیان ان مناط التفاخر الایمان دون الاحساب والانساب ورب امۃ تفوق ایمانھا ایمان کثیر من الحرائر اھ وفیہ قطع لعرق الکبر والاعتناء بنفقۃ و اھتمام القوم بہ معلوم۔

المومنات فمن ما ملکت ایمانکم من فتیاتکم المومنات واللہ اعلم بایمانکم بعضکم من بعض (ترجمہ اور جو شخص تم میں پوری مقدرت اور گنجائش نہ رکھتا ہو آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی تو وہ اپنے آپ کی مسلمان لونڈیوں سے جو کہ تم لوگوں کی مملوکہ ہیں نکاح کرلے اور تمھارے ایمان کی پوری حالت اللہ ہی کو معلوم ہے تم سب آپس میں ایک دوسرے کی برابر ہو) جملہ بعضکم من بعض میں کبر و نخوت کی جڑ قطع کیگئی ہے اور آمیں صوفیہ کا اہتمام معلوم ہے۔

قولہ تعالیٰ فان اتین بفاحشۃ فعلیھن نصف ما علی المحصنات من العذاب فیہ التفاوت فی السیاسۃ بالتفاوت فی الدرجۃ وھذا ھو شان الحکما المصلحین حیث یکون معاملتھم مختلفۃ باٰحاد الطالبین۔

قولہ تعالیٰ فان اتین بفاحشۃ فعلیھن نصف ما علی المحصنات من العذاب (ترجمہ پھر اگر وہ بڑی بیحیائی کا کام کریں تو اُن پر اُس سزا سے نصف سزا ہوگی جو کہ آزاد عورتوں پر ہوتی ہے) اس سے معلوم ہوا کہ درجات کے تفاوت سے سیاست میں بھی تفاوت ہوتا ہے اور یہی شان ہوتی ہے حکماء مصلحین کی کہ ہر طالب کے ساتھ اُسکی خصوصیت کے موافق معاملہ کرتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ ذلک لمن خشی العنت منکم وان تصبروا خیر لکم ای وصبرکم عن نکاح الاماء فی الروح لان حق الموالی فیھن اقوی فلا یخلص من للازواج خلوص الحرائر ولان فی نکاحھن تعریض الولد للرق اھ ملخصا وفیہ رعایۃ للمصالح الدینیۃ والدنیویۃ مقدما للاولی علی الاخری وھذا ھو مسلک المحققین الجامعین بین الشرع والعقل فاذا تیسر رعایۃ المصلحۃ الدنیویۃ ولم یفت المصلحۃ الدینیۃ لم یکن رعایتھا منافیا للزھد کل اٰب المتقشفین من الزاھدین لکن الشرط ان لا یکون منشأ ھذہ الرعایۃ حب الدنیا من المال والجاہ بل اختیار الارفق والاوفق۔

قولہ تعالیٰ ذلک لمن خشی العنت منکم وان تصبروا خیر لکم (ترجمہ یہ اُس شخص کے لئے ہے جو تم میں سے زنا کا اندیشہ رکھتا ہو اور تمھارا ضبط کرنا زیادہ بہتر ہے) یعنی کنیزوں کے نکاح سے صبر کرنا بہتر ہے دو وجہ سے ایک یہ کہ وہ خدمت مولی کے سبب ازواج کے لئے خالص نہ ہوسکیں گی جو ایک قسم کی بے لطفی ہے دوسری اولاد غلام لونڈی ہوں گی تو اس سے معلوم ہوا کہ اگر مصلحت دینیہ فوت نہ ہو تو دنیوی مصالح کی رعایت کرنا بھی زہد کے منافی نہیں اور یہی مسلک ہے محققین جامعین بین العقل والشرع کا لیکن شرط یہ ہے کہ اس رعایت کا سبب حب مال وجاہ نہ ہو بلکہ محض اصلح وانسب کا اختیار کرنا۔

قولہ تعالیٰ یرید اللہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا فیہ الرد علی المتشددین فی المجاھدۃ

قولہ تعالیٰ یرید اللہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا (ترجمہ اللہ تعالیٰ کو تمھارے ساتھ تخفیف منظور ہے

لاسیما اذا کان ناشئا عن دعوی القوۃ الموروثۃ للعجب۔

اور آدمی کمزور پیدا کیا گیا ہے اسمیں تشدد فی المجاہدہ کا رد ہے خصوص جب اسکا منشار دعوے قوت ہو جس سے عجب پیدا ہو۔

قولہ تعالیٰ ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض للرجال نصیب مما اکتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن واسألوا اللہ من فضلہ ان اللہ کان بکل شیء علیما فی الجلالین نزلت لما قالت ام سلمۃ یا لیتنا کنا رجالا فجاھدنا الخ قلت مقابلۃ ما فضل اللہ بما اکتسبوا دلیل علی کون المراد بما فضل اللہ ما لا یکون مکتسبا ویؤیدہ روایۃ الجلالین فحصل من الایۃ ان الفضائل موھوبۃ غیر اختیاریۃ ومکسوبۃ اختیاریۃ ویتعلق بالاول التمنی فنھی عنہ وبالثانی الاکتساب وحض علیہ ولقولہ واسئلوا اللہ من فضلہ تعلق بالنھی عن التمنی وتعلق بالحض تقریر الاول ان الاستعدادات مختلفۃ متفاوتۃ فقسم اللہ تعالیٰ لکل ما یصلح لہ بمقتضی استعدادہ فالتمنی لا نفع فیہ نعم ینفع السوال من فضل اللہ تعالیٰ فیعطیہ من احسانہ الزائد وانعامہ المتکاثر وما ینا سبہ وتقریر الثانی ان الاکتساب وان کان محضوضا علیہ لکن لا یغتر بہ ولا یعتقدہ علۃ للثمرات بل یسأل اللہ تعالیٰ من فضلہ ویعتقد ان ما اعطی من ثمرات الاعمال ھو من فضل اللہ تعالیٰ لا من لوازم عملہ وکذا قولہ تعالیٰ ان اللہ کان بکل شیء علیما لہ ربط بالنھی عن التمنی والمعنی ان اللہ لما کان علیما فضل بعضھم علی بعض حسب مراتب استعداداتھم وتفاوت قابلیاتھم وربط بالاکتساب والمعنی ان اللہ لما کان علیما یجازیکم علی ما اکتسبتم حسب تفاوت نیاتکم واخلاصکم والنھی عن التصدی للفضائل الغیر الاختیاریۃ من اعظم مقاصد الفن فان ھذا التصدی من اعظم المشوشات المانعۃ عن التوجہ الی المقصود وکذا النھی عن النظر الی المجاھدات والعجب بھا کذا من لم یذق من کاس الفناء ولم یتخم من العناء۔

قولہ تعالیٰ فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا (ترجمہ پھر اگر وہ تمھاری اطاعت کرنا شروع کردیں تو اُن پر بہانہ مت ڈھونڈو) اسمیں اسکی مذمت ہے کہ محض بغض نفسانی کو سبب

فضیلت وصورت دونوں کی کراہت ہے

اعمال حسنہ پر ثمرات کا مرتب ہونا

اعمال کا ثمرات کے لئے اسباب ظنیہ ہونا

علم التصدی کی تعریف الاختیاریات

علم التصدی کا مقاصد فن سے ہونا

فضیلت کے حاصل ہونے کا ذریعہ

النفسانی۔

قولہ تعالیٰ والصاحب بالجنب فی الروح وقیل الرفیق فی امر حسن کتعلم وتصرف وصناعۃ وسفر وعد وامن ذلک من قعد بجنبک فی مسجد او مجلس وغیر ذلک اھ قلت ومنہ بدلالۃ الاولی الشریک فی البیعۃ والطریق ففی الآیۃ بیان حق اخوان الطریقۃ۔

سزا دینے کے لئے کوئی حیلہ ڈھونڈا جائے کہ جو امر واقع میں سبب سزا کا نہ ہو اسکو سبب قرار دے۔

قولہ تعالیٰ والصاحب بالجنب (ترجمہ اور ہم مجلس کے ساتھ بھی) صاحب جنب اپنی تفاسیر سے عام ہے پیر بھائی کو بھی پس آیت میں پیر بھائی کے حق کا بیان ہے۔

پیر بھائیوں کے حقوق

قولہ تعالیٰ ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا دخل فی عمومہ المعجب بسعیہ بالسلوک فی نفسہ الفخور باحوالہ ومقاماتہ۔

قولہ تعالیٰ ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا (ترجمہ بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں شیخی کی باتیں کرتے ہوں) اسکے عموم میں وہ بھی داخل ہوگیا جو اپنی سعی فی السلوک پر عجب اور اپنے احوال ومقامات پر فخر کرتا ہو۔

اپنے اعمال واحوال پر عجب کی مذمت

قولہ تعالیٰ لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون فی الروح روی عن جعفر والضحاک وھو احدی الروایتین عن ابن عباس ان المراد من السکر سکر النعاس وغلبۃ النوم واید بما اخرجہ البخاری عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم وھو یصلی فلینصرف فلینم حتی یعلم ما یقول وروی مثلہ عن عائشۃ اھ قلت ومعنی قولہ المراد من السکر سکر النعاس ای مع سکر الخمر ولا یلزم الجمع بین الحقیقۃ والمجاز لحملہ علی عموم المجاز وفی عموم السکر دخل السکر الذی ھو من الاحوال وان سلمنا عدم دلالۃ النص علیہ فلا مانع من قیاسہ علی مدلول النص وایاما کان دل علی قطع الذکر اذا احس بمخایل السکر لاشتراک العلۃ المذکورۃ فی حدیث اخر من قولہ علیہ السلام لعلہ یذھب یستغفر فیسب نفسہ وھذا مما لم ار من تنبہ لذلک والحق الحق بالاتباع اذا وضح ولو لم یقطع قصد الانقطاع ضرورۃ واذا انقطع العمل لا یترتب علیہ ما یترتب علیہ ومن ثم صرحوا بان الترقی یقف فی حالۃ الاستغراق۔

قولہ تعالیٰ لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون (ترجمہ تم نماز کے پاس بھی ایسی حالت میں مت جاؤ کہ تم نشہ میں ہو یہانتک کہ تم سمجھنے لگو کہ منہ سے کیا کہتے ہو) اگر سکر کو عام لیں تب تو لفظاً اور اگر عام نہ لیں تو اشارۃً اک علت کے سبب قیاساً اس سے مفہوم ہوا کہ سکر حالی کے آثار جب محسوس ہونے لگیں ذکر کو قطع کردے نیز اگر قطع نہ کیا وہ خود منقطع ہوجائیگا اور ترقی کا سبب تھا عمل جب عمل منقطع ہوگیا ترقی بھی متوقف ہوجاویگی چنانچہ تصریح بھی کیگئی ہے کہ استغراق میں ترقی رک جاتی ہے۔

ذکر کو قطع کرنے کا حکم جب اس کے آثار محسوس ہونے لگیں

سکر کو مستغرق میں ترقی کا متوقف ہونا

قولہ تعالیٰ فی اخر آیۃ التیمم ان اللہ کان عفوا غفورا فیہ علاج الضعفاء فی مباشرتھم الاعمال التی فیھا نوع من النقص الظاھر۔

قولہ تعالیٰ بعد ذکر التیمم ان اللہ کان عفوا غفورا (ترجمہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے بڑے بخشنے والے ہیں) اسمیں ضعفاء فی الاعمال کا علاج ہے۔

اعمال ظاہرہ میں نقص کرنے والوں کے لئے علاج

یتوھمون کونھا غیر کافیۃ فارشدھم سبحانہ الی دفعہ باستحضارکونہ عفوا غفورا فان فرض کونھا غیر کافیۃ عفا اللہ تعالیٰ عنھا وھذا انفع طرق قطع الوسوسۃ۔

جنکو اپنے ضعف کی وجہ سے عمل کے کامل نکر سکنے کے سبب یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ جب ہمارے عمل میں یہ ظاہری نقص ہے تو وہ آثار مقصودہ کے لئے کافی نہو گا پس اسمیں قطع وسوسہ کی تدبیر کی طرف اشارہ ہے کہ یوں سوچ لیا کریں کہ اگر فرضاً وہ غیر کافی بھی ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے نقص کو معاف فرما کر اسکو کافی بنا دیں گے۔

قولہ تعالیٰ واللہ اعلم باعدائکم وکفی باللہ ولیا وکفی باللہ نصیرا دلیل للمتوکلین علی عدم خوفھم من الشیطان لعموم الاعداء ولوعد اللہ تعالیٰ بالکفایۃ من الاعداء۔

قولہ تعالیٰ واللہ اعلم باعدائکم وکفی باللہ ولیا وکفی باللہ نصیرا (ترجمہ اور اللہ تعالیٰ تمھارے دشمنوں کو خوب جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کافی حامی ہے اور اللہ تعالیٰ کافی مدد ہے) اعدا چونکہ شیاطین کو بھی عام ہے تو آیت دلیل ہے اسپر کہ متوکلین کو شیطان سے خوف نکرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اعدا سے کفایت کا وعدہ فرمایا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ الم تر الی الذین یزکون انفسھم فیہ الکار علی دعوی التقدس وابتلی بہ کثیر من المشائخ الا اھل الفناء

قولہ تعالیٰ الم تر الی الذین یزکون انفسھم (ترجمہ کیا تو نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے کو مقدس بناتے ہیں) اسمیں دعوئ تقدس پر انکار ہے اور اسمیں بجز اہل فنا کے بہت مشائخ مبتلا ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ فقد اٰتینا اٰل ابراھیم الکتاب والحکمۃ واٰتیناھم ملکا عظیما فی الروح عن ابن عباس رض الملک فی اٰل ابراھیم ملک یوسف وداؤد وسلیمان علیھم السلام فدل علی عدم التنافی بین الکمال الباطنی والملک الظاھری۔

قولہ تعالیٰ فقد اٰتینا اٰل ابراھیم الکتاب والحکمۃ واٰتیناھم ملکا عظیما (ترجمہ سو ہمنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کو کتاب بھی دی ہے اور علم بھی دیا ہے اور ہمنے انکو بڑی بھاری سلطنت بھی دی ہے) اسمیں دلالت ہے کہ کمال باطنی اور سلطنت ظاہری میں کوئی تنافی نہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ ان اللہ یأمرکم ان تودوا الامانات الی اھلھا ان اخذ العموم فی الامانات دلت الاٰیۃ علی ان الشیوخ بایصال المعارف البرکات الی اھلھا واعطاء الخلافۃ من کان اھلا لھا۔

قولہ تعالیٰ ان اللہ یأمرکم ان تودوا الامانات الی اھلھا (ترجمہ بے شک تمکو اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ اہل حقوق کو اُن کے حقوق پہونچا دیا کرو) اگر امانت کو عام لیا جاوے تو آیت میں مشائخ کو بھی امر ہوگا کہ برکات کو اُن کے اہل تک پہونچا دیں اور جو شخص خلافت ارشادیہ کا اہل ہو اُس کو اجازت دیں۔

قولہ تعالیٰ۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا فیہ

قولہ تعالیٰ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا (ترجمہ اور جو شخص

اثبات[۲۱۵] هذه المراتب الباطنية وتفسيرها كما في روح المعاني ان المنازل اربعة بعضها دون بعض الاول منازل الانبياء وهم الذين تمدهم قوة الهية وتصحبهم نفس في اعلى مراتب القدسية و مثلهم كمن يرى الشئ عيانا من قريب و يبدأ بذكر النبيين لعلو درجتهم وارتفاعهم على من عداهم وقد نقل الشعراني عن مولانا الشيخ الاكبر قدس سره انه قال فتح لي قدر خردلة من مقام النبوة تجليا لا دخولا فكدت احترق (اه قول الشيخ الاكبر) ولا بحث لاهل الله تعالى عن مقاماتهم و احوالهم اذ لا ذوق لهم فيها وكلهم معترفون بذلك (وباذكر في تفسيرها انما هو تمثيل وتقريب لا تحقيق) والثاني منازل الصديقين وهم الذين يتأخرون عن الانبياء عليهم السلام في المعرفة ومثلهم كمن يرى الشئ عيانا من بعيد والثالث منازل الشهداء وهم الذين يعرفون الشئ بالبراهين ومثلهم كمن يرى الشئ في المرأة من مكان قريب والرابع منازل الصالحين وهم الذين يعلمون الشئ بالتقليد الجازم ومثلهم كمن يرى الشئ من بعيد في مرآة قاله الراغب ونقله الطيبي وغيره اه ملخصا بتغيير شئ من الترتيب ودل ايضا وقوع المعية والرفاقة لمن هو ادنى من هؤلاء مع هؤلاء وفي الروح قد ثبت في غير ما حديث ان اهل الجنة يتزاورون ولا مانع من ان يرفع الادنى الى منزلة الاعلى متى شاء تكرمة له ثم يعود ولا يرى انه اقل منه عيسا وكذا لا مانع من ان يتخير الاعلى الى منزلة الادنى ثم يعود من غير ان يرى ذلك نقصا في ملكه او حطا من قدره اه وهذا هو حقيقة ما يكاشف به بعضهم من وصوله الى مرتبة الاعلى و من لم يدر وقع في الضلالة من دعوى النبوة وغيرها عصمنا الله تعالى۔

قوله تعالى ان كيد الشيطان كان ضعيفا فيه ما في قوله تعالى[۲۱۶] والله اعلم باعدائكم وكفى بالله وليا وكفى بالله نصيرا۔

قوله تعالى يخشون الناس كخشية الله او اشد خشية وقالوا ربنا لم كتبت علينا القتال لولا اخرتنا الى اجل قريب لما كان هذا الفريق من المومنين المخلصين كان خوفهم هذا طبعا

الله ورسول کا کہنا مان لیگا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جنپر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صلحا اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں) آیت میں ان مقامات[۲۱۶] باطنہ کا اثبات ہے اور اسپر بھی دلالت[۲۱۷] ہے کہ ان مقامات والوں میں ادنی کو اعلی کے ساتھ معیت و رفاقت ممکن ہے اور یہی حقیقت ہے اسکی جو بعضوں کو مکشوف ہوا ہے کہ وہ اعلی کے مقام میں پہونچا ہے (تو یہ پہونچنا اصالۃ نہیں ہوتا تبعاً ہوتا ہے) اور جس شخص کو حقیقت معلوم نہیں ہوتی وہ دعوی نبوت وغیرہ کرکے گمراہی میں واقع ہوجاتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

قوله تعالى ان كيد الشيطان كان ضعيفا (ترجمہ واقع میں شیطانی تدبیر ہیچ ہوتی ہے) اسمیں (اسی مضمون پر دلالت[۲۱۸] ہے جسپر واللہ اعلم باعدائکم دال تھا۔

قوله تعالى يخشون الناس كخشية الله او اشد خشية وقالوا ربنا لم كتبت علينا القتال لولا اخرتنا الى اجل قريب (ترجمہ لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسا اللہ تعالی سے ڈرنا ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ ڈرنا اور یوں

لاعقلا وقولهم هذا تمنیا او وسوسة ان کان حدیث النفس لا انکارا واعتقادا فذل الآیة علی عدم المواخذة علی الامور الطبعیة وعلی الوساوس لکون کلها غیر اختیاری واما انکاره تعالی علیهم فشکایة لطیفة لا توبیخ۔

کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے ہم پر جہاد کیوں فرض فرما دیا ہمکو اور تھوڑی مہلت دیدی ہوتی) چونکہ یہ فریق مؤمنین مخلصین سے تھا تو ان کا یہ خوف طبعی تھا نہ کہ عقلی اور یہ قول تمنی تھا یا وسوسہ نہ کہ انکار و اعتقاد پس آیت میں دلالت ہوئی کہ امور طبعیہ اور وساوس پر مواخذہ نہیں کیونکہ یہ سب غیر اختیاری ہے باقی خدا تعالیٰ کا انپر رد اور نکیر سو ایک لطیف شکایت ہے نہ کہ توبیخ۔

قولہ تعالیٰ۔ ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سیئة فمن نفسك بعد قوله تعالی قل کل من عند الله حاصل المقام ان النعمة فضل من الله تعالی بلا واسطة الاعمال والنقمة عدل من الله تعالی بواسطة الاعمال الغیر المرضیة من العبد فصح التقسیم والجمع کلاهما وبحیثیة التقسیم صح قطع نسبة النقمة عن الله تعالی وبحیثیة الجمع صح نسبتها الیه وبهذا اتضح توجیه قول الشیرازی رح ؎

گناہ گرچہ بنود اختیار ما حافظ
تو در طریق ادب کوش کیں گناہ من است

قولہ تعالیٰ۔ قل کل من عند الله مع قولہ تعالیٰ ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سیئة فمن نفسك (ترجمہ آپ فرما دیجئے کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے تو ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ بات سمجھنے کے پاس کو بھی نہیں نکلتے اے انسان تمکو جو کوئی خوش حالی پیش آتی ہے وہ محض اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور جو کوئی بدحالی پیش آوے وہ تیرے ہی سبب سے ہے) حاصل مقام یہ ہے کہ نعمت خدا تعالیٰ کی طرف سے فضل ہے بلا واسطہ اعمال صالحہ اور نقمت خدا تعالیٰ کی طرف سے عدل ہے بواسطہ اعمال غیر صالحہ پس جمع اور تقسیم دونوں صحیح ہو گئے یعنی کل من عند اللہ میں جمع اور ما اصابك الخ میں تقسیم کے اعتبار سے نقمت کی نسبت کا قطع خدا تعالیٰ سے صحیح ہوا اور جمع کے اعتبار سے اُس کا نسبت کرنا اُس کی طرف صحیح ہوا اور اس سے عارف شیرازی رح کے قول کی توجیہ کی توضیح ہو گئی ؎

گناہ گرچہ بنود اختیار ما حافظ
تو در طریق ادب کوش کیں گناہ من است

قولہ تعالیٰ۔ من یطع الرسول فقد اطاع الله ومن تولی فما ارسلناك علیهم حفیظا الجملة الاولی تدل علی ان المعاملة مع المقبول المقرب کهی مع الله تعالیٰ والثانیة تدل علی عدم التصدی لمن لم یتوقع منه الصلاح۔

قولہ تعالیٰ۔ من یطع الرسول فقد اطاع الله ومن تولی فما ارسلناك علیهم حفیظا (ترجمہ جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اُس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی اور جو شخص روگردانی کرے سو ہمنے آپ کو اُن کا نگراں کر کے نہیں بھیجا) جملہ اولیٰ اسپر دال ہے کہ مقبول مقرب کے ساتھ کوئی معاملہ کرنا ایسا ہے جیسا حق تعالیٰ کے ساتھ معاملہ کرنا اور جملہ ثانیہ اسپر دال ہے کہ جسکی اصلاح کی توقع نہو اُسکے درپے نہو۔

قولہ تعالیٰ۔ واذا جاءهم امر من الامن او الخوف

اذا عوا به ولو ردوه الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم یقاس علیهم من یفشی الاسرار الی غیر شیخه کما فی روح المعانی اخبار عمن فی مبادی السلوک ای اذا ورد علیهم شیء من آثار الجمال او الجلال افشوه واشاعوه ولو ردوه ای عرضوه الی الرسول ای ما علم من احواله وما کان علیه والی اولی الامر منهم وهم المرشدون الکاملون الذین تالوا مقام الوراثة المحمدیة لعلمه ای یعلم ما له وانه مما یذاع او لا یذاع الذین یستنبطونه ویتلقونه منهم ای من جهتهم وواسطة فیضهم والمراد بالوصول الرادون انفسهم وحاصل ذلک انه لا ینبغی للمرید اذا عرض له فی اثناء سیره وسلوکه شیء من آثار الجمال او الجلال ان یفشیه لاحد قبل ان یعرضه علی شیخه فیوفقه علی حقیقة الحال فان فی افشائه قبل ذلک ضررا کثیرا۔

اذا عوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم (ترجمہ اور جب ان لوگوں کو کسی امر کی خبر پہونچتی خواہ امن ہو یا خوف تو اُسکو مشہور کر دیتے ہیں اور اگر یہ لوگ اُسکو رسول کے اور جو اُن میں ایسے امور کو سمجھتے ہیں اُن کے اوپر حوالہ رکھتے تو اُسکو وہ حضرات تو پہچان ہی لیتے جو ان میں سے اُسکی تحقیق کر لیا کرتے ہیں) اسی طرح اثنار سلوک میں جو اسرار و احوال پیش آتے ہیں اُن کا عوام کے یا غیر شیخ محقق کے سامنے ظاہر کرنا باطنا مضر ہے اور یہ بھی نظیر ہے مدلول آیت کی۔

قولہ تعالیٰ واذا حییتم بتحیة فحیوا باحسن منها او ردوها فی روح المعانی تعلیم لنوع من مکارم الاخلاق ومحاسن الاعمال۔

قولہ تعالیٰ واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا (ترجمہ اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اُس سے اچھے الفاظ میں سلام کرو یا ویسے ہی الفاظ کہدو) اسمیں مکارم اخلاق اور محاسن اعمال کی تعلیم ہے۔

قولہ تعالیٰ ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مؤمنا تبتغون عرض الحیوة الدنیا هذه الجملة حال والعامل فیها لا تقولوا دل علی الاخلاص فی الدین لا سیما فی الافتاء بالکفر لا یکون الباعث علیه الغرض النفسانی۔

قولہ تعالیٰ ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مؤمنا تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا (ترجمہ اور ایسے شخص کو جو تمہارے سامنے اطاعت ظاہر کرے دنیوی زندگی کے سامان کی خواہش میں یوں مت کہدیا کرو کہ تو مسلمان نہیں) تبتغون حال ہے جسمیں لا تقولوا عامل ہے پس آیت دال ہوئی اخلاص فی الدین پر خصوص کفر کا فتوی دینے میں کہ غرض نفسانی اُسکی باعث نہو۔

قولہ تعالیٰ۔ لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون دل تقیید القاعدین بغیر اولی الضرر علی ان مجاهدة الضعیف غیر مجاهدة القوی والمجاهدة الضعیفة تنفع الضعیف فینفع

قولہ تعالیٰ۔ لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون (ترجمہ برابر نہیں وہ مسلمان جو بلا عذر کے گھر میں بیٹھے رہیں اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں) قاعدین

فضیلت افشاء الاسرار الی غیر الشیخ ۲۲۲ غیر شیخ سے اظہار اسرار کا ضرر ۲۲۳

بعض مکارم اخلاق کی تعلیم ۲۲۴

اخلاص من الاغراض خصوصا فی الافتاء بالکفر ۲۲۵

المجاهدة الضعیفة تنفع الضعیف والقویة للقوی ۲۲۵

المجاهدة القوية القوى۔

میں غیر اولی الضرر کی قید لگانا اسپر دال ہے[۲۲۶] کہ ضعیف کا مجاہدہ اور درجہ کا ہے اور قوی کا اور درجہ کا اور یہ کہ ضعیف کو مجاہدہ ضعیفہ وہی نفع دیتا ہے جو قوی کو مجاہدہ قویہ نفع بخشتا ہے

قوله تعالیٰ۔ ومن یخرج من بیته مهاجرا الی الله ورسوله ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله دل[۲۲۶] علی ان السالك الذی لم یتم سلوکه لموته کالذی تم سلوکه فی الرتبة والقبول۔

قولہ تعالیٰ۔ ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ (ترجمہ اور جو شخص اپنے گھر سے اس نیت سے نکلکر کھڑا ہو کہ اللہ و رسول کی طرف ہجرت کروں گا پھر اسکو موت آپکڑے تب بھی اسکا ثواب ثابت ہو گیا اللہ تعالیٰ کے ذمہ) آیت اسپر دال[۲۲۷] ہے کہ جو سالک قبل تمام سلوک مرجاوے وہ رتبہ اور قبول میں اسی کی برابر ہے جسکا سلوک تمام ہو جاوے۔

قوله تعالیٰ واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوة دل علی کون[۲۲۸] السفر عذرا فی التقصیر فی الاوراد بالاولی وکذا اذنه تعالیٰ فی صلوة الخوف علی التخفیف فی الالتزامات الوردیة۔

قولہ تعالیٰ۔ واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوة (ترجمہ اور جب تم زمین میں سفر کرو سو تم کو اس میں کوئی گناہ نہ ہوگا کہ تم نماز کو کم کردو) آیت سے[۲۲۸] سفر کا تقصیر فی الاوراد کے باب میں عذر ہونا بدرجہ اولیٰ معلوم ہوتا ہے اسی طرح صلوۃ الخوف کے مشروع ہونے سے عذر کا التزامات وردیہ کے باب میں موجب تخفیف ہونا معلوم ہوتا ہے۔

قوله تعالیٰ فاذا اطمأننتم فاقیموا الصلوة سواء فسر الاطمینان بالاقامة عن السفر والامن من الخوف دل[۲۲۹] علی اکمال الاوراد بعد زوال العذر۔

قولہ تعالیٰ فاذا اطمأننتم فاقیموا الصلوة (ترجمہ پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ تو نماز کو قاعدہ کے موافق پڑھنے لگو) اطمینان کی تفسیر خواہ اقامت عن السفر کے ساتھ کیجاوے خواہ امن من الخوف کے ساتھ کیجاوے دونوں تقدیر پر اسپر[۲۲۹] دال ہے کہ بعد زوال عذر کے اوراد کا اکمال کرنا چاہیئے۔

قوله تعالیٰ واستغفر الله مع النظر الی قوله تعالیٰ ولولا فضل الله علیك ورحمته لهمت طائفة منهم ان یضلوك علی عدم صدور شیء مما یوجب الاستغفار عنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اصل[۲۳۰] لقولهم حسنات الابرار سیئات المقربین وایضا یدل علی[۲۳۱] ان التکالیف الشرعیة لا یسقط فی حال من احوال الکمال۔

قولہ تعالیٰ واستغفر اللہ مع قولہ تعالیٰ ولولا فضل اللہ علیک ورحمتہ لہمت طائفۃ منہم ان یضلوک (ترجمہ اور آپ استغفار فرمائے۔ اور اگر آپ پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہو تو ان لوگوں میں سے تو ایک گروہ نے آپ کو غلطی ہی میں ڈالنے کا ارادہ کر لیا تھا) باوجود اسکے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی امر موجب استغفار کا صدور نہیں ہوا جیسا جملہ ثانیہ اسپر دال ہے پھر استغفار کا حکم ہونا جیسا جملہ اولیٰ اسپر دال ہے[۲۳۰] اس قول کی اصل ہے[۲۳۱] حسنات الابرار سیئات المقربین کی اور نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خواہ کیسا ہی کمال حاصل ہو جاوے مگر تکالیف شرعیہ کسی حال میں ساقط نہیں ہوتیں۔

قولہ تعالیٰ ولولا فضل اللہ علیک ورحمتہ لھمت طائفۃ منھم ان یضلوک دل علی عدم جواز الاعتماد علی علمہ او عملہ ولنعم ما قال الشیرازی ؎

عکیہ بر تقوی و دانش در طریقت کافری ست
راہرو گر صد ہنر دارد توکل باید ش

قولہ تعالیٰ۔ لاخیر فی کثیر من نجواھم الا من امر بصدقۃ الخ دل علی بطلان التعلیم الخفی الذی لا یوافق الکتاب والسنۃ کما یدعی حقیقتہ کثیر من جھلۃ الصوفیۃ۔

قولہ تعالیٰ ومن یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجرا عظیما دل منطوقا علی اعطاء الثواب للمخلص الذی لم یقصد الثواب وقصد محض المرضات وھو مفھوما علی ان سائر ثمرات الاعمال تابع للرضی فاذا قصد الرضی اعطی غیرہ مجانا۔

قولہ تعالیٰ ولامرنھم فلیغیرن خلق اللہ دخل فیہ حلق اللحیۃ فدل علی کون طریقۃ حلق اللحی شیطانیۃ وان سماہ الجھلۃ قلندریۃ۔

قولہ تعالیٰ لیس بامانیکم ولا امانی اھل الکتاب دل بعمومہ علی بطلان امثال ادعاء عدم المواخذۃ بالاعمال بکونھم اصحاب حال او منتسبین الی اھل الکمال فانہ امانی واکاذیب توارثھا اشریعۃ۔

قولہ تعالیٰ ولولا فضل اللہ علیک ورحمتہ لھمت طائفۃ منھم ان یضلوک (ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔) اس پر دال ہے کہ کسی کو اپنے علم یا عمل پر اعتماد جائز نہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ لاخیر فی کثیر من نجواھم الا من امر بصدقۃ الخ (ترجمہ عام لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں خیر نہیں ہوتی ہاں مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ خیرات کی یا اور کسی نیک کام کی یا لوگوں باہم اصلاح کر دینے کی ترغیب دیتے ہیں) جو تعلیم حقی موافق کتاب وسنت کے نہو جیسا بہت سے جاہل صوفی اسکو حق سمجھتے ہیں کہ طریقت بضاد شریعت کی تعلیم سینہ بسینہ جاری ہے یہ آیت اسکے بطلان پر دلالت کرتی ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ ومن یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجرا عظیما (ترجمہ اور جو شخص یہ کام کرے گا حق تعالیٰ کی رضا جوئی کے واسطے سو ہم اس کو بقریب اجر عظیم عطا فرماویں گے) یہ آیت منطوقاً اسپر دلالت کرتی ہے کہ جو مخلص ثواب کا قصد نکرے محض رضا کا قصد کرے اسکو ثواب بھی ملتا ہے اور مفہوماً اسپر دلالت کرتی ہے کہ تمام ثمرات اعمال کے رضا کے تابع ہیں جب رضا کا قصد کرتا ہے دوسرے ثمرات بلا قصد عطا ہو جاتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ ولامرنھم فلیغیرن خلق اللہ (ترجمہ اور میں اُن کو تعلیم دونگا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے) اسمیں ڈاڑھی مونڈانا بھی داخل ہے پس یہ دال ہے اس پر کہ جس طریق میں ڈاڑھی مونڈانا شعار ہو وہ طریق شیطانی ہے اگرچہ اُس کا جہلا رسے طریقہ قلندریہ نام رکھا ہے۔

قولہ تعالیٰ لیس بامانیکم ولا امانی اھل الکتاب۔ (ترجمہ نہ تمہاری تمناؤں سے کام چلتا ہے اور نہ اہل کتاب کی تمناؤں سے) یہ اپنے عموم مضمون سے اسپر دال ہے کہ بعضے لوگ جو دعوی کیا کرتے ہیں کہ چونکہ ہم اصحاب حال

یا منسوب الی اہل الکمال ہیں ہر اعمال بد سے ماخذہ نہوگا یہ دعوی باطل محض ہے کیونکہ ایسے دعاوی اکاذیب مردودہ عند الشریعت ہیں۔

قولہ تعالیٰ ومن احسن دینا ممن اسلم وجہہ للہ وھو محسن واتبع ملۃ ابراھیم حنیفا الما کان حاصل طریق الصوفیۃ الانقیاد ظاھرا وباطنا وکمال الاحسان المفسر فی الحدیث بان تعبد اللہ کانک تراہ الخ والحنیفیۃ ای المیل عن غیر اللہ تعالیٰ الیہ وحدہ دل الآیۃ[۲۳۶] علی کون طریقھم احسن الطرق کلھا۔

قولہ تعالیٰ (ترجمہ) ومن احسن دینا ممن اسلم وجہہ للہ وھو محسن واتبع ملۃ ابراھیم حنیفا۔ اور ایسے شخص سے زیادہ اچھا کس کا دین ہوگا جو کہ اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا دے اور وہ مخلص بھی ہو اور وہ ملت ابراہیم کا اتباع کرے جس میں کجی کا نام نہیں) حاصل طریق صوفیہ کا یہ امور ہیں انقیاد ظاہری و باطنی جو تفسیر ہے اسلام کی اور احسان جسکی تفسیر حدیث میں ہے ان تعبد اللہ کانک تراہ اور حنیفیت یعنی غیر اللہ سے یکسو ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنا اور آیت میں اس مجموعہ کو احسن طرق کہا گیا ہے تو آیت[۲۳۷] اسپر دال ہوئی کہ صوفیہ کا طریق احسن طرق ہے۔

قولہ تعالیٰ واحضرت الانفس الشح دل بعموم الانفس علی ان[۲۳۸] الطبعیات لا تزول عن الکاملین وانما تصیر مغلوبۃ فان عاد بعض آثارھا لم ینافی الکمال اذا لم یصر علیہ۔

قولہ تعالیٰ (ترجمہ) واحضرت الانفس الشح (اور نفوس کو حرص کے ساتھ اقتران ہوتا ہے) انفس کے عموم سے آیت اسپر دال[۲۳۹] ہے کہ امور طبعیہ کاملین سے بھی زائل نہیں ہوتے سو اگر کسی کامل میں اُن کے کچھ آثار عود کر آویں تو یہ منافی کمال نہیں جبکہ اُس پر اصرار نہو۔

قولہ تعالیٰ ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل الخ دل علی انہ لا یترک[۲۴۰] العمل الادنی اذا لم یقدر علی الاعلی کما ھو داب بعضھم من انتظارھم ھذہ القدرۃ فربما یفنی عمرھم ولا یقدرون۔

قولہ تعالیٰ (ترجمہ) ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل الخ (ترجمہ اور تم سے تو یہ کبھی نہ ہو سکے گا کہ سب بیبیوں میں برابری رکھو گو تمہارا کتنا ہی جی چاہے تو تم بالکل تو ایک ہی طرف نہ ڈھل جاؤ) آیت سے یہ معلوم ہوا کہ اگر عمل کے اعلیٰ درجہ پر قدرت نہو[۲۴۱] اُس کے ادنیٰ ہی درجہ پر عمل کرے اعلیٰ پر قادر ہونے کے انتظار میں نہ رہے بعض لوگوں کی عمر اسی انتظار میں فنا ہو جاتی ہے اور ادنیٰ سے بھی محروم رہتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ من کان یرید ثواب الدنیا فعند اللہ ثواب الدنیا والآخرۃ لما کان معنی الدنیا یعم کل عاجل ودخل فیہ الثمرات العاجلۃ الباطنۃ دل علی[۲۴۲] قبح ارادۃ السالک بعملہ ھذہ الثمرات۔

قولہ تعالیٰ من کان یرید ثواب الدنیا فعند اللہ ثواب الدنیا والآخرۃ (ترجمہ جو شخص دنیا کا معاوضہ چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ کے پاس دنیا و آخرت دونوں کا معاوضہ ہے) دنیا اپنے عموم مفہوم سے ہر عاجلہ غیر مامورہ بالحصول

شامل ہے اور اس عموم میں ثمرات باطنیہ عاجلہ بھی داخل ہو گئے تو آیت ان ثمرات کے مقصود و مراد بالعمل ہونے پر انکار کرتی ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علی انفسکم دل بعمومہ علی عدم الاستنکاف عن قبول الحق ولو عن مواد تی منہ وعن الاعتراف بخطأہ لا کعلماء الفتر ومشائخ الرسم یموتون انفسہم ویاد لون اقاویلہم وحملہم علی ذلک کبرہم۔

قولہ تعالیٰ۔ کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علی انفسکم (ترجمہ انصاف پر خوب قائم رہنے والے اللہ کیلئے گواہی دینے والے ہو اگرچہ اپنی ذات ہی پر ہو) آیت اپنے اطلاق سے اس پر دال ہے کہ قبول حق سے اور اپنی غلطی کا اعتراف کرنے سے استنکاف نہ کرے اگرچہ اپنے سے کم رتبہ شخص کے متنبہ کرنے سے ہو علماء قشر و مشائخ رسم کی طرح تمویہ و تاویل نکرے کہ منشا اس کا کبر ہے۔

قولہ تعالیٰ ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولی بہما یرد علی طریق من یفتخر بترجیح الفقیر علی الغنی مطلقا فکم من غنی متواضع تابع للحق وکم من فقیر متکبر ظالم فالی اللہ تعالیٰ الا ان یاتی بالقسط فی الغنی والفقر کما قال تعالیٰ فلا تتبعوا الہوی ان تعدلوا۔

قولہ تعالیٰ۔ ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولی بہما (ترجمہ وہ شخص اگر امیر ہو تو اور غریب ہو تو دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعلق ہے) یہ آیت اس شخص کے طریق پر بھی رد کرتی ہے جو فقیر کو غنی پر ترجیح دینے پر فخر کرتے ہیں حالانکہ بہت سے غنی متواضع اور تابع للحق ہوتے ہیں اور بہت سے فقیر مطلقاً ظالم متکبر ہوتے ہیں سو حق تعالیٰ دونوں کے بارہ میں عدل ہی کو پسند کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد ہے فلا تتبعوا الہوی ان تعدلوا۔

قولہ تعالیٰ۔ یا ایہا الذین امنوا امنوا دل علی کون مراتب الایقان غیر متناہیۃ ای غیر واقفۃ علی حد ومن ثم قیل ؎

اے برادر بے نہایت در گہے ست
ہر چہ بروے میرسی بروے مایست

قولہ تعالیٰ۔ یا ایہا الذین امنوا امنوا الآیۃ (ترجمہ اے ایمان والو تم اعتقاد رکھو الخ) آیت دال ہے اس پر کہ یقین کے مراتب غیر متناہی یعنی لا تقف عند حد میں ہر مرتبہ والا آئندہ مرتبہ کے تحصیل کا مامور ہے اسی سے کہا گیا ہے ؎ اے برادر بے نہایت در گہیست
ہر چہ بروے میرسی بروے مایست

قولہ تعالیٰ۔ ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم سبیلا فی الرجوع ومعنی نفیہ استبعادہ وقوعہ فان من تکرر منہم الارتداد وازدیاد الکفر والاصرار علیہ صار بحیث قد ضربت قلوبہم بالکفر وتمرنت علی الردۃ۔

قولہ تعالیٰ۔ ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم سبیلا (ترجمہ بلاشبہ جو لوگ مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے پھر مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے اللہ تعالیٰ ایسوں کو ہرگز نہ بخشیں گے اور نہ انکو رستہ دکھائیں گے روح المعانی میں ہے کہ یہ مقصود نہیں کہ اگر اخلاص کے ساتھ ایمان لاویں تب بھی مقبول نہیں۔

(باقی آئندہ)

وکان الایمان عندهم ادون شئ واهونه فلا یکادون یقربون منه قید شبر لیتاهلوا للمغفرة وهدایة سبیل الجنة لانهم لو اخلصوا الایمان لم یقبل منهم ولم یغفر لهم اهـ قلت وبقاس علیه حال من اختار طریق القوم ثم اعرض ثم اختار ثم اعرض ومازال یتلاعب کذلك فاکثر ما یشاهد من حاله الخذلان وعدم التوفیق للصلاح والخیر نعوذ باللہ من الحور بعد الکور۔

بلکہ مقصود اس نفی سے اس کے وقوع کا استبعاد ہے کہ بار بار ارتداد کرنے سے اور اسپر اصرار کرنے سے عادۃً قلب مسخ ہو جاتا ہے جسکے بعد اکثر ایمان کی توفیق نہیں ہوتی تاکہ اُسپر مغفرت اور ہدایت طریق جنت کی مرتب ہو آہ اور اس پر قیاس کیا جاتا ہے کہ جو شخص طریق قوم کو اختیار کر کے اُس سے اعراض کرے اور اس طرح بار بار اختیار اور اعراض کیا کرے اور اسکو ایک ملعبہ بنالے تو مشاہدہ میں آیا ہے کہ اکثر ایسے شخص کو خذلان ہوتا ہے اور خیر وصلاح کی توفیق نہیں ہوتی نعوذ باللہ من الحور بعد الکور

قولہ تعالیٰ ایبتغون عندهم العزة فان العزة لله جمیعا فیه ذم بطلب الجاہ وهو ظاهر۔

قولہ تعالیٰ ایبتغون عندهم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا (ترجمہ کیا اُن کے پاس معزز رہنا چاہتے ہیں سو عزت تو سارا خدا تعالیٰ کے قبضے میں ہے) اسمیں طلب جاہ کے مذموم ہونے پر صریح دلالت ہے۔

قولہ تعالیٰ فلا تقعد وا معهم حتی یخوضوا فی حدیث غیره دل علی قبح مجالسة المخالف للطریق لاسیما فی عین وقت اظهار الخلاف۔

قولہ تعالیٰ فلا تقعدوا معہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ (ان لوگوں کے پاس مت بیٹھو جب تک کہ وہ کوئی اور بات شروع نہ کردیں) اسپر دال ہے کہ مخالف طریق کے ساتھ مجالست کرنا قبیح ہے خصوص جس وقت میں وہ خلاف کا اظہار بھی کرے

قولہ تعالیٰ اذا قاموا الی الصلوة قاموا کسالی یراؤن الناس الخ تقئید الکسل باراءة الناس یدل علی ان المراد الکسل الاعتقادی لا الطبعی فلا یلام علی الطبعی منه ومن لم یدر من ذلك اکثر علیه التشویش فاضر باطنه۔

قولہ تعالیٰ اذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالی یراؤن الناس (ترجمہ اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بہت ہی کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں) کسل کا ریا کی ساتھ مقید کرنا اسپر دال ہے کہ کسل سے مراد کسل اعتقادی ہے نہ کہ کسل طبعی سو طبعی پر ملامت نہیں اور جسکو اسکی تحقیق نہیں وہ تشویش کو بڑھا لیتا ہے جس سے اُسکے باطن کو مضرت پہنچتی ہے

قولہ تعالیٰ لا یحب اللہ الجهر بالسوء من القول الا من ظلم مع قوله تعالیٰ ان تبدوا خیرا او تخفوه او تعفوا عن سوء فان اللہ کان عفوا قدیرا دل الاول علی جواز الانتصار بالشکایة والثانی علی احبیة الصبر والعفو والاول لشان الضعفاء والثانی لشان اهل العزم والحکمة فی الاول طهارة القلب من الغل

قولہ تعالیٰ لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم مع قولہ تعالیٰ ان تبدوا خیرا او تخفوہ او تعفوا عن سوء فان اللہ کان عفوا قدیرا (ترجمہ اللہ تعالیٰ بری بات زبان پر لانے کو پسند نہیں کرتے بجز مظلوم کے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتے ہیں خوب جانتے ہیں اگر نیک کام علانیہ کردیا خفیہ کردیا کسی برائی کو معاف کردو تو اللہ تعالیٰ

وفی الثانی عروج الروح الی الغل[۲۴۸]

بڑے معاف کرنیوالے ہیں پوری قدرت والے ہیں) پہلی آیت جواز انتقام پر دال ہے کہ شکایت بھی اسکی ایک فرد ہے اور

دوسری آیت صبر اور عفو کے محبوب ہونے پر دال ہے اور اول ضعفاء کی شان ہے اور اسمیں یہ مصلحت ہے کہ قلب کینہ سے صاف ہو جاتا ہے اور دوسری شان ہے اہل ہمت کی اسمیں مصلحت عروج الی القرب ہے

قولہ تعالیٰ یسئلک اھل الکتاب ان تنزل علیھم کتابا من السماء یدل علی الانکار[۲۴۹] علی من یعتقد فی الشیخ ان افاضۃ البرکات السماویۃ فی اختیارہ ویطلبھا منہ۔

قولہ تعالیٰ۔ یسئلک اھل الکتاب ان تنزل علیھم کتابا من السماء (ترجمہ آپ سے اہل کتاب یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ اُن کے پاس ایک خاص نوشتہ آسمان سے منگا دیں) اسمیں قیاساً اُس شخص کی ذم پر دلالت ہے جو افاضہ برکات سماویہ کو شیخ کے اختیار میں سمجھکر اُس سے درخواست کرے۔

قولہ تعالیٰ فقالوا ارنا اللہ جھرۃ یدل علی[۲۴۹] الانکار علی من یعتقد وقوع الرویۃ فی النشأۃ الدنیویۃ

قولہ تعالیٰ فقالوا ارنا اللہ جھرۃ (ترجمہ اور یوں کہنا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ کو کھلم کھلا دکھلا دو) اسمیں اُس شخص پر انکار ہے جو نشاۃ دنیویہ میں وقوع رویت کا اعتقاد رکھے۔

قولہ تعالیٰ فبظلم من الذین ھادوا حرمنا علیھم طیبات احلت لھم یشابھہ قبض لواردات عن السالک ببعض المعاصی۔

قولہ تعالیٰ فبظلم من الذین ھادوا حرمنا علیھم طیبات احلت لھم (ترجمہ سو یہود کے ان ہی بڑے بڑے جرائم کے سبب ہمنے بہت سی چیزیں جو ان کے لئے حلال تھیں اُن پر حرام کر دیں) اسی کے مشابہ ہے معاصی کے سبب سالک سے واردات کا قبض۔

قولہ تعالیٰ ولا تقولوا ثلثۃ دل علی بطلان الحلول والاتحاد کما یعتقدہ بعض جھلۃ الصوفیۃ

قولہ تعالیٰ ولا تقولوا ثلثۃ (ترجمہ اور یوں مت کہو کہ تین ہیں) حلول و اتحاد کے بطلان پر صریح دال ہے جیسا بعض جہلاء صوفیہ معتقد ہیں۔

قولہ تعالیٰ لن یستنکف المسیح ان یکون عبداً للہ کما قال فی مریم قال انی عبد اللہ مباھاۃ بالعبودیۃ ودل بالتعلی کون ذلک اقصی مراتب الشرف وفی الروح وقد اشار القاضی عیاض الی شرف العبودیۃ بقولہ ؎ وما زادنی عجبا ویتھا + وکدت باخمصی اطأ الثریا + دخولی تحت قولک یا عبادی + وجعلک خیر خلقک لی نبیا +

قولہ تعالیٰ لن یستنکف المسیح ان یکون عبداً للہ (ترجمہ مسیح ہرگز خدا کے بندہ ہونے سے عار نہیں کرینگے) جیسا سورہ مریم میں مباہاۃً عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے انی عبد اللہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عبدیت اعلیٰ مراتب شرف میں اعلیٰ مرتبہ ہے۔

الحاشیۃ فی الروح یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم نھی للیھود والنصاری عند الکثیر من مساواتنا

الحاشیہ قولہ تعالیٰ یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم روح میں ہے کہ اسکے مخاطب یہود و نصاریٰ ہیں

وقد غلا الفريقان في دينهم اما اليهود فتعمقوا في الظواهر ونفى البواطن فحطوا عيسى عليه السلام عن درجة النبوة والتخلق باخلاق الله تعالى و اما النصارى فتعمقوا في البواطن ونفى الظواهر فرفعوا عيسى عليه السلام الى درجة الالوهية ولا تقولوا على الله الا الحق بالجمع بين الظواهر والبواطن فالجمع والتفصيل كما هو التوحيد المحمدي۔

اور دونوں دین میں غلو کرتے تھے سو یہود کا تو غلو یہ تھا کہ وہ ظواہر میں بہت تعمق کرتے تھے اور بواطن کی نفی کرتے تھے حتی کہ عیسی علیہ السلام کی نسبت تخلق باخلاق اللہ و مظہریت صفات حق کا بھی انکار کر دیا۔ اور نصاری کا غلو یہ تھا کہ وہ بواطن میں تعمق کرتے تھے اور ظواہر کی نفی کرتے تھے حتی کہ عیسی علیہ السلام کو تخلق و مظہریت سے تجاوز کر کے درجۂ الوہیت تک پہونچا دیا اور یہ جو فرمایا ولا تقولوا علی اللہ الا الحق یہ حق جمع کرتا ہے درمیان ظاہر اور باطن کے جیسا توحید محمدی ہے۔

تمت سورة النساء

تمت سورة النساء

وستليها سورة المائدة انشاء الله تعالى

ملحقة من رسالة التائيد المذكورة في آخر التمهيد

سورة النساء

قوله تعالى ولا تؤتوا السفهاء اموالكم فالسفيه عند المشايخ هو النفس اى لا تصرفوا في اموالكم الا على خلاف النفس والهوى فان مالت النفس الى البذل (اى مما فيه احتمال حظ النفس) فامسك وان مالت الى الامساك فابذل ولا تتبع النفس في هواها ولا تلتفت اليه الا زجرا وردعا ولا تشاوره فانه سفيه وشاور العقل والدين واعمل ما يأمرك المقصود من هذا التقرير اشتراك الحكم باشتراك العلة في السفهاء والنفس لا تفسير السفهاء بالنفوس فافهم۔

قوله تعالى ومن يخرج من بيته مهاجرا الى الله ورسوله ثم يدركه الموت فقد وقع اجره على الله

اضافہ از رسالہ تائید

سورة النساء

قولہ تعالیٰ ولا تؤتوا السفہاء اموالکم سو بیوقوف کا مصداق مشائخ کے نزدیک نفس ہے یعنی اپنے مالوں میں وہی تصرف کرو جو نفس اور خواہش کے خلاف ہو تو اگر نفس خرچ کرنے کی طرف مائل ہو (یعنی جس خرچ میں کچھ احتمال حظ نفس کا ہو) تو رک جاؤ اور اگر بخل کی طرف مائل ہو تو خرچ کرو اور نفس کا اتباع اسکی خواہش میں مت کرو، اور نہ اسکی طرف بجز اسپر زجر و توبیخ رکھنے کے التفات کرو اور نہ اس سے مشورہ لو کیونکہ وہ بیوقوف ہے اور عقل و دین سے مشورہ لو اور جو کچھ یہ دونوں کہیں اسپر عمل کرو۔ (مقصود اس تقریر سے سفہاء اور نفس کے حکم کا مشترک ہونا ہے بوجہ اشتراک علت کے نہ کہ سفہاء کی تفسیر کرنا نفوس کی ساتھ خوب سمجھ لو)

قولہ تعالیٰ ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ

قوله تعالیٰ من بیته ای مما سکن الیه قلبه من اشیاء الدنیا کالنفس والهوی والشهوات مهاجرا عن کل ماسوی الله تعالیٰ وسوی رسوله صلی الله علیه وسلم فاومات قبل التمکن فقد وقع اجره علی الله لزم الله تعالیٰ اتمام نیته وایصاله الی مقصوده وهو الله تعالیٰ (والمقصود قیاس هجرة علی هجرة وتسمیة المرید مهاجرا وارد فی الحدیث والمهاجر من هجر ما نهی الله عنه ورسوله)

یہ جو ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے گھر سے یعنی اُن اشیاء دنیویہ سے جنکی ساتھ اسکو دلچسپی ہو جیسے نفس اور خواہش اور شہوات اور مہاجر سے مراد یہ کہ جو چیز اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ہو اسکو چھوڑ دینے والا ہو تو ایسا شخص اگر قبل حصول مراد کے مرگیا تو اُس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہوگیا۔ اُسکی نیت کو پورا کرنا اور اُس کو مقصود تک کہ وہ اللہ تعالیٰ ہے پہونچا دینا اللہ کے ذمہ ہوگا (اور مقصود آیت کی تفسیر نہیں بلکہ ایک ہجرت کا دوسری ہجرت پر قیاس کرنا ہے اور مرید کو مہاجر فرمانا خود حدیث میں وارد ہے کہ بڑا مہاجر وہ شخص ہے جو اُسکو چھوڑ دے جسے اللہ تعالیٰ نے اور اُس کے رسول نے منع فرمایا ہے)

قوله تعالیٰ ومن احسن دینا ممن اسلم وجهه ای نفسه وذاته وصفاته وشخصه وجوارحه کله لله خالصا مخلصا ویجعل کل اعماله لله علی وفق رضاء الله۔

قوله تعالیٰ ومن احسن دینا ممن اسلم وجهه لله۔ یعنی اپنے نفس کو اور اپنی ذات کو اور اپنی صفات کو اور اپنے جسم کو اور اپنے اعضاء کو سب کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص مخلص کردے اور اپنے سب کاموں کو اللہ کیلئے اُسکی رضامندی کے موافق کردے۔

قوله تعالیٰ واتخذ الله ابراهیم خلیلا خلیل وہ محب ہے جو محبوب کی جانب سے بعض معاملات شریفہ عظیمہ کے ساتھ مخصوص ہو تو اس بنا پر ہر خلیل حبیب ہے اور ہر حبیب خلیل نہیں اور اس بنا پر اللہ تعالیٰ کے سب نبی اُسکے خلیل ہیں اور اسی طرح تمام اولیا اور عارفین بھی اور فائدہ ابراہیم علیہ السلام کی تخصیص ذکری کا یہ ہے کہ آپ کے زمانہ میں کوئی دوسرا (اس مرتبہ کا) اللہ کا خلیل نہ تھا۔

قوله تعالیٰ واتخذ الله ابراهیم خلیلا خلیل وہ محب ہے جو محبوب کی جانب سے بعض معاملات شریفہ عظیمہ کے ساتھ مخصوص ہو تو اس بنا پر ہر خلیل حبیب ہے اور ہر حبیب خلیل نہیں اور اس بنا پر اللہ تعالیٰ کے سب نبی اُسکے خلیل ہیں اور اسی طرح تمام اولیا اور عارفین بھی اور فائدہ ابراہیم علیہ السلام کی تخصیص ذکری کا یہ ہے کہ آپ کے زمانہ میں کوئی دوسرا (اس مرتبہ کا) اللہ کا خلیل نہ تھا۔

انتهت الملحقة

اضافہ تمام ہوا

سورة المائدة

سورۃ المائدہ

قوله ان الله یحکم ما یرید فیه اشارة الی الرد عن ابتغاء الاسرار فی الاحکام لهیبة تحیت تقف

قوله تعالیٰ ان الله یحکم ما یرید (ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ جو چاہیں حکم کریں) اسمیں اسرار احکام کی تفتیش کی ممانعت

فوض فی الاسرار کی نا پسندیدگی

دونما الافکار

قولہ تعالیٰ یاایہا الذین امنوا لا تحلوا شعائر اللہ ولا الشہر الحرام ولا الہدی ولا القلائد ولا آمین البیت الحرام یبتغون فضلا من ربہم ورضوانا فی الروح قال الحسن وغیرہ المراد بالآمین ہم المشرکون خاصۃ والمراد من الفضل حینئذ الربح فی تجاراتہم ومن الرضوان ما فی زعمہم آہ ففیہ رعایۃ من یرید رضا اللہ تعالیٰ ولو اخطاء فی طریقہ وفی قولہ تعالیٰ من ربہم واضافۃ الرب الی ضمیرہم اشارۃ الی ان اللہ تعالیٰ رب العالمین لا المسلمین فقط ففیہ وسعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

قولہ تعالیٰ واذا حللتم فاصطادوا فی ورود صیغۃ الامر الذی حقیقتہ الایجاب مع کون الاصطیاد مباحا دلالۃ علی ان مباشرۃ المباح الذی یتوہم حظرہ مطلوب کالواجب ولقد علمت بہ ما ینبغی من المعاملۃ فی مباحات ترکہا المتشددون فی الزہد اعتقادا او عملا کانہا حرام کبعض الاطعمۃ والالبسۃ۔

قولہ تعالیٰ ولا یجرمنکم شنآن قوم ان صدوکم عن المسجد الحرام ان تعتدوا فیہ دلالۃ علی ان البغض ولو فی اللہ لا یبیح الاعتداء عن الحدود الشرعیۃ فی المعاملات مع المبغوضین

کی طرف اشارہ ہے۔

قولہ تعالیٰ یاایہا الذین آمنوا لا تحلوا شعائر اللہ ولا الشہر الحرام ولا الہدی ولا القلائد (ترجمہ اے ایمان والو بے حرمتی نہ کرو خدا تعالیٰ کی نشانیوں کی اور نہ حرمت والے مہینے کی اور نہ حرم میں قربانی ہونے والے جانور کی۔ اور نہ اُن جانوروں کی جنکے گلے میں پٹے پڑے ہیں) اس سے تبرکات کی تعظیم بوجہ تعلق ذات واجب التعظیم کے مفہوم ہوتی ہے۔

قولہ تعالیٰ ولا آمین البیت الحرام یبتغون فضلا من ربہم ورضوانا (ترجمہ اور نہ اُن لوگوں کی جو کہ بیت الحرام کے قصد سے جارہے ہوں اپنے رب کے فضل اور رضامندی کے طالب ہوں) حسن نے فرمایا کہ مراد اس سے خاص مشرکین ہیں اور فضل سے مراد تجارت کا نفع اور رضوان سے مراد اُن کے زعم کے موافق پس اس سے معلوم ہوا کہ طالب رضائے حق قابل رعایت ہے اگرچہ اُس کے طریق میں اسنے خطا ہی کی ہو اور من ربہم میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے نہ کہ صرف رب المسلمین ہی پس اسمیں وسعت رحمت اللہ کا بیان ہے۔

قولہ تعالیٰ واذا حللتم فاصطادوا (ترجمہ اور جب تم احرام سے باہر آجاؤ تو شکار کیا کرو) باوجود اصطیاد کے مباح ہونے کے اسمیں صیغہ امر کا وارد ہونا دال ہے اسپر کہ جس مباح کے ترک سے اُس کے ممنوع ہونیکا شبہ ہونے لگے اس مباح کا کرنا مطلوب ہے، اس سے سمجھ لیا جاوے کہ بعض متشددین جو بعض مباحات کے ترک میں مثل حرام کے مبالغہ و تشدد کرتے ہیں اُنمیں کیا طرز عمل ہونا چاہیئے۔

قولہ تعالیٰ ولا یجرمنکم شنآن قوم ان صدوکم عن المسجد الحرام ان تعتدوا (ترجمہ اور ایسا نہ ہو کہ تمکو کسی قوم سے جو اسی سبب سے بغض ہے کہ اُنھوں نے تمکو مسجد حرام سے روکدیا تھا وہ تمھارے لئے اسکا باعث ہوجاوے

کہ تم حد سے نکل جاؤ) اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی سے بغض فی اللہ بھی ہو تاہم اس کے معاملات میں حدود شرعیہ سے تجاوز جائز نہیں

قولہ تعالیٰ وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان فیہ ان المقدمات لہا احکم المقاصد حسنا وقبحا وھو من اکثر ما یستعملہ اہل التربیۃ من المشایخ وفی تقدیم الامر علی النہی تقدیم التحلیۃ علی التخلیۃ۔

قولہ تعالیٰ وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (ترجمہ اور نیکی اور تقوی میں ایک دوسرے کی اعانت کرتے رہو اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو) اسمیں دلالت ہے اس پر کہ مقدمات کو حسن و قبح میں مقاصد کا حکم دیا جاتا ہے اور اس قاعدہ کو مشایخ اہل تربیت بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں اور امر کو نہی پر مقدم کرنے میں تحلیہ کی تقدیم ہے تخلیہ پر۔

قولہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم فیہ دلالۃ علی ان الاستنباط الائمۃ الفقہاء والصوفیۃ من نصوص الدین ہو من الدین فانہ لو کان غیر دین لم یوذن فی الاستنباط بعد الحکم علی الدین بالاکمال فانہ یستلزم الاذن فی غیر الدین وہو المراد بقولہم القیاس مظہر لا مثبت فدل علی وجوب اتباع المجتہدین والمشایخ۔

قولہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم (ترجمہ آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا) اسمیں دلالت ہے اس پر کہ فقہاء ظاہر و باطن نے نصوص سے جو مستنبط کیا ہے سب دین ہے ورنہ بعد اکمال دین کے اس کی اجازت نہ ہوتی کہ اس سے غیر دین کی اجازت دینا یا دین کا غیر مکمل ہونا لازم آتا ہے پس آیت دال ہوئی مجتہدین و مشایخ کے اتباع کے وجوب پر۔

قولہ تعالیٰ فمن اضطر فی مخمصۃ غیر متجانف لاثم تفسیرہ ما فی الایات الاخر من قولہ تعالیٰ غیر باغ ولا عاد وفی الروح سورۃ الانعام قال الحسن فی تفسیر غیر باغ ای غیر متناول للذۃ اھ فدل علی ان ما اذن فیہ للضرورۃ لا یجوز فیہ قصد اللذۃ کما اذا نظر الطبیب او الشاہد الی العورۃ او المرأۃ یحرم فیہ قصد الشہوۃ وفیہ من الاہتمام فی صون القلب ما لا یخفی۔

قولہ تعالیٰ فمن اضطر فی مخمصۃ غیر متجانف لاثم (ترجمہ پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے تاب ہو جاوے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو) اس کی تفسیر دوسری آیتوں میں آئی ہے غیر باغ ولا عاد اور غیر باغی کی تفسیر حسن سے آئی غیر متناول للذۃ اھ اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی بضرورت اجازت دیجاوے اس سے حظ نفس کا قصد جائز نہیں جیسے طبیب یا گواہ عورت کو یا اس کے بدن کو بضرورت دیکھے تو بقصد شہوت حرام ہے اور اس سے قلب کی حفاظت کا خاص اہتمام مفہوم ہوتا ہے۔

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ واذا حللتم فاصطادوا فی الروح ای اذا رجعتم الی البقاء بعد الفناء فلا جناح علیکم فی التمتع اھ قلت ویبتنی علی الاشارۃ بالجمع الی السلوک وبالاحلال الی اتمامہ وفیہ ولا یجرمنکم شنان قوم ان صدوکم عن المسجد الحرام ان تعتدوا ای لا یکسبنکم بغض القوی النفسانیۃ بسبب ضدہا ایاکم عن السلوک ان تعتدوا علیہا او تقہروہا بالکلیۃ فتتعطل وتضعف عن منافعہا اھ قلت ہو نوع من قیاس

نظیر علی نظیر لا من باب التفسیر وفیہ فمن اضطر الی تناول لذۃ فی محصۃ وھی الھیجان الشدید النفس غیر متجانف لاثم غیر متحرف لرذیلۃ فان اللہ غفور رحیم فیستر ذلک ویرحم بمدد التوفیق وفیہ ومن یکفر بالایمان بان ینکر الشرائع والحقائق ویمتنع من قبولھا فقد حبط عملہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین بانکارہ الشرائع والحقائق اھ بتغیر یسیر۔

قولہ تعالیٰ ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطھرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون فیہ ان الرخصۃ[۲۶۴] الشرعیۃ لا نقص فیھا فوجدان الضیق فیھا مزاحمۃ للحق کما علیہ الغالون فی العمل۔

قولہ تعالیٰ ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطھرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون (ترجمہ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہیں کہ تم پر کوئی تنگی ڈالیں لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ تمکو پاک صاف رکھے اور یہ کہ تم پر اپنا انعام تام کرے تاکہ تم شکر ادا کرو) اس سے معلوم ہوا کہ رخص شرعیہ[۲۶۴] میں نقص کے شبہ سے تنکدل ہونا جیسا کہ عمل میں غلو کرنے والے سمجھتے ہیں حق کی مزاحمت ہے۔

قولہ تعالیٰ ولا یجرمنکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا فیہ النھی عن العمل بالطبعیات فی المعاملات وھو من المجاھدات۔

قولہ تعالیٰ ولا یجرمنکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا (ترجمہ اور کسی خاص لوگوں کی عداوت تمکو اس بات پر نہ جما دے کہ تم عدل نہ کرو) اس میں معاملات میں طبعیات[۲۶۵] پر عمل کرنے کی ممانعت ہے اور یہ منجملہ مجاہدات ہے۔

قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ھم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیھم فکف ایدیھم عنکم فیہ رد[۲۶۶] علی من یحقر نعم اللہ تعالیٰ الدنیویۃ فان ما من العظیم لیس بحقیر وا کثر الجاھلین باللہ تعالیٰ یفرطون فیہ۔

قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ھم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیھم فکف ایدیھم عنکم (ترجمہ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کی انعام کو یاد کرو جو تم پر ہوا ہے جب کہ ایک قوم اس فکر میں تھی کہ تم پر دست درازی کریں سو اللہ تعالیٰ نے تم پر ان کا قابو نہیں چلنے دیا) اس میں اس شخص[۲۶۶] پر رد ہے جو خدا تعالیٰ کی دنیوی نعمتوں کو حقیر سمجھتا ہے جیسا اکثر جاہل افراط کرتے ہیں۔

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا الخ فی الروح امر بالتطھیر لاجل الوقوف بین یدی الملک الکبیر جل شانہ وعظم سلطانہ وبدأ بالوجہ لانہ سبحانہ وتعالیٰ نقش فیہ خاتم صفاتہ وقال بعض العارفین ھذا خطاب للمومنین بالایمان العملی اذا قاموا عن نوم الغفلۃ وقصدوا صلوٰۃ الحضور والمناجاۃ الحقیقیۃ والتوجہ الی الحق ان یطھروا وجوہ قواھم بماء العلم النافع الطاھر المطھر من علم الشرائع والاخلاق والمعاملات الذی یتعلق بازالۃ الموانع عن لوث صفات النفس وایدیکم ای ظھورھا ایضا اکمروقدرکم عن دنس تناول الشھوات والتصرفات فی موادا وبسرؤسکم امسحوا برؤسکم وارجلکم فان القلب ذو وجھین احدھما الی الروح والرأس ھنا اشارۃ الیہ والثانی الی النفس وقواھا

واحری بالرجل ان تکون اشارۃ الیہ وان کنتم جنبا فاطہروا الجنابۃ غربۃ البعد عن موطنہ الذی یلیق بہ ولیس الا العبودیۃ وکل ذلک یوجب التطہیر وان کنتم مرضی بادواء الرذائل وعلی سفر فی بیداء الجہالۃ والحیرۃ لطلب الشہوات اوجاء احد منکم من الغائط ای الاشتغال بلوث المال ملوثا بمحبتہ او لامستم النساء ای لازمتم النفوس وباشرتموہا فی قضاء وطرہا فلم تجدوا ماء علما یہدیکم الی التخلص عن ذلک فتیمموا صعیدا طیبا ارجعوا الی المرشدین ارباب الاستعداد فامسحوا بوجوہکم وایدیکم ای امسحوا اذواتکم وصفاتکم بما یتصاعد من انوار استعدادہم وتخلقوا باخلاقہم واسلکوا مسالکہم حتی تمحی عنکم تلک الہیات المہلکۃ وتبقی انفسکم صافیۃ (یعنی اذا لم یمکن الاستعانۃ بالتحقیق فاستعینوا بصحبۃ المشائخ) ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ای من ضیق ومشقۃ بکثرت المجاہدات ولکن یرید لیطہرکم من الصفات الخبیثۃ ویتم نعمتہ علیکم بالتکمیل ولعلکم تشکرون نعمۃ الکمال بالاستقامۃ والقیام بحق العدالۃ عند البقاء بعد الفناء واذکروا نعمۃ اللہ وثاقہ قال ابو عثمان النعم کثیرۃ واجلہا المعرفۃ بہ سبحانہ والمواثیق کثیرۃ اجلہا الایمان یا ایہا الذین اٰمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ہم قوم ای من قوی نفوسکم المحجوبۃ وصفاتہا ان یبسطوا الیکم ایدیہم بالاستیلاء والقہر لتحصیل مآربہم واذاہا فکف ایدیہم عنکم ای فمنعہا عنکم بما اراکم من طریق التطہیر والتنزیہ واتقوا اللہ واجعلوہ سبحانہ وقایۃ فی قہرہا ومنعہا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون برؤیۃ الافعال کلہا منہ عزوجل اہ ملخصا۔

لفظ الی ہم وایدیکم من سورۃ المائدۃ فی روح المعانی ۱۲ منہ

قولہ تعالیٰ وبعثنا منہم اثنی عشر نقیبا فیہ اصل لتسلیط الشیوخ خلفائہم نیابۃ عنہم علی عوام المریدین لتعہدہم وتصفح احوالہم للتربیۃ فیکلون کلا الی من بینہم مناسبۃ

قولہ تعالیٰ وبعثنا منہم اثنی عشر نقیبا (ترجمہ اور بھیجے ان میں سے بارہ سردار مقرر کئے) اسمیں اصل ہے مشائخ اہل تربیۃ کی اس عادت کی کہ مریدین پر اپنے نائبوں کو اس غرض سے مسلط کردیتے ہیں کہ وہ ان کی اصلاح وتعلیم کی نگرانی کریں اور ان کو ایسوں کے سپرد کرتے ہیں جنمیں باہم مناسبت ہو۔

تسلیط الخلفاء علی المریدین ۲۶

قولہ تعالیٰ فبما نقضہم میثاقہم لعناہم وجعلنا قلوبہم قاسیۃ لما کان لبعض اقسام القبض ہی القساوۃ دل علی تسببہ عن المعاصی والمسئلۃ معروفۃ وقولہ تعالیٰ یحرفون الکلم عن مواضعہ الدال علی الاجتراء علی التحریف وقولہ تعالیٰ ونسوا حظا مما ذکروا بہ المفسر عند بعضہم بسقوط اشیاء من التوراۃ

قولہ تعالیٰ فبما نقضہم میثاقہم لعناہم وجعلنا قلوبہم قاسیۃ (ترجمہ تو صرف ان کی عہد شکنی کی وجہ سے انکو اپنی رحمت سے دور کردیا اور ہمنے ان کے قلوب سخت کردیا) چونکہ بعض اقسام قبض سے یہ قساوت بھی ہے آیت ۲۶۸ سے معلوم ہوا کہ معاصی سے بھی قبض ہوتا ہے اور یحرفون الکلم سے (جو کہ جرأت علی التحریف پر دال ہے) اور نسوا حظا مما ذکروا بہ سے (جسکی تفسیر بعض نے یہ کی ہے کہ اس معصیت کی نحوست سے بہت سے مضامین توریت کے انکے حافظہ سے ساقط ہوگئے تھے) یہ معلوم ہوا کہ ایسے قبض سے معاصی بھی ہوتے ہیں پس یہ قبض معاصی کا منشا بھی ہوا اور معاصی اس سے ناشی بھی ہیں۔

بعض اقسام قبض کا معاصی کیلئے منشا اور بعض معاصی کا قبض سے ناشی ہونا ۲۶۸

(باقی آئندہ)

عن حفظهم لشومر ذلك كما في روح المعاني دل على سببية هذا القبض لامثال هذه المعاصي فهذا القبض كما ينشأ عن المعاصي كذلك ينشأ عنه المعاصي۔

قوله تعالى فنسوا حظا مما ذكروا به فاغرينا بينهم العداوة الخ دل على ان المعاصي كما هي سبب لنكال الآخرة كذلك هي سبب لنكال الاولى

قولہ تعالیٰ فنسوا حظا مما ذکروا بہ فاغرینا بینھم العداوۃ (ترجمہ سو وہ ہی جو کچھ اُن کو نصیحت کی گئی تھی اُسمیں سے اپنا ایک بڑا حصہ فوت کر بیٹھے تو ہمنے اُن میں باہم قیامت تک کیلئے بغض و عداوت ڈالدیا) دال ہے اسپر کہ معاصی جیسا عقاب آخرت کا سبب ہیں اسی طرح عقاب دنیا کا بھی کیونکہ خانہ جنگی یقیناً دنیا میں عقاب ہے۔

قوله تعالى ويعفو عن كثير في روح المعاني اى ولا يظهر كثيرا مما تخفونه اذا لم تدع اليه داعية دينية صيانة لكم عن زيادة الافتضاح اه فيه ان اهل الله لا يقصدون بعدا وتهم محض شفاء الغيظ النفساني اذا لم يترتب عليه الغرض الديني

قولہ تعالیٰ ویعفوا عن کثیر (ترجمہ اور بہت سے امور کو واگذاشت کر دیتے ہیں) روح میں اسکی تفسیر یہ کی ہے کہ تمھارے بہت سے مخفی کئے ہوئے مضامین کو ظاہر نہیں فرماتے جبکہ اُس کا کوئی دینی قوی داعی نہو تاکہ تمھاری رسوائی فضیحت نہو آہ اس سے معلوم ہوا کہ اہل اللہ عداوت میں بھی محض شفاء غیظ نفسانی کا قصد نہیں کرتے یعنی جب اُسمیں مصلحت دینی نہو تو غیظ پر عمل نہیں کرتے۔

قوله تعالى يهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام دل على ان اصل المقصود هو ابتغاء الرضوان والوصول الى الجنة تابع له۔

قولہ تعالیٰ یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام (ترجمہ اور ایک کتاب واضح کہ اُس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کو جو رضائے حق کے طالب ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتے ہیں) اسپر دال ہے کہ اصل مقصود طلب رضا ہے اور دخول جنت اُسکے تابع ہے۔

قوله تعالى لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم صريح في الرد على القائلين بالاتحاد بين الخلق والحق۔

قولہ تعالیٰ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم (ترجمہ بلاشبہ وہ لوگ کافر ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہیں مسیح بن مریم ہیں) اسمیں اُن لوگوں پر صریح رد ہے جو حق اور خلق میں اتحاد کے قائل ہیں۔

قوله تعالى وقالت اليهود والنصارى نحن ابناء الله واحباءه الخ فيه الرد على من يدعي القرب لدى لا يؤاخذ معه على المعصية وكان مرادهم ذلك كما ينبئ عنه الرد عليهم بقوله تعالى قل فلم

قولہ تعالیٰ وقالت الیھود والنصاری نحن ابناء اللہ واحباءہ الخ (ترجمہ اور یہود و نصاریٰ دعوی کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اُس کے محبوب ہیں) اسمیں اُس شخص پر رد ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے قرب کا مدعی

بعذ بکم بذ نوبکم۔
تھی جیسا قل فلم یعذ بکم بذ نوبکم سے رد کرنا اسپر دلالت کر رہا ہے۔

قولہ تعالیٰ یا قوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء الخ فیہ ان کون شخص من بیت اھل اللہ من النعم التی یجب الشکر علیھا لما فیہ من تسھیل الدین علیہ نعم لا یجوز التفاخر علیہ والعجب بہ۔

قولہ تعالیٰ یا قوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء الخ (ترجمہ اے میری قوم تم اللہ تعالیٰ کے انعام کو جو کہ تم پر ہوا ہے یاد کرو جب کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں بہت سے پیغمبر بنائے) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص کا اہل اللہ کے خاندان سے ہونا بھی ایک نعمت ہے جسپر شکر واجب ہے کیونکہ اس تعلق سے اسپر دین سہل ہو جاتا ہے البتہ اسپر تفاخر و عجب جائز نہیں۔

قولہ تعالیٰ ولا ترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خاسرین فیہ ان المعصیۃ قد تفضی الی المضار العاجلۃ۔

قولہ تعالیٰ ولا ترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خاسرین (ترجمہ اور پیچھے واپس مت چلو کہ بالکل خسارہ میں پڑ جاؤ گے) اس سے معلوم ہوا کہ معصیت سے کبھی دنیوی مضرتیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔

قولہ تعالیٰ قال رب انی لا املک الا نفسی واخی الخ فیہ ان الشیخ یجوز لہ التصرف بالحکم فی التابع لہ فی الدین کالتصرف فی نفسہ وھذا کالمعاد فی اھل الطریق۔

قولہ تعالیٰ قال رب انی لا املک الا نفسی واخی الخ (ترجمہ موسیٰ علیہ السلام دعا کرنے لگے کہ اے میرے پروردگار اپنی جان اور اپنے بھائی پر البتہ اختیار رکھتا ہوں) اخی کے بڑھانے سے معلوم ہوا کہ شیخ اپنے مخلص تابع میں وہی حاکمانہ تصرف کر سکتا ہے جو اپنے نفس میں کر سکتا ہے اور اہل طریق کی یہ عادت شائع ہے۔

قولہ تعالیٰ قال انما یتقبل اللہ من المتقین فیہ اظہار کمالہ الدینی شکرا لا فخرا۔

قولہ تعالیٰ قال انما یتقبل اللہ من المتقین (ترجمہ اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کا عمل قبول کرتے ہیں) اس میں دلالت ہے کہ اپنا کمال دینی ظاہر کرنا شکراً جائز ہے نہ کہ فخراً۔

قولہ تعالیٰ لئن بسطت الی یدک لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیک لاقتلک لما لم یکن حرج نص علی جواز القتل مدافعۃ کان ھذا الجواز مشتبھا فاحتاط ھابیل عن ارتکابہ فدل علی کون التحرز عن الشبھات مطلوبا۔

قولہ تعالیٰ لئن بسطت الی یدک لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیک لاقتلک (ترجمہ اگر تو مجھ پر میرے قتل کرنیکے لئے دست درازی کریگا تب بھی میں تجھ پر تیرے قتل کرنے کیلئے ہرگز دست درازی کرنے والا نہیں ہوں) چونکہ اسوقت تک کوئی ایسی نص نہ تھی جس سے قتل مدافعۃ کی اجازت ہو اسلئے ہابیل نے اسکے ارتکاب سے احتیاط کی پس اس سے شبہات سے بچنے کا مطلوب ہونا ثابت ہوا۔

قولہ تعالیٰ فاصبح من النادمین لما ورد فی الحدیث

قولہ تعالیٰ فاصبح من النادمین (ترجمہ سو بڑا شرمندہ ہوا)

کون الاثر عن الشبھات مطلوبا۔ شبہات سے بچنے کی مطلوبیت۔
اظہار کمالہ شکرا۔ اظہار کمال بطور شکر۔
ان الشیخ یجوز لہ التصرف فی نفس المرید۔ مرید میں حاکمانہ تصرف۔
کون الاثر عن المعصیۃ قد تفضی الی المضار العاجلۃ۔ معصیت کا مضر دنیوی کبھی سبب ہو جانا۔
کون الانتساب الی اھل اللہ من النعم۔ اہل اللہ سے نسبت کا نعمت ہونا۔

کتابۃ کل قتل علی قابیل الدال علی عدم نفع الندم ثبت بہ ان کل ندامۃ لایکون توبۃ وانما التوبۃ ندم یکون بعدہ العذر والانکسار واہتمام التدارک

حدیث سے ہر خون ناحق کا قابیل پر بھی لکھا جانا معلوم ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ ندامت نافع نہیں ہوئی تو اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہر ندامت توبہ نہیں بلکہ وہی ندامت توبہ ہے جسکے بعد عذر اور انکسار اور تدارک کا اہتمام ہو۔

قولہ تعالیٰ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الخ سمی محاربۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم ومحاربۃ اہل شریعتہ وسالکی طریقتہ من المسلمین محاربۃ للہ تعالیٰ فدل علی ان المعاملۃ مع اہل اللہ کالمعاملۃ مع اللہ تعالیٰ۔

قولہ تعالیٰ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الخ (ترجمہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے اور اُس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں اُن کی یہی سزا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور مسلمین کے ساتھ محاربہ کرنے کو محاربہ مع اللہ تعالیٰ فرمانے سے اسپر دلالت ہوئی کہ اہل اللہ کے ساتھ ایسا معاملہ کرنا گویا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرنا ہے۔

قولہ تعالیٰ وابتغوا الیہ الوسیلۃ فی تفسیر البیضاوی وسل الی کذا اذا تقرب الیہ من فعل الطاعات وترک المعاصی فالوسیلۃ ھی الطاعات وفی الروح المعانی استدل بعض الناس بہذہ الایۃ علی مشروعیۃ الاستغاثۃ بالصالحین وجعلہم وسیلۃ بین اللہ تعالیٰ وبین العباد الی قولہ وکل ذلک بعید عن الحق بمراحل واطال فی ذلک فراجعہ ینفعک وینبہت علی ذلک لدفع الغلط فی تفسیر الوسیلۃ

قولہ تعالیٰ وابتغوا الیہ الوسیلۃ (ترجمہ اور خدا تعالیٰ کا قرب ڈھونڈو) وسل بمعنی تقرب ہے جسکا ذریعہ طاعات کا کرنا اور معاصی کا چھوڑنا ہے اور توسل بالصلحین کے مسئلہ کو اس آیت سے کوئی مس نہیں (من روح المعانی)

قولہ تعالیٰ فمن تاب من بعد ظلمہ واصلح فان اللہ یتوب علیہ دل علی توقف اعتبار التوبۃ علی الاصلاح کرد مال السرقۃ ان امکن او استحلالہ لنفسہ من مالکہ او انفاقہ فی سبیل اللہ ان جہلہ فی ھذا المقام۔

قولہ تعالیٰ فمن تاب من بعد ظلمہ واصلح فان اللہ یتوب علیہ (ترجمہ پھر جو شخص توبہ کرے اپنی اس زیادتی کرنے کے بعد اور اعمال کی درستی رکھے تو بے شک اللہ تعالیٰ اسپر توجہ فرماویں گے) اس سے معلوم ہوا کہ توبہ کا معتبر ہونا اصلاح پر موقوف ہے مثلاً بشرط امکان سرقہ وغیرہ کا مال واپس کر دینا ورنہ مالک سے معاف کرانا یا مالک معلوم نہ ہو تو ایسے موقع پر فی سبیل اللہ تصدق کرنا۔

قولہ تعالیٰ یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین الخ فیہ ما علیہ اہل اللہ من عدم المبالغۃ فی الاہتمام بسوء حال المعرضین۔

قولہ تعالیٰ یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین الخ (ترجمہ اے رسول جو لوگ کفر میں دوڑ دوڑ کر گرتے ہیں آپکو غمگین نہ کریں) اسمیں اہل طریق کی اس عادت کی اصل ہے کہ اہل اعراض کی بدحالی کا زیادہ اہتمام نہیں کرتے۔

قولہ تعالیٰ یحرفون الکلم من بعد مواضعہ فی الروح

قولہ تعالیٰ یحرفون الکلم من بعد مواضعہ (ترجمہ کلام کو

یغیرون قوانین الشریعۃ بتمویہات الطبیعۃ لکن یاول القرآن والاحادیث علی وفق ھواہ ولیس مانحن فیہ من ھذا القبیل لان ذلک انما یکون بانکار ان یکون الظاھر مرادا اللہ تعالی فانہ کفر صریح وانما نقول المراد ھو الظاھر لکن فیہ اشارۃ الی اشیاء اخر لا یکاد یحیط لھا نطاق الحصر لا شک ان یکون ماذکر بعضا منھا اھ۔

بعد اسکے کہ وہ اپنے موقعہ پر ہوتا ہے بدلتے رہتے ہیں) روح میں کے معنی قوانین شریعت کو تمویہات طبیعت سے متغیر کرتے ہیں جیسے کوئی قرآن وحدیث کو اپنی ہوائے نفسانی کے موافق ماول کرے اور صوفیہ محققین کی تاویل اس قبیل سے نہیں کیونکہ وہ ظاہر معنی کے مراد ہونے سے انکار نہیں کرتے کہ وہ کفر صریح ہے بلکہ ظاہر کے مراد ہوتے ہوئے اُنمیں اور اشارات بھی مانتے ہیں اھ ملخصاً۔

قولہ تعالیٰ یقولون ان اوتیتم ھذا فخذوہ وان لم تؤتوہ فاحذروا الایۃ ناعیۃ علی من راجع العلماء لا للعمل بقولھم بل لرجاء موافقتھم غرضہ فیجعل قولھم جنۃ عن الملامۃ علی سوء حالہ وھو ظاھر۔

قولہ تعالیٰ یقولون ان اوتیتم ھذا فخذوہ وان لم تؤتوہ فاحذروا (ترجمہ کہتے ہیں کہ اگر تم کو یہ حکم ملے تو قبول کرلینا اور اگر تمکو یہ حکم نہ ملے تو احتیاط رکھنا) اسمیں اُس شخص کی مذمت ہے جو علماء کی طرف عمل کرنے کے لئے رجوع نہ کرے بلکہ اس امید سے رجوع کرے کہ شاید اسکی غرض کے موافق کوئی بات نکل آوے تو اُن کے قول کو بدنامی کی سپر بنالے۔

قولہ تعالیٰ ومن یرد اللہ فتنتہ فلن تملک لہ من اللہ شیئا اولئک الذین لم یرد اللہ ان یطھر قلوبھم فیہ دلالۃ علی ان ارادۃ الشیخ وشفقتہ لا یغنی شیئا بدون فضل اللہ وتوفیقہ۔

قولہ تعالیٰ ومن یرد اللہ فتنتہ فلن تملک لہ من اللہ شیئا اولئک الذین لم یرد اللہ ان یطھر قلوبھم (ترجمہ اور جسکا خراب ہونا اللہ تعالیٰ کو منظور ہو تو اُس کے لئے اللہ سے تیرا کچھ زور نہیں چل سکتا یہ لوگ ایسے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو انکے دلوں کا پاک کرنا منظور نہیں) اسمیں دلالت ہے کہ شیخ کی شفقت اور توجہ بدون فضل وتوفیق الٰہی کے کچھ نفع نہیں دیتی۔

قولہ تعالیٰ سماعون للکذب اکالون للسحت فیہ تنبیہ علی رحمۃ اللہ تعالیٰ بالعباد حیث علق الذم علی الاکثار والاصرار ولم یذم مالا یخلو عنہ احد عادۃ وکذلک داب الشیوخ المربین یسامحون عن امثال ھذا ما لم یکن مع الجرأۃ والاستخفاف

قولہ تعالیٰ سماعون للکذب اکالون للسحت (ترجمہ یہ لوگ غلط باتوں کے سننے کے عادی ہیں بڑے حرام کے کھانے والے ہیں) اسمیں خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت پر دلیل ہے کہ مذمت کو اکثار اور اصرار پر مرتب فرمایا سرسری خطا پر مذمت نہیں فرمائی جس سے عادۃً کوئی خالی نہیں ہوتا اور یہی شان ہوتی ہے مشائخ اہل تربیت کی کہ خفیف امور سے تسامح کرتے ہیں جب تک کہ جرأت اور استخفاف نہو۔

قولہ تعالیٰ فمن تصدق بہ فھو کفارۃ لہ فی الروح بتخریج الدیلمی عن ابن عمر رض ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرأ الآیۃ فقال ھو الرجل یکسر سنہ

قولہ تعالیٰ فمن تصدق بہ فھو کفارۃ لہ (ترجمہ اور جو شخص اسکو معاف کردے تو وہ اسکے لئے کفارہ ہو جاوے گا) حدیث مرفوع میں یہ تفسیر ہے کہ کسی کا دانت توڑ دیا جاوے

او یجرح من جسدہ فیعفو فیحط عنہ من خطایاہ بقدر ما عفا عنہ من جسدہ الحدیث الی قولہ وفیہ ترغیب فی العفو اھ قلت ومثل ھذا العفو من اخلاق اھل اللہ تعالیٰ۔

یا بدن میں زخم کر دیا جاوے اور وہ معاف کر دے تو بقدر اُسکے عفو کے اُسکی خطائیں عفو کر دی جاتی ہیں سو اسمیں ترغیب ہے عفو کی کذا فی الروح اور اس قسم کا عفو اہل اللہ کے اخلاق میں سے ہے۔

قولہ تعالیٰ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ الی قولہ لا یخافون فی اللہ لومۃ لائم فیہ تصریح بما علیہ اھل الولہ۔

قولہ تعالیٰ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ الی قولہ لا یخافون فی اللہ لومۃ لائم (ترجمہ تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو پیدا کر دیگا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوگی اور اُن کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی مہربان ہوں گے وہ مسلمانوں پر تیز ہوں گے کافروں پر جہاد کرتے ہونگے اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے) اسمیں اہل اللہ کے طریق کی تصریح ہے۔

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنہاجا فی الروح قال بعضھم ان للہ سبحانہ بحار الارواح وانھار القلوب وسواقی للعقول ولکل واحد منھا شرعۃ فی ذلک تردمنھا کشرعۃ العلم وشرعۃ القدرۃ وشرعۃ الصمدیۃ وشرعۃ المحبۃ الی غیر ذلک ولہ عزوجل طرق بعدد انفاس الخلائق کما قال ابو یزید قدس سرہ والمراد بھا الطرق الشخصیۃ وکلھا توصل الیہ سبحانہ الی قولہ وقلما یتفق اثنان فی مشرب ومنہج۔

قولہ تعالیٰ لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنہاجا (ترجمہ تم میں سے ہر ایک کیلئے ہمنے ایک خاص شریعت اور خاص طریقت تجویز کی تھی) موافق تقریر اصل کے اسمیں اس قول کی طرف اشارہ کل سکتا ہے طرق الوصول الی اللہ بعدد انفاس الخلائق۔

قولہ تعالیٰ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون فی الروح وغالب الاحبار بین علی انھا نزلت فی علی رضی اللہ عنہ فقد اخرج الحاکم وابن مردویہ وغیرھما عن ابن عباس رضی اللہ عنہ باسناد متصل قال اقبل ابن سلام الی قولہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ای حال اعطاک فقال وھو راکع فکبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم تلا ھذہ الآیۃ الحدیث فیہ بعد صفحۃ ویبغی انہ قیل لابن الجوزی کیف تصدق علی رضی اللہ عنہ بالخاتم وھو فی الصلاۃ والظن فیہ بل العلم الجازم ان لہ شغلا شاغلا فیھا عن الالتفات الی ما لا یتعلق بھا وقد حکی ما یؤید ذلک کثیر فانشا یقول

قولہ تعالیٰ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون (ترجمہ اور زکوۃ دیتے ہیں کہ اُن میں خشوع ہوتا ہے) اس سے یہ امر بھی ماخوذ ہو سکتا ہے کہ اگر عین ذکر میں کسی ایسے شغل کا ہجوم و تقاضا رہو کہ اگر اُس سے فارغ نہو تو اُس کا قلب مشغول رہے تو اُس سے جلدی فارغ ہو جانا مستحسن ہے اور اہل طریق کے نزدیک یہ معروف ہے۔

یسقی ویشرب لا تلھیہ سکرتہ ۔۔۔ عن النذیر ولا یلھو عن الناس
اطاعۃ سکرہ حتی تمکن من ۔۔۔ فعل الصحاۃ فھذا واحد الناس

اھ قلت ویؤخذ منہ[۲۹۱] استحسان تعجیل الفراغ عن مایعتریہ فی عین حال اشتغل مع الذکر مما لو فرغ بقی قلبہ مشغولا معہ ویعرفہ اھل الطریق۔

[۲۹۱] تعجیل الفراغ فی الشغل عن مشغولیۃ القلب

قولہ تعالیٰ فان حزب اللہ ھم الغالبون ولو حملت[۲۹۲] ھذہ الغلبۃ علی قوۃ القلب کما یکون لاھل اللہ تعالیٰ وان ھجمت علیھم اسباب المغلوبیۃ ظاھرا کان اسھل فی الفھم فان شاھدنا لاجل التوکل والتعلق مع اللہ تعالیٰ کما قال تعالیٰ فما وھنوا لما اصابھم فی سبیل اللہ وما ضعفوا وما استکانوا واللہ اعلم۔

قولہ تعالیٰ فان حزب اللہ ھم الغالبون (ترجمہ سو اللہ تعالیٰ کا گروہ بلاشک غالب ہے) اگر اس غلبہ کی تفسیر قوت قلب[۲۹۲] سے کیجاوے تو فہم میں سہل ہوجاوے۔ اور اہل اللہ پر خواہ اسباب مغلوبیہ کا ظاہر اکتنا ہی ہجوم ہو مگر بوجہ توکل اور تعلق مع اللہ کے اُن کو ضعف و استکانت نہیں ہوتا

[۲۹۲] قولہ ان اھل اللہ لھم اسباب الضعف ظاھرا الخ اسباب ضعف ظاہر ہونے کی وجہ سے اہل اللہ کی قوت قلب میں ضعف نہیں ہوتا

قولہ تعالیٰ لاتتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزوا ولعبا الی قولہ اولیاء فیہ التجنب عمن یسخر بالطریق واھلہ۔

قولہ تعالیٰ لاتتخذوا الذین اتخذوا دینکم[۲۹۳] (ترجمہ اے ایمان والو جن لوگوں کو تمہارے پہلے کتاب ملی ہے جو ایسے ہیں کہ انھوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے اُن کو اور دوسرے کفار کو دوست مت بناؤ) اسمیں ایسے شخص سے علیحدگی رکھنے پر دلالت ہے[۲۹۳] جو اہل اللہ کے اور اُن کے طریق کے ساتھ تمسخر کرے۔

[۲۹۳] ترک مخالفت کا اعلان۔ مذمت مخالفت کا اعلان

قولہ تعالیٰ من لعنہ اللہ الی قولہ اضل عن سواء السبیل فیہ اظھار ذم المخالف للحق اذا کانت فیہ مصلحۃ دینیۃ وھو لاینا فی الصبر والحلم۔

قولہ تعالیٰ من لعنہ اللہ الی قولہ اضل عن سواء السبیل (ترجمہ جنکو اللہ تعالیٰ نے دور کردیا ہو اور انپر غضب فرمایا ہو اور اُن کو بندر اور سور بنادیئے ہوں اور انھوں نے شیطان کی پرستش کی ہو ایسے اشخاص مکان کے اعتبار سے بھی بہت برے ہیں اور راہ راست سے بھی بہت دور ہیں) اسمیں دلالت[۲۹۴] ہے کہ جب مصلحت دینیہ ہو تو مخالف کی ذم کو خوب ظاہر کردے اور یہ صبر و حلم کے منافی نہیں۔

[۲۹۴] الاعلان بالمخالفۃ للمصلحۃ

قولہ تعالیٰ وتری کثیرا منھم یسارعون فی الاثم والعدوان واکلھم السحت فی الروح ای یقدمون بسرعۃ علی جمیع الرذائل لاعتیادھم لھا وتدربھم[۲۹۵] فیھا وکونھا ملکات لنفوسھم فالاثم رذیلۃ القوۃ النطقیۃ والعدوان رذیلۃ القوی الغضبیۃ و اکل السحت رذیلۃ القوی الشھویۃ اھ

قولہ تعالیٰ وتری کثیرا منھم یسارعون فی الاثم والعدوان واکلھم السحت لبئس ما کانوا یعملون (ترجمہ اور آپ اُن میں بہت آدمی ایسے دیکھتے ہیں جو دوڑ دوڑ کر گناہ اور ظلم اور حرام کھانے پر گرتے ہیں واقعی اُن کے یہ کام بُرے ہیں) اثم ایک رذیلہ ہے جو قوت نطقیہ سے پیدا ہوتا ہے اور عدوان ایک رذیلہ ہے جو قوت غضبیہ سے ناشی ہے اور اکل سحت ایک رذیلہ ہے جو قوت شہویہ پر مرتب ہوتا ہے (تو اسمیں[۲۹۵] دلالت ہے کہ افعال کے مصادر ملکات ہیں)

[۲۹۵] کون الملکات مصادر الافعال ہونا۔ ملکات کا مصادر افعال ہونا۔

قولہ تعالیٰ لولاینھاھم الربانیون والاحبار عن قولھم الاثم واکلھم السحت لبئس ما کانوا یصنعون۔

قولہ تعالیٰ لولاینھاھم الربانیون والاحبار عن قولھم الاثم واکلھم السحت لبئس ما کانوا یصنعون۔

فی الروح فان کان الفعل عن قصد سمی عملا ثم ان فصل بمزاولة وتکرر حتی رسخ وصار ملکة له سمی صنعا اھ ففی الایة حیث اورد فی ھذا یصنعون وفیما قبلہ یعملون تنبیہ علی ان الشیخ الذی یوثر لنھیہ فی کف المنھی عن فعل المنھی اقبح حالا من المرتکب فان الداعی لہ الی عدم الانتھاء انما ھو الشھوة والداعی لھذا الشیخ الی عدم النھی حب الدنیا وحب الدنیا اشد من الشھوة

(ترجمہ ان کو مشائخ اور علماء گناہ کی بات کہنے سے اور حرام مال کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے واقعی ان کی یہ عادت بری ہے) روح میں ہے کہ فعل محض قصد سے صادر ہو وہ عمل ہے اور جو مزاولت و اعتیاد سے صادر ہو وہ صنع ہے تو صنع میں زیادتی ہے عمل سے بس اسمیں تنبیہ ہے کہ جو شیخ اور مقتدا باوجود اسید اثر کے منع نہ کرے وہ زیادہ بدحال ہے اصل مرتکب سے کیونکہ ارتکاب کے لئے داعی شہوت عارضی ہے اور اس شیخ کیلئے حب دنیا ہے جو ملکہ ہو گئی ہے اور حب دنیا شہوت سے اقبح ہے۔

الحاشیہ قولہ تعالیٰ ولو انھم اقاموا التوراة والانجیل وما انزل الیھم من ربھم لاکلوا من فوقھم ومن تحت ارجلھم فی الروح فما ظنک بالعارف السالک اذا قمع ھوی النفس معتصما بحبل اللہ تعالیٰ وسنة حبیبہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانہ تعالیٰ یفیض علی قلبہ سبحانہ فضائلہ و سحائب برکاتہ فتظھر ینابیع الحکمة من قلبہ علی لسانہ ولذا کتب بعض العارفین ھذہ الآیة الی الامام ارشاد الہ الی معرفة طریق اھل اللہ عزشانہ اھ ملخصا

قولہ تعالیٰ ولو انھم اقاموا التوراة والانجیل وما انزل الیھم من ربھم لاکلوا من فوقھم ومن تحت ارجلھم (ترجمہ اور اگر یہ لوگ توراۃ اور انجیل کی اور جو کتاب اُن کے پاس پہنچ گئی ہے اُسکی پوری پابندی کرتے تو یہ لوگ اوپر سے اور نیچے سے خوب فراغت سے کھاتے) یہی حال ہے سالک کا کہ اگر پورا عمل کرے تو اسپر رزق معنوی یعنی فیوض و برکات کا افاضہ ہوتا ہے۔

قولہ تعالیٰ قل یا اھل الکتاب لستم علی شیء حتی تقیموا التوراة والانجیل وما انزل الیکم من ربکم دلت الآیة علی انہ لا یعتد بشیء من الکمالات بدون اتباع الشریعة

قولہ تعالیٰ قل یا اھل الکتاب لستم علی شیء حتی تقیموا التوراة والانجیل وما انزل الیکم من ربکم (ترجمہ آپ کہدیجئے کہ اے اہل کتاب تم کسی راہ پر بھی نہیں جب تک کہ توریت کی اور انجیل کی اور جو کتاب تمھارے پاس تمھارے رب کیطرف سے بھیجی گئی ہے اُسکی بھی پوری پابندی نہ کروگے) اس سے معلوم ہوا کہ بدون اتباع شریعت کے کوئی کمال معتبر نہیں۔

قولہ تعالیٰ فلا تاس علی القوم الکفرین دل علی عدم القلق علی المعرض کما ھو شان المبالغین فی الشفقة

قولہ تعالیٰ فلا تاس علی القوم الکفرین (ترجمہ تو آپ ان کافر لوگوں پر غم نہ کیا کیجئے) اسمیں دلالت ہے کہ اعراض کرنیوالے پر زیادہ قلق نہ کرے جیسا بعض مبالغین فی الشفقة کرتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ کلما جاءھم رسول بما لا تھوی انفسھم فریقا کذبوا وفریقا یقتلون دل علی ان اصل جمیع

قولہ تعالیٰ کلما جاءھم رسول بما لا تھوی انفسھم فریقا کذبوا وفریقا یقتلون (ترجمہ جب کبھی اُن کے پاس

الکبائر ھو اتباع الھوی ولذا تری الصوفیۃ یکدون فی استیصالھا۔

کہ تمام کبائر کی اصل اتباع ہوی ہے اسی لئے صوفیہ اس کے استیصال میں سخت کوشش کرتے ہیں۔

کوئی پیغمبر ایسا حکم لایا جسکو اُن کا جی نہ چاہتا تھا سو بعضوں کو جھوٹا بتلایا اور بعضوں کو قتل ہی کر ڈالتے تھے) اسپر دلالت ہے

قولہ تعالیٰ حسبوا ان لا تکون فتنۃ فعموا وصموا ثم تاب اللہ علیھم ثم عموا وصموا کثیر منھم دل علی بطلان الاستعداد بمعنی اضمحلال کل الاضمحلال بالاصرار علی المعاصی۔

قولہ تعالیٰ وحسبوا ان لا تکون فتنۃ فعموا وصموا ثم تاب اللہ علیہم ثم عموا وصموا کثیر منہم (ترجمہ اور یہی گمان کیا کہ کچھ سزا نہ ہوگی اس سے اور بھی اندھے اور بہرے بن گئے پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر توجہ فرمائی پھر بھی اندھے اور بہرے بنے رہے یعنی اُن میں کے بہتیرے) اسمیں دلالت ہے کہ اصرار علی المعاصی سے استعداد بالکل مضمحل ہوجاتی ہے اسی کو بطلان استعداد کہدیتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح بن مریم دل علی بطلان الحلول والاتحاد الذی یزعمہ جھلۃ الصوفیۃ۔

قولہ تعالیٰ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح بن مریم (ترجمہ بے شک وہ لوگ کافر ہوچکے جنھوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ مسیح ابن مریم ہیں) اسمیں بطلان حلول واتحاد جسکے قائل جاہل صوفی ہیں دلالت ہے۔

قولہ تعالیٰ قل اتعبدون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضرا ولا نفعا فیہ ابطال مما یزعمہ الجھلۃ من کون المشائخ متصرفین مستقلین۔

قولہ تعالیٰ قل اتعبدون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضرا ولا نفعا (ترجمہ آپ فرمائیے کیا خدا کے سوا ایسے کی عبادت کرتے ہو جو کہ تمکو نہ کوئی ضرر پہونچانیکا اختیار رکھتا ہے

اسمیں ابطال ہے مشائخ کو متصرف مستقل سمجھنے کا جیسا جاہلوں کا زعم ہے۔

قولہ تعالیٰ ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا فیہ ابطال للرسوم المراغمۃ للشریعۃ ولو نسبوا الی المشائخ ویجاب عنھم بتکذیب النسبۃ او کونھم ذا عذر صحیح۔

قولہ تعالیٰ ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا (ترجمہ اور اُن لوگوں کے خیالات پر مت چلو جو پہلے خود بھی غلطی میں پڑچکے ہیں) اسمیں اُن رسوم کا ابطال ہے جو شریعت کے خلاف ہیں گو مشائخ کی طرف منسوب ہوں اور اگر وہ مشائخ محققین ہیں تو اُن کی طرف منسوب کرنے کی تکذیب کرینگے یا کسی عذر صحیح پر محمول کرینگے۔

قولہ تعالیٰ ذلک بان منھم قسیسین ورھبانا وانھم لا یستکبرون۔ فیہ ان العلوم والاخلاق لھا دخل عظیم فی الاعمال ولذا تری المشائخ المحققین لا یھتمون بالاعمال اھتمامھم بالعلوم والاخلاق۔

قولہ تعالیٰ ذلک بان منھم قسیسین ورھبانا وانھم لا یستکبرون (ترجمہ یہ اس سبب سے ہے کہ انمیں بہت سے علم دوست عالم ہیں اور رہبت سے تارک دنیا درویش ہیں اور اس سبب سے کہ یہ لوگ متکبر نہیں ہیں) اس آیت سے معلوم ہوا کہ علوم واخلاق کو اعمال میں دخل عظیم ہے اسی لئے مشائخ کو اخلاق وعلوم کا اہتمام اعمال سے زیادہ ہوتا ہے

(باقی آئندہ)

قولہ تعالیٰ ترٰی اعینھم تفیض من الدمع فیہ اثبات للوجد فانہ حالۃ محمودۃ غریبۃ غیر اختیاریۃ۔

قولہ تعالیٰ ترٰی اعینھم تفیض من الدمع (ترجمہ تو آپ انکی آنکھیں آنسوؤں سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں) اسمیں وجد کا اثبات ہے کیونکہ وجد کی حقیقت یہ ہے حالۃ محمودۃ غریبۃ غیر اختیاریۃ۔

قولہ تعالیٰ ومالنا لا نؤمن باللہ وما جاءنا من الحق ونطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین فیہ ان مجرد الطمع لا یعتد بہ بدون العمل۔

قولہ تعالیٰ ومالنا لا نؤمن باللہ وما جاءنا من الحق ونطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین (ترجمہ اور ہمارے پاس کونسا عذر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور جو حق ہمکو پہونچا ہے اُسپر ایمان نہ لاویں اور اسکی امید رکھیں کہ ہمارا رب ہمکو نیک لوگوں کی معیت میں داخل کردیگا) اسمیں دلالت ہے کہ محض طمع بدون عمل کے معتد بہ نہیں۔

قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم فیہ ابطال لما علیہ بعض المدعین للطریق من ترک الحیوانات تعبدا۔

قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم (ترجمہ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تمہارے واسطے حلال کی ہیں اُن میں لذیذ چیزوں کو حرام مت کرو) اسمیں رسم ترک حیوانات کا ابطال ہے جو بعض مدعیان طریقت کا طریق ہے۔

قولہ تعالیٰ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فیہ ان المعاصی تتضمن المضار الدنیویۃ کتضمنہا المضار الاخرویۃ۔

قولہ تعالیٰ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ (ترجمہ شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعہ سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کردے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تمکو باز رکھے) اسمیں دلالت ہے کہ معاصی میں جیسے اخروی مضرتیں ہیں اسی طرح دنیوی مضرتیں بھی ہیں۔

قولہ تعالیٰ لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وامنوا وعملوا الصلحت ثم اتقوا وامنوا ثم اتقوا واحسنوا۔ فی تکریر التقوی والایمان اشارۃ الی ان فیہما درجات بعضہا فوق بعض یندرج فیہا السالک وفی الروح عن العلامۃ الطیبی ان معنی الآیۃ انہ لیس المطلوب من المؤمنین الزہادۃ عن المستلذات وتحریم الطیبات وانما المطلوب منہم الترقی فی مدارج التقوی والایمان الی مراتب الاخلاص والیقین

قولہ تعالیٰ لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصلحت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وآمنوا وعملوا الصلحت ثم اتقوا وآمنوا ثم اتقوا واحسنوا (ترجمہ ایسے لوگوں پر جو کہ ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں اُس چیز میں کوئی گناہ نہیں جسکو وہ کھاتے پیتے ہوں جبکہ وہ لوگ پرہیز رکھتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں اور نیکی کرنے لگتے ہوں) اسمیں تقوی اور ایمان کو مکرر لانے میں اشارہ اس طرف ہے کہ ان دونوں میں بہت سے درجات ہیں کہ ایک دوسرے

ومعارج القدس والکمال وفی هذا النظم نتیجة مما رواه الترمذی وابن ماجة من قوله صلی الله علیه وسلم لیس الزهادة فی الدنیا بتحریم الحلال ولا اضاعة المال ولکن الزهد ان تکون بما بید الله تعالیٰ اوثق منك بما فی یدك انتهی ملخصًا۔

فوق ہیں جنمیں سالک ترقی کرتا ہے۔

قوله تعالیٰ یا ایها الذین آمنوا لیبلونکم الله بشیء من الصید الخ فیه اصل لما علیه بعض المشائخ من امتحانهم صدق المرید۔

قوله تعالیٰ یا ایها الذین آمنوا لیبلونکم الله بشیء من الصید الخ (ترجمہ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ قدرے شکار سے تمہارا امتحان کریگا) اسمیں اصل ہے بعض مشائخ کی اس عادت کی کہ مرید کے صدق کا امتحان کرتے ہیں۔

قوله تعالیٰ ومن قتله منکم متعمدا فجزاء مثل ما قتل الی قوله ومن عاد فینتقم الله منه فیه ما علیه اهل الریاضة من سیاستهم انفسهم اذا جنت بما یسهل تحمله اولا ثم بما یصعب علیها اذا عادت ثانیًا۔

قوله تعالیٰ ومن قتله منکم متعمدا فجزاء مثل ما قتل الی قوله ومن عاد فینتقم الله منه (ترجمہ اور جو شخص تم میں اُسکو جان بوجھکر قتل کریگا تو اُسپر باداش واجب ہوگی جو کہ مساوی ہوگی اُس جانور کے جسکو اُس نے قتل کیا ہے جسکا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کردیں خواہ وہ باداش خاص چوپایوں میں سے ہو بشرطیکہ نیاز کے طور پر کعبہ تک پہونچائی جاوے اور خواہ کفارہ مساکین کو دیدیا جاوے اور خواہ اُسکے برابر روزے رکھ لئے جاویں تاکہ اپنے کئے کی شامت کا مزہ چکھے اللہ تعالیٰ نے گذشتہ کو معاف کردیا اور جو شخص پھر ایسی حرکت کریگا تو اللہ تعالیٰ انتقام لیں گے) اسمیں اصل ہے اہل ریاضت کے اس طریق کی کہ اول خطا پر اپنے نفس کو ایسی سزا دیتے ہیں جسکا تحمل اُسکو آسان ہوتا ہے اور اگر وہ پھر عود کرے تو ایسی سزا دیتے ہیں جو اسپر قدرے دشوار ہو۔

قوله تعالیٰ احل لکم صید البحر وطعامه فیه التعدیل فی الزهد والنهی عن الغلو فیه۔

قوله تعالیٰ احل لکم صید البحر وطعامه (ترجمہ تمہارے لئے دریا کا شکار پکڑنا اور اُس کا کھانا حلال کیا گیا) اسمیں زہد میں تعدیل اور اسمیں غلو کرنے سے نہی ہے۔

قوله تعالیٰ قل لا یستوی الخبیث والطیب ولو اعجبك کثرة الخبیث فیه عدم الاغترار بکثرة اهل الرسوم بمقابلة اهل الحقائق۔

قوله تعالیٰ قل لا یستوی الخبیث والطیب ولو اعجبك کثرة الخبیث (ترجمہ آپ فرمادیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں گو تجکو ناپاک کی کثرت تعجب میں ڈالتی ہو) اسمیں اس بات سے ممانعت ہے کہ اہل حقائق کے مقابلہ میں اہل رسوم کی کثرت پر دھوکا نہ کھانا چاہیئے۔

قوله تعالیٰ ما جعل الله من بحیرة الآیة ای ما شرع فیه رد وابطال ما ابتدعه اهل الجاهلیة ومن نحائهم من التعبد تخصیص بعض الاشیاء ببعض غیر الله وشاع فی جملة زماننا ظانین التقرب

قوله تعالیٰ ما جعل الله من بحیرة (ترجمہ اللہ تعالیٰ نے نہ بحیرہ کو مشروع کیا ہے) یعنی اُن چیزوں کو مشروع نہیں فرمایا اسمیں ابطال ہے اہل جاہلیت کی اس بدعت کا کہ بعض چیزوں کو غیر اللہ کے نامزد کردیتے تھے جیسا اب بھی

به الی الارواح الطیبة۔

بعض جہلاء ارواح طیبہ کے ساتھ تقرب حاصل کرنے کی نیت سے ایسا کرتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ واذا قیل لہم تعالوا الی ما انزل اللہ والی الرسول قالوا حسبنا ما وجدنا علیہ اٰباءنا فیہ ۳۱۶ رد لما علیہ الجہلة من الصوفیة من تمسکہم بطریقة مشائخہم اذا عرضت علیہم الشریعة۔

قولہ تعالیٰ واذا قیل لہم تعالوا الی ما انزل اللہ والی الرسول قالوا حسبنا ما وجدنا علیہ اٰباءنا (ترجمہ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں اُن کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں کہ ہم کو وہی کافی ہے جس پر ہمنے اپنے بڑوں کو دیکھا) اسمیں جاہل صوفیہ کے اس طریق کا ابطال ہے کہ جب ۳۱۶ اُن کے سامنے شریعت پیش کیجاتی ہے تو وہ اپنے مشائخ کے طریق سے تمسک کرتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم فیہ علی بعض التفاسیر کما فی الروح المنع عن ۳۱۶ ھلاک النفس حسرة واسفا علی ما فیہ الکفرة والفسقة فقد کان المومنون یتحسرون علی الکفرة ویتمنون ایمانہم فنزلت اہ وھذا ما ھو علیہ العارفون من عدم تصدیہم لاحد مع امرہم بالمعروف ولنہیہم عن المنکر۔

قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم (ترجمہ اے ایمان والو اپنی فکر کرو) بعض تفاسیر پر جیسا روح میں ہے اسمیں کفار وفساق کی حالت پر زیادہ افسوس اور حسرت کرنے سے مومنین کو منع کیا گیا ہے اور یہی طریق ہے عارفین کا کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرچکنے کے بعد کسی کے زیادہ درپے نہیں ہوتے۔

قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا شہادة بینکم اذا حضر احدکم الموت الی آخر الایات فیہ ۳۱۸ مراعاة الانتظام فی کل امر ولو کان دنیویا فان الاخلال فیہ یفضی الی تعطیل مصالح الخلق من ذوی الحقوق

قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا شہادة بینکم اذا حضر احدکم الموت الی آخر الایات (ترجمہ اے ایمان والو تمہارے آپس میں دو شخص دین ہونا مناسب ہے جبکہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگے الخ) اس سے ۳۱۸ ثابت ہوتا ہے کہ انتظام کی رعایت ہر امر میں ضروری ہے گو وہ امر دنیوی ہی کیوں نہو کیونکہ بدانتظامی سے اہل حقوق کے مصالح میں خلل پڑجاتا ہے (جو کہ معصیت ہے)

قولہ تعالیٰ قالوا لا علم لنا فی الروح وقیل ان ذلک الذہول لم یکن بخوف ولا حزن وانما ہو من باب العوم فی بحار الاجلال لظہور اٰثار تجلی الجلال اہ ففیہ اثبات ۳۱۹ لاحوال نحو الاستغراق والسکر والفناء والمحو والغیبة۔

قولہ تعالیٰ قالوا لا علم لنا (ترجمہ وہ عرض کرینگے ہمکو کچھ خبر نہیں) روح میں ہے کہ بعض نے کہا اس ذہول کی وجہ تجلی جلال کے آثار کا ظہور بتلائی ہے تو اسمیں ایسی حالتوں کا اثبات ہے استغراق وسکر وفنا ومحو وغیبت۔

قولہ تعالیٰ اذ قال اللہ یا عیسی بن مریم اذکر نعمتی

فی ابطال رسوم الصوفیة الجاہلة ۳۱۶

فی حرمة التمسک بالبدع ۳۱۶

فی الاعتدال فی الشفقة ۳۱۷

فی الشفقة من الاعتدال ۳۱۷

فی حسن الانتظام فی کل شئ ۳۱۸

فی ما یعم بہ الانتظام ۳۱۸

فی خلال الحمود والغیبة وغیرہا۔ ۳۱۹

فی احوال المحمود بہا وغیرہا من الاثبات ۳۱۹

علیك وعلی والدتك دل علی ان کون المرء من اهل الله نعمته وشرف ایضا

تمہاری والدہ پر ہوا ہے) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی کا اہل اللہ کی اولاد میں ہونا بھی ایک نعمت اور شرف ہے۔

قولہ تعالیٰ قال اتقوا الله ان کنتم مومنین فی الروح عن الزجاج اتقوا الله من امثال هذا السوال واقتراح الآیات اه وفیه ردع عن تتبع الخوارق فی اهل الله تعالیٰ

قولہ تعالیٰ قال اتقوا الله ان کنتم مومنین (ترجمہ آپنے فرمایا خدا سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو) یعنی ایسے معجزات کی درخواستوں سے بچو اسمیں اس سے بھی زجر ہے کہ اہل اللہ میں خوارق کو تلاش کیا جاوے۔

الحاشیة قوله تعالیٰ یا ایها الذین آمنوا لا تسألوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم فی الروح یا ایها الذین آمنوا الایمان البرهانی لا تسألوا من ارباب الایمان العیانی عن اشیاء غیبیة وحقائق لا تعلم الا بالکشف ان تبد لکم تسؤکم تملککم بقصورکم عن معرفتها فیکون ذلك سببا لانکارکم والله سبحانه غیور یغضب لاولیاءه کما یغضب اللیث للرب وفی هذا کما قیل تحذیر لاهل البدایة عن کثرة سوالهم من الکاملین عن اسرار الغیب وارشادهم الی الصحبة مع التسلیم اه قلت ولا بعد ان قیل بشمول الآیة السوال عما ذکر وعلی هذا فالحاشیة کانها المتن۔

قد تمت سورة المائدة

ملحقة من رسالة التائید المذکورة فی اخر التمهید

سورة المائدة

سورہ مائدہ ختم ہوئی

اضافہ

از رسالہ تائید

سورہ مائدہ

قولہ تعالیٰ یهدی به الله من اتبع رضوانه سبل السلام والسبل جمع السبیل وقالوا السبل الی الله تعالیٰ کثیرة لا تحصی وهذه الآیة تدل علی صحة قولهم ای الی المسئلة المعروفة الآن بعنوان طرق الوصول الی الله بعدد انفاس الخلائق وهذا کلها راجع الی طریق واحد مستقیم فاما المرجع الیه فقال تعالیٰ فیه ولا تتبعوا السبل۔

قولہ تعالیٰ یهدی به الله من اتبع رضوانه سبل السلام سبل جمع ہے سبیل کی اور مشائخ نے فرمایا ہے کہ رستے اللہ تک پہونچنے کے بہت ہیں جنکا شمار نہیں اور یہ آیت انکے قول کی صحت پر دلالت کرتی ہے (یعنی اس مسئلہ پر جو اس عنوان سے مشہور ہے کہ طرق وصول الی اللہ بعدد انفاس الخلائق ہیں اور ان سب طریقوں کا مرجع ایک ہی مستقیم طریق ہے اور اس طریقہ کا مرجع یہ تقیم طریق تنہا اسکی شاہد ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولا تتبعوا السبل

قولہ تعالیٰ وعلی اللہ فتوکلوا (من مقامات السالکین۔)

قولہ تعالیٰ وابتغوا الیہ الوسیلۃ قال بعضھم الوسیلۃ فی الاحیاء الشیخ (ای ھو داخل فی عمومھا)

قولہ تعالیٰ وجاھدوا فی سبیلہ ای فی سبیل اللہ ھذا امر بمجاھدۃ الصوفیۃ (ای ان الآیۃ عامۃ لہ)

قولہ تعالیٰ ولا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا علی مذاق التصوف لا تشتروا بکرامانی وفراساتی التی ذکرت منکم بھذا وانی کرمتکم بھا تقویۃ لکم علی سیرکم وارتقائکم لا لوصولکم الی الدنیا (مالھا وجاھھا)

قولہ تعالیٰ لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنھاجا تدل علی ماتقدم من قولہ تعالیٰ یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام (ای بطریق اثبات النظیر بالنظیر لا بطریق ادخال الجزئی فی الکلی لان ھذہ الشرعۃ والمنھاج منھا ما قد نسخ۔

قولہ تعالیٰ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ولا تبلغ ما خصصناک بہ من الکشف والمشاھدۃ فانھم لا یطیقون حملہ وھذا دلیل علی صحۃ ما یقول المشائخ لا ینبغی ان یحکی واقعاتہ للناس فان مست الضرورۃ یحکی علی الشیخ فحسب علی قولہ تعالیٰ حکایۃ عن اسرائیل لا تقصص رؤیاک علی اخوتک

قولہ تعالیٰ وعلی اللہ فتوکلوا (یہ منجملہ مقامات سالکین کے ہے)

قولہ تعالیٰ وابتغوا الیہ الوسیلۃ بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ زندوں میں ذریعہ شیخ ہے (یعنی وہ اسکے عموم میں داخل ہے)۔

قولہ تعالیٰ وجاھدوا فی سبیلہ یعنی اللہ کے رستہ میں صوفیہ کے مجاہدہ کا حکم ہے (یعنی آیت اسکو بھی عام ہے)

قولہ تعالیٰ ولا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا مذاق تصوف پر یہ یعنی ہیں نہ خرید و متاع قلیل میری ان کرامتوں اور فراستوں کی عوض میں جو کہ تمسے مشہور ہیں حالانکہ میں نے تمکو ان سے اسلئے مشرف کیا تا کہ اُن سے تمھاری سیر اور عروج کی تقویت ہو نہ اسلئے کہ اُسکے ذریعہ سے تم دنیا (کا مال وجاہ) وصول کرو۔

قولہ تعالیٰ لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنھاجا یہ آیت ماتقدم پر دلالت کرتی ہے یعنی اُس آیت کے مضمون پر پہلے یھدی بہ اللہ من اتبع الخ یعنی بطریق اثبات ایک نظیر کے دوسری نظیر سے نہ بطریق داخل کرنے جزئی کے تحت میں کلی کے کیونکہ اس شرع اور طریق میں بعضے منسوخ ہیں۔

قولہ تعالیٰ یا ایھا الرسول بلغ الخ یعنی اور اس کشف ومشاہدہ کو نہ پہونچائے جسکی ساتھ ہمنے آپ کو خاص کیا ہے (اور تبلیغ کا امر نہیں کیا) کیونکہ یہ لوگ اسکی برداشت کی قوت نہیں رکھتے ہیں اور یہ مضمون مشائخ کے اس قول کی صحت پر دال ہے کہ مناسب نہیں کہ اپنے واقعات لوگوں سے بیان کرے اور اگر ضرورت پڑے تو شیخ سے کہے اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد اسپر کافی دلیل ہے جو حضرت یعقوب علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ اے میرے بیٹے تم اپنے خواب کو اپنے بھائیوں سے مت بیان کرنا۔

قولہ تعالیٰ لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصلحت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وآمنوا وعملوا الصلحت ثم اتقوا وآمنوا ثم اتقوا واحسنوا فاللہ اثبت الایمان علی ثلث درجات فی ھذہ الایۃ ثم جعل الدرجۃ الرابعۃ احسانا۔

قولہ تعالیٰ لا تسألوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم ان السوال عن الاولیاء والعرفاء عما یختص بھم ولا یضطر الیہ سبب لفتنۃ زائدۃ فانہ یجیب وقت الحالۃ وربما لا یوافقکم الجواب وتکذیب الولی وان لم یکن کفرا فھو عظیم (قلت ھذا قیاس سوال علی سوال باشتراک العلۃ) خطرناک امر ہے (میں کہتا ہوں کہ یہ قیاس ہے ایک سوال کا دوسرے سوال پر بوجہ اشتراک علت کے)

قولہ تعالیٰ۔ لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصلحت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وآمنوا وعملوا الصلحت ثم اتقوا وآمنوا ثم اتقوا واحسنوا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایمان کے تین درجے قائم کئے پھر چوتھے درجہ کو احسان قرار دیا (جو عبارت ہے تصوف سے)

قولہ تعالیٰ لا تسألوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم اولیاء وعارفین سے (ایسی چیز کا جو اُن کی ساتھ خاص ہے اور اسکے پوچھنے کی شدید ضرورت بھی نہیں) سوال کرنا بڑے فتنہ کا سبب ہے کیونکہ وہ غلبہ حالت کے وقت ضرور جواب دیں گے اور بسا اوقات وہ جواب تمہارے فہم کے موافق نہوگا اور تکذیب ولی کی اگرچہ کفر نہیں پھر بھی وہ

انتہت الملحقۃ — اضافہ تمام ہوا

سورۃ الانعام

قولہ تعالیٰ الحمد للہ الذی خلق السموات والارض الآیۃ فی الروح وفی تعلیق الحمد اولا باسم الذات ووصفہ تعالیٰ ثانیا بما وصف بہ سبحانہ تنبیہ علی تحقیق الاستحقاقین تحقق استحقاقہ عزوجل الحمد باعتبار ذاتہ جل شانہ وتحقق استحقاقہ سبحانہ وتعالیٰ باعتبار الانعام الموذن بہ ما فی خیر الموصول الواقع صفۃ ومعنی استحقاقہ سبحانہ وتعالیٰ الذاتی عند بعض استحقاقہ جل وعلا الحمد بجمیع اوصافہ وافعالہ وھو معنی قولھم انہ تعالیٰ یستحق العبادۃ

سورۃ الانعام

قولہ تعالیٰ الحمد للہ الذی خلق السموات والارض الخ (ترجمہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے لائق ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا) حمد کو اولاً اسم ذات کے متعلق کرنا پھر اسکو صفات خاصہ کی ساتھ موصوف کرنا اشارہ اس طرف ہے کہ حق تعالیٰ کو حمد کا استحقاق دو وجہ سے ہے من حیث الذات بھی من حیث الصفات بھی اور من حیث الذات کے معنی نفی صفات کے نہیں بلکہ معنی یہ ہیں کہ اسوقت صفات کی طرف نظر نہیں۔

قولہ تعالیٰ الحمد باعتبار الذات وباعتبار الصفات ۳۲۲ قولہ تعالیٰ الحمد باعتبار الذات بھی باعتبار الصفات بھی ۳۲۲

لذاته وانکر هذا (البعض) صحة توجه التعظیم والعبادة الی الذات من حیث هی وقد صرح الامام فی شرح الاشارة عند ذکر مقامات العارفین ان الناس فی العبادة ثلث طبقات فالاولی فی الکمال والشرف الذین یعبدونه سبحانه وتعالی لذاته لا بشیء آخر والثانیة وهی التی تلی الاولی فی الکمال الذین یعبدونه بصفة من صفاته وهی کون کما مستحق للعبادة والثالثة وهی آخر درجات المحققین الذین یعبدونه لتکمل نفوسهم فی الانتساب الیه اه

قوله تعالی ولو نزلنا علیک کتابا فی قرطاس فلمسوه بایدیهم فیه بیان حال المعاند حیث لا ینتفع بشیء ولذا لا یتصدی لهم اهل الطریق

قولہ تعالیٰ ولو نزلنا علیک کتابا فی قرطاس فلمسوہ بایدیہم (ترجمہ اور اگر ہم کاغذ پر لکھا ہوا کوئی نوشتہ آپ پر نازل فرماتے پھر اسکو یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے) اس میں معاند کے حال کا بیان ہے کہ وہ کسی طریق سے منتفع نہیں ہوتا اسی واسطے اہل طریق اس کے درپے نہیں ہوتے۔

قوله تعالی ولو انزلنا ملکا لقضی الامر فی الروح قیل فی سبب اهلاکهم علی تقدیر انزال الملک حسبما اقترحوه انهم اذا عانیوه قد نزل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی صورته الاصلیة وهی آیة لا شیء ابین منها ثم لم یؤمنوا لم یکن بد من

قولہ تعالیٰ ولو انزلنا ملکا لقضی الامر (ترجمہ اور اگر ہم کوئی فرشتہ بھیج دیتے تو سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا) اس صورت میں ان کے ہلاک ہونیکی وجہ یہ ہوتی کہ ایسے خوارق کے ظہور سے ان پر حجۃ الٰہیہ تمام ہو جاتی اس سے معلوم ہوا کہ طریق اسلم خوارق کا ظاہر نہ ہونا ہی ہے۔

اهلاکهم فان سنة الله تعالی قد جرت بذلک فیمن قبلهم ممن کفر بعد نزول ما اقترحوه وروی هذا عن قتادة اه قلت علم به ان الاسلم عدم ظهور الخوارق۔

قوله تعالی کتب علی نفسه الرحمة فی الرد جملة صادقة بشمول رحمته عز وجل لجمیع الخلق مسوقة لبیان انه تعالی رؤف بالعباد وما سبق من الحث علی اجتناب الغضب لیس الا من سوء اختیار العباد بسوء استعدادهم الازلی لا من مقتضیات ذاته جل وعلا وفیه بعد ورق وانت اذا التفت اوفی الثقات تعلم انه ما من اثر من آثار البطش الا وهو مطرز برحمة الله تعالی نعم نقسم الرحمة من بعض الخبیثات الی قسمین رحمة محضة لا یشوبها شیء من النقمة کنعیم الجنة ورحمة قد تشوبها نقمة کتادیب الولد بالضرب رحمة به ویشرب الدواء المر لنفعه وفیه فی کل غضب رحمة ولیس فی کل رحمة غضب اه ملخصا۔

قولہ تعالیٰ کتب علی نفسہ الرحمۃ (ترجمہ اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمانا اپنے اوپر لازم فرمایا ہے) اپنے اطلاق سے اس پر دال ہے کہ حق تعالیٰ کی رحمت سب کو عام اور شامل ہے چنانچہ ادنیٰ تامل سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کوئی غضب ایسا نہیں جس میں کچھ رحمت نہ ملی ہو اور رحمت بہت سی ایسی ہیں جن میں ذرا غضب نہیں اور سزا مین معذبین پر رحمت ہونا تو ظاہر ہے عین تعذیب میں بھی کہ وہ تہذیب ہے اور بعد تعذیب بھی کہ مغفرت ہو جاوے گی اور کفار معذبین پر اس طرح کہ حق تعالیٰ نے اس عذاب اشد جو عذاب تھا اس سے محفوظ رکھا

قوله تعالی قل انی امرت ان اکون اول من اسلم

قولہ تعالیٰ قل انی امرت ان اکون اول من اسلم

الی قولہ تعالی یوم عظیم فیہ عدم سقوط التکالیف حتی عن الانبیاء علیہم السلام۔

الی قولہ یوم عظیم (ترجمہ آپ فرما دیجئے کہ مجکو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے میں اسلام قبول کروں اور تم مشرکین میں سے ہرگز نہ ہونا آپ کہدیجئے کہ میں اگر اپنے رب کا کہنا نہ مانوں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں) اسمیں دلالت ہے کہ تکالیف شرعیہ کسی سے حتی کہ انبیاء سے بھی ساقط نہیں ہوتیں۔

الحاشیۃ قولہ تعالی قل انی امرت ان اکون اول من اسلم فی الروح وذلک قبل ظہور ہذہ النعیات والیہ الاشارۃ بما شاع من قولہ صلے اللہ علیہ وسلم کنت نبیا وآدم بین الماء والطین وقد اسلم نفسہ للہ بلا واسطۃ وکل اخوانہ الانبیاء انما اسلموا نفوسہم بواسطتہ علیہ السلام فہو صلی اللہ علیہ وسلم المرسل الی الانبیاء علیہم السلام فی عالم الارواح وکلہم امتہ وہم نوابہ فی عالم الشہادۃ اہ۔

قولہ تعالی وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو نص فی التصرف المستقل حتی عن المقربین وفی الروح وفی ہذہ الایۃ الکریمۃ رد علی رجا کشف الضر من غیرہ سبحانہ وتعالی واہل احد سواہ وفی فتوح الغیب للجیلانی قدس سرہ ان من ارادہ السلامۃ فی الدنیا والاخرۃ فعلیہ بالصبر والرضاء وترک الشکوی الی خلقہ وانزال حوائجہ بربہ عزوجل ولزوم طاعتہ وانتظار الفرج منہ سبحانہ وتعالی والانقطاع الیہ فہو انہ عطاء وعقوبۃ نعماء وبلاءہ دواء ووعدہ حال وقولہ فعل وکل افعالہ حسنۃ وحکمۃ ومصلحۃ غیر انہ عزوجل طوی علم المصالح عن عبادہ وتفوز بہ فلیس الا الاشتغال بالعبودیۃ من اداء الاوامر واجتناب النواہی والتسلیم فی القدر وترک الاشتغال بالربوبیۃ والسکون عن لم وکیف ومتی اہ۔

قولہ تعالی وان یمسسک اللہ بضر (ترجمہ اور اگر تجکو کوئی تکلیف پہونچا دیں تو اُس کا دور کرنے والا سوا اللہ تعالی کے اور کوئی نہیں) اسمیں غیر اللہ سے تصرف مستقل کی نفی ہے حتی کہ مقربین سے بھی اور نیز اسمیں رد ہے اُس پر جو غیر اللہ سے ازالۂ ضرر کی توقع رکھے

قولہ تعالی وہم ینہون عنہ وینأون عنہ قال بعض المفسرین ان الضمیر المرفوع لابی طالب واتباعہ او اضرابہ والمجرور للنبی صلی اللہ علیہ وسلم علی معنی ینہون عن اذیتہ علیہ الصلوۃ والسلام ولا یومنون بہ کذا فی الروح قلت فدل علی ہذا التفسیر علی ان الحب الطبعی للنصرۃ القومیۃ لاہل اللہ لا یحمدی بدون الحب العقلی

قولہ تعالی وہم ینہون عنہ (ترجمہ اور یہ لوگ اُس سے اوروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اُس سے دور رہتے ہیں) بعض مفسرین کے نزدیک مراد ان لوگوں سے ابوطالب اور اُن کے اتباع ہیں کہ اوروں کے ضرر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روکتے تھے مگر خود آپ پر ایمان لانے سے دور رہتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ اہل اللہ کے ساتھ حب طبعی ونصرۃ قومیہ بدون حب عقلی کے نافع نہیں۔

قولہ تعالی وہم یحملون اوزارہم علی ظہورہم فی الروح نیل حملہم علی الظہر حقیقۃ وانہ تجسم

(ترجمہ اور حالت اُن کی یہ ہوگی کہ وہ اپنے بار اپنی کمر پر لادے

الی قولہ ولا مانع من الحمل علی الحقیقۃ واجراء الکلام علی ظاہرہ وقد قال کثیر من اہل السنۃ بتجسم الاعمال فی تلک الدار وھو الذین یقتضیہ ظاہر الوزن اھ وساق فی ذلک احادیث قلت وھو مسئلۃ التمثل۔

ہوں گے حقیقی معنی اسکے یہی ہیں کہ خود اعمال کو اپنی کمر پر لاوینگے اور یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ اعمال بشکل اجسام متمثل ہو جاویں پس جب حمل علی الحقیقۃ ممکن ہے تو اسکو ترک نہ کریں گے اور بہت اہل سنت تجسم اعمال کے قائل ہیں پس اس تقریر پر آیت مسئلہ تمثل پر دال ہوگی۔

قولہ تعالیٰ وان کان کبر علیک اعراضھم الی قولہ فلا تکونن من الجاھلین نص فی جواز تخلف المراد عن ارادۃ العبد حتی عن ارادۃ سید الخلق فکیف یعتقد فی احد لزوم استجابۃ دعاءہ کل علم الغالین

قولہ تعالیٰ وان کان کبر علیک اعراضھم الی قولہ ولو شاء اللہ لجمعھم علی الھدی (ترجمہ اور اگر آپ کو ان کا اعراض گراں گذرتا ہے تو اگر آپ کو یہ قدرت ہے کہ زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈھ لو پھر کوئی معجزہ لے آؤ تو کرو اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ان سب کو راہ پر جمع کر دیتا) اس میں نص ہے کہ ارادہ عبد سے مراد کا تخلف ہو سکتا ہے حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادہ سے بھی پھر کسی شخص کے متعلق یہ عقیدہ اہل غلو کا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ اسکی دعا کا قبول ہونا لازم ہے۔

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم ما فرطنا فی الکتاب من شیء ثم الی ربھم یحشرون فی الروح الضمیر للامم المذکورۃ فی النظم الکریم وصیغۃ جمع العقلاء لاجرائھا مجراھم والتعبیر عنھا بالامم ومن الناس من جعلھا دلیلا علی ان للحیوانات باسرھا نفوسا ناطقۃ کما لافراد الانسان والیہ ذھب الصوفیۃ وبعض الحکماء الاسلافیین واورد الشعرانی فی الجواھر والدرر ادلۃ وفیہ واغرب الغریب عند اھل الظاھر ان الصوفیۃ جعلوا کل شیء فی الوجود حیا درا کا یفھم الخطاب دینا لم کما نیا لم الحیوان ومایزید الحیوان علی الجماد الا بالشھود ویستندون فی ذلک الی الشھود وفیہ وانا لا اری مانعا من القول بان للحیوانات نفوسا ناطقۃ وھی متفاوتۃ الادراک حسب تفاوتھا فی افراد الانسان وھی مع ذلک کیفما کانت لا تصل فی ادراکھا وتصرفھا الی غایۃ یصلھا الانسان والشواھد علی ھذا کثیرۃ ولیس فی مقابلتھا قطعی یجب تاویلھا لاجلہ اھ ملخصا۔

قولہ تعالیٰ فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیھم ابواب کل شیء فی الروح من النعم الکثیرۃ کالرخاء وسعۃ الرزق مکرا بھم واستدراجا لھم اھ قلت وکذلک حال من بقی حالہ وذوقہ مع عصیانہ وطردہ فھو استدراج۔

قولہ تعالیٰ فلما نسوا ما ذکروا بہ (ترجمہ پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جنکی ان کو نصیحت کیجاتی تھی تو ہمنے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیئے) یعنی انکو استدراجاً نعمتیں عطا فرمائیں اور اسی کی نظیر اس شخص کا حال ہے جسکا حال

معصیت کے حال اور ذوق باقی رہے یہ اُس کے لئے استدراج ہوتا ہے (جسپر بعض جہال فخر کرتے ہیں کہ ہماری نسبت کیسی قوی ہے)۔

قولہ تعالیٰ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک ان اتبع الا ما یوحی الی فیہ نفی مخواص[۳۳۱] الالوھیۃ من القدرۃ الکاملۃ والعلم المحیط عن العبد ونفی التنزہ عن آثار البشریۃ واثبات للعبدیۃ التی من لوازمہا امتثال امر المولیٰ واتباع بالوحی وللبشریۃ التی من لوازمہا الاکل والشرب والغضب والرضاء

قولہ تعالیٰ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک ان اتبع الا ما یوحی الی (ترجمہ آپ کہدیجئے کہ نہ تو میں تمسے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس خدا تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں تمام غیبوں کو جانتا ہوں اور نہ میں تمسے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف جو کچھ میرے پاس وحی آتی ہے اُس کا اتباع کرلیتا ہوں) اسمیں دو[۳۳۲] چیزوں کی نفی ہے ایک تو عبد سے خواص الوہیت قدرۃ کاملہ وعلم محیط کی نفی اور دوسرے بشر سے تنزہ عن البشریۃ کی نفی اور دو چیزوں کا اثبات ہے ایک عبدیت کا جسکے لوازم میں سے امتثال امر اور اتباع وحی ہے اور دوسری بشریت کا جسکے لوازم میں سے اکل وشرب وغضب ورضا ہے

[۳۳۱] الوہیت کے خواص کا بیان ہونا۔

[۳۳۲] کمالین میں عبدیت وبشریت کے آثار کا لازم ہونا۔

قولہ تعالیٰ ولا تطرد الذین یدعون ربھم الی قولہ فانہ غفور رحیم فیہ بعض[۳۳۳] حقوق المریدین من عدم طردھم وحبس نفسہ معھم وتبشیرھم بالسلامۃ والرحمۃ وقبول التوبۃ

قولہ تعالیٰ ولا تطرد الذین یدعون ربھم الی قولہ فانہ غفور رحیم (ترجمہ اور ان لوگوں کو نہ نکالئے جو صبح شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں الخ) اسمیں مریدین کے بعض[۳۳۴] حقوق کا بیان ہے کہ ان کو بلا مصلحت دینیہ اپنے سے مطرود نکرے اور اُن کے پاس مقید ہوکر بیٹھے اور اُن کو سلامت ورحمت وقبول توبہ کی بشارت دے۔

[۳۳۳] بعض حقوق مریدین۔

[۳۳۴] بعض حقوق المریدین۔

قولہ تعالیٰ وھو الذی یتوفاکم باللیل مع قولہ تعالیٰ حتی اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا فی الروح وقد جاء اسناد الفعل الی ملک الموت فقط تارۃ والی اللہ تعالیٰ تارۃ باعتبار انہ سبحانہ الآمر الحقیقی وقد اشرنا فیما تقدم[۳۳۵] ان بعض الصوفیۃ قال ان المتوفی یکون ھو اللہ تعالیٰ بلا واسطۃ تارۃ الملک وتارۃ الرسل غیرہ وذلک حسب اختلاف احوال المتوفی۔

قولہ تعالیٰ وھو الذی یتوفاکم باللیل مع قولہ تعالیٰ حتی اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا (ترجمہ اور وہ ایسا ہے کہ رات میں تمھاری روح کو ایک گونہ قبض کردیتا ہے مع قولہ یہانتک کہ جب تم میں کسی کو موت آپہونچتی ہے اُسکی روح ہمارے بھیجے ہوئے قبض کرلیتے ہیں) روح میں[۳۳۶] ہے کہ بعض صوفیہ قائل ہوئے ہیں کہ قبض ارواح کبھی حق تعالیٰ خود فرماتے ہیں اور کبھی ملک الموت اور کبھی دوسرے فرشتے جنکو رسل کہا گیا اور یہ توفی کے احوال کے تفاوت پر ہے

[۳۳۵] توفی کبھی بلا واسطہ ملک الموت کبھی بواسطہ فرشتے کے ہوتا ہے

قولہ تعالیٰ تدعونہ تضرعا وخفیۃ فی الروح ای اعلانا واسرارا کما روی عن ابن عباسؓ والحسن والاعلان والاسرار یحتمل ان یراد بھما بالسان

قولہ تعالیٰ تدعونہ تضرعا وخفیۃ (ترجمہ تم اُسکو پکارتے ہو تذلل ظاہر کرکے اور چپکے چپکے) یعنی اعلانا و اسرارا اور اعلان واسرار یا باللسان ہے یا ایک باللسان

ویحتمل ان یراد بهما ما باللسان والقلب اھ فیشتمل[۳۳۶] الایة بعمومها مشروعیة اقسام الذکر الجلی والخفی باللسان او بالقلب۔

دوسرا بالقلب کذا فی الروح۔ پس آیت[۳۳۵] اپنے عموم سے تمام اقسام ذکر کی مشروعیت پر دال ہوئی جلی وخفی پھر خفی باللسان یا بالقلب۔

الحاشیة قولہ تعالیٰ وما علی الذین یتقون من حسابھم من شئ ولکن ذکری لعلھم یتقون فی الروح ای یجوز ان یکون المعنی ان المتجردین لا یحتجون بواسطة محاسبة المحجوبین ولکن ذکرناھم لعلھم یزدادون فی التقوی اھ۔

قولہ تعالیٰ وذر الذین اتخذوا دینھم لعبا ولھوا فی الروح قیل المراد بالدین العید الذی یعتادونه ای یعودون بالوجه الذی شرعه اللہ تعالیٰ کعید المسلمین او بالوجه الذی لم یشرع من لعب ولھو کاعیاد الکفرة لان اصل معنی الدین العادة والعید معتاد کل عام ونسب ذلک لابن عباسؓ اھ قلت ودخل فیه[۳۳۷] اکثر اعراس متصوفة زماننا لاشتمالھا علی المنکرات من الملاھی والبدعات۔

قولہ تعالیٰ ونرد علی اعقابنا بعد اذ ھدانا اللہ کالذی استھوته الشیاطین فی الارض حیران کذلک یبتلی فی الحیرة والدھشة[۳۳۸] من خرج عن طریق القوم بعد الدخول فیه کما یشاھد وھو الحیرة المذمومة ودلیل الاشتمال عموم الھدایة کما فی الروح ای الی التوحید حد الاسلام او الی سائر ما یترتب علیه الفوز فی الاخرة علی ما قیل اھ

قولہ تعالیٰ وذر الذین اتخذوا دینھم لعبا ولھوا۔ (ترجمہ اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہ جنھوں نے اپنے دین کو لہو ولعب بنا رکھا ہو) بعض نے کہا ہے کہ دین کے معنی عادۃ ہیں اور عادت سے مراد عید معتاد اور روح میں اس قول کو ابن عباسؓ کی طرف منسوب کیا ہے پس اسمیں کفار کی اعیاد پر جنمیں لہو ولعب ہوتا تھا انکار ہے میں کہتا ہوں[۳۳۹] کہ اسمیں اس زمانہ کے اکثر اعراس بوجہ اشتمال علی المنکرات والبدعات کے داخل ہیں۔

قولہ تعالیٰ ونرد علی اعقابنا بعد اذ ھدانا اللہ کالذی استھوته الشیاطین فی الارض حیران (ترجمہ اور کیا ہم الٹے پھر جاویں بعد اسکے کہ ہم کو حق تعالیٰ نے ہدایت کردی ہے جیسے کہ کوئی شخص ہو کہ اسکو شیطانوں نے کمیں جنگل میں بے راہ کردیا ہو اور وہ بھٹکتا پھرتا ہو) اسی طرح کی حیرت میں وہ مبتلا ہوجاتا ہے جو طریق قوم میں داخل ہوکر پھر اس سے خارج ہوجاوے چنانچہ اس کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور یہ حیرت مذمومہ ہے[۳۴۰] اور اسی اشتمال کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ آگے جو الھدی واقع ہوا ہے اس سے مراد عام ہے جیسا کہ روح میں ہے کہ توحید واسلام یا دوسرے اسباب فوز آخرت۔

قولہ تعالیٰ واذ قال ابراھیم لابیه آزر الخ فیه[۳۴۱] ان الاشتغال باللہ تعالیٰ لا ینافی المناظرة مع اھل الباطل مالم یجاوز الحدود وفیه ان الخشونة ربما ترجح علی الرفق فان المقامات متفاوتة۔

قولہ تعالیٰ واذ قال ابراھیم لابیه آزر الخ (ترجمہ اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جب کہ ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے فرمایا الخ) اسمیں دلالت[۳۴۲] ہے کہ مشغولی مع الحق ومناظرہ مع اہل باطل میں تنافی نہیں جب تک کہ حدود سے تجاوز نہو

اور اسی سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعض مقامات پر نرمی پر خشونت کو ترجیح ہوتی ہے۔

قولہ تعالیٰ فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا قال ھذا ربی الخ فی الروح وھذا منہ علیہ السلام علی سبل الفرض وارخاء العنان مجاراۃ مع ابیہ وقومہ فان المستدل علی فساد قول یحکیہ ثم یکرہ علیہ بالابطال وفیہ ولعل سلوک تلک الطریقۃ فی بیان استحالۃ ربوبیۃ الکوکب دون بیان استحالۃ الٰہیۃ الاصنام کما قیل لما ان ھذا اخفی بطلانا واستحالۃ من الاول فلو صدع بالحق من اول الامر کما فعلہ فی حق عبادۃ الاصنام لتمادوا فی المکابرۃ والعناد اھ ففیہ رعایۃ الاصلح للمخاطب فی باب النصح والارشاد فانظر فی ذکر الاصنام الخشونۃ وفی ذکر الکواکب اللینۃ وھکذا شان الحکماء من الشیوخ المصلحین۔

فصلح الاصلح لاحل الارشاد — اصل ارشاد مخاطب کے حال کی رعایت۔

قولہ تعالیٰ فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا قال ھذا ربی الخ (ترجمہ پھر جب رات کی تاریکی اُن پر چھا گئی تو انھوں نے ایک ستارہ دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ میرا رب ہے) روح میں ہے کہ ابطال ربوبیۃ کواکب میں نرم عنوان (مجاراۃ کا) اختیار فرمایا اور ابطال ربوبیۃ اصنام میں سخت عنوان اختیار فرمایا وجہ یہ کہ ربوبیت کواکب کا بطلان بہ نسبت بطلان ربوبیۃ اصنام خفی تھا اسمیں اگر اول ہی خشونت اختیار کیجاتی تو انکا مکابرہ اور عناد بڑھ جاتا آہ تو اس سے معلوم ہوا کہ نصح وارشاد کے باب میں مخاطب کے حال کی رعایت اور اسکی مصلحت کا لحاظ مناسب ہے اور شیوخ حکماء و مصلحین کی یہی شان ہے۔

قولہ تعالیٰ ولا اخاف ما تشرکون بہ الا ان یشاء ربی شیئا فیہ التحرز عن صورۃ الدعوی التی کانت فی الاکتفاء علی قولہ ولا اخاف فزاد للتحرز منہا الا ان یشاء ربی۔

صورت دعوی سے بھی احتیاط — التحرز عن الدعوی

قولہ تعالیٰ ولا اخاف ما تشرکون بہ الا ان یشاء ربی شیئا (ترجمہ اور میں ان چیزوں سے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بناتے ہو نہیں ڈرتا) اسمیں صورۃ دعوی سے احتیاط ہے جو صرف لا اخاف پر اکتفا کرنے میں متوہم تھا اسلئے الا ان یشاء بھی بڑھا دیا۔

قولہ تعالیٰ فای الفریقین احق بالامن (ترجمہ سو ان دونوں جماعتوں میں سے اس کا کون زیادہ مستحق ہے) باوجودیکہ احق بالامن متعین ہے مگر یوں نہیں فرمایا فنحن احق بالامن کہ تاکید اس اخبار میں مخاطب سے اعتساف کرنا اور اس استفہام میں انصاف کی طرف اسکو مائل کرنا ہے اور اہل شفقت کا محققین کے ارشاد میں یہی مسلک ہے۔

مسلک المحققین فی المحاجۃ — محاجین محققین کا طرز

قولہ تعالیٰ وکذلک نجزی المحسنین فی الروح قیل ای نجزیھم مثل ما جزینا ابراھیم علیہ السلام برفع درجاتہ وکثرۃ اولادہ والنبوۃ فیھم اھ ففیہ دلالۃ علی ان صلاح الاباء لہ دخل فی صلاح الابناء

دخل صلاح الآباء فی صلاح الاولاد

قولہ تعالیٰ وکذلک نجزی المحسنین (ترجمہ اور اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں) روح میں بعض مفسرین کا قول ہے کہ ہم محسنین کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں جیسی ابراہیم علیہ السلام کو جزا دی کہ اُن کے درجات بلند کئے اُن کی اولاد میں ترقی دی

وھو مشاھد فی اولاد المشایخ یکون فیھم مالا یکون فی غیرھم من شان الرشد مالم یعارضہ معارض۔

اولاد میں نبوت عطا فرمائی پس اس میں دلالت ہے کہ آباء کی صلاح واحسان کو صلاح ابناء میں بھی دخل ہے کہ اُن کے محسن ہونے کا یہ صلہ ملتا ہے کہ اُن کی اولاد میں بھی صلاحیت پیدا کیجاتی ہے چنانچہ مشائخ کی اولاد میں مشاہد ہے کہ اُن میں رشد کی ایک خاص شان ایسی ہوتی ہے جو دوسروں میں نہیں ہوتی بشرطیکہ کوئی معارض پیش نہ آجاوے۔

قولہ تعالیٰ واجتبیناھم وھدیناھم حاصل الاول الجذب فان اجتبی فی اللغۃ الجلب وحاصل الثانی ھو السلوک فان الھدایۃ ھو اراءۃ الطریق مع الوصول او بدونہ۔

قولہ تعالیٰ واجتبیناھم وھدیناھم (ترجمہ اور ہم نے اُن کو مقبول بنایا اور رہنمائی اُن کو راہ راست کی ہدایت کی) اول کا حاصل جذب ہے کیونکہ اجتبی کے معنی لغت میں جلب ہیں اور ثانی کا حاصل سلوک ہے کیونکہ ہدایت کے معنی ارائۃ طریق ہیں خواہ مع الوصول یا بدون وصول۔

قولہ تعالیٰ ولو اشرکوا لحبط عنھم ما کانوا یعملون فیہ ان اللہ تعالیٰ لیس لہ محبوب بان اللہ بحیث لا یجازیہ بحال کما ھو زعم الجھلۃ فی حق سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام او بعض الاولیاء من امتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

قولہ تعالیٰ ولو اشرکوا لحبط عنھم ما کانوا یعملون (ترجمہ اور اگر فرضاً یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کیا کرتے تھے ان سے سب اکارت ہوجاتے) اس سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کا کوئی ایسا محبوب بالذات نہیں کہ اگر کسی حال میں ماخذہ نہ ہو جیسا جہلاء کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا بعض اولیاء امت کے حق میں (مثل حضرت غوث اعظم رح) خیال ہے کہ معشوق عرفی سمجھتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیء وفی حکمہ من ادعی النبوۃ او ادعی مرءیا کما فی الحدیث من الوعید علیہ ومن ادعی وارد ا او اتھاما کاذبا وفی الروح ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا ممن ادعی الکمال والوصول الی التوحید والخلاص عن کثرۃ صفات النفس وزعم انہ باللہ عزوجل وانہ من اھل الارشاد وھو لیس کذلک او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیء ممن سمی مفتریات وھمہ وخیالہ ومخترعات عقلہ وفکرہ وحیا وفیضا من الروح القدس اھ

قولہ تعالیٰ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیء (ترجمہ اور اُس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ تہمت لگائے یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اُس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں آئی) اور اسی کے حکم میں ہے جو شخص کوئی خواب تراشے یا کسی وارد یا الہام کاذب یا کسی کمال یا توحید حقیقی وفنا یا شیخوخت کا دعویٰ کرے یا اپنے اوہام وخیالات کو فیض غیبی کہے۔

قولہ تعالیٰ لتھتدوا بھا فیہ اثبات الاسباب ومشروعیۃ الانتفاع بھا وانہ لا ینافی التوکل مطلقا

قولہ تعالیٰ لتھتدوا بھا (ترجمہ تاکہ تم اُن کے ذریعہ سے رستہ معلوم کرسکو) اس میں اسباب کا اثبات اور اُن سے

منتفع ہونے کی مشروعیت پر دلالت ہے اور یہ علی الاطلاق منافی توکل نہیں۔

قولہ تعالیٰ انظروا الی ثمرہ الخ فیہ ان النظر الی الخلق اذا کان للوصول الی الحق لیس بمذموم بل ھو مطلوب اذا احتیج الیہ فی المقصود فالخلق اذن یکون مرأۃ للحق تعالیٰ

قولہ تعالیٰ انظروا الی ثمرہ الخ (ترجمہ ہر ایک کے پھل کو تو دیکھئے الخ) اسمیں دلالت ہے کہ خلق کی طرف نظر کرنا جبکہ للحق ہو مذموم نہیں بلکہ اگر مقصود ہیں اسکی طرف صحیح ہو تو مطلوب ہے پس خلق اس وقت حق تعالیٰ کی مرآۃ ہو جاتی ہے

قولہ تعالیٰ لا تدرکہ الابصار فی الروح جمع بصر یطلق کما قال الراغب علی الجارحۃ الناظرۃ وعلی القوۃ التی فیھا وعلی البصیرۃ وھی قوۃ القلب المدرکۃ وادراک الشیء عبارۃ عن الوصول الی غایتہ والاحاطۃ بہ اٰہ ففیہ دلالۃ علی نفی ادراکہ تعالیٰ بالکنہ مطلقا فی الدنیا والاٰخرۃ ولو حمل البصر علی الجارحۃ کما ذھب الیہ اکثر المتکلمین فالمراد نفی الرؤیۃ فی الدنیا کما یردی تقییدا بذلک عن الحسن وغیرہ نقلہ عنہ فی روح المعانی۔

قولہ تعالیٰ لا تدرکہ الابصار (ترجمہ اسکو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی) اگر بصر کو عام کہا جاوے بصر حسی اور بصیرۃ کو جیسا راغب نے کہا ہے تو ادراک کی تفسیر علم بکنہ کی جائیگی اور حکم عام ہوگا دنیا و آخرت کو اور اگر بصر کو جارحہ حسی کے ساتھ خاص کہا جاوے تو مراد نفی رویت کی ہوگی دنیا میں چنانچہ روح میں حسن سے یہی قید دنیا کی منقول ہے۔

قولہ تعالیٰ وما انا علیکم بحفیظ وکذا قولہ ما فی ما بعدہ وما انت علیھم بوکیل فیہ ما علیہ اھل الطریق من عدم التصدی لاحد بعد اداء حق الارشاد

قولہ تعالیٰ وما انا علیکم بحفیظ (ترجمہ اور میں تمہارا نگراں نہیں ہوں) اور اسکے بعد یہ قول وما انت علیھم بوکیل اسمیں اہل طریق کے اس معمول پر دلالت ہے کہ حق ارشاد ادا کرکے پھر کسی کے درپے نہیں ہوتے۔

قولہ تعالیٰ ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ فیہ ان الطاعۃ اذا ادت الی معصیۃ راجحۃ وجب ترکھا اذا لم تکن الطاعۃ واجبۃ ومن ثم تری اھل الارشاد ینھون عن کثیر مما یری طاعۃ وانما تکون مفضیۃ الی المفاسد فی نظرھم الذی یرون بہ ما لا یری غیرھم۔

قولہ تعالیٰ ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ (ترجمہ اور دشنام مت دو اُن کو جنکی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ براہ جہل حد سے گذر کر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں گے) اسمیں دلالت ہے کہ اگر کوئی طاعت کسی معصیت کا سبب بنجاوے اور وہ طاعت واجب نہو تو اُس طاعت کو ترک کر دیا جاوے اور اسی جگہ سے اہل ارشاد کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے امور سے منع کر دیتے ہیں جو ظاہراً طاعت معلوم ہوتے ہیں مگر اُن کی نظر میں وہ مفضی الی المفاسد ہوتے ہیں اور دوسرے نہیں سمجھتے۔

قولہ تعالیٰ واقسموا باللہ جھد ایمانھم لئن جاءتھم ایۃ لیؤمنن بھا فی الروح باب الاشارۃ ای انھم

قولہ تعالیٰ واقسموا باللہ جھد ایمانھم لئن جاءتھم ایۃ لیؤمنن بھا مع قولہ تعالیٰ ولو اننا نزلنا الیھم الملٰئکۃ

طلبوا خوارق العادات واعرضوا عن ابلج البینات لاحتجابهم بالحس والمحسوس قل نما الآیات عند اللہ فیاتی بها حسبما تقتضیه الحکمة اھ وفی قوله تعالٰی ولو اننا نزلنا الی قوله ما کانوا لیومنوا دلالة علی عدم لزوم النفع لمعانیة الخوارق فطلبها لیس طریقا للهدایة وانما طریقها اتباع البینات

الی قوله ما کانوا لیومنوا (ترجمہ اور ان لوگوں نے قسمیں میں بڑا زور لگا کر اللہ کی قسم کھائی کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آجاوے تو وہ ضرور ہی اس پر ایمان لے آویں الخ) مجموعہ میں دلالت ہے کہ خوارق کے معائنہ سے نفع لازم نہیں پس ان کا طلب کرنا ہدایت کا طریق نہیں بلکہ اس کا طریق بینات کا اتباع ہے (پس شیخ میں بھی کرامات کا تتبع نکرے اس کے کمال علم وعمل کی تحقیق کے بعد اس کا اتباع کرے)

قوله تعالٰی ان یتبعون الا الظن وان هم الا یخرصون المراد الظن الذی لا یستند الی مستند شرعی جمعا بین هذه الآیة وبین دلائل صحة بعض الظن فدلت الآیة علی عدم حجیة الکشف والالهام فی الاحکام لا سیما اذا جزم بهما وفی الروح فی باب الاشارة ای ما یتبعون لکونهم محجوبین فی مقام النفس بالاوهام والخیالات الا الظن وانهم الا یخرصون بقیاس الغائب علی الشاهد اھ۔

قوله تعالٰی (ترجمہ) وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں) مراد اس ظن سے وہ ظن ہے جو کسی دلیل شرعی کی طرف مستند نہ ہو اس سے معلوم ہوا کہ باب احکام میں کشف والہام حجت نہیں خاصکر ان کا جزم کرنا تو بالکل ہی باطل ہے۔

قوله تعالٰی ومالکم ان لا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیه وقد فصل لکم فی روح المعانی وسبب نزول الآیة علی ما قاله الامام ابو منصور ان المسلمین کانوا یتحرجون من اکل الطیبات تقشفا وتزهدا فنزلت اھ ففیه النهی عن الغلو فی الزهد کما علیه بعض الجهلة من الصوفیة۔

قوله تعالٰی (ترجمہ) اور تم کو کون امر اس کا باعث ہو سکتا ہے کہ تم ایسے جانوروں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ روح میں امام ابو منصور سے منقول ہے کہ بعضے مسلمان تقشف وزہد کے سبب بعض طیبات کو نہ کھاتے تھے اس پر آیت نازل ہوئی اس میں ممانعت ہے غلو فی الزہد سے جیسے بعض جاہل صوفی کرتے ہیں۔

قوله تعالٰی وذروا ظاهر الاثم وباطنه دل علی تقسیم الاثم الی ما بالجوارح وما بالقلب کما فی الروح عن الجبائی والمسئلة من الضروریات عند القوم۔

قوله تعالٰی (ترجمہ) اور تم ظاہری گناہ کو بھی چھوڑو اور باطنی گناہ کو بھی چھوڑو) اس سے معلوم ہوا کہ گناہ جس طرح جوارح سے ہوتے ہیں اسی طرح بعضے گناہ قلب سے بھی ہوتے ہیں۔

قوله تعالٰی اومن کان میتا فاحییناه وجعلنا له نورا یمشی به فی الناس فیه تسمیة معرفة الطریق

قوله تعالٰی (ترجمہ) ایسا شخص جو کہ پہلے مردہ تھا

الحق نورًا وهو دائر علی لسان القوم ۳۵۵ پھر ہمنے اسکو زندہ بنا دیا اور ہم نے اسکو ایسا نور دیدیا کہ وہ اسکو لئے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے) اسمیں طریق حق کی معرفت کو نور فرمایا ہے اور یہ اطلاق قوم کی زبان پر ذائر سائر ہے

قولہ تعالی اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ ۳۵۶ فی الروح المعنی ان منصب الرسالۃ لیس مما ینال بما یزعمونہ من کثرۃ المال والولد وتعاضد الاسباد والحدود انما ینال بفضائل نفسانیۃ ونفس قدسیۃ افاضھا اللہ تعالی بمحض الکرم والجود علی من کمل استعدادہ ونص بعضھم علی انہ تابع للاستعداد الذاتی وھو لا یستلزم الایجاب الذی یقولہ الفلاسفۃ لانہ سبحانہ ان شاء اعطی ذلک وان شاء امسک وان استعد المحل وما فی المواقف من انہ لا یشترط فی الاھل الاستعداد الذاتی بل اللہ تعالی یختص برحمتہ من یشاء محمول علی الاستعداد الذاتی الموجب فقد جرت عادۃ اللہ تعالی ان یبعث من کل قوم اشرفھم واطھرھم جبلۃ اھ قلت ان اردت بالذاتی ما اودعہ اللہ تعالی بلا واسطۃ سبب متقدم علیہ فمسلم وان اردت بہ ما ھو غیر مجعول کما ذھب الیہ صاحب الروح تحت قولہ تعالی ولو اننا نزلنا الیھم الملئکۃ الآیۃ فلا اقبلہ وان نسبہ الی کثیر من اھل الکشف وان ثبت عنھم یاول والا فیلزم عجزہ عن خلق ما یخالف مقتضاہ تعالی عن ذلک علوا کبیرا فافھم۔

قولہ تعالی فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام ومن یرد ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقا حرجا فیہ اثبات لبعض اقسام ۳۵۸ البسط والقبض وھما العقلیان وھما الاصل فی الباب کما اشار الیہ صلے اللہ علیہ وسلم حین قیل لہ کیف الشرح یا رسول اللہ فقال نور یقذف فی الصدر فینشرح لہ وینفسح فقیل ھل لذلک من آیۃ یعرف بھا یا رسول اللہ فقال علیہ الصلوۃ والسلام الانابۃ الی دار الخلود والتجافی عن دار الغرور والاستعداد للموت قبل لقاء الموت فقط

قولہ تعالی وربک الغنی ذو الرحمۃ زیادۃ ذو الرحمۃ نص صریح فی بطلان ۳۵۹ ما یزعمونہ من ان معنی الغنی من لا یبالی بمصلحۃ العباد وقد

قولہ تعالی فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام ومن یرد ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقا حرجا (ترجمہ سو جس شخص کو اللہ تعالی رستہ پر ڈالنا چاہتے ہیں اس کے سینہ کو اصلی کے لئے کشادہ کر دیتے ہیں اور جسکو بے راہ رکھنا چاہتے ہیں اسکے سینہ کو تنگ بہت تنگ کر دیتے ہیں) اسمیں اثبات ہے بسط وقبض کے بعض اقسام کا اور وہ قبض وبسط عقلی ہیں اور یہی دونوں باب سلوک میں اصل ہیں (اور بسط وقبض طبعی غیر معتد بہ ہیں)

قولہ تعالی وربک الغنی ذو الرحمۃ (ترجمہ اور آپکا رب بالکل غنی ہے رحمت والا ہے) ذو الرحمۃ کا بڑھا دینا ۳۶۰ البطال ہے اس زعم کا کہ بعضے اغنا کے معنی یہ سمجھتے ہیں

ابتلی بہ کثیر من الخواص فضلا عن العوام۔

کہ بندوں کی مصلحت کی پرواہ نہیں فرماتے اور اسمیں بہت سے خواص بھی مبتلا ہیں۔

قولہ تعالیٰ وجعلوا للہ مما ذرأ الی آخر الرکوع من قولہ تعالیٰ قد ضلوا وما کانوا مھتدین فیہ رد لکثیر من بدعات زماننا التی تضاھی البدعات المذکورۃ فی ھذہ الآیات فانک لو تأملت فیھما لوجدتھما متطابقتین وقد شاعت ھذہ الرسوم حتی فی المدعیین للمشیخۃ۔

قولہ تعالیٰ وجعلوا للہ مما ذرأ الی آخر الرکوع من قولہ تعالیٰ قد ضلوا وما کانوا مھتدین (ترجمہ اور اللہ تعالیٰ نے جو کھیتی اور مواشی پیدا کئے ہیں الی آخر الرکوع) ان آیتوں میں ہمارے زمانہ کے بہت سی بدعات کا رد ہے جو بدعات مذکورہ فی الآیات کے مشابہ ہیں اگر تم غور کرو تو دونوں کو متطابق دیکھو اور یہ رسوم مدعیان مشیخت تک میں شائع ہو رہی ہیں

قولہ تعالیٰ وعلی الذین ھادوا حرمنا کل ذی ظفر الی قولہ ذلک جزیناھم ببغیھم دل علی ان المعاصی تدخل فی حرمان العبد عن النعم الدنیویۃ۔

قولہ تعالیٰ وعلی الذین ھادوا حرمنا کل ذی ظفر الی قولہ ذلک جزیناھم ببغیھم (ترجمہ اور یہود پر ہمنے تمام ناخن والے جانور حرام کر دے تھے الخ) اسمیں دلالت ہے کہ دنیوی نعمتوں سے محروم رہنے میں معاصی کا بھی دخل ہوتا ہے۔

قولہ تعالیٰ وقال الذین اشرکوا لو شاء اللہ ما اشرکنا الآیۃ فیہ نفی للجبر المذموم۔

قولہ تعالیٰ وقال الذین اشرکوا لو شاء اللہ ما اشرکنا (ترجمہ یہ مشرکین یوں کہنے کو ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو نہ ہم شرک کرتے) اسمیں جبر مذموم کا ابطال ہے۔

قولہ تعالیٰ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین دل علی تعلیم التوحید الکامل من الاستسلام فی جمیع احوالہ التشریعیۃ والتکوینیۃ بان یفوض جمیعھا الیہ تعالیٰ اطاعۃ لما امر بہ ورضیً بما قضی بہ۔

قولہ تعالیٰ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین (ترجمہ آپ فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو مالک ہے سارے جہان کا) یہ توحید کامل کی تعلیم پر دال ہے یعنی جمیع احوال تشریعیہ وتکوینیہ میں استسلام اور تفویض کرنا عمل اور اطاعت سے بھی اور رضا بالقضاء سے بھی۔

ثمت سورۃ الانعام
ملحقۃ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی آخر التمہید

سورۃ الانعام

قولہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین

تمت سورۃ الانعام
اضافہ از رسالہ تائید

سورۃ الانعام

قولہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین

تھوا عن القعود مع الظلمین من غیر فصل بین ظالم وفاسق وکافر لان الظالم یشملھم۔

اسمیں ظالم کی مجالست سے ممانعت فرمائی بدون فرق کے ظالم اور فاسق اور کافر میں کیونکہ ظالم سبکو شامل ہے (پس مطلقاً صحبت بد سے بچنا ثابت ہوا)

قولہ تعالیٰ فلما جن علیہ اللیل الی قولہ وما انا من المشرکین وھذا یکون مبادی مشاھدات العرفاء (من رویۃ الانوار) فھذہ الآیۃ دالۃ علی ان السالک فی طریق اللہ تعالیٰ ینبغی ان یکون عاقلا یکتسب رأیا کاملا ناظرا مستدلا غیر غافل عما یجوز علی اللہ وعما لا یجوز علی اللہ فی ذاتہ وصفاتہ

قولہ تعالیٰ فلما جن علیہ اللیل الی قولہ وما انا من المشرکین اور یہ مشاہدات عارفین کی ابتدائی چیزیں ہیں (یعنی انوار کو دیکھنا بعض احوال میں) تو یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ سالک راہ حق کو چاہیئے کہ عاقل ہو دانا ہو بڑا سمجھدار ہو صاحب نظر و فکر ہو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں جو اعتقاد جائز ہے اور جو جائز نہیں اس سے غافل نہو۔

قولہ تعالیٰ واجتبیناھم وھدیناھم ای جذبناھم الینا من غیر السیر فی الطریقۃ والتصفیۃ بالمجاھدۃ وھدیناھم الی صراط مستقیم لیجھدوا فینا ویرتاضوا فی طریقنا۔

قولہ تعالیٰ واجتبیناھم وھدیناھم یعنی ہمنے اُن کو اپنی طرف کھینچ لیا اور سیدھے رستہ کی ہدایت فرمائی تاکہ ہمارے لئے مجاہدہ کریں اور راستہ میں ریاضت کریں۔

قولہ تعالیٰ اولئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ فی ھذہ الآیۃ دلالۃ ظاھرۃ علی ان المرید لابد لہ من شیخ یقتدی بہ۔

قولہ تعالیٰ اولئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ اس آیت میں اس بات پر کھلی ہوئی دلالت ہے کہ مرید کیلئے ایک شیخ ایسا ہونا ضرور ہے جسکی وہ پیروی کرے۔

قولہ تعالیٰ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیٔ عام فی کل مدع کذاب سواء یدعی النبوۃ او الولایۃ کیف ما کان مما کان کاذبا دخل تحت ھذہ الآیۃ

قولہ تعالیٰ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیٔ یہ ہر جھوٹے مدعی کو عام ہے خواہ نبوت کا دعوی کرے یا کسی قسم کی ولایت کا جب جھوٹا ہوگا تو اس آیت میں داخل ہوگا۔

قولہ تعالیٰ فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام وھو تسلیم النفس والقلب والدین والاخرۃ وما فیھما کلھا الی اللہ تعالیٰ واختیار اللہ وحدہ ویشرح صدرہ ای یجعل قلبہ واسعا حتی یسع لخروج ما اسلم ونزول ما اختار وسئل النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن ذلک قال نور یقذف فی القلب فینشرح بہ۔

قولہ تعالیٰ فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام۔ ہدایت یہ ہے کہ نفس اور قلب اور دین اور آخرت کو اور جو اُن کے درمیان میں ہے سب کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے اور صرف اللہ ہی کو اختیار کرے اور کھولدیتا ہے اُسکے سینہ کو یعنی اُس کے قلب کو وسیع کردیتا ہے یہانتک کہ جس چیز کو اختیار کیا ہے اُسکے آجانے کی اسمیں گنجائش

ہو جاتی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا آپنے فرمایا وہ ایک نور ہے جو دل میں ڈالدیا جاتا ہے پھر وہ اسکی وجہ سے کشادہ ہو جاتا ہے۔

تمت الملحقة
سورة الاعراف

اضافہ تمام ہوا
سُورۃ الاعراف

قولہ تعالیٰ کتاب انزل الیک فلا یکن فی صدرک حرج منه لتنذر به وذکری للمؤمنین قوله لتنذر متعلق بقوله انزل ففیه الامر[۳۶۲] مرشد بالارشاد و نهی له عن الغم بغوایة من یرید ارشاده فلا یستغنی عنه کل الاستغناء ولا یقاسی له کل غناء ولیکن الامر بین الشفقة والاستغناء۔

قولہ تعالیٰ کتاب انزل الیک فلا یکن فی صدرک حرج منه لتنذر به الخ (ترجمہ یہ ایک کتاب ہے جو آپکے پاس اسلئے بھیجی گئی ہے کہ آپ اس سے ڈرائیں الخ) لتنذر متعلق ہے انزل کے پس اسمیں[۳۶۳] مرشد کو ارشاد کا امر ہے اور اگر مخاطب اس ارشاد کو قبول نہ کرے تو مرشد کو غم کرنیسے نہی ہے پس مرشد نہ بالکلیہ مستغنی ہو اور نہ ریج وضیق میں پڑے۔

قولہ تعالیٰ فمن ثقلت موازینه الخ قیل ثقلت ای غلبت بنیا للفاعل موازینه ای موازین حسناته ومن خفت ای غلبت بنیا للمفعول ویؤخذ منه حکم من تساوت حسناته وسیئاته یعنی هم بین هؤلاء وهؤلاء وهم اهل الاعراف علی قول و کذلک ینبغی[۳۶۴] ان یعامل بالناس فی الدنیا بان من کان غالب حاله الصلاح یعد صالحا وان کان فیه شیء من اللمم نعم یجب علیه ان یصلح نفسه۔

قولہ تعالیٰ فمن ثقلت موازینه الخ (ترجمہ پھر جسکا پلہ بھاری ہوا الخ) ثقلت کی تفسیر یہ کیگئی ہے کہ غالب ہوں اور خفت کی تفسیر یہ کیگئی ہے کہ مغلوب ہوں یعنی اول آیت میں حسنات کے غالب ہونے کا حکم ہے اور دوسری آیت میں اُن کے مغلوب ہونے کا ذکر ہے اور اسی سے دونوں کی تساوی کا حکم معلوم ہو جاویگا یعنی وہ دونوں حالتوں کے درمیان میں ہونگے۔ اور یہ لوگ ایک قول میں اہل اعراف ہیں اور لوگوں کی ساتھ[۳۶۵] دنیا میں اسی کی موافق معاملہ کرنا چاہیئے کہ جسکی غالب حالت صلاح ہو اُسکو صالح سمجھا جاوے اگرچہ اسمیں کچھ خفیف سی بُرائی بھی پائی جاوے۔ ہاں خود اس شخص پر یہ ضرور واجب ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کرے۔

قولہ تعالیٰ ولقد مکناکم فی الارض وجعلنا لکم فیها معایش حاصل الاول[۳۶۶] الجاه والثانی المال وذکرهما فی موقع المنة دلیل علی کونهما نعمة یجب الشکر علیهما فلا یذمان بل یذم الانهماک فی تحصیلهما۔

قولہ تعالیٰ ولقد مکناکم فی الارض وجعلنا لکم فیها معایش۔ (ترجمہ اور بے شک ہمنے تمکو زمین پر رہنے کی جگہ دی اور ہم نے تمہارے لئے سامان زندگانی پیدا کیا) اول کا حاصل جاہ ہے اور[۳۶۷] ثانی کا مال اور ان دونوں کا موقع منت میں ذکر کرنا دلیل ہے ان کے

نعمت قابل شکر ہونے کی سو یہ دونوں چیزیں مذموم نہیں ہاں ان کی تحصیل میں انہماک یہ بیشک مذموم ہے۔

الحاشیۃ فی الروح ولقد مکناکم فی الارض اذ جعلنا کم خلفاء فیھا وجعلنا لکم فیھا معایش متعدۃ دون غیرکم فان لہ معیشۃ واحدۃ لان الانسان فیہ ملکیۃ وحیوانیۃ وشیطانیۃ فمعیشۃ روحہ معیشۃ الملک ومعیشۃ بدنہ معیشۃ الحیوان ومعیشۃ نفسہ الامارۃ معیشۃ الشیطان ولہ معایش غیر ذلک وھی معیشۃ القلب بالشھود ومعیشۃ السر بالکشوف ومعیشۃ سر السر بالوصال قلیلا ما تشکرون ولو شکرتم ما رضیتم بالدون اھ۔

قولہ تعالیٰ قال انا خیر منہ خلقتنی من نار الخ ورؤیتہ من یرجح رایہ او رویتہ من الکشف او الوجدان علی الشرع۔

قولہ تعالیٰ (ترجمہ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں آپنے مجھ کو آگ سے پیدا کیا) اور اس تقدیم رای علی النص میں ایسا شخص ابلیس کا وارث ہے جو اپنی رای کو یا رویت کو خواہ کشف سے ہو یا وجدان وذوق سے ہو شرع پر ترجیح دیتا ہے۔

قولہ تعالیٰ قال فاھبط منھا ای من تلک الحضرۃ فما یکون لک ان تتکبر فیھا لان الکبریاء فیھا کذا فی الروح ففیہ دلالۃ علی کون الکبر مانعا عن الوصول بالقبول فی الحضرۃ الالٰھیۃ۔

قولہ تعالیٰ (ترجمہ حق تعالیٰ نے فرمایا تو آسمان سے اتر) یعنی درگاہ الٰہی سے دور ہو کیونکہ تکبر اس درگاہ کے منافی ہے کذا فی الروح بس اسمیں دلالت ہے اسپر کہ کبر درگاہ الٰہی میں وصول مقبولیت سے مانع ہے۔

قولہ تعالیٰ انک من المنظرین دل علی ان کون الدعوۃ مستجابۃ لیس دلیلا علی القبول کما اغتر بہ بعض الجھلۃ۔

قولہ تعالیٰ (ترجمہ تجکو مہلت دی گئی) اسمیں دلالت ہے کہ دعا کا قبول ہو جانا قبولیت کی دلیل نہیں جیسے بعض جہلا سمجھتے ہیں۔

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ ثم لآتینھم من بین ایدیھم ومن خلفھم وعن ایمانھم وعن شمائلھم فی الروح قال بعض حکماء الاسلام ان فی البدن قوی اربعا القوۃ الخیالیۃ التی یجتمع فیھا مثل المحسوسات وموضعھا البطن المقدم من الدماغ والیہ الاشارۃ بقولہ من بین ایدیھم والقوۃ الوھمیۃ التی تحکم فی غیر المحسوسات بالاحکام المناسبۃ للمحسوسات ومحلھا البطن المؤخر من الدماغ والیھا الاشارۃ بقولہ ومن خلفھم والقوۃ الشھوانیۃ ومحلھا الکبد وھو عن یمین الانسان والیھا الاشارۃ بقولہ تعالیٰ وعن ایمانھم والقوۃ الغضبیۃ ومحلھا القلب الذی ھو فی الشق الایسر والیھا الاشارۃ بقولہ وعن شمائلھم والشیطان بالہم یستعین بشیء من ھذہ القوی لا یقدر علی القاء الوسوسۃ وھذا عندی نوع من الاشارۃ کما لا یخفی اھ۔

قولہ تعالیٰ قال اخرج منھا مذءوما الخ الظاھر ان الکلام کان بلا واسطۃ فدل علی ان المکالمۃ لیست من علامات القبول۔

قولہ تعالیٰ (ترجمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں سے ذلیل خوار ہو کر نکل ظاہر ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام بلا واسطہ ہوا اس سے معلوم ہوا کہ ہر کلام ہونا بھی علامات قبول سے نہیں

کشف کو شرع پر مقدم رکھنے کی مذمت۔

کبر کا وصول کے مانع ہونا۔

اجابت دعا کا علامات قبول سے نہ ہونا۔

مکالمہ کا علامات قبول سے نہ ہونا۔

(باقی آئندہ)

قولہ تعالیٰ فوسوس لھما الشیطان الی قولہ تعالیٰ فلما ذاقا الشجرۃ بدت لھما سوآتھما دل علی اجتماع العصمۃ والتصرف الشیطانی الذی لا یصل الی المعصیۃ فان فعل آدم علیہ السلام لم یثبت کونہ معصیۃ اصطلاحیۃ وانما سماہ اللہ تعالیٰ معصیۃ لغۃ وانما کان اجتھادا یثاب علی الخطا منہ وان ماجری علیہ بھذا الخطاء لم یزد علی کشف عوراتھما فیما بینھما وظاھرانہ مباح فیما بین الزوجین ولما ثبت کون ھذا التناول خطاء اجتھادیا ثبت کون النھی ظنی الدلالۃ مع کونہ قطعی الثبوت فدل علی ان ترک مثل ھذا الظنی الذی فیہ مساغ للاجتھاد لا یوجب الطرد والعقاب نعم یوجب الضرر الدنیوی وھذا ھو الامر فی مخالفۃ الالھام والکشف الذی یحتمل الخطاء یلحق بمخالفتہ ضرر دنیوی لا عقاب اخروی فالھم واحفظ فکم من علماء ومشائخ غلطوا فی المسئلۃ فالعلماء جوزوا المخالفۃ الالھام کل تجویز والمشائخ حرموھا کل تحریم والامر بینھما کما بینت واللہ اعلم۔

قولہ تعالیٰ فوسوس لھما الشیطان الی قولہ تعالیٰ فلما ذاقا الشجرۃ بدت لھما سوآتھما (ترجمہ پھر شیطان نے اُن دونوں کے دل میں وسوسہ ڈالا الی قولہ تعالیٰ پس جب اُن دونوں نے جو درخت کو چکھا الخ) اسمیں فائدہ ۳۷۱ کہ عصمۃ کے ساتھ ایسا تصرف شیطانی جمع ہوسکتا ہے جو حد معصیت تک نہ پہونچا ہو کیونکہ آدم علیہ السلام کے فعل کا معصیت شرعیہ ہونا ثابت نہیں ہوا اگرچہ لغۃً حق تعالیٰ نے اُسکو معصیت فرمایا ہے وہ صرف ایک اجتہادی خطا تھی جسپر ثواب بھی ملتا ہے اور اس خطا پر جو سزا جاری کیگئی ہے وہ صرف دونوں کے بدن کا ایک دوسرے کے سامنے کھلجانا ہے جو زوجین میں مباح ہے اور جب اسکا خطا اجتہادی ہونا معلوم ہوگیا تو اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ بھی باوجود قطعی الثبوت ہونے کے ظنی الدلالۃ تھی جسمیں اجتہاد کی گنجایش تھی تو اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ جس دلیل ظنی میں اجتہاد کی گنجایش ہو اُسکا ترک کرنا طرد وعقاب کا موجب نہیں البتہ اُس سے دنیوی ضرر ہوجاتا ہے اور (اشتراک علت سے) یہی حکم ہے کشف والہام کی جو کہ محتمل خطا ہیں مخالفت کا کہ اُسکے خلاف کرنے سے عذاب اخروی تو نہیں ہوتا لیکن کچھ دنیوی ضرر لاحق ہوجاتا ہے اسکو یاد رکھو کیونکہ علماء تو اسکی بالکل مخالفت کو بھی جائز رکھتے ہیں اور مشائخ اسکو بالکل حرام سمجھتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ انہ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم فی الروح والقضیۃ مطلقۃ لا دائمۃ وفیہ وعلی ھذا لا یفسق مدعی رؤیتھم فی صورھم الاصلیۃ اذا کان مظنۃ للکرامۃ ولیس فی الآیۃ اکثر من نفی رؤیتھم کن لک بحسب العادۃ الی قولہ ومن ھذا یعلم ان القول بکفر مدعی تلک الرؤیۃ خارج عن الانصاف فتدبر اھ۔

قولہ تعالیٰ انہ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم (ترجمہ وہ اور اُسکا لشکر تم کو اس طور پر دیکھتا ہے کہ تم اُسکو نہیں دیکھتے) روح میں ہے کہ قضیہ مطلقہ ہے دائمہ نہیں پس اگر کوئی شخص جنات کو اُنکی اصلی صورت میں دیکھنے کا دعویٰ کرے خاصکر جبکہ منشاء کرامت کا بھی ہو اُسکو فاسق اور جھوٹا نہ کہا جاویگا اور آیت کا حاصل صرف اتنا ہے کہ عادۃً اس طرح نہیں دکھائی دیتے۔

قولہ تعالیٰ واقیموا وجوھکم عند کل مسجد وادعوہ مخلصین لہ الدین فی الآیۃ امر بالجمع باصلاح الظاھر والباطن فان اقامۃ الوجہ طاعۃ ظاھرۃ والاخلاص طاعۃ باطنۃ

قولہ تعالیٰ واقیموا وجوھکم عند کل مسجد وادعوہ مخلصین لہ الدین الخ (ترجمہ اور یہ کہ تم ہر سجدہ کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طور پر کرو کہ اُس عبادت کو اللہ ہی کے واسطے رکھا کرو)

اس آیت میں حکم ہے اصلاح ظاہر و باطن کو جمع کرنیکا اقیموا میں اول اور مخلصین میں ثانی کی طرف اشارہ ہے۔

قولہ تعالیٰ قل انما حرم ربی الفواحش ما ظھر منھا وما بطن والاثم والبغی بغیر الحق وان تشرکوا باللہ مالم ینزل بہ سلطانا وان تقولوا علی اللہ مالا تعلمون فی الروح الفواحش رذائل القوۃ البھیمیۃ والبغی رذائل القوۃ السبعیۃ وان تقولوا رذائل القوۃ النطقیۃ اھ۔

قولہ تعالیٰ قل انما حرم ربی الفواحش الخ (ترجمہ آپ فرمایئے کہ البتہ میرے رب نے حرام کیا ہے تمام فحش باتوں کو الخ یہ اشارہ ہے رذائل قوۃ بہیمیہ کی طرف اور بغی میں رذائل قوۃ سبعیہ کی طرف اور ان تقولوا میں رذائل قوہ نطقیہ کی طرف۔

قولہ تعالیٰ ان الذین کذبوا بایاتنا واستکبروا عنھا لا تفتح لھم ابواب السماء کذالک فی النشاۃ الدنیویۃ لا تفتح لھم ابواب الملکوت کما قال فی الروح باب الاشارۃ فلا تفرح ارواحھم الی الملکوت ولا یدخلون الجنۃ ای جنۃ المعرفۃ والمشاھدۃ والقرب حتی یلج الجمل ای جمل انفسھم المستکبرۃ فی سم الخیاط ای خیاط احکام الشریعۃ الذی یخاط بہ ما شقتہ بل الشقاق وسم الخیاط الطریقۃ لانھا دقیقۃ جدا وولوج ذلک الجمل لا یمکن مع الاستکبار بل لا بد من الخضوع والانقیاد وترک الحظوظ النفسانیۃ وحینئذ یکون الجمل اقل من البعوضۃ بل ارق من الشعرۃ فحینئذ یلج فی ذلک السم اھ۔

قولہ تعالیٰ ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت لا نکلف نفسا الا وسعھا کذلک الشیخ لا یکلف المرید فوق وسعہ فی باب الاصلاح۔

قولہ تعالیٰ ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت لا نکلف نفسا الا وسعھا (ترجمہ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کئے ہم کسی شخص کو اُسکی قدرت سے زیادہ کوئی کام نہیں بتلاتے) اسی طرح شیخ بھی مرید کو باب اصلاح میں اُس کے تحمل سے زیادہ اُسکو تکلیف نہیں دیتا۔

قولہ تعالیٰ ونزعنا ما فی صدورھم من غل فی الروح ای قلعنا ما فی قلوبھم من حقد مخفی فیھا وعداوۃ کانت بمقتضی الطبعیۃ لامور جرت

قولہ تعالیٰ ونزعنا ما فی صدورھم من غل (ترجمہ اور جو کچھ اُن کے دلوں میں غبار تھا ہم اُسکو دور کردیں گے) روح میں ہے کہ اُن کے قلوب میں جو بمقتضائے طبیعت بعض

بینهم فی الدنیا اھ ففیه دلیل علی ان الغل الطبعی الغیر الاختیاری غیر مانع من دخول الجنة

معاملات دنیویہ کے سبب کچھ مخفی عداوت وکینہ تھا وہ نکالدینگے اھ اس سے ثابت ہوا کہ جو کینہ طبعی غیر اختیاری ہو وہ دخول جنت سے مانع نہیں۔

قوله تعالیٰ وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله صریح فی ان الوصول الی المقصود وهبی لا کسبی والکسب الذی له دخل ما فیه ظاهرا فذلک الکسب ایضا وهبی۔

قولہ تعالیٰ (ترجمہ اور ہماری کبھی رسائی نہ ہوتی اگر حق تعالیٰ ہمکو نہ پہونچاتے) اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ وصول الی المقصود وہبی ہے کسبی نہیں اور جس کسب کا ظاہراً کچھ دخل بھی ہے وہ کسب خود وہبی ہے۔

الحاشیة قوله تعالیٰ الذین یصدون عن سبیل الله ویبغونها عوجا کذلک کما فی الروح الذین یصدون السالکین عن سبیل الله ای الطریق الموصلة الیه سبحانه ویبغونها عوجا بان یصفوها بما ینفر السالک عنها من الزیغ والمیل عن الحق اھ کاهل البدعة واصحاب الریاء۔

قولہ تعالیٰ (ترجمہ اور اسمیں کجی تلاش کرتے رہتے ہیں) اُن ہی کے مشابہ وہ لوگ ہیں جو سالکین طریق حق تعالیٰ کو روکتے ہیں اور اسمیں کجی کا قصد کرتے ہیں اسطرح پر کہ اسکو ایسے رنگ میں ظاہر کرتے ہیں کہ اُس سے سالک کو نفرت ہو جاوے جیسے اہل بدعت اور اہل ریاء۔

قوله تعالیٰ ونادی اصحاب النار اصحاب الجنة ان افیضوا علینا من الماء او مما رزقکم الله فی الروح قیل ان الکفار لما کانوا عبید البطون حراصا علی الطعام والشراب فما تواعلی ما عاشوا وحشروا وادخلوا النار علی ما ماتوا طلبوا الماء او الطعام اھ ودل علی بقاء الذائم بعد الموت۔

قولہ تعالیٰ (ترجمہ اور دوزخ والے جنت والوں کو پکاریں گے کہ ہمارے اوپر تھوڑا پانی ہی ڈالدو یا اور ہی کچھ دیدو جو اللہ تعالیٰ نے تمکو دے رکھا ہے) بعض نے کہا ہے کہ چونکہ یہ کفار شکم کے بندے اور کھانے پینے کے حریص تھے تو اسی حالت میں مرے اور اسی حالت پر انکا حشر ہوا کہ کھانا اور پانی ہی مانگتے رہے اھ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ذائم بعد مرگ بھی باقی ہے

قوله تعالیٰ ثم استوی علی العرش فی الروح وانت تعلم ان المشهور من مذهب السلف فی مثل ذلک تفویض المراد الی الله تعالیٰ فهم یقولون استوی علی العرش علی الوجه الذی عناه سبحانه منزها عن الاستقرار والتمکن وان تفسیر الاستواء

قولہ تعالیٰ (ترجمہ پھر عرش پر قائم ہوا) سلف کا مذہب ایسے نصوص میں تفویض مراد کی حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف ہے یعنی جو استواء حق تعالیٰ نے مراد لیا ہے اور وہ حق تعالیٰ کی شان کے موافق ہے وہی مراد ہے اور اکثر حضرات صوفیہ کا یہی مذہب ہے۔

بالاستیلاء تفسیر مردول اذ القائل به لا یسعه ان یقول کاستیلائنا بل لابد ان یقول هو استیلاء لائق به عزوجل فلیقل من اول الامر هو استواء لائق به جل وعلا وقد اختیار ذلک السادة الصوفیة قدس الله تعالی اسرارهم وهو اعلم واسلم واحکم خلافا لبعضهم اھ۔

مسلک محققین صوفیہ فی الشہادات

قولہ تعالی الا لہ الخلق والامر فی الروح واستخرج سفیان بن عیینة من هذا ان کلام الله تعالی شانه لیس بمخلوق فقال ان الله تعالی فرق بین الخلق والامر فمن جمع بینهما فقد کفر یعنی من جعل الامر الذی هو کلام الله سبحانه من جملة ماخلقه فقد کفر لان الخلوق لا یقوم الا بمخلوق مثله آنفا فی تفسیر الخازن ولیس شیء کما لا یخفی واخرج ابن ابی حاتم ان الخلق ما دون العرش والامر ما فوق ذلک وشاع عند بعضهم اطلاق عالم الامر علی عالم المجردات اھ قلت قوله ولیس شیء لاحتمال التفسیر الثانی الذی حاصله ان الخلق ما هو من المادة ونحوها کما یقتضیه کون الامر مقابلا له لا یستلزم القدم وانما یستلزم نفی الا له عما هو من الامر قلت وعلی هذا احتمال الصحة اطلاق الامر علی المجردات فانتج من هذا معنی قول الصوفیة ان اللطائف من عالم الامر ای انها من المجردات ومعنی کونها فوق العرش کما فی التفسیر الثانی لیس معناه ان مکانها فوق العرش لان التمکن من خواص المادیات بل المراد انها لیست بمکانیة فعبر عن کونها غیر متمکنة بکونها فوق العرش لان العرش اقصی الامکنة فافهم والله اعلم ومن ثم تقول الصوفیة ان هذه اللطائف فوق العرش فاحکام الصوفیة هذه لیست بمحض اصطلاحات بل لها اصل عن السلف ویحتمل ان یکون قوله کما لا یخفی اشارة الی احتمال التخصیص بعد التعمیم وعلیه لا یتمشی جمیع ما مر من تائید الصوفیة بقول السلف ویبقی معنون المسئلة کشفیة وعنوانها اصطلاحیة۔

قولہ تعالیٰ الا لہ الخلق والامر (ترجمہ یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا) روح میں ہے کہ سفیان بن عیینہ نے اس سے کلام الٰہی کا غیر مخلوق ہونا مستنبط کیا ہے یعنی کلام حق اُس کا امر تو یقیناً ہے اور امر کو مقابل فرمایا ہے خلق کا تو معلوم ہوا کہ وہ خلق سے منزہ ہے اور یہ استدلال کچھ نہیں اسلئے کہ یہاں دوسری تفسیر بھی محتمل ہے جیسا کہ ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ خلق تو ماتحت عرش کے ہے اور امر ما فوق عرش کے ہے آہ حاصل اس تفسیر ثانی کا یہ ہو سکتا ہے کہ خلق مادیات کے ساتھ خاص ہے تو کلام اللہ و امر کی مادیت کی نفی سے غیر مخلوق ہونا لازم نہیں آتا اور اس سے مجردات پر عالم امر کے اطلاق کی صحت معلوم ہوتی ہے اور صوفیہ نے جو لطائف کو عالم امر سے کہا ہے اور اسکو فوق العرش بھی کہا ہے اس اسکی اصل نکل آئی یعنی فوق العرش کی تفسیر یہی ہے کہ وہ مادیات میں سے نہیں تو اس بنا پر صوفیہ کے ان احکام کی اصل سلف سے بھی معلوم ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ وہ دوسری تفسیر محتمل یہ ہو کہ الامر تخصیص بعد التعمیم ہو یعنی پیدا کرنا بھی اسی کا کام ہے اور حکم کرنا بھی کہ ایک فرد ہے پیدا کرنے کی یعنی خطاب کو پیدا کرنا تو اس بنا پر اس میں صوفیہ کی یہ تائید نہ ہوگی۔

قولہ تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ فی الروح ای اعبدوہ تضرعا وخفیۃ اشارۃ الی طریق الخلوۃ والخلوۃ او ادعوہ بالجوارح والقلب انہ لایحب المعتدین المتجاوزین عما امروا بہ بترک الامتثال والذین یطلبون منہ سواہ اھ

قولہ تعالیٰ والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذی خبث لایخرج الا نکدا فی الروح وھذا کما قال غیر واحد مثل لمن یخرج فیہ الوعظ والتنبیہ من المکلفین ولمن لایؤثر فیہ شیء من ذلک اھ وایدہ بآثار موقوفۃ ومرویات مرفوعۃ ثم قال فی باب الاشارۃ (قلت لم یبق فیہ بعد بعد ھذہ الادلۃ) ما نصہ والبلد الطیب وھو ما طاب استعدادہ یخرج نباتہ باذن ربہ حسنا غزیر انفعہ والذی خبث وھو ما ساء استعدادہ لایخرج الا نکدا لا خیر فیہ اھ ففیہ دلیل علی مسئلۃ الاستعداد۔

قولہ تعالیٰ اوعجبتم ان جاءکم ذکر من ربکم علی رجل منکم وھذا ھو داب الجاھلین باولیاء عصرھم یحقرونہم لمحض المعاصرۃ۔

قولہ تعالیٰ قال الملأ الذین کفروا من قومہ انا لنراک فی سفاھۃ قد خلت من قبل سنۃ السفہاء من تسفیہ حقراء الدین ویشاھد ایضا فی زماننا فینبغی لھم ان یصبروا علی اذاھم۔

قولہ تعالیٰ وزادکم فی الخلق بسطۃ فاذکروا آلاء اللہ دل علی کون القوۃ والزیادۃ فی الجسم من نعم اللہ تعالیٰ فلیس من الزھد تحقیر النعم الدنیویۃ

قولہ تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ (ترجمہ تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو تذلل ظاہر کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی) اسمیں اشارہ ہے طریق خلوت جلوت وخلوت کی طرف یا عبادت جوارح وقلب کی طرف۔

قولہ تعالیٰ والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذی خبث لایخرج الا نکدا (ترجمہ اور جو سرزمین ستھری ہوتی ہے اُس کا پیداوار تو خدا تعالیٰ کے حکم سے خوب نکلتا ہے اور جو خراب ہے اُس کا پیداوار کم نکلتا ہے) اس شخص کی مثال ہے جسمیں وعظ موثر ہوتا ہے اور جسمیں موثر نہیں ہوتا یعنی طیب الاستعداد وفاسد الاستعداد کی پس اسمیں مسئلہ استعداد کی دلیل ہے۔

قولہ تعالیٰ اوعجبتم ان جاءکم ذکر من ربکم علی رجل منکم (ترجمہ اور کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک ایسے شخص کی معرفت جو تمہاری ہی جنس کا ہے کوئی نصیحت کی بات آگئی) اور یہی طریقہ ہے جاہلوں کا اپنے ہمعصر اولیاء کے ساتھ کہ محض معاصرت کے سبب اُن سے منافرت کرتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ قال الملأ الذین کفروا من قومہ انا لنراک فی سفاھۃ (ترجمہ اُن کی قوم میں جو اَبر دار کافر تھے اُنھوں نے کہا کہ ہم تمکو کم عقلی میں دیکھتے ہیں) یہی طریقہ سفہاء کا پہلے سے چلا آیا ہے کہ عقلاء دین کو سفیہ کہا کرتے ہیں اس زمانہ میں بھی اسکا مشاہدہ ہو رہا ہے تو ان حضرات کو صبر کرنا چاہیئے۔

قولہ تعالیٰ وزادکم فی الخلق بسطۃ فاذکروا آلاء اللہ (ترجمہ اور ڈیل ڈول میں تمکو زیادہ پھیلاؤ دیا سو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو) اس سے معلوم ہوا کہ قوۃ اور جسامت

کما علیہ المتقشفون۔

قولہ تعالیٰ ھذہ ناقۃ اللہ فی الروح اضافۃ الناقۃ الی الاسم الجلیل لتعظیمھا کما یقال بیت اللہ للمسجد اھ قلت وھو اسہل التوجیھات لاضافۃ الصورۃ الی اللہ تعالیٰ فی قولہ علیہ السلام ان اللہ خلق آدم علی صورتہ الحدیث۔

قولہ تعالیٰ وتنحتون الجبال بیوتا فاذکروا الاء اللہ دل علی کون المھارۃ فی الصناعۃ من نعم اللہ تعالیٰ واذکرہ امر فی قولہ تعالیٰ وزادکم فی الخلق بسطۃ

کسی صنعت میں مہارۃ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، ابھی وزادکم فی الخلق بسطۃ میں ایسا ہی مضمون گذرا ہے۔

قولہ تعالیٰ فتولی عنھم وقال یقوم لقد ابلغتکم الخ فی الروح فتولی عنھم بعد ان جری علیھم باجری علی ماھو الظاھر وفیہ وخطابہ علیہ السلام لھم کخطاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قتلی المشرکین حین القوا فی قلیب بدر اہ قلت ظاھرہ سماع الموتی مالم ینفہ دلیل قوی ولیس۔

قولہ تعالیٰ اتاتون الفاحشۃ ماسبقکم بھا من احد فی تقیید الفاحشۃ بعدم السبق بھا دلالۃ علی ان تاسیس المنکر اشد من الاقتداء فیہ ونفظن من ذلک فعل البدعات۔

قولہ تعالیٰ ولا تبخسوا الناس اشیاءھم فی الروح قیل ویدخل فی ذلک بخس الرجل حقہ من حسن المعاملۃ والتوقیر اللائق وبیان فضلہ علی ماھو علیہ للسائل عنہ وکثیر فمن انتسب الی اھل العلم الیوم مبتلون بھذا البخس اھ قلت کانہ قیاس علی

کی زیادتی بھی حق تعالیٰ کی نعمت ہے تو دنیوی نعمتوں کی تحقیر زہد میں داخل نہیں جیسا بعض متشددین کا مذاق ہے

قولہ تعالیٰ ھذہ ناقۃ اللہ (ترجمہ یہ اونٹنی ہے اللہ کی) یہ اضافۃ تشریف کے لئے ہے جیسے مسجد کو بیت اللہ کہتے ہیں میں کہتا ہوں کہ حدیث میں جو آیا ہے ان اللہ خلق آدم علی صورتہ اس اضافت کی اسہل توجیہات یہ ہو سکتی ہے۔

قولہ تعالیٰ وتنحتون الجبال بیوتا فاذکروا الاء اللہ (ترجمہ اور پہاڑوں کو تراش تراش کر ان میں گھر بناتے ہو سو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو) اس سے معلوم ہوا کہ

قولہ تعالیٰ فتولی عنھم وقال یقوم لقد ابلغتکم۔ (ترجمہ صالح ان سے منہ موڑ کر چلے اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم میں نے تو تم کو اپنے پروردگار کا حکم تبلا دیا) ظاہر یہ خطاب بعد اہلاک کے ہے تو اس سے ظاہرا اسماع موتی معلوم ہوتا ہے جب تک کوئی دلیل قوی نفی نہ کرے

قولہ تعالیٰ اتاتون الفاحشۃ ماسبقکم بھا من احد (ترجمہ کہ تم ایسا فحش کام کرتے ہو جسکو تم سے پہلے کسی نے دنیا جہان والوں میں سے نہیں کیا) فاحشہ کا عدم سبق کے ساتھ مقید کرنا اسپر دال ہے کہ منکر کی ایجاد اسکی اقتدار سے اشد ہے اور اسی سے بدعت کا درجہ سمجھ لو۔

قولہ تعالیٰ ولا تبخسوا الناس اشیاءھم (ترجمہ اور لوگوں کا ان کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو) مدلول نص پر اسکو بھی قیاس کیا جاویگا جسمیں اکثر اہل علم مبتلا ہیں کہ دوسرے اہل فضیلت کے اس حق کی تنقیص کرتے ہیں کہ ان کی ساتھ جو توقیر اور ان کے اظہار فضیلت کا

من لول النص۔

قولہ تعالیٰ فکیف اسی علی قوم کفرین فی الروح فی قولہ تعالیٰ علی قوم الخ اقامۃ الظاھر مقام الضمیر للاشعار بعلۃ استحقاقھم التاسف علیھم لکفرھم اھ فدل علی عدم الرحمۃ علی المبغوضین۔

قولہ تعالیٰ ولو ان اھل القری آمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکات الخ دل علی ان الطاعۃ لھا دخل فی النعم الدنیویۃ علی العبد وان المعصیۃ لھا دخل فی النقم الدنیویۃ علیہ کما یدل علیہ قولہ فیما بعد ولکن کذبوا فاخذناھم سواء کانت النعمۃ النقمۃ حسیتین او معنویتین۔

قولہ تعالیٰ فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون ویدخل فیھم من اغتر بکونہ صاحب النسبۃ ولم یخف استدراجھا فایاک ایاک ان تامن فتقی الامن الخوف وفی الخوف الامن۔

قولہ تعالیٰ فما کانوا لیومنوا بما کذبوا من قبل فیہ ذم للتمادی والجاج والاصرار والعناد وقد کثر فی المتزیین بزی العلماء والمشایخ لا یرجعون عما صدر عنھم اول الرھلۃ ولو ظھر علیھم بطلانہ۔

قولہ تعالیٰ قال الملأ من قوم فرعون ان ھذا لساحر علیم یرید ان یخرجکم من ارضکم تصویر الحق الذی جاء بہ موسیٰ فی صورۃ الباطل الذی افتراہ فرعون من ارادۃ موسیٰ عم الاخراج وھذا من عادۃ المروجین للباطل المراغمین للحق وان سموا انفسھم صوفیۃ ینفرون العامۃ عن متبعی السنۃ تصویرا لمعروفھم فی صورۃ المنکر۔

معاملہ کرنا چاہئے نہیں کرتے۔

قولہ تعالیٰ فکیف اسی علی قوم کفرین (ترجمہ پھر میں ان کافر لوگوں پر کیوں رنج کروں) بجائے علیہم کے علی کفرین کہنا اشعار ہے کہ کفر کے سبب یہ لوگ مستحق تاسف کے نہیں اس سے معلوم ہوا کہ مبغوضین پر ترحم نہ چاہئے۔

قولہ تعالیٰ ولو ان اھل القری آمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکات من السماء (ترجمہ اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیز کرتے تو ہم ان پر آسمان زمین کی برکتیں کھولدیتے) اپنی بعد والی آیت سے ملکر اس دال ہے کہ نعم دنیویہ میں طاعت کو اور نقم دنیویہ میں معصیت کو بھی دخل ہے خواہ وہ نعمت و نقمت حسی ہو یا معنوی۔

قولہ تعالیٰ فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون (ترجمہ کہ خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بجز اُن کے جنکی شامت ہی آگئی ہو اور کوئی بے فکر نہیں ہوتا) اسمیں وہ بھی داخل ہے جو اپنے صاحب نسبت ہونے پر مغرور ہو اور سلب نسبت سے خوف نکرے۔

قولہ تعالیٰ فما کانوا لیومنوا بما کذبوا من قبل (ترجمہ پھر جس چیز کو اُنھوں نے اول میں جھوٹا کہدیا۔ یہ بات نہ ہوئی کہ اُسکو مان لیتے) اسمیں اصرار و عناد کی مذمت ہے اور اسوقت یہ بلا مقتداؤں میں بہت ہوگئی کہ جس بات میں ایک بار انکا زبان کھل گئی پھر باوجود ظہور بطلان کے بھی اُسکو کبھی نہ مانیں گے۔

قولہ تعالیٰ قال الملأ من قوم فرعون ان ھذا لساحر علیم یرید ان یخرجکم من ارضکم (ترجمہ قوم فرعون میں جو سردار لوگ تھے انھوں نے کہا کہ واقعی یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے یہ چاہتا ہے کہ تمکو تمھاری سرزمین سے باہر کردے) فرعون سے موسیٰ علیہ السلام کے طریق حق کو ایک باطل کی صورت میں ظاہر کرنا یہی حال ہے اہل باطل کا کہ وہ صوفی ہی کہلاویں کہ عوام کو اہل حق سے نفرت دلائے

کے لئے اُن کے حق کو بڑے بڑے عنوان سے ظاہر کرتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ قال القوا قد یقال انہ علیہ السلام انما اذن لھم لیبطل سحرھم فھو ابطال للکفر بالاخرۃ وتحقیق لمعجزتہ علیہ السلام کذا فی الروح والاجل امثال تلک المصلحۃ قد یاذن بعض الشیوخ فیما ظاھرہ المعصیۃ کما استاذنی بعض الاحباب فی قبول منصب التدریس فی بعض المدارس الذی لا ارضاہ فاذنت لہ فیہ فراحمنی بعض الحاضرین وکان لی فیہ حکمتہ انہ اذا اقام فی المدرسۃ شاھد المنکرات التی ھی مبنیٌ لو أبی فیتنفر برؤیتہ فلا ینتفر بمحض روایتی فوقع ما ظننت وترکہ مستقبحًا اباہ محققا لما راٰہ۔

قولہ تعالیٰ (قال القوا) موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ہی ڈالو) موسیٰ علیہ السلام کا مقصود اس سے خود اذن دینا نہ تھا بلکہ اذن کو اُن کے کفر کے ابطال اور اپنے معجزہ کی اثبات کا ذریعہ بنانا تھا ایسی ہی مصلحت سے بعض اوقات شیوخ ایسے امر میں اذن دیدیتے ہیں کہ ظاہراً اسکا معصیت ہوتا ہے مگر اخیر میں اُسمیں کوئی مصلحت دینی ہوتی ہے وہی مصلحت اُن کو مقصود ہوتی ہے۔

قولہ تعالیٰ فلما القوا سحروا اعین الناس ویدخل فی الناس موسیٰ علیہ السلام لقولہ تعالیٰ فی طٰہٰ فاذا حبالھم وعصیھم یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعیٰ افادت امور الاول عدم الاعتداد بالخوارق والثانی کون التصرف فی الخیال احد اقسام السحر ومنہ عمل الترب الشائع فی زماننا الذی یسمی مسمریزم والثالث لا بناء فی التاثر منہ الکمال الباطنی فانہ علیہ السلام قد تاثر منہ فمثل ھذہ الافعال لیست بدلیل لکون الفاعل من اھل الحق ولا یلزم قدرتھم علیھا۔

قولہ تعالیٰ (قال القوا) موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ہی ڈالو) موسیٰ علیہ السلام کا مقصود اس سے خود اذن دینا نہ تھا بلکہ اذن کو اُن کے کفر کے ابطال اور اپنے معجزہ کی اثبات کا ذریعہ بنانا تھا ایسی ہی مصلحت سے بعض اوقات شیوخ ایسے امر میں اذن دیدیتے ہیں کہ ظاہراً اسکا معصیت ہوتا ہے مگر اخیر میں اُسمیں کوئی مصلحت دینی ہوتی ہے وہی مصلحت اُن کو مقصود ہوتی ہے۔

قولہ تعالیٰ فلما القوا سحروا اعین الناس (ترجمہ پس جب اُنھوں نے ڈالا تو لوگوں کی نظربندی کردی) اور اس ناس میں موسیٰ علیہ السلام بھی داخل ہیں چنانچہ سورہ طٰہٰ میں ہے یخیل الیہ آہ پس اس سے کئی امر مستفاد ہوئے اول خوارق سے دھوکا نہ کھانا کہ اہل باطل سے بھی ظاہر ہوسکتے ہیں ثانی سحر کی ایک قسم خیال میں تصرف کرنا بھی ہے اسی میں مسمریزم بھی داخل ہے ثالث اسی چیزوں سے متاثر ہوجانا کمال باطنی کے خلاف نہیں چنانچہ موسیٰ علیہ السلام خائف ہوئے اور اہل حق کا ایسے امور پر یا اُن کے ابطال پر قادر ہونا لازم نہیں۔

قولہ تعالیٰ فالقیٰ السحرۃ (ترجمہ اور جو ساحر تھے سجدہ میں گر گئے) اس سے اصل ہر طریق میں جذب من اللہ اور اسی اصل طریق کا اجماع ہے

قولہ تعالیٰ قال عسیٰ ربکم ان یھلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض (ترجمہ فرمایا بہت جلد اللہ تعالیٰ تمھارے دشمنوں کو ہلاک کردینگے اور بجائے اُنکے تمکو اس سرزمین کا مالک بنادینگے) اس سے ظاہر ہے کہ کفار کا مغلوب ہونا اور مومنین کا غالب ہونا بجائے عظیم ہے ہر نبی کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کفار کو ہاتھ میں پکڑ کر ذلت اور خواری میں پڑا رہنے

قولہ تعالیٰ فاغرقناھم فی الیم دل علی ترتب العقوبۃ الدنیویۃ علی المعصیۃ ولعذاب الاخرۃ اکبر۔

قولہ تعالیٰ قالوا یا موسی اجعل لنا الھا کما لھم الھۃ قال انکم قوم تجھلون وفی الحدیث للترمذی قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآیۃ لما قال بعضھم لہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعل لنا ذات انواط کما لھم ذات انواط قد لت الآیۃ بعد الضمام الروایۃ علی قبح اتباع الجھلۃ فی رسومھم ولو دنیویۃ فما بال من یتشبہ بھم فی عبادۃ القبور واتخاذ السرج والستور علیھا وفی الروح بعد نقل الحدیث والناس الیوم قد اتخذوا من قبیل ذات الانواط شیئا کثیرا لا یحیط بہ نطاق الحصر اھ۔

قولہ تعالیٰ فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ اصل للاربعین المعتاد عند المشایخ الذی یشاھدون البرکات فیھا۔

قولہ تعالیٰ وقال موسی لاخیہ ھرون اخلفنی فی قومی فیہ اصل لتفویض المریدین الی بعض خلفائہ۔

قولہ تعالیٰ قال لن ترانی نص فی امتناع رؤیتہ تعالیٰ فی النشأۃ الدنیویۃ فبطل من ادعاھا او مغرور او یرید بیک قولہ تعالیٰ فلما تجلی ربہ للجبل ان التجلی ھو الظھور الذی ھو فعلہ تعالیٰ ولا یلزم منہ وقوع الرؤیۃ التی ھی فعل موسیٰ الذی منعہ الصعق عنھا وان اختلج فی صدرک ان الآیۃ نص فی تاخر الصعق عن التجلی فعلم انہ علیہ السلام کان مفیقا عند التجلی فلم یکن الصعق ما نعا لہ فازحہ ان تقدم التجلی علی الصعق ذاتی لا زمانی فزمان التجلی والصعق واحد فبقی ما نعا وامارؤیتہ

قولہ تعالیٰ فاغرقناھم فی الیم (ترجمہ اُن کو دریا میں غرق کر دیا) معلوم ہوا کہ عقوبت دنیویہ گاہے معصیت پر بھی مرتب ہو جاتی ہے۔

قولہ تعالیٰ قالوا یا موسی اجعل لنا الھا کما لھم الھۃ قال انکم قوم تجھلون (ترجمہ کہنے لگے اے موسیٰ ہمارے لئے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر کر دیجئے جیسے ان کے یہ معبود ہیں آپ نے فرمایا کہ واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے) حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخواست کے جواب میں (کہ ہمارے لئے بھی ہتیار لٹکانے کو ایک درخت مقرر فرما دیجئے جیسے مشرکین نے کر رکھا ہے یہ آیت پڑھ دی تھی اس سے معلوم ہوا کہ دنیوی عادات میں بھی اہل باطل کے ساتھ تشبہ مذموم ہے اور بدعات بزعم عبادات میں تو کیا پوچھنا ہے۔

قولہ تعالیٰ فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ (ترجمہ کہ اُن کے پروردگار کا وقت پورے چالیس روز پورا ہو گیا) اسمیں اصل ہے چلہ کی جو مشایخ میں معتاد اور مشاہد البرکات ہے۔

قولہ تعالیٰ وقال موسی لاخیہ ھرون اخلفنی فی قومی (ترجمہ اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہدیا تھا کہ میرے بعد ان لوگوں کا انتظام رکھنا) اسمیں اصل ہے جو مریدوں کو بعض خلفا کے سپرد کر دیتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ قال لن ترانی (ترجمہ ارشاد ہوا کہ تم مجھکو ہرگز نہیں دیکھ سکتے) نص ہے اسمیں کہ دنیا میں رویت اسکی نہیں ہوتی تو جو شخص اسکا مدعی ہے یا دھوکہ میں ہے یا دھوکہ دیتا ہے اور شب معراج اس سے مستثنیٰ ہے۔

صلے اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج فخصوص منہ او کان فی الآخرۃ لان السماء دار فوقہا من مکان الآخرۃ

قولہ تعالیٰ ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق فی الروح قیل المراد انہم یتکبرون علی من لا یتکبر کالانبیاء علیہم السلام لانہ الذی یکون بغیر حق واما التکبر علی المتکبر فہو بحق لما فی الاشارۃ التکبر علی المتکبر صدقۃ وانت تعلم ان ہذا صورۃ تکبر لا تکبر حقیقۃ فلعل مراد ہذا القائل ان التقیید بما ذکرہ لاظہار انہم یتکبرون حقیقۃ اھ

قولہ تعالیٰ ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق (ترجمہ میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ ہی رکھونگا جو دنیا میں تکبر کرتے ہیں جسکا اُن کو کوئی حق حاصل نہیں) تکبر بغیر حق یہ ہے کہ غیر متکبر کے مقابلہ میں تکبر کرے اور متکبر کے مقابلہ میں تکبر کرنا یہ بحق ہے اور حقیقت میں وہ صورۃً تکبر ہے حقیقۃً نہیں۔

الحاشیۃ فی الروح یتکبرون فی الارض بغیر الحق وہم الذین فی مقام النفس فیکون تکبرہم حجابا لہم عن آیات اللہ واما المتکبرون بالحق وہم الذین فنیت صفاتہم وظہرت علیہم صفات مولاہم فلیسو المحجوبین ولا یعد تکبرہم ذموما لانہ لیس تکبرہم حقیقۃ وانما حظہم منہ کونہ مظہر الہ اھ۔

قولہ تعالیٰ واتخذ قوم موسی من بعدہ من حلیہم عجلا جسدا لہ خوار الم یروا انہ لا یکلمہم الخ دل علی ذم الاغترار بالخوارق وعلی کون الدلیل الشرعی حجۃ قاضیۃ علی الخوارق وترجیحہ علیہا۔

قولہ تعالیٰ واتخذ قوم موسی من بعدہ من حلیہم عجلاً جسدًا لہ خوار الم یروا انہ لا یکلمہم (ترجمہ اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے اُن کے بعد اپنے زیوروں کا ایک بچھڑا ٹھیرایا جو کہ ایک قالب تھا جسمیں ایک آواز تھی کیا انھوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ اُن سے بات تک نہیں کرتا تھا) اس سے ثابت ہوا کہ خوارق سے دھوکہ نہ کھاوے اور الم یروا سے معلوم ہوا کہ دلیل شرعی اُسپر حجت قاضیہ اور اسپر راجح ہے۔

الحاشیۃ فی الروح وکثیر من الناس الیوم عبید الدرہم والدینار وہما العمل المعنوی لہم وان لم یسجد واللہ آہ۔

قولہ تعالیٰ ولما رجع موسی الی قومہ غضبان اسفا دل علی جواز الغضب علی المرید اذا احتیج الیہ۔

قولہ تعالیٰ ولما رجع موسی الی قومہ غضبان اسفا (ترجمہ اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف واپس آئے غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے) معلوم ہوا کہ حاجت کیوقت مرید پر غصہ جائز ہے

قولہ تعالیٰ والقی الالواح (ترجمہ اور جلدی سے تختیاں ایک طرف رکھیں) دین کے جوش میں یہ غصہ آیا معلوم ہوا کہ ایسا غصہ بد خلقی نہیں جیسے بعض اہل اللہ کی عادت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ غلبۂ حال عذر ہے کیونکہ یہ کسر اسی غلبہ میں ہوا۔

قولہ تعالیٰ والقی الالواح فی الروح ای وضعہا علی الارض کالطارح لہا لیأخذ براس اخیہ مما یراہ من فرط الغیرۃ الدینیۃ وکان علیہ السلام شدید الغضب للہ سبحانہ الی قولہ ولیس ہنالک الا العجلۃ فی الوضع الناشئۃ من الغیرۃ للہ تعالیٰ اھ

قلت فهذا الالقاء کقوله تعالی فی طه ان اقذفیه فی التابوت فاقذفیه فی الیم وکقوله تعالی فی القصص فالقیه فی الیم فخفیه اصل[۴۱۳] لما جبل علیه بعض اهل الله من شدة غضبهم فی الدین وفرط حمیتهم وان سماه العامة سوء الخلق حاشاهم عن ذلک وان ثبت فی الروح عن احمد وغیره وعبد بن حمید والبزار وابن ابی حاتم وابن حبان والطبرانی وغیرهم عن ابن عباس قال قال رسول صلے اللہ علیہ وسلم یرحم الله تعالی موسی لیس المعاین کالمخبر اخبر ربه تبارک وتعالی ان قومه فتنوا بعده فلم یلق الالواح فلما رآهم وعاینهم القی الالواح فتکسرت منها ما تکسر فدل[۴۱۴] علی کون العبد معذورا وقت غلبة الحال لان الکسر لا یکون بدون الالقاء بظاهر معناه لکن بشدة الحمیة لم یتمالک ولم یتماسک۔

قوله تعالی واخذ برأس اخیه یجره الیه فی الروح فظنا منه علیه السلام انه قصر فی کفهم اه قلت ولم یقصر فدل[۴۱۵] علی جواز الخطأ فی اجتهاد الانبیاء فما ظنک بالشیوخ وانه لا بنافی الکمال فان البشر بشر وان بلغ العرش فما بال الذین یعتقدون فی شیوخهم استحالة الخطأ منهم۔

قوله تعالی ان الذین اتخذوا العجل سینالهم غضب من ربهم وذلة فی الحیوة الدنیا دل[۴۱۶] علی ان الذلة الدنیویة قد تکون عقوبة بعض المعاصی۔

قوله تعالی ورحمتی وسعت کل شیء فساکتبها للذین یتقون الجملة الثانیة[۴۱۷] تبطل استدلال بعضهم بالجملة الاولی علی کون عاقبة کل الخلق الرحمة والمغفرة وهو ظاهر۔

قوله تعالی اذ یعدون فی السبت الی قوله کذلک نبلوهم فی الروح واستدل[۴۱۸] بعض اهل العلم بقصة هؤلاء المعتدین علی حرمة الحیل فی الدین وایده ذلک بما اخرجه ابن بطة عن ابی هریرة ان رسول الله صلے الله علیه وسلم قال لا ترتکبوا ما ارتکب الیهود فتستحلوا

قولہ تعالیٰ واخذ برأس اخیه یجره الیه (ترجمہ اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر انکو اپنی طرف گھسیٹنے لگے) اس سے یہ گمان ہوا کہ انھوں نے روکنے میں کوتاہی کی آہ میں کہتا ہوں حالانکہ کوتاہی نہ کی تھی اس سے معلوم[۴۱۴] ہوا کہ کامل سے بظاہر اجتہادی ہو سکتی ہے تو شیوخ غیر معصومین سے کیوں نہ ممکن ہوگی۔

قولہ تعالیٰ ان الذین اتخذوا العجل سینالهم غضب من ربهم وذلة فی الحیوة الدنیا (ترجمہ جن لوگوں نے گوسالہ پرستی کی ہے اُن پر بہت جلد ان کے رب کی طرف سے غضب اور ذلت اس دنیوی زندگی ہی میں پڑے گی) معلوم ہوا کہ دنیوی[۴۱۵] ذلت کبھی سزا معصیت کی ہوتی ہے۔

قولہ تعالیٰ ورحمتی وسعت کل شیء فساکتبها للذین یتقون (ترجمہ اور میری رحمت تمام اشیاء کو محیط ہو رہی ہے تو وہ رحمت اُن لوگوں کے نام تو ضرور ہی لکھونگا جو کہ خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں) پہلے جملہ سے جو بعض نے استدلال کیا ہے کہ کفار کا اخیر بھی رحمت و مغفرت ہے دوسرا جملہ اس استدلال کو باطل کرتا ہے۔

قولہ تعالیٰ اذ یعدون فی السبت الی قوله کذلک نبلوهم (ترجمہ جبکہ وہ ہفتہ کے بارہ میں حد سے نکل رہے تھے جبکہ اُن کے ہفتہ کے روز تو اُنکی مچھلیاں ظاہر ہو ہو کر اُن کے سامنے آتی تھیں اور جب ہفتہ کا دن نہ ہوتا تو اُن کے سامنے نہ آتی تھیں ہم اُن کی اس طرح پر آزمایش کرتے تھے) اس سے

محارم الله تعالی بادنی الحیل اھ وما جوزہ حکماء الامۃ من بعض الحیل فھی مالیس فیہا ابطال المقاصد الدینیۃ والحقوق الیقینیۃ ومثلہ ثابت بالحدیث بعد الجمع بالدراھم ثم ابتع بالدراھم واما الحیلۃ لاسقاط الزکوۃ ففیہ ابطال للغرض الدینی وھو اغناء المساکین وکذلک ما لابطال الشفعۃ ففیہ ابطال الحق وفی الروح من باب الاشارۃ تحت ھذہ الآیۃ قال بعضھم ما کان ناقص الله تعالے الاحوال الاسلامیین من اھل زماننا فی اجتماع انواع الخطوظ النفسانیۃ من المطاعم والمشارب والملاھی والمناکح ظاھرۃ فی الاسواق والمحافل فی الایام المعظمۃ کالاعیاد والاوقات المبارکۃ کاوقات زیارۃ مشاھد الصالحین المعلومۃ المشھورۃ بین الناس اھ۔

معلوم ہوا کہ احکام شرعیہ کی مدافعت کیلئے حیلے کرنا سخت مذموم ہے اور جن حیل کا مشروع ہونا وارد ہے وہ احکام شرعیہ کی تحصیل کیلئے ہیں (اصل عربی میں پوری تقریر ہے)

قولہ تعالی واذ قالت امۃ منھم لم تعظون قوما الله مھلکھم او معذبھم عذابا شدیدا قالوا معذرۃ الی ربکم ولعلھم یتقون قد تقرر فی محلہ انہ اذا علم الناھی حال المنھی عنہ وان النھی لا یؤثر فیہ سقط عنہ النھی وھذہ الامۃ نھوا اولا الا انھم رأوا عدم النفع فکفوا ولم یعرض اولئک کما اعرض ھؤلاء لعلم یاسھم فی الیاس کما بلغ اخوانھم او لفرط حرصھم وجدھم فی امرھم کما وصف الله تعالی رسول الله صلے الله علیہ وسلم لقولہ تعالی فلعلک باخع نفسک علی آثارھم محصلا وقد توقف ابن عباس رض اولا فی ھذہ الامۃ فقال لہ عکرمۃ الا ترا ھم کیف انکروا واکرھوا ما القوم علیہ وقالوا ما قالوا فاعجبہ قولہ وقال بخت السالکۃ ھذا محصل ما فی الروح بتصرف یسیر لفظی ومذاق اھل الطریق مختلف فی امثالہ فمشابہ للاولین ومشابہ للاخرین۔

قولہ تعالی واذ قالت امۃ منھم لم تعظون قوما (ترجمہ اور جبکہ انمیں سے ایک جماعت نے یوں کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کئے جاتے ہو جبکہ اللہ تعالیٰ بالکل ہلاک کرنے والے ہیں یا ان کو سخت سزا دینے والے ہیں انھوں نے جواب دیا کہ تمھارے رب کے روبرو عذر کرنے کے لئے اور اسی لئے کہ شاید یہ ڈر جائیں) مسئلہ یہ ہے کہ جب نفع کی امید نہ ہو نہی عن المنکر کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے تو قائلین اول نے یاس کی وجہ سے وعظ چھوڑ دیا اور قائلین ثانی کو امید تھی اسلئے وہ کرتے رہے اور تحقیق یہ ہے کہ سالکین کو بھی نجات رہی اب بھی اسی بنا پر اہل طریق کا مذاق مختلف ہے بعض اولین کے مشابہ ہے بعض دوسروں کے۔

قولہ تعالی وبلوناھم بالحسنات والسیئات المراد الخصب والعافیۃ والجدب والشدۃ التی ھی حسنات وسیئات ظاھرۃ وکذلک قد یبتلی العبد بالحسنات الباطنۃ من المواجید والاذواق مع

قولہ تعالی وبلوناھم بالحسنات والسیئات (ترجمہ اور ہم اُن کو خوشحالیوں اور بدحالیوں سے آزماتے رہے) یہاں حسنات و سیئات سے مراد تنگی و فراخی ظاہری ہے اور کبھی حسنات باطنہ سے بھی ابتلا کیا جاتا ہے۔ مثلاً معاصی کے

المعاصی فیغتر بها ویحسب انه علی الحق وهو علی الباطل فلا یغرنك البسط مع المعصیة فانه استدراج

ہوتے ہوئے مواجید واذواق حاصل ہوتے ہیں تو اس سے دھوکا ہوتا ہے کہ میں حق پر ہوں حالانکہ وہ باطل پر ہے تو معصیت کے ساتھ اگر بسط ہو وہ استدراج ہے اُس سے دھوکا نہ کھانا چاہئے۔

قوله تعالی فخلف من بعدهم خلف ورثوا الکتاب یاخذون عرض هذا الادنی ویقولون سیغفر لنا وان یاتهم عرض مثله یاخذوه فی الروح وهذا حال کثیر من متصوفة زماننا فانهم یتهافتون علی الشهوات تهافت الفراش علی النار ویقولون ان ذلك لا یضرنا لانا واصلون وحکی عن بعضهم انه یاکل الحرام الصرف ویقول ان النفی والاثبات یدفع ضرره وهو خطأ فاحش وضلال بیّن اعاذنا الله تعالی من ذلك اھ۔

قولہ تعالیٰ فخلف من بعدھم خلف ورثوا الکتاب یاخذون عرض ھذا الادنی ویقولون سیغفر لنا وان یاتھم عرض مثلہ یاخذوہ (ترجمہ پھر اُن کے بعد ایسے لوگ اُن کے جانشین ہوئے کہ کتاب کو اُن سے حاصل کیا اس دنیائے دنی کا مال متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری ضرور مغفرت ہو جائیگی حالانکہ اگر اُن کے پاس ویسا ہی مال متاع آنے لگے تو اُسکو لے لیتے ہیں) روح المعانی میں ہے کہ یہی حال ہے ہمارے زمانہ کے بہت صوفیوں کا کہ شہوات دنیویہ پر پروانوں کی طرح گرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمکو مضر نہیں کیونکہ ہم واصل ہیں اور بعض کی حکایت سنی گئی ہے کہ وہ حالص حرام کھاتا تھا اور کہتا تھا کہ نفی واثبات اس کے ضرر کو دفع کر دیتا ہے اور یہ کھلی گمراہی ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

قوله تعالی واذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم الآیة فی الروح الذی علیه المحدثون والصوفیة قاطبة ان الله تعالی اخذ من العباد باسرهم میثاقا قالیا قبل ان یظهروا بهذه الهیئة المخصوصة وان الاخراج من الظهور کان قبل ایضا اھ وفیه قد روی عن ذی النون وقد سئل عن ذلك هل تذکره انه قال کانه الآن فی اذنی وقال بعضهم مستقرا بان هذا المیثاق بالامس کان اھ وکان الشیخ الشیرازی ترجم هذا بقوله ؎

الست از ازل ہمچناں شان بگوش	بفریاد قالوا بلی در خروش +

قولہ تعالیٰ واذ اخذ ربك من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم الآیۃ (ترجمہ اور جبکہ آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشت سے اُن کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان ہی کے متعلق اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے جواب دیا کہ کیوں نہیں ہم سب گواہ بنتے ہیں) حضرت ذوالنون سے اس کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا تمکو یاد ہے انھوں نے فرمایا وہ میرے کانوں میں گونج رہا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ توکل کی بات ہے۔

قوله تعالی واتل علیهم نبأ الذی اتیناه آیاتنا فانسلخ منها الآیة فی الروح عن الطیبی طیب الله ثراه ان من تفکر فی هذا المثل تحقق له ان

قولہ تعالیٰ واتل علیھم نبأ الذی اتیناہ آیاتنا فانسلخ منھا الآیۃ (ترجمہ اور ان لوگوں کو اُس شخص کا حال پڑھکر سنائیے کہ اسکو ہمنے اپنی آیتیں دیں پھر وہ اُن سے

علماء السوء اسوء واقبح من ذلك فما انعاه من مثل عليهم وما هم فيه من التهالك فی الدنيا مالها وجاهها والركون الی لذاتها وشهواتها من متابعة النفس الامارة وارخاء زمامها فی مراميها عافانا الله تعالی والمسلمين من ذلك اه وفيه من باب الاشارة اشارة الی من ابتلی بالحور بعد الكور ان سلك حتی ظهر له ما ظهر ثم رجع من الطريق لسوء استعداده وغلبة الشقاوة والعياذ بالله تعالی واخلد الی الارض ای مال الی الارض الطبعية السفلية واتبع هواه فی ايثار السوی وقوله ان تحمل الخ كانه اشارة الی ان هذا المنسلخ لا يزال يطمح بصره فی اهل الكمال سواء زجر عن ذلك او لم يزجر اه۔

بالکل ہی نکل گیا پھر شیطان اسکے پیچھے لگ گیا سو وہ گمراہ لوگوں میں داخل ہوگیا) روح میں طیبی سے نقل کیا ہے کہ جو شخص اس مثل میں غور کریگا اسکو یہ بات یقین کے ساتھ معلوم ہوجاویگی کہ علماء بے عمل اس سے زیادہ قبیح حالت میں ہیں کہ دنیا کے مال و جاہ میں اور اسکی لذات میں کھپے ہوئے ہیں اور اسی میں باب اشارہ میں ہے کہ جو شخص بعد سلوک کے طریق سے ہٹتا ہے اسپر وبال یہ ہوتا ہے کہ وہ ارض طبیعت سفلیہ کی طرف مائل ہوتا ہے اور ہوائے نفسانی کا اتباع کرتا ہے اور اہل اللہ کی شان میں زبان چلاتا ہے نعوذ باللہ۔

قوله تعالی ولقد ذرأنا لجهنم كثيرا الی قوله تعالی اولئك هم الغافلون هذا التذييل كالتبيين علی ان الموجب لدخول جهنم هو الغفلة عن ذكر الله تعالی وارباب الذوق والمشاهدة يجدون ذلك من ارواحهم لان القلب اذا غفل عن ذكر الله تبارك وتعالی واقبل علی الدنيا وشهواتها وقع فی نار الحرص ولا يزال يهوی من ظلمة الی ظلمة حتی ينتهی الی دركات الحرمان وبخلاف ذلك اذا انفتح علی القلب باب الذكر فانه يقع فی جنة القناعة ولا يزال يترقی من نور الی نور حتی ينتهی الی اعلی درجات الاحسان كذا فی الروح بتغيير كلمة اول العبارة

قوله تعالی قل لا املك لنفسی نفعا وضرا الا ما شاء الله ولو كنت اعلم الغيب الآية نص فی نفی القدرة المستقلة والعلم المحيط عن المقربين فما بال الجهلة يعتقدونها فی مشايخهم ان هو الا ضلال مبين۔

(۳۸) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰)

حضرت ہی مجھ پر واقع نہوئی میں تو محض بشارت دینے والا اور ڈرانے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں) اس میں تصریح ہے کہ قدرۃ مستقلہ وعلم محیط مقبولین سے منتفی ہے اور جہلاء اپنے پیروں کیلئے ایسا گمان رکھتے ہیں نعوذ باللہ۔

قولہ تعالیٰ ان الذین تدعون من دون اللہ عبادا امثالکم فادعوھم فلیستجیبوا لکم الخ الآیۃ وان وردت فی الاصنام بدلیل قولہ تعالیٰ فیما بعد الھم ارجل الخ لکن لما اناط الحکم علی کونھم عبادا دل علی ان المملوکیۃ تمنع جواز الاستغاثۃ بغیر اللہ وازن بین ما نطقت بہ الآیۃ وبین ما یفعلہ الغلاۃ۔

قولہ تعالیٰ ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم فادعوھم فلیستجیبوا لکم الآیۃ ترجمہ (واقعی تم خدا کو چھوڑ کر جنکی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم ہی جیسے بندے ہیں تم انکو پکارو پھر اُن کو چاہیے کہ تمھارا کہنا کردیں اگر تم سچے ہو) آیت گو اصنام کے بارہ میں ہو بقرینہ مابعد الھم ارجل الخ کے لیکن حکم کا مناط اُن کو عباد یعنی مملوک پر رکھا ہے اس سے ثابت ہوا کہ ندا غیر اللہ بطور استغاثہ کے ناجائز ہے تو کہاں یہ آیت اور کہاں غالی جاہلوں کا فعل۔

قولہ تعالیٰ خذ العفو ای اعفا وتیسر والاخذ مجاز عن القبول والرضا ای ارض من الناس بما تیسر من اعمالھم وبا اتی منھم وتسھل من غیر کلفۃ ولا تطلب منھم الجھد ومایشق علیھم حتی لا ینفروا وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین ای ولا تکافئ السفھاء بمثل سفھم ولا تمارھم واحلم علیھم عن جعفر الصادق لیس فی القرآن آیۃ اجمع لمکارم الاخلاق من ھذہ الآیۃ کذا فی الروح۔

قولہ تعالیٰ خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین ترجمہ (سرسری برتاؤ کو قبول کرلیا کیجئے اور نیک کام کی تعلیم کردیا کیجئے اور جاہلوں سے ایک کنارہ ہوجایا کیجئے) اس میں لوگوں کی ساتھ تسامح اور اُن کو شفقت سے تعلیم اور جاہلوں کی ساتھ حلم کرنے کی تعلیم ہے حضرت جعفر صادق کا ارشاد ہے کہ اس سے زیادہ کوئی آیت اخلاق کی جامع نہیں۔

قولہ تعالیٰ واما ینزغنک من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ انہ سمیع علیم ان الذین اتقوا اذا مسھم طٰئف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون ھیھنا فی امکان اعتراء الوسوسۃ للکاملین وارشاد الی علاجہ بالاستعاذۃ وتذکر امر اللہ ونھیہ۔

قولہ تعالیٰ واما ینزغنک من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ انہ سمیع علیم ان الذین اتقوا اذا مسھم طٰئف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون ترجمہ (اور اگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے یقیناً جو لوگ خدا ترس ہیں جب اُن کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں سو یکایک اُن کی آنکھیں کھلجاتی ہیں) اہیں کاملوں کو وسوسہ آنے کے امکان کی مع اس کے علاج یعنی استعاذہ اور تذکر امر ونہی کی تصریح ہے۔

قولہ تعالیٰ واذا لم تاتھم بآیۃ قالوا لولا اجتبیتھا قل انما اتبع ما یوحی الی من ربی ھذا بصائر من ربکم الخ فی کون الامور

قولہ تعالیٰ واذا لم تاتھم بآیۃ قالوا لولا اجتبیتھا قل انما اتبع ما یوحی الی من ربی ترجمہ (اور جب آپ

الغیبیة غیر اختیاریة فلا تکون علامة للکمال وانما العلامة کمال اتباع الوحی فاستفراء الخوارق مع الشرع جهل۔

کوئی معجزہ اُن کے سامنے ظاہر نہیں کرتے تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ معجزہ کیوں نہ لائے آپ فرما دیجئے کہ میں اُس کا اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے حکم بھیجا گیا ہے) اسمیں تصریح ہے کہ امور غیبیہ غیر اختیاری ہیں اس لئے وہ بکمال کی علامت بھی نہ ہوگی بڑی علامت کمال اتباع ہے وحی کا اس کے ہوتے ہوئے کرامات کی تلاش جہل ہے۔

قولہ تعالیٰ واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا عن مجاهد ان الاية فی الصلوة والخطبة يوم الجمعة كذا فی الروح وفی حكم الخطبة ارشاد الشيخ فينبغی للمريد استماعه والانصات له

قولہ تعالیٰ واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا ترجمہ (اور جب قرآن پڑھا جایا کرے تو اُسکی طرف کان لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو) مجاہد سے مروی ہے کہ یہ آیت صلوٰۃ و خطبہ جمعہ کے باب میں ہے اور خطبہ کے حکم میں شیخ کا ارشاد بھی ہے پس مرید کو اس وقت خاموش ہو کر سننا چاہیئے۔

قولہ تعالیٰ واذکر ربك فی نفسك تضرعا وخيفة ودون الجهر من القول الاول الخفی والثانی الجهر المعتدل الذی هو دون الجهر المفرط كما فی الروح والمراد بالجهر رفع الصوت المفرط وبما دونه نوع آخر من الجهر وفيه باب الاشارة وذكروا ان حال المبتدی والسالك منوطة برای الشيخ فانه اطبب لامراض القلوب فهو اعرف بالعلاج فقد يری له رفع الصوت بالذكر علاجا حيث توقف قطع الخواطر وحديث النفس عليه اه وقوله ولا تكن من الغافلين فی مقابلة قوله واذكر ربك فدل على ان احد انواع الذكر عدم الغفلة وهو الفكر ولو لم يكن فيه حركة باللسان اصلا لا خفيا ولا جليا

قولہ تعالیٰ واذکر ربك فی نفسك تضرعا وخیفة ودون الجهر من القول ترجمہ (اور اے شخص اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کیساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ) اول ذکر خفی ہے دوسرا جہر معتدل ہے (جیسا اُسکی تقریر اصل میں ہے) ولا تکن من الغافلین سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک قسم ذکر کی یہ بھی ہے کہ غفلت نہ ہو یعنی فکر ہو اگرچہ اسمیں حرکت زبان کی اصلا نہ ہو خفی اور نہ جلی روح کے باب اشارہ میں ہے کہ سالک کا معاملہ شیخ کی رائے پر ہے کبھی وہ جہر تجویز کرتا ہے اور علاج وہی جانتا ہے۔

قولہ تعالیٰ ان الذين عند ربك لا يستكبرون عن عبادته ويسبحونه الخ فی تقديم التبرية عن الاستكبار على سائر الطاعات دلالة على ان علاج الكبر كاد شرط لباقی الاصلاح۔

قولہ تعالیٰ ان الذین عند ربك لا یستکبرون عن عبادته ویسبحونه الخ ترجمہ (یقیناً جو تیرے رب کے نزدیک ہیں وہ اُسکی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اُس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اُسکو سجدہ کرتے ہیں) تکبر سے بری ہونے کے دوسری طاعات پر مقدم کرنے میں اسپر دلالت ہے کہ زوال کبر باقی اصلاح کی گویا شرط ہے۔

تمت سورة الاعراف

سورۂ اعراف تمام ہوئی

ملحقہ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی آخر التمہید

سورۃ الاعراف

قولہ تعالیٰ قل امر ربی بالقسط ای بالعدل و ھو الاقبال الی شئ سوی اللہ تعالیٰ

قولہ تعالیٰ وادعوہ مخلصین لہ الدین قال بعض المشائخ ان الاخلاص ھھنا ھو فرض نسیان رؤیۃ الخلق لدوام النظر الی الخالق۔

قولہ تعالیٰ کلوا واشربوا ولا تسرفوا ای خذوا من المآکل ما یسد الجوعۃ ویسد الجوعۃ فحسب الآن ان الحر والبرد فالبسوا ما یدفع الحر والبرد ولا تزیدوا علی ذلک تنعما من لبس اللباس وطیب الطعام ولا تختالوا ولا تفاخروا علی الفقراء فانہ اسراف۔

قولہ تعالیٰ والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ فالبلد الطیب (یدخل فی عمومہ) نفس المؤمن (وفیہ بیان لظھور ما فیہ استعدادہ بالاذکار والطاعۃ)

قولہ تعالیٰ فاذکروا الاء اللہ لعلکم تفلحون امرھم بذکر الاء اللہ لکی یؤدی الی محبۃ اللہ فان القلوب مجبولۃ علی حب من احسن الیھا (وھو نوع من المراقبۃ)

قولہ تعالیٰ وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا

اضافہ از رسالہ تائید سورہ اعراف

قولہ تعالیٰ قل امر ربی بالقسط۔ عدل یہ ہے کہ تو کسی چیز کی طرف بجز اللہ کے مائل نہ ہو

قولہ تعالیٰ وادعوہ مخلصین لہ الدین بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ اخلاص یہ ہے کہ خالق پر علی الدوام نظر رکھنے کی وجہ سے خلق پر نظر کرنے کو فراموش کر دے

قولہ تعالیٰ کلوا واشربوا ولا تسرفوا یعنی دنیا سے بقدر ستر ڈھانکنے کے اور بھوک روکنے کے لو اور بس مگر یہ کہ تم کو گرمی سردی تکلیف نہ دے تو اسقدر اور پہن لو جو گرمی و سردی دفع کر دے اور اس پر زیادتی مت کرو تنعم کے طور پر جیسے نرم لباسی اور خوش خوراکی اور نہ آرائش کے طور پر اور غریبوں کے مقابلہ میں تفاخر کے طور پر کیونکہ یہ اسراف ہے

قولہ تعالیٰ والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ تو پاکیزہ شہر کے عموم میں داخل ہے) نفس مومن (اور اس آیت میں نفس مومن کے اندر جو استعداد ذکر و طاعت کی ہے اس کے ظہور کا بیان ہے)۔

قولہ تعالیٰ فاذکروا الاء اللہ لعلکم تفلحون اللہ تعالیٰ نے ان کو نعمتوں کے یاد کرنے کا اس لئے حکم دیا کہ وہ یاد کرنا محبت الٰہی کا سبب بنجاوے۔ کیونکہ اپنے محسن کی محبت قلوب کا امر جلی ہے (اور یہ ایک قسم کا مراقبہ ہے)۔

قولہ تعالیٰ وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا

اهلها بالباساء والضراء لعلهم یضرعون فالله تعالیٰ یدعو عباده الی بابه لطفا فان ابوا فعنفا

قوله تعالیٰ فتم میقات ربه اربعین لیلة وقال علیه السلام من اخلص لله تعالیٰ اربعین یوما فطر بقلبه ماخوذ من هذه الآیة والحدیث

قوله تعالیٰ ساصرف عن ایاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق ای عن کراماتی ومشاهداتی الذین یتکبرون علی عباد الله الفقراء والضعفاء والاولیاء وهذه الآیة دالة علی کون المتکبرین بغیر حق محجوبین عما للاولیاء والعرفاء ویدل ایضا علی ان التکبر نوعان بحق وبغیر حق فالتکبر بالحق هو تکبر الفقراء علی الاغنیاء والضعفاء علی الاقویاء والمومنین علی الکافرین قال الله تعالیٰ اذلة علی المومنین اعزة علی الکافرین

قوله تعالیٰ فرجع موسی الی قومه غضبان و ذلك دلالة علی جواز ان یغضب الشیخ المربی علی مریده

قوله تعالیٰ واتل علیهم نبأ الذی اتیناه ایاتنا ای الکرامات منافا نسلخ منها اعلم ان الانسلاخ نوعان انسلاخ من خیر الی شر وانسلاخ من شر الی خیر وذلك هی تبدل هذه الصفات وهی الحقد والحسد والکبر واضدادها بصفات حمیدة وهو الفناء واما الانسلاخ من خیر الی شر هو لعکاس ابلیس تعالیٰ الابتداء بالمقامات والدرجات التی ارتقی فیها فینزل عنها واذا نزل الی ابتدائه وهو مقام الایمان فربما یبقی علی ذلك ومنهم من لا یبقی

۳۴

اهلها بالباساء والضراء لعلهم یضرعون اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی درگاہ کی طرف لطف سے بلاتا ہے پھر اگر وہ انکار کرتے ہیں تو سختی سے بلاتا ہے۔

قولہ تعالیٰ فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ فرمایا نبی علیہ السلام نے جو شخص اللہ کی چالیس دن اخلاص سے عبادت کرے تو ان حضرات کا طریقہ (چلہ نشینی) اس آیت سے ماخوذ ہے

قولہ تعالیٰ ساصرف عن ایاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق یعنی اپنی کرامتوں اور اپنے مشاہدوں سے ان لوگوں کو (دور رکھتا ہوں) جو خدا کے بندوں یعنی فقیروں اور کمزوروں اور ولیوں پر تکبر کرتے ہیں اور یہ آیت دال ہے ناحق تکبر کرنے والوں کے محجوب ہونے پر کمالات اولیاء عارفین سے اور اس پر بھی دلالت کرتی ہے کہ تکبر دو قسم پر ہے بحق اور ناحق سو تکبر بحق غریبوں کا تکبر ہے امیروں اور کمزوروں کا زور مندوں کا اور مسلمانوں کا کافروں پر۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم ہیں مسلمانوں کے مقابلہ میں سخت ہیں کافروں کے مقابلہ میں (اس کے معنی ہیں)

قولہ تعالیٰ فرجع موسی الی قومہ غضبان یہ آیت دال ہے اس پر کہ شیخ مربی کو اپنے مرید پر غضب کرنا جائز ہے (جب کوئی داعی ہو)

قولہ تعالیٰ واتل علیهم نبأ الذی اتیناه ایاتنا جاننا چاہیے کہ انسلاخ دو قسم پر ہے ایک خیر سے شر کی طرف اور ایک شر سے خیر کی طرف اور یہ دوسری قسم بدلجانا ان صفات کا یعنی کینہ اور حسد اور تکبر اور ان کے امثال کا صفات حمیدہ کے ساتھ اور فنا بھی ہے اور نہ ہے شر کی طرف نکلنا یہ ہے کہ جو شخص مقامات اور درجات تک جسمیں وہ ترقی کر رہا ہو پہونچا ہو پھر ابتدا کی طرف لوٹ آوے اور ان مقامات سے اتر آوے اور جب ابتدا کی طرف سالک اترتا ہے اور وہ مقام ہے ایمان کا تو کبھی وہ

والعیاذ باللہ تعالی حتی یتسافل ومنہم من یسقط من اعلی مقاماتہ بمرۃ واحدۃ الی اسفل السافلین کالمعین ابلیس وبلعم بن باعوراء ولو شئنا لرفعناہ بہا الی علیین وہذا دلیل علی انہ تعالی لم یرفعہ بعد الی درجات المشاہدۃ (لان الواصل لا یرجع وافانی لا یبقی) ولکنہ اخلد الی الارض ای اختار الدنیا ورضی بہ فاللہ تعالی بین ان نزولہ الی اسفل انما کان بکسبہ وسوء اختیارہ لنفسہ وہذا ایضاً دلیل علی انہ کان بعد فی مقامات الکسب والطریقۃ لان ما بعد الکسب لیس اختیاریا فلا یقدر معہ علی الاخلاد الیہا وہذہ الآیۃ دالۃ علی ان الولی لا ینبغی ان یامن ودام حیا فی دار التکلیف (وبلوغہ الی ما بعد الکسب لا یعلم بہ یقینا فعسی لم یبلغ)

اسی حالت پر باقی رہتا ہے اور بعضے اسپر بھی نہیں ٹھیرتے یہاں تک کہ نعوذ باللہ اسفل السافلین یعنی (کفر) تک گر جاتے ہیں اور ان میں سے بعضے دفعۃً ہی اسفل السافلین تک گر جاتے ہیں جیسے ابلیس لعین اور بلعم باعور اور لو شئنا لرفعناہ بہا یہ دلیل ہے اس امر کی کہ اللہ تعالے نے اسکو درجات مشاہدہ تک ہنوز نہیں بلند کیا تھا (کیونکہ واصل راجع نہیں ہوتا اور فانی واپس نہیں ہوتا) ولکنہ اخلد الی الارض یعنی دنیا کو اختیار کر لیا اور اسکے ساتھ راضی ہو گیا سو اللہ تعالی نے بیان فرمادیا کہ اس کا نیچے اترنا اسکے عمل اور اسکے سوء اختیار سے تھا جو اس نے اپنے نفس کے لئے تجویز کیا تھا اور یہ اس کی بھی دلیل ہے کہ وہ ہنوز مقامات کسب اور راستہ میں تھا (کیونکہ جو کسب کے بعد حاصل ہوتا ہے وہ اختیاری نہیں تو اسکے ساتھ زین کیطرف مائل نہیں ہو سکتا) اور یہ آیت اس امر پر دال ہے کہ ولی کو مامون ہونا مناسب نہیں جب تک وہ دار التکلیف میں زندہ ہے (اور ما بعد الکسب تک پہونچنا یقیناً معلوم ہو نہیں سکتا تو کیا عجب کہ ہنوز پہونچا نہ ہو)

قولہ تعالی لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم آذان لا یسمعون بہا اعلم ان القلوب جمع واحدہا قلب وانہ یستعمل لمسمیات کثیرۃ والاقرب الی افہام العوام قلب البدن ثم قلب النفس فی قلب البدن ثم قلب لطف فہو قلب النفس من قلب النفس ثم فی ہذا القلب العقل والروح الذی تسمیہ سرا وہذا السر وقلب القلب الذی فیہ العقل ثم العقل والسر نوران روحانیان ثم الخفی بعد ذلک سر السر وقلبہ وعینہ فافہم (معطوف علی العقل والروح) فقولہ تعالی لہم قلوب لا یفقہون بہا عنی بہ القلب

قولہ تعالی لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم آذان لا یسمعون بہا جاننا چاہئے کہ قلوب جمع ہے اس کا واحد قلب ہے اور قلب بہت معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور قریب تر فہم عوام کے قلب بدن ہے پھر قلب بدنی میں قلب نفس ہے پھر ایک اور قلب ہے جو قلب نفس سے بھی زیادہ لطیف ہے تو وہ قلب نفس کے اندر ہے پھر اس قلب میں عقل اور روح ہے جسکو ہم سر کہتے ہیں اور یہ سر اس قلب کا قلب ہے جسمیں عقل ہے پھر عقل اور سر یہ دو روحانی نور ہیں پھر خفی ہے بعد اسکے جو سر السر ہے اور اسی طرح اس کا دل اور اسکی آنکھ ہے خوب سمجھ لو اور قول اللہ تعالی کا ان کے ایسے دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں مراد

الذی ھو محل السر والعقل (لان قلب البدن کانوا یفقھون بہ مدرکاتہ) وقولہ ولھم اعین وقولہ لھم اذان انما اراد بذلک عیون القلب واذان القلب لانھم کانوا یسمعون ویبصرون بحواسھم الظاھرۃ اولئک کالانعام بل ھم اضل لانہ لیس للانعام والبھائم عیون واذان فی قلوبھم کما للانسان ھذہ العیون والاذان الباطنۃ ومع ذلک ضلوا فکانوا اضل من الانعام والبھائم (روثبت بھذا التقریر ما قالوا بوجود اللطائف فی الانسان)

(اس سے وہ قلب ہے جو محل سر و عقل ہے (اسلیئے کہ قلب بدن سے تو وہ اسکے مدرکات کو سمجھتے تھے) اور قول اللہ تعالی کا اور اُن کی ایسی آنکھیں ہیں اور قول اللہ تعالی کا اُنکے ایسے کان ہیں مراد ان سے قلب کی آنکھیں اور قلب کے کان ہیں وجہ اسکی یہ کہ وہ حواس ظاہرہ سے تو سنتے دیکھتے تھے۔ اولئک کالانعام بل ھم اضل کیونکہ چوپائے اور جانوروں کے دلوں میں آنکھیں اور کان نہیں جیسا کہ انسان میں یہ آنکھ اور کان باطنی ہیں اور پھر باوجود اسکے یہ لوگ بے راہ ہوگئے تو چوپایوں اور جانوروں سے بھی زیادہ بے راہ ٹھیرے (اور اس تقریر سے وہ ثابت ہوگیا جسکے یہ حضرات قائل ہیں یعنی وجود لطائف کا انسان میں)

قولہ تعالی ان ولیی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین بزیادۃ التوفیق والعصمۃ والھدایۃ الی الحق ما لا یتولی غیر الصالحین بل یکلھم الی انفسھم

قولہ تعالی ان ولیی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین زیادہ توفیق دیکر اور حفاظت فرما کر اور ہدایت الی الحق فرما کر کہ اتنی اُن لوگوں کی کارسازی نہیں کرتا جو نیک نہیں ہیں بلکہ انکو انکے نفوس کے حوالہ کر دیتا ہے

قولہ تعالی ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون یعنی اذا مسھم الشیطان بالوسوسۃ والتشویش وارسال السنتہ وارخاء الحجاب علی القلب تذکروا اللہ تعالی وذکروا اسمہ فاذا تذکروا ابصروا واللہ تعالی عنھم ویرفع حجبہ ویبصر قلب الذاکر وان ابلغ کلمۃ الذکر فی افادۃ تصفیۃ السر انما ھو کلمۃ لا الہ الا اللہ وانہ مجرب

قولہ تعالی ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون یعنی جب اُن کو شیطان چھوتا ہے وسوسہ ڈال کر اور پریشان کر کے اور پردے اور حجاب قلب پر ڈال کر تو وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اُس کا نام لیتے ہیں پھر جب وہ ذکر کرتے ہیں تو اللہ تعالی اُن سے وہ پردے دور کر دیتا ہے اور اُٹھا دیتا ہے اور قلب ذاکر کو بینا کر دیتا ہے اور کلمات ذکر میں سب سے زیادہ مفید تصفیۂ سر میں کلمہ لا الہ الا اللہ ہے اور یہ مجرب ہے

قولہ تعالی واذکر ربک فی نفسک ای بقلبک لان النفس باطن فالذکر فیہ یکون باطنا ضرورۃ

(اس سے وہ قلب ہے جو محل سر و عقل ہے (اسلیئے کہ قلب بدن سے تو وہ اسکے مدرکات کو سمجھتے تھے) اور قول اللہ تعالی کا اور اُن کی ایسی آنکھیں ہیں اور قول اللہ تعالی کا اُنکے ایسے کان ہیں مراد ان سے قلب کی آنکھیں اور قلب کے کان ہیں وجہ اسکی یہ کہ وہ حواس ظاہرہ سے تو سنتے دیکھتے تھے۔ اولئک کالانعام بل ھم اضل کیونکہ چوپائے اور جانوروں کے دلوں میں آنکھیں اور کان نہیں جیسا کہ انسان میں یہ آنکھ اور کان باطنی ہیں اور پھر باوجود اسکے یہ لوگ بے راہ ہوگئے تو چوپایوں اور جانوروں سے بھی زیادہ بے راہ ٹھیرے (اور اس تقریر سے وہ ثابت ہوگیا جسکے یہ حضرات قائل ہیں یعنی وجود لطائف کا انسان میں)

قولہ تعالی ان ولیی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین زیادہ توفیق دیکر اور حفاظت فرما کر اور ہدایت الی الحق فرما کر کہ اتنی اُن لوگوں کی کارسازی نہیں کرتا جو نیک نہیں ہیں بلکہ انکو انکے نفوس کے حوالہ کر دیتا ہے

قولہ تعالی ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون یعنی جب اُن کو شیطان چھوتا ہے وسوسہ ڈال کر اور پریشان کر کے اور پردے اور حجاب قلب پر ڈال کر تو وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اُس کا نام لیتے ہیں پھر جب وہ ذکر کرتے ہیں تو اللہ تعالی اُن سے وہ پردے دور کر دیتا ہے اور اُٹھا دیتا ہے اور قلب ذاکر کو بینا کر دیتا ہے اور کلمات ذکر میں سب سے زیادہ مفید تصفیۂ سر میں کلمہ لا الہ الا اللہ ہے اور یہ مجرب ہے

قولہ تعالی واذکر ربک فی نفسک ای بقلبک لان النفس باطن فالذکر فیہ یکون باطنا ضرورۃ

التتمۃ الملحقۃ

تمام ہوا اضافہ

سورۃ الانفال

قولہ تعالیٰ انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون الذین یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقناھم ینفقون اولئک ھم المومنون حقا الآیۃ جمعت ۴۳۳ الآیۃ بین جمیع اوصاف السالکین عن الحال وھی الوجل والعقائد وھی الایمان والعمل الباطنی وھو التوکل والاعمال الظاھرۃ من الصلوٰۃ والانفاق ونص علی ان الایمان الکامل ھو الجمع بین جمیعھا فثبت کون الصوفیۃ کاملین فی الایمان لجمعھم جمیعھا۔

قولہ تعالیٰ کما اخرجک ربک من بیتک بالحق وان فریقا من المومنون لکارھون **وقولہ تعالیٰ** وتودون ان غیر ذات الشوکۃ تکون لکم دل الاول علی کون بعض النفع فی صورۃ الضرر والثانی علی کون بعض الضرر فی صورۃ النفع ویعرفہ العارفون فی احوالھم ومعاملاتھم کل حین والمسئلۃ معروفۃ عندھم بعنوان اللطف ۴۳۴ فی صورۃ القھر والقھر فی صورۃ اللطف

قولہ تعالیٰ وما جعلہ اللہ الا بشریٰ ولتطمئن بہ قلوبکم وما النصر الا من عند اللہ دل ۴۳۵ علی ان فی الاسباب حکمۃ مع کون الاسباب غیر موثرۃ حقیقۃ وکون المسببات کلھا من اللہ تعالیٰ

قولہ تعالیٰ اذ یغشیکم النعاس فی الروح وھدوء القوی البدنیۃ والصفات النفسانیۃ بنزول السکینۃ امنۃ منہ ای امن من عندہ سبحانہ وتعالیٰ ۴۳۶

سورۃ الانفال

قولہ تعالیٰ انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم الی قولہ ھم المومنون حقا ترجمہ بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو انکے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہمنے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اسمیں سے خرچ کرتے ہیں سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں۔

یہ آیت جامع ہوا ۴۳۳ اوصاف سالکین کی یعنی حال یہی کہ وجل ہے اور عقائد بھی ہیں کہ ایمان ہے اور عمل باطنی بھی کہ توکل ہے اور عمل ظاہر بھی کہ صلوٰۃ اور انفاق ہے اور اسپر نص ہے کہ ایمان کامل ان سب اوصاف کو جمع کرنا ہے اور چونکہ صوفیہ ان سب اوصاف کو جامع ہیں اس سے انکا کامل الایمان ہونا ثابت ہو گیا

قولہ تعالیٰ کما اخرجک ربک من بیتک بالحق وان فریقا من المومنون لکارھون ترجمہ جیسا آپکے رب نے آپکے گھر سے مصلحت کیساتھ آپکو روانہ کیا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اسکو ناگوار سمجھتی تھی

وقولہ تعالیٰ وتودون ان غیر ذات الشوکۃ تکون لکم کہ وہ تمہارے ہاتھ آجاویگی اور تم اس تمنا میں تھے کہ غیر مسلح جماعت تمہارے ہاتھ آجاوے آیت اول سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی نفع بصورت ضرر ہوتا ہے اور ثانی سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ضرر بصورت نفع ہوتا ہے اور عارفین اسکو ہر وقت اپنے معاملات اور احوال میں مشاہدہ کرتے ہیں

قولہ تعالیٰ وما جعلہ اللہ الا بشریٰ ولتطمئن بہ قلوبکم وما النصر الا من عند اللہ ترجمہ اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد محض اسلئے کی کہ تمکو بشارت ہو اور تاکہ تمہارے دل ۴۳۴ اسپر قرار ہو جاوے اور نصرت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے اسپر دال ہے کہ باوجود اسباب کے غیر موثر ہونے اور مسببات کے منجانب اللہ ہونیکے پھر بھی اسباب میں حکمتیں ہیں

قولہ تعالیٰ اذ یغشیکم النعاس امنۃ منہ ترجمہ جس وقت کہ تم پر اونگھ کو طاری کر رہا تھا یعنی نزول سکینہ سے قوی بدنیہ وصفات نفسانیہ کا سکون (نوعہ) امنۃ منہ ای طرف سے یعنی خود بخود یعنی حق تعالیٰ کیطرف سے امن دیدیا

وینزل علیکم من السماء ماء لیطهرکم به ویذهب عنکم رجز الشیطان وسوسته وتخویفه ولیربط علی قلوبکم ای بقوتها الیقین ویسکن حاشکم ویثبت به الاقدام اذ الشجاعة وثبات الاقدام فی المخاوف من ثمرات قوة الیقین ام ففی الآیة اثبات لکثیر مما اعتبره الصوفیة

علیکم من السماء ماء لیطهرکم به ویذهب عنکم رجز الشیطان ترجمہ اور تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا تاکہ اس پانی کے ذریعہ سے تم کو پاک کردے اور تم سے شیطانی وسوسہ کو دفع کردے یعنی شیطان کا وسوسہ اور تخویف ولیربط علی قلوبکم ترجمہ اور تمہارے دلوں کو مضبوط کردے یعنی قوۃ یقین سے قلب کو قوی فرمادے اور تمہاری قلب کو قرار بخشے ویثبت به الاقدام وجہ یہ کہ خوفناک مواقع میں شجاعت وثابت قدمی قوۃ یقین کے ثمرات سے ہے کذا فی الروح پس آیت میں چند امور کا اثبات ہے جو صوفیہ کے نزدیک معتبر ہیں

قوله تعالى فلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى فى الروح باب الاشارة (وهى كالصراحة) فلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم تأديب منه سبحانه لاهل بدر فى هذه الفناء الافعال حيث سلب الفعل عنهم بالكلية وليشبه هذا من وجه قوله تعالى وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى واعترف انه لما كان النبى صلى الله عليه وسلم فى مقام البقاء بالحق سبحانه نسب اليه الفعل بقوله تعالى اذ رميت مع سلبه عنه بما رميت واثباته لله تعالى فى حيز الاستدراك ليفيد معنى التفصيل فى معنى الجمع فيكون الرامى حقيقة هو الله تعالى وما رمى النبى صلى الله عليه وسلم بالله تعالى لا بنفسه وارتفع مقامه صلى الله عليه وسلم عن ان يكون فى ذلك المقام الا رفع نسب سبحانه اليه صلى الله عليه وسلم ما نسب لم ينسب اليهم رضى الله تعالى عنهم من الفعل شيئا وهذا احد اسرار تغاير الاسلوب فى الجملتين حيث لم ينسب فى الاولى ونسب فى الثانية

قوله تعالى فلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى ترجمہ تم نے ان کو قتل نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کیا اور آپ نے خاک کی مٹھی نہیں پھینکی لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ پھینکی روح میں ہے کہ پہلے جملہ میں فنا افعال کی طرف ہدایت ہے کہ انسے فعل کو بالکلیہ سلب کرلیا گیا اور دوسرے جملہ میں فنا کے ساتھ بقاء کی طرف بھی اشارہ ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام بقاء پر تھے اسی لئے رمیت کی نسبت ثابت بھی کیگئی ہے اور اسکی نفی بھی کیگئی ہے اور لکن اللہ رمی میں اشارہ ہے کہ آپ بنفسہ رامی نہ تھے بلکہ رامی باللہ تھے اور چونکہ صحابہ (اسوقت) اس مقام میں نہ تھے تو انکی طرف کوئی فعل منسوب نہیں کیا گیا اھ

قوله تعالى وان الله مع المومنين فيه اثبات المعية

قوله تعالى ولو علم الله فيهم خيرا لاسمعهم ولو اسمعهم لتولوا وهم معرضون فيه اثبات الاستعداد

ترجمہ اور بیشک اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے ساتھ ہے اس میں معیت کا اثبات ہے

قوله تعالى ولو علم الله فيهم خيرا یعنی استعداد لاسمعهم مراد سماع تفہیم ہے ولو اسمعهم یعنی باوجود عدم علم بالخیر یعنی عدم خیر کے لتولوا یعنی لتفہموا تو

وامرتدوا واذ شان العارض الزوال وهم معرضون بالذات کذا فی الروح وکذا ما بعدہ الا من قولہ تعالیٰ واعلموا ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ۔ فیزول الاستعداد فانتہزوا الفرصۃ کذا فی الروح

کیونکہ عارض کی شان یہی ہوتی ہے کہ زائل ہو جاتا ہے وھم معرضون یعنی بالذات الخ کذا فی الروح (پس اسمیں اثبات ہے مسئلہ استعداد کا) اور اسیطرح یہ آیت واعلموا ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ کا حاصل بھی یہی ہے کہ پھر استعداد زائل ہو جاوے گی اسلئے فرصت کو غنیمت سمجھو کذا فی الروح۔

مسئلہ استعداد

قولہ تعالیٰ واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ بل تشملھم وغیرھم بشوم الصحبۃ کذا فی الروح ای مع المداھنۃ

ترجمہ اور تم ایسے وبال سے ڈرتے رہو کہ جو خاص انہیں لوگوں پر واقع ہوگا جو تم میں ان گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں یعنی بلکہ انکو اور دوسروں کو بوجہ شوم صحبت کے شامل ہوگا یعنی جب مداہنت ہو۔

قولہ تعالیٰ وما کانوا اولیاءہ ان اولیاءہ الا المتقون فی الروح رجوع الضمیرین الی المسجد ھو المتبادر المروی عن ابی جعفر والحسن وقیل ھما راجعان الیہ تعالیٰ ویفسر المتقون حینئذ بما ھو اخص من المسلمین لان ولایۃ اللہ تعالیٰ لا یدعیھا ایضا طوائف الرتبۃ الثانیۃ من التقوی وان وجدت المرتبۃ منھا فالولایۃ ولایۃ کبری وھذا مما نفرد بہ من نصوص الشریعۃ المطہرۃ وغالب الجھلۃ الیوم علی ان الولی ھو المحبوب ویعبرون عنہ بالمجذوب کلما اطبق جنونہ وکثر ھذیانہ واستقذرت النفوس اسلیمۃ احوالہ کانت ولایتہ اکمل وتصرفہ فی ملک اللہ تعالیٰ اتم بعضھم یطلق الولی علیہ وعلی من ترک الاحکام الشرعیۃ ومرق من الدین المحمدی فی الکلم بکلمات القوم وتزیا بزیھم ولیس منھم فی عیر ولا نفیر الی قولہ وکذا الکلم فیھم الشیخ الاکبر قدس سرہ فی الفتوحات بخوفک الی البراء لیسعی من یغص بلقمۃ الی این یسعی من یغص بماء اھ وان لم ترض یکون ذلک المضمون تحت ھذہ الایۃ اکون ھذا ارجاع مرجوحا فاجعلہ تحت آیۃ سورۃ یونس الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون فان فیھا نصا علی کون ولایۃ اللہ تعالیٰ خاصۃ بالمتقین

ترجمہ حالانکہ وہ لوگ اس مسجد کے متولی اور اسکے متولی سوا متقیوں کے اور کوئی بھی اشخاص نہیں بعض کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی طرف ضمیر راجع ہے پس تقوی کا شرط ولایت ہونا منصوص ہے اور دوسری آیت سورہ یونس کی الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون کے احتمال کے اسمیں نص ہے آجکل تارکین شریعت کو ولی سمجھا جاتا ہے۔ انا للہ

قولہ تعالیٰ اذ یریکھم اللہ فی منامک قلیلا دل علی اخفاء اللہ تعالیٰ بعض الواقعات فی بعض الاوقات

ترجمہ اور یہ بھی قابل ذکر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپکے خواب میں آپ کو

عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم فما ظنک بغیرہ صلے اللہ علیہ وسلم فما بال من یعتقد اعدم تجویزہ فی شیخہ وجزمہ بکشفہ ومنامہ وھذا کان فی المنام وکذا یمکن ان یکون فی الیقظۃ کما فی ایۃ بعدھا واذ یریکھموھم اذ التقیتم فی اعینکم قلیلا ویقللکم فی اعینھم

وہ لوگ کم دکھلائی) آیت سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ بعض اوقات بعض واقعات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مخفی فرمالیتے ہیں اور غیر نبی کا تو کیا ذکر ہے (جیسا اس واقعہ میں ہوا کہ کفار تھے تو زیادہ اور حضور پر منکشف ہوئے کم) سو اس شخص کا کیا حال ہے جو اس کو اپنے شیخ کے لئے جائز نہ سمجھے اور اسکے کشف اور خواب پر جزم کرلے اور یہ واقعہ تو منام میں تھا اور ایسا ہی بیداری میں ممکن ہے جیسا اسکے بعد والی آیت میں مذکور ہے واذ یریکموھم اذ التقیتم فی اعینکم قلیلا ویقللکم فی اعینھم

قولہ تعالیٰ ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارھم بطرا ورئاء الناس الخ فی الروح نھی المومنین ان یکونوا امثالھم فی البطر والریاء وامرھم بان یکونوا اھل تقوی واخلاص وفیہ عن بعضھم حذر اللہ تعالیٰ بھذہ الایۃ اولیاءہ عن مشابھۃ اعدائہ اھ

قولہ تعالیٰ ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارھم بطرا و رئاء الناس الخ ترجمہ (اور ان لوگوں کے مشابہ مت ہونا کہ جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھلاتے ہوئے نکلے اور لوگوں کو اللہ کے رستہ سے روکتے تھے) اس میں مسلمانوں کو بطر اور ریا میں انکے مشابہ ہونے سے نہی کی گئی ہے پس اولیاء کو اعداء کی مشابہت سے ممانعت ہوئی۔

قولہ تعالیٰ فلما تراءت الفئتان نکص علی عقبیہ وقال انی بریء منکم انی اری ما لا ترون انی اخاف اللہ الخ فی روح المعانی ناسبا الی ابن عباس والکلبی والسدی وغیرھم تمثل لھم ابلیس بصورۃ سراقۃ بن مالک الکنانی وکان من اشراف کنانۃ الی آخر القصۃ قلت فدلت الایۃ علی مسائل الاول ان ابلیس قد یترک وسوستہ الذنب کما ترک فی ھذا الوقت ما وسوس الا بقولہ لا غالب لکم الیوم من الناس وانی جار لکم وھذا الترک انما یکون اذا رأی ان الانسان یذنب بلا وسوسۃ والثانی امکان الکشف لاھل الباطل حیث کوشف برؤیۃ الملئکۃ والثالث جواز التمثل حیث تمثل بصورۃ کنانۃ والرابع ان الخوف یطبعی من اللہ تعالیٰ لا ینفی شیئا مما المطلوب الخوف الایمانی وفی الروح ایضا لکن ترک الوسوسۃ مما یکون احیانا اذا کان اجلالا واحیاء من اللہ تعالیٰ فلا من البطش فقط وھو بحث لا بأس بہ اھ

قولہ تعالیٰ فلما تراءت الفئتان نکص علی عقبیہ وقال انی بریء منکم انی اری ما لا ترون انی اخاف اللہ الخ ترجمہ (پھر جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں تو وہ الٹے پاؤں بھاگا اور یہ کہا کہ میرا تمہارے کوئی واسطہ نہیں میں ان چیزوں کو دیکھ رہا ہوں جو تم کو نظر نہیں آتیں میں اللہ سے ڈرتا ہوں) اس واقعہ میں ابلیس سراقہ بن مالک کنانی کی صورت میں متمثل ہوگیا تھا پس آیت میں کئی مسئلوں پر دلالت ہوئی اول ابلیس کبھی گناہ کو وسوسہ کو ترک بھی کردیتا ہے جیسا اس قصہ میں اول وسوسۃ الا غالب لکم الیوم من الناس وانی جار لکم پھر انی بریء منکم کہکر اسکو ترک کردیا اور یہ ترک سوءِ خاتمہ ہوتا ہے جب دیکھا کہ بدون تیر وسوسہ کے بھی انسان گناہ کریگا دوسرا مسئلہ اہل باطل کو بھی کشف کا ممکن ہونا چنانچہ ابلیس کو ملائکہ کا مکشوف بھی ہوئے جسکی خبر اس قول میں تیسری انی اری ما لا ترون تیسرا مسئلہ میں کا امکان جیسا وہ کنانہ کی صورت میں متمثل ہوا چوتھا مسئلہ خدا تعالیٰ سے خوف طبعی کا کافی نہ ہونا جیسا شیطان کا خوف تھا اور اس نے انی اخاف اللہ کہا مطلوب خوف ایمانی ہے۔

قولہ تعالیٰ ذلک بان اللہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمہا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسہم دخل فی عمومہ ماذا انقطع عن السالک الانوار والبرکات المقصودۃ اذا صدر عنہ المعصیۃ او ترک شیئا من الطاعۃ وفی روح المعانی من باب الاشارۃ ای حتی یفسدوا استعدادہم فلا تبقی لہم مناسبۃ للخیر وحینئذ یغیر سبحانہ النعمۃ التی النقمۃ لطلبہم ایاہا بلسان الاستعداد والا فاللہ تعالیٰ اکرم من ان یسلب نعمۃ شخص مع بقاء استعدادہا فیہا علیہ اھ قلت ویکون فساد الاستعداد باحد الامرین اما صدور المعصیۃ واما ترک الطاعۃ فال الی ما قلت

قولہ تعالیٰ واما تثقفنہم فی الحرب فشرد بہم من خلفہم الی قولہ واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترہبون بہ عدو اللہ دل علی ان تدبیر السیاسۃ لا ینافی الکمال فی الباطن کما توہم زعم الغلاۃ من اہل الرہبانیۃ

قولہ تعالیٰ ذلک بان اللہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمہا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسہم **ترجمہ** (یہ بات اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی نعمت کو جو کسی قوم کو عطا فرمائی ہو نہیں بدلتے جبتک کہ وہی لوگ اپنے ذاتی اعمال کو نہیں بدل ڈالتے) اس کے عموم میں وہ صورت بھی داخل ہوگئی کہ جب سالک سے کوئی معصیت صادر ہوجاتی ہے یا کوئی طاعت ترک ہوجاتی ہے تو اس سے انوار وبرکات مقصودہ منقطع ہوجاتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ فاما تثقفنہم فی الحرب فشرد بہم من خلفہم الی قولہ واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترہبون بہ عدو اللہ (ترجمہ سو اگر آپ لڑائی میں ان لوگوں پر قابو پائیں تو ان کے ذریعہ سے اور لوگوں کو جو کہ ان کے علاوہ ہیں منتشر کردیجئے تاکہ وہ لوگ سمجھ جاویں اور

اگر آپ کو کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو آپ وہ عہد ان کو اس طرح واپس کردیجئے کہ آپ اور وہ برابر ہوجائیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور کافر لوگ اپنے کو یہ خیال نہ کریں کہ وہ بچ گئے یقیناً وہ لوگ عاجز نہیں کرسکتے اور ان کافروں کے لئے جسقدر تم سے ہوسکے ہتھیار اور پلے ہوئے گھوڑوں سے سامان درست رکھو کہ اس کے ذریعہ سے تم رعب جمائے رکھو ان پر جو اللہ کے دشمن ہیں) اس میں دلالت ہے کہ سیاسی تدابیر کمال باطنی کے منافی نہیں جیسا بعض نااہل اہل رہبانیت خیال کرتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبہم دل علی ان القاء صفۃ من الصفات المحمودۃ فی قلب المرید لیس باختیار الشیخ

قولہ تعالیٰ لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبہم (ترجمہ اگر آپ دنیا بھر کا مال خرچ کرتے تب بھی ان کے قلوب میں اتفاق پیدا نہ کرسکتے) اس میں دلالت ہے کہ قلب میں کسی صفت محمودہ کا پیدا کرنا باختیار شیخ نہیں۔

قولہ تعالیٰ الآن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا فیوخذ منہ ان الضعف مناط التخفیف فعلی الشیخ ان لا یامر الضعیف بالمجاہدۃ فوق طاقتہ

قولہ تعالیٰ الآن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا (ترجمہ اب اللہ تعالیٰ نے تم پر تخفیف کردی اور معلوم کرلیا کہ تم میں ہمت کی کمی ہے) اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ ضعف مدار تخفیف

ہے پس شیخ پر لازم ہے کہ ضعیف[۴۵۱] کو مجاہدہ تو یہ نہ بتلاوے۔

قولہ تعالیٰ ماکان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض الخ لما جاز علی المعصوم[۴۵۲] الخطأ فی الاجتہاد فکیف بغیر المعصوم فما اقبح غلو بعضہم من اعتقاد امتناع الخطأ من شیوخہم قائلا ان کل ما صدر عنہم ولو کان معصیۃ یکون فیہ سرٌّ غامض ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ولو قیل یکون فیہ شر کان اصدق مما قیل فیہ سرٌّ۔

قولہ تعالیٰ لولا کتبٌ من اللہ سبق لمسکم الخ العتاب علی الخطأ فی الاجتہاد الذی ورد فیہ عفو من اجتہد وخطأ فلہ اجر دلیل الصحۃ[۴۵۴] ما قالوا ان حسنات الابرار سیئات المقربین

قولہ تعالیٰ ان یعلم اللہ فی قلوبکم خیرا یؤتکم خیرا مما اخذ منکم ویغفر لکم دل علی ان الطاعۃ[۴۵۵] تودی الی برکات الدنیا والاخرۃ سواء کانت فی صورۃ المال او فی صورۃ حال من احوال اھل الکمال والاجر الاخرۃ اکبر

تمت سورۃ الانفال

ملحقہ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی اٰخر التمہید

سورۃ الانفال

قولہ تعالیٰ ماکان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض (ترجمہ نبی کی شان کے لایق نہیں کہ اُن کے قیدی باقی رہیں جبتک کہ وہ زمین میں اچھی طرح خونریزی نہ کرلیں) جب معصوم[۴۵۲] پر خطائی الاجتہاد جائز ہے تو غیر معصوم کا تو کیا پوچھنا پس شیوخ پر امتناعِ خطا کا اعتقاد اور ان کی معصیت میں بھی سرِّ غامض کا اعتقاد کس درجہ غلو قبیح ہے۔

قولہ تعالیٰ لولا کتب من اللہ سبق لمسکم الخ (ترجمہ اگر خدا تعالیٰ کا ایک نوشتہ مقدر نہ ہوچکتا تو جو امر تم نے اختیار کیا ہے اُس کے بارہ میں تم پر کوئی بڑی سزا واقع ہوتی) جس خطا اجتہادی[۴۵۳] پر اجر وارد ہے اُس پر عتاب اُس مقولہ کی صحت کی دلیل ہے حسنات الابرار سیئات المقربین۔

قولہ تعالیٰ ان یعلم اللہ فی قلوبکم خیرا یؤتکم خیرا مما اخذ منکم ویغفر لکم (ترجمہ اگر اللہ تعالےٰ کو تمہارے قلب میں ایمان معلوم ہوگا تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اُس سے بہتر تم کو دیدیگا اور تم کو بخشدیگا) اس[۴۵۴] میں دلالت ہے کہ طاعت سے دنیا اور آخرت دونوں کے برکات حاصل ہوتے ہیں خواہ مال کی صورت میں یا باطنی احوال کی صورت میں۔

سورہ انفال ختم ہوئی

اضافہ

از رسالہ تائید

سورۂ انفال

[۴۵۱] نفع مجاہدہ میں ضعیف کی رعایت

[۴۵۲] امکان الخطأ بالشیوخ

[۴۵۳] اصل مقولہ

[۴۵۴] تفسیر

[۴۵۵] تفسیر

قولہ تعالیٰ انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ الی قولہ ورزق کریم نزلت فیما یختص بالصوفیۃ ویختص الصوفیہ بہ من احوال القلوب

قولہ تعالیٰ انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ الی قولہ ورزق کریم یہ آیت اُن چیزوں کے ذکر میں نازل ہوئی جو صوفیہ کے ساتھ خاص ہیں اور صوفیہ اُن کیساتھ خاص ہیں اور وہ احوال قلوب ہیں۔

انتہت الملحقۃ

اضافہ تمام ہوا

سورۃ التوبہ

قولہ تعالیٰ واکثرھم فاسقون اشتروا بآیات اللہ ثمنا قلیلا فی الروح والجملۃ المتاخرۃ کما قال الکاظمی الطیبی مستانفۃ کالتعلیل بقولہ تعالیٰ واکثرھم فاسقون فیہ ان من فسق وتمرد کان سببہ مجرد اتباع الشہوات والرکون الی اللذات اھ

قولہ تعالیٰ واکثرھم فاسقون اشتروا بآیات اللہ ثمنا قلیلا (ترجمہ) اور اُن میں زیادہ آدمی شریر ہیں اُنہوں نے احکام الٰہیہ کے عوض متاع ناپائیدار اختیار کر رکھا ہے) روح نے جملہ مستانفہ ہے بطور تعلیل جملہ سابقہ کے پس اس میں دلالت ہے کہ اتباع شہوات ورکون الی اللذات سبب ہوجاتا ہے فسق وتمرد کا

قولہ تعالیٰ ویشف صدور قوم مؤمنین ویذھب غیظ قلوبھم فیہ بقاء الامور الطبعیۃ فی الکاملین وان بعض آثارھا مطلوب

قولہ تعالیٰ ویشف صدور قوم مومنین ویذھب غیظ قلوبھم (ترجمہ) اور بہت سے مسلمانوں کے قلوب کو شفا دیگا) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کاملین میں بھی امور طبعیہ باقی ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اُن کے بعض آثار مطلوب بھی ہیں (ورنہ صحابہ میں غیظ وغیرہ نہ ہوتا)۔

قولہ تعالیٰ ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المؤمنین ولیجۃ عادۃ اللہ تعالیٰ اعطاء الثمرات بعد المجاھدات

قولہ تعالیٰ ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم (ترجمہ حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہو) اسپر دال ہے کہ عادت الٰہیہ یہ ہے کہ مجاہدات کے بعد ثمرات عطا کرتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا آباءکم الی قولہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ فی الروح ثم اعلم ان بین القرابۃ المعنویۃ والتناسب المعنوی والوصلۃ الحقیقیۃ احق بالمراعاۃ من الاتصال الصوری مع فقد الاتصال المعنوی واختلاف الوجہۃ وذم سبحانہ التقیید بالالوفات الحسیۃ وتقدیمہا علی المحبوب الحقیقی فی التعیین الاول لہ (والمراد رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم) والسبب الاقوی الی الحضرۃ (المراد الجہاد) وتوعدہ

قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا آباءکم (ترجمہ اے ایمان والو اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو رفیق مت بناؤ اگر وہ لوگ کفر کو بمقابلہ ایمان کے عزیز رکھیں اور جو شخص تم میں سے اُن کی ساتھ رفاقت رکھیگا سو ایسے لوگ بڑے نافرمان ہیں آپ کہدیجئے کہ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جسمیں نکاسی نہ ہونے کا تم کو اندیشہ ہو اور وہ گھر جن کو تم پسند

علیه بما توعد نسأل الله تعالی التوفیق الی ما یقربنا الیه

کرتے ہو تم کو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہوں تو تم منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیجدیں) اس میں حق تعالیٰ نے بیان فرمادیا کہ تعلق مع اللہ بمقابلہ تعلق مع الخلق کے زیادہ رعایت کے قابل ہے۔

قولہ تعالیٰ اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئاً الی قولہ ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین فی الروح اشارۃ الی انہ لا ینبغی للعبد ان یتعجب بشیٔ عن مشاهدة الله تعالیٰ والتوکل علیه ومن استعجب بشیٔ وکل الیه ومن هنا قالوا استجلاب النصر فی الذلة والافتقار والعجز ومما رأی سبحانه ندم القوم علی عجبهم بکثرتهم ردهم الی ساحة جوده وبسبهم انوار قربه وایدهم بجنوده والیه الاشارة بقوله تعالیٰ ثم انزل الله سکینته علی رسوله وعلی المؤمنین الایة وله فی تعریف السکینة عبارات کثیرة متقاربة المعنی فقیل هی استحکام القلب عند جریان حکم الرب بنعت الطمانینة بخمود آثار البشریة بالکلیة والرضا بالبادی من الغیب من غیر معارضة واختیار وقیل هو القرار علی بساط الشهود وبشواهد الصحو والتادب باقامة صفاء العبودیة من غیر لحوق مشقة ولا انحراف بمعارضة حکم وقیل هی المقام مع الله تعالیٰ بفناء الحظوظ اهـ

قولہ تعالیٰ (ترجمہ جب کہ تم کو اپنے مجمع کی کثرت سے غرہ ہوگیا تھا پھر وہ کثرت تمہارے کچھ کارآمد نہ ہوئی اور تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی پھر تم پیٹھ دیکر بھاگ کھڑے ہوئے اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور دوسرے مومنین پر اپنی تسلی نازل فرمائی) اس میں دلالت ہے کہ بندہ کو غیر اللہ پر نظر اور عجب نہ کرنا چاہئے اور اسپر بھی دلالت ہے کہ ترک عجب نزول سکینہ کا سبب ہوتا ہے جسکی تفاسیر کا حاصل یہ ہے کہ قلب کا قرار پانا اور راضی رہنا احکام قضاء پر اور فنا حظوظ کا میسا حق تعالیٰ کی معیت کا مقام ہوجانا۔

قولہ تعالیٰ انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام فی الروح والاشارة (علی منهج القیاس) الی من تدنس بالمیل الی السوی واشرک بعبادة الهوی لا یصلح للحضرة وفی الایة اشارة الی منع الاختلاط مع المشرکین وقاس الصوفیة اهل الدنیا بهم وقال بعضهم وصحبة المنکر علی اولیاء الله تعالیٰ تورث فتقا یصعب علی الخیاط مرقعه وتؤخر قایعی الواعظ رفعه اهـ ملخصاً

قولہ تعالیٰ (ترجمہ مشرک لوگ ناپاک ہیں سو یہ لوگ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس نہ آنے پاویں) اسی پر قیاس کرکے مفہوم ہوتا ہے کہ جس شخص میں میلان الی غیر اللہ کی گندگی ہوگی وہ حضرت حق کے لائق نہیں اور آیت میں جیسے اختلاط مشرکین سے ممانعت ہے اسی پر قیاس کیا جاتا ہے کہ اہل دنیا اور منکرین صوفیہ کی صحبت سخت مضر ہے۔

قولہ تعالیٰ وان خفتم عیلة فسوف یغنیکم الله من فضله ان شاء حال علی ان المصلحة الدنیویة لا ینبغی ان تکون قادحة فی تکمیل المصلحة الدینیة

قولہ تعالیٰ اذ اعجبتکم کثرتکم فلن تغن عنکم شیئاً الی قولہ ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ و علی المومنین (ترجمہ جب کہ تم کو اپنے مجمع کی کثرت سے غرہ ہوگیا تھا پھر وہ کثرت تمہارے کچھ کارآمد نہ ہوئی اور تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی پھر تم پیٹھ دیکر بھاگ کھڑے ہوئے اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور دوسرے مومنین پر اپنی تسلی نازل فرمائی) اس میں دلالت ہے کہ بندہ کو غیر اللہ پر نظر اور عجب نہ کرنا چاہئے اور اسپر بھی دلالت ہے کہ ترک عجب نزول سکینہ کا سبب ہوتا ہے جسکی تفاسیر کا حاصل یہ ہے کہ قلب کا قرار پانا اور راضی رہنا احکام قضاء پر اور فنا حظوظ کا میسا حق تعالیٰ کی معیت کا مقام ہوجانا۔

قولہ تعالیٰ انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام (ترجمہ مشرک لوگ ناپاک ہیں سو یہ لوگ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس نہ آنے پاویں) اسی پر قیاس کرکے مفہوم ہوتا ہے کہ جس شخص میں میلان الی غیر اللہ کی گندگی ہوگی وہ حضرت حق کے لائق نہیں اور آیت میں جیسے اختلاط مشرکین سے ممانعت ہے اسی پر قیاس کیا جاتا ہے کہ اہل دنیا اور منکرین صوفیہ کی صحبت سخت مضر ہے۔

قولہ تعالیٰ وان خفتم عیلة فسوف یغنیکم الله من فضله ان شاء (ترجمہ اور اگر تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو تو خدا تم کو اپنے فضل سے اگر چاہیگا محتاج نہ رکھیگا) اس میں دلالت ہے

وان راحمت تزاحم بالتوکل المشار الیہ فی قولہ ان شاء

قولہ تعالیٰ فاتلھم اللہ فی الروح دعاء علیھم بالاھلاک اھ ودل علی ان الدعاء علی مستحقہ لا ینافی الحلم وحسن الخلق۔

قولہ تعالیٰ اتخذوا احبارھم ورھبانھم ارباباً فی الروح فیہ اشارۃ الی ذم التقلید الصرف اھ کما اعتادہ الجھلۃ اذا منعتھم من الرسوم تشبثوا بفعل مشائخھم

کہ مصلحت دنیویہ تکمیل مصلحت دینیہ میں مانع نہ ہونا چاہئے اور اگر مزاحم ہو تو توکل سے علاج کرنا چاہئے۔

قولہ تعالیٰ قاتلھم اللہ (ترجمہ خدا اُن کو غارت کرے) یہ بددعا ہے ہلاکت کی اور اس میں دلالت ہے کہ مستحق پر بددعا کرنا علم و حسن خلق کے منافی نہیں۔

قولہ تعالیٰ اتخذوا احبارھم ورھبانھم ارباباً (ترجمہ انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء اور مشائخ کو رب بنا رکھا ہے) اس میں نصوص کے مقابلہ میں تقلید کرنے کی مذمت ہے جیسے جاہلوں کی عادت ہے کہ جب رسوم منکرہ سے منع کیا جاوے تو اپنے مشائخ سے تمسک کرتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ فیہ دلالۃ علی عدم الاکتراث بمخالفۃ المخالف ولا یھتم بہ کل الاھتمام ویکل الامر الی اللہ تعالیٰ فھو الکافی والمدبر للامور

دلالت ہے کہ مخالفین کی زیادہ پروا نہ کرے اور خدائے کارساز پر نظر رکھے کہ وہ کافی ہیں۔

قولہ تعالیٰ یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ (ترجمہ وہ لوگ یوں چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کے کہ اپنے نور کو کمال تک پہنچائے مانیگا نہیں) اس میں

قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا ان کثیرا من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ وھذا حال من یاخذ الاموال من جھلاء المریدین ویکتمون الحق عنھم خوفا من فوت المنافع علیھم

والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ (ترجمہ اے ایمان والو اکثر احبار اور رہبان لوگوں کے مال نامشروع طریقہ سے کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے باز رکھتے ہیں) یہی حال اُس شخص کا ہے جو جاہل مریدوں سے نذرانے لیتا ہے اور منافع کے فوت ہونے کے اندیشہ سے اُن سے حق کو چھپاتا ہے۔

قولہ تعالیٰ والذین یکنزون الذھب والفضۃ فی الروح ذم البخلاء ولا یخفی ان جمع المال وکنزہ وعدم الانفاق لا یمکن الا باستحکام رذیلۃ الشح اھ ملخصا

قولہ تعالیٰ والذین یکنزون الذھب والفضۃ (ترجمہ اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کر رکھتے ہیں) اس میں بخل و جمع مال کی مذمت ہے۔

قولہ تعالیٰ فلا تظلموا فیھن انفسکم ای فی الاشھر الحرم ودل علی ان المعصیۃ فی الازمنۃ المبارکۃ ویقاس علیھا الامکنۃ المتبرکۃ اشد فی القبح فکیف بمن یجیر فی المشاھد المتبرکۃ من قبور الاولیاء والصالحین فی موسم

قولہ تعالیٰ فلا تظلموا فیھن انفسکم (ترجمہ سو تم ان سب مہینوں کے بارے میں اپنا نقصان مت کرنا) اس سے معلوم ہوا کہ ازمنہ مبارکہ میں اور اسی پر امکنہ مبارکہ کو قیاس کیا جاتا ہے معصیت کرنا قبیح میں اشد ہے تو اُن لوگوں کا کیا حال ہے

الاعراس التی ھی اضر شیٔ علی الناس

کہ اولیاء کے مزارات پر فجور اور بدعات کرتے ہیں جنکا عرس کے موقع پر زیادہ صدور ہوتا ہے۔

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ فانزل اللہ سکینتہ علیہ فی الروح والضمیر (فی علیہ) ان کان للصاحب فالامر ظاھر وان کان للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فیقال فی ذالک اشارۃ الی مقام الفناء فی الشیخ اذ ذاک (لان المحتاج الی السکینۃ اذ ذاک کان الصدیق لاعتراء الحزن لہ) وقال بعض الاکابر انزلت سکینۃ علیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لتسکین قلب الصدیق واذھاب الحزن عنہ بطریق الانعکاس والاشراق ولو انزلت علی الصدیق بغیر واسطۃ لذاب لھا ولعظمھا فکانہ قیل انزل سکینۃ صاحبہ علیہ اھ قلت ویکون اضافۃ السکینۃ الی ضمیر الصاحب بادنی ملابسۃ لکون المقصود بانزالھا حق وعلی کل فالآیۃ تدل علی برکات شدۃ ملازمۃ الشیخ۔

قولہ تعالیٰ لو کان عرضاً قریباً وسفراً قاصداً لاتبعوک فیہ اعتبار لمن امتحن نفسہ اھی محبۃ للہ تعالیٰ ام لا فعلیہ ان یراھا فیما لم یکن فیہ منفعۃ دنیویۃ وکان فیہ مشقۃ فان العمل المتضمن للمنفعۃ الدنیویۃ لاسیما اذا کان سھلاً لیس دلیلاً للمحبۃ فلا یعبأ بفحصھا مثل ھذا العمل۔

قولہ تعالیٰ وسیحلفون باللہ لو استطعنا لخرجنا معکم ومکذا تغر النفس السالک بدعواھا الکاذبۃ والتلبیس علیہ فی الطاعات بالاعذار الباطلۃ فقل لھا کما قال اللہ تعالیٰ یھلکون انفسھم وکثیر من المدعین للصلاح یلبسون علی الناس بالتمویھات فی الدعاوی صریحاً تارۃ وفی مطاوی حدیث الخرتارۃ والواجب علی کل مومن ان یتامل فی مدلول الآیۃ

قولہ تعالیٰ (ترجمہ سو اللہ تعالیٰ نے آپ پر تسلی نازل فرمائی) حضرت صدیق پر نزول سکینہ خواہ بلا واسطہ ہو جب کہ علیہ کی ضمیر اُن کی طرف راجع ہو خواہ بواسطہ ہو جب کہ یہ ضمیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہو دلیل ہے شیخ کے ساتھ رہنے کے برکات پر۔

قولہ تعالیٰ لو کان عرضاً قریباً وسفراً قاصداً لاتبعوک (ترجمہ اگر کچھ لگتے ہاتھ ملنے والا ہوتا اور سفر بھی معمولی سا ہوتا تو یہ لوگ ضرور آپ کی ساتھ ہو لیتے) اسمیں اپنے نفس کے لئے امتحان کا طریقہ ہے کہ آیا وہ اللہ تعالےٰ کا محب ہے یا نہیں اور وہ طریقہ یہ ہے کہ جس امر میں کوئی نفع دنیوی نہ ہو اور مشقت ہو اُس میں دیکھنا چاہئے کہ کیا رنگ ہوتا ہے کیونکہ عمل متضمن نفع دنیوی دلیل محبت نہیں۔

قولہ تعالیٰ وسیحلفون باللہ لو استطعنا لخرجنا معکم (ترجمہ اور ابھی خدا کی قسمیں کھا جاوینگے کہ اگر ہمارے بس کی بات ہوتی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ چلتے) اسیطرح (یعنی جسطرح منافقین مسلمانوں کو دھوکہ دیتے تھے سالک کو اُس کا نفس جھوٹے دعووں سے دھوکہ دیتا ہے اور طاعات میں باطل عذر پیش کرتا ہے پس اُس نفس کو یہی جواب دو جو خدا تعالےٰ نے ارشاد فرمایا یھلکون انفسھم اسیطرح بہت سے مدعیان صلاح وتقوی وغیرہ میں ملمع سازیاں کرکے لوگوں کو دھوکہ میں ڈالتے ہیں کبھی صریحاً کبھی دوسری باتوں کے ضمن میں ان سب کو واجب ہے کہ اس آیت کے مضمون میں غور کریں۔

قولہ تعالیٰ عفا اللہ عنک لواذنت لہم فی الروح عن سفیان بن عیینۃ انہ قال انظر والی ھذا اللطف بدأ بالعفو قبل ذکر المعفو وھکذا معاملۃ اللہ تعالیٰ فی السر مع المقبولین المحبوبین یریھم لطفہ فی عین المعاتبۃ لئلا یتوحشوا وایضا فیہ تعلیم الادب الخطاب مع من یراعی حرمتہ کقولہم رضی اللہ عنک ماجوابک عن کذا ومی۔

قولہ تعالیٰ لواذنت لہم حتی یتبین لک الذین صدقوا فیہ ارشاد للشیوخ بالتیقظ فی قبول اعذار المریدین انھی نشأت عن الحقیقۃ ام فیہا فساد فکثیر من المریدین یخدعون شیوخھم ویشیع فسادہ فی کثیر من امورھم فیختل نظامھم الدینی کما نشاھدہ فی زماننا۔

قولہ تعالیٰ لایستاذنک الذین یومنون باللہ الخ فی الروح فیہ اشارۃ الی ان المؤمن اذا سمع بخیر طار الیہ وان لم یدع ولو مشیا علی راسہ ویدیہ اھ وینشأ ھذا من الشوق ففیہ اثبات لحال الشوق۔

سچا ہی تو فوراً اُس کی طرف دوڑتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ حالت شوق سے پیدا ہوتی ہے تو اس میں شوق کا اثبات ہے۔

قولہ تعالیٰ ولو ارادوا الخروج لاعدوا لہ عدۃ فیہ دلیل علی ان التعطل والبطالۃ دلیل لعدم الارادۃ لکثیر ممن غرتہم انفسہم یظہرون التمنی والرغبۃ فی الطاعات وکذبوا فقد قیل لو صح منک الھوی ارشدت للحیل۔

چنانچہ کہا گیا ہے (ع) اگر عشق ہوتا تو تدبیر کرتا۔

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ وان جہنم لمحیطۃ بالکافرین فی الروح باب الاشارۃ ان الاخلاق

قولہ تعالیٰ عفا اللہ عنک لواذنت لہم (ترجمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کر دیا آپ نے اُن کو اجازت کیوں دیدی تھی) اس میں عفو کو شکایت سے پہلے ذکر فرمایا اور حقیقتاً کا باطن میں مقبولین کیساتھ یہی معاملہ ہے کہ عین عتاب میں اُن کو اپنا لطف دکھلاتے ہیں تاکہ اُن کو وحشت نہ ہو اور اسمیں ایسے شخص کے ساتھ خطاب کرنے کا ادب بھی بتلایا گیا ہے جسکی حرمت کی رعایت کی جاوے۔

قولہ تعالیٰ لواذنت لہم حتی یتبین لک الذین صدقوا (ترجمہ آپ نے اُن کو اجازت کیوں دیدی تھی جبتک کہ آپ کے سامنے سچے لوگ ظاہر نہ ہو جاتے) اسمیں شیوخ کو تعلیم ہے کہ مریدوں کے عذر قبول کرنے میں بیداری سے کام لیں کہ وہ عذر سچ ہیں واقع کے مطابق ہے یا اُس میں کچھ فساد کی آمیزش ہو کیونکہ بہت سے مرید دھوکہ بھی دیتے ہیں پھر اُس کا انجام اُن ہی کے دین کی بے انتظامی ہے۔

قولہ تعالیٰ لایستاذنک الذین یومنون باللہ الخ (ترجمہ جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ اپنے مال اور جان سے جہاد کرنے کے بارہ میں آپ سے رخصت نہ مانگینگے) روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ مومن جب خیر کو

قولہ تعالیٰ ولو ارادوا الخروج لاعدوا لہ عدۃ (ترجمہ اور اگر وہ لوگ چلنے کا ارادہ کرتے تو اُس کا کچھ سامان تو درست کرتے) اس میں دلیل ہے کہ تعطل علامت ہے عدم ارادہ کی بہت سے لوگ اپنے نفس کے دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں کہ طاعات کی رغبت کا دعوے ظاہر کرتے ہیں اور بالکل جھوٹے ہوتے ہیں

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ وان جہنم لمحیطۃ بالکافرین (ترجمہ اور یقیناً دوزخ ان کافروں کو گھیرنے والی ہے) اہل اشارہ کے

السیئة والاعمال القبیحة محیطة بهم وهی النار بعینها غایة الامر انها ظهرت فی هذه النشأة بصورة الاخلاق والاعمال وستظهر فی النشأة الاخرٰی بالصورة الاخرٰی اھ

نزدیک شارح ۴۷۶ اخلاق سیئہ واعمال قبیحہ کی طرف جو اُن کو محیط ہیں جو نشاۃ اخرویہ میں بصورت نار ظاہر ہوں گے۔

قولہ تعالیٰ ومنهم من یقول ائذن لی ولا تفتنی فی الروح ای لا تو قعنی فی الفتنة بنساء الروم اھ وهٰذا عذر النفس فی تثبطها عن الطاعة تخدع العامل بان یشبهها کذا وکذا من الخطر الذی شرہ اعظم من الخیر فی الطاعة

ترجمہ اور ان میں بعضا وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ مجھ کو اجازت دیدیجئے اور مجھ کو خرابی میں نہ ڈالئے) یعنی نساء روم کے فتنہ میں مجھ کو واقع نہ کیجئے اور یہی حالت ہے نفس کی کہ طاعات سے اس بہانہ پر عذر کرتا ہے کہ اس طاعت میں ایسا ایسا خطرہ ہے جسکا شر اس طاعت کی خیر سے اعظم ہے۔

قولہ تعالیٰ قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا الخ مرامة لمعنی یسهل التوکل وفی ما بعدہ الامر بالتوکل صریحا

ترجمہ (آپ فرما دیجئے کہ ہم پر کوئی حادثہ نہیں پڑ سکتا مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر کر دیا ہے الخ) اس میں ایسے مضمون کا مراقبہ ہے جو توکل کو سہل کر دے اور اسکے بعد توکل کا صریح امر ہے۔

قولہ تعالیٰ ولا یاتون الصلوٰة الا وهم کسالیٰ فی الروح فیه اشارة الی حرمانهم لذة طعم العبودیة واحتجابهم عن مشاهدة جمال معبودهم وقال محمد بن الفضل من لم یعرف الامر قام الی الامر علی حد الکسل ومن عرف الامر قام الی الامر علی حد الاستغنام والاستراحة اھ

ترجمہ اور وہ لوگ نماز نہیں پڑھتے مگر ہارے جی سے) اس میں اشارہ ہے کہ یہ لوگ لذت عبودیت سے محروم اور مشاہدۂ جمال معبود سے محجوب ہیں محمد بن فضل کا قول ہے کہ جس شخص کو امر کی معرفت نہ ہوگی وہ امر کی طرف کسل کے ساتھ اُٹھتا ہے اور جس شخص کو امر کی معرفت ہوگی وہ امر کی طرف اُس کو غنیمت اور راحت سمجھ کر اُٹھیگا۔

قولہ تعالیٰ فلا تعجبك اموالهم ولا اولادهم فی الروح فیه تحذیر للمؤمنین ان یستحسنوا ما مع اهل الدنیا من الاموال والزینة فیحجبوا بذلك عن عمل الاٰخرة وروبته اھ

ترجمہ سو اُن کے اموال اور اولاد آپ کو تعجب میں نہ ڈالیں) اس میں اہل ایمان کو اس سے تحذیر ہے کہ اہل دنیا کے اموال وزینت کو مستحسن سمجھیں اور اسکے سبب آخرت کے عمل اور اس پر نظر کرنے سے محجوب ہو جائیں

قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیعذبهم بها فی الحیوٰة الدنیا فیه تنبیه علی ان الراحة للمحبوبین بشیء مجموعة للراحة منها انهم یکابدون جمعها وحفظها المتاعب ویقاسون فیها الشدائد والمصائب ولیس عندهم من الاعتقاد بالثواب وتعلقهم مع اللہ ما یهون علیهم ما یجدونه۔

ترجمہ اللہ کو صرف یہ منظور ہے کہ ان چیزوں کی وجہ سے دنیوی زندگی میں انکو گرفتار عذاب رکھے) اس میں تنبیہ ہے کہ محجوبین جسکو راحت کے لئے جمع کرتے ہیں اس میں اُن کو راحت نہیں اُسکے جمع کرنے اور حفاظت کرنے میں محض مصیبتیں ہی جھیلتے ہیں پھر اُن کو اُس میں ثواب کا اعتقاد اور تعلق مع اللہ بھی نہیں جس سے اُن کی یہ مشقت سہل ہو جاوے۔

(باقی آئندہ)

قولہ تعالیٰ ولو انہم رضوا ما اتاھم اللہ ورسولہ الخ فی الروح فیہ ارشاد لآداب الصادقین والعارفین والمریدین وعلامۃ الرضی النشاط بما استقبلہ من اللہ تعالیٰ والتلذذ بالبلاء اھ

قولہ تعالیٰ ولو انہم رضوا ما اتاھم اللہ ورسولہ الخ ترجمہ (اور اُن کے لئے بہتر ہوتا اگر وہ لوگ اُس پر راضی رہتے جو کچھ اُن کو اللہ نے اور اُسکے رسول نے دیا تھا) روح میں ہے کہ اسمیں صادقین وعارفین ومریدین کے آداب کی تعلیم ہے اور اہل رضا کی علامت یہ ہے کہ جو کچھ حق تعالیٰ کی طرف سے اُسکو پیش آوے اُسپر شاداں رہے اور بلا سے متلذذ رہے۔

قولہ تعالیٰ ومنہم الذین یؤذون النبی ویقولون ھو اذن قیل ان مرادھم بکونہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اذنا تصدیقہ بکل مایسمع من غیر فرق بین مایلیق بالقبول لمساعدۃ امارۃ الصدق لہ وبین مالا یلیق قل اذن خیر لکم ای ھو اذن فی الخیر والحق وفیما یجب سماعہ وقبولہ ولیس باذن فی غیر ذلک وقولہ ورحمۃ للذین امنوا منکم ای للذین اظھروا الایمان حیث یقبلہ منھم لکن لا تصدیقا لھم فی ذلک بل رفقا بھم وترحما علیھم ولا یکشف اسرارھم ولا یھتک استارھم وقد غرھم قاتلھم اللہ تعالیٰ حتی قالوا ما قالوا کرم النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیث لم یشافھم بردما یقولون رحمۃ منہ بھم وھو علیہ الصلوٰۃ والسلام الرحمۃ الواسعۃ وعن بعضھم انہ سئل عن العاقل فقال الفطن المتغافل وانشد ؎

واذا الکریم اتیتہ بخدیعۃ
فرایتہ فیما تروم یسارع
فاعلم بانک لم تخادع جاھلا بل الکریم بفضلہ متخادع

قولہ تعالیٰ ومنہم الذین یؤذون النبی ویقولون ھو اذن قل اذن خیر لکم یومن باللہ ویومن للمؤمنین ورحمۃ للذین امنوا منکم ترجمہ (اور اُن میں سے بعضے ایسے ہیں کہ نبی کو ایذا دیتے ہیں پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ بات کان دھر کر سن لیتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ وہ نبی کان دھر کر تو وہی بات سنتے ہیں جو تمہارے حق میں خیر ہے کہ وہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مومنین کا یقین کرتے ہیں اور آپ اُن لوگوں کے حال پر مہربانی فرماتے ہیں جو تم میں ایمان کا اظہار کرتے ہیں اذن سے اُن کی مراد یہ تھی کہ ہر جا بجا بات کو قبول کر لیتے ہیں اور واقعی اور غیر واقعی میں فرق نہیں کرتے حق تعالیٰ نے اس کا رد فرمایا کہ آپ صرف حق بات کو قبول کرتے ہیں باقی غیر حق کو جو متکلم کے مُنہ پر رد نہیں فرماتے تو اُسکی یہ وجہ نہیں کہ آپ فرق نہیں کرتے بلکہ وجہ یہ ہے کہ آپ کی یہ شان رحمت کی ہے کسیکو رسوا نہیں کرتے۔ پس الذین امنوا سے مراد اظہروا الایمان ہے ہذا خلاصۃ ما فی الروح پس آیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کرم کا بیان ہے۔

کذا فی الروح

قولہ تعالیٰ ورضوان من اللہ اکبر فی الروح لانہ مبدأ الحلول دار الاقامۃ ووصول کل سعادۃ وکرامۃ وھو غایۃ ارب المحبین منتھی امنیۃ الراغبین فکان اکبر من ھاتیک الجنات والمساکن اھ من محلین

قولہ تعالیٰ ومنھم من عاھد اللہ لئن آتانا من فضلہ لنصدقن ولنکونن من الصلحین فی الروح اشارۃ الی وصف المغرورین الذین ماذاقوا طعم المحبۃ ولاھب علیھم نسیم العرفان ومن ھنا صحوا لانفسھم افعالا فقالوا لنصدقن فلما آتاھم من فضلہ بخلوا بہ ای انھم نقضوا العھد لما ظھر لھم ما سألوہ والبخل کما قال ابو حفص ترک الایثار عند الحاجۃ الیہ اھ

قولہ تعالیٰ الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات والذین لایجدون الا جھدھم فیسخرون منھم فی الجلالین لما نزلت ایۃ الصدقۃ جاء رجل فتصدق بشیء کثیر فقال المنافقون مراء وجاء رجل فتصدق بصاع فقالوا ان اللہ لغنی عن صدقۃ ھذا فنزل اھ وھکذا حال المنکرین لاولیاء اللہ یعیبونھم علی کل عمل حال کبیرا کان او صغیرا

قولہ تعالیٰ وقالوا لاتنفروا فی الحر

قولہ تعالیٰ ورضوان من اللہ اکبر ترجمہ (اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے) روح میں اس کی دلیل یہ بیان کی ہے کہ خود جنت میں جانے اور ہر قسم کی سعادت وکرامت پانے کا سبب اور یہی رضا ہے نیز عشاق کا غایۃ مقصود یہی رضا ہے اھ

قولہ تعالیٰ ومنھم من عاھد اللہ لئن آتانا من فضلہ لنصدقن ولنکونن من الصلحین ترجمہ (اور اُن میں بعض آدمی ایسے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے عہد کرتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمکو اپنے فضل سے عطا فرماوے تو ہم خوب خیرات کریں اور ہم خوب نیک نیک کام کیا کریں) روح میں ہے یہ اشارہ ہے اُن لوگوں کی حالت کی طرف جن میں ذوق محبت تو ہے نہیں اور اپنے نفوس کے لئے بعض مقامات کو حاصل سمجھ جاتے ہیں پھر امتحان کے موقع میں پورے نہیں اُترتے۔

قولہ تعالیٰ الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات والذین لایجدون الا جھدھم فیسخرون منھم ترجمہ (یہ ایسے ہیں کہ نفل صدقہ دینے والے مسلمانوں پر صدقات کے بارہ میں طعن کرتے ہیں اور اُن لوگوں پر جن کو بجز مزدوری کے اور کچھ میسر نہیں ہوتا یعنی اُن سے تمسخر کرتے ہیں)

یہی حال منکرین اولیاء کا ہے کہ اُن کے ہر عمل اور ہر حال پر عیب گیری کرتے ہیں خواہ بڑے درجہ کا ہو یا چھوٹے درجہ کا ہو۔

قولہ تعالیٰ وقالوا لاتنفروا فی الحر

کون الجنۃ اکبر من الجنات

بعض مقامات کی تصحیح ہو گئی اور امتحان کے وقت ان کا ظہور

حال العیب علی کل عمل

فی الروح ویشبه هؤلاء المنافقین فی هذا التثبیط اهل البطالة الذین یثبطون السالکین عن السلوک ببیان شدائد السلوک وفوات اللذائذ الدنیویة اه

ترجمہ (اور کہنے لگے کہ تم گرمی میں مت نکلو) روح میں ہے ان ہی منافقین کی حالت کے شابہ اُن اہل بطالت کا حال ہے جو سالکین کو سلوک سے اسطرح روکتے ہیں کہ شدائد سلوک کو اور لذائذ دنیویہ کے فوت ہونے کو بیان کرتے ہیں۔

قوله تعالی فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا قد وقع البعض فی الغلط بهذه الایة حیث ظنوا ان البکاء مامور به ثم شکوا الی الشیوخ انهم مایاتی منهم البکاء فهو من بناء الفاسد علی الفاسد ودلیل الفساد والغلط قوله تعالی متصلا جزاء بما کانوا یکسبون فانه نص فی ان المراد بالانشاء الجزای لا یضحکون ویبکون یوم الجزاء جزاء بما کانوا یکسبون والبکاء ان کان من الخشیة او المحبة محمود لکن المحمودیة لا یستلزم کونه مامورا به فان الامر مختص بالاختیاری وهذا غیر اختیاری۔

قولہ تعالیٰ فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا جزاء بما کانوا یکسبون ترجمہ (سو تھوڑے دنوں ہنس لیں اور بہت دنوں روتے رہیں اُن کاموں کے بدلہ جو کچھ کیا کرتے تھے) بعض نے اس امر کا صیغہ سمجھا پھر اس بنا پر شیوخ سے شکایت کیجاتی ہے کہ ہمکو رونا نہیں آتا حالانکہ اس آیت میں مراد خبر بصورت انشا ہے یعنی قیامت میں اُن کو ہنسنا نصیب نہ ہوگا رونا ہی پڑے گا قرینہ اسکا جزاء بما کانوا یکسبون ہے اور بکا اگر محبت یا خشیت سے ہو محمود ضرور ہے لیکن محمود ہونا مامور بہ ہونے کو مستلزم نہیں اس لئے کہ امر خاص ہے اختیاری کے ساتھ اور بکا غیر اختیاری ہے۔

قوله تعالی ولا تقم علی قبره قرن القیام علی قبر للزیارة والدعاء بالصلوة علی صاحبه یدل ظاهرا علی کونه نافعا للمیت کهی ومن ثم نهی عنها من لم یکن اهلا لذلک النفع وهذا النفع زائد علی نفع الدعاء من الغیبة والله اعلم

قولہ تعالیٰ ولا تقم علی قبرہ ترجمہ (اور نہ اُس کی قبر پر کھڑے ہو جیئے) قیام علی القبر بغرض زیارت و دعاء کو صلوۃ علی المیت کے ساتھ مقرون کرنا دلیل ظاہر ہے اسپر کہ نماز جنازہ کی طرح یہ قیام بھی میت کے لئے نافع ہے اور اسی لئے ایسے شخص کی قبر پر جو کہ اس نفع کا اہل نہیں قیام کرنے کو منع فرمایا گیا اور یہ نفع قبر پر جا حاضر ہو کر دعا وغیرہ کرنے کا اُس نفع سے زائد ہے جو غیبت میں دعا کرنے سے ہوتا ہے واللہ اعلم۔

قوله تعالی لیس علی الضعفاء ولا علی المرضی ولا علی الذین لا یجدون ما ینفقون

قولہ تعالیٰ لیس علی الضعفاء ولا علی المرضی ولا علی الذین لا یجدون ما ینفقون

حال المحجوبین الخ جاہلین عن السلوک ۴۸۷

نفع زیارۃ القبر للمیت ۴۸۹

نہی عن السلوک کالحال ۴۸۶

نہی عن زیارۃ القبور لمن لم ینتفع بها ۴۸۹

نہی عن السلوک کالحال ۴۸۶

نہی عن السلوک کالحال ۴۸۶

نہی عن زیارۃ القبور لمن لم ینتفع بها ۴۸۹

نفع زیارۃ القبر للمیت

نفع الدنیا کے حاصل کرنے کا طریق ۴۹۰

حرج اذا نصحوا للہ ورسولہ فیہ دلالۃ علی ان من قصر عن العمل بعذر وکان من نیۃ ان یفعل لو قدر لا یحرم من البرکات

حرج اذا نصحوا للہ ورسولہ ترجمہ (کم طاقت لوگوں پر کوئی گناہ نہیں اور نہ بیماروں پر اور نہ ان لوگوں پر جنکو خرچ کرنے کو میسر نہیں جبکہ یہ لوگ اللہ اور رسول کے ساتھ خلوص رکھیں) اس میں دلیل ہے اسپر کہ جو شخص کسی عذر کے سبب کسی عمل سے قاصر ہو مگر نیت اُسکی یہ ہو کہ اگر مجھکو قدرت ہوتی تو یہ عمل ضرور کرتا تو وہ برکات سے محروم نہیں رہتا۔

فضل صحبت صالحین ۴۹۱

قولہ تعالیٰ الاعراب اشد کفرا ونفاقا فیہ اشارۃ الی ان البعد عن صحبۃ الصلحین سبب عظیم لقلۃ المناسبۃ بطریق الخیر ومن ثم تری اھل الطریق یھتمون بالصحبۃ اھتماما بلیغا۔

قولہ تعالیٰ الاعراب اشد کفرا ونفاقا ترجمہ (دیہاتی لوگ کفر اور نفاق میں بہت ہی سخت ہیں) اس میں اشارہ ہے کہ صحبت صالحین سے بعید ہونے سے طریق خیر کے ساتھ مناسبت میں کمی ہو جاتی ہے اسی لئے اہل طریق صحبت کا اہتمام بلیغ کرتے ہیں۔

ضرورت صحبت کاملین کی ۴۹۱

سبیل انفاق کثیر ۴۹۲

قولہ تعالیٰ ومن الاعراب من یتخذ ما ینفق مغرما الخ فی الروح قیل کل من یری الملک لنفسہ یکون ما ینفق غرامۃ عندہ وکل من یری الاشیاء للہ تعالیٰ وھی عاریۃ عندہ یکون ما ینفق غنما عندہ اھ

قولہ تعالیٰ ومن الاعراب من یتخذ ما ینفق مغرما الخ ترجمہ (اور ان دیہاتیوں میں سے بعض بعض ایسا ہے کہ جو کچھ خرچ کرتا ہے اُسکو جرمانہ سمجھتا ہے) الخ روح میں ہے جو شخص اپنے کو مالک سمجھے گا اُس کو خرچ کرنا تاوان معلوم ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو مالک سمجھے گا اور اپنے پاس اشیاء کو عاریت سمجھے گا اُسکو خرچ کرنا غنیمت معلوم ہوگا۔

دعوی کشف مغیبات کا دعوی ۴۹۳

قولہ تعالیٰ لا تعلمھم نحن نعلمھم فی الروح واستدل بالایۃ علی انہ لا ینبغی الاقدام علی دعوی الامور الخفیۃ من اعمال القلب ونحوھا وھذہ الآیات ونحوھا اقوی دلیل فی الرد علی من یزعم الکشف والاطلاع علی المغیبات بمجرد صفاء القلب وتجرد النفس عن الشواغل وبعضھم یتساھلون فی ھذا الباب جدا اھ ملخصا ووردت الآیۃ فی نفی علم الغیب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صریحا۔

قولہ تعالیٰ لا تعلمھم نحن نعلمھم ترجمہ (آپ اُن کو نہیں جانتے اُن کو ہم جانتے ہیں) روح میں ہے کہ اس آیت سے اسپر استدلال کیا گیا ہے کہ امور خفیہ مثل اعمال قلب وغیرہ پر مطلع ہونے کا دعوی نازیبا ہے اور اس قسم کی آیتیں قوی دلیل ہیں اُس شخص کے اوپر جو بمجرد صفاء قلب اور تجرد نفس کے کشف اور اطلاع علی المغیبات کا دعوی کرنے لگتا ہے اور اس آیت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے علم غیب کی صریح نفی کی گئی ہے۔

قولہ تعالیٰ واخرون اعترفوا بذنوبھم

قولہ تعالیٰ واخرون اعترفوا بذنوبھم

وهم الذين لم تترسخ فيهم ملكة الذنب وبقي فيهم نور الاستعداد ولهذا لانت شكيمتهم خلطوا عملاً صالحاً وآخر سيئاً حيث كانوا في رتبة النفس اللوامة التي لم يصر اتصالها بالقلب وبنورها بنوره ملكة لها ولذا انتقاد له تارة وتعمل اعمالا صالحة وتنفر عنها اخرى وهي دائما بين هذا وذاك حتى يقوى اتصالها بالقلب ويصير ذلك ملكة لها وحينئذ يصلح امرها وتنجو من المخالفات ولعل قوله سبحانه عسى الله ان يتوب عليهم اشارة الى ذلك وقد يكون ترجح جانب الاتصال باسباب اخر كما يشير اليه قوله سبحانه وتعالى خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها لان المال مادة الشهوات فامر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بالاخذ من ذلك ليكون اول حالهم التجرد لتنكسر قوى النفس وتضعف اهوائها وصفاتها وصل عليهم بامداد الهمة وافاضة انوار الصحبة ان صلوتك سكن لهم اي سبب للنزول السكينة فيهم وفسر السكينة بنور يستقر في القلب وبه يثبت على التوجه الى الحق ويتخلص عن الطيش كذا في روح المعاني - وفي الآيات فضل الاعتراف وقبول العذر من المعترف وبركة العمل من الصدقة ونحوها وبركة الشيخ حيث سند التزكية اليه صلى الله عليه وسلم بواسطة الصدقة وارشاد للشيخ ان يسلي المريد

ترجمہ (اور کچھ اور لوگ ہیں جو اپنی خطا کے مقر ہو گئے) یہ وہ لوگ تھے جن میں گناہ کا ملکہ راسخ نہ تھا اور اُن میں نور استعداد باقی تھا اور اسی واسطے ان کی طبیعتیں نرم ہوگئیں اور اُن کی یہ شان تھی کہ خلطوا عملا صالحا وآخر سیئا (جنہوں نے ملے جلے عمل کئے تھے) جسکی وجہ یہ تھی کہ وہ لوگ نفس لوامہ کے مرتبہ میں تھے جس کا اتصال بالقلب اور اُس کے نور سے منور ہونا اُسکا ملکہ نہ ہوا تھا اور اسی لئے کبھی اُسکا منقاد ہو کر اعمال صالحہ کرنے لگتا تھا اور کبھی اُس سے بھاگنے لگتا تھا اور وہ اسی بین بین حالت میں رہتا ہے جب تک کہ اُس کا اتصال بالقلب، قوی ہو کر اسکا ملکہ نہ ہو جاوے اور جب ایسا ہو جاوے تو پھر مخالفات سے نجات پا لیتا ہے اور شاید یہ ارشاد کہ عسى الله ان يتوب عليهم (اللہ سے امید ہے کہ آپ توجہ فرماویں) اسی طرف اشارہ ہو۔ اور کبھی اُسکے اتصال بالقلب کے جانب کو دوسرے اسباب سے بھی ترجیح ہو جاتی ہے جیسا اس قول میں اشارہ ہے۔

خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها (آپ اُن کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے جسکے ذریعہ سے آپ اُنکو پاک صاف کر دینگے) کیونکہ مال ہی تمام شہوات کا مادہ ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن سے مال لینے کا حکم کیا گیا تاکہ اُنکا اول مرحلہ تجرد ہو جس سے نفس کے قوی منکسر ہوں اور اُسکی خواہشیں اور صفات ضعیف ہوں۔ اور صل عليهم (اور اُنکے لئے دعا کیجئے) میں امداد ہمت اور افاضہ انوار صحبت کا امر ہے۔ اور ان صلوتك سكن لهم (بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لئے موجب اطمینان ہے) میں اسکا بیان ہے کہ یہ ہمت اور افاضہ انپر نزول سکینہ کا سبب ہے۔ اور سکینہ کی تفسیر یہ کی گئی ہے کہ وہ ایک

۴۹ و ۴۲

۴۹ و ۴۲

لتحقیق اسباب ضعف نفس وکدورتہا وتفصیل بعض وظائف الشیخ ۴۹ و ۴۲

نور ہے جو قلب میں مستقر ہوتا ہے اور اسی سے حق تعالیٰ کی طرف توجہ پر ثبات ہوتا ہے اور طیش سے خلاصی ہوتی ہے جیسا روح المعانی میں ہے۔ اور آیات میں اعتراف کی فضیلت اور معترف کے عذر کے قبول کرنے اور صدقہ وغیرہ سے عمل میں برکت ہونے اور شیخ سے برکت ہونے کا بیان ہے کیونکہ تزکیہ کی سند آپ کو صدقہ کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے اور ارشاد ہے کہ شیخ کو چاہئے کہ مرید کو تسلی دے

فی قوله تعالی ان صلوتك سكن لهم۔

نور ہے جو قلب میں مستقر ہوتا ہے اور توجہ الی الحق پر اُس سے ثبات ہوتا ہے اور بے استقلالی سے اُسکے سبب نجات ہوتی ہے یہ سب مضمون روح المعانی میں ہے۔ اور ان آیات میں یہ امور بھی ہیں۔ اعتراف بالذنب کی فضیلت۔ معترف کا قبول عذر۔ اعمال مثلاً صدقہ وغیرہ کی برکات شیخ کی برکات چنانچہ تزکیہ کو بواسطہ صدقہ کے آپ کی طرف منسوب کیا گیا۔ شیخ کو یہ ارشاد کہ مرید کو تسلی دیا کرے اس قول میں ان صلوتك سكن لهم

اصل کون صلوٰۃ ظہور سیماء الصلاح علی التائب ۴۹۵

قوله تعالی وقل اعملوا فسیری الله عملكم ورسوله والمؤمنون فی قوله والمؤمنون اشارة ۴۹۵ الی ما قالوا فی حد التوبة انه ظهور سیماء الصالحین علی التائب لانه هو الذی یراه المومنون۔

قولہ تعالیٰ وقل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمومنون ترجمہ (اور آپ کہدیجئے کہ عمل کئے جاؤ سو ابھی دیکھے لیتا ہے تمہارے عمل کو اللہ تعالیٰ اور اُسکا رسول اور اہل ایمان) والمومنون میں اشارہ ہے ۴۹۵ اُس قول کی طرف جو حد توبہ میں علماء نے فرمایا ہے کہ تائب پر سیماء صالحین ظاہر ہونے لگے کیونکہ مومنین کی رویت اسی سے متعلق ہو سکتی ہے۔

حمل عذر مرید علی خطر القبول وعدمہ ۴۹۶

قوله تعالی واخرون مرجون لامر الله۔ فیه اصل لجعل ۴۹۶ امر المرید معلقا دائرا بین الخوف والرجاء لا یصرح بقبول العذر منه ولا یرده فان الاول فیه ضعف اثر النصح والثانی فیه الوحشة ثم الیاس ثم البعد وکله مضر وفی هذا التعلیق مصالح له۔

قولہ تعالیٰ واخرون مرجون لامر اللہ ترجمہ (اور کچھ اور لوگ ہیں جنکا معاملہ خدا کے حکم آنے تک ملتوی ہے) اس میں اسکی اصل ہے ۴۹۶ کہ بعض اوقات مرید کے معاملہ کو خوف و رجاء کے درمیان معلق چھوڑ دیا جاتا ہے اُسکے عذر کو نہ صریحاً قبول کیا جاتا ہے کہ اس میں نصیحت کا اثر ضعیف ہو جاتا ہے اور نہ صریحاً رد کیا جاتا ہے کہ اس سے اول تو حشت ہوتا ہے پھر یاسی پھر بعد اور یہ سب اُسکے لئے مضر ہیں اور اس معلق رکھنے میں اُسکی بہت سی مصلحتیں ہیں۔

اتخاذ الذین الله غرضه الفاسد ۴۹۷

قوله تعالی والذین اتخذوا مسجدا اضرارا یوخذ منه شناعة ۴۹۷ فعل من یتخذ الدین الله لغرضه الفاسد۔

قولہ تعالیٰ والذین اتخذوا مسجدا اضرارا۔ ترجمہ (اور بعضے ایسے ہیں جنھوں نے ان اغراض کے لئے مسجد بنائی ہے کہ ضرر پہنچاویں) اس سے اُس شخص کے فعل کی شناعت مفہوم ہوتی ہے جو دین کو اپنی غرض فاسد کا آلہ بناوے۔

التحفظ علی السبب المفضی الی المکروہ ۴۹۸

قوله تعالی لا تقم فیه ابدا ۴۹۸ حیث یروج امره بقیامك وفیه ۴۹۸ دلیل علی التحرز من السبب للمکروه الشرعی۔

قولہ تعالیٰ لا تقم فیہ ابداً ترجمہ (آپ اُس میں کبھی کھڑے نہ ہوں) کیونکہ آپ کا وہاں پر نماز پڑھ لینا اُسکی ترویج و تقویت کا سبب ہو جاویگا اور اس میں دلیل ہے کہ امر مکروہ شرعی کیلئے سبب بننے سے بھی تحرز ضروری ہے۔

قولہ تعالیٰ لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ فی الروح لان النفس تتاثر فیہ بصفاء الوقت وطیب الحال وذوق الوجد ان بخلاف ما اذا کان مبنیا علی ضد ذلک فانہا تتاثر فیہ بالکدورۃ والتفرقۃ والقبض واصل ذلک ان عالم الملک تحت قہر عالم الملکوت وتسخیرہ فیلزم ان یکون لتبات النفوس وہیاتہا تاثیرا فیما تباشر من الاعمال الا تری الکعبۃ کیف شرفت وعظمت وجعلت محلا للتبرک لما انہا کانت مبنیۃ بید خلیل اللہ تعالیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بنیۃ صادقۃ ونفس شریفۃ ونحن نجد ایضا اثر الصفاء والجمعیۃ فی بعض المواضع والبقاع وضد ذلک فی بعضہا فیہ رجال یحبون ان یتطہروا ای اہل ارادۃ وسعی فی التطہر عن الذنوب

قولہ تعالیٰ لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ ترجمہ (البتہ جس مسجد کی بنیاد اول دن سے تقوی پر رکھی گئی ہے وہ اس لائق ہے کہ آپ اُسمیں کھڑے ہوں) وجہ اسکی یہ ہے کہ اس سے نفس میں صفاء وقت وطیب حال وذوق وجدان کا اثر پیدا ہوتا ہے بخلاف اُسکے جو خلاف تقوی پر مبنی ہو کہ اُس میں کدورت اور تفرقہ اور قبض کا اثر نفس میں پیدا ہوتا ہے اور فیہ رجال یحبون ان یتطہروا (اُسمیں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونیکو پسند کرتے ہیں) میں اشارہ ہے کہ صالحین کی صحبت کو بھی اثر عظیم ہے (کہ اُس مسجد میں قیام کی ترجیح کی علت کے موقع میں اسکو بھی فرمایا) اور اس مجموعہ سے یہ امر حاصل ہوا کہ حصول جمعیت میں مکان اور اخوان اور اہل طریق سے منقول ہے کہ اسکے زمان کی بھی رعایت کو دخل ہے کذا فی نفحات الروح ملخصا

وہو اشارۃ الی ان صحبۃ الصالحین لہا اثر عظیم ویتخصص من ہذا وما قبلہ الاشارۃ الی انہ ینبغی رعایۃ المکان والاخوان فی حصول الجمعیۃ وجاء عن القوم انہ یجب مراعاۃ ذلک مع مراعاۃ الزمان فی حصول ما ذکر اہ ملخصا۔

قولہ تعالیٰ التائبون العابدون الی قولہ تعالیٰ وبشر المومنین فی الروح وفی الآیۃ لغی علی الناس ادعوا الانتظام فی حزب اللہ تعالیٰ وزمرۃ اولیاءہ وہم قد ضیعوا الحدود وخرقوا سفینۃ الشریعۃ وتکلموا بالکلمات الباطلۃ حتی عند الصوفیۃ اہ

قولہ تعالیٰ التائبون العابدون الی قولہ وبشر المومنین۔ ترجمہ (وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنیوالے ہیں عبادت کرنے والے الی قولہ اور ایسے مومنین کو آپ خوشخبری سنا دیجئے) روح میں ہے کہ اس آیت میں ان لوگوں کی مدعی کا اظہار ہے جو اپنے کو سالکین کے زمرہ میں داخل سمجھتے ہیں اور پھر حدود کو ضائع کرتے ہیں اور ایسے کلمات کے ساتھ تکلم کرتے ہیں جو صوفیہ کے نزدیک بھی باطل ہیں۔

قولہ تعالیٰ ماکان للنبی والذین امنوا

قولہ تعالیٰ ماکان للنبی والذین امنوا ان

ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی

نص فی عدم نفع البرکات بدون الایمان ۵۰۱

فای برکة تکون اعظم من برکة قرابة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال تعالی ما کان

یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی ترجمہ (پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کیلئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں) اسمیں تصریح ہے کہ بدوں ایمان کے محض برکات کام نہیں آتے دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت سے بڑھکر کونسی برکت ہوگی پھر بھی یہ حکم دیا گیا۔

بدون ایمان کے برکات نافع نہ ہوں

قولہ تعالی وما کان استغفار ابراھیم لابیہ الا عن موعدة الخ دلیل علی بیان الشیخ عذرا جمالا او تفصیلا عند المرید اذا احتمل منہ الاقتداء فی فعل نھاہ الشیخ عنہ ۵۰۲

قولہ تعالی وما کان استغفار ابراھیم لابیہ الا عن موعدة الخ ترجمہ (اور ابراہیم کا اپنے باپ کیلئے دعاے مغفرت مانگنا وہ صرف وعدہ کے سبب سے تھا الخ یہ دلیل ہے اسپر کہ اگر شیخ کسی فعل سے مرید کو منع کرے اور کسی عارض سے وہی فعل خود کرنا پڑے تو مرید کے سامنے اپنا عذر اجمالا یا تفصیلا بیان کردے تاکہ وہ اسکا اقتدا نہ کرے۔

بیان الشیخ عذرہ اجمالا او تفصیلا عند المرید اذا احتمل منہ الاقتداء فی فعل نھاہ الشیخ عنہ ۵۰۲

جس کسی کیلئے شیخ نے کسی فعل سے منع کیا ہو اگر اسکے سامنے اپنا عذر اجمالا یا تفصیلا بیان کرے

قولہ تعالی حتی اذا ضاقت علیھم الارض الخ ودلت القصة علی جواز التشدد علی المرید حسب ما یراہ الشیخ من المصلحة ۵۰۳

قولہ تعالی حتی اذا ضاقت علیھم الارض الخ ترجمہ (یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی فراخی کے انپر تنگی کرنے لگی) یہ قصہ اسپر دال ہے کہ مرید پر حسب مصلحت شیخ کو تشدد جائز ہے۔

تشدد الشیخ علی المرید ۵۰۳

شیخ کا تشدد روا ہے

قولہ تعالی ثم تاب اللہ علیھم فی الروح وقد جرت عادتہ تعالی مع اھل صحبتہ اذا صدر منھم ما ینافی مقامھم بادیھم بنوع من الحجاب حتی اذا قوا طعم الجنایة واستحیوا عن المشاھدة وعراھم ما عراھم امطر علیھم وابل سحاب الکرم واشرق علی افاق اسرارھم انوار القدم فیونسھم بعد ایاسھم ویمن علیھم بعد قنوطھم۔ ۵۰۴

قولہ تعالی ثم تاب اللہ علیھم ترجمہ (پھر انکے حال پر توجہ فرمائی) حق تعالی کی عادت اپنے صحبین کے ساتھ جاری ہے کہ جب ان سے کوئی امر ان کے مقام کے منافی صادر ہوجاتا ہے تو ایک نوع کے حجاب سے انکی تادیب کیجاتی ہے اور جب وہ اسکی تلخی چکھ لیتے ہیں تو انپر کرم کی بارش فرمائی جاتی ہے۔ کذا فی الروح ملخصا

معاملہ تعالی مع اھل صحبتہ ۵۰۴

صحبت رکھنے والوں کے ساتھ حق تعالی کا معاملہ

قولہ تعالی یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصدقین۔ فی الروح قیل خالطوھم لتکونوا مثلھم فکل قرین بالمقارن یقتدی اھ ففیہ ترغیب لصحبة الصالحین ۵۰۵

قولہ تعالی یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصدقین ترجمہ (اے ایمان والو اللہ تعالی سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو) بعض نے صحبت کی تفسیر مخالطت اور مقارنت سے کی ہے۔ کذا فی الروح پس اسمیں ترغیب ہے صحبت صالحین کی۔

برکات صحبت ۵۰۵

قولہ تعالیٰ وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ الخ دلیل ان المطلوب ان یکون انتظام المہم الدینی بحیث لا یخل بہ مہم اخر ومن المہم المعاش الواجب۔

قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار۔ ای الذین یقربون منکم ویوخذ منہ ان الاقرب من الجمیع النفس کما ورد اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک فکن مبتدئا باصلاحہ کما قیل

ابدا بنفسک فانہہا عن غیہا

قولہ تعالیٰ اولا یرون انہم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون الخ فی الروح ای یصیبہم بالبلاء لیتوبوا وفی الاثر البلاء سوط من سیاط اللہ تعالیٰ یسوق بہ عبادہ الیہ وان البلاء یکسر سورۃ النفس فیلین القلب فیتوجہ الی مولاہ اھ

قولہ تعالیٰ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم الخ لما کان الشیخ من نوابہ صلی اللہ علیہ وسلم ینبغی ان یکون فیہ نحو صفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم التی ذکرت فی ہذہ الایۃ ختمت سورۃ التوبۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور چونکہ شیخ بھی نائب ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلئے یہ صفات اسمیں بھی ہونا ضروری ہیں۔ سورۂ توبہ ختم ہوئی۔

ملحق من رسالۃ التائیہ المذکورۃ فی التمہید

سورۃ التوبۃ

قولہ تعالیٰ وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ

ترجمہ (اور مسلمانوں کو یہ نہ چاہئے کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں) اسمیں دلیل ہے کہ مہم دینی کا انتظام ایسا ہونا چاہئے کہ دوسری ضروریات میں جنمیں امر معاش بھی ہے مخل نہ ہوں۔

قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ترجمہ (اے ایمان والو ان کفار سے لڑو جو تمہارے آس پاس ہیں) اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ چونکہ سب سے قریب تر نفس ہے ابتدا اسکے مجاہدہ سے کرے۔

فاذا انتہت عنہ فانت حکیم

قولہ تعالیٰ اولا یرون انہم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون ترجمہ (اور کیا ان کو نہیں دکھلائی دیتا کہ یہ لوگ ہر سال میں ایکبار دوبار کسی نہ کسی آفت میں پھنستے رہتے ہیں پھر بھی باز نہیں آتے) اس سے بلا کی حکمت معلوم ہوتی ہے کہ مولیٰ کی طرف توجہ ہو جاوے۔

قولہ تعالیٰ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم الخ ترجمہ (تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جنکو تمہاری مضرت کی بات نہایت گران گذرتی ہے الخ) یہ صفات ہیں رسول اللہ صلی اللہ

اضافہ از رسالۃ تائید سورۃ التوبۃ

سورۃ التوبۃ

قولہ تعالیٰ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا ترجمہ (یعنی جبکہ آپ اپنے ساتھی سے کہتے تھے کہ غم نہ کرو بالیقین اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے) یعنی مدد اور حفاظت سے نہ ذات سے کیونکہ ذات سے تو اللہ تعالیٰ ہر مخذول اور منصور اور ظالم اور مظلوم کی ساتھ ہے لیکن غم جب ہی دور ہوتا ہے جب یہ معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کی معیت نصرت کے ساتھ ہے خذلان کے ساتھ نہیں اور اسلئے کہ ظاہر حضرت صدیق رض کے حال سے یہ ہے کہ اُن کو یہ تو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ دونوں سے قریب ہیں رگ گردن سے بھی قریب تر صرف خوف اس وجہ سے تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور حفاظت کا ہونا معلوم نہ تھا کیونکہ کبھی اللہ تعالیٰ مدد کرتے ہیں اور کبھی نہیں بھی کرتے (کیونکہ وہ اُنکا اختیاری فعل ہے)

قولہ تعالیٰ قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ترجمہ (اُن کفار سے لڑو جو تمہارے آس پاس ہیں) یعنی ابتدا اپنے نفس سے کرو اگر وہ کافر (بالمعنی اللغوی) ہو اس سے وہ مطیع اور فرمان بردار اور مطمئنہ ہو جاوے گا پھر اپنے باقی دشمنوں یعنی ہوائی نفسانی اور شہوات اور شیاطین سے مقاتلہ کرے

قولہ تعالیٰ لقد جاءکم رسول من انفسکم الخ ترجمہ (تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جنکو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گذرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں ایمان داروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق مہربان ہیں) ایسا ہی تصوف میں تربیت کرنے والے کو ہونا واجب ہے۔ اضافہ تمام ہوا۔

سورۃ یونس

سورہ یونس علیہ السلام

قولہ تعالیٰ ان الذین لا یرجون لقاءنا

قولہ تعالیٰ ان الذین لا یرجون لقاءنا

سورۃ التوبۃ

قولہ تعالیٰ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا ای بالنصرۃ والعصمۃ لا بالذات لان اللہ تعالیٰ مع کل مخذول ومنصور وظالم ومظلوم بالذات لکن الحزن انما ینفی اذا علم انہ تعالیٰ معہ بالنصرۃ لا بالخذلان ولان الظاہر من حال الصدیق رض انہ کان یعلم ان اللہ تعالیٰ قریب منہما اقرب من حبل الورید انما کان خوفہ حیث لم یعلم النصرۃ والعصمۃ من اللہ تعالیٰ لانہ ربما لا ینصر۔

قولہ تعالیٰ قاتلوا الذین یلونکم من الکفار یعنی ابدأ بنفسک ان کانت کافرۃ تسلم وتنقاد وتطمئن ثم قاتل سائر اعدائک الھوی والشہوات والشیطین الاقرب فالاقرب

اول جو سب سے اقرب ہو پھر باقی میں جو اقرب ہو۔

قولہ تعالیٰ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم ہکذا یجب ان یکون المربی فی التصوف۔ انتہت الملحقت۔

ورضوا بالحیوۃ الدنیا واطمأنوا بھا الخ تعلیق الذم بالرضی بالدنیا والاطمینان بھا دلیل ظاھر علی ذمھما

قولہ تعالیٰ واذا مس الانسان الضر دعانا لجنبہ او قاعدا او قائما فلما کشفنا عنہ ضرہ مر کان لم یدعنا الی ضر مسہ فی الروح ھذا وصف الذین لم یدرکوا حقایق العبودیۃ فی مشاھد الربوبیۃ فانھم اذا اظلم علیھم لیل البلاء قاموا الی ایقاد مصباح التضرع فاذا انجلت عنھم الغیاھب بسطوع انوار فجر الفرج سووا ما کانوا فیہ ومروا کان لم یدعوا الی مولاھم الی کشف ما عناھم ولو کانوا عارفین لم یبرحوا دائرۃ التضرع واظھار العبودیۃ بین یدیہ تعالیٰ فی کل حین اھ قلت ولو اید بالانسان الکافرون علی ان الدعاء ان لم یکن عن ایمان بل عن اضطرار لا ینفع وھو المذکور فی قولہ تعالیٰ الآتی فاذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین لہ الدین۔

قولہ تعالیٰ حتی اذا کنتم فی الفلک الی قولہ دعوا اللہ مخلصین لہ الدین فی الروح وانت خبیر بان الناس الیوم اذا اعتراھم امر خطیر وخطب جسیم

ورضوا بالحیوۃ الدنیا واطمأنوا بھا ترجمہ (جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا کھٹکا نہیں ہے اور وہ دنیوی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور اُس میں جی لگا بیٹھے ہیں) مذمت کا رضا بالدنیا واطمینان بالدنیا پر مرتب کرنا ان دونوں کے مذموم ہونے پر دلیل ظاہر ہے۔

قولہ تعالیٰ واذا مس الانسان الضر دعانا لجنبہ او قاعدا او قائما فلما کشفنا عنہ ضرہ مر کان لم یدعنا ترجمہ (اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو ہمکو پکارنے لگتا ہے لیٹے بھی بیٹھے بھی کھڑے بھی پھر جب ہم اُسکی وہ تکلیف اُس سے ہٹا دیتے ہیں تو پھر اپنی پہلی حالت پر آجاتا ہے کہ گویا جو تکلیف اُسکو پہونچی ہی نہ تھی اُسکے ہٹانے کیلئے کبھی ہمکو پکارا ہی نہ تھا) روح میں ہے کہ یہ اون لوگوں کی حالت ہے جنھوں نے مشاہد ربوبیۃ میں حقایق عبودیت کا ادراک نہیں کیا اُن پر جب بلا آتی ہے تو تضرع کرنے لگتے ہیں اور جب بلا دور ہو جاتی ہے تو گویا بے تعلق ہو جاتے ہیں اور اگر عارف ہوتے برابر تضرع اور عبودیت کرتے رہتے اھ بحاصلہ اور اگر انسان سے مراد کافر لیا جاوے تو اسپر دال ہے کہ دعا وعبادت اگر ایمان سے نہ ہو بلکہ محض اضطرار سے ہو تو (شرعاً) نافع نہیں اور ایسی ہی دعا وعبادت ہے جس آیت میں مذکور ہے فاذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین لہ الدین۔

قولہ تعالیٰ حتی اذا کنتم فی الفلک وجرین بھم الی قولہ دعوا اللہ مخلصین لہ الدین ترجمہ (یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعہ سے لیکر

فی براو مجرد دعوا من لا یضر ولا ینفع ولا یری ولا یسمع فمنهم من یدعو الخضر والیاس ومنهم من ینادی ابا الخمیس والعباس الی اخر ما قال واطال۔

قوله تعالیٰ للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادة وهی النظر الی وجه ربهم الکریم جل جلاله رواه مسلم مرفوعا وتسمیته[۵۱۴] زیادة تدل علی کونها افضل من سائر النعم الاخرویة۔

قوله تعالیٰ وما یتبع اکثرهم الا ظنا فی الروح ولا یکاد[۵۱۵] ینجو من هذا الذم الا القلیل فان ادلة اهل الرسوم من المتکلمین وغیرهم متعارضة وکلماتهم متجاذبة فلا تکاد تری دلیلا سالما من قیل وقال ونزاع وجدال فمن اراد النجاة فلیتبع السلف الصالح فیما کانوا علیه فی امر دینهم غیر مکترث بمقالات الفلاسفة ومن حذا حذوهم من المتکلمین التی لا تزید طالب الحق الا شکا اهـ

قوله تعالیٰ بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمه ولما یاتهم تاویله۔ فی الروح ذم لهم بالمسارعة الی تکذیب الحق قبل التامل والتدبر والاطلاع علی الحقیقة وهذه عادة[۵۱۶] المنکرین اهل الحجاب مع کلمات القوم حیث انهم یسارعون الی انکارها قبل التامل فیها وتدبر مضامینها والوقوف علی الاصطلاحات التی بنیت

چلتی ہیں۔ الی قولہ۔ خالص اعتقاد کرکے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں) روح میں ہے تمکو معلوم[۵۱۳] ہے کہ اس زمانہ میں اکثر لوگوں کا یہ حال ہے کہ ایسے وقت میں بزرگوں کو پکارتے ہیں اھ تو اس حیثیت سے یہ لوگ اُن مشرکین سے بھی زیادہ قابل افسوس ہوئے۔

قولہ تعالیٰ للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادة **ترجمہ** (جن لوگوں نے نیکی کی ہے اُن کے واسطے خوبی ہے اور مزید برآں بھی) حدیث مسلم میں اسکی تفسیر رویت باری تعالیٰ سے آئی ہے اور اسکو زیادت[۵۱۴] فرمانا اسپر دلیل ہے کہ یہ تمام نعم اخرویہ سے افضل ہے۔

قولہ تعالیٰ وما یتبع اکثرهم الا ظنا **ترجمہ** (اور اُن میں سے اکثر لوگ صرف بے اصل خیالات پر چل رہے ہیں) روح میں ہے کہ اس سے علماء رسوم[۵۱۵] بہت کم محفوظ ہیں چنانچہ اکثر اہل ظاہر متکلمین کے دلائل (ذات و صفات کے متعلق) متعارض پائے جاتے ہیں (جو شان ہوتی ہے ظنیات کی) پس جو شخص اس سے بچنا چاہے وہ سلف صالح کا اتباع کرے اور فلسفیات میں مشغول نہ ہو جس سے بجز شک بڑھنے کے کوئی حاصل نہیں اھ

قولہ تعالیٰ بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمه ولما یاتهم تاویله **ترجمہ** (بلکہ ایسی چیز کی تکذیب کرنے لگے جسکو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لائے اور ہنوز اُن کو اُسکا اخیر نتیجہ نہیں ملا) روح میں ہے یہ اُن کی مذمت ہے اسپر کہ وہ قبل تامل و تدبر و اطلاع علی الحقیقہ کے تکذیب حق میں مسارعت کرتے ہیں اور یہی[۵۱۶] عادت ہے منکرین اہل حجاب کی بزرگوں کے کلام کے ساتھ کہ اُن میں نہ غور کرتے ہیں نہ اُن اصطلاحات کو جانتے ہیں جنپر وہ کلام

۵۱۳ مردوں سے مدد چاہنے کی مذمت
۵۱۴ افضلیة رویة الباری تعالیٰ علی سائر النعم الاخرویة
۵۱۵ ذم اتباع الرسوم وعلماء الرسوم
۵۱۶ ذم الانکار قبل الفهم

علیها وکان الحری لرم النشت والتدبر اھ

قولہ تعالیٰ وان کذبوک فقل لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون مما اعمل وانا بری مما تعملون وھذا ھو عین سیرۃ القوم فی المناظرۃ اذا راوا الاصرار واللجاج من الخصم بخلاف خدام الالفاظ یرضون بمثل ھذہ المقالۃ۔

بنی ہے اور اعتراض کرتے ہیں ان کو تو ایسی حالت میں تحقیق اور تدبر کی ضرورت تھی اھ

قولہ تعالیٰ وان کذبوک فقل لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون مما اعمل وانا بری مما تعملون ترجمہ (اور اگر آپ کو جھٹلاتے رہیں تو یہ کہدیجئے کہ میرا کیا ہوا مجھکو ملیگا اور تمہارا ہوا تمکو ملیگا تم تو میرے کئے ہوئے کے جوابدہ نہیں ہو اور میں تمہارے کئے ہوئے کا جوابدہ نہیں ہوں) اور یہی عادت ہے۔

اہل طریق کی مناظرہ میں جسوقت وہ خصم کی جانب سے عناد اور ہٹ دیکھتے ہیں بخلاف الفاظ پرستوں کے کہ وہ مناظرہ کے موقع پر کبھی ایسی بات نہ کہیں (بلکہ اس کہنے کو ہارنا سمجھیں)

قولہ تعالیٰ ولکل امۃ رسول اخذ منہ المحققون الاحتیاط بکف اللسان عن من لم یعلم حالہ من القرون الاولی فی اقالیم لم یعرف بعث الرسل فیھا لاحتمال کونھم رسلا الی اھل تلک الاقالیم لان الظاھر عدم خلو امم عن الرسل۔

قولہ تعالیٰ ولکل امۃ رسول ترجمہ (اور ہر ہر امت کیلئے ایک حکم پہونچانے والا ہے) محققین نے اس سے اخذ کیا ہے کہ قرون اولی میں جو لوگ غیر معلوم الحال ایسے اقالیم میں گذرے ہیں جن میں رسولوں کا مبعوث ہونا معلوم نہیں ہوا احتیاط اسی میں ہے کہ اُن سے کف لسان کیا جاوے احتمال ہے کہ وہ رسول ہوں کیونکہ ظاہر تو یہی ہے کہ وہاں کی امت بھی رسول سے خالی نہیں رہی (بعض اکابر اہل طریق نے اس احتیاط اور احتمال کی تصریح فرمائی ہے)

قولہ تعالیٰ یا ایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور الخ دلیل علی ان فی القلوب امراضا وھی اشد من امراض الابدان کالشک والنفاق والحسد والحقد وامثال ذلک۔

قولہ تعالیٰ یا ایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور الخ ترجمہ (ای لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں اُنکے لئے شفا ہے) اسپر دلیل ہے کہ قلوب میں بھی امراض ہوتے ہیں اور وہ امراض بدن سے اشد ہیں جیسے شک ونفاق وحسد وغیرہ۔

قولہ تعالیٰ قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا۔ واذا بلغ الفرح اقصاہ انبسط ولم یقدر علی السکوت عن اظہار الفضل

قولہ تعالیٰ قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ترجمہ (آپ کہدیجئے کہ پس لوگوں کو خدا کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہئے ایسی فرح کبھی

وقد یکون هذا الاظهار فی صورۃ تخالف الادب لکن یعذر بغلبۃ الحال۔

کبھی یہ اظہار ایسی صورت میں ہوتا ہے کہ وہ ظاہرا خلاف ادب ہوتی ہے لیکن غلبہ حال سے معذور ہوتا ہے۔

اس حد تک پہونچ جاتا ہے کہ غایت انبساط سے اُس فضل کے اظہار سے سکوت پر قدرت نہیں رہتی اور

قولہ تعالیٰ قل ارءیتم ما انزل اللہ لکم من رزق فجعلتم منہ حراما وحلالا۔ فیہ رد علی من حرم بعض المباحات علی نفسہ اعتقادا او عملا تقشفا و تزھدا او یخص منہ من ترکہ علاجا

قولہ تعالیٰ قل ارءیتم ما انزل اللہ لکم من رزق فجعلتم منہ حراما وحلالا۔ ترجمہ (آپ کہئے کہ یہ تو بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو کچھ رزق بھیجا تھا پھر تمنے اُسکا کچھ حصہ حرام اور کچھ حلال قرار دے لیا) اس میں اُن لوگوں پر رد ہے جو بعض مباحات کو اعتقادًا یا عملًا بطور تقشف و تزہد کے اپنے نفس پر حرام کر لیتے ہیں البتہ جو شخص بطور معالجہ کے ترک کر دے وہ مستثنیٰ ہے۔

قولہ تعالیٰ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون انظرھا قد مناتحت قولہ تعالیٰ فی وسط الانفال ان اولیاءہ الا المتقون وبناءہ علی الایمان والتقوی الکاملین دلیل علی انہ لا یشترط فیہ صدور کرامۃ علی یدہ۔

قولہ تعالیٰ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون ترجمہ (یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ مغموم ہوتے ہیں) سورہ انفال میں آیت ان اولیاءہ الا المتقون کے تحت میں جو لکھ آیا ہے اُسکو دیکھ لو اور ولایت کا ایمان و تقوی پر مبنی کرنا اسکی دلیل ہے کہ ولایت کے لئے یہ شرط نہیں کہ اُسکے ہاتھ پر کوئی کرامت بھی صادر ہوا کرے۔

قولہ تعالیٰ ان العزۃ للہ جمیعا وما یتراءی لغیرہ ھو لہ حقیقۃ وانما ذلک الغیر لہ مظاھر عزتہ فحسب کالضیاء ھو للشمس حقیقۃ ویظھر فی الارض بنوع من التعلق ففیہ اصل لمسئلۃ المظھریۃ۔

قولہ تعالیٰ ان العزۃ للہ جمیعا ترجمہ (تمام تر غلبہ خدا ہی کیلئے ہے) اور دوسرے میں جو عزت نظر آتی ہے وہ بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہے اور وہ غیر اُسکی عزت کا ایک مظہر ہے جیسے ضیاء حقیقت آفتاب کی صفت ہے اور زمین ایک گونہ تعلق کے سبب اُسکا ظہور ہو جاتا ہے پس اسمیں مسئلہ مظہریت کی اصل ہے۔

قولہ تعالیٰ ھو الذی جعل لکم اللیل لتسکنوا فیہ دال علی ان الاولی ان ینام شیئا من اللیل فان فیہ موافقۃ للمصلحۃ الالھیۃ وفی ھذہ الموافقۃ من رعایۃ الادب ما لا یخفی۔

قولہ تعالیٰ ھو الذی جعل لکم اللیل لتسکنوا فیہ ترجمہ (وہ ایسا ہے کہ جسنے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اُس میں آرام کرو) اس میں دلیل ہے اسپر کہ رات کو کسیقدر سو رہنا اولےٰ ہے کیونکہ اسمیں مصلحت الٰہیہ کی موافقت ہے اور اس موافقت میں ظاہر ہے کہ ادب

ترجمہ عبارات متعلقہ بعنوان المباحات ۵۲۱

مبدا کرامات الاولیاء ۵۲۲ ولایت کا مدار

مسئلہ مظہریت ۵۲۳

کیفیت ترتب کسور رباعی من اللیل ۵۲۴

قولہ تعالیٰ اتقولون علی اللہ مالا تعلمون فیہ انکار[۵۲۵] علی الکلام فی الذات الالٰہی والصفات الالٰہیۃ بالتخمینیات والمجازفات استدلالیۃ کانت اوذوقیۃ وابتلی بھذا اکثر ممن ینسب الی العلم والتصوف والی اللہ المشتکی

کی کیسی رعایت ہے

قولہ تعالیٰ اتقولون علی اللہ مالا تعلمون ترجمہ (کیا اللہ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جسکا تم علم نہیں رکھتے) اس میں ذات وصفات[۵۲۵] کے متعلق تخمینیات و مجازفات سے خواہ وہ استدلالی ہوں یا ذوقی ہوں کلام کرنے پر انکار ہے اور اس میں اہل علم و اہل تصوف کثرت سے مبتلا ہیں۔

قولہ تعالیٰ کذلک نطبع علی قلوب المعتدین وھذا الطبع ھو الذی یعبر[۵۲۶] عنہ بفساد الاستعداد

قولہ تعالیٰ کذلک نطبع علی قلوب المعتدین ترجمہ (اللہ تعالیٰ اسیطرح کافروں کے دلوں پر بند لگا دیتے ہیں) یہ طبع وہی ہے جس[۵۲۶] سے فساد استعداد کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے۔

قولہ تعالیٰ ولا یفلح الساحرون۔ ای فی مقابلۃ اھل الحق ویقاس[۵۲۷] علیہ حال المشایخ المبطلین لا یتمشی امرھم۔

قولہ تعالیٰ ولا یفلح الساحرون ترجمہ (حالانکہ جادوگر کامیاب نہیں ہوا کرتے) یعنی اہل حق کے مقابلہ میں اور اسی[۵۲۷] پر مشایخ اہل باطل کا حال قیاس کر لیا جاوے

کہ اُن کی بات چلتی نہیں (یعنی اُس میں برکت اور بقا نہیں)

قولہ تعالیٰ ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین۔ فی الروح ولا یتوھمن[۵۲۸] ان التوکل منافٍ للدعاء لان المراد بذالک قطع النظر عن الاسباب العادیۃ وقصرہ علی مسببھا عزوجل وقد صرحوا ان الشخص اذا تعاطی الاسباب معتقداً ذالک یعد متوکلاً ایضاً اھ ای فی بعض الدرجات۔

قولہ تعالیٰ ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین ترجمہ (اے ہمارے پروردگار ہمکو ان ظالم لوگوں کا تختۂ مشق نہ بنا) روح میں ہے کہ کوئی شخص یہ وہم[۵۲۸] نہ کرے کہ توکل دعا کے منافی ہے کیونکہ حاصل توکل یہ ہے کہ اسباب عادیہ پر نظر نہو صرف مسبب پر نظر ہو اور اس اعتقاد کے ساتھ اگر اسباب کو اختیار بھی کرے تب بھی متوکل قرار دیا جاویگا اھ (تو اسباب غیر عادیہ کے ساتھ

کہ اُن میں دعا بھی ہے تو کل بدرجہ اولی باقی رہیگا)

قولہ تعالیٰ لما اٰمنوا کشفنا عنھم عذاب الخزی فیہ[۵۲۹] امکان ان یفیض علی المرید من الکرامات ما لا یطلع علیہ الشیخ کما لم یشعر یونس علیہ السلام بقبول ایمانھم

قولہ تعالیٰ لما اٰمنوا کشفنا عنھم عذاب الخزی ترجمہ (جب وہ ایمان لے آئے تو ہمنے رسوائی کے عذاب کو دنیوی زندگی میں اُنپر سے ٹال دیا) اس[۵۲۹] میں دلالت ہے اسپر کہ یہ امر ممکن ہے کہ مرید پر کوئی ایسا فیض ہو

وان کانت هذه کلها فی فضلة ببرکة الشیخ کایمانهم کان من برکاته علیه السلام

جسکی خبر شیخ کو نہ ہو جیسا حضرت یونس علیہ السلام کو ان کے قبول ایمان کی اطلاع نہ ہوئی گو وہ فیض شیخ ہی کی برکات سے تھا۔

قوله تعالیٰ افانت تکره الناس حتی یکونوا مومنین انکار علی التصدی لایمانهم بعد ان بلغهم مایجب علیه۔

قولہ تعالیٰ افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مؤمنین ترجمہ (سو کیا آپ لوگوں پر زبردستی کر سکتے ہیں جس میں وہ ایمان ہی لے آویں) اس میں دلالت ہے کہ بعد تبلیغ کے درپے ہونے کی ضرورت نہیں۔

قوله تعالیٰ قل انظروا ماذا فی السموات والارض دال علی ان النظر فی الخلق للحق لاینافی النظر الی الحق

قولہ تعالیٰ قل انظروا ماذا فی السموات والارض ترجمہ (آپ کہدیجئے کہ تم غور کرو کہ کیا کیا چیزیں ہیں آسمانوں میں اور زمین میں) اسپر دلیل ہے کہ خلق پر نظر کرنا حق کیلئے نظر الی الحق کے منافی نہیں۔

تمت سورة یونس

سورۂ یونس تمام ہوئی

ملحق من رسالة التائید + المذکورة فی اخر التمهید

اضافہ از رسالہ تائید

سورة یونس

سورہ یونس

قوله تعالیٰ بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمه هذه کلمة عامة وان نزلت بسبب تکذیبهم القرآن والغالب فی سجایا بنی آدم ان یکفروا ویکذبوا علما لم یعلموا ومنه قیل الناس اعداء ما جهلوا وقال الله تعالیٰ فی سورة الاحقاف فی هذا المعنی ایضا واذ لم یهتدوا به فسیقولون هذا افک قدیم فان کل ذلک توبیخ لکل مکذب یکذب الانبیاء والاولیاء فیما یعلمون منهم

قولہ تعالیٰ بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمه ترجمہ (بلکہ ایسی چیز کی تکذیب کرنے لگے جسکو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لائے) یہ کلمہ عام ہے گو سبب نزول اسکا صرف انکار قرآن کو جھٹلانا ہے اور اکثر آدمیوں میں غالب خصلت یہ ہے، کہ جسکو وہ نہیں جانتے اسکی تکذیب اور انکار کرتے ہیں اور اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ لوگ جس کو نہیں جانتے اسکے دشمن ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے سورہ احقاف میں اسی مضمون کو ارشاد فرمایا ہے (اسطرح) اور جبکہ یہ کفار قرآن کو نہیں سمجھ سکے تو اب یہی کہیں گے کہ یہ قدیمی جھوٹی باتیں ہیں تو یہ سب ہر ایسے شخص کی توبیخ ہے جو ایسے امر کا انکار کرے جسکو ابھی

ویسمعون - انتہت الملحقۃ

اور اولیا سے معلوم کرے اور سنے۔

اضافہ تمام ہوا

سورۃ ھود علیہ السلام

قولہ تعالیٰ ثم توبوا الیہ یمتعکم متاعا حسنا یرادبہ الحیوٰۃ الطیبہ التی تکون لمن عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مؤمن وفی الروح والمعنی کما قیل یعشکم فی امن وراحۃ ولعل ھذا لاینافی کون الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر ولاکون اشد الناس بلاءً الامثل فالامثل لان المراد بالامن منہ من غیر اللہ تعالیٰ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ وبالراحۃ طیب عیشہ برجاء اللہ تعالیٰ والتقرب الیہ حتی بعد المحنۃ منحۃ ۵ وتعذیبکم عذب لدی وجورکم علی بما یقضی الھوی لکم عدل

قولہ تعالیٰ وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا فیہ حمل بلیغ للعباد علی التوکل فی الرزق فی الروح ولایمنع من التوکل مباشرۃ الاسباب مع العلم بانہ سبحانہ مسبب لھا ولاینبغی ان یعتقد انہ لایحصل الرزق بدون مباشرۃ سبب وبالجملہ ینبغی الوثوق باللہ تعالیٰ وربط القلب بہ سبحانہ فما شاء کان ومالم یشأ لم یکن اھ

قولہ تعالیٰ ولئن اذقنا الانسان منا رحمۃ ثم نزعناھا منہ انہ لیؤس کفور ولئن اذقناہ

سورہ ہود علیہ السلام

قولہ تعالیٰ ثم توبوا الیہ یمتعکم متاعا حسنا ترجمہ (پھر اسکی طرف متوجہ رہو وہ تمکو وقت مقرر تک خوش عیشی دیگا) مراد اس سے حیوۃ طیبہ ہے جو ایسے شخص کے لئے مخصوص ہے جو ایمان اور عمل صالح کے ساتھ موصوف ہو اور روح میں ہے کہ مراد اس سے امن وراحت کی زندگی ہے اور یہ حدیث الدنیا سجن المؤمن اور حدیث اشد الناس بلاءً الامثل فالامثل کے منافی نہیں کیونکہ امن سے مراد امن من غیر اللہ ہے اور راحت سے مراد حق تعالیٰ پر نظر رکھنے اور اسکا قرب حاصل کرنے سے خوش عیشی ہونا ہے ایسا شخص شقت کو نعمت سمجھتا ہے۔

قولہ تعالیٰ وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا ترجمہ (اور کوئی جاندار روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اسکی روزی اللہ کے نہ ہو) اسمیں ترغیب عظیم ہے توکل فی الرزق کی اور روح میں ہے کہ اگر اسباب کو اس اعتقاد کے ساتھ اختیار کرے کہ اللہ تعالیٰ سبب ہے اور یہ اعتقاد نہو کہ بدوں اسباب کے رزق نہیں حاصل ہوتا تو یہ توکل کے منافی نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ وثوق اور راہ قلب حق تعالیٰ کے ساتھ ہونا چاہیئے۔

قولہ تعالیٰ ولئن اذقنا الانسان الی قولہ تعالیٰ عملوا الصلحت ترجمہ (اور اگر ہم انسان کو اپنی مہربانی

نعماء بعد ضراء مسته ليقولن ذهب السيئات عني انه لفرح فخور الا الذين صبروا وعملوا الصلحت۔ في الروح تضمن الاشارة الى انه ينبغي للعبد ان يكون في السراء والضراء واثقا بربه تعالى متوكلا عليه غير محتجب عنه برويته الاسباب لئلا يحصل له الياس والكفران والبطر والفخر بذلك وجودا وعدما وقد افاد سبحانه ان من بحايا الانسان في الشدة بعد الرحمة الياس والكفران وبالنعماء بعد الضراء الفرح والفخر الا الذين صبروا مع الله تعالى في حالتي النعماء والضراء والشدة والرخاء اهـ ملخصا

قوله تعالى فلعلك تارك بعض ما يوحى اليك وضايق به صدرك۔ في الروح اى تارك تبليغ بعض ما يوحى اليك اهـ قلت لضيق الصدر الذي يمنع عن الكلام كما في الروح لما كان مقتضى الطباع البشرية عدم نشاط المتكلم اذا لم يجد محلا قابلا لكلامه وضيق صدره من ذلك هيج جل شانه نشاط نبيه بما انزل عليه من هذه الاية الكريمة اهـ قلت والترجي فلعل طبعي اى هذا الترجي مقتضى الطبع وان لم يقع الترك ففيه امران الاول انقباض قلب الشيخ اذا لم يرغب المريد في كلامه والثاني اذا كان الارشاد ضروريا ينبغي للشيخ ان لا يعمل بمقتضى ذلك الانقباض

قوله تعالى فان لم يستجيبوا لكم فاعلموا انما انزل بعلم الله وهذا العلم وان كان حاصلا للمخاطبين المؤمنين قبل ظهور

کا مزہ چکھا کر اس سے چھین لیتے ہیں تو وہ ناامید اور ناشکر ہو جاتا ہے اور اگر اسکو کسی تکلیف کے بعد جو کہ اسپر واقع ہوئی ہو کسی نعمت کا مزہ چکھا دیں تو کہنے لگتا ہے کہ میرا سب دکھ درد رخصت ہوا وہ اترانے لگتا ہے شیخی بگھارنے لگتا ہے مگر جو لوگ مستقل مزاج ہیں اور نیک کام کرتے ہیں) روح میں ہے اس شکایت میں اس طرف اشارہ ہے کہ بندہ کو ہر حالت میں عیش ہو یا بلا ہو حق تعالیٰ ہی پر وثوق اور توکل چاہیئے چنانچہ انسان کی طبعی حالت کو بیان فرما کر (کہ رحمت کے بعد شدت ہونے پر یاس و کفران اور مصیبت کے بعد نعمت ہونے سے فرح اور فخر کرتا ہے) صابرین کو مستثنے فرمایا مضمون بالا کی طرف مشیر ہے۔

قولہ تعالیٰ فلعلك تارك بعض ما يوحى اليك وضايق به صدرك ترجمہ (سو شاید آپ ان احکام میں سے جو کہ آپ کے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجے جاتے ہیں بعض کو چھوڑ دینا چاہتے ہیں اور آپکا دل اس بات سے تنگ ہوتا ہے) ترک بعض وحی سے مراد ترک تبلیغ بعض وحی ہے اور سبب اسکا ضیق صدر ہے جو کلام سے مانع ہوتا ہے جبکہ متکلم مخاطب صحیح و محل قابل نہیں پاتا اور یہ لعل ترجی طبعی کیلئے ہے گو اسکے مقتضا یعنی ترک کا وقوع نہیں ہوا۔ تو اس میں دو امر پر دلالت ہوئی، ایک یہ کہ مرید کو جب کلام شیخ کی طرف رغبت و توجہ نہیں ہوتی شیخ کا قلب منقبض ہو جاتا ہے دوسرا یہ کہ اگر ارشاد ضروری ہو تو شیخ کو اس انقباض کے مقتضا یعنی ترک کلام پر عمل نہ کرنا چاہیئے۔

قولہ تعالیٰ فان لم يستجيبوا لكم فاعلموا انما انزل بعلم الله ترجمہ (پھر یہ کفار اگر تم لوگوں کا کہنا نہ کریں تو تم یقین کر لو کہ یہ قرآن اللہ ہی کے علم سے اترا ہے)

آداب البلاء والنعماء ۵۳۴ ۵۳۴ — بلا اور نعما کے آداب

۵۳۴ ۵۳۴ ۵۳۵ — انقباض المرشد لقلة رغبة المسترشد — مسترشد کی قلت رغبت سے مرشد کے قلب کا منقبض ہونا

۵۳۵ ۵۳۵ ۵۳۶ — عدم مخالفة الشيخ بمخالفة الانقباض من كلام حق — محض انقباض سے شیخ کا ضروری ارشاد کا ترک نہ کرنا

عجز الکفار لکن المراد قوۃ ھذا العلم فدل علی ان الخوارق لھا دخل فی قوۃ الاعتقاد۔

اور یہ علم تو مومنین کو عجز کفار کے ظاہر ہونے کے قبل بھی حاصل تھا تو مراد اس سے اس علم کی قوت ہے تو اسمیں دلالت ہوئی کہ خوارق کو قوت اعتقاد میں خاص دخل ہے۔

قولہ تعالیٰ من کان یرید الحیوۃ الدنیا الخ

فی الروح یرید بعلمہ الذی ھو بظاھرہ من اعمال الاخرۃ الحیوۃ الدنیا کالجاہ والمال نوف الیھم اعمالھم ای جزاءھا فیھا ان شئنا وھم فیھا لا یبخسون ای لا ینقصون شیئا منھا الی اخر ما قال قلت ودخل فی عمومہ اللذات النفسانیۃ والمواجید الطبعیۃ لکونھا من الدنیا۔

ترجمہ (جو شخص محض حیات دنیوی اور اسکی رونق چاہتا ہے) روح میں اسطرح تفسیر کی ہے کہ جو شخص اپنے عمل اخروی سے حیات دنیا کا مثل جاہ اور مال کا قصد کرے ہم انکو اُن کے اعمال کی جزا دنیا میں پوری دیدیتے ہیں بشرطیکہ ہم چاہیں الخ اھ میں کہتا ہوں کہ اسکے عموم میں لذات نفسانیہ اور مواجید طبعیہ بھی داخل ہو گئے کیونکہ یہ بھی دنیا ہی میں داخل ہیں۔

قولہ تعالیٰ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا۔ ونظیرہ من یظھر الولایۃ من نفسہ ودعواہ ویتکلم بکلام اھلھا وھو فی الباطن افسق واجھل۔

ترجمہ (اور ایسے شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے) اور اسی کی نظیر وہ شخص ہے جو اپنی وضع و دعوی سے ولایت ظاہر کرتا ہو اور اولیاء اللہ کے کلمات کے ساتھ تکلم کرتا ہو مگر باطن میں فاسق اور جاہل ہو۔

قولہ تعالیٰ حاکیا عن قوم نوح علیہ السلام وما نریک اتبعک الا الذین ھم اراذلنا فیہ رد علی من خص الولایۃ بالشریف النسبی نعم خص اللہ تعالی النبوۃ باھل الشرف لما فیہ من الحکم المختصۃ بالنبوۃ

ترجمہ (اور ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارا اتباع اُن ہی لوگوں نے کیا ہے جو ہم میں بالکل رذیل ہیں) اس میں اُس شخص پر رد ہے جو ولایت کو شریف عرفی کے ساتھ خاص سمجھا ہے البتہ نبوت کو اللہ تعالیٰ نے شرفاء کے ساتھ خاص فرمایا ہے چونکہ اسمیں وہ مصلحتیں ہیں جو نبوت سے مقصود ہیں (کہ لوگ انکا اتباع کریں اور شرفاء کے اتباع سے شرفاء کو بھی عار نہیں آتی)

قولہ تعالیٰ انلزمکموھا وانتم لھا کارھون

فی الروح کانہ علیہ السلام اراد انہ لا یکون الزام ذلک مع الکراھۃ لکن ان شئتم تلقیہ فزکوا انفسکم واترکوا انکارکم حتی یظھر علیکم

ترجمہ (تو کیا ہم اسکو تمہارے گلے مڑھدیں اور تم اُس سے نفرت کئے چلے جاؤ) روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے اسطرف کہ منکر کو اہل اللہ سے استفادہ نہیں ہو سکتا

اثر نور الارادۃ فتقبلوا ذلک۔ وفیہ اشارۃ الی ان المنکر لا یمکن لہ الاستفاضۃ من اھل اللہ تعالی ولا یکاد ینتفع بہم مادام منکرا ومن لم یعتقد لم ینتفع اھ

اور جب تک وہ منکر رہیگا اُن سے منتفع نہیں ہوسکتا

کون سے انوار ماخوذ الاستفاضہ ۵۴۱

قولہ تعالی ویا قوم لا اسالکم علیہ مالا ھکذا ینبغی ان یکون علیہ الشیوخ فان طلب المال مما قوی موانع الناس عن الاسترشاد واری فی زماننا التجنب عنہ ولو بمصارف الخیر فان العقول ضعیفۃ والشح غالب فیقعون فی ریبۃ بادنی شبھۃ حب الدنیا واللہ متولی امور الخیر من غیر توقفہا علی ھذا السوال۔

قولہ تعالی ویا قوم لا اسالکم علیہ مالا ترجمہ (اور اے میری قوم میں تم سے اسپر کچھ مال نہیں مانگتا) مشائخ کو بھی ایسا ہی ہونا چاہئے کیونکہ مال کی طلب لوگوں کو استرشاد سے اقوی موانع سے ہے۔ اور میری رائے میں تو مصارف خیر کے لئے بھی چندہ کرنا مشیخ کو زیبا ہے عقول ضعیف ہیں اور بخل وحرص غالب ہے حب دنیا کے ادنی شبہ سے بھی لوگ شک میں پڑجاتے ہیں اور امور خیر کا اللہ تعالی کفیل ہے وہ ہمارے چندہ مانگنے پر موقوف نہیں

اثنا الاجتناب عن طلب المال ولو لکون نفسہ ۵۴۲ طلب مال کے وقت خیر کے لئے بھی ذاتی کے لئے نہ ہو ۵۴۲

قولہ تعالی ویقوم من ینصرنی من اللہ ان طردتہم فی الرماح قال ابو عثمان فی الایۃ وانا بعرض عمن اقبل علی اللہ تعالی فان من اقبل علی اللہ تعالی بالحقیقۃ اقبل اللہ تعالی علیہ ومن اعرض عمن اقبل اللہ تعالی علیہ فقد اعرض عن اللہ سبحانہ اھ ففیہ من حقوق الطالب علی الشیخ مالا یخفی۔

قولہ تعالی ویقوم من ینصرنی من اللہ ان طردتہم ترجمہ (اور اے میری قوم اگر میں انکو نکال بھی دوں تو مجھکو خدا کی گرفت سے کون بچالیگا) اسمیں طالب کے حقوق شیخ پر مذکور ہیں یعنی جو شخص حق تعالی کی طرف متوجہ ہو اُس سے اعراض نہ چاہئے کیونکہ اُسکی طرف حق تعالے بھی متوجہ ہوتے ہیں تو اُس سے اعراض کرنا حق تعالی سے اعراض کرنا ہے۔

حقوق الطالب الصادق علی الشیخ ۵۴۳ طالب صادق کے حقوق شیخ پر ۵۴۳

قولہ تعالی ولا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول انی ملک نص علی ان المرشد لا یلزم ان یکون صاحب تصرف ولا صاحب الکشف ولا ممتازا عامۃ الناس فی الضرویات البشریۃ وانما یلزم کونہ صاحب العلم والعمل۔

قولہ تعالی ولا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول انی ملک ترجمہ (اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے تمام خزانے ہیں اور نہ میں تمام غیب کی باتیں جانتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں) اسمیں تصریح ہے کہ صاحب ارشاد کا صاحب تصرف یا صاحب کشف یا ضروریات بشریہ میں عامہ بشر سے ممتاز ہونا ضروری نہیں البتہ اُسکا علم وعمل کے ساتھ متصف ہونا ضروری ہے

التنصیص بانہ لا یشترط فی المرشد ۵۴۴ تشریح ہے کہ مرشد کو ۵۴۴

قولہ تعالی قال انما یاتیکم بہ اللہ ان شاء وھذا ھو شان المحقین بخلاف المبطلین

قولہ تعالی انما یاتیکم بہ اللہ ان شاء ترجمہ (انہوں نے فرمایا کہ اسکو تو اللہ تعالی بشرطیکہ اسکو منظور ہو

حیث یدعون ان من خالفنی یکون حالہ کذا! ومالہ کذا۔

تمہارے سامنے لاویگا) اور ایسا کہنا بھی شان ہے محققین کی بخلاف اہل باطل کے کہ وہ ایسے دعوی کرتے ہیں کہ

جو شخص میری مخالفت کریگا اُسکا ایسا حال ہوگا اور ایسا قال ہوگا۔

قولہ تعالی ولا ینفعکم نصحی ان اردت ان انصح لکم ان کان اللہ یرید ان یغویکم ۔ ترجمہ (اور میری خیرخواہی تمہارے کام نہیں آسکتی گو میں تمہاری کیسی ہی خیرخواہی کرنا چاہوں جبکہ اللہ ہی کو تمہارا گمراہ کرنا منظور ہو) اسمیں دلیل ہے اسپر کہ ہدایت شیخ کے قبضہ میں نہیں۔

قولہ تعالی ولا ینفعکم نصحی ان اردت ان انصح لکم ان کان اللہ یرید ان یغویکم فیہ ان الھدایۃ لیست بید الشیخ۔

قولہ تعالی قال ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون فیہ ان الانتقام بالجواب بالمثل لا ینافی مکارم الاخلاق۔

قولہ تعالی قال ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون ۔ ترجمہ (آپ فرماتے کہ اگر تم ہمپر ہنستے ہو تو ہم تمپر ہنستے ہیں جیسا تم ہمپر ہنستے ہو) اسمیں دلالت ہے اسپر کہ جواب بالمثل سے انتقام لینا مکارم اخلاق کے منافی نہیں۔

قولہ تعالی ونادی نوح ابنہ وکان فی معزل یا بنی ارکب معنا مع قولہ تعالی لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم دل علی ان مباشرۃ الاسباب الماذون فیہا لا یخالف التوکل و انما یخالفہ مباشرۃ الاسباب الغیر الماذون فیہا کانضمام کنعان الی الجبل ح

قولہ تعالی ونادی نوح ابنہ وکان فی معزل یا بنی ارکب معنا مع قولہ تعالی لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم ۔ ترجمہ (اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ علیحدہ مقام پر تھا کہ اے میرے پیارے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہوجا۔ مع قولہ تعالی۔ نوح نے فرمایا کہ آج اللہ کے قہر سے کوئی بچانے والا نہیں لیکن جسپر وہی رحم کرے) اسمیں دلیل ہے اسپر کہ اسباب ماذون فیہا کی مباشرت توکل کے مخالف نہیں جیسے کشتی نوح میں سوار ہونا البتہ اسباب غیر ماذون فیہا کی مباشرت منافی توکل ہے جیسے کنعان کا پہاڑ کی پناہ لینا۔

قولہ تعالی قال یا نوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح۔ فی الروح اشار الی ان النسب اذا لم یحط بالصلاح کان غریقا فی بحر العدم ۔ فما ینفع الاصل من ھاشم اذا کانت النفس من بالہ ام

قولہ تعالی قال یا نوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح ۔ ترجمہ (اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا کہ اے نوح یہ شخص تمہارے گھر والوں میں نہیں یہ تباہ کار ہے) روح میں ہے کہ اسمیں اشارہ ہے اسطرف کہ جب شرف نسب کے ساتھ صلاح نہ ہو وہ کالعدم ہے۔

قولہ تعالی فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم فی الروح عن القاضی ما لیس لک علم بانہ صواب او غیر صواب فیکون النھی واردا

قولہ تعالی فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم ۔ ترجمہ (سو مجھسے ایسی چیز کی درخواست مت کر جسکی تم کو خبر نہیں) یعنی جسکے صواب و غیر صواب ہونیکا علم نہ ہو تو یہ

فی مشتبهه الحال ویفهم منه حال معلوم الفساد بالطریق الاولی اھ وعلیه یحال ادعیة مشایخ زماننا یدعون بکل ما یطلب منهم الدعاء له حلالا کان او حراما من الخصومات والمناصب وحال دعاء بعض المشتغلین بالطریق ببعض الاحوال التی لا علم لهم بنفعها وضرها۔

مشتبہ الحال دعا سے نہی ہے اور جو امر معلوم الفساد ہو اُسکی دعا سے نہی بدرجہ اولیٰ معلوم ہوگی کذا فی الروح اور اس سے ہمارے زمانہ کے مشایخ کی دعاؤں کا حال معلوم ہوتا ہے کہ اُن سے جس امر کے لئے دعا کی درخواست کیجاوے وہ اُسکے لئے دعا کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اسیطرح بعض سالکین بعض احوال و مواجید کی دعا کرتے ہیں حالانکہ انکا ضرر و نفع کچھ معلوم نہیں

قولہ تعالیٰ ویٰقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیه یرسل السماء علیکم مدرارا ویزدکم قوة الی قوتکم۔ فیه دلیل علی ان للطاعة مدخلا فی راحة الدنیا وطیب عیشها وهو مشاهد

قولہ تعالیٰ ویٰقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیه یرسل السماء علیکم مدرارا ویزدکم قوة الی قوتکم۔ ترجمہ (اور اے میری قوم تم اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اُسکی طرف متوجہ ہو وہ تم پر خوب بارشیں برساویگا اور تمکو اور قوۃ دیکر تمہاری قوۃ میں ترقی کردیگا) اسمیں دلیل ہے اسپر کہ طاعات کو راحت دنیویہ و خوش عیشی میں بھی دخل ہے اور اسکا مشاہدہ ہوتا ہے

قولہ تعالیٰ فکیدونی جمیعا وهذا من القول مزالتوکل بمکان اقصی کما لا یخفی لانه علیه السلام کما فی الروح کان مفردا بین جمع عتاة جبابرة عطاش الی اراقة دمه یرمونه عن قوس واحدة وقد خاطبهم بما خاطبهم وحقرهم والههم وهیجهم علی ما هیجهم الخ

قولہ تعالیٰ فکیدونی جمیعا ترجمہ (سو تم سب ملکر میرے ساتھ داؤگھات کرلو) اس سے ہود علیہ السلام کا بڑا قوی توکل معلوم ہوتا ہے کیونکہ آپ ان تمام جبابرہ متمردین میں تنہا تھے پھر بھی آپ نے اُن کی اور اُن کے معبودوں کی کیسی مذمت کی اور اُن کو کیسے مشتعل کیا۔

قولہ تعالیٰ وعصوا رسله۔ سمی عصیان هود علیه السلام عصیان الرسل بناء علی ان عصیان رسول واحد بمنزلة عصیان الرسل جمیعهم لان الجمیع متفقون علی المقصود وفیه اشارة الی الانکار علی بعض المقبولین کالانکار علی جمیعهم لاتحاد مبدأهم ومنتهاهم

قولہ تعالیٰ وعصوا رسله۔ ترجمہ (اور اُسکے رسولوں کا کہنا نہ مانا) ایک رسول کے عصیان کو سب رسل کا عصیان اس لئے کہا گیا کہ مقصود سب کا واحد ہے اور اس میں اشارہ ہوگیا کہ بعض مقبولین پر انکار ایسا ہی ہے جیسے سب مقبولین پر کیونکہ ان سب کا مقصود ایک ہی ہے۔

قولہ تعالیٰ الا بعدا لعاد قوم هود۔ دلیل

قولہ تعالیٰ الا بعدا لعاد قوم هود ترجمہ (خوب سنا

علی ان الدعاء علی المعاندین للحق بالهلاک لاینافی الکمال۔

قولہ تعالیٰ فما لبث ان جاء بعجل حنیذ فی الروح وفیما قص اللہ تعالیٰ عنا عن ابراہیم علیہ السلام اشارۃ الی بعض اٰداب الفتوۃ فقد قالوا ان من اٰدابها اذا نزل الضیف ان یبدأ بالکرامۃ فی الانزال ثم یثنی بالکرامۃ بالطعام۔ وفی هذه القصۃ دلیل علی انه قد ینسد باب الفراسۃ علی الکاملین لحکم یریدها اللہ تعالیٰ ومن ذلک لم یعرف ابراهیم علیہ السلام وکذا لوط علیہ السلام الملئکۃ علیہم السلام اھ

رخصت سے دوری ہوئی عاد کو جو کہ ہود کی قوم تھی) اسمیں دلیل ہے اسپر کہ معاندین حق پر ہلاکت کی دعا کرنا کمال کے منافی نہیں

قولہ تعالیٰ فما لبث ان جاء بعجل حنیذ ترجمہ (پھر دیر نہیں لگائی کہ ایک تلا ہوا بچھڑا لائے) اس میں دو امر پر دلالت ہے۔ ایک بعض آداب ضیافت پر کہ پھرانے میں اکرام کرے پھر طعام سے اکرام کرے۔ دوسرے اس پر کہ بعض اوقات بعض حکمتوں کے سبب کاملین کو بھی کشف نہیں ہوتا چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور اسیطرح حضرت لوط علیہ السلام نے اول وہلہ میں ملئکہ کو نہیں پہچانا۔

قولہ تعالیٰ اٰلد وانا عجوز وهذا بعلی شیخا دل علی ان التعجب بالنظر الی الاسباب لاینافی کمال الیقین بالمسبب۔

قولہ تعالیٰ اٰلد وانا عجوز وهذا بعلی شیخا ترجمہ (اب میں بچہ جنونگی بڑھیا ہو کر اور یہ میرے میاں بن کل بوڑھے) اسمیں دلیل ہے اسپر کہ اسباب کے اعتبار سے تعجب کرنا مسبب الاسباب کے ساتھ کامل یقین رکھنے کے منافی نہیں۔

قولہ تعالیٰ اتعجبین من امر اللہ الخ۔ دلیل علی ان الملئکۃ یصح ان تتکلم مع غیر النبی۔

قولہ تعالیٰ اتعجبین من امر اللہ ترجمہ (فرشتوں نے کہا کہ کیا تم خدا کے کاموں میں تعجب کرتی ہو) یہ دلیل ہے کہ ملائکہ کا غیر نبی کے ساتھ کلام کرنا ممکن ہے۔

قولہ تعالیٰ فلما ذهب عن ابراهیم الروع وجاءته البشری یجادلنا فی قوم لوط۔ فی الروح وکانت مجادلته علیہ السلام من اٰثار مقام الادلال علی ما قیل اھ

قولہ تعالیٰ۔ فلما ذهب عن ابراهیم الروع وجاءته البشری یجادلنا فی قوم لوط ترجمہ (پھر جب ابراہیم کا وہ خوف زائل ہو گیا اور اُن کو خوشی کی خبر بھی تو ہم سے لوط کی قوم کے بارہ میں جدال کرنا شروع کیا) روح میں ہے کہ بعض کا قول ہے کہ یہ مجادلہ اٰثار مقام ادلال سے ہے۔

قولہ تعالیٰ قال یقوم هؤلاء بناتی فی الروح ای فتزوجوهن فقد اراد علیہ السلام بذلک وقایۃ ضیفه وهو غایۃ الکرم اھ وفیه دلالۃ علی تقدیم المصلحۃ الشرعیۃ

قولہ تعالیٰ قال یقوم هؤلاء بناتی ترجمہ (لوط نے فرمانے لگے کہ اے میری قوم یہ میری بیٹیاں موجود ہیں) روح میں ہے کہ مطلب یہ کہ اُن سے نکاح کر لو اور مقصود اس سے اپنے مہمانوں کی ایذا کا بچانا تھا اھ اور اس میں

۵۵۴ الدعاء علی المعاندین للحق بالهلاک لاینافی الکمال
۵۵۵ بعض اٰداب الضیافات
۵۵۶ علم الفراسۃ الکشف
۵۵۷ التعجب لایناقی الیقین
۵۵۸ کلام الملئکۃ مع غیر النبی
۵۵۹ اصل الروح
۵۶۰ جواز التزوج علی وجہ الصلاح

على العرف وعدم اعتداد العرف بمقابلة الشرع فان عرض البنات بنفسه وان كان خلاف المتعارف لكن لم يبال به في تحصيل المقصود الشرع الذي هو وقاية الضعيف۔

دلالت ہے کہ عرف و رسم پر مصلحت شرعی مقدم ہے اور شرع کے مقابلہ میں عرف کا اعتبار نہیں چنانچہ اپنی لڑکیوں کا خود پیش کرنا عرف کے خلاف تھا لیکن آپ نے بمقابلہ وقایہ ضعیف کے کہ مقصود شرعی ہے اسکی کچھ پروانہ کی

قولہ تعالیٰ ان اريد الا الاصلاح ما استطعت وما توفيقي الا بالله۔ فيه جمع بين وظائف المرشد من السعي في الاصلاح مع الاخلاص ومن التوكل فيه فلا يتكاسل على السعي ولا يترك السعي لاجل التوكل۔

قولہ تعالیٰ ان اریدالا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔ ترجمہ (میں تو اصلاح چاہتا ہوں جہانتک میرے امکان میں ہے اور مجھکو جو کچھ توفیق ہوجاتی ہے صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے) اس میں وظائف شیخ کے جمع کئے گئے ہیں کہ خلوص کے ساتھ اصلاح میں سعی بھی کرے اور اُس سعی میں توکل بھی کرے نہ توکل کے سبب سعی چھوڑے اور نہ صرف سعی پر بھروسہ کرے

قولہ تعالیٰ فاما الذين شقوا ففي النار الى قوله الا ما شاء ربك وقوله تعالى واما الذين سعدوا ففي الجنة الى قوله الا ما شاء ربك اسهل ما قيل في الايتين من التوجيهات ان المراد بالشقي والسعيد المسئ والمحسن عملا سواء كان مؤمنا او كافرا ويكون ما بمعنى من فالمعنى فاما من صار شقيا في النار الا من شاء ربك منهم فيخرج من النار وهو المؤمن والمطيع في الجنة الا من شاء ربك وهو الذي ختم له على معصية ويجوز ان يقال كل شقي اي كافر في النار الا من صار سعيدا اي مؤمنا وكل سعيد اي مؤمن في الجنة الا من صار شقيا اي كافرا فان قلت الاية على انه لا ينبغي الاغترار بالطاعة ولا الياس بالعصيان فالامر بيد الله تعالى وفي الروح ومن الناس من تمسك بصدر الاية انه لا يبقى في النار احد ولم يقل بذلك في الجنة وتقوى مطلبه ذاك بما اخرجه

قولہ تعالیٰ فاما الذین شقوا ففی النار الی قولہ الا ما شاء ربک وقولہ تعالیٰ واما الذین سعدوا ففی الجنۃ الی قولہ الا ما شاء ربک۔

ترجمہ (سو جو لوگ شقی ہیں وہ تو دوزخ ویسے حال میں۔ الی قولہ ہاں اگر خدا ہی کو منظور ہو تو دوسری بات ہے وقولہ تعالیٰ اور رہ گئے وہ لوگ جو سعید ہیں۔ سو وہ جنت میں ہوں گے الی قولہ

ہاں اگر خدا ہی کو منظور ہو تو دوسری بات ہے) سہل توجیہ اسکی یہ ہے کہ سعید و شقی سے مراد نیک کار اور بدکار لیا جاوے خواہ مومن ہو یا کافر اور ما کو من کے معنے میں کہا جاوے پس معنی یہ ہیں کہ عاصی نار میں ہوگا مگر جسکو خدا چاہے یعنی ایمان لے آوے اور مطیع جنت میں ہوگا مگر جسکو خدا چاہے یعنی اسکا خاتمہ کفر پر ہوجاوے پس اسمیں دلالت ہے اسپر کہ نہ طاعت پر ناز

ابن المنذر عن الحسن قال قال عمر لو لبث اهل النار فی النار کقدر رمل عالج لکان لهم یوم یخرجون فیه - وبما اخرج اسحق بن راهویه عن ابی هریرة قال سیاتی علی جهنم یوم لا یبقی فیها احدٌ وقرأ واما الذین شقوا الایة واخرج ابن المنذر وابو الشیخ عن ابراهیم قال ما فی القرآن ایة ارجی لاهل النار من هذه الایة خالدین فیها ما دامت السمٰوٰت والارض الا ما شاء ربک قال وقال ابن مسعود لیاتین علیها زمان تصفق فیه ابوابها واخرج ابن جریر عن الشعبی قال جهنم اسرع الدارین عمرانا واسرعهما خرابا الی غیر ذلک من الاثار وقد نص ابن الجوزی علی وضع بعضها کخبر عن عبد الله بن عمرو بن العاص یاتی علی جهنم یوم ما فیها من این آدم احد تصفق ابوابها کانها ابواب الموحدین - واول البعض بعضها ومر شئ من الکلام فی ذلک - وانت تعلم ان خلو الکفار مما اجمع علیه المسلمون ولا عبرة بالمخالف والقواطع اکثر من ان تحصی ولا یقاوم واحد امنها کثیرا من هذه الاخبار والادلیل فی الایة علی ما یقوله المخالف لما علمته من الوجوه فیها اھ

کرے اور نہ عصیان میں مایوس ہو - اور جنھوں نے اس آیت سے فنا نار پر استدلال کیا ہے اُن کے جواب میں اتنا کہدینا کافی ہے اذ اجاء الاحتمال بطل الاستدلال پھر اجماع وقواطع اسکے خلاف پر اُسکے بطلان کی مستقل دلیل ہیں - اور تفصیل اصل عربی میں ہے -

قولہ تعالیٰ فاستقم کما امرت - فی الروح ای فی القیام بحقوق الحق والخلق وذلک بالمحافظة علی حقوقه تعالی والتعظیم لامره والتسدید لخلقه مع شهود الکثرة فی الوحدة والوحدة فی الکثرة من غیر اخلال ما من شرائط التعظیم - وان الاستقامة المامور بها صلی الله علیه وسلم فوق الاستقامة المامور بها من معه علیه الصلوٰة والسلام والعطف لا یقتضی اکثر من المشارکة فی مطلق الفعل اھ

قولہ تعالیٰ فاستقم کما امرت ومن تاب معک

ترجمہ (تو آپ جسطرح کہ آپ کو حکم ہوا ہے مستقیم رہیئے اور وہ لوگ بھی جو کفر سے توبہ کرکے آپ کی ہمراہی میں ہیں)

حاصل استقامت کا یہ ہے حقوق خلق وحق کا ادا کرنا اور کثرت کا وحدت میں اور وحدت کا کثرت میں مشاہدہ کرنا اور آپ کی استقامت اور ہے اور آپکے اتباع کی اور

قولہ تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار - فی الروح ویشمل النهی حینئذ مداهنتهم وترک التغلیظ علیهم مع القدرة والتزیی بزیهم وتعظیم ذکرهم ومجالستهم من غیر داع شرعی وکذا القیام لهم ونحو ذلک قال الحسن جمع الدین فی لا ترکنوا

قولہ تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ترجمہ (اور ان ظالموں کی طرف مت جھکو کبھی تمکو دوزخ کی آگ لگ جاوے) اسمیں مداہنت اور باوجود قدرت کے نکیر نہ کرنا اور اُن کی وضع اختیار کرنا اور اُن کی تعظیم اور بدون ضرورت شرعیہ کے اُن کی مجالست سب اس نہی میں داخل ہوگیا کذا فی الروح

یعنی لاتطغوا ولا ترکنوا اھ

قولہ تعالیٰ ان الحسنات یذھبن السیات فی الروح قال الواسطی انوار الطاعات تذھب بظلم المعاصی - وقال یحیی بن معاذ ان اللہ سبحانہ وتعالیٰ لم یرض للمؤمن بالذنب حتی ستر ولم یرض بالستر حتی غفر ولم یرض بالغفران حتی بدل فقال سبحانہ ان الحسنات یذھبن السیات وقال تعالیٰ فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات اھ والکلام باطلاقہ یشمل انقلاع مادۃ المعصیۃ بغلبۃ ملکۃ الطاعۃ وھو مشاھد

قولہ تعالیٰ ولذالک خلقھم - فی الروح وذالک الاختلاف خلقھم وذالک لیکونوا مظاھر جمالہ وجلالہ ولطفہ وقھرہ اھ ولا منافات بینہ وبین قولہ تعالیٰ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون لان الاول غایۃ تکوینیۃ والثانی غایۃ تشریعیۃ -

قولہ تعالیٰ وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فؤادک - دل علی ان القصص المقبولین تاثیرۃ فی القلوب تثبیتا وتقویۃ وتنشیطا ومن ثم اھتم القوم بسرد حکایات الاولیاء وجمعھم

تمت سورۃ ھود

ملحقہ من رسالۃ التائید - المذکورۃ فی اخر التمھید

سورۃ ھود

قولہ تعالیٰ ان الحسنات یذھبن السیات

ترجمہ (بیشک نیک کام مٹا دیتے ہیں بُرے کاموں کو) یعنی انوار طاعت سے ظلمات معصیت کی دور ہو جاتی ہیں کذا فی الروح - اور اسمیں یہ بھی داخل ہے کہ طاعت کے ملکہ کے غلبہ سے معصیت کا مادہ مضمحل ہو جاوے

قولہ تعالیٰ ولذالک خلقھم ترجمہ (اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اسیواسطے پیدا کیا ہے) روح میں ہے کہ اس اختلاف کیلئے اُن کو اسلئے پیدا کیا کہ وہ اُسکے جمال یعنی لطف اور اُسکے جلال یعنی قہر کے مظاہر ہوں اھ اور ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کے منافی نہیں ایک غایۃ تکوینیہ ہے ایک غایۃ تشریعیہ -

قولہ تعالیٰ وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فؤادک ترجمہ (اور پیغمبروں کے قصوں میں سے ہم یہ سارے قصے آپ سے بیان کرتے ہیں جنکے ذریعہ سے ہم آپکے دل کو تقویت دیتے ہیں) اسمیں دلیل ہے کہ مقبولین کے قصص کو قلوب کے تثبیت وتقویت وتنشیط میں خاص اثر اور دخل ہے اسی لئے بزرگوں نے اولیاء کی حکایات جمع کرنیکا خاص اہتمام فرمایا ہے -

سورہ ہود تمام ہوئی

اضافہ از رسالہ تائید

سورہ ہود

قولہ تعالیٰ وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فؤادک ان ذلک یدل علی ان احوال الاولیاء والعرفاء لا تخلوا ایضا عن مثل ذلک الشکوک سیما عند اجتماع الناس علی تشکیکہم فیما ہم فیہ ان ذلک خیالات وما خولیات ووساوس الشیاطین وہواجس النفوس والقاء العفاریت وامثالہا وکان قصص الانبیاء وحکایات المشایخ المتقدمۃ والتفکر فی احوالہم تثبیتا لفؤادہم علی ما ہم فیہ کما للانبیاء ولہذا قالوا لابد للسالک من الشیخ الماہر الفاضل العارف بواقعات المشایخ واحوالہم واوقاتہم فافہم۔

قولہ تعالیٰ وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فؤادک ترجمہ (اور اخبار انبیاء میں سے ہم ایسی خبریں آپ سے بیان کرتے ہیں جس سے آپ کے قلب کو ہم مضبوط کردیں) یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ احوال اولیا اور عارفین کے بھی اس قسم کے شکوک سے خالی نہیں ہوتے (یعنی اثناء سلوک میں ایسے احوال پیش آتے ہیں کہ اُنکے تدبر کے لئے اکابر کے حالات یاد دلانے کی ضرورت ہوتی ہے) بالخصوص جب لوگ اُنکے واردات میں شک ڈالنے پر جمع ہوں کہ یہ خیالات اور مالیخولیا اور وسوسہ شیطانی اور خطرات نفسانی اور القاء شیطانی ہیں اور اس قسم کی باتیں کہتے ہیں اور انبیاء کے قصے اور مشایخ متقدمین کی حکایتیں اور ان حضرات کے حالات میں غور کرنا یہ سب اُن کے واردات وحالات موجودہ پر اُن کی ثبات قلب کا سبب ہوجاتے ہیں جسطرح انبیاء کے لئے تھا اور اسی لئے مشایخ نے فرمایا ہے کہ سالک کے لئے ایسا شیخ ضرور ہونا چاہئے جو ماہر ہو فاضل ہو واقعات مشایخ کو اور اُن کے حالات اور اوقات کو خوب جانتا ہو خوب سمجھ لو۔

قولہ تعالیٰ والیہ یرجع الامر کلہ دلالۃ علی صحۃ ما یقولہ المشایخ فی السیر الی اللہ تعالیٰ ان کل شئ فی السیر والرجوع الی اللہ دائما حتی یصل الیہ واذا وصل الی اللہ جل وعلا فقد انتہی سیرہ الی اللہ تعالیٰ۔ ومن ہنا قال ان الی ربک المنتہی وان الصالحین یتنعمون فی صفات الالطاف والکرم وان الطالحین یحترقون بنیران القہر والنقم

قولہ تعالیٰ والیہ یرجع الامر کلہ ترجمہ (اور اُسی کیطرف ہر امر لوٹتا ہے) اس میں مشایخ کے اس مقولہ کی صحت پر دلالت ہے جو اُنہوں نے سیر الی اللہ کے بارہ میں فرمایا ہے کہ ہر شے اللہ کی طرف سیر اور رجوع میں ہمیشہ رہتی ہے یہانتک کہ اللہ تک پہونچ جاوے پھر جب وہ اللہ تک پہونچ جاتی ہے تو اُسکی سیر الی اللہ ختم ہوجاتی ہے۔ اور اسی مقام سے فرمایا ہے بیشک تیرے رب ہی کی طرف انتہا ہے اور بعد منتہی ہونے کے نیک لوگ صفات الطاف وکرم سے عیش حاصل کرتے ہیں اور بدبخت قہر وغضب کی آگ میں جلتے رہتے ہیں۔

انتہت الملحقۃ

سورۃ یوسف

اضافہ تمام ہوا

سورہ یوسف علیہ السلام

بیان اس امر کا کہ حال غیر شیخ کے سامنے بیان کرنا ۵۶۹

قولہ تعالیٰ اذ قال یوسف لابیہ یا ابت انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتہم لی ساجدین۔ فیہ ۵۶۹ ان المرید ینبغی لہ ان یقص علی شیخہ ما سنح لہ من حال او وارد فی المنام او فی الیقظۃ۔

قولہ تعالیٰ اذ قال یوسف لابیہ یا ابت انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتہم لی ساجدین ترجمہ (جبکہ یوسف نے اپنے والد سے کہا کہ ابا میں نے گیارہ ستارے اور سورج اور چاند دیکھے ہیں اُن کو اپنے روبرو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے)

اس میں دلالت ہے کہ مرید کو چاہئے کہ اُسکو جو حال یا وارد بیداری میں یا خواب میں پیش آوے اُسکو اپنے شیخ سے بیان کرے

علم اظہار حال غیر شیخ سے ظاہر کرنا ۵۷۰

قولہ تعالیٰ قال یا بنی لا تقصص رویاک علی اخوتک فیکیدوا لک کیدا۔ فیہ ۵۷۰ انہ لا یظہر حالہ علی غیر شیخہ لما فیہ من احتمال الضرر وان اختلف الضرر علی اختلاف المقامات

قولہ تعالیٰ قال یا بنی لا تقصص رویاک علی اخوتک فیکیدوا لک کیدا ترجمہ (اُنہوں نے فرمایا کہ بیٹا اپنے اس خواب کو اپنے بھائیوں کے روبرو بیان مت کرنا پس وہ تمہارے لئے کوئی خاص تدبیر کرینگے)

اسمیں ۵۷۰ دلالت ہے کہ اپنا حال غیر شیخ سے نہ کہے کہ اسمیں ضرر کا احتمال ہے گو ضرر اختلاف مقامات سے مختلف ہے

شیخ کا بعض مریدین سے زیادہ محبت رکھنا ۵۷۱

قولہ تعالیٰ اذ قالوا لیوسف واخوہ احب الی ابینا منا۔ فیہ ۵۷۱ ان الشیخ یجوز لہ ان یحب بعض المریدین اکثر من سائرہم لما یری فیہ من مخایل الخیر ما لا یری فیہم وربما یرون کما رای اخوۃ یوسف علیہ السلام ۵۷۱ ان الشیخ مخطئ فی اجتہادہ۔

قولہ تعالیٰ اذ قالوا لیوسف واخوہ احب الی ابینا منا ترجمہ (وہ وقت قابل ذکر ہے جبکہ اُن بھائیوں نے یہ گفتگو کی کہ یوسف اور اُنکا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں) اسمیں ۵۷۱ دلالت ہے کہ شیخ کو جائز ہے کہ کسی مرید کے ساتھ دوسرے مریدوں سے زیادہ محبت رکھے چونکہ اُسمیں اوروں سے زیادہ رشد کے آثار پائے اور بعض اوقات ان مریدوں کو شیخ پر خطاء اجتہادی کا ویسا ہی گمان ہوتا ہے جیسا ان بھائیوں کو یعقوب علیہ السلام پر ہوا تھا۔

توجہ شیخ کا مرید پر اصلاح حال میں مؤثر ہونا ۵۷۲

قولہ تعالیٰ یخل لکم وجہ ابیکم وتکونوا من بعدہ قوما صالحین۔ مجزومان علی جواب الامر ای یخلص توجہہ الیکم ویزید صلاحکم بہذا التوجہ ولو حمل ۵۷۲ الصلاح علی الصلاح الدینی دل علی ان لتوجہ الشیخ دخلا عظیما فی اصلاح حال المرید والمسئلۃ مشہورۃ

قولہ تعالیٰ یخل لکم وجہ ابیکم وتکونوا من بعدہ قوما صالحین ترجمہ (تو تمہارے باپ کا رخ خالص تمہاری طرف ہو جاویگا اور تمہارے سب کام بن جاوینگے) یہ دونوں جملے بقرینہ جزم امر کے جواب ہیں یعنی باپ کی توجہ تمہاری طرف خالص ہو جاویگی اور اس توجہ سے تمہاری درست حالی بڑھ جاویگی۔ اور اگر اس ۵۷۲ درست حالی کو صلاحیت دینیہ پر محمول کیا جاوے تو اسپر دال ہوگا کہ شیخ کی توجہ کو اصلاح حال مرید میں دخل عظیم ہے۔ اور یہ مسئلہ مشہور ہے۔

قولہ تعالیٰ ارسلہ معنا غدا یرتع ویلعب فی الروح بالاستباق والانتضال ونحوھما مما یتداب بہ لقتال العدو ولیس المراد لعب لھو ولا لم یقرھم علیہ یعقوب علیہ السلام وانما عبروا عن ذلک بما یکون علی ھیئتہ اھ قلت ولو حمل علی ظاھرہ یجاب عن تقریرہ علیہ السلام بتضمنہ مصالح دینیۃ من النشاۃ الذی یحمل ویعین علی تحصیل العلم وتکمیل العمل فالھزل الذی یفضی الی الجد جد وفیہ اشتغال المرید بامثالہ احیانا من الفکاھۃ القولیۃ او الفعلیۃ لمثل الغرض المذکور

قولہ تعالیٰ ارسلہ معنا غدا یرتع ویلعب ترجمہ (آپ اُن کو کل کے روز ہمارے ساتھ بھیجئے کہ ذرا وہ کھاویں کھیلیں) بعض مفسرین نے اسکی تفسیر مسابقت وتیر اندازی سے کی ہے جس سے مقصود اعداد قوت لقتال العدو ہے اسکو لعب باعتبار صورت کے کہدیا ورنہ لعب حقیقی کی کہ عبث ہے یعقوب علیہ السلام اجازت نہ دیتے میں کہتا ہوں کہ لعب حقیقی بھی جو کہ مباح ہو جب اُس میں یہ مصلحت ہو کہ اس سے نشاط ہوگا جو تحصیل علم وتکمیل عمل میں معین ہوگا عبث نہیں اور اس صورت میں اس میں دلالت ہوگی کہ مرید کے لئے احیانا ایسی تفریحات قولیہ یا فعلیہ میں ایسی ہی مصلحت کے لئے مشغول ہو جانا کچھ حرج نہیں۔

قولہ تعالیٰ قال بل سولت لکم انفسکم امرا فی الموضعین۔ فی الروح عن ابن عطیۃ انہ علیہ السلام صدق ظنہ ھناک (ای فی الاول) ولم یتحقق ھنا واتھام من ھو بحیث یتطرق الیہ التھمۃ لا حرج فیہ لا سیما فیما یرجع الی الوالد مع الولد اھ وفیہ علم صحۃ الکشف والفراسۃ دائما

قولہ تعالیٰ قال بل سولت لکم انفسکم امرا ترجمہ (یعقوبؑ نے فرمایا کہ بلکہ تم نے اپنے دل سے ایک بات بنالی ہے) یہ دو موقعوں میں ہے ابن عطیہ کا قول روح میں ہے کہ ایک جگہ انکا گمان صحیح ہوا دوسری جگہ صحیح نہیں ہوا اور ایسے شخص کو متہم سمجھنا (بطور احتمال غالب کے) جسکے دوسرے افعال تہمت کا شبہ پیدا کرتے ہوں خاص کر باپ کا بیٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ موجب گناہ نہیں اھ

اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کشف وفراست کا ہمیشہ صحیح ہونا ضرور نہیں۔

قولہ تعالیٰ وشروہ بثمن بخس۔ فی الجلالین وسکت یوسف علیہ السلام مخافۃ ان یقتلوہ اھ ودل علیہ القرآن بظاھرہ ویوخذ منہ ان السکوت عن الانکار علی المنکر کما کان ھھنا البیع للحرام اذا خاف الضرر لا ینافی الکمال۔

قولہ تعالیٰ وشروہ بثمن بخس ترجمہ (اور اُنکو بہت ہی کم قیمت کو بیچ ڈالا) جلالین میں ہے اور یوسف علیہ السلام اس خوف سے ساکت رہے کبھی یہ بھائی اُن کو قتل نہ کر دیں اھ اور قرآن سے بھی ظاہرا یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ساکت رہے اس سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ اگر خوف ضرر سے انکار علی المنکر سے جیسا کہ یہاں بیع الحرام منکر تھا سکوت کرے تو منافی کمال نہیں۔

قولہ تعالیٰ قال معاذ اللہ انہ ربی احسن مثوای

قولہ تعالیٰ قال معاذ اللہ انہ ربی احسن ترجمہ

مثوای فی الروح ای هو بی ای سید العزیز وفیه رعایۃ المحسن ولو کان کافرا او لا احد یساوی اهل الطریق فی ذلک

ترجمہ (یوسف نے کہا اللہ بچائے وہ میرا مربی ہے اُسنے مجھکو کیسی اچھی طرح رکھا) یعنی عزیز میرا آقا ہے اور اسمیں دلالت ہے کہ اگر اپنا محسن کافر بھی ہو اُسکی بھی رعایت کرنا چاہئے اور اہل طریق اسمیں سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔

قولہ تعالیٰ قال هی راودتنی۔ دل علی حسن افشاء سر عدوہ اذا خیف الضرر من الاخفاء ولا ینافی هذا الافشاء مکارم الاخلاق۔

قولہ تعالیٰ هی راودتنی ترجمہ (یوسف نے کہا ہی مجھ سے اپنا مطلب نکالنے کو مجھکو پھسلاتی تھی) اسمیں دلالت ہے کہ مخالف کا عیب ایسے وقت ظاہر کردینا جب اخفاء سے اپنا ضرر محتمل ہو مکارم اخلاق کے خلاف نہیں۔

قولہ تعالیٰ فلما رأینه اکبرنه وقطعن ایدیهن فی الروح عن ابن عطاء وهذه غلبة مشاهدة مخلوق لمخلوق فکیف بمن یحظی بمشاهدة من الحق فینبغی ان لا ینکر علیه ان تغیر وصدر عنه ما صدر اه

قولہ تعالیٰ فلما رأینه اکبرنه وقطعن ایدیهن ترجمہ (سو عورتوں نے جو اُنکو دیکھا تو حیران رہ گئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے) روح میں ابن عطاء سے منقول ہے کہ یہ تو مشاہدہ مخلوق کے غلبہ کا اثر ہے سو مشاہدہ حق کا کیسا کچھ اثر ہو سکتا ہے تو اگر ایسے شخص سے کوئی امر خلاف ظاہر صادر ہو جاوے اُسپر اعتراض و انکار نہ کرے۔

قولہ تعالیٰ قال لا یاتیکما طعام ترزقانه الا نبأتکما بتاویله قبل ان یاتیکما۔ فی الروح از وصف العالم نفسه لینتفع به لا یحرم ولا یعد ذلک من التزکیة المحظورة اه وهذا هو الباعث لبعضهم علی اظهار کمالات نفسه غیر خائف من ملامة الجاهل باندعوی۔

قولہ تعالیٰ قال لا یاتیکما طعام ترزقانه الا نبأتکما بتاویله قبل ان یاتیکما ترجمہ (یوسف نے فرمایا کہ جو کھانا تمہارے پاس آتا ہے جو کہ تمکو کھانے کے لئے ملتا ہے میں اُسکے آنے سے پہلے اُسکی حقیقت تمکو بتلا دیا کرتا ہوں) روح میں ہے کہ اگر کوئی عالم اپنے اوصاف اسلئے بیان کرے کہ لوگ اُس سے نفع حاصل کریں تو جائز ہے اور یہ تزکیہ ممنوعہ میں داخل نہیں اھ۔ اور بعض بزرگوں نے جو اپنے کمالات ظاہر کئے ہیں اور اسکی پروا نہیں کی کہ لوگ انکو مدعی کہیں گے اُسکا منشا یہی ہے۔

قولہ تعالیٰ وقال للذی ظن انه ناج منهما اذکرنی عند ربک۔ فیه ان الاستعانة بالعباد خصوصا من احسن الیه منهم فی کشف الشدائد مما لا باس به لانه نوع من الاسباب المشروعة ولا یکون هذا طلبا للصلة ممن احسن الیه

قولہ تعالیٰ وقال للذی ظن انه ناج منهما اذکرنی عند ربک ترجمہ (اور جس شخص پر رہائی کا گمان تھا اُس سے یوسف نے فرمایا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا بھی تذکرہ کرنا) اسمیں دلالت ہے کہ اگر ازالہ شدت کے لئے کسی مخلوق سے استعانت کرے خصوص جس پر احسان کیا ہو

وانما تورث الصلة المحبة والمحبة تسوغ الاستعانة۔

کچھ حرج نہیں کیونکہ یہ اسباب مشروعہ میں سے ہے اور اسکو احسان کا عوض چاہنا نہ کہا جاویگا احسان سے محبت پیدا ہو جاتی ہے اور محبت سے یہ استعانت گوارہ ہوتی ہے۔

قولہ تعالیٰ قال تزرعون الخ فی المبادرة[۵۸۱] الی النصح والارشاد من غیر ملامة علی تقصیرہ فیما امر بہ من قولہ اذکرنی عند ربک من الحلم ومکارم اخلاق ما لا یحاط بہ وھکذا ینبغی ان یکون شان الشیوخ لا یقصرون فی حقوق من قصر فی حقھم۔

قولہ تعالیٰ قال تزرعون سبع سنین دابا ترجمہ (آپنے فرمایا کہ تم سات سال متواتر غلہ بونا) یوسف علیہ السلام نے فوراً[۵۸۱] ہی اسکو ارشاد فرمانا شروع کر دیا اور اسپر ملامت نہ کی کہ تو نے میری فرمایش اذکرنی عند ربک میں تقصیر کی اس سے غایت درجہ کا حلم وکرم معلوم ہوتا ہے۔ اہل طریق کی بھی یہی شان ہونا چاہئے کہ ایسے شخص کے حقوق میں بھی کمی نہ کریں جو ان کے حق میں کمی کرے۔

قولہ تعالیٰ فلما جاءہ الرسول قال ارجع الی ربک فاسألہ ما بال النسوة التی قطعن ایدیھن قال ما[۵۸۲] خطبکن نفیا للتھمة وھو اللایق بشان المقتدی بہ لیترتب النفع علی دعوتہ وما ورد فی الحدیث من قول نبینا صلی اللہ علیہ وسلم لو لبثت فی السجن ما لبث یوسف لاجبت الداعی تواضع منہ صلی اللہ علیہ وسلم وبیان لکمال حلمہ وانانتہ کما فی غیر حدیث مما ذکر صلی اللہ علیہ وسلم فیہ کمالات الانبیاء علیہم السلام۔

قولہ تعالیٰ فلما جاءہ الرسول قال ارجع الی ربک فاسألہ ما بال النسوة التی قطعن ایدیھن ترجمہ (پھر جب اُن کے پاس قاصد پہونچا آپ نے فرمایا کہ تو اپنی سرکار کے پاس لوٹ جا پھر اُس سے دریافت کر کہ اُن عورتوں کا کیا حال ہے جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے) یہ اسلئے[۵۸۲] فرمایا کہ تہمت کا ازالہ ہو جاوے اور مقتدا کو یہی مناسب ہے تاکہ اُسکی دعوت الی الحق پر نفع مرتب ہو اور حدیث لاجبت الداعی میں حضور کی تواضع ہے اور بیان ہے یوسف علیہ السلام کے کمال حلم واستقلال کا جیسا بہت سی حدیثوں میں دوسرے حضرات انبیاء علیہم السلام کا ذکر فرمایا ہے۔

قولہ تعالیٰ ذلک لیعلم انی لم اخنہ الی قولہ وما ابرئ نفسی یعنی ان الحکمة فی التثبیت اظھار الواقع لا دعوی التزکیة والتنزیہ مطلقا عن کل سوء او بدون توفیق من اللہ تعالیٰ وفیہ[۵۸۳] استحسان غرض التحدث بکمالات نفسہ تحاشیا عن الایھام۔

قولہ تعالیٰ ذلک لیعلم انی لم اخنہ الی قولہ وما ابرئ نفسی ترجمہ (یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تمام اہتمام محض اسوجہ سے تھا تاکہ عزیز کو یقین کے ساتھ معلوم ہو جاوے کہ میں نے اُسکی عدم موجودگی میں اُسکی آبرو میں دست اندازی نہیں کی (الی قولہ) (اور میں اپنے نفس کو بری نہیں بتلاتا) مقصود یہ ہے کہ اس

[۵۸۱] طلب مقصد میں مخلوق سے ملامت نہ کرنا چاہئے۔

[۵۸۲] حسن الاتہام فی تہمة عن نفسہ لازالتہا۔

[۵۸۳] التحدث عن انعام اللہ دعوی

تحقیق میں حکمت واقع کا اظہار ہے نہ کہ علی الاطلاق یعنی ہر نقص سے یا علی الاستقلال یعنی بدوں توفیق حق کے نزاہت کا دعوی۔ اور اس میں ۵۸۳ دلالت ہے کہ اگر اپنے کمالات کبھی بیان کرنا پڑیں تو اس بیان کی حکمت بھی ظاہر کر دینا بہتر ہے تاکہ ایہام سے محفوظ رہے۔

ایہام بوجہ نقص کے نہ آوے ۵۸۳

قولہ تعالیٰ قال اجعلنی علی خزائن الارض فیہ ان سوال ۵۸۴ المناصب فی الحکم اذا کان منفعتہ للخلق ولم یکن فیہ مضرۃ لنفسہ من الاشتغال بغیر اللہ لا یقدح فی الکمال۔

مناسب کا نفع عام ہو ۵۸۴ المناصب لا ضرر الکامل ۵۸۴ مشغول ہونا

قولہ تعالیٰ قال اجعلنی علی خزائن الارض ترجمہ (یوسف نے فرمایا کہ ملکی خزانوں پر مجھکو مامور کر دو) اس میں ۵۸۴ دلالت ہے کہ منصب و حکومت کی درخواست جبکہ اس میں مخلوق کا نفع ہو اور خود اپنا یہ ضرر نہ ہو کہ غیر اللہ میں مشغول ہو جاوے قادح فی الکمال نہیں۔

قولہ تعالیٰ الا ترون انی اوف الکیل وانا خیر المنزلین۔ فیہ ان اظہار حسن ۵۸۵ معاملتہ اذا کان فیہ مصلحۃ ولا یراد بہ التمدح لا ینافی التواضع۔

اظہار حسن معاملہ للمصلحۃ ۵۸۵ اپنے حسن معاملہ کا اظہار کسی مصلحت سے ہو

قولہ تعالیٰ الا ترون انی اوف الکیل وانا خیر المنزلین ترجمہ (تم دیکھتے نہیں ہو کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں سب سے زیادہ مہمان نوازی کرتا ہوں) اس میں ۵۸۵ دلالت ہے کہ اپنی خوش معاملگی کا اظہار اگر اس سے اپنی مدح مقصود نہ ہو بلکہ اس میں کوئی مصلحت ہو منافی تواضع نہیں۔

قولہ تعالیٰ قال لن ارسلہ معکم حتی تؤتون موثقا۔ فیہ ان التدابیر ۵۸۶ الماذون فیہ لا ینافی کمال التوکل۔

علم الشان بان التدابیر ۵۸۶ ضروری کام میں مشغول ہونا ۵۸۶ توکل کے منافی نہ ہونا

قولہ تعالیٰ قال لن ارسلہ معکم حتی تؤتون موثقا ترجمہ (یعقوب نے فرمایا کہ اسوقت تک ہرگز اسکو تمہارے ہمراہ نہ بھیجونگا جب تک کہ اللہ کی قسم کھا کر مجھکو یقین نہ دو گے) اس میں ۵۸۶ دلالت ہے کہ تدبیر ماذون فیہ توکل کے منافی نہیں۔

قولہ تعالیٰ کذلک کدنا لیوسف۔ فیہ استیناس ۵۸۷ لکون افعال الکامل مظہر الافعال الحق تعالیٰ کما ہو ظاہر۔

کون افعال الکامل مظہر افعال الحق ۵۸۷ عبد کے افعال کا مظہر افعال حق ہونا

قولہ تعالیٰ کذلک کدنا لیوسف ترجمہ (ہم نے یوسف کی خاطر سے اسطرح تدبیر فرمائی) اس عنوان ۵۸۷ میں اشارہ ہے اسطرف کہ کامل کے افعال افعال حق کے مظاہر ہیں

قولہ تعالیٰ وتولی عنہم وقال یا اسفی علی یوسف والروح ولا یردان ہذا منافیا لمنصب النبوۃ اذ یقتضی ذلک معرفۃ اللہ تعالیٰ ومن عرفہ سبحانہ احبہ ومن احبہ لم یتفرغ قلبہ لحب ما سواہ لما قیل ان ہذہ ۵۸۸ محبۃ طبعیۃ ولا تابی الاجتماع مع محبہ تعالیٰ۔ وقال الامام ان مثل ہذہ المحبۃ الشدیدۃ تزیل عن القلب الخواطر

المحب الطبعی لغیر اللہ ۵۸۸ غیر اللہ کی محبت طبعیہ کا حب حق کے ساتھ جمع ہونا

قولہ تعالیٰ وتولی عنہم وقال یا اسفی علی یوسف ترجمہ (اور ان سے دوسری طرف رخ کر لیا اور کہنے لگے ہائے یوسف) یہ شبہ نہ کیا جاوے کہ یہ منصب نبوت کے خلاف ہے کیونکہ معرفت کاملہ اسکے لوازم سے ہے اور اسکے لوازم سے محبت کاملہ ہے اور اسکے ساتھ غیر کی گنجایش کہاں۔ جواب یہ ہے کہ یہ محبت طبعیہ ہے اور یہ حب ۵۸۸ حق کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے اور کاملین میں یہ

ویکون صاحبها کثیر الرجوع الیه تعالی کثیر الدعاء والتضرع فیصیر ذلک سببا لکمال الاستغراق اھ قلت والکاملون لا یشغلهم هذا الحب عن الله تعالی ورضاه بل یعینهم فی ذلک کما یفصح عنه قوله علیه السلام انما اشکو بثی وحزنی الی الله واعلم من الله ما لا تعلمون۔

یہ محبت انکو حق تعالیٰ کی رضا سے غافل نہیں کرتی بلکہ ممد معین ہوتی ہے جیسا یعقوب علیہ السلام کا یہ قول اسپر دال ہے انما اشکو بثی وحزنی الی الله واعلم من الله ما لا تعلمون۔

قوله تعالیٰ قال لا تثریب علیکم الیوم الخ فی الروح عن شاہ الکرمانی من نظر الی الخلق بعین الحق یرحبا بخالفتهم ومن نظر الیهم بعینه افنی ایامه بخاصمتهم الا تری یوسف علیه السلام لما علم مجاری القضاء کیف عذر اخوته اھ

قوله تعالیٰ قال لا تثریب علیکم الیوم الخ ترجمہ (یوسف نے فرمایا کہ نہیں تم پر آج کوئی الزام ۔۔۔۔ الخ) روح میں شاہ کرمانی سے منقول ہے کہ جو شخص مخلوق نظر حق سے دیکھیگا وہ اُن کی مخالفت کی پروا نہ کریگا اور جو شخص انکو اپنی نظر سے دیکھیگا اپنی عمر اُن کی بحث وتکرار میں ختم کردیگا دیکھئے یوسف علیہ السلام کو چونکہ مجاری قضا کا علم تھا اُنھوں نے اپنے بھائیوں کا کسطرح عذر قبول کرلیا۔ اھ

قوله تعالیٰ ولما فصلت العیر قال ابوهم انی لاجد ریح یوسف۔ فی الروح انما وجد علیه السلام هذا الریح حیث بلغ الکتاب اجله والا فلم یجده علیه السلام لما کان یوسف فی الجب لیس بینه وبینه الا مسیرة من نهار ومن ذلک الا الان الا موات مرهونة باوقاتها وعلی هذا اکثر وفات الاولیاء فانهم اونة یکشف لهم علی ما قیل اللوح المحفوظ واخری لا یعرفون ما تحت اقدامهم اھ

گے برطارم اعلیٰ نشینم

قوله تعالیٰ ولما فصلت العیر قال ابوهم انی لاجد ریح یوسف ترجمہ (اور جب قافلہ چلا تو اُن کے باپ نے کہنا شروع کیا کہ اگر تم مجھکو جھاپے میں بہکی باتیں کرنے والا نہ سمجھو تو ایک بات کہوں کہ مجھکو تو یوسف کی خوشبو آرہی ہے) روح میں ہے کہ چونکہ ملاقات کا وقت آچکا تھا اسلئے یہ خوشبو مدرک ہوگئی اور جب وہ کنویں میں بہت ہی قریب تھے چونکہ وقت نہ آیا تھا یہ خوشبو مدرک نہ ہوئی اور یہی حال ہے اولیاء کے مکاشفات کا کہ ؎

گے بر پشت پای خود نہ بینم

قوله تعالیٰ توفنی مسلما۔ فیه مسئلتان الاولی خوف الانبیاء مع عصمتهم وامتناع الکفر علیهم فکیف یصح لغیرهم ان یغتر بصلاح والثانیة جواز تمنی الموت اشتیاقا الی لقاء الله تعالیٰ علی تفسیر بعضهم

قوله تعالیٰ توفنی مسلما ترجمہ (مجھکو پوری فرمانبرداری کی حالت میں دنیا سے اُٹھا لیجئے) اس سے دو مسئلے ثابت ہوتے ہیں ایک باوجود عصمت اور امتناع کفر کے انبیاء علیہم السلام کا خوف کرنا۔ دوسرے بعض تفاسیر پر شوق لقاء میں موت کی تمنا کرنا۔

قولہ تعالیٰ وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون فی الروح عن الحسن انھم المراؤن باعمالھم والریاء شرک۔ وقیل ھم الناظرون الی الاسباب المعتمدون علیھا وقیل ھم الذین یطیعون الخلق بمعصیۃ الخالق۔ وقد یقال نظرا الی مفھوم الایۃ انھم یندرج فیھم کل من اقر بان اللہ تعالیٰ خالقہ مثلا وکان من تکلما یعد شرکا کیفما کان و من اولئک عبدۃ القبور الناذرون لھا المعتقدون للنفع والضر من اللہ تعالیٰ اعلم بحال فیھا وھم الیوم اکثر من الماوداہ وفیہ مرباب الاشارۃ فی ھذہ الایۃ قال غیر واحد من الصوفیۃ من التفت الی غیر اللہ تعالیٰ فھو مشرک اھ

قولہ تعالیٰ وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون ترجمہ (اور اکثر لوگ جو خدا کو مانتے ہیں تو اسطرح کہ شرک بھی کرتے جاتے ہیں) بعض نے ریا مراد لی ہے اور بعض نے نظر الی الاسباب واعتماد علی الاسباب سے تاویل کی ہے۔ بعض نے خلق کی اطاعت خالق کی معصیت کے ساتھ مراد لی ہے۔ بعض نے ہر قسم کے شرک کو اسمیں داخل کیا ہے اسمیں قبر پرستی و نذر لغیر اللہ اور غیر اللہ کے نافع وضار ہونے کا اعتقاد بھی آگیا اور بعض صوفیہ نے مطلق التفات الی غیر اللہ کو شرک کہا ہے۔

قولہ تعالیٰ قل ھذہ سبیلی ادعو الی اللہ علی بصیرۃ انا۔ فی الروح اشارۃ الی انہ ینبغی للداعی الی اللہ تعالیٰ ان یکون عارفا بطریق الایصال الیہ سبحانہ عالما بما یجب لہ تعالیٰ وما یجوز وما یمتنع علیہ جل شانہ والدعاۃ الی اللہ تعالیٰ الیوم من ھؤلاء الذین نصبوا انفسھم الی الارشاد بزعمھم اجھل من حمار الحکیم قوما وھم لعمری فی ضلالۃ مدلھمۃ ومھامۃ تحار فیھا الخریت وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا ولبئس ما کانوا یصنعون۔ اھ

قولہ تعالیٰ قل ھذہ سبیلی ادعو الی اللہ علی بصیرۃ انا ترجمہ (آپ فرما دیجئے کہ یہ میرا طریق ہے میں خدا کی طرف اسطور پر بلاتا ہوں کہ میں دلیل سے تمام ہوں) روح میں ہے کہ اسمیں اشارہ ہے کہ داعی الی اللہ کو طرق ایصال کا ماہر اور حق تعالیٰ کی ذات وصفات کا عارف ہونا چاہیئے۔ اھ

ضمیمہ من الروح المعانی

وقد افادت (ھذہ السورۃ) ان لا دافع لقضاء اللہ تعالیٰ ولا مانع من قدرہ وانہ سبحانہ اذا قضی لانسان بخیر ومکرمۃ فلو ان اھل العالم اجمعوا علی دفع ذلک لم یقدروا وان الحسد سبب الخذلان والنقصان وان الصبر مفتاح الفرج۔ وان التدبیر من العقل

ضمیمہ از روح المعانی

اس سورت سے یہ فوائد حاصل ہوتے ہیں ۱ قضا کا کوئی دافع نہیں ۲ قدر کے مقابلہ میں کچھ نافع نہیں ۳ حق تعالیٰ جب کسی بندہ کے لئے فضل وکرم کرنا چاہتا ہے تمام عالم جمع ہو کر بھی اگر ہٹانا چاہے تو قادر نہیں ہو سکتے ۴ حسد خذلان ونقصان کا سبب ہے ۵ صبر کلید کشادگی کی ہے ۶ تدبیر کرنا عقل کی بات ہے اور عقل سے

وبه یصلح امر المعاش الی غیر ذلک مما یعجز عن بیانه التحریر۔ وفیها ایضا عبرة للملوک فی بسط العدل وللاهل التقوی فی ترک ما تزول به النفس الشهوانیة علیه۔ وللمماليك فی حفظ حرم السادة۔ وللقادرین فی العفو عمن اساء الیهم ولغیرهم فی غیر ذلک ولکن این المعتبرون اھ

تمت سورة یوسف

ملحق من رسالة التائید المذکورة فی اٰخر التمهید

سورة یوسف

قولہ تعالی اذ قال یوسف لابیه یا ابت انی رایت احد عشر کوکبا الی اخر الایات الثلثة فیها علوم کثیرة من علوم التصوف۔ الاول قولہ تعالی انی رایت دال علی بطلان من یقول ان رویا الصوفیة فی واردا تهم وواقعاتهم واحوالهم خیالات لا وجود لها۔ الثانی ان المرید المبتدی لابد له من شیخ ناصح یرشده الی المطلوب ویعلم صلاحه وفساده وسیره فان یوسف علیه السلام رجع الی ابیه ثم ارشده وامره باخفاء ه عن حساده۔ الثالث دلت الایة علی انه یجب علی المرید اخفاء واقعاته عن جمیع الناس غیر شیخه۔ الرابع دلت الایة علی ان الشیطان اذا رای اثار النبوة والولایة وامثالها عند انسان فانه یقوم بافساد ذلک علیه قال

امر معاش کی اصلاح ہوتی ہے ۔ مضامین سورت میں خاص خاص عبرتیں بھی ہیں۔ سلاطین کیلئے تو بسط عدل میں۔ اور اہل تقوی کیلئے شہوات نفسانیہ کے ترک میں۔ اور غلاموں اور نوکروں کیلئے اپنے آقاؤں کی آبرو کی حفاظت میں۔ اور اہل قدرت کیلئے خطاوار سے معاف کر دینے میں اسیطرح دوسروں کی اور عبرتیں بھی ہیں

سورہ یوسف تمام ہوئی

اضافہ از رسالہ تائید

سورہ یوسف

قولہ تعالی اذ قال یوسف لابیه یا ابت انی رایت احد عشر کوکبا الی اخر الایات الثلثة ترجمہ (جبکہ کہا یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہ اے میرے باپ میں نے دیکھے گیارہ ستارے آخر ایات ثلثہ تک) ان آیتوں میں علوم تصوف میں سے بہت سے علوم ہیں اول قول اللہ تعالی کا رایت اُن لوگوں کے قول کے بطلان پر دلالت کرتا ہے جو کہتے ہیں کہ صوفیہ کے خواب اُن کی واردات اور واقعات اور احوال کے بارہ میں خیالات ہیں جنکا واقعی وجود نہیں۔ دوسرے یہ کہ مبتدی مرید کیلئے ایک ایسا شیخ خیرخواہ ہونا ضرور ہے کہ اُسکو اُسکے مقصود کی ہدایت کر سکے اور اُسکے صلاح وفساد کو جان سکے کیونکہ یوسف علیہ السلام نے اپنے والد کیطرف رجوع کیا پھر اُنہوں نے انکو مصلحت کی بات بتلائی اور اُن کو وہ خواب حاسدوں سے چھپانے کا

ان الشیطان للانسان عدو مبین الخامس

حکم فرمایا۔ تیسرے آیت دلالت کرتی ہے اسپر کہ مرید پر واجب ہے کہ اپنے واقعات بجز شیخ کے اور سب لوگوں سے چھپاوے۔ چوتھے آیت دلالت کرتی ہے اسپر کہ شیطان جب کسی میں نبوت اور ولایت یا اور اسطرح آثار دیکھتا ہے تو وہ اس حالت کے بگاڑنے کیلئے مستعد ہو جاتا ہے چنانچہ فرمایا کہ شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے۔ پانچویں قول اللہ تعالیٰ کا قد جعلها ربی حقا یعنی میرے پروردگار نے اُس خواب کو سچ کر دیا۔ اسکا مضمون اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بعضے خواب ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُنکو سچ اور مطابق واقع نہیں کرتا تو آیت اسپر دلالت کرتی ہے کہ بعضے خواب خیال اور پریشان خواب ہوتے ہیں۔

قوله تعالى قوله تعالى ادعوا الى الله على بصيرة انا - هذا دليل على ان الشيخ يجب ان يكون بصيرا داعيا لمن يدعوه اليه مريده۔

قولہ تعالیٰ ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ترجمہ (بلاتا ہوں اللہ کیطرف اسطور پر کہ میں بصیرت پر ہوں) یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ شیخ کو صاحب بصیرۃ صاحب دعوت ہونا ضرور ہے اُس امر میں جسکی طرف مرید کو بلاتا ہے۔

اضافہ تمام ہوا

تتمة الملحقة

سورة الرعد

قوله تعالى وفي الارض قطع متجاورات الى قوله تعالى يسقى بماء واحد ونفضل بعضها على بعض في الاكل علم بان اختلاف القوابل في الاستعداد مع اتحاد الفاعل يورث ثمرات مختلفة متفاضلة كذلك القلوب المختلفة استعدادا مع اتحاد المربي يورث حالات مختلفة وليس هذا بيد المربي ولا دليل بخل منه۔ وفي الروح عن الحسن ما يقرب من هذا قال هذا مثل ضربه الله تعالى لقلوب بني آدم خلقوا من آدم عليه السلام فينزل عليهم من السماء تذكرة فترق قلوب فتخشع وتخضع وتقسو قلوب فتلهو وتسهو اهـ ملخصا وفيه بعد ما نقل عنه قال ابو حيان وهو شبيه بكلام الصوفية

قولہ تعالیٰ وفی الارض قطع متجاورات الی قولہ تعالیٰ یسقی بماء واحد ونفضل بعضها علی بعض فی الاکل ترجمہ (اور زمین میں پاس پاس مختلف قطع ہیں الی قولہ سب کو ایک ہی طرح کا پانی دیا جاتا ہے اور ہم ایک کو دوسرے پر پھلوں میں فوقیت دیتے ہیں) اس سے معلوم ہوا کہ اگر فاعل واحد بھی ہو تب بھی قوابل کے اختلاف فی الاستعداد سے ثمرات مختلف پیدا ہوتے ہیں ایسا ہی حال ہے قلوب مختلفۃ الاستعداد کا کہ باوجود مربی کے واحد ہونے کے اُن میں حالات مختلفہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ مربی کے نہ اختیار میں ہے نہ اُسکے بخل کی دلیل ہے۔

اختلاف الثمرات مع اتحاد المربی ۵۹۵ ۵۹۵ باوجود اتحاد مربی کے ثمرات مختلف ہوتے ہیں

قولہ تعالیٰ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم فی الروح قال النصر ابادی ان ھذا لحکم عام لکن مناقشۃ الخواص فوق مناقشۃ العوام وعن بعض السلف انہ قال ان الفاقۃ مزقت خفی وما اعلم ذلک الا بذنب احدثتہ والا لما سلطھا علی وتمثل بقول الشاعر

لو کنت من مازن لم تستبح ابلی

قولہ تعالیٰ والذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لھم بشیء الا کباسط کفیہ الی الماء لیبلغ فاہ وما ھو ببالغہ یعلم برخیۃ المستغیثین بغیر اللہ ولو کان ولیا حیا او میتا وقد شاع ھذا البلاء وعم البلواء

قولہ تعالیٰ وللہ یسجد من فی السموات والارض طوعا وکرھا الاول انقیاد تشریعی والثانی تکوینی۔

قولہ تعالیٰ انما یتذکر اولوا الالباب الذین یوفون بعھد اللہ الخ وصف اولی الالباب بھذہ الجمل دلیل علی ان العقل المعتبر ھو عقل المعاد وصاحبہ حری بان یسمی عاقلا وان کان عن الدنیا غمرا غافلا۔

قولہ تعالیٰ والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل۔ فی الروح الظاھر العموم فکل ما امر اللہ تعالیٰ بہ ومن ذھب الی العموم ادخل فی ذالک

قولہ تعالیٰ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم ترجمہ: واقعی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت میں تغیر نہیں کرتا جب تک وہ لوگ خود اپنی حالت کو نہیں بدل دیتے) روح میں نصر آبادی سے منقول ہے کہ یہ حکم عوام وخواص سب کو عام ہے اور خواص کیلئے زیادہ کاوش ہوتی ہے۔

بنو اللقیطۃ من ذھل بن شیبانا

قولہ تعالیٰ والذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لھم بشیء الا کباسط کفیہ الی الماء لیبلغ فاہ وما ھو ببالغہ ترجمہ (اور خدا کے سوا جنکو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ ان کی درخواست کو ان سے زیادہ منظور نہیں کرسکتے جتنا پانی اُس شخص کی درخواست کو منظور کرتا ہے جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کیطرف پھیلائے ہو تاکہ وہ اُسکے مونہہ تک آجاوے اور وہ اُسکے مونہہ تک آنیوالا نہیں) اس سے غیر اللہ احیاء واموات سے استغاثہ کرنے والوں کا خسران معلوم ہوتا ہے اور یہ بلا کثرت سے پھیل گئی۔

قولہ تعالیٰ وللہ یسجد من فی السموات والارض طوعا وکرھا ترجمہ (اور اللہ ہی کے سامنے سب سرخم کئے ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں خوشی سے اور مجبوری سے) اول انقیاد تشریعی ہے دوسرا انقیاد تکوینی۔

قولہ تعالیٰ انما یتذکر اولوا الالباب الذین یوفون بعھد اللہ الخ ترجمہ (پس نصیحت تو سمجھدار ہی لوگ قبول کرتے ہیں یہ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ سے جو کچھ انھوں نے عہد کیا ہے اُسکو پورا کرتے ہیں الخ) اولوالالباب کو ان جملوں سے موصوف کرنا اسپر دلیل ہے کہ عقل معتبر عقل معاد ہی ہے اور ایسا ہی شخص عاقل کہنے کے لائق ہے گو دنیا سے ناواقف ہو۔

قولہ تعالیٰ والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل۔ ترجمہ (اور یہ ایسے ہیں کہ اللہ نے جن علاقوں کے قایم رکھنے کا حکم کیا ہے اُن کو قایم رکھتے ہیں) روح

۵۹۲ تغیر الحال بتغیر الاعمال ۵۹۳ تغیر حال سے تغیر اقوال

۵۹۴ استغاثہ لاحیاء بالاموات ۵۹۵ استغاثہ کرنیوالوں کا خسران

۵۹۶ تکوینی وتشریعی ۵۹۷ انقیاد تکوینی وتشریعی کی تعریف

۵۹۸ تقسیم عقل بالمعاد والمعاش ۵۹۹ عقل معتبر عقل معاد ہے

الانبیاء علیہم السلام ووصلہم ان یؤمن بہم جمیعا وادخل الناس علی اختلاف طبقاتہم ووصلہم بمراعاۃ حقوقہم بل سائر الحیوانات ووصلہا بمراعاۃ مایطلب فی حقہا وجوبا اوندبا۔ وعن الفضیل بن عیاض ازجماعۃ دخلوا علیہ بمکۃ فقال من این انتم قالوا من اہل خراسان قال اتقوا اللہ وکونوا من حیث شئتم واعلموا ان العبد لو احسن الاحسان کلہ وکانت لہ دجاجۃ فاساء الیہا لم یکن محسنا اہ قلت فاذا کان ہذا من حق الدجاجۃ فکیف بحق الشیوخ الذین ہم مصابیح فی زجاجۃ وقد قصر المتکبرون فی حقوقہم ما قصروا۔ وبدلوا الطریق وغیروا۔

میں ہے کہ اسمیں سب اوامر آگئے اور اس عموم میں سب اہل حقوق داخل ہیں یہانتک کہ حضرت فضیل بن عیاض کا قول ہے کہ اگر کوئی سب نیک کام کرے اور اسکے پاس ایک مرغی ہو اسکا حق ادا نہ کرے تو وہ نکو کار نہیں اھ میں کہتا ہوں کہ جب مرغی کے حق میں یہ کہا گیا ہے تو پیر کا کیا کچھ حق وادب ہوگا جس میں سخت کوتاہی کیجاتی ہے۔

قولہ تعالیٰ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب فی الروح ان سبب الطمانینۃ نور یفیضہ اللہ تعالیٰ علی قلب المؤمنین فیذہب ما فیہا من القلق والوحشۃ اہ وفیہ ولا تنافی بین ہذہ الایۃ وبین قولہ تعالیٰ اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم لان المراد ہناک وجلت من ہیبتہ تعالیٰ واستعظامہ جلت عظمتہ اہ قلت والہیبۃ غیر الوحشۃ الا تری ان المعشوق یہاب ولا یوحش منہ۔ وفی الروح باب الاشارۃ قال الہجویری قلوب الاولیاء مطمئنۃ لا تتحرک دائما خشیۃ ان یتجلی اللہ تعالیٰ علیہا فجاۃ فیجدہا غیر متسمۃ بالادب اہ قلت وہذا من الحسن بمکان ای مکان وہذا حکمۃ الاطمینان لا علۃ لہ فہو فرع لما لول الایۃ لا شرح للایۃ

قولہ تعالیٰ انما امرت ان اعبد اللہ فی الروح ما الخرج سبحانہ احدا من العبودیۃ حتی سید احرار البریۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفسرہا ابو حفص بانہا ترک کل ملک وملازمۃ الادب۔ وقال الجنید قدس سرہ لا یرتقی احد فی درجات العبودیۃ حتی یحکم فیما بینہ وبین اللہ تعالیٰ اوائل البدایات وہی الفروض والواجبات والسنن والاوراد ومطایا الفضل عزائم الامور فمن احکم علی نفسہ ہذا منّ اللہ تعالیٰ علیہ

قولہ تعالیٰ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ترجمہ (خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے) روح میں ہے کہ اس اطمینان کا سبب ایک نور ہے جسکو اللہ تعالیٰ مؤمنین کے قلب پر فائض فرماتا ہے جس سے پریشانی اور وحشت جاتی رہتی ہے۔

قولہ تعالیٰ انما امرت ان اعبد اللہ مع قولہ تعالیٰ ولئن اتبعت اہواءہم الخ ترجمہ (آپ فرماتے کہ مجھکو صرف یہ حکم ہوا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں مع قولہ اور اگر آپ انکے نفسانی خیالات کا اتباع کرنے لگیں) صریح ہے اس باب میں کہ عبادات کسی سے ساقط نہیں ہوتیں۔ اور دوسرا ارشاد نص ہے اس باب میں کہ وہ امر ندب کا نہیں وجوب کا ہے جسکے ترک پر وعید ہے

بما بعدہ اھ قلت انظر الآیۃ این ھی مما یتفوہ بہ الجھلۃ من سقوط وظائف العبودیۃ عن الکاملین واصرح منہ ما سیلیہ من قولہ تعالیٰ ولئن اتبعت اھوائھم الآیۃ لتضمنہ الوعید القاطع لاحتمال کون العبودیۃ مندوبا وترکھا غیر حرام۔

قولہ تعالیٰ ولقد ارسلنا رسلا من قبلک وجعلنا لھم ازواجا وذریۃ۔ فی الروح فیہ علی ما قیل اشارۃ الی انہ اذا شرف اللہ تعالیٰ شخصا بولایتہ لم یضربہ مباشرۃ احکام البشریۃ من الاھل والولد ولم یکن بسط الدنیا لہ قادحا فی ولایتہ اھ

قولہ تعالیٰ وما کان لرسول ان یاتی بآیۃ الا باذن اللہ۔ فی الروح فیہ منع طلب الکرامات واقترحھا من المشایخ اھ قلت للمذکور فی الآیۃ ھم الرسل الذین یلزمھم کونھم اصحاب الخوارق فکیف بالاولیاء الذین لیس من لوازمھم الخوارق۔

قولہ تعالیٰ یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتب۔ حملہ بعضھم علی محو السعادۃ او الشقاوۃ الازلیتین المقدرتین ویوافقہ ظاھرما عن بعض الصحابۃ والتابعین کانوا یتضرعون الی اللہ تعالیٰ ان یجعلھم سعداء فقد اخرج ابن ابی شیبۃ عن ابن مسعود وعبد بن عبید بن حمید وغیرہ عن عمر رضہ وابن جریر عن شقیق ابی وائل بنحوہ اورد الروایات فی الروح۔ ونقل عن بعض الاولیاء مثل ھذا الدعاء لبعض احبابہ وحقیقۃ الامر انہ یمکن محوہ مع ذھاب ان الملائکۃ لا من علم اللہ تعالیٰ

قولہ تعالیٰ ولقد ارسلنا رسلا من قبلک وجعلنا لھم ازواجا وذریۃ۔ ترجمہ (اور ہمنے یقیناً آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور ہمنے انکو بیبیاں اور بچے بھی دئے) روح میں ہے کہ اسمیں اشارہ ہے کہ کامل کو تعلقات اہل وولد ودنیا کے مضر نہیں ہوتے اور یہ منافی ولایت نہیں۔

قولہ تعالیٰ وما کان لرسول ان یاتی بآیۃ الا باذن اللہ۔ ترجمہ (اور کسی پیغمبر کے اختیار میں یہ امر نہیں کہ ایک آیت بھی بدوں خدا کے حکم کے لاسکے) اسمیں خوارق کے مطالبہ کی ممانعت ہے۔ اور جب انبیاء سے اسکی ممانعت ہے جنکا صاحب خوارق ہونا ضرور ہے تو اولیا سے تو کب اجازت ہوگی جنکا صاحب خوارق ہونا بھی ضرور نہیں۔

قولہ تعالیٰ یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتب ترجمہ (خدا تعالیٰ جس حکم کو چاہیں موقوف کردیتے ہیں اور جس حکم کو چاہیں قائم رکھتے ہیں اور اصل کتاب انہیں کے پاس ہے) بعض نے اسکو سعادت وشقاوت پر محمول کیا ہے اور بعض سلف سے ایسی دعا منقول بھی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ دفتر ملائکہ سے تو یہ محو ممکن ہے مگر علم الٰہی سے ممکن نہیں اور لوح محفوظ اگر علم الٰہی سے حاکی ہے تو اسمیں تغیر جائز نہیں اور اگر وہ ملائکہ کا دفتر ہے تو اسمیں تغیر ممکن ہے اور محفوظ کے معنی یہ ہوں گے کہ تغیر خلق سے محفوظ ہے۔

سورہ رعد تمام ہوئی۔

۲۰۳ عدم انحصار الدنیا بالمنع عن الولایۃ

۲۰۴ الکرامۃ لیست من لوازم الولایۃ

۲۰۵ تحقیق محو السعادۃ والشقاوۃ

واما اللوح المحفوظ فان کان حاکیا عن علم اللہ تعالی فلا یتغیر وان کان جامعا لما فی ایدی الملئکۃ یمکن تغیرہ وتسمیتہ محفوظا لانہ محفوظ عن تغییر الخلق۔ **تمت سورۃ الرعد**

ملحقہ من رسالۃ التائید + المذکورۃ فی اخر التمہید

سورۃ الرعد

قولہ تعالی ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم (دخل فی عمومہ ما یجب اولیاءہ عن المشاہدۃ مالم یغیروا ما ارادہم ومعاملاتہم۔

اولیاء کو مشاہدہ سے محجوب نہیں کرتا جب تک وہ اپنے اوراد اور معاملات کو نہ بدلدیں۔

قولہ تعالی الذین اٰمنوا وتطمئن قلوبہم بذکر اللہ۔ ای یذکرونہ باللسان والقلوب ویطمئنون الی ذلک ویفرحون بہ۔

انتہت الملحقۃ

سورۃ ابراھیم

قولہ تعالی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ۔ فالروح لما کان اشرف الاقوام واولادہم بدعوتہ علیہ السلام قومہ الذین بعث بین ظہرانیہم ولغتہم افضل اللغات نزل الکتب المبین بلسان عربی مبین وانتشرت احکامہ بین الامم اجمعین ثم انہ لا یلزم خصوص بعثتہ صلی اللہ علیہ وسلم بہم اھ۔ قلت لانہ

اضافہ از رسالہ تائید

سورۃ الرعد

قولہ تعالی ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم ترجمہ (بلاشبہ اللہ تعالی کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت نہ بدلدیں (اسکے عموم میں یہ بھی داخل ہے) کہ اللہ تعالی اپنے

قولہ تعالی الذین اٰمنوا وتطمئن قلوبہم بذکر اللہ (جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انکے دل مطمئن ہوتے ہیں اللہ کی یاد سے) یعنی زبان اور دل سے اُسکا ذکر کرتے ہیں اور تسبیح وتہلیل کرتے ہیں اور اُس سے مطمئن ہوتے ہیں اور اُس سے خوش ہوتے ہیں

اضافہ تمام ہوا

سورہ ابراہیم

قولہ تعالی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ۔ ترجمہ (اور ہم نے تمام پیغمبروں کو اُن ہی کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے) اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ شیخ کے خلفاء وہی ہوتے ہیں جنکو اُن کے ساتھ بہ نسبت تمام مستفیدین کے مناسبت زیادہ ہو اور شیخ کے اول مخاطب وہی ہوتے ہیں جیسے قرآن کا اول خطاب عرب کو ہوا پھر باقی اقوام کو۔

لم یقل بلسان امته فامته علیه السلام جمیع الثقلین وقومه هم العرب خاصة۔ ویستنبط منه ان خلفاء الشیخ هم الذین یکون مناسبتهم به اقوی من سائر المستفیدین وهم المخاطبون الاولون لکما ان العرب خوطبوا اولا بالقرآن ثم بقیة الاقوام۔

قولہ تعالیٰ ان اخرج قومک من الظلمات الی النور۔ اسناد الاخراج الی النبی مع کون المخرج الحقیقی هو الله تعالیٰ اقوی دلیل علی ان للشیخ مدخلا عظیما فی تکمیل المرید۔

قولہ تعالیٰ وفی ذلکم بلاء من ربکم عظیم اذا قیل ان الاشارة الی سوء العذاب والبلاء بمعنی الانعام فوجه الایة ان بلاء المؤمن تربیة له ونفع فی الحقیقة

قولہ تعالیٰ جاءتهم رسلهم بالبینت فردوا ایدیهم فی افواههم۔ فی الروح عن الحسن انهم وضعوا ایدیهم علی افواه الرسل منعا لهم من الکلام وفیه لما حاولوا الانکار علی الرسل علیهم السلام کل الانکار جمعوا فی الانکار بین الفعل والقول اه قلت ایراده مع اغناء قوله قالوا انا کفرنا به فی اصل المقصود دلیل علی کون سوء الادب جریمة مستقلة زائدة علی الکفر ومن ثم تری اهل الطریق ینهون عن سوء الادب بالشیخ اشد النهی۔

قولہ تعالیٰ وما کان لی علیکم من سلطان الا ان دعوتکم۔ فی الروح ما کان لی تسلط علیکم الا بالوسوسة لا بالضرب ونحوه اه فیه هدم لعذر من یقول کیف اصنع و

قولہ تعالیٰ ان اخرج قومک من الظلمات الی النور۔ ترجمہ (کہ اپنی قوم کو تاریکیوں سے روشنی کیطرف لاؤ) باوجود اسکے کہ مخرج حقیقی حق تعالیٰ ہے پھر اخراج کی نسبت نبی کی طرف کرنا قوی دلیل ہے اسکی کہ تکمیل مرید میں شیخ کو عظیم دخل ہے۔

قولہ تعالیٰ وفی ذلکم بلاء من ربکم عظیم ترجمہ (اور اسمیں تمہارے رب کی طرف سے ایک بڑا امتحان تھا) اگر ذلک کا مشار الیہ سوء عذاب ہو اور بلاء کی تفسیر انعام سے کیجاوے تو آیت سے یہ معلوم ہوگا کہ مومن کیلئے مصیبت بھی نفع اور تربیت ہے۔

قولہ تعالیٰ جاءتهم رسلهم بالبینت فردوا ایدیهم فی افواههم ترجمہ (اُن کے پیغمبر اُن کے پاس دلائل لیکر آئے سو اُن قوموں نے اپنے ہاتھ اُن پیغمبروں کے مُنہ میں دیدئے) روح میں حسن سے ہے کہ اُنھوں نے اپنے ہاتھوں کو پیغمبر کے مونہہ پر رکھدیا تاکہ اُن کو بولنے نہ دیں اھ میں کہتا ہوں کہ اسکا قصداً ذکر کرنا حالانکہ اصل مقصود کیلئے قالوا انا کفرنا کافی تھا اسکی دلیل ہے کہ سوء ادب کفر کے علاوہ ایک مستقل جرم ہے اسیواسطے اہل طریق سوء ادب سے سخت ممانعت کرتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ وما کان لی علیکم من سلطان الا ان دعوتکم ترجمہ (اور میرا تمپر اور تو کچھ زور چلتا نہ تھا بجز اسکے کہ میں نے تمکو بلایا تھا) اسمیں اُس شخص کے عذر کا ابطال ہے جو کہتا ہے میں کیا کروں کمبخت شیطان

والشیطان لایدعنی حتی یوقعنی فی المعصیة

شیطان نے گناہ کرا ہی دیا اس سے واضح ہو گیا کہ شیطان کا بجز وسوسہ کے اور کچھ زور نہیں۔

قولہ تعالیٰ وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها قلت حتی علی اھل النار کما فی الروح المعانی بروایة ابن ابی الدنیا والبیہقی عن ابن مسعود قال ان الله تعالی علی اھل النار منة فلو شاء ان یعذبہم باشد من النار لعذبہم اھ

قولہ تعالیٰ وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها۔ ترجمہ (اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اگر شمار کرنے لگو تو شمار میں نہیں آسکتیں) یہ نعمت اہل نار تک پر ہے چنانچہ روح میں ابن مسعود رضؓ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اہل نار پر بھی احسان ہے کیونکہ نار سے بھی زیادہ عذاب سے سزا دینے پر قادر ہے اھ

قولہ تعالیٰ واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام دل علی ان الانبیاء علیہم السلام لم یامنوا فکیف بمن ھو فی تقلب بین الشیطان والنفس کل آن فلا ینبغی لاحد ان یغتر بکمالہ وحالہ

قولہ تعالیٰ واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام۔ ترجمہ (اور مجھکو اور میرے خاص فرزندوں کو بتوں کی عبادت سے بچائے رکھئے) اسمیں دلالت ہے کہ انبیاء علیہم السلام تک بے خوف نہیں ہوئے سو انکا تو کیا ذکر ہے جو ہر وقت نفس و شیطان کے پھندوں میں پھنسے ہیں تو کسکو اپنے حال و کمال پر ناز نہ کرنا چاہئے۔

قولہ تعالیٰ ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع استدل بعض غلاة المتصوفة بہا علی انہ یجوز للانسان ان یضع ولدہ وعیالہ فی ارض مضیعة اتکالا علی الله تعالی والجواب ان الوضع بلا وحی لیس کالوضع بوحی وھذا کان بوحی کما فی الحدیث فقالت ھاجرة لہ علیہ السلام آلله امرک بھذا قال نعم قالت اذن لا یضیعنا۔

قولہ تعالیٰ ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع۔ ترجمہ (اے ہمارے رب میں اپنی اولاد کو آپ کے معظم گھر کے قریب ایک میدان میں جو زراعت کے قابل نہیں آباد کرتا ہوں) بعض غلاۃ صوفیہ نے اس سے استدلال کیا ہے کہ اپنے اہل و عیال کو توکل پر ایسی جگہ رکھنا جائز ہے جہاں کچھ تدبر و سامان نہ ہو مگر یہ استدلال اسلئے غلط ہے کہ یہ رکھنا وحی سے تھا تو اسپر دوسرے فعل کو جو بلا وحی ہو کیسے قیاس کیا جا سکتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضرت ہاجرہ نے پوچھا کہ کیا آپ کو خدا تعالیٰ نے حکم کیا ہے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا تو وہ ہمکو ضائع نہ کریگا۔

قولہ تعالیٰ فاجعل افئدة من الناس تھوی الیہم وارزقہم من الثمرات دل علی ان القصد الضروری من الجاہ والمال لا بد ان یطلبہ لنفسہ

قولہ تعالیٰ فاجعل افئدة من الناس تھوی الیہم وارزقہم من الثمرات۔ ترجمہ (تو آپ بعض لوگوں کے قلوب اُن کی طرف مائل کر دیجئے اور اُن کو پھل کھانیکو دیجئے

ولاهله ولعياله لاسيما اذا كان للاعانة على الدين كما في هذه الآية من قوله ليقيموا الصلوة ومن قوله لعلهم يشكرون۔

الصلوٰۃ اور لعلہم یشکرون سے معلوم ہوتا ہے۔

قولہ تعالیٰ وان كان مكرهم لتزول منه الجبال - ان كان مكرهم في غاية الشدة والمتانة كذا في الروح دل على ان المبالغة التي حقيقتها قصد ضرب المثل لا تنافي الصدق وقد وقع في كلام كثير من الصادقين لاسيما في وقت غلبة الحال التي تخرج عباداتهم عن الظاهر مع كون مدلولاتها واضحة لمن له مناسبة مايكلامهم۔

الضمیمۃ من روح المعانی

قولہ تعالیٰ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم۔ اى بكلام يناسب حالهم واستعدادهم وقدر عقولهم والا لم يفهموا وعن عمر رض كلموا الناس بما يفهمون اتريدون ان يكذب الله تعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم وعلى هذا لا ينبغي ان يخاطب العامة باصطلاحهم الصوفية لانهم لا يعرفون ومنشأ ضلال كثير من الناس الناظرين في كتب القوم جهلهم باصطلاحاتهم فلا ينبغي للجاهل بذلك النظر فيها۔

قولہ تعالیٰ لئن شكرتم لازيدنكم۔ قال الجوني اى لئن شكرتم الاحسان لازيدنكم المعرفة ولئن شكرتم المعرفة لازيدنكم

اسمیں دلالت ہے کہ بقدر ضرورت مال وجاہ کا اپنے اور اپنے اہل وعیال کیلئے طلب کرنا مذموم نہیں خصوص جبکہ اعانت علی الدین کیلئے ہو جیسا اس آیت میں لیقیموا

قولہ تعالیٰ وان كان مكرهم لتزول منه الجبال ترجمہ (اور واقعی اُن کی تدبیریں ایسی تھیں کہ اُن سے پہاڑ بھی ٹل جاویں) روح میں ہے کہ اُنکا مکر غایت شدت وقوت میں تھا اور اسمیں دلالت ہے کہ مبالغہ جسکی حقیقت ضرب المثل ہے صدق کے منافی نہیں خصوص غلبۂ حال کے وقت جس سے عبارت اپنے ظاہر سے خارج ہوجاتی ہے مگر اہل مناسبت کے نزدیک مدلول اُسکا ظاہر ہوتا ہے۔

ضمیمہ از روح المعانی

قولہ تعالیٰ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم۔ ترجمہ (اور ہم نے تمام پیغمبروں کو اُن ہی کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا) یعنی اُنسے کلام سے بیان کرے جو اُن کے حال واستعداد اور عقل کے مناسب ہو ورنہ اُن کی سمجھ میں نہ آتا۔ تو اس بنا پر عوام الناس کے سامنے صوفیہ کی اصطلاح میں کلام کرنا مناسب نہیں اور بہت لوگوں کے ضلال کا منشا یہی ہوا کہ انھوں نے صوفیہ کی کتابیں دیکھیں اور اُن کی اصطلاحوں کو نہ جانا سو ایسوں کو ایسی کتابیں دیکھنا مناسب نہیں۔

قولہ تعالیٰ لئن شكرتم لازيدنكم۔ ترجمہ (اگر تم شکر کروگے تو تم کو زیادہ نعمت دونگا) یعنی لوگ اپنے کمالات کو اپنے مجاہدات کی طرف منسوب کیا کرتے ہیں

الوصلة ولئن شکرتم الوصلة لازیدنکم القرب ولئن شکرتم القرب لازیدنکم الانس قلت وبعض المغترین المعجبین ینسبون کما لاتهم الی مجاهداتهم وهو عین الکفران۔

اور حالاً اعطاء حق نہیں سمجھتے اور چونکہ یہ شکر کے خلاف ہے لہذا مذموم اور مانع ترقی ہے

قولہ تعالیٰ قالوا ان انتم الا بشر مثلنا الی قولہ تعالیٰ قالت لهم رسلهم ان نحن الا بشر مثلکم ولکن الله یمن علی من یشاء من عباده وکثیر ما یقول المنکرون فی حق اجلة المشایخ مثل ما قال هولاء الکفرة فی حق رسلهم والجواب نحو هذا الجواب۔

قول تعالیٰ قالوا ان انتم الا بشر مثلنا مع قولہ ولکن الله یمن علی من یشاء من عبادہ ترجمہ (انہوں نے کہا کہ محض ایک آدمی ہو جیسے ہم ہیں مع قولہ تعالیٰ لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے احسان فرماوے) اسیطرح منکرین مشایخ اُنکے حق میں کہتے ہیں یہی اُنکا جواب ہے۔ آگے ارشاد ہے۔

قولہ تعالیٰ وما کان لنا ان ناتیکم بسلطان الا باذن الله جواب عن قول اولئک فأتونا بسلطان مبین ویقال نحو ذلک للمنکرین الطالبین من الولی الکرامة تعنتا ولجاجا

قول تعالیٰ وما کان لنا ان ناتیکم بسلطان الا باذن الله ترجمہ (اور یہ بات قبضہ کی نہیں کہ ہم تم کو کوئی معجزہ دکھلا سکیں بغیر خدا کے حکم کے یہی جواب اُس شخص کو دیا جاویگا جو اولیاء سے کرامت کا طالب ہو۔

قولہ تعالیٰ ولوموا انفسکم۔ قال محمد بن حامد النفس محل کل لائمة فمن لم یلم نفسه علی الدوام ورضی عنها فی حال من الاحوال فقد اهلکها۔

قول تعالیٰ ولوموا انفسکم۔ ترجمہ (اور ملامت اپنے آپکو کرو) محمد ابن حامد نے کہا ہے کہ ہر ملامت کا محل نفس ہے جو اسپر ملامت نہ کرے اور اس سے ہمیشہ راضی رہے اُسنے اسکو ہلاک کیا۔

قولہ تعالیٰ ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع۔ قیل ان من عادة الله تعالیٰ ان یبتلی خلیله بالعظائم لیتزعه عن نفسه وعن جمیع الخلیقة لئلا یبقی بینه وبینه حجاب من الحدثان فلذا امر جل شانه هذا الخلیل ان یسکن من ذریته فی واد المحرم بلا ماء ولا زاد لینقطع الیه ولا یعتمد الا علیه۔

قول تعالیٰ ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع۔ ترجمہ (اے ہمارے رب میں اپنی اولاد کو آپ کے معظم گھر کے قریب ایک میدان میں جو زراعت کے قابل نہیں ہے آباد کرتا ہوں) حق تعالیٰ کی عادت ہے کہ وہ اپنے خاص مقبولین کے بڑے بڑے امتحان لیتا ہے تاکہ اُسکو سب مخلوق سے یکسو کردے اسی لئے حق تعالیٰ نے اپنے خلیل علیہ السلام کو یہ حکم کیا کہ اپنی ذریۃ کو ایسے واوی میں رکھے جہاں پانی تک نہ ہو تاکہ خالص اُسی پر اعتماد ہو کیونکہ وہاں اسباب ہی نہ تھے جسپر نظر ہوتی

قولہ تعالیٰ فاجعل افئدة من الناس تهوی الیهم۔ قال ابن عطاء من انقطع عن الخلق بالکلیة

قول تعالیٰ فاجعل افئدة من الناس تهوی الیهم ترجمہ (تو آپ کچھ لوگوں کے قلوب اُنکی طرف مائل کر دیجئے

حواشی: الامر بالشیء نهی عن ضده — الاستدراج — الاستدراج — الاستدراج

صرف الله تعالی الیه وجوه الخلق وجعل مودتہ
فی صدورهم ومحبته فی قلوبهم وذلک من دعاء
الخلیل علیه السلام لما قطع اهله عن الخلق
والاسباب - انتهت الضمیمة

وتمت ایضا سورة ابراهیم
ملحقة من رسالة التائید المذکورة
فی اخر التمهید

..... سورة ابراهیم لیست فی الرسالة
وکذا لیس فیها سورة الاحقاف و سورة
محمد والحجرات الی سورة الطور - بادخال
الغایة والرحمن والصف الی سورة القیامة
والمرسلات الی سورة البلد واللیل ذا یغشی
الی الفلق -

انتهت الملحقة

سورة الحجر

قولہ تعالی ذرهم یاکلوا ویتمتعوا ویلههم
الامل - فی الروح فیه اشارة الی ذم من
کان همه بطنه وتنفیذ شهواته قال
ابو عثمان اسوء الناس حالا من کان همه
ذلک فانه محروم من الوصول الی حرم القرب اھ
کی بیتی ہوا ایسا شخص حرم قرب میں پہونچنے سے محروم رہتا ہے کذا فی الروح -

قولہ تعالی وقالوا یا ایها الذی نزل علیه الذکر
انک لمجنون - فی الروح والاشارة فی
ذلک انه کما یبتغی لمن لم یتسع عقله لما من
الله سبحانه علی اولیاءه من الاسرار ان یهادرهم

ابن عطاء نے فرمایا ہے کہ جو شخص مخلوق سے بالکلیہ
منقطع ہوجاتا ہے حق تعالی لوگوں کے قلوب کو اُسکی
طرف متوجہ کردیتا ہے اور اُسکی محبت اُنکے قلوب میں
ڈال دیتا ہے -

ضمیمہ کے ساتھ سورۂ ابراہیم تمام ہوئی

اضافہ از رسالہ تائید

سورۂ ابراہیم - اس رسالہ میں
سورۂ ابراہیم کے متعلق کوئی مضمون نہیں اسیطرح
سورۂ احقاف اور سورہ محمد اور حجرات سے لیکر سورہ
طور تک - اور الرحمن اور سورۂ صف سے سورہ قیامت
تک اور سورۂ مرسلات سے سورۂ بلد تک اور واللیل
اذا یغشی سے سورۂ فلق تک نہیں -

اضافہ تمام ہوا

سورۂ حجر

قولہ تعالی ذرهم یاکلوا ویتمتعوا ویلههم
الامل **ترجمہ** (آپ) اُن کو اُنکے حال پر رہنے دیجئے
کہ وہ کھالیں اور چین اُڑالیں اور خیالی منصوبے اُنکو
غفلت میں ڈالے رکھیں، اسمیں ایسے شخص کی بابت
کی طرف اشارہ ہے جسکو بڑی فکر شکم پری وشہوت رانی

قولہ تعالی وقالوا یا ایها الذی نزل علیه الذکر
انک لمجنون - **ترجمہ** (اور اُن کفار نے یوں کہا کہ اے
وہ شخص جسپر قرآن نازل کیا گیا ہے تم مجنون ہو) اس
میں ہے کہ اسمیں اسطرف بھی اشارہ ہے کہ جو شخص

بالانکار ویرموهم بما لا ینبغی کما هو عادة کثیر من المنکرین الیوم علی الاولیاء الکاملین حیث نسبوهم فیما تکلموا به من الاسرار الالهیة و المعارف الربانیة الی الجنون وزعموا ان ما تکلموا به من ذلک ترهات واباطیل خیلت لهم من الریاضات ولا اعنی بالاولیاء الکاملین سوی من تحقق لدی المنصفین موافقتهم للشرع فیما یاتون ویذرون دون الذین یزعمون انتظامهم فی سلکهم وهم اولیاء الشیطن وحزبهم حزب کبعض متصوفة هذا الزمان فان النزاهة بالنسبة الیهم انقیاء موحدون کما لا یخفی علی من سبر احوالهم اھ

اسرار و حقائق کو نہ سمجھتا ہوا اُسکو چاہیئے کہ اولیاء اللہ پر اُن کے علوم و معارف یا احوال پر انکار نہ کرے جیسے بعضے منکرین اُن کو جنون کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ ریاضات کے سبب تخیلات فاسدہ کا اُنپر غلبہ ہوگیا ہے اور مراد ان اولیاء سے محققین راسخین فی الشرع ہیں نہ کہ جہلا بدوین جیسے اس زمانہ میں بکثرت پائے ہیں اھ ملخصاً۔

قولہ تعالی لوما تاتینا بالملئکة ان کنت من الصادقین فیه رد علی من یطلب الخوارق ممن له بینة علی الصدق۔

قولہ تعالی لوما تاتینا بالملائکة ان کنت من الصادقین ترجمہ (اگر تم سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لاتے) اسمیں ایسے شخص پر رد ہے جو ایسے شخص سے خوارق کا طالب ہو جسکے صدق پر دلائل صحیحہ قائم ہیں۔

کاملین سے خوارق طلب کرنے والے کا رد ۲۲۴

قولہ تعالی ولو فتحنا علیهم بابا من السماء فظلوا فیه یعرجون لقالوا انما سکرت ابصارنا بل نحن قوم مسحورون هذا حال المنکرین للاولیاء ولو رأوا منهم الخوارق کما قالوا یقینا ت

الآیۃ یقول فاین تذھبون اھ

قولہ تعالی فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی۔

فی الروح اضاف سبحانہ الروح الی نفسہ تشریفا لھا وتعظیما لقدرھا لما انھا سر خفی من اسرارہ جل وعلا ولذا قیل من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔

ترجمہ (سو میں جب اُسکو پورا بنا چکوں اور اُس میں اپنی جان ڈالدوں) روح کو اپنی طرف اضافت فرمانا اسکی تشریف ہے اسلئے کہ وہ اسرار الٰہیہ میں سے ایک سر خفی ہے اسلئے کہا گیا ہے من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

قولہ تعالی وان علیک اللعنۃ الی یوم الدین

فی الروح لو ید سبحانہ انہ بعد ذلک یحصل لہ القرب خلافا لبعض اھ قلت بل اراد التابید لان الملعون فی عالم العمل لم یحتمل لہ القرب فی عالم الجزاء۔

قولہ تعالی وان علیک اللعنۃ الی یوم الدین

ترجمہ (اور بیشک تجھ پر لعنت رہے گی قیامت کے دن تک) بعض نے جہل سے الی یوم الدین سے استدلال کیا ہے کہ اسکے بعد ملعون نہ رہیگا جواب یہ ہے کہ مراد اس سے تابید ہے کیونکہ جب دار العمل ہی میں مقبول نہ ہوا تو دار الجزاء میں کیسے مقبول ہوگا۔

قولہ تعالی نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ھو العذاب الالیم

فی الروح قال ابن عطاء ھذہ الآیۃ ارشاد لہ صلی اللہ علیہ وسلم الی کیفیۃ الارشاد کما نقیل افھم عبادی بین الخوف والرجاء لیصح لھم سبیل الاستقامۃ فی الطاعۃ فان من غلب علیہ رجاءہ عطلہ ومن غلب علیہ خوفہ اقنطہ اھ قلت وتعطیل غالب الرجاء اذا لم یکن محبا للہ تعالی والا لازداد عملا لاجل الشوق۔

قولہ تعالی نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ھو العذاب الالیم

ترجمہ (آپ میرے بندوں کو اطلاع دیدیجئے کہ میں بڑا مغفرت اور رحمت والا بھی ہوں اور یہ کہ میری سزا دردناک سزا ہے۔ اس طریق ارشاد کی تعلیم ہے کہ اسیطرح خوف ورجاء سے تربیت کرنا چاہیے کیونکہ رجاء محض سے تعطل وخوف محض سے قنوط متحمل ہے۔

قولہ تعالی قال فما خطبکم ایھا المرسلون

فی الروح ان العادۃ الجاریۃ بین الناس ذلک فیرسل الواحد للبشارۃ والجمع لغیرھا من حرب وخذ ونحو ذلک واللہ تعالی یجری الامور للناس علی ما اعتادوہ اھ ویوخذ منہ حسن الانتظام فی کل شئ وھذا فی اھل اللہ اکثر للطافۃ طبعھم بذکر اللہ تعالی۔

قولہ تعالی قال فما خطبکم ایھا المرسلون

ترجمہ (فرمانے لگے کہ تو اب تم کو کیا مہم درپیش ہے اے فرشتو) وجہ اس سوال کی یہ تھی کہ معمولی دوسری کام کیلئے مجمع کو نہیں بھیجا جاتا اور حق تعالی بندوں کے ساتھ اُن ہی کی عادات کے موافق معاملہ فرماتے ہیں۔ اس رعایت سے یہ بھی مستنبط ہوا کہ ہر کام میں انتظام مناسب امر مستحسن ہے اور یہ اہل اللہ کی عادت طبعیہ سے ہو جاتا ہے

قولہ تعالی ولا یلتفت منکم احد - علم به قبح النظر الی آثار الغضب والمغضوبین ولو للفکاهة ودخل فی حکمها کل مجمع اللهو والمنکر کفرا وبدعة -

قولہ تعالی ولا یلتفت منکم احد - ترجمہ (اور تم میں سے کوئی پیچھا پھر کر بھی نہ دیکھے) اس سے معلوم ہوا کہ آثار غضب اور مغضوبین کیطرف تفریح کے طور پر بھی نہ دیکھے اور اسمیں لہو و منکر کفری یا بدعی کے مجمع بھی داخل ہو گئے۔

نبذ النظر الی مجامع المعصیة ۶۳۱ — معاصی کیطرف کچھ نظر کرنے کا بیان

قولہ تعالی ان فی ذلک لایات للمتوسمین فی الروح عن جعفر بن محمد للمتفرسین وهذه الایة علی ما قال الجلال السیوطی اصل فی الفراسة فقد اخرج الترمذی من حدیث ابی سعید مرفوعا اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله تعالی ثم قرأ الایة اه وفیه وذکروا ان للفراسة مراتب فبعضها یحصل بعین الظاهر وبعضها ما یدرک باذان العارفین وبعضها ما یبدو فی صورة المتفرس وبعضها ما یحصل بحواس الباطن وبعضها ما یحصل للقلب اما بالالهام واما بالکشف وبعضها ما یحصل للعقل وبعضها ما یحصل للروح وبعضها ما یحصل بعین السر وسمعه وبعضها ما یحصل فی سر السر وهناک منتهی الکشف والفراسة اه ملخصا ولا یلزم من الایة کون الفراسة قطعیة کما لا یلزم کون الفکر او العقل دلیلا قطعیا من قولہ تعالی ان فی ذلک لایات لقوم یتفکرون ویعقلون انما المقصود بهذه الایات کون هذه الطرق نافعة الحمل علی استعمالها بجد واجتهاد فقط

اصل الفراسة ۶۳۲ — فراست کی اصل

قولہ تعالی ان فی ذلک لایات للمتوسمین ترجمہ (اس واقعہ میں کئی نشانیاں ہیں اہل بصیرت کیلئے) حدیث ترمذی میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی تو اس بنا پر یہ آیت اصل ہے فراست کی اور اسمیں ادراک عقلی و کشفی وغیرہ سب آگیا اور اس سے ان سب طرق کی قطعیت لازم نہیں آتی جیسا ان فی ذلک لایات لقوم یتفکرون یا یعقلون سے مطلقا عقل و فکر کی قطعیت لازم نہیں آتی۔ مقصود صرف یہ بتلانا ہے کہ یہ طرق نافع ہیں حدود شرعیہ کی رعایت سے ان سے کام لیا جاوے۔

قولہ تعالی فاصفح الصفح الجمیل فی الروح روی عن عمر بن دینار عن محمد بن الحنفیة عزا به علی کرم الله تعالی وجهه انه قال الصفح الجمیل صفح لا تثریب فیه ولا حقد بعده مع الرجوع الی ما کان قبل ملابسة المخالفة وقیل الصفح الجمیل مواساة المذنب برفع البخل عنه ومداواة موضع الاذی من قلبه اه

قولہ تعالی فاصفح الصفح الجمیل ترجمہ (سو آپ خوبی کے ساتھ درگذر کیجئے) اس میں بعض اخلاق کی تعلیم ہے۔

بعض الاخلاق ۶۳۳ — بعض اخلاق

قولہ تعالی لا تمدن عینیک الخ فی الروح

قولہ تعالی لا تمدن عینیک الخ ترجمہ (آپ

قال بعضهم غار الحق سبحانه عليه عليه الصلوة والسلام ان يستحسن من الكون شيئا ويعبره طرفه واراد منه صلى الله عليه وسلم ان تكون اوقاته مصروفة اليه وحالاته موقوفة عليه وانفاسه حبيسة عنده وكان صلى الله عليه وسلم كما اراد منه سبحانه اه

اپنی آنکھ اُٹھا کر بھی اُس چیز کو نہ دیکھتے الخ) اس میں حق تعالیٰ کی غیرت معلوم ہوتی ہے اغیار کی طرف نظر کرنے سے۔

قولہ تعالیٰ فاصدع بما تومر فيه از الحق ينبغي ان يقال بحيث لا يكون فيه شئ من الخفاء۔

قولہ تعالیٰ فاصدع بما تومر ترجمہ (سو آپ کو جس بات کا حکم کیا گیا ہے اُسکو صاف صاف سنا دیجئے) اسمیں دلالت ہے کہ حق بات کو بہت صفائی سے کہنا چاہیئے۔

قولہ تعالیٰ ولقد نعلم انك يضيق صدرك بما يقولون فسبح بحمد ربك وكن من الساجدين فالروح وفي امره صلى الله عليه وسلم بما ذكر ارشاد له الى ما يكشف بالغم الذي يجده كانه قيل افعل ذلك يكشف عنك ربك۔

قولہ تعالیٰ ولقد نعلم انك يضيق صدرك بما يقولون فسبح بحمد ربك وكن من الساجدين ترجمہ (اور واقعی ہم کو معلوم ہے کہ یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں اُس سے آپ تنگدل ہوتے ہیں تو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح وتحمید کرتے رہئے اور نمازیں پڑھنے والوں میں رہئے) اسمیں غم وضیق کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ذکر و توجہ الی الحق ہے۔

قولہ تعالیٰ واعبد ربك حتى ياتيك اليقين فالروح اى الموت كما روى عن ابن عمر والحسن وقتادة وابن زيد والمعنى دم على العبادة مادمت حيا من غير اخلال بها لحظة۔ فليس المراد ما زعمه بعض الملحدين مما يسمونه بالكشف والشهود وقالوا ان العبد متى حصل له ذلك سقط عنه التكليف بالعبادة وهي ليست الا للمحجوبين ولقد مرقوا بذلك من الدين وخرجوا من ربقة الاسلام وجماعة المسلمين ولم يزل صلى الله عليه وسلم مادام حيا ياتيه اسم العبادة افيقال انه لم ياته عليه السلام ذلك اليقين حتى توفي لا اراى احدا ابخط له ذلك بجنان اه **تمت سورة الحجر**

قولہ تعالیٰ واعبد ربك حتى ياتيك اليقين ترجمہ (اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیے یہانتک کہ آپ کو موت آجاوے) یقین کی تفسیر موت ہے۔ تو اسمیں اُن لوگوں پر رد ہے جو کہتے ہیں کہ کوئی مرتبہ سلوک میں ایسا ہے جسمیں تکالیف شرعیہ ساقط ہو جاتی ہیں اور یہ اعتقاد الحاد محض ہے۔ سورۂ حجر تمام ہوئی

ملحقہ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی اخر التمہید

اضافہ از رسالہ تائید

سورۃ الحجر

قولہ تعالیٰ ان فی ذلک لایات للمتوسمین رھی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ ثم قرأ ان فی ذلک لایت للمتوسمین فدلت الایۃ علی صحۃ ما للعرفاء من الفراسۃ وھی الامور التی لا یراھا عامۃ الناس۔

سورۃ الحجر

قولہ تعالیٰ ان فی ذلک لایات للمتوسمین ترجمہ (بیشک اس قصہ میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے جو فراست رکھتے ہیں) روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فراست مومن سے ڈرو کیونکہ وہ نورالٰہی سے دیکھتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ان فی ذلک لایت للمتوسمین۔ پس آیت فراست عارفین کے صحیح ہونے پر دال ہے اور فراست ایسے امور کا نام ہے جنکو عام لوگ نہیں دیکھتے

قولہ تعالیٰ فاصدع بما تومر واعرض عن المشرکین ای ادالہ رسالۃ ثم ارجع الی الخلوۃ وراقب مشاھدۃ الحق تعالیٰ ومن ھنا اخذ المشایخ المحافظۃ علی الخلوۃ عن الناس (بعد اداء ما علیہم للخلق من النصح والارشاد) انتھت الملحقۃ

قولہ تعالیٰ فاصدع بما تومر واعرض عن المشرکین ترجمہ (سو آپ کو جو حکم ہے اُسکو ظاہر کر دیجئے اور مشرکوں سے الگ ہو جایئے) یعنی پیغام حق ادا کر دیجئے پھر خلوت کیطرف رجوع کیجئے اور مشاہدہ حق تعالیٰ کا مراقبہ کیجئے اور اسی مقام سے مشایخ نے خلوت پر محافظت رکھنے کو اخذ کیا ہے (یعنی خلائق کا جو آپ پر حق ہے نصیحت اور ہدایت کرنا اُسکے ادا کرنے کے بعد یہ ہونا چاہیئے) اضافہ تمام ہوا

سورۃ النحل

قولہ تعالیٰ ولکم فیھا جمال الی قولہ تعالیٰ وزینۃ ایراد ہ بعد سرد الضروریات من الدفأ وسائر المنافع والاکل دلیل علی عدم اضرار قصد المصالح الزائدۃ کالتزینہ والجمال اذا کان فیھا مصلحۃ من دفع المذلۃ او مسرۃ القلب ولم یکن فیہ محذور من التفاخر والاستکبار واذا قلما یخلو عنہ المبتدی صلح لہ ان یکون منہ علی جانب بعید ما لم تتھذب نفسہ ویشھد بتھذبھا الشیخ الفطن

سورۃ نحل

قولہ تعالیٰ ولکم فیھا جمال الی قولہ تعالیٰ وزینہ ترجمہ (اور اُن کی وجہ سے تمہاری رونق بھی ہے الی قولہ تعالیٰ اور نیز زینت کے لئے بھی ہیں) دفا و رکوب و اکل وغیرہ منافع ضروریہ کے بعد اسکا لانا دلیل ہے اسپر کہ زینت وجمال وغیرہ مصالح زائد کا قصد بھی مضر نہیں جب اُسمیں کوئی شرعی مصلحت ہو جیسے دفع مذلت یا مسرت اور فخر و تکبر نہ ہو مگر چونکہ مبتدی اس سے کم خالی ہوتا ہے اسلئے اسکو کنارہ کشی ہی مناسب ہے جب تک کہ تہذیب نفس حاصل نہ ہو جاوے اور اس تہذیب کی شیخ کامل شہادت نہ دیدے۔

فصل الفضل ذا اصلہ ۱۳۲۹ نحل فصل الفضل ذا اصلہ ۱۳۲۹

قولہ تعالی وتستخرجوا منہ حلیۃ تلبسونہا الی قولہ تعالی ولتبتغوا من فضلہ دل علی ان التزین بالزینۃ وکذا التجارۃ لیسا خلاف الطریق مالم یکن فیہ ما یحجب عن اللہ تعالی۔

قولہ تعالی وتستخرجوا منہ حلیۃ تلبسونہا الی قولہ تعالی ولتبتغوا من فضلہ ترجمہ (اور اُس سے گہنا نکالو جسکو تم پہنتے ہو الی قولہ تعالی اور تاکہ تم خدا کی روزی روزی تلاش کرو) اس سے بھی وہی اوپر والا مسئلہ ظاہر ہوتا ہے کہ زینت کا لباس اور تجارت وغیرہ جبکہ حاجب عن الحق نہ ہو خلاف طریق نہیں۔

قولہ تعالی قلوبہم منکرۃ وہم مستکبرون فیہ من ذم الاستکبار ما لا یخفی حیث انہ اصل للکفر والانکار۔ فی الروح قال بعض العلماء کل ذنب یمکن اخفاءہ الا التکبر فانہ فسق یلزمہ الاعلان اھ

قولہ تعالی قلوبہم منکرۃ وہم مستکبرون ترجمہ اُن کے دل منکر ہو رہے ہیں اور وہ تکبر کرتے ہیں) اس سے تکبر کی مذمت جسقدر معلوم ہوتی ہے ظاہر ہے کہ کفر وانکار کی اصل وہی ہے۔

قولہ تعالی للذین احسنوا فی ہذہ الدنیا حسنۃ فی الروح قال الامام یحتمل ان یکون فتح باب المکاشفات والمشاہدات والالطاف اھ قلت ویکون کقولہ تعالی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ ومشاہدات والطاف بھی ہوسکتا ہے۔ میں کہتا ہوں یا حیوۃ طیبہ مراد ہو۔

قولہ تعالی للذین احسنوا فی ہذہ الدنیا حسنۃ ترجمہ (جن لوگوں نے نیک کام کئے ہیں اُن کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے) روح میں امام کا قول منقول ہے کہ اس حسنہ سے مراد فتح باب مکاشفات

قولہ تعالی الذین تتوفہم الملئکۃ طیبین یقولون سلام علیکم ادخلوا الجنۃ۔ فی الروح روی البیہقی عن محمد بن کعب القرظی اذا استدعیت نفس المؤمن جاءہ ملک الموت علیہ السلام فقال السلام علیک یا ولی اللہ ان اللہ تعالی یقرء علیک السلام ویبشرہ بالجنۃ وہو المروی عن ابن مسعود اھ من مجمعین وفیہ کلام الملئکۃ مع غیر النبی وبعض ثمرات الطاعۃ فی الدنیا۔

قولہ تعالی الذین تتوفہم الملئکۃ طیبین یقولون سلام علیکم ادخلوا الجنۃ ترجمہ (جنکی روح فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک ہوتے ہیں وہ کہتے جاتے ہیں السلام علیکم تم جنت میں چلے جاؤ) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملائکہ دنیا میں غیر نبی کے ساتھ بھی کلام کرتے ہیں۔ اور نیز اس سے طاعات کے بعض ثمرات دنیا میں حاصل ہونا بھی معلوم ہوتا ہے۔

قولہ تعالی والذین ہاجروا الی قولہ لاجر الاخرۃ اکبر۔ فی الحدیث مہاجرا ففیہ بشارۃ المتقی بحسنات

قولہ تعالی والذین ہاجروا الی قولہ لاجر الاخرۃ اکبر۔ ترجمہ (اور جن لوگوں نے اللہ کے واسطے اپنا وطن چھوڑ دیا الی قولہ تعالی اور آخرت کا ثواب بدرجہا بڑا ہے)

الدارین۔

آیت میں متقی کی بھی بشارت ہے حسنات دارین کے ساتھ۔

قولہ تعالیٰ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون ودخل فیہ اتباع المرید للشیخ فانہ لایعلم مایعلم الشیخ وھذا ھو التقلید ای الاتباع بدون التفحص عن الدلیل ولا تغلط فی فہم قولہ تعالیٰ بالبینات انہ متعلق بقولہ فاسئلوا لانہ متعلق بارسلنا المقدر الدال علیہ قولہ وما ارسلنا۔

قولہ تعالیٰ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون ترجمہ (سو اگر تم کو علم نہیں تو اہل علم سے پوچھ دیکھو) اس میں شیخ کامل کی تقلید بھی داخل ہوگئی۔

قولہ تعالیٰ وما بکم من نعمۃ فمن اللہ جعلہ کلہ من اللہ تعالیٰ مع کون بعضہ ظاھرا من الخلق یمکن ان یکون اشارۃ الی ان وسائط النعم کلھا مظاھر للمنعم وھو مسئلۃ المظاھریۃ

قولہ تعالیٰ وما بکم من نعمۃ فمن اللہ ترجمہ (اور تمہارے پاس جو کچھ بھی نعمت ہے سب اللہ ہی کیطرف سے ہے) باوجود بعض نعمتوں کے ظاہرا اسباب خلق کے ہونے کے سب کو حق تعالیٰ کیطرف سے فرمانا ممکن ہے کہ اسطرف اشارہ ہو کہ نعم کے سب وسائط منعم حقیقی کے مظاہر ہیں اور یہی مسئلہ ہے مظہریت کا۔

قولہ تعالیٰ وللہ المثل الاعلیٰ۔ انظر فیما سیاتی فی مثل ھذہ الایۃ فی سورۃ الروم۔

قولہ تعالیٰ وللہ المثل الاعلیٰ ترجمہ (اور اللہ تعالیٰ کیلئے تو بڑے اعلیٰ درجہ کے صفات ثابت ہیں) سورۂ روم میں ایسی ہی آیت ہے وہاں دیکھ لو۔

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ یخرج من بطونھا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس۔ فی الروح وفی الآیۃ اشارۃ ایضا الی ان اللہ تعالیٰ قد یودع الشخص الحقیر الشئ العزیز فانہ سبحانہ اودع النحل وھی من احقر الحیوانات واضعفھا العسل وھو من الذ المذوقات واحلاھا فلا ینبغی التقید بالصور والاحتجاب بالھیات وفی الحدیث رب اشعث اغبر ذی طمرین لو اقسم علی اللہ لابرہ اھ۔

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ یخرج من بطونھا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس ترجمہ (اس کے پیٹ میں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جسکی رنگتیں مختلف ہوتی ہیں کہ اسمیں لوگوں کے لئے شفا ہے) روح میں ہے کہ اسمیں اشارہ ہے کہ حق تعالیٰ کبھی ظاہری حقیر شئے میں کوئی عزیز شئے رکھدیتا ہے اس لئے صورت پر نظر نہ کرنا چاہئے جیسا حدیث میں ہے کہ بہت سے میلے کچیلے ایسے مقبول ہوتے ہیں کہ اگر خدا کے بھروسہ قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اُنکی قسم پوری کردیتا ہے۔

قولہ تعالیٰ فلا تضربوا للہ الامثال ان اللہ یعلم وانتم لاتعلمون۔ فی الروح لتقدسہ تعالیٰ عن الاوھام والاشارات وتنزیھہ سبحانہ عن

قولہ تعالیٰ فلا تضربوا للہ الامثال ان اللہ یعلم وانتم لاتعلمون ترجمہ (سو تم اللہ کے لئے مثالیں مت گھڑو اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے)

صرات الخليقة فان الخلق لا يدرك الا خلقا او انه قال علی کرم الله وجهه انما تحد الادوات انفسها وتشير الآلات الی نظائرها فلا يعرف الله تعالٰی الا الله تعالٰی وعلل النهی بقوله تعالٰی ان الله يعلم وانتم لا تعلمون اھ وسياتی بعض ما يتعلق بهذه الآية فی قوله تعالٰی وله المثل الاعلٰی فی السموات والارض فی سورة الروم۔ وفی الروح وفيه اده ان الاسماء توقيفية وهو الظاهر اھ

اسمیں دلالت ہے کہ ذات وصفات میں رائے اور ذوق سے کلام نہ کرنا چاہئے اور اس سے اسمار الٰہیہ کا توقیفی ہونا بھی ظاہراً معلوم ہوتا ہے۔

قوله تعالٰی ان الله يامر بالعدل والاحسان وايتاء ذی القربٰی وينهٰی عن الفحشاء والمنكر والبغی۔ كون الآية جامعة لاصول اخلاق اظهر من ان ينبه عليه۔

قولہ تعالٰی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربٰی وینہٰی عن الفحشاء والمنکر والبغی ترجمہ (بیشک اللہ تعالٰی اعتدال اور احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی برائی اور مطلق برائی اور ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں) آیت کا اصول اخلاق کیلئے جامع ہونا ظاہر ہے

قوله تعالٰی ماعندكم ينفد وماعند الله باق صريح فی ايثار الآخرة علی العاجلة۔ (اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ دائم رہیگا)

قولہ تعالٰی ماعندکم ینفد وماعند اللہ باق۔ ترجمہ (اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جاوے گا آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے کے باب میں صریح ہے۔

قوله تعالٰی فلنحيينه حياة طيبة فی الروح يقال الحياة الطيبة ما تكون مع المحبوب ومن هنا قيل ؎ كل عيش ينقضی مالم يكن + مع ميلی مالذاك العيش يملی + اھ قلت ويرزقها الاولياء فی الدنيا ايضا۔

قولہ تعالٰی فلنحیینہ حیوٰۃ طیبۃ۔ ترجمہ (تو ہم اس شخص کو بانطف زندگی دینگے) روح میں بعض کا قول نقل کیا ہے کہ حیوٰۃ طیبہ وہ ہے جو محبوب کے ساتھ ہو اھ اور یہ اولیاء کو دنیا میں بھی میسر ہو جاتا ہے

قوله تعالٰی انه ليس له سلطان علی الذين امنوا وفی الروح وقال البعض (وهو الصواب عندی) المراد نفی ذلك مطلقا قال ابوحيان وهو الذی يقتضيه ظاهر الاخبار وتعقب بانا ذا لم يكن له تسلط فلم امر وا بالاستعاذة منه واجيب بان المراد نفی ما عظم من التسلط اھ قلت والاقرب ان يقال نفی التسلط اذا اراد المؤمن ازعاجه فابليس اضعف من النملة ح وهو مشاهد لمن اراد ان يشاهد۔

قولہ تعالٰی انہ لیس لہ سلطان علی الذین امنوا ترجمہ (یقیناً اسکا قابو اُن لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان رکھتے ہیں) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کا مومن پر ذرا بھی زور نہیں چلتا یعنی جب مومن اُسپر غالب آنا چاہے اور یہ امر مشاہد ہے۔

قوله تعالٰی ولكن من شرح بالكفر صدرا

قولہ تعالٰی ولکن من شرح بالکفر صدرا

۲۵۳ کون الوسوسۃ غیر مضرۃ وسوسہ کا مضر نہ ہونا

واذا لا یکون فی الوسوسۃ شرح الصدر ولا اختیار بل عدم الاختیار فیہ اشد من الاکراہ فلا شئ فیہ من الذم والغم۔

ترجمہ (لیکن ہاں جی کھول کر کفر کرے) اور چونکہ وسوسہ میں یہ شرح صدر نہیں ہوتا اور نہ اختیار ہوتا ہے بلکہ اسکی بے اختیاری اکراہ کی بے اختیاری سے اشد ہے اسلئے اسمیں مطلق ذم نہیں۔

۲۵۴ ذم حب الدنیا وما ھو المذموم منہ حب دنیا کی مذمت اور اسکی تشریح

قولہ تعالیٰ ذلک بانہم استحبوا الحیوۃ الدنیا علی الاخرۃ۔ صریح فی ذم حب الدنیا وانہ ای حب فدل علی انہ ما فیہ ایثارھا علی الاخرۃ فالحب الطبعی لا یلام علیہ۔

قولہ تعالیٰ ذلک بانہم استحبوا الحیوۃ الدنیا علی الاخرۃ ترجمہ (یہ اس سبب سے ہوگا کہ انہوں نے دنیوی زندگی کو آخرت کے معاملہ میں عزیز رکھا) حب دنیا کے مذموم ہونے میں صریح ہے اور اسمیں بھی کہ وہ حب مذموم وہ ہے جسمیں دنیا کا ایثار ہو آخرت پر نہ کہ حب طبعی کہ اسپر ملامت نہیں۔

۲۵۵ تقوں کے کفر نعمت کی تفسیر

قولہ تعالیٰ فکفرت بانعم اللہ۔ ابتلی فی مثلہ کثیر من المدعین للزھد یحقرون نعم اللہ تعالیٰ قولا او عملا زعما منہم انہم تارکون للذات ولا یدرون انہم تارکون للذات لقولہ تعالیٰ وما بکم من نعمۃ فمن اللہ الا تری الی ما یلیہ من قولہ تعالیٰ فکلوا مما رزقکم اللہ حلالا طیبا واشکروا نعمۃ اللہ الایۃ۔

قولہ تعالیٰ فکفرت بانعم اللہ ترجمہ (سو انہوں نے خدا کی نعمتوں کی بیقدری کی) اسی کے قریب بلا ریب حب سے مدعیان زہد مبتلا ہیں کہ حق تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اپنے کو لذات کا تارک سمجھتے ہیں اور تارک ذات ہو جاتے ہیں حق تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں دیکھتے وما بکم من نعمۃ فمن اللہ اور فکلوا مما رزقکم اللہ الایۃ

۲۵۶ علم التصوف والتزکیۃ والشریعۃ والطریقۃ تزکیہ اور طریقت کے احکام شریعت کے مباین نہ ہونا

قولہ تعالیٰ ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام۔ علم ان احکام الطریقۃ لیست مغایرۃ للشریعۃ بان یکون شئ حلالا فی احدیھما وحراما فی الاخری عینا کان او فعلا۔

قولہ تعالیٰ ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام ترجمہ اور جن چیزوں کے بارے میں محض تمہارا زبانی جھوٹا دعوی ہے اُن کی نسبت یوں مت کہدیا کرو کہ فلانی چیز حلال ہے اور فلانی چیز حرام ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ طریقت کے احکام شریعت کے مباین نہیں کہ یہاں کا حلال وہاں حرام ہو یا بالعکس۔

۲۵۷ دنیوی نعم کے آخرت کا دوہرا بدلہ علم نفس للدرجۃ نعم الدنیا

قولہ تعالیٰ واتیناہ فی الدنیا حسنۃ وانہ فی الاخرۃ لمن الصالحین فی الدرج حسنۃ وھی الذکر الجمیل والملک العظیم والنبوۃ وھذا (ای قولہ لمن الصالحین) لدفع توھم ان ما اوتیہ فی الدنیا ینقص مقامہ فی العقبی کما قیل ان مقام الولی المشھور دون الولی الذی

قولہ تعالیٰ واتیناہ فی الدنیا حسنۃ وانہ فی الاخرۃ لمن الصالحین ترجمہ (اور ہم نے اُن کو دنیا میں بھی خوبیاں دیں تھیں اور وہ آخرت میں بھی اچھے لوگوں میں ہونگے) اسمیں دلالت ہے کہ دنیا میں نعمتوں کا ملجانا مقام عقبی کا منقص نہیں اور بعض نے جو کہا ہے کہ مشہور ولی کا مقام غیر مشہور سے کم ہے مراد اس سے وہ ہے

فی زوایا الخمول والیہ الاشارۃ بقولہم الشہرۃ آفۃ وقد نص علی ذلک الشعرانی فی بعض کتبہ اھ قلت المراد بالمشہور ھو الذی تلحقہ آفات الشہرۃ واما المحفوظ عن الفتنۃ فلا والقرینۃ علیہ تسمیۃ الشہرۃ آفۃ۔

جسمیں شہرت کی آفات پیدا ہوگئی ہوں۔

قولہ تعالی ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ الحجۃ القطعیۃ المزیحۃ للشبہ وقریب من ھذا ما فی البحر انھا کلام الصواب الواقع من النفس اجمل موقع۔ والموعظۃ الحسنۃ وھی الخطابات المقنعۃ والعبر النافعۃ التی لا یخفی علیہم انک تنا صحہم بھا وجادلھم ناظر معاندیھم بالتی ھی احسن بالطریقۃ التی ھی احسن طرق المناظرۃ والمجادلۃ من الرفق واللین واختیار الوجہ الایسر واستعمال المقدمات المشہورۃ تسکینا لشغبہم واطفاء للھبہم ان ربک ھو اعلم بمن ضل عن سبیلہ وھو اعلم بالمھتدین قیل المعنی انما علیک البلاغ فلا تلح علیہم ان ابوا بعد الابلاغ مرۃ او مرتین مثلا فان ربک ھو اعلم بہم فمن کان فیہ خیر کفتہ النصیحۃ الیسیرۃ ومن لا خیر فیہ عجزت عنہ الحیل کذا فی الروح ملخصا قلت وھذا ھو محجۃ اھل الطریق اما علماء القشر فبعید عنہ بمراحل وبینھما بحر عمیق۔

قولہ تعالی ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ الی قولہ ان ربک ھو اعلم بمن ضل عن سبیلہ

ترجمہ (آپ اپنے رب کی راہ کی طرف علم کی باتوں اور اچھی نصیحتوں کے ذریعہ سے بلائیے الی قولہ تعالی آپ کا رب خوب جانتا ہے اُس شخص کو بھی جو اُسکے رستہ سے گم ہوا) اسمیں اہل اللہ کے طریق دعوت کی تفصیل ہے اور یہ کہ تبلیغ میں بے حد اصرار کی ضرورت نہیں اور یہی مذاق ہے اہل طریق کا۔

قولہ تعالی وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین وکونہ من تتمۃ اھل اللہ بالنزام شدید ظاھر معروف۔ فی الروح لما فی ذلک قھر النفس المؤدی لترقیھا الی اعلی المقامات اھ۔

قولہ تعالی ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین

ترجمہ (اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنیوالوں کے حق میں بہت ہی اچھی بات ہے) صبر کا خصال اہل اللہ سے ہونا ظاہر ہے۔

قولہ تعالی واصبر وما صبرک الا باللہ فی الروح قیل الصبر اقسام۔ صبر للہ تعالی۔ و صبر فی اللہ تعالی۔ وصبر مع اللہ تعالی۔ وصبر عن اللہ تعالی۔ وصبر باللہ تعالی۔ فالصبر للہ تعالی ھو اول درجات الاسلام وھو حبس النفس عن الجزع۔ والصبر فی اللہ تعالی ھو الثبات فی سلوک طریق الحق وتوطین النفس علی المجاھدۃ

قولہ تعالی واصبر وما صبرک الا باللہ

ترجمہ (اور آپ صبر کیجئے اور آپ کا صبر کرنا خاص خدا ہی کی توفیق سے ہے) صبر کے بہت مراتب ہیں صبر للہ صبر فی اللہ صبر مع اللہ صبر عن اللہ صبر باللہ ان سب کی حقیقت اصل رسالہ عربی میں دیکھو) اور یہ صبر باللہ سب سے اکمل ہے اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ثابت کیا گیا۔ سورۂ نحل تمام ہوئی۔

والصبر مع الله تعالی هو لاهل الحضور والکشف عند التجرد عن ملابس الافعال والصفات والصبر عن الله تعالی هو لاهل العیان والمشاهدة من العشاق کلما لاح لهم نور من سبحات انوار الجمال لحترقوا وتفانوا وکلما ضرب لهم حجاب ورد وجودهم تشویقا وتعظیما ذاقوا من الم الشوق وحرقة الفرقة ما عین صبرهم وتحقق موتهم والصبر بالله هو لاهل التمکین فی مقام الاستقامة الذین افناهم الله تعالی بالکلیة ثم وهب لهم وجودا من ذاته حتی قاموا به وفعلوا بصفاته وهو من اخلاق اهل الله لیس لاحد فی نصیب ولهذا بعد ان امر سبحانه بالصبر نبیه صلی الله تعالی علیه وسلم بین له علیه الصلوة والسلام ان ذلک لا یتاثره الا بالله ولا تطیقه الا بقوته اه۔ **تمت سورة النحل۔**

ملحق من رسالة التائید المذکورة فی اخر التمهید سورة النحل

قوله تعالی واذا قرأت القرآن فاستعذ بالله من الشیطان الرجیم انه لیس له سلطان علی الذین اٰمنوا وعلی ربهم یتوکلون۔ دل الایة علی ان الاستعاذة بالله من الشیطان مقعدة للشیطان ومانعة من وسواسه ودلت ایضا علی ان لیس للشیطان قوة وقدرة علی المؤمنین المتوکلین علی الله تعالی۔

اضافہ از رسالہ تائید سورۂ نحل

قولہ تعالی واذا قرأت القرآن فاستعذ بالله من الشیطان الرجیم انه لیس له سلطان علی الذین اٰمنوا وعلی ربهم یتوکلون۔ ترجمہ (اور جب آپ قرآن پڑھنے لگئے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے شیطان مردود سے کیونکہ اسکو غلبہ اُن لوگوں پر نہیں جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں آیت دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ اللہ کے ساتھ پناہ مانگنا شیطان سے شیطان کو عاجز کر دینے والا ہے اور اُسکے وسوسوں سے مانع ہے اور اسپر بھی دلالت ہے کہ شیطان کو قوت اور قدرت اُن مسلمانوں پر نہیں جو اللہ تعالی پر بھروسہ کریں۔

قوله تعالی من عمل صالحا من ذکر او انثی وهو مومن فلنحیینه حیوة طیبة هو العیش مع الله تعالی والفهم عن الله والاستغناء بالله لا یرید بدلا ولا یبغی عنه حولا۔

قولہ تعالی من عمل صالحا من ذکر او انثی وهو مومن فلنحیینه حیوة طیبة ترجمہ (جو شخص نیک عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو تو ہم اُسکو پاکیزہ زندگی عطا کریں گے) اور وہ اللہ تعالی کے ساتھ آرام پانا اور اللہ تعالی کے معاملہ کو سمجھنے لگنا اور اللہ تعالی کے ساتھ مستغنی ہو جانا ہے پس یہ حالت نہ تبدیل کو مقتضی ہے اور نہ تحویل کو۔

قولہ تعالیٰ ادع الی سبیل ربک وذلک ھی الطریقۃ المعروفۃ عند الصوفیۃ بالحکمۃ ھی فطنۃ الشیخ المربی وفھمہ لکل ما یصلح لکل احد من المریدین فان طاعتھم مختلفۃ فمنھم من یصلح لہ کثرۃ الصوم ومنھم من یصلح لہ کثرۃ الصلوٰۃ ومنھم من یصلح لہ الجمع بینھما ومنھم من لا یصلح لہ کثرۃ ذلک وانما یصلح الزھد عن الدنیا ومنھم من یصلح لہ الکسب ومنھم من یصلح لہ الخدمۃ ومنھم من یصلح لہ العنف والشدۃ فی المجاھدۃ علی النفس ومنھم من یصلح لہ الرفق والتسھیل فادراک ذلک ھی الحکمۃ المذکورۃ ھذا والموعظۃ الحسنۃ ھی استعمالھم فی اعمال الطریقۃ بالمداراۃ والرفق والشفقۃ الکاملۃ علیھم مع اعلامھم بانہ لا یرید بذلک الا علو مقاماتھم وارتفاء درجاتھم

قولہ تعالیٰ ادع الی سبیل ربک ترجمہ (آپ اپنے رب کے رستہ کیطرف بلائیے) اور یہ رستہ وہی ہے جو طریقت کے نام سے صوفیہ کے نزدیک مشہور ہے بالحکمۃ (حکمت کے ساتھ) مراد اس سے دانا ہونا ہے شیخ تربیت کنندہ کا اور اسکا اُن تمام امور کو سمجھنا جو ہر ایک مرید کے لئے مناسب ہو کیونکہ مریدوں کی طاعتیں مختلف ہوتی ہیں سو اُن میں سے بعضے تو ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے لیے کثرت صوم مناسب ہوتا ہے۔ اور بعضے اُن میں ایسے ہوتے ہیں کہ تکثیر نماز اُن کے لیے مناسب ہوتی ہے اور بعضے اُن میں ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے لیے نماز اور روزہ دونوں بہتر ہوتے ہیں۔ اور بعضے اُن میں ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے لیے ان امور کی کثرت مناسب نہیں ہوتی صرف زہد عن الدنیا انسب ہوتا ہے اور بعضے اُن میں ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے لئے کسب مناسب ہوتا ہے اور بعضے اُن میں ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کیلئے خدمت کرنا مناسب ہوتا ہے اور بعضے اُن میں ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے لیے نفس پر مجاہدہ کرنے میں سختی اور تشدد والے ہوتا ہے اور بعضے اُن میں ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے لئے نرمی اور آسانی کرنا لایق ہوتا ہے تو ان امور کا سمجھنا حکمت مذکورہ ہے اسکو یا درکھو

والموعظۃ الحسنۃ (اور اچھی نصیحت کے ساتھ) مراد اُن سے کام لینا ہے اعمال طریقہ میں مداراۃ اور نرمی اور پوری شفقت کے ساتھ اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی بتلا دے کہ اس سے اُسکا بجز اس کے اور کچھ مطلب نہیں کہ اُن کے مقامات بلند ہوں اور اُن کے درجے رفیع ہوں +

قولہ تعالیٰ وجادلھم بالتی ھی احسن ای کالمھم بعبارات لطیفۃ وکلمات طیبۃ وقل لھم وھل الیھم ولا تثقل علیھم حیث تامر وتنھی وتدعو وتصرف فانہ اوقع فی قلوبھم انفع لھم وکان تلک تعلیما للمشایخ الصوفیۃ وکنا اقول اللہ تعالیٰ فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم

قولہ تعالیٰ وجادلھم بالتی ھی احسن ترجمہ (اور اُن سے گفتگو ایسے طریق سے کیجئے کہ وہ بہتر ہو) یعنی اُن سے گفتگو کیجئے لطیف عبارت سے اور اچھے لفظوں سے اور اُن کے ساتھ نرم رہئے اور اُنکی طرف متوجہ رہئے اور جب اُن کو امر و نہی کیجئے اور اُن کو بلائیے اور کسی امر سے ہٹائیے تو اوپر بوجہ نہ ڈالیے کیجئے

الآیۃ وکذا کل ما فی القرآن من کیفیۃ المصاحبۃ مع الاصحاب والشفقۃ علی الامۃ والشفاعۃ لھم ودعائھم الی اللہ تعالیٰ خطاب لمشائخ الصوفیۃ انہ یجب علیھم استعمالھا مع المریدین

یہ طریق اُن کے دلوں میں زیادہ اثر کرنیوالا ہے اور اُن کے لیے زیادہ نافع ہے اور اسمیں تعلیم ہے مشائخ صوفیہ کی اور اسیطرح اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم الآیۃ (کہ اللہ ہی کی رحمت سے آپ اُن کے لیے نرم ہو گئے آخر آیت تک) اور اسیطرح قرآن

انتھت الملحقۃ

میں جو کیفیت اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہنے کی اور امت پر شفقت کرنے اور اُن کے لیے سفارش کرنے کی۔ اور اُنکو اللہ کیطرف بلانے کی مذکور ہے وہ سب مشائخ صوفیہ کو بھی اسبات کا خطاب ہے کہ ان امور کو مریدوں کے ساتھ عمل میں لانا اُنپر واجب ہے۔ اضافہ تمام ہوا

سُورۃ بنی اِسرائیل

سورہ بنی اسرائیل

قولہ تعالیٰ سبحان الذی اسری بعبدہ فی الروح والعبودیۃ علی ما نص علیہ العارفون اشرف الاوصاف واعلی المراتب وقیل (حکمۃ اخری) ان فی التعبیر بہ ھھنا دون حبیبہ مثلا سد الباب الغلو فیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کما وقع للنصاریٰ فی نبیھم علیہ السلام وفیہ فی موضع اخر واصلھا الذل والخضوع وحیث ان الذل لشئ لا یکون الا بعد معرفتہ دلت العبودیۃ للہ تعالیٰ علی معرفتہ سبحانہ وکما لھا علی کما لھا و من ھھنا فسر ابن عباس قولہ تعالیٰ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون بقولہ الا لیعرفون ۱۲

قولہ تعالیٰ سبحان الذی اسری بعبدہ ترجمہ وہ پاک ذات ہے جو اپنے بندہ کو (یہاں آپ کی صفت میں عبد فرمانا اسلئے ہے کہ عبودیت اشرف اوصاف ہے نیز اسمیں سدباب ہے کہ آپ کے حق میں کوئی غلو نہ کرنے پاوے جیسا نصاریٰ نے اپنے نبی کی شان میں کیا اور چونکہ اصل معنی اسکے ذل اور خضوع ہے اور یہ بعد معرفت کاملہ کے ہوتا ہے تو اس سے آپ کے کمال معرفت پر بھی دلالت ہوئی ۔

قولہ تعالیٰ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ۔ ومنہ الی ما شاء اللہ وھو مذکور فی سورۃ النجم ولقد راٰہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتھیٰ عند ھا جنۃ المأوی اذ یغشی السدرۃ ما یغشیٰ۔ ووقع تفسیر الآیات فی الاحادیث مفصلا وقولہ تعالیٰ لیلا مع ضم الاحادیث الیہ الناطقۃ بان الاسراء الی المسجد الاقصیٰ

قولہ تعالیٰ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ ترجمہ (شب کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصا تک) اتنی طویل مسافت کا اتنے قصیر زمانہ میں قطع کرنا کئی وجہ کو محتمل ہے ایک یہ کہ مکان و زمان دونوں اپنے حال پر ہیں اور سیر میں اسقدر سرعت ہوا اور ظاہر یہی ہے۔ دوسرے یہ کہ زمانہ اپنے حال پر ہے اور طے مکان ہو گیا ہو۔ اور صوفیہ نے

۶۶۱ یہ عبارت اعلیٰ مقامات و دلیل اعلیٰ المعرفۃ و سببا اعلیٰ الخلۃ والقرب ۶۶۱

۶۶۲ زمان مکان کے طے ہونے کا مکان

والعرج الی عالم الملکوت کانا مقترنین یدل
علی وقوعهما فی بعض لیلة واحدة وفی
الروح وکان رجوعه صلی الله علیه وسلم علی
ماکان ذهابه علیه اه کما یدل علیه ظاهر
الاحادیث ایضا وفیه ولم یعین مقدار
ذلک البعض وکیف ماکان فوقوع ما وقع
فیه من اعجب الایات واغرب الکائنات وفی بعض الآثار انه صلی الله علیه وسلم لما رجع وجد
فراشه لم یبرد من اثر النوم وقیل ان غصن شجرة اصابه بعمامته فی ذهابه فلما رجع وجده
بعد یتحرک اه قلت الله اعلم بصحة هذه الآثار لکن لیس فیه بعد - وایضا لا بعد فی ان یجعل
روایة عائشة رضی الثابت فی الاحادیث من قولها ما فقد جسد محمد صلی الله علیه وسلم لیلة
المعراج علی مثل ما فی هذه الآثار فتتاید بالروایة معنی تقریرها ان الفقد معناه طلب
الشئ الذی غاب بعد ما کان موجودا حاضرا والعادة ان هذا الطلب یکون بعد غیبة
غیر معتادة کما فی قوله تعالی ما ذا تفقدون قالوا نفقد صواع الملک فمعنی قولها ان غیبته
صلی الله علیه وسلم لم تکن بحیث یعده اهله غریبا یشتغلون بطلبه لها وحاصله غایة السرعة فی
الرجوع ووجه هذه السرعة بعضهم بسرعة السیر مع کون المکان والزمان باقیین علی حالهما
کما فی الروح والظاهر ان المسافة التی قطعها علیه الصلوة والسلام فی مسیره کانت باقیة
علی امتدادها وکانت المسافة فی غایة الطول نفی حقائق الحقائق کانت المسافة من مکة
الی المقام الذی اوحی الله تعالی فیه الی نبیه صلی الله علیه وسلم ما اوحی قدر ثلث مائة
الف سنة وقیل خمسین الفا وقیل غیر ذلک اه وبعضهم بقی المسافة ۶۶۲ مع کون الزمان علی
حاله وبثبته کما فی الروح الصوفیة وبعض الفقهاء للاولیاء کرامة والکتب ملای من حکایات
الثقات هذه الکرمة لکثیر من الصالحین ثم قال بعد اسطر وجهل بعض الحنفیة مثبتیه لهم
وکفرهم آخرون ولیس له وجه ظاهر اه قلت وبجوازه قال بعض الحکماء وسماه طفرة وهو
الوصول من مکان الی مکان آخر بحیث لا یمس المسافة التی بینهما ولا یحاذیها وبعضهم ینشر
الزمان مع بقاء المکان علی حاله - وفی الروح وقد اثبت الصوفیة للاولیاء نشر الزمان ولهم
فی ذلک حکایات عجیبة والله تعالی اعلم بصحتها ولم ار من تعرض لذلک من المتشرعین وهو
امر وراء عقولنا المشوبة بالاوهام - ومثله فی ذلک من قال الازل والابد نقطة واحدة
الفرق بینهما بالاعتبار ولیس یفهم ذلک عند ی الا المجردون من جلابیب ابدانهم

اور بعض فقہا نے اسکو اولیاء کے لئے بھی جائز کہا ہے
تیسرے یہ کہ مکان اپنے حال پر رہے اور زمانہ میں
بسط اور نشر ہو گیا ہو اور صوفیہ نے اولیاء کیلئے اسکو
بھی جائز کہا ہے اور اس باب میں عجیب غریب حکایات
ہیں اور اسیطرح نشر مکان وطی زمان بھی خوارق محکمہ سے
ہیں اور صوفیہ ان کے بھی قائل ہیں - واللہ اعلم

وقلیل ما هم ام۔ وفیہ فی موضع اخر علی ان الکرامات کالمعجزات مجہولۃ الکیفیۃ فنؤمن بما صح منہما ونفوض کیفیتہ الی من لا یعجزہ شئی سبحانہ وتعالی ومثل طی المسافۃ ما یحکونہ من نشر الزمان وانا مؤمن ولله تعالی الحمد بما یصح نقلہ من الامرین والمکفر جہول والجہل لیس برسول والله تعالی الموفق للصواب اہ قلت واطلت فیما نقلت تنبیہا علی مسئلۃ طی المکان ونشر الزمان ومثلہما نشر المکان وطی الزمان وبجمیعہا قالت الصوفیۃ۔ ولما کان مقام خبر المعراج مناسبا لہذا التحقیق لاحتمال تنزیلہما علی المسئلتین منہا کما مر وردتہ فی ہذا المقام والله العلام بحقیقۃ کل مرام

طی المکان و الزمان و نشرہما ۶۶۲

قولہ تعالیٰ ولیدخلوا المسجد کما دخلوہ اول مرۃ ای بالتخریب کما فی تفسیر الجلالین وہو نص فی کون الشرور والقبائح مرادۃ مقصودۃ تکوینا لما فیہا من المصالح کما کانت فی ہاتین المرتین من الانتقام من بنی اسرائیل واغاظہم بخراب بیت المقدس ومن اجل کون ہولاء الکفار آلۃ للمصالح قال فیہم عبادا لنا۔

قولہ تعالیٰ ولیدخلوا المسجد کما دخلوہ اول مرۃ ترجمہ (اور جس طرح وہ لوگ مسجد میں گھسے تھے یہ لوگ بھی اوسمیں گھس پڑیں) یہ آیت نص ہے اسمیں کہ شرور وقبائح بھی مصالح کے سبب تکوینا مراد ہوتے ہیں اور چونکہ یہاں کفار اون مصالح کے واسطہ بنائے گئے اسلئے اونکو عبادا لنا فرمایا +

کون الشرور و مرادۃ تکوینا ۶۶۳ ۶۶۳ سنہ ۷۰ھ مولد عیسیٰ ۶۶۳

قولہ تعالیٰ ویدع الانسان بالشر دعاءہ بالخیر وکان الانسان عجولا۔ فی الروح فیہ اشارۃ الی آداب الدعاء وہو عند ما لا یستعجال فینبغی للسالک ان یصبر حتی یعرف ما یلیق بحالہ فیدعو بہ اہ قلت لا سیما الدعاء بالشر وخصوصا فی حق غیرہ ثم خصوصا للانتقام لنفسہ کما تری کثیرا من المدعین للشیخۃ المتجرئین علی الله المغترین بتوہم القبول عندہ یدعون علی المسلمین غیظا لانفسہم ویرون ان ما یجری علی السنتہم لا بد ان یقع فکان الملک والملکوت فی ایدیہم ودلالہ القرآن علی ذمہ ظاہر +

بعض آداب الدعاء ۶۶۴ دعاء بالشر ۶۶۵ دعا بالشر خصوصا علی غیرہ ۶۶۵ بدعا کی مذمت خصوصا دوسرے کے لئے

قولہ تعالیٰ ویدع الانسان بالشر دعاءہ بالخیر ترجمہ (اور انسان برائی کی ایسی درخواست کرتا ہے جس طرح بہلائی کی درخواست) اسمیں اشارہ ہے بعض آداب دعا کی طرف کہ استعجال نہ کرے خصوص بددعا میں۔ خصوص دوسرے کے لیے خصوص اپنے انتقام کے لیے جیسے بہت سے مدعی غیظ نفس میں مسلمانوں کے لیے بددعا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ضرور قبول ہوگی گویا خدائی ان کے قبضہ میں ہے +

قولہ تعالیٰ واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول

قولہ تعالیٰ واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول

فدمرناها تدميرا۔ فی الروح فیہا اشارۃ الی انہ سبحانہ اذا اراد ان یخرب قلب المرید سلط علیہ عساکر ھوی نفسہ وجنود شیاطینہ فیخرب بسنابك خیول الشہوات وافات الطبعیات نعوذ باللہ تعالیٰ من ذالک

فدمرناها تدمیرا ترجمہ اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اوس کے خوش عیش لوگوں کو حکم دیتے ہیں پھر وہ لوگ وہاں شرارت مچاتے ہیں تب اون پر حجت تمام ہو جاتی ہے پھر اوس بستی کو غارت و تباہ کر ڈالتے ہیں) روح میں ہے کہ اسمیں اشارہ ہے کہ اسی طرح جب مرید کے قلب کو خراب کرنا منظور ہوتا ہے تو اوسپر نفس و شیطان کے عساکر کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔ پس شہوات و طبیعات کے اتباع سے خراب ہو جاتا ہے ✣

التنبیہ لاسباب خراب القلب

قولہ تعالیٰ ومن اراد الاخرۃ وسعی لہا سعیہا فی الروح السعی اللائق بہا وھو السعی علی سبیل الاستقامۃ وما ترتضیہ الشریعۃ

قولہ تعالیٰ ومن اراد الاخرۃ وسعی لہا سعیہا ترجمہ (اور جو شخص آخرت کی نیت رکھیگا اور اوس کے لئے جیسی سعی کرنا چاہئے ویسی ہی سعی بھی کریگا) روح میں ہے کہ سعی جو آخرت کے لائق ہو وہ ہے جسمیں موافقت شریعت اور استقامت ہو۔

الاستقامۃ تقتضی الشریعۃ

قولہ تعالیٰ کلا نمد ھؤلاء وھؤلاء من عطاء ربک وما کان عطاء ربک محظورا صریح فی ان التوسع من الدنیا لیس علامۃ للقبول کما اغتر بہ بعض من ینسب نفسہ الی الطریق یفتخر بان من دخل فی طریقتنا یفوز بالمال والمناصب ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ وفیہ اصل ایضا لما علیہ بعض الاکابر من عدم تخصیص المؤمنین بایصال النفع الدنیوی علیہم فان فی ھذا التعمیم تخلقا بخلق اللہ فلم یرد فیہ نہی بل رغب فیہ القرآن بقولہ تعالیٰ لیس علیک ھدٰھم الی قولہ وما تنفقوا من خیر یوف الیکم نعم طعام الدعوت ینبغی ان یخصص باھل التقوی وھو محمل حدیث لا یاکل طعامک الا تقی

قولہ تعالیٰ کلا نمد ھؤلاء وھؤلاء من عطاء ربک وما کان عطاء ربک محظورا ترجمہ (آپکے رب کی عطا میں سے تو ہم ان کی بھی امداد کرتے ہیں اور اُن کی بھی اور آپ کے رب کی عطا رُبند نہیں) یہ صریح ہے اسمیں کہ توسع فی الدنیا قبول کی علامت نہیں جیسے بعض مدعیان طریق فخر کیا کرتے ہیں کہ جو شخص ہمارے سلسلہ میں آجاتا ہے اوسکو مال و عہدہ کی ترقی ہو جاتی ہے اور اسمیں اسکی بھی اصل ہے جو بعض اکابر کی عادت ہوتی ہے کہ ایصال نفع میں مؤمنین کی تخصیص نہیں کرتے سو یہ تعمیم اخلاق الٰہیہ میں سے ہے اور لیس علیک ہدٰھم الآیہ میں اسکی ترغیب بھی ہے ہاں ہدیہ وغیرہ میں تقویٰ کی رعایت مناسب ہے۔

علامۃ کون التوسع من الدنیا من علامات القبول

علم التخصیص من المؤمنین بالنفع الدنیوی

قولہ تعالیٰ وقل رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا یوخذ منہ استحسان الدعاء للشیخ

قولہ تعالیٰ وقل رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا ترجمہ (اور یوں دعا کرتے رہنا کہ اے میرے

للدعاء للشیخ

المربی لروحہ ۔

پروردگار ان دونوں پر رحمت فرمائیے جیسا انہوں نے مجکو بچپن میں پالا۔ اس سے شیخ مربی کے لیئے دعا کرنے کا استحسان مستنبط ہوتا ہے ۔

قولہ تعالیٰ ان تکونوا صلحین فانہ کان للاوابین غفورا۔ فی الروح ای قاصدین الصلاح والبرد دون العقوق والفساد و کان المستمر ذلک ثم انفق بادرۃ من غیر قصد الی المساءۃ فلطف اللہ تعالیٰ یجز دون عذابہ قائما بالکلاءۃ ام قلت وعلی ھذا ینبغی ان یکون معاملۃ الشیخ مع مریدیہ لا یشدد علیہم فی حقوق نفسہ الا فیما یعود علی اصلاحہم

قولہ تعالیٰ ان تکونوا صلحین فانہ کان للاوابین غفورا ترجمہ (اگر تم سعادتمند ہو تو وہ توبہ کرنیوالوں کی خطا معاف کردیتا ہے) اسیطرح شیخ کو اپنے مریدوں کے ساتھ معاملہ کرنا چاہیئے کہ اپنے حقوق میں اوسپر تشدد نہ کرے ہاں جسمیں اون کی اصلاح ہو وہ مستثنیٰ ہے

قولہ تعالیٰ ولما تعرضن عنہم ابتغاء رحمۃ من ربک ترجوھا فقل لہم قولا میسورا یوخذ منہ الیسر فی الجواب للطالب اذا کان لہ عذر من افادتہ فی الوقت ومصلحۃ اصلاحہ مستثنیٰ من ذلک ولعل عد ما ذکرت فی الایات الثلثۃ الاخیرۃ من الحاشیۃ اولی واحری

قولہ تعالیٰ ولما تعرضن عنہم ابتغاء رحمۃ من ربک ترجوھا فقل لہم قولا میسورا ترجمہ (اور اگر اپنے رب کی طرف سے جس رزق کے آنے کی اُمید ہو اوس کے انتظار میں تجکو اونسے پہلوتہی کرنا پڑے تو اون سے نرمی کی بات کہدینا) اس سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ جب کسی وقت افادہ طالب سے عذر ہو تو اوسکو نرم جواب دے اور مصلحتِ اصلاح یہاں بھی مستثنیٰ ہے ۔

الحاشیۃ

قولہ تعالیٰ ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا کل البسط فی الروح فیہ اشارۃ للمشائخ کیف یکونون مع المریدین ای لا تبخل علی المرید بنشر فضائل المعرفۃ وحقائق القربۃ ولا تذکر شیئا لا یتحملہ فیھلک ولکن بین بین ام قلت ویکون فی قولہ ملوما محسورا اشارۃ الی ان من بخل بحق غیرہ فھو ملوم ومن اھلک واضر غیرہ فھو محسور ای مغموم اذا شاھد الضرر

قولہ تعالیٰ ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا کل البسط ترجمہ (اور نہ تو اپنا ہاتھ گردن ہی سے باندھ لینا چاہیئے اور نہ بالکل ہی کھول دینا چاہیئے) اسمیں اشارہ ہے مشائخ کو مریدوں کے ساتھ کس طرح رہنا چاہیئے یعنی نہ حقائق ومعارف کے ظاہر کرنے میں بخل کرے اور نہ ایسے اسرار بیان کرے جسکا وہ متحمل نہو اور برباد ہوجائے

قولہ تعالیٰ فقد جعلنا لولیہ سلطانا فلا یسرف فی القتل ۶۴۴ دل علی ضبط النفس وقت القدرۃ علی الانتقام ۶۴۵

قولہ تعالیٰ فقد جعلنا لولیہ سلطانا فلا یسرف فی القتل ترجمہ (تو ہم نے اوس کے وارث کو اختیار دیا ہے سو اوسکو قتل کے بارے میں حد سے تجاوز نہ کرنا چاہیئے) اسمیں ۶۴۴ قدرت کے وقت ضبط نفس کی تعلیم ہے ۶۴۵

قولہ تعالیٰ ولا تقف ما لیس لک بہ علم فیہ نہی ۶۴۵ عن القول فی الالٰہیات والنبوات بالتخمین والرای۔ وفی الروح فیہ اشارۃ الی بعض ما یلزم السالک من التثبت والاحتیاط والکف عن الدعاوی العاطلۃ ۶۴۶

قولہ تعالیٰ۔ ولا تقف ما لیس لک بہ علم ترجمہ (اور جس بات کی تجھکو تحقیق نہ ہو اوسپر عمل درآمد مت کیا کر) اسمیں ۶۴۵ نہی ہے تخمین ورائی سے الٰہیات اور نبوات میں کلام کرنے سے اور سالک کو دعاوی عاطلہ سے ۶۴۶

قولہ تعالیٰ وان من شیء الا یسبح بحمدہ فی الروح بعد سرد الآثار الدالۃ علی وقوع التسبیح القالی من الجمادات ما نصہ وھی مجموعھا متعاضدۃ فی الدلالۃ ۶۴۶ علی ان التسبیح قالی وھو مذھب الصوفیۃ ذکروا ان السالک عند وصولہ الی بعض المقامات یسمع تسبیح الاشیاء بلغات شتی وقد روی عن بعض السلف سماعہ بتسبیح بعض الجمادات اھ وفیہ عن الشیخ الاکبر قدس سرہ ان المسمی بالجماد والنبات لہ عندنا ارواح بطنت عن ادراک غیر الکشف ایاھا فی العادۃ فالکل عندنا حی ناطق ثم بعد اسطر وکم وکم فی الاخبار نحو ذلک قلیل ولا داعی لتاویلھا اذ لا احد یقول ان شعور الجمادات کشعور الحیوانات الظاھرۃ بحیث یدرک کل احد حتی یکون الحمل بظاھر اللفظ خلاف حسن العقلاء فیجب ارتکاب التاویل والتجوز اھ

قولہ تعالیٰ ولا تقف ما لیس لک بہ علم ترجمہ (اور جس بات کی تجھکو تحقیق نہ ہو اوسپر عمل درآمد مت کیا کر) اسمیں ۶۴۵ نہی ہے تخمین ورائی سے الٰہیات اور نبوات میں کلام کرنے سے اور سالک کو دعاوی عاطلہ سے ۶۴۶

قولہ تعالیٰ۔ وان من شیء الا یسبح بحمدہ ترجمہ (اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اوسکی پاکی بیان نہ کرتی ہو) اسمیں ۶۴۶ بعد آثار مؤیدہ اسپر دلالت ہے کہ جمادات تسبیح قالی کرتے ہیں اور اس کے لئے شعور لازم ہے گو ضعیف ہی

قولہ تعالیٰ وقل لعبادی یقولوا التی ھی احسن فیہ ارشاد بالرفق مع المخالفین وکونہ من اخلاق اللہ ظاھر معلوم ۶۴۷

قولہ تعالیٰ۔ وقل لعبادی یقولوا التی ھی احسن ترجمہ (اور آپ میرے بندوں سے کہدیجئے کہ ایسی بات کہا کریں جو بہتر ہو) اسمیں ۶۴۷ مخالفین کیساتھ نرمی کرنیکی تعلیم ہے

قولہ تعالیٰ ربکم اعلم بکم الی قولہ وما ارسلناک علیھم وکیلا۔ ارشاد ۶۴۸ بعدم التصدی لاحد فی اصلاح

قولہ تعالیٰ ربکم اعلم بکم الی قولہ وما ارسلناک علیھم وکیلا۔ ترجمہ (تم سب کا حال تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے۔ اے قولہ تعالیٰ۔ اور ہم نے آپ کو اُن کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا) اسمیں ۶۴۸ دلالت ہے کہ اصلاح میں کسی کے درپے نہ ہو ۶۴۸

قولہ تعالیٰ وکفی بربک وکیلا۔ فی الروح واستدل بالآیۃ علی ان المعصوم من عصمہ اللہ تعالیٰ وان الانسان لا یمکنہ ان یحترز بنفسہ عن مواقع الضلال والاقلیل وکفی بالانسان وکیلا لنفسہ ھ ۱۲

قولہ تعالیٰ وکفی بربک وکیلا۔ ترجمہ (اور آپکا رب کافی کارساز ہے) روح میں ہے کہ اس میں دلالت ہے کہ انسان مواقع ضلال سے بدون حفاظت حق تعالیٰ کے خود نہیں بچ سکتا +

قولہ تعالیٰ ام امنتم ان یعید کم فیہ تارۃ اخری ذکرھم ما دھاھم فی الزمن الماضی ازالۃ لتمادیھم وبھذا خرج الجواب عما عسی ان یختلج فی نفسک ان ائمۃ السلوک ینھون عن ذکر الماضی ویعدونہ حجابا کذکر المستقبل فینافی ما فی القرآن وجہ الجواب ظاھر ان نھیھم لیس عاما بل ھو مخصوص بمن زال غفلتہ واشتغل بالحق سبحانہ والامر فی القرآن لمن ھو فی غفلتہ ومعرض عن الحق سبحانہ فلا تنافی بینھما +

قولہ تعالیٰ ام امنتم ان یعید کم فیہ تارۃ اخری۔ ترجمہ (یا تم اس سے بیفکر ہو گئے کہ خدا تعالیٰ پھر تم کو دریا ہی میں دوبارہ لیجاوے) یہاں شبہ ہو سکتا ہے کہ حق تعالیٰ نے اونکو حالت ماضیہ یاد دلائی اور اہل طریق ماضی کے یاد کو حجاب کہتے ہیں۔ جواب یہ ہے کہ اہل طریق کا خطاب اون لوگوں کے لیے ہے جنکی غفلت زائل ہو کر مشغول بحق ہو گئے ہوں اور یہاں خطاب اہل غفلت کو ہے تاکہ اونکی تمادی و غفلت دور ہو تو دونوں خطاب میں امر مشترک مشغول بحق کرنا ہے +

قولہ تعالیٰ۔ ولولا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیھم شیئا قلیلا۔ وھذا کما انہ نص فی انہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ھم بما جا بتھم ولم یکد کذلک ھو نص فی ان عصمۃ اللہ تعالیٰ ھی الحافظۃ لا القوۃ النفسیۃ فاذا کان ھذا فی شان سید الراسخین فکیف بک یا مسکین فکیف تغتر بتقدسک و ونسبتک الباطنۃ التی عسی ان تکون موھومۃ مزعومۃ

قولہ تعالیٰ۔ ولولا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیھم شیئا قلیلا۔ ترجمہ (اور اگر ہم نے آپ کو ثابت قدم نہ بنایا ہوتا تو آپ اون کی طرف کچھ کچھ جھکنے کے قریب جا پہونچتے) یہ نص ہے اسمیں کہ انبیاء کا حافظ بھی حق تعالیٰ ہی ہے بدون اوس کے قوۃ تقدسیہ کافی نہیں تو وہ جسکے کو تو اپنے تقدس و نسبت باطنہ پر ناز کرنیکا کوئی حق ہی نہیں اور ممکن ہے کہ خود وہ نسبت بھی موہوم ہی ہو۔

قولہ تعالیٰ۔ وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق یکون عاما فی جمیع المواد والمصادر فما احوج السالک الی الالتجاء بھذا الدعاء فی تقلبہ

قولہ تعالیٰ۔ وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق۔ ترجمہ (اور آپ یوں دعا کیجئے کہ اے رب مجکو خوبی کے ساتھ پہونچائیو اور مجکو خوبی کے ساتھ لیجائیو) اسی طرح سالک کو تقلب

۲۰۹ مسئلہ الاتکال علی نفسہ فی الطریق طریق میں اپنے اوپر بھروسا کرنا

۲۱۰ الجواب عن شبہۃ التنافی بین ترک ذکر الماضی وذکر اھل الطریق منہ یاد ماضی کو حجاب کہنے اور یاد ماضی کا خطاب کرنے میں تنافی نہ ہونا

۲۱۱ مثل ۲۱۰ اصل ۲۱۱

۲۱۲ تحقیق ان اللہ ھو المقلب تقلب حال کرنیوالا اللہ ہی ہے

من حال الی حال فی کل وقت ولا یدری ای احواله نافع له وایها اضر له

حالات میں ہر وقت اسکی دعا کی حاجت ہے کیونکہ اسکو کچھ خبر نہیں کہ کون سی حالت اسکے لئے نافع ہے اور کونسی حالت مضر۔

قوله تعالی وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا۔ قلت الجملة الثانیة الواقعة موقع التعلیل علی عمومها الایة فی کل حق وباطل۔ فدخل فیه النور والظلمة الباطنیان ودخل فیه حب الله وحب الخلق الی غیر ذلک مما یروم اهل الطریق ومن ثم قال فارس فی الایة کما فی الروح کل ما یحملک علی سلوک سبیل الحقیقة فهو حق وکل ما یحجبک ویفرق علیک وقتک فهو باطل اه

قولہ تعالیٰ۔ وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا۔ ترجمہ (اور کہدیجئے کہ حق آیا اور باطل گیا گذرا ہوا۔ واقعی باطل چیز تو یوں ہی آتی جاتی رہتی ہے) اخیر جملہ کا موقع تعلیل میں وارد ہونا اسپر دال ہے کہ آیت ہر حق اور باطل کو عام ہے اسمیں باطنی نور وظلمت بھی داخل ہوگئے اور حب اللہ وحب الخلق بھی آگئی +

قوله تعالی وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنین فی الروح الاول اشارة الی التخلیة والثانی الی التحلیة اه

قولہ تعالیٰ۔ وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنین ترجمہ (اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں توشفا ورحمت ہے) روح میں ہے کہ شفاء اشارہ ہے تخلیہ کیطرف اور رحمت اشارہ ہے تحلیہ کیطرف +

قوله تعالی ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا فی الروح ای هی من جنس ما استاثر الله تعالی بعلمه من الاسرار الخفیة التی لا تکاد تدرکها عیون عقول البشر وما اوتیتم من العلم الا قلیلا لا یمکن تعلقه بامثال ذلک وهذا علی ما قیل ترک للبیان ونهی لهم عن السوال اه وفیه ان البحث عن الاسرار التی لیس لنا کثیر فائدة فیها عبث وابتلی به کثیر من المتشیخة الذین یعدون عارا علیهم ان یقولوا فی شئ من العلوم انا لا ندری والی الله المشتکی

قولہ تعالیٰ۔ ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ترجمہ (اور یہ لوگ آپ سے روح کو پوچھتے ہیں آپ فرمادیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے بنی ہے اور تمکو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے) اسمیں دلالت ہے کہ اسرار غیر ضروریہ کا تفحص مذموم ہے جبکہ اس آیت کا مدلول نہی عن السوال کہا جاوے جیسا کہ ظاہر ہے +

قوله تعالی ولئن شئنا لنذهبن بالذی اوحینا الیک فیه اشد الخوف علی سلب ما رزق احد من النسبة والکمال کیف

قولہ تعالیٰ۔ ولئن شئنا لنذهبن بالذی اوحینا الیک۔ ترجمہ (اور اگر ہم چاہیں تو جسقدر آپ پر وحی بھیجی ہے سب سلب کرلیں) اسی طرح اہل نسبت کو

۶۸۳ زوال التعلق مع الممکن بالتعلق مع الواجب
۶۸۴ التخلیة والتحلیة
۶۸۵ ذم التفحص عن الاسرار الغیر الضروریة
۶۸۶ الخوف من سلب النسبة
۶۸۷ سلب نسبت سے خوف

ولا احد اعز علی اللہ تعالی من حبیبہ صلے اللہ علیہ وسلم فلما خوطب بھذا فما ان غیرہ منہ صلی اللہ علیہ وسلم

سبب نسبت سے ڈرتے رہنا چاہیئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کون ہے جب آپ سے یہ خطاب ہے تو دوسرا کس حساب میں ہے +

ذم طلب الخوارق ۶۸۴

قولہ تعالی وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر الخ فیہ ذم[۶۸۵] طلب الخوارق فاذا کان مذموما عن الانبیاء فکیف عن الاولیاء

قولہ تعالی وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر الخ ترجمہ

آیت[۶۸۶] مذمت ہے طلب خوارق کی

فقر الضرورۃ المستقیم عن المقبول ۶۸۸

قولہ تعالی قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ نص[۶۸۷] فی نفی قدرۃ المقبول عن مایطلب منہ

قولہ تعالی قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ ترجمہ (آپ فرمادیجئے کہ سبحان اللہ میں بجز اس کے کہ آدمی ہوں پیغمبر ہوں اور کیا ہوں) آیت

تصریح[۶۸۸] ہے کہ مقبولین کو یہ قدرت نہیں کہ جو اون سے درخواست کیجاوے وہ اوسکو پورا کردیں +

شرع رسول من ناسب کان لہ ان یتعلم من اھل السنۃ ۶۸۹

قولہ تعالی قل لو کان فی الارض ملئکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکا رسولا۔ لاشتراط المناسبۃ بین المعلم والمتعلم للنفع ورعایۃ[۶۸۹] القوم ھذا الشرط معروف معلوم

قولہ تعالی قل لو کان فی الارض ملئکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکا رسولا۔ ترجمہ آپ فرمادیجئے کہ اگر زمین پر فرشتے ہوتے کہ اوسمیں چلتے بستے تو البتہ ہم اون پر آسمان سے فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے) وجہ[۶۸۹] اس حکم کی معلم ومتعلم میں مناسبت کا شرط ہونا ہے اور اس شرط کی رعایت قوم میں معروف ہے +

رد انقطاع العذاب ۶۹۰

قولہ تعالی کلما خبت زدناھم سعیرا فیہ رد[۶۹۰] لما نسب الی بعضھم من انقطاع عذاب النار عن اھلھا بعد مدۃ طویلۃ

قولہ تعالی کلما خبت زدناھم سعیرا ترجمہ (وہ جب ذرا دھیمی ہونے لگے گی تب ہی ہم اون کے لیے اور زیادہ بھڑکا دیں گے) اسمیں[۶۹۰] اوس قول کا رد ہے جو بعض کی طرف منسوب ہے کہ مدت طویلہ کے بعد عذاب نار منقطع ہوجاوے گا +

ذم کتم العلوم النافعۃ ۶۹۱

قولہ تعالی قل لو انتم تملکون خزائن رحمۃ ربی اذا لامسکتم خشیۃ الانفاق فیہ[۶۹۱] اشارۃ الی ذم من یکتم الطریق عن الطالبین کما ھو عادۃ الناقصین الذین یحسبون ما سمعوا من مشایخھم دفائن ویفتخرون باختصاصھم بھا ولا تسمح انفسھم بمشارکۃ غیرھم فیھا وھذا اول دلیل علی

قولہ تعالی قل لو انتم تملکون خزائن رحمۃ ربی اذا لامسکتم خشیۃ الانفاق ترجمہ (آپ فرمادیجئے کہ اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مختار ہوتے تو اس صورت میں تم خرچ کرنے کے اندیشہ سے ضرور رہا تہہ روک لیتے) اس[۶۹۱] میں اشارہ ہے اوس شخص کی مذمت کی طرف جو طریق کو طالبین سے چھپاتے ہیں اور وہ طریق کی حقیقت اون چند

انهم فی ضلال لما لم یاتموا بالمعروف ولم ینتهوا عن المنکر فان ابلاغ الحق ما مور به و کتمانه منهی عنه نعم العلوم الکشفیة لا ینبغی ان تذاع

ملفوظات کو سمجھتے ہیں جو اپنے مشائخ سے سن لئے ہیں اونکو خدا جانے کیا خزائن و دفائن سمجھتے ہیں البتہ علوم کشفیہ جزو طریق نہیں اونکو ظاہر نہ کرنا چاہیئے ✣

قوله تعالی - وان لاظنك یا فرعون مثبورا

فیه ان رد الجواب بمثل ما یقال له لا ینافی الکرم وکمال الاخلاق ومع هذا لم یتعد علیه السلام الحد فرجح انه قابل فظنه بظنه مع کونه علی یقین من کونه مثبورا ولیس هذا الجواب خلاف الذی امر به لانه امر به ابتداء لعله یتذکر او یخشی لا بعد اساءته الادب وقنوط موسی علیه السلام عن ایمانه فافهم

قوله تعالی - واني لاظنك یا فرعون مثبورا

ترجمہ (اور میرے خیال میں ضرور تیری کمبختی کے دن آگئے ہیں) اسمیں دلالت ہے کہ جواب ترکی بہ ترکی دینا جبکہ تسامح در عایت میں کوئی مصلحت نہ ہو کرم اور کمال اخلاق کے منافی نہیں ✣

الجواب بالمثل لا ینافی مطلقا الکرم والاخلاق

قوله تعالی - ویخرون للاذقان یبکون

فیفضل البکاء من خشیة الله ولما تعلق فضل الاعمال بالاختیاری منها ولکن البکاء بالعین اختیاری یراد بالبکاء ما هو اعم من بکاء العین ومن بکاء القلب - وما عن القاسم کما فی الروح ان البکاء علی وجوه بکاء الجهال علی ما جهلوا - وبکاء العلماء علی ما قصروا - وبکاء الصالحین مخافة الفوت - وبکاء الائمة مخافة السبق - وبکاء الفرسان من ارباب القلوب للهیبة والخشیة ولا بکاء الموحدین اه حیث نفی فیه البکاء عن الموحدین محمول علی حالة غلبة التوحید علیهم اذ حینئذ یغیب عنهم ما یجلب البکاء تمت سورة بنی اسرائیل

قوله تعالی - ویخرون للاذقان یبکون

ترجمہ (اور ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے) اسمیں خشیۃ حق سے رونے کی فضیلت ہے

(سورہ بنی اسرائیل تمام ہوئی)

فضل البکاء من خشیة الله

بعض جزئیات رونے کی فضیلت

ملحقة من رسالة التائید المذکورة فی اخر التمهید

سورة بنی اسرائیل

قوله تعالی - اولئك الذین یدعون یبتغون الی ربهم الوسیلة ایهم اقرب

اضافہ

از رسالہ تائید

سورۂ بنی اسرائیل

قوله تعالی - اولئك الذین یدعون یبتغون الی ربهم الوسیلة ایهم اقرب یرجون

یرجون رحمته ویخافون عذابه والوسیلة الی الله تعالی هی التی یتوسل بها لوصال الله جل وعلا وذلک هو المجاهدات والاذکار باللسان والقلب والمراقبات فی الخلوات وکل من کان اقرب الی الله تعالی یعنی من کان اوصل الیه فهو اشد طلبا للوسیله لانه ما من وصال وقرب الا وفوقه درجات الوصال بلا نهایة ومن کان اقرب کان اعرف به وکان اشد طلبا للزیادة - انتهت الملحقة تم الجلد الاول ویلیه الجلد الثانی انشاء الله

رحمته ویخافون عذابه ترجمہ (یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں وہ خود ہی اپنے پروردگار کی طرف ذریعہ تلاش کرتے ہیں جو اون میں زیادہ صاحب قرب ہے اور وہ اللہ کی رحمت کے امیدوار اور اوس کے عذاب سے خائف رہتے ہیں) اور اللہ کی طرف ذریعہ سے مراد وہ چیز ہے جو خدائے بزرگ برتر کے وصال کا ذریعہ بنائی جاوے اور وہ مجاہدات اور اذکار لسانی وقلبی اور خلوت کے مراقبات ہیں اور جس شخص کو اللہ کا قرب زیادہ ہوگا یعنی جو شخص واصل زیادہ ہوگا وہ ذریعہ کا زیادہ طالب ہوگا کیونکہ کوئی وصال اور قرب ایسا نہیں جس سے اوپر وصال کے اور بے انتہا مراتب نہ ہوں اور جسکو قرب زیادہ ہوگا وہ اللہ کا پہچاننے والا بھی زاید ہوگا اور زیادتی کا طلب کرنے والا بھی بہت ہوگا۔

جلد اوّل تمام ہوئی

اَلْہَادِی

دینیات کا ماہواری رسالہ جس میں شریعت وطریقت کے متعلق جامع شریعت وطریقت واقف اسرار حقیقت حضرت حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہم العالی کے علوم عقلیہ ونقلیہ کا بیش بہا ذخیرہ ہوتا ہے جو ہر طبقہ کو نہایت مفید ہے جمادی الاول ۱۳۴۳ھ سے جاری ہوا ہے

جسکی سالانہ قیمت دو روپے آٹھ آنہ ہے اور بصورت وی پی کا پڑتا ہے

ملنے کا پتہ

محمد عثمان مالک کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی

تربیۃ السالک وتنجیۃ الہالک

احکام باطنی کا مجموعہ و کرو شغل کرنیوالے حضرات حضرت والا مدظلہم کی خدمت میں اپنے باطنی حالات عرض کرتے ہیں اور انکے جوابات حضرت والا مدظلہم عطا فرماتے ہیں وہ یکجا جمع کرلئے جاتے ہیں اور وہ شائع ہوتے رہتے ہیں، سالکین ومشائخ کیلئے اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں اسکو روحانی مطب کہا جاوے تو بجا ہی اسکے مطالعہ سے سالک نفس و شیطان کے دھوکے سے بچ سکتا ہی اور مشائخ کی بھی بہت سی مشکلات اس سے حل ہوتی ہیں یہ کتاب سالکین کیلئے خصوصاً اور عام مسلمانوں کیلئے عموماً نہایت ضروری ہی قیمت حصہ اول ۶/ **ایضاً** حصہ دوم چھ آنے۔ (۶/)

المصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ

یعنی

احکام اسلامی کی عقلی حکمتیں

کھلی بات ہی کہ جب غلام اپنے آقا کو خادم اپنے مخدوم کو محکوم اپنے حاکم کو تسلیم کرلیتا ہی اور اسکی طاعت کرنے اور احکام کے بجالانے میں اپنی رائے کو دخل نہیں دیتا اور نہ کسی حکم کی علت دریافت کرنیکی کوشش کرتا ہی اور درحقیقت خادمانہ اور غلامانہ حیثیت کا اقتضاء بھی یہی ہی کہ آقا کا حکم بلا چون وچرا تسلیم کرلیا جائے بلکہ کمال اطاعت تو یہ ہی کہ اگر آقا واقع کے خلاف دن کو رات کہے تو وفادار و فرمانبردار غلام اسکی تصدیق کرنیمیں تامل نہ ہو شیخ علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے ؎

اگر شہ روز را گوید شب است این ۔ بباید گفتن اینک ماہ و پروین

لیکن افسوس ہی کہ حق جل وعلیٰ شانہ جو احکم الحاکمین اور سلطان السلاطین ہی اُسکے احکام بجالانے میں (باوجود اسکی خدائی تسلیم کرنیکے) ہزاروں حیلے تراشے جاتے اور علتیں دریافت کیجاتی ہین خصوصاً آجکل نئی تعلیم کے اثر سے علت طلبی کی علت اور بھی زیادہ ہوگئی ہی اسلام کا صرف نام ہی نام ہی احکام سے ذرا بھی محبت و دلچسپی باقی نہیں رہی دہریوں اور ملحدوں کی صحبت سے عقائد حقہ کا مضحکہ اڑاتے ہیں اور تحقیق اسباب وعلل کو آڑ بناکر عمل سے بے پرواہ ہوگئے ہیں مگر خدائے تعالےٰ جزائے خیر عطا فرماتے علماء ربانی کو کہ وہ بھی ہدایت خلق کیلئے ہمیشہ اولوالعزمی سے کام لیتے ہیں اور احکام اسلامی کی حکمتیں ومصلحتیں بیان کرکے حیلہ جو طبیعتوں پر حجت پوری کرتے ہیں چنانچہ حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ و حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہما تعالیٰ انہیں اولوالعزم حکماء اُمت سے ہیں جنھوں نے خداداد ملکہ سے احکام شرعیہ کی باریکیاں بیان فرماکر بہت سے آزاد خیال ومطلق العنان لوگوں کو اسلام کا سچا مطیع وفرمانبردار بنادیا ہی اور اس زمانہ میں حضرت مجدد الملۃ حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہم العالی نے **المصالح العقلیہ** اردو زبان میں تالیف فرماکر آزادان ہند کیلئے رموز واسرار شرعیہ کا ایسا بیش بہا خزانہ جمع فرمادیا ہی جو ایک حق طلب وحق پسند کیلئے ہدایت کا معقول ذریعہ ہوسکتا ہی ورنہ خود پسند ونفس پرست کیلئے تو دفتر بھی کافی نہیں ہے ؎

نگوئی از سر بازیچہ حرفے
کز و پندے نگیرد صاحب ہوش
وگر صد باب حکمت پیش نادان
بخوانی آیدش بازیچہ در گوش

قیمت حصہ اول نو آنے (۹/) حصہ دوم بارہ آنے (۱۲/)
ایضاً حصہ سوم بارہ آنے۔ (۱۲/)

(باقی صفحہ آخر پر ملاحظہ ہو)

ملنے کا پتہ:۔ محمد عثمان مالک کتبخانہ اشرفیہ دہلی

التکشف عن مہمات التصوف

یعنی حضرت والا مدظلہم کی مفید عوام وخواص افراط و تفریط سے پاک سچے تصوف کی حقیقت میں نہایت ضروری اور عجیب کتاب

بعد الحمد والصلوٰۃ کہ اس زمانہ پرفتن میں منجملہ دیگر اغلاط عوام کے بڑی غلطی علم تصوف کے فہم میں ہوئی کسی نے تو قوالی وگانے بے قیدی کا نام تصوف رکھ لیا اور کسی نے محض رسوم کو تصوف کہا اور کسی نے صرف کثرت اوراد و وظائف کو تصوف کہدیا اسیطرح اسکے مسائل وحدۃ الوجود وحدۃ الشہود وغیرہ کے سمجھنے میں صدہا غلطیاں کیں اس فرقہ کو تو یہ ضرر پہنچا کہ اپنے عقائد خراب کئے یعنے شرک تک میں مبتلا ہوگئے اور بعض حضرات ایسے بڑھے کہ وہ تصوف کا اصل سے ہی انکار کر بیٹھے اور حضرات اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی شان میں بے ادبی وگستاخی سے پیش آئے اور مسائل تصوف کو غیر ثابت بالکتاب والسنۃ اعتقاد کر لیا اور تصوف کو خلاف شریعت سمجھکر اسکے نام سے کوسوں بھاگنے لگے ائمہ یہ ضرر ہوا کہ اسکے برکات سے محروم رہے اور قلب میں قساوت پیدا ہوگئی اور بعض حضرات وہ ہیں جو منکر نہیں اور حضرات اولیاء اللہ کے بھی معتقد ہیں۔ لیکن شریعت کو تصوف کا غیر سمجھتے ہیں اور جس نظر سے اس علم شریعت کو دیکھنا چاہیئے اس نظر سے نہیں دیکھتے اور اسکے مسائل کو غیر ثابت والنتہ جانتے ہیں نظر بر آن حکیم الامۃ جامع شریعت وطریقت مولانا موصوف الصدر نے یہ کتاب [illegible] فرمائی جس سے تصوف کی حقیقت اور اسکے ضروری مسائل کی تحقیق جسمیں لوگ غلطیاں کرتے ہیں واضح ہوگئیں جو لوگ اس راہ کو تتبع کر رہے ہیں۔ یا ادھر متوجہ ہونیکا ارادہ رکھتے ہیں انکو تو خصوصاً اور عامہ مومنین کو عموماً اس کتاب کا مطالعہ کرنا بلکہ سبقاً سبقاً پڑھنا بہت ضروری ہے انشاء اللہ تعالےٰ تمام اشکال حل ہوجیکے علاوہ بہت سے ایسے جدید فوائد ضروری دیکھنے میں آوینگے جو نہایت کارآمد ہیں

قیمت پانچ روپے۔ (محہ)

تکمیل الیقین یعنی خلاصہ سائنس اور اسلام

اُردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جو دینیات کی جامعیت کیساتھ سائنس ورطبعیات کا پہلو لئے ہوئی ہے یہ کتاب زیادہ تر اُن تعلیمیافتوں کیواسطے تالیف کیگئی ہے جو علوم مروجہ کے اثر سے متاثر ہوکر شبہات میں مبتلا ہوجاتے ہیں یہ کتاب دیندار مسلمانوں کیلئے بھی ازبس ضروری اور نافع ہے مضامین کی مختصر فہرست یہ ہے اوّل عقائد واعمال کو لکھکر اسکے ضمن میں ہر قسم کے شرک اور خلاف شرع رسوم کو نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے پھر معاصی اور طاعات کے بعض دنیوی نقصانات ومنافع دکھلاکر حکومت وانتظام ملکی کی تشریح کی ہے اسکے بعد نماز کیلئے طہارت کے شرط ہونیکی حکمت۔ وضو میں اعضاء وضو دھونے اور ترتیب کی حکمت۔ نماز میں کعبہ کیطرف منہ کرنیکی حکمت۔ بے نماز ونکی واہی تباہی۔ عذر ونکے معقول جواب اعمال حج کی فلاسفی اور بے پردگی کی خرابیاں۔ تعدد ازواج کے متعلق نہایت عمدہ بحث۔ آخر شبہ کا جواب جو کہ شریعت محمدیہ کے قوانین نئی روشنی کے زمانہ میں بے سوچے۔ سمجھے وضع ہوئے حالانکہ مانے کی قدامت کا ابطال فلاسفہ ہی کے مسلمہ اصول سے۔ وحدانیت کی فلاسفی عقل کی حقیقت معلوم کرنے میں اہل سائنس کی بدحواسی۔ حیات بعد الممات کا عقلی ثبوت اور فلاسفہ کے شبہات کا جواب۔ روح اور جسم کے باہمی تعلق کی حقیقت الغرض دُنیا بھر کے شکوک وشبہات کے جوابات جو کسی حیثیت سے اسلام پر وارد ہوسکتے ہیں اس کتاب میں موجود ہیں جنکو پڑھکر مسلمان کو دین کامل ہونیکا یقین ہوجاتا ہے وقت عمدہ

ملنے کا پتہ:- محمد عثمان مالک کتبخانہ اشرفیہ دہلی

غلط نامہ مسائل السلوک جلد اوّل

ہدایت ۱ - چونکہ اس پوری کتاب میں دو کالم ہیں ایک عربی کا ایک اردو کا۔ اور یہ غلطنامہ دونوں کالموں کے متعلق ہے لہذا اسمیں علاوہ حوالہ صفحہ وسطر کے ایک خانہ حوالہ کالم کا بھی کیا ہے اور اس میں عربی کے کالم کو نمبر (۱) سے اور اردو کے کالم کو نمبر (۲) سے تعبیر کیا ہے۔ اور ہر کالم کی سطر اوس کالم ہی کیطرف سے شمار کیگئی ہے۔ لہذا غلطی بناتے وقت اسکو بھی دیکھ لیا کریں اور چونکہ بعض جگہ ایسا بھی ہے۔ کہ عربی کی عبارت اردو سے یا اردو کی عبارت عربی سے زائد ہوگئی ہے۔ وہاں کالم کو توڑ کر اوس زائد عبارت کو پوری سطر میں لکھدیا ہے ایسی سطر میں اگر کوئی غلطی ہوگی تو وہاں کالم کے خانہ میں یہ (x) شکل بنی ہوئی ہوگی اور ایسی جگہ شمار سطر گو سمت عربی سے لیا ہے۔ اور حاشیہ پر جو فوائد لکھے ہیں انمیں اگر کوئی غلطی ہوگی تو سطر کے خانہ میں حرف اور کالم کے خانہ میں اسکا نمبر مع لفظ اردو یا عربی لکھا ہے۔

ہدایت ۲ جلد اول کے بعض صفحات میں بھی ایک غلطی ہے اول اوس کو درست کرلیا جاوے پھر غلطیاں بتانا شروع کریں وہ غلطی یہ ہے کہ ص۱۰۸ کے بعد بجائے ص۱۰۹ کے ص۱۱۳ لکھا گیا ہے اور یہ غلطی (۱۶) صفحہ تک مسلسل چلی گئی ہے یعنی بجائے ص۱۲۴ کے ص۱۲۸ لکھا ہوا ہے لہذا اسکو درست کرلیں پھر ص۱۲۵ سے مسلسل صفحات درست ہیں:-

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۲	۱۹	۱	ما اوعینا	ما ادعینا
۳	۱۶	۱	جاری نیکند	جاری میکند
״	۱۹و۱۹	۱	بزواثم (تین جگہ)	بزواثم (تین جگہ)
״	۲۱	۲	تواوس	تواس
۴	۱۶	۱	والفصل البوح	والفصل البواح
۵	۳	۱	فاذا کان	فاذًا کان
״	۸	۱	منہ فی روح	منہ ما فی روح
״	۱۸	״	ما اوحینا	ما ادعینا
۹	۷	۲	ہیں حضرات	ہیں جیا حضرات
۱۰	۵	״	جب اسکی ضد	جیسا اسکی ضد
״	۱۵	״	شالیں لاتے ہیں	شالیں لانے ہیں
۱۱	۲۲	״	متوسط کے	متوسطہ کے
۱۲	۱۶	״	بے شک ملنے والے اور	بیشک اپنے رب سے ملنے والے
۰	۰	۰	۰	ہیں۔ اور

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۱۲	۱۳	عربی ۲۳	وتحصیل الخشوع	وتحصیل خشوع
״	۸	x	وبحاوزۃ بحر	وبحاوزۃ بحر
״	۱۹	x	فاستراح لمیت	فاستراح بمیت
״	۲۲	x	ومناط الثریا	ومناط الثریا
״	۲۶	۲	جو کہ عمل میں	جو کہ عمل میں
۱۴	۱۱	x	ان یعرف	ان یعرف
״	״	x	لاردائہا	لاردائہا
״	۱۸	x	المکشوف	الکشوف
״	״	x	تودی	تروی
۱۵	۱۲	۱	القمت	المقت
״	۱۴	״	وکانوا	وکانوا
״	۲۴	x	الخمیسۃ	الخمیسۃ
۱۶	۸	۱	والغواش	والغواشی
״	۹	״	او فرض	وفرض

نمبر	سطر	حاشیہ	غلط	صحیح
۱۶	۱۱	۱	الثقلات	الغفلات
″	۱۵	✗	المصباح	مصباح
″	۲۵	✗	بسفرة سكين	بشفرة سكين
″	۲۶	✗	ونظهر له	وتظهر له
۱۷	۳	✗	النحل	النخل
۱۹	۲۴	۲	تودہی روگردانی کریگا	تودہی روگردانی کریگا
۳۰	۱۱	۱	وآخر يخبزه	وآخر يخبز و
″	۱۷	″	اصل	وصل
۳۳	۹	″	واشكروالله	واشكروالله
۳۴	۲۰	″	دونك اشارة	وذلك اشارة
۳۵	۲	″	على الخواص	على الخواص
″	۲۰	″	للتشبه	للتشبيه
″	۲۴	۲	ومن تاخير	ومن تاخر
۳۶	۸	۱	على المناش	على المناشي
″	ف	عربی ۱	الوعظى	الوعظى
″	″	اردو ۱	اعمال	اعمال
۳۷	۶	✗	ولايغلوا لديه	ولايغلوا لديه
″	۱۳	✗	الامر موصول	الامر بوصول
″	۱۳	✗	ماسيق له	ماسبق له
″	۲۰	✗	فمن	ممن
″	۲۵	۱	ومطابدة	ومكابدة
″	ف	عربی ۱	والمطابدة	والمكابدة
۳۸	ف	اردو ۱	امور طبعيه	امور طبعيه
۳۹	۵	۱	وترك الاسراف	وترك الاشراف
″	۶	✗	اوترك اسراف	اوترك اشراف
″	۲۰	۳	اسپر بعض اديار کو بعض اديار کو بعض پر	اسپر بعض اديار کو بعض اديار کو بعض پر
″	ف	عربی ۲	وترك الاسراف	وترك الاشراف
″	ف	اردو ۲	وترك اسراف	وترك اشراف

نمبر	سطر	حاشیہ	غلط	صحیح
۲۹	ت	عربی ۲	القبض والبسط	القبض كالبسط
۳۰	۷ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۴	۱	الطمانية	الطمانينة
″	۹ و ۱۱ و ۱۳	۲	طمانيت	طمانينت
″	۱۸	۱	فی اثنائها	فی اثنائها
″	۲۱	۱	لاتقها	لاتفها
″	۲۴	✗	ضمنهن	ضمهن
″	″	✗	والشروع	والنزوع
۳۱	۴	✗	البدن فی اخری	البدن وفی اخری
″	۶	✗	عن قبول الامر	عن قبيل الامر
۳۳	۱۳	✗	الحاسبة	الحابسه
۳۴	۱۳	۱	لاخصص	ماخصص
″	۲۳	حاشیہ	على كتاب سماة	على كتاب سماه
″	۲۳	″	موافقا لغرض	موافقا لغرضى
۳۵	۸	۱	يقبض احياده	يقبض احياده
۳۶	۱۴	۱	فی قول الاول	فی القول الاول
″	۶	۲	جانتا جولوگ	جانتا اورجولوگ
۳۷	۸	✗	جومجہول ومبنی ہیں	جومجہول ومبنی ہیں
″	۱۴	✗	ذراة	ذروة
″	۱۶	✗	خطائر الصدق	حظائر الصدق
″	۲۶	✗	ذلك	ولك
″	۲۷	✗	الى ذلك تم	الى ذلك ايضا
۳۸	۶	✗	بجاريها	يجازيها
″	۷	✗	الذى يقولون	الذين يقولون
″	۸	✗	على مفض	على مضض
″	۱۰	✗	كل راحة مطرب	كل راحة وطرب
″	″	✗	وافضلوا	ورفضوا
″	۱۴	✗	ثم جادوا بقلوبهم	ثم جادوا بقلوبهم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۹	۸	ان یکون بفعلهم	ان یکون لفعلهم
″	۵	جو خیر ظاہر ہیں	جو چیز ظاہر ہیں
″	۱۲	وبا لبنین	وبالبنین
″	۱۶	لظلمة المانع	لظنه المانع
۴۰	۱۲	فی المنار الفتن	فی نار الفتن
″	۲۲	کما استنبط	کما استنبط
۴۱	۲	هذ الصفات	هذه الصفات
″	″	من ذریة	من ذریته
″	۷	للطمانیة	للطمانینة
۴۲	۱۴	مسن	حسن
۴۴	۲۳	حاء فی زمن	جاء فی زمن
۴۴	۱۹	جو مصداق ہو	جو مصدق
۴۵	۱	ومعنی الایة	وفی معنی الایة
″	۲۰	علی نکایة	علی کفایة
″	۲۳	ویکون ضعنا	ویکون ضغثا
۴۶	ف ۱۵ عربی	علی المعرض	علی المعرض
۴۷	۱	بصرہ اہ	لصیرہ اہ
۴۸	″ ۱	اولم یصروا	ولم یصروا
۴۹	۲۳ ۲	تو کیا تم لوگ ایسے پھر جاؤ گے	تو کیا تم لوگ الٹے پھر جاؤ گے
۵۰	۱۷ ۱	قطبعتنی	قطبعتنی
۵۳	۲۴ ۱	یتنبه	یتنبه
۵۴	ف ۱۳ عربی	من یحمل	من یجعل
″	۱۹ ۱	مخصوصیة	لخصوصیة
″	۲۱ ۲	کمال موجودہ	کمال موجود
۵۵	۱ ۱	بخلق السموات	بخلق السموات
″	۴ ۱	الباطل المعدوم	الباطل یعم المعدوم
″	″ ″	مثبت به	ثبت به
۵۸	۲۴ ۲	التفات کرنا اس اعتبار سے	التفات کرنا یا اس اعتبار سے
۵۹	۱۷ ×	المذکورة فی الحاشیه	المذکورة فی الحاشیة
″	۲۰ ×	کل موضع کان	کل موضع کما کان
۶۰	ف ۱۱ عربی	قبول العربیة	قبول الهدیة
″	۲۰ ×	چاہیئے	نہ چاہیئے
″	۲۶ ۲	اور عمل ہی سے	اور عدہ ہی سے
۶۱	۹ ۱	اخذ المال کان	اخذ المال لما کان
″	۲۱ ۱	ویستلزمه	ولستلزمه
۶۲	۱۱ ۱	الحکما	الحکماء
۶۵	۲۱ ۱	المعارف البرکات	المعارف والبرکات
۶۶	۱۷ ×	ودل ایضا وقوع	ودل ایضاً علی وقوع
″	۱۸ ×	عیسا	عیشا
″	″ ×	من ان یستخدر	من ان یخدر
۶۷	۱۴ ۲	میر تقسیم کے اعتبار	میر تقسیم اور تقسیم کے اعتبار
۶۸	۸ ۱	الذین تانوا	الذین نالوا
″	۱۲ ×	فیوفقه	فیوفقه
۶۹	۵ ۲	نکل کر کھڑا ہوا	نکل کھڑا ہوا
۷۲	۱۱ ۲	جو فقیر کو	جو مطلقاً فقیر کو
″	۱۳ ۲	فقیر مطلقاً ظالم	فقیر ظالم
″	۱۷ ۲	یعنے	بمعنی
″	″ ″	حدیں	حد ہیں
۷۳	۱۰ ۱	بطلب	لطلب
۷۵	۷ ۲	جمع کرتا ہے	جمع کرتا ہے۔
۷۸	۱۴ ۲	پیلان ہو	پیلان نہ ہو
۷۹	۲۵ ×	واکم وقن رکم	قوا کم وقن رکم
۸۳	۱۳ ۱	وفی الروح	وفی روح
۸۴	۱۰ ۱	لقولهم	بقولهم
″	۲ ۲	معنی قوانین	یعنے قوانین
۸۵	۱۸ ۱	الاحسار یین	الاخیار یین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۵	۲۳	✗ الحدیث فیہ	الحدیث وفیہ
″	۲۷	۱ اطاعۃ	اطاعہ
″	۱۸	۲ دیتے ہیں کہ ان میں	دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ ہیں
۸۶	۱	✗ ممالو یفرغ	ممالم یفرغ
۸۷	۲	۱ ان فصل بمزاولۃ	ان حصل بمزاولۃ
″	۴	۱ ان الشیخ	ان الشیخ
″	۵	۱ لنھیہ	نھبہ
″	″	۱ المنھی اقبح	المنھی عنہ اقبح
۸۸	۶	۲ یہی گمان گیا کہ	یہی گمان کیا کہ
″	۱۴	۱ مما یزعمہ	لما یزعمہ
۹۱	۱۶	۱ مراعۃ	مراعاۃ
″	۲۱	۲ بعض نے کہ اس ذہول کی	بعض نے اس ذہول کی
۹۲	۲	۱ نعمتہ	نعمۃ
″	ح ف	۲ (۲۰ اردو) شرف نسب	شرف نسب
۹۴	۲۱	۱ ما فی خیر الموصول	ما فی حیز الموصول
۹۵	۴	✗ الذین یعبدونہ	الذین یعبدونہ
″	۱۹	۱ بسوٗ	لسوٗ
″	۲۱	۱ اوفی	ادنی
″	۲۳	۱ برحمہ اللہ	برحمۃ اللہ
″	۲۳	۱ الخبیثات	الحیثیات
″	۲۵	✗ الوفد	الولد
۹۶	۱۰	۱ فی التصرف	فی نفی التصرف
″	۱۳	۱ واھل احدا	وامل احدا
۹۹	۳	۱ ھو الذین یقتضیہ	ھو الذی یقتضیہ
″	۱۰	✗ تو پھر کوئی	تو پھر کوئی
″	۱۶	✗ الاسلافین	الاسلامیین
″	۲۴	۱ کالرخاء	کالرخاء
۹۸	۸	۱ بالوحی	مایوحی
۹۸	۹	ف (۳۵ اردو) لایکون المتوفی	قد یکون المتوفی
۹۹	۵	✗ لا یحتجون	لا یحتجبون
″	۲۰	۱ الی التوحید والاسلام	الی التوحید والاسلام
″	۲۲	✗ اور اسی اشتمال کی	اور اس اشتمال کی
″	۲۳	ف (۳۶ اردو) ذکر جہر و ذکر الفکر	ذکر جہر و ذکر بالفکر
۱۰۰	۴	۱ سبل الغرض	سبیل الغرض
″	۵	۱ ثم یکرہ علیہ	ثم یکر علیہ
″	۸	۱ قیل مما	قبل لما
″	۱۹	۲ میں سے اسکا کون	میں سے ان کا کون
″	۲۵	۱ ان صلاح الاباء	ان صلاح الآباء
۱۰۱	۱۹	۱ انھاما	الھاما
۱۰۲	۱۲	۱ علی الحارجۃ	علی الجارحۃ
″	۴	۲ مقصود ہیں	مقصود ہیں
۱۰۴	۸	۱ تابع اللہ لاستعداد	تابع للاستعداد
″	۲۳	۱ والسلام الاناۃ	والسلام الاناۃ
۱۰۷	۹	۱ کل غناء	کل عناء
″	۱۳	۱ غلبت نبیا (۱۲ اردو)	غلبت مبنیا
۱۰۹	۱۲	۲ یہ بھی باوجود	یہ مبنی باوجود
″	۲۳	۱ یغنسبق	یفسق
۱۱۰	۱۹	✗ من البعوضہ	من البعوضہ
۱۱۱	۱۱	۱ من الزیع	من الزیغ
″	۱۹	ف (۳۶ اردو) طریق میں تبر قولی	طریق میں قولی
۱۱۲	۲	✗ وقد اختیار	وقد اختار
″	۱۵	۱ یقتضیہ	یقتضیہ
″	۱۷	″ ھذا احتمال	ھذا احتمل
″	″	۲ اسی اسکی اصل	اس سے اسکی اصل
″	۲۲	۲ تو اس بنا اسمیں	تو اس بنا پر اسمیں
۱۱۴	۱۲	۱ باجری	ماجری
″	۲۰	۱ ونفطن	وتفطن

صفحہ	سطر	غلط	سطر	صفحہ	صحیح
۱۱۴	۲۳	من حس المعاملة	۱	۱۲۵	من حسن المعاملة
〃	۲۴	فمن	۱	۱۲۷	ممن
〃	۱۵	ظاہراً اسماع	۲	۱۲۸	ظاہراً اسماع
۱۱۵	۱۱	نعمت ونقمت	۲	۱۲۹	نعمت ونقمت
〃	۲۵	فرعون سے موسیٰ علیہ السلام	〃	〃	فرعون نے موسیٰ علیہ السلام
۱۱۶	۹	حکمته	✗	〃	حکمة
〃	۱۷	لاینافی	۱	〃	لاینافی
〃	۱۰	اباہ	✗	〃	ایاہ
۱۱۷	۹	الضام	۱	〃	انضام
〃	ت	امتناع رؤیة	عربی ۲۱۹	〃	امتناع رؤیته
۱۱۸	۱۰	فلیسوا	✗	۱۳۰	فلیس ا
〃	۱۱	انجحوبین	✗	〃	بمحجوبین
〃	۱۸	العمل المعنوے	✗	〃	الجعل المعنوی
۱۱۹	۱۱	بالشیوخ	۱	۱۳۱	بالشیوخ
〃	ت	التونبیت	عربی ۲۱۳	〃	التربیة
۱۲۰	۱۵	انھم رأوا	۱	〃	انھم رأوا
〃	۲۰	علی اثارھم محصلاوقد	۱	〃	علی اثارھم وقد
〃	ت	فی الحق فی النصح	عربی ۲۱۹	〃	فی الجد فی النصح
〃	۱۴	کئے جاتے ہو جبکہ اللہ تعالیٰ	۲	〃	کئے جاتے ہو جبکہ اللہ تعالیٰ
۱۲۱	ت	لایبالحرام	عربی ۲۲۱	۱۳۲	لایبالی بالحرام
۱۲۲	۹	واخلد الی	۱	〃	واخلد الی
〃	۱۱	یطق	✗	۱۳۴	یطلق
۱۲۳	۸	فوازن	۱	۱۳۵	فوازن
〃	۱۲	وماتی	۱	〃	وماتی
〃	۸	ملوک پر رکھاہے	۲	〃	ملوک ہونے پر رکھاہے
۱۲۴	۹	پس مرید کو اسوقت	〃	۱۳۶	پس مرید کو اسوقت
〃	۱۳	نسبب	〃	〃	نسبت
۱۲۵	۱۲	مت کرو تنعم	〃	〃	مت کرو تنعم

صفحہ	سطر	غلط	سطر	صفحہ	صحیح
۱۲۵	۲۲	امرجبلی ہے	۲	〃	امرجبلی ہے
〃	۲۳	وھذا السر قلب	۱	۱۲۷	وھذا السر قلب
〃	۲۰	یردوالله	۱	۱۲۸	یرد الله
〃	۹	حال یہی کہ	۲	۱۲۹	حال بھی کہ
〃	۱۰	اور عقائد بھی ہے کہ	۲	〃	اور عقائد بھی کہ
〃	۱۸	لکم کہ وہ تمہارے ہاتھ آجائیگی اور	۲	〃	لکم اور تم
〃	۲۳	ومن النصر	〃	〃	وما النصر
〃	۱	حقیقه	〃	〃	حقیقة
〃	۲۴	وھدوء	۱	〃	وھو ھدوء
〃	ت	اثبات بعض	عربی ۲۳۲	〃	اثبات بعض
۱۳۰	۳	ای بقویھا	۱	〃	ای یقویھا
〃	ت	معتبر کا فی التصرف	م ۲۳۵ ر د و	〃	معتبر فی التصوف
〃	۱۴	مقام بقا پر تھے	۲	〃	مقام بقا میں تھے
۱۳۱	۱۰	ان الاولیاءہ	۱	〃	ان اولیاءہ
〃	۱۸	ھوالمجنون	✗	〃	ھوالمجنون
〃	۲۱	وکذا الکلم	✗	〃	وکذا تکلم
〃	۲۲	یکون ذلک	✗	〃	یکون ذلک
〃	۲۶	اذیرکیم	۱	〃	اذیرکیھم
〃	ت	بعض ادرکات	عربی ۲۳۳	〃	بعض ادراکات
۱۳۲	۲	من یعتقد اعدم	۱	〃	من یعتقد عدم
〃	۷	اذا لقیتم	✗	〃	اذا التقیتم
۱۳۴	ت	علی الطاع	عربی ۲۵۵	〃	علی الطاعة
۱۳۵	۳	الصوفیه	۱	〃	الصوفیة
〃	۲۳	یالالوفات	۱	〃	بالمالوفات
〃	ت	یمنع بمنه	عربی ۱۵۹	〃	یمنع منه
۱۳۶	۹	ومما رآی	۱	〃	ولما رأی
〃	۲۰	الی السوق	۱	〃	المسوی
〃	۲۴	یعبی الوعظ دفعه	✗	〃	یعبی الواعظ رفعة

صفحہ	سطر		غلط	صحیح
۱۳۶	ف	عربی ۴۶۲	الی الحضرۃ کون	الی الحضرۃ وکون
۱۳۸	۱۹	۱	بالاعذار	بالاعذار
۱۴۰	۲۳	۱	مما انہم یکایدون	لما انہم یکایدون
〃	۲۴	۱	فیہا الشرائل	فیہا الشرائل
〃	ف	عربی ۴۷۷	بعد المفسدۃ	بعض المفسدۃ
〃	ف	عربی ۴۸۱	الۃ للمحبۃ	الۃ للمحنۃ
۱۴۱	۱۱	۱	اماراۃ	امارات
〃	۲۷	۱	لم تخادع	لم تخادع
〃	ف	۲۰۳ اردو	تکلم کا معاملہ	تکرم کا معاملہ
۱۴۲	۳	۱	صبدأ الحلول	مبدأ الحلول
۱۴۳	۵	〃	منتھی	ومنتہی
۱۴۳	۱۲	〃	الجز	الخبر
۱۴۴	ف	عربی ۱۹۳	کشف الغیبات	کشف المغیبات
۱۴۵	۵	۱	وبنورہا	وتنورہا
۱۴۷	۷	۱	قرعالم	قہرعالم
〃	۸	〃	لتیات النفوس	لتیات النفوس
〃	۱۴	۲	اخوان اور اہل طریق	اخوان کی اور اہل طریق
〃	〃	〃	کہ اسکے زمان	کہ اسکے ساتھ زمان
〃	۱۷	×	وتیحصر مزھذا	وتیحصل مزھذا
〃	ف	۵۰۱ اردو	ضافۃ حدود	اضافۃ حدود
۱۴۸	۱۹	×	قیوٗ لنہم	فیوٗ لنہم
۱۴۹	۴	۲	ضروریات میں جنیں	ضروریات جنیں
۱۵۱	۶	۱	لم تن حنا	لم یبن عنا
〃	۱۶	۱	الکافرون	الکافرل
〃	۱۲	۲	پھونچی ہی نہ تھی	پھونچی تھی
〃	ف	عربی ۵۱۲	عدم الاعتداد	عدم الاعتداد
۱۵۲	۱۷	۲	وسلف صالح کا	وہ سلف صالح کا
۱۵۳	ف	عربی ۵۲۰	سور خلاف	صدر خلاف

صفحہ	سطر		غلط	صحیح
۱۵۴	۱۰	۲	حقیقت	حقیقۃً
〃	〃	〃	اور زمین ایک گونہ	اور زمین پر ایک گونہ
۱۵۵	۱۰	〃	جس سے فساد	جسکو فساد
۱۵۷	۴	۱	ثم تولوا الیہ بمتعکم	ثم توبوا الیہ بمتعکم
〃	۱۷	۲	روزی اللہ کے نہ ہو	روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو
〃	۲۲	〃	اور راط	اور ربط
〃	ف	عربی ۵۳۲	تسبب حیٰوۃ	تسبب الحیٰوۃ
۱۵۹	〃	〃 ۵۳۷	نظہار الولایۃ	اظہار الولایۃ
۱۶۲	۸	۱	لوبمصارف	لولمصارف
〃	۲۲	〃	ولامتنازا عامۃ الناس	ولامتنازاعن عامۃ الناس
〃	۲۳	〃	البشریۃ	البشریۃ
〃	۲۵	×	عامہ بشر سے بشر سے متاز ہونا	عامہ بشر سے ممتاز ہونا
۱۶۱	۱	۲	محققین	محقین
〃	۳	×	ایسا قال ہوگا	ایسا مآل ہوگا
〃	۹	۲	ترجمہ آپ فرماتے کہ	ترجمہ (آپ نے فرمایا
〃	۲۴	۱	من بالہ اھ	من باھلہ اھ
۱۶۲	۲۶	۱	مبدأھم ومنتہاھم	مبدأھم ومنتہاھم
۱۶۳	۴	۱	قصی اللہ تعالیٰ	قص اللہ تعالیٰ
۱۶۳	۱۴و۱۵	۲	دوزخ ویسے حال میں	دوزخ میں ایسے حال سے ہوں گے
〃	۲۲	〃	عاصی نامہ	عاصی نار
۱۶۵	۱۸	۱	والواحدۃ	والواحدۃ
۱۶۶	۱۱	〃	ودلک	ولذلک
〃	۱۸	۱	تاثیرۃ فی القلوب	تاثیرا فی القلوب
〃	۱۲	۲	کے منافی نہیں	کے یہ منافی نہیں
۱۶۹	۳	۱	یتدراب بہ	یتدرب بہ
〃	۸	〃	من النشاۃ	من النشاط
〃	۴	۲	اعداد قوت لقتال	اعداد قوت لقتال
〃	ف	عربی ۵۴۲	النشاۃ فی عمل	النشاط فی العمل

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۱۷۰	۱	۱	سید العزیز	سیدی العزیز
″	۱۰	۱	بمن یحظی	بمن یحفظی
″	۱۹و۲۰	۲	کریں تو جائز تو جائز ہے	کریں تو جائز ہے
۱۷۱	۲۴	۱	استحسان غرض	استحسان بیان غرض
۱۷۲	۲۱	۱	لمنصب النبویہ	لمنصب النبوۃ
۱۷۳	۸	۲	مخلوق نظر حق	مخلوق کو نظر حق
۱۷۴	۹	۱	والضر من اللہ	والضر ممن اللہ
″	۱۸	x	قوماوھم	توماوھم
″	۱۹	x	ومھامۃ	ومھامہ
۱۷۵	۶	۲	دوسروں کی اور	دوسروں کے لیے اور
۱۷۶	۴	۲	اس طرح آثار	اس طرح کے آثار
۱۷۷	۳	۱	بحکم عام	الحکم عام
″	۱۱	۱	بعیر اللہ	بغیر اللہ
″	۷	۲	بنوا لنقطہ	بنوا للقیطۃ
″	۱۱	۲	ان سے	اس سے
۱۸۰	۷	۱	لا یجب	لا یحجب
″	۸	″	لم یغیروا اورادھم	لم یغیروا اوادھم
″	۱۸	″	اولادھم	اولاھم
۱۸۱	۱۵	۱	حاولوا انکار	حاولوا الانکار
۱۸۲	۳	۱	فی الروح	فی روح
″	۷	۱	نعنل	نعبل
۱۸۳	۱۰	۱	عیاداتھم	عباداتھم
″	۱۷	۱	لان لم یفھموا	الا لم یفھموا
″	۱۵	۲	یعنی ان سے	یعنی ایسے
۱۸۴	۲۱	۱	الخلیفۃ	الخلیقۃ
″	۹	۲	آگے ارشاد ہے	جو آگے ارشاد ہے
۱۸۵	۲	۱	محبہ	محبتہ
۱۸۶	۱۰	۱	من سیر	من سبر
۱۸۸	۲	۱	والمغصوبین	والمغضوبین
″	۱۵	۱	القلب	للقلب
۱۸۹	۱۹	۱	یسمعونہ	یسمونہ
۱۹۱	۴	۲	روزی روزی تلاش کرو	روزی تلاش کرو
۱۹۳	۱۸	۱	العیش ملح	العیش قلع
۱۹۶	۱۵	۱	ومانقہ	ومانعۃ
″	۲۳	۱	بدلا وولا منحوۃ	بدلا ولا منحوۃ
۱۹۸	۱۷	۱	شئی	لشئ
۱۹۹	″	x	معنی تقریرھا	معنی تقریرھا
″	۲۱	x	ھذا لکرامۃ	ھذہ الکرامۃ
۲۰۰	۲	x	کیفیتہ لی	کیفیتہ الی
۲۰۱	ف	عربی ۲۶۹	عدم التخصیص	عدم تخصیص
۲۰۳	۲۶	x	وامر غیرہ	واضر غیرہ
۲۰۳	۱۸	x	قلیل	قبیل
″	۱۹	x	الحمل بظاھر	العمل بظاھر
″	۲۰	x	حسر العقلاء	حسن العقلاء
″	ف	عربی ۲۶۷	ثبوت لتسبیح	بثوت التسبیح
۲۰۵	۴	۱	قلت الجملۃ	دلت الجملۃ
″	۱۳	۱	الی التحلیۃ	الی التخلیۃ
۲۰۶	۱	۲	سبب نسبت	سلب نسبت

غلطنامہ مسائل السلوک جلد دوم

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۵	۱۳	۱	[illegible]	ابن الفرس
۶	۱۱	″	اسرار القران	اسرار القرآن
″	۷	۱	ویروہ	ویرہ
″	۱۶	۱	مضیقون	مفیقون

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۸	۱۰	۱	لوبستها	والبستها
〃	۲۵	۱	الیالی	الیال
〃	〃	〃	بالوصل	بالوصال
۹	۱۰	✗	بعض الروایات اهل	بعض الروایات احل
〃	۱۴	✗	التوصی	التواصی
۱۰	۹	✗	اذ لا فضل لا	اذ لا افضل
〃	۱۰	✗	حد سواه	لا حد سواه
〃	ف	عربی ۲۹	کون صفاته تعالیٰ یفید الافعال	کون صفاته تعالیٰ عین ذاته
〃	ف	عربی ۳۱	لا فعال الله	لا فاعل الا الله
۱۱	۳	✗	القصد وهو النفی	القصد هو النفی
〃	۲۶	✗	الاستعداد اه	الاستعداد اه
〃	ف	اردو ۳۵	مراقبہ یوم عونہ	مراقبہ یوم موعود
۱۲	۲۴	۲	علیه وسلم انا قل	علیه وسلم ناقل
〃	ف	عربی ۴۰	نیا فی البصر	نیا فی الصبر
〃	ف	اردو ۴۱	تاثیر طبی	تاثیر طبعی
۱۳	۱۷	۱	واللطف اصلها وقد	واللطف وقد
〃	۱۸	۱	کثیرة ادالی	کثیرة اوصلها الی
〃	۲۶	۱	ظاهرة	ظاهرها
۱۴	۷	۱	وقد باشرة	وقد باشره
〃	۱۲	۲	پھیر دینا	پھیر دیا۔
〃	۲۱	۲	موافقت کی	وموافقت کی
۱۶	۱۶	۲	اور غضب کا	اور غصب کا
〃	۲۲	۲	ہم نے آپ کو	ہم نے اُن کو
۱۷	۳	۱	یجلسون	یجلسون
〃	۵	۱	بشبا بر وجیلهم	بشباك حیلهم
〃	۷	۱	وامتضاحهم	افتضاحهم
۱۸	۴	۱	یصل الله	یصل الیه
〃	۹	۱	تولیت	لولیت
۱۸	۱۱ و ۱۲	۱	الحق ان الله تعالیٰ	الحق وان لله تعالیٰ
〃	۱۴	۱	موسی تلمیذه	موسی وتلمیذه
〃	ف	عربی ۶۲	بین عنن وه	بین عنزه
〃	۱۰	۱	البعیدة الانیانی	البعیدة لانیانی
〃	۲۷	۲	بلاد	بلاد
۱۹	۱۳	✗	الصحت	الصمت
〃	۲۱	۱	وتیه علی ان	وتبه علی ان
〃	۲۵	✗	الیمین الجمال	الیمین والجمال
〃	۱۶	۲	مودت قلوب میں	یعنی مودت قلوب میں
〃	۱۷	〃	ایمان کے لایانہم اور	ایمان کے اور
〃	۶	✗	من الادب له	من لا ادب له
〃	۱۶	✗	وهذا الغموم	وهذا العموم
۲۶	۱۹	✗	بلنبهلت	بنهلت
۲۸	۲۷	✗	موجب طرد نہیں	موجب طرد نہیں
۳۴	۱۵ و ۱۶	۱	عن الشا الشاغل	عن الشاغل
〃	۲۴	✗	بمفارقة	بمقارقة
〃	۲۷	✗	لم ینال	لم تنال
۳۵	۱	✗	والا لام	والا لام
〃	۱۴	✗	والمقتنیات	والمقتنیات
〃	۱۶	✗	فیشخ	فیشیخ
۳۶	۴	۱	فی الدنیاه یشاهد	فی الدنیاه یشاهد
〃	۱۸	۱	الجمهوریة	الجمهور به
۳۹	۴	۱	ومهابته	ومهابته
〃	۱۳	۱	بوجوده	لوجوده
۴۱	۱۰	✗	الی الموجود	الی الوجود
〃	۱۳	✗	مزجاة الطبع الی	مزجاة الطبع الی
〃	۱۶	✗	لما یحطه	حما یحطه
۴۳	ف	عربی ۱۵۲	الموافق الانیانی	الموافق لانیانی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶	۹	وفیہ قالوا	وفیہ ما قالوا	۸۰	۲۰	وھم اغبیاء	وھم اغبیاء
″	۶	قبول کی اور ان کی ادس گھٹن سے نجات دی)	قبول کی اور ہمنے ان کو یحییٰ دیا اور ہمنے انکی بی بی کیلئے تحیک کردی)	″	۲۵	عند تسلیتہ	عند تسلیتہ
				″	۱۱	ہرگز نہیں میرے ہمراہ	ہرگز نہیں میرے ہمراہ
۴۷	۲۱	بعدم فناء	لعدم فناء	۸۲	۳	ان یبعثہ	ان یبغتہ
۵۱	۷	نصرت نہ کرے گا خوش	نصرت نہ کریگا خوش	″	″	فالتاشی	فالتاسی
۵۵	۱۹	تزکیہ کرتا ہے	تزکیہ کرتا ہے	۸۳	۱۰	ان کی نسبت	انکی نسبت
۵۹	ف ۲۰	الشیخ الاھواء	الشیخ لاھواء	۸۴	ف ۲۹	قبیح ہونے کی	قبیح نہ ہونے کی
″	۲۷	مخالفت معتبر ہے	مخالفت معتبر ہے	۸۵	۳	یدخل بجبریل	مدخل لجبریل
۶۱	۲۳	تقع انتھی القول	تقع	″	۱۴	اور اسی حالت میں	اور اس حالت میں
۶۲	۸	بینھما انتھی القول	بینما	″	۲۷	مع اللہ الھا اخر	مع اللہ الھا اخر فتکون
″	۱۴	انتھی القول	انتھی	۸۷	۱	اقوالھم	احوالھم
۶۳	۱۴	″	″	۸۹	۷	ومن ذکر اول	ومن ذکر دل
″	۲۷	اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمہیر	اور اگر تمہیر	″	۲۴	لکن الحکم	لکن الحکیم
۶۵	۴	قبل دعوۃ	قبل دعوۃ	″	۲۶	وکافی بات	وکافی بات
۶۶	۷	لاعداد لہ	لاعداد لہ	۹۰	۱	فی خیر الخبر	فی خبر الخبر
″	ف ۲۷	لااعداد	لاعداد	″	۴	لقرب منی	القرب منی
۷۰	۲۴	فاوحض	فادحض	″	۲۱	اثار غلبتہ	اثار غلبتہ
۷۲	۶	تحتہ	تحشہ	۹۲	۱۶	آخر قول اگر	آخر قول تک اگر
۷۳	۲۳	لغلبۃ النقص ۱۲	لغلبۃ النفس ۱۲	۹۳	۱۹	ان اللصنع	ان الصنع
۷۳	ف ۲۵	بالنہار	بالنہار وبالعکس	″	۷	آخر قول پھر	آخر قول تک پھر
۷۸	۹	وطیری	والطبری	۹۷	۲۶	جربیا	حربیا
″	۱۰	یبطل لنعمتہ	یبطل النعمۃ	۹۸	۹	لما اعترفہ	لما اعتراہ
″	۱۱	المدح استحقاق	المدح واستحقاق	″	۲۴	العدو	للعدو
″	۱۵	مبغوضیتہ	مبغوضیتہ	۹۹	۱۲	حاجت حق تعالے	حاجت کا حق تعالے
″	۲۲	قال والازدراء	قال المرجولہ لا تستھزئون بریں التعجب والازدراء	۱۰۰	۱	بشرط العمل	بشرط التحمل
				″	۷	بما صبروا ویدرؤن	بما صبروا ویدرؤن
۷۹	۱	بصفات	بالصفات	″	۱۷	علی الفلاح	علق الفلاح
۸۰	۷	بالقران	ما القرآن	″	۱	کرسکتا ہو	کرسکتا ہو کوئی اباجگا ترک کرنا مستحسن ہے۔

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۱۰۰	ف	عربی ۳۵۳	اعطاء الهیبة	القاء الهیبة
۱۰۱	۱	۲	لاتقرح	لاتفرح
″	۱۲	✗	اس طرح	اسی طرح
″	۱۹	۲	ترجمہ اوپر تمھارا	ترجمہ تمھارا
۱۰۳	۷	۱	فالقیة	فالقیه
″	۲۰	✗	والجاهة لیمتحنهم بمشاق التکالیف کالهجرة والجهاد ورفض الشهوات	والمجاهدة
۱۰۴	۱۲	✗	اپنے متبعین اپنا گروہ	اپنے متبعین سے اپنا گروہ
۱۰۶	۱۹	۱	والغصب	والغضب
″	۲۰	۱	باکانابة	بالاناة
۱۰۷	۲۱	✗	لنعم	لتعم
″	۲۷	✗	الظلاهر	الظاهر
۱۰۸	۱۲	✗	وکای من دابة	کاین من دابة
۱۰۹	۱۵	✗	بقبله	یقبله
″	۱۷	✗	لابواسطة	لابواسطته
۱۱۰	۶	۱	صفاته	صفاته
۱۱۱	۱۲	۱	معناه لمشارك	معناه المشارك
″	۱۳	✗	نقلا	نقلا
۱۱۲	۴	۱	وانکرت	وانکسرت
″	۱۱	۱	کبط الجرح	کبط الجرح
۱۱۴	۲۵	✗	بعض حکام اخلاق	بعض احکام اخلاق
۱۱۵	۵	✗	ان یکتسب	ان للکسب
″	۷	✗	ولاتباع	واتباع
″	۲۳	۲	مال حق راخیر بامرحق بده	مال حق راخیر بامرحق بده
″	۲۳	۲	وقیل التکبر مع المتکبرین	وقیل التکبر مع المتکبرین
۱۱۶	۱	✗	استوار	استوا ۱۲ حماده
″	۸	۱	عقبه	وعقبه

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۱۱۶	۶	۲	تسویہ بمعنی	تسویہ بمعنی
″	۷	″	اجزاء کے جوکہ	اجزاء کے بعد جوکہ
۱۱۷	۲۵	۱	والبروج	والعروج
۱۱۸	۱۴	۱	للعیر	للغیر
″	۲۴	۱	علی ملاذ	عن ملاذ
″	۱۳	۲	بدل کرتے ہیں	بذل کرتے ہیں
۱۲۲	۸	✗	حیا للقاء	جبا للقاء
۱۲۳	۶	۱	یخاف	تخاف
۱۲۴	۲۶	۱	الاٰخر	الاخر
″	۶	۲	حکیم مقتضا ہے	حکیم کا مقتضا ہے
″	۲۶	۲	ثواب میں داخل ہے	ثواب میں دخل ہے
″	ف	عربی ۳۱۴	لبعض الاٰخر	للبعض الاٰخر
۱۲۷	۱۲	۱	الاصلاحات	للاصلاحات
۱۲۸	۱۳	۱	محبیه	لحبیبه
۱۲۳	۱۱	۱	لایبالی	لانبالی
″	۱۸	۱	وما فقل	وما نقل
″	۲۲	۱	الی قربه	الی ان قربه
″	۱۲	۲	رغیب دیگئی	ترغیب دی گئی
۱۳۴	۱	✗	عقائد دونیات	عقائد ودیانات
۱۳۶	۶	۲	سب اللہ کو	سب الہکو
″	۱۶	۲	آخرہ کو	آخر کو
۱۳۷	۲۴	۲	اہل معاملہ اس	اہل معاملہ کے اس
۱۳۸	ف	عربی ۳۱۲	عدم الاغزار	عدم الاغترار
۱۳۹	۷	۱	لما سوی	بما سوی
″	۱۱	۱	هولیس	هو مالیس
۱۴۰	۱۳	۱	مزجب	یوجب
″	۱۴	۲	مال کے لیے	کامل کے لیے
۱۴۱	۲۶	۱	بصحتها	لصحتها
″	۲۷	۱	حلة	حیلة
۱۴۲	۴	✗	بالناقص المتبع	بالناقص المتبع

صفحہ	سطر	حاشیہ	غلط	صحیح
۱۴۴	۱۸	۱	والضحوی	والضحی
″	۳۰	۲	وضحوہ	وضحو
۱۴۶	۱۹	x	حال اخر علی	حال اخر وعلی
۱۴۸	۱۷	″	طریق گونعم	طریق کہ نعم
۱۵۲	۶	x	جبکہ خوف سبب ہو	جبکہ خوف کے سبب ہو
″	۱۴	۱	لم یکنہ	لم یکنہ
۱۵۳	۱۵	۱	ان التمت	ان التمتع
۱۵۵	۱۴	۱	یوصف لنحر سعل	یوصف بالنحس
″	۱۵	۱	فیقال	فیقال لہ سعد
″	۱۷	۱	یعذاہ	یعذ ب اہ
۱۵۶	ف	عربی ۵۲۱	بحر الاخلاق	محز الاخلاق
۱۵۹	۷	۲	کردیتاہے	کردیتا
″	۸	x	کرنے لگتے ہیں	کرنے لگتے
″	۲۵	۲	یہ موقع جانیکی	یہ موقع جانی کی
۱۶۰	۳	x	یجتری	فیجتری
۱۶۷	۱	۲۴	ارشاد	ما اشار
″	۲۷	x	بھذا الاحکام	بھذہ الاحکام
۱۶۸	۲	x	لقولہ	بقولہ
۱۶۹	۱۵	۱	بھذا الوطاء	بھذا الوطاء
۱۶۹	۲۵	x	المومن یجر	المومن یجبر
۱۷۱	ف	عربی ۵۶۲	فع الغلط	دفع الغلط
″	۱۲	x	باخن کون	وماخن کون
۱۷۴	۱۲	۱	کاتعابسین	کالعابسین
۱۷۵	۱۰	x	ان یقول فی کذا	ان یقول لی کذا
″	ف	عربی ۵۶۵	الذات امتناع	الذات وامتناع
۱۷۷	۱۱	۱	حسیسۃ منہا	حسیسۃ ومنہا
″	ف	عربی ۵۶۶	بنعمتہ	بنعمہ
۱۷۸	۷	۱	ومجسبہ	ومجسبہ

صفحہ	سطر	حاشیہ	غلط	صحیح
۱۷۹	۱۸	۱	عنن کلکم	عندہ کلکم
″	ف	عربی ۵۷۵	لزوم خشوع	لزوم الخشوع
۱۸۰	۳	x	المنتہی	الملہی
″	۱۴	۱	علی ہذا	وعلی ہذا
۱۸۱	۱۲	۱	فزاجر	مزاجر
۱۸۳	۹	۱	ومن واہن	ومن داہن
″	۱۱	x	غرالدنیا	عزالدنیا
″	۱۶	۱	الطمانیۃ	الطمانینۃ
″	۱۷	۱	تسمینہ	تسمینہ
″	۱۸	x	مجاز مرسل	مجاز مرسل
۱۸۴	۹	۱	ابن بالرشاش	ابن بالرشاش
″	۱۶	۱	ان یحرجوا	ان یحرجوا
″	۱۴	۲	اورسپند کرنے	اورسپند کرے
″	۲۴	۲	صوفیہ کا تاویلات	صوفیہ کی تاویلات
″	ف	اردو ۶۰۰	تاویلات صوفیہ کی	تاویلات صوفیہ کی اصل
۱۸۵	۲	۱	الالفاظ	الالتفاظ
″	۱۴	۱	فی فصل	فی فضل
″	۲۴	x	اپنے سات	اپنے سلف
۱۸۸	۲۳	۲	اوراللہ ہی کیلئے عادت کرے	اوراللہ ہی کیلئے عادت کرے قول اللہ تعالیٰ کا اوعنی جبلتہا کی عنایتہ مسلمان عورتیں ہیبت کی خوف سے حاضر ہوں آفرآیت تک
۱۹۱	۱۷	۱	فوع	نوع
″	″	۲	مصلحت دینہ	مصلحت دینیہ
۱۹۲	ف	عربی ۶۲۵	فی الاصلاء	فی الاصلاح
۱۹۳	۴	۲	مصالہ	مصالح
″	۸	″	اہل وطن	اہل ووطن
۱۹۴	۱	۱	بینضیقون	یتضیقون
۱۹۶	۲۰	۱	عن شاق	عن ساق
۱۹۸	۱۳	۲	صوفیہ کی یہی	صوفیہ کی بھی

صفحہ	سطر	کالم	غلط	صحیح
۲۰۱	ف	۲ اردو	صرفیہ کے	صرفیہ کے معمولات ۶۵۲
۲۰۳	۸	۱	علی طالب الدعا	علی ان المنفرد والمحسن لاینبغی لہ طلب الدعا۔
″	۱۶	۲	لیسکرہم	لیسکرھم
″	۲۰	۲	شرابا ادخرہ	شرابا ادخرہ
″	۲۱	۲	طاروا واذا	طاروا واذا
۲۰۸	۶	۲	عامۃ	عاملۃ
۲۰۹	۳	۱	تخصیص	تحضیض
۲۱۰	۸	۱	حتی ینعود	حتی تتعود
″	۱۲	۱	مرۃ سیت	مرۃ میت
″	۲۲	۱	والعسر	والعسرے
۲۱۱	۴	۱	یرادلہما	یرادبھما
″	۸	۱	التصاعد	وتتصاعد
″	۱۳	۱	من الوحی	من تاخرالوحی
″	۲۲	۱	لقوۃ	بقوۃ
۲۱۲	۳	۱	المعنی الاخیر	المعنی الاخر
۲۱۲	۴	۱	صدلہ دد عالمی	صدرکی حتی حوی عالمی
″	۸	۱	لمصالح	بمصالح
″	۱۰	۲	والتقل	والثقل
″	۲۳	۱	التنفیف	التثقیف
۲۱۳	۴	۲	اسمرفیہ	رسم فیہ
″	۸	۱	نکساہ	نکسناہ
″	۱۰	۱	الی ارذل	الی ارذل
″	۸	۲	یست ترکر دیتو ہیں	پست ترکر دیتے ہیں
۲۱۴	۸	۱	مراتیۃ	مراتبہ
″	۹	۱	بالحیفیفیۃ	بالحنیفیۃ
۲۱۷	۱۱	۱	ولا یتزود	ولا یتزود
″	۱۶	۱	تعاقب	یعاقب
″	۱۷	۱	للذین	الذین
″	۲۶	۲	آپہونچا امام سورت تک	آپہونچے تمام سورت تک
۲۱۸	۱۵	۲	یہ تمام با وجود	یہ تمام سورت با وجود
۲۱۸	ف	۲ اردو	طبعی کا ضرر	طبعی ضرر
۲۱۹	۸	۱	الوسواس	للوسواس

بعض الحواشی الضروریۃ المتفرقۃ

(۱) (سورۃ البقرہ) قولہ تعالیٰ قل العفو الی قولی ذخیرہ رکھنے کی جزا ص ۲۸۔ اقول یہ مبنی ہے عفو کی تفسیر زیادت کی ساتھ کرنے پر اور امر مقدر العفو کو ندب پر محمول کرنے پر ناقل نے کسی مترجم قرآن سے دوسرا ترجمہ نقل کر دیا۔

(۲) (سورۃ آل عمران) قولہ تعالیٰ یرونہم مثلیہم الی قولی اثبات للخوارق ج ۱ ص ۳۶۔ اقول یہ استدلال بعض تفاسیر پر ہے۔

(۳) (سورۃ المائدہ) قولہ تعالیٰ وہم راکعون وقولی فی الترجمۃ خشوع ج ۱ ص ۸۵۔ اقول اس استدلال میں رکوع اپنے معنی ظاہری پر رہیگا ترجمہ موجودہ کہیں سے ناقل نے لکھدیا۔

(۴) (سورۃ الکہف) قولہ تعالیٰ بل اتینک الی قولی اثنی عشر نوعا ج ۲ ص ۱۳۔ اقول ان کے علاوہ ایک یہ بھی کہ سرتہ میں بھی ہلاذ ح کیکی ساتھ نہ چلے لاشتراک العلۃ وہو الثقل۔

(۵) (سورۃ مریم) قولہ تعالیٰ یسیجعل لہم الرحمٰن ودًا۔ الی قولی اہلاً للشیخوخۃ ج ۲ ص ۴۴۔ اقول اس کا حذف اولی ہے کیونکہ شیخوخت کی علامات ان پر زائد ہیں۔

(۶) (سورۃ النور) قولہ تعالیٰ۔ او صدیقکم الی قولی علی اذہنہم ج ۲ ص ۱۰۲ اقول بلکہ یہ تصرف ہی نہیں امر بالتصرف ہے اور تصرف خود مالک اپنی مصلحت معالجہ کے لیئے رمناسے کرتا ہے شیخ مثل طبیب کے اس معالجہ کا طریقہ بتلاتا ہے مجبور نہیں کرتا اور درصورت طالب کے عمل نہ کرنے کے تعلیم سے انکار کر دینا یہ جبر نہیں۔

(۷) (سورۃ الغاشیہ) قولہ تعالیٰ خاشعۃ عاملۃ الخ ج ۲ ص ۱۰۸۔ اقول یہ تفسیر مشہور کے علاوہ تفسیر ہے اور ترجمہ ناقل نے تفسیر مشہور پر لکھدیا ہے۔ ۱۲۔ اشرف علی

جلد دوم

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ آیۃ الا لہا ظہر وبطن رواہ ابو عبید

چون حدیث مزبور دال ست بر اشتمال قرآن بر معانی خفیہ + کاشتمالہ علی المعانی الجلیہ + ویکے از مصادیقش نیز مسائل دقیقہ تصوف ست + فکون احدی مصادیقہا المسائل الغامضۃ الفقہیہ + لاشتراکہما فی الاحتیاج فی المدلولیۃ الی الرویہ + وہو اصح تفاسیر قول خیر البریہ + علیہ الصلوۃ والتحیۃ +

در رسالہ مسمّی بہ

مسائل السلوک من کلام ملک الملوک

فی العربیۃ

رفع الشکوک فی جملۃ مسائل السلوک

فی الہندیۃ

باحث بود از جملہ کافیہ ازیں چنیں مسائل مع تقریر استنباطہا من الآیات القرآنیۃ التی ہی علیہا دلائل + از تالیفات المتحلی بالفضائل + المتخلی عن الرذائل + جمیل الشمائل + حمید الخصائل + حضرت مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی لازال بالفیوض والبرکات الجلائل + پس بنظر افادہ طالبین خصوص سالکین بسعی

احقر محمد عثمان عفی عنہ

مالک کتبخانہ اشرفیہ دیوبند کلاں دہلی

در ہند وستان پرنٹنگ ورکس دہلی طبع شد
ملبسہ القرآن بریلی
مین وقت ہر کی علمی مذہبی کتابین ملتی ہین

الانتباہات المفیدہ عن الاشتباہات الجدیدہ

علم کلام جدید کا نہایت مفید رسالہ جسمین شبہات جدیدہ کے جوابات انگریزی تعلیم یافتہ حضرات کے مذاق پر نہایت وضاحت وشانت سے دئے ہین یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہر انگریزی خوان کے پاس رہے تاکہ جسوقت کوئی شبہ پیش آوے فوراً اس کتاب سے حل کریں۔ قیمت نو آنے۔ (۹/)

الترتیب اللطیف فی قصۃ الکلیم والحنیف

حضرت موسےٰ اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے قصے جو قرآن مجید مین مختلف جگہ آئے ہیں انکو یکجا کر دیا ہے قیمت ۵/

حقوق الاسلام

استاد۔ پیر۔ ماں۔ باپ۔ میاں۔ بیوی۔ حاکم۔ محکوم۔ ہمسایہ۔ مہمان وغیرہ کے حقوق کا بیان۔ قیمت ایک آنہ۔ (۱/)

حقوق العلم

علماء پر عامۂ مسلمین کے جو حقوق ہیں اور ان میں جتنی کمی ہے اور عامۂ مسلمین پر علماء کے جو حقوق ہین اور جسمین جو کمی ہے ان سب کی آسمیں اصلاح ہے۔ قیمت پانچ آنے۔ (۵/)

الخطب المأثورہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے خطبے احادیث صحیحہ سے۔ قیمت دو آنے۔ (۲/)

رونما مثنوی

دیباچہ کلید مثنوی۔ قیمت ڈیڑھ آنہ۔ (۱/۵)

الخطاب المليح فی تحقیق المهدی والمسیح

مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال کا رد۔ عیسےٰ علیہ السلام کی وفات وحیات کی تحقیق آیت انی متوفیک کی تفسیر اور نزول عیسےٰ وغیرہ۔ قیمت ۲/

مناجات مقبول

یہ کتاب نہایت مقبولیت حاصل کر چکی ہے اور مقبولیت حاصل کیون نہ کرتی یہ اصل میں قرآن و احادیث کی دعاؤں کا مجموعہ ہے حضرت مدظلہم نے قرآن شریف و احادیث شریف سے دعاؤن کو یکجا جمع فرما کر سات منزلون پر تقسیم فرما دیا ہے تاکہ روزانہ تلاوت کر سکیں۔ قیمت دس آنے۔ (۱۰/)

زاد السعید

درود شریف کے فضائل عجیب و غریب خواص وغیرہ آخر میں نیل الشفاء جسمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک کا نقشہ اور اسکے عجیب و غریب خواص و برکات بیان کئے ہیں قیمت دو آنے۔ (۲/)

شجرہ طیبہ

اسمین تین شجرے شامل ہیں۔ اول شجرہ نظم اردو حضرت حاجی صاحب قدس سرہ۔ بزرگوں کے مقامات دفن و تاریخ وفات بھی لکھی گئی ہے۔ دوسرا شجرہ فارسی منظوم مولنا رشید احمد صاحب تیسرا شجرہ فارسی حضرت مولنا مولوی اشرفعلی صاحب مدفیوضہم اور آخر میں ایک رسالہ تعلیم الطالب مولفہ حضرت مولنا حکیم الامۃ ملحق ہے۔ قیمت ڈیڑھ آنہ۔ (۱/۵)

زوال سنۃ۔ اسمیں ہر مہینے کے احکام ہیں قیمت ۳/

ملنے کا پتہ:۔ محمد عثمان، مالک کتبخانہ اشرفیہ دہلی

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ آیۃ الا لہا ظہر وبطن رواہ ابو عبید

چون حدیث مزبور دال ست بر اشتمال قرآن بر معانی خفیہ۔ کاشتمالہ علی المعانی الجلیۃ
و یکے از مصادیقش نیز مسائل دقیقۂ تصوف ست۔ لکون احدی مصادیقہا
المسائل الغامضۃ الفقہیۃ لاشتراکہما فی الاحتیاج فی المدلولیۃ الی الروایۃ
و ہو اصح تفاسیر قول خیر البریۃ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ

در رسالہ مسمیٰ بہ

مسئل السلوک من کلام ملک الملوک

فی العربیۃ مع

رفع الشکوک عن جملۃ مسئل السلوک

فی الہندیۃ

باحث بود از جملہ بسیار فیہ از پنجہ مسائل مع تقریر استنباط ہا من الآیات الفرقانیۃ التی
ہی علیہا دلائل از تالیفات متحلی بالفضائل و متخلی عن الرذائل جمیل الشمائل
حمید الخصائل حضرت مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی
لازال بالفیوض والبرکات الجلائل پس بنظر افادۂ طالبین خصوص سالکین بسعی

احقر محمد عثمان عفی عنہ

مالک کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی

بار اول ۲۵۰

(در ہندوستان پرنٹنگ ورکس دہلی طبع شد)

اَلْجُزْءُ الثَّانِی مِنْ
مَسَائِلِ السُّلُوْکِ
مِنْ کَلَامِ مَلِکِ الْمُلُوْکِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُوْرَۃُ الْکَہْفِ

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتب الی قولہ تعالیٰ ولا یشرک فی حکمہ احدا

الحاشیۃ المشابھۃ بالمتن۔ الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتب ان مقام العبودیۃ لا یشابھہ مقام ولا یدانیہ ونبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی علی مراتبہ وقد ذکر ان العبد الحقیقی من کان حرا من الکونین ولیس ذلک الا سیدنا صلی اللہ علیہ وسلم ولم یجعل لہ عوجا قیما ان الضمیر المجرور عائد علی الکتب وجعلہ بعض اھل التاویل عائدا علی عبدہ ای لم یجعل لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام انحرافا عن جنابہ ومیلا الی ماسواہ

رَفْعُ الشُّکُوْکِ
فِی تَرْجَمَۃِ
مَسَائِلِ السُّلُوْکِ
جلد ثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الکہف

قولہ تعالیٰ الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتب ترجمہ (تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے ثابت ہیں جس نے اپنے بندہ پر یہ کتاب نازل فرمائی) (اس میں دلالت ہے اس پر کہ) مقام عبدیت کے مشابہ کوئی مقام نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے اعلیٰ مراتب میں سے ہیں

قولہ تعالیٰ لینذر باسا شدیدا من لدنہ ترجمہ (تاکہ وہ ایک سخت عذاب سے جو کہ منجانب اللہ ہوگا ڈرائے) یہ باس حجاب ہے جو اشد عذاب ہے۔

قولہ تعالیٰ ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصالحات ترجمہ (اور ان اہل ایمان کو جو نیک کام کرتے ہیں) اور یہ وہ اعمال ہیں جن سے خاص حق تعالیٰ کی رضا مقصود ہو اور بعض نے کہا ہے کہ

مسئلہ جلد اول کا تکمیل موعودہ ظہور ذی ہوگا مسئلہ یہ بشارت کا سلسلہ جلد ثانی سے جاری ہوا شروع ص ۱۲

عبدیت افضل المقامات ہے مسئلہ اعلیٰ ان سلسلہ عن القول مسئلہ فقہ من الحلال فی ص ۱۳

جناب اشد عذاب ہے

اعلام کی فضیلت

وجعله مستقیما فی عبودیته سبحانه وجعل الامر فی قوله تعالی فاستقم کما امرت امرتکوین لینذر باسا شدیدا من لدنه وهو باس الحجاب البعد عن الجناب وذلک اشد العذاب کلا انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصالحات وهی الاعمال التی اریدبها وجه الله تعالی لاغیر وقیل العمل الصالح التبری من الوجود بوجود الحق ان لهم اجرا حسنا وهی رویة المولی ومشاهدة الحق بلا حجاب فلعلک باخع نفسک علی اثارهم ان لم یؤمنوا بهذا الحدیث اسفا فیه اشارة الی مزید شفقته صلی الله علیه وسلم واهتمامه وحرصه علی موافقة المخالفین وانتظامهم فی سلک الموافقین انا جعلنا ما علی الارض من الانهار والاشجار والجبال والمعادن والحیوانات زینة لها ای لاهلها لنبلوهم ایهم احسن عملا فیجعل ذلک مرآة لمشاهدة انوار جلاله وجماله سبحانه عز وجل وقال ابن عطاء احسن العمل الاعراض عن الکل وقال الجنید حسن العمل اتخاذ ذلک عبرة وعدم الاشتغال به وقال بعضهم اهل المعرفة بالله تعالی والمحبة له هم زینة الارض وحسن العمل النظر الیهم بالحرمة وانا لجاعلون ما علیها صعیدا جرزا کنایة عن ظهور فناء ذلک بظهور الوجود الحقانی وانقیاده الکبری ام حسبت ان اصحاب الکهف

یہ بیزاری ہے اپنی ہستی سے بوجہ ہستی حق کے۔

قولہ تعالیٰ ان لهم اجرا حسنا **ترجمہ** (یہ خوشخبری دے کہ ان کو اچھا اجر ملے گا) اور یہ اجر رویت اور مشاہدہ بلاحجاب ہے حق تعالیٰ کا۔

قولہ تعالیٰ فلعلک باخع نفسک علی اثارهم ان لم یؤمنوا بهذا الحدیث اسفا **ترجمہ** (سو شاید آپ ان کے پیچھے اگر یہ لوگ اس مضمون پر ایمان نہ لائے تو غم سے اپنی جان دیدیں گے) اس میں اشارہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مزید شفقت اور مخالفین کو موافق بنانے کے اہتمام کیطرف۔

قولہ تعالیٰ - انا جعلنا ما علی الارض زینة لها لنبلوهم ایهم احسن عملا **ترجمہ** (ہمنے زمین کی چیزوں کو اس کے لئے باعث رونق بنایا تاکہ ہم لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں زیادہ اچھا عمل کون کرتا ہے) اس حسن عمل میں یہ بھی داخل ہے کہ ان اشیاء ارضیہ انہار و اشجار و جبال و معادن کو حق سبحانہ تعالیٰ کے انوار جلال و جمال کے مشاہدہ کا آئینہ بناوے اور ابن عطاء نے فرمایا ہے کہ حسن عمل یہ ہے کہ کل (حوادث) سے بے التفاتی کرے اور بعض نے کہا ہے کہ اہل معرفت و محبت زینت ارض ہیں اور حسن عمل ان کی طرف احترام کیساتھ نظر کرنا ہے +

قولہ تعالیٰ - وانا لجاعلون ما علیها صعیدا جرزا **ترجمہ** (اور ہم زمین پر کی تمام چیزوں کو ایک صاف میدان کردیں گے) یہ اشارہ ہے وجود حق کے ظہور سے اشیاء ارضیہ کے ظہور فناء کی طرف

والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا قال الجنید قدس سرہ ای لا تتعجب منهم فشانك اعجب من شانهم حیث اسری بك لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی وبلغ بك سدرة المنتهی وکنت فی القرب کقاب قوسین او ادنی ثم ردك قبل القضاء اللیل الی مضجعك اذ اوی الفتیة الی الکهف قیل هم فتیان المعرفة الذین جبلوا علی سجیة الفتوة وفتقهم اعراضهم عن غیر الله تعالی فاووا الی الکهف الخلوة به سبحانه فقالوا حین استقاموا (بصیغۃ الماضی ۱۳) انی منازل الانس ومشاهد القدس یهیئ لنا من امرنا رشدا بالوصول الیك والفناء فیك فضربنا علی اذانهم فی الکهف سنین عددا کنایة عن جعلهم مستغرقین فیه سبحانه فانین به تعالی عما سواه ثم بعثناهم لنعلم ای الحزبین احصی لما لبثوا امدا اشارة الی ردهم الی الصحو بعد السکر والبقاء بعد الفناء ویقال ایقظهم هو اشارة الی الجلوة بعد الخلوة وهما قولان متقاربان نحن نقص علیك نبأهم بالحق انهم فتیة آمنوا بربهم الایمان العلمی وزدناهم هدی بان احضرناهم وکاشفناهم وربطنا علی قلوبهم سکنا ها عن التزلزل مما امسکنا فیها من الیقین

قولہ تعالیٰ فضربنا علی اذانهم فی الکهف سنین عددا ترجمہ سو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر نیند کا پردہ ڈالدیا) یہ حالت مشابہ بموت تھی فنا و استغراق کے

قولہ تعالیٰ ثم بعثناهم ترجمہ (پھر ہم نے انکو اٹھایا) یہ ارشارہ ہے صحو بعد السکر اور جلوت بعد خلوت کی طرف۔

قولہ تعالیٰ فاووا الی الکهف ینشر لکم ربکم من رحمته ترجمہ (تو تم غار میں چلکر پناہ لو تم پر تمھارا رب اپنی رحمت پھیلا ویگا)
یعنی اپنے محبوب کے ساتھ خلوت کرو اللہ تعالے تمھارے لئے اپنی رحمت و منفعت یعنی معرفت و تجلیات کو ظاہر اور مہیا فرما دیگا۔ بعض عارفین نے کہا ہے کہ غیر اللہ سے عزلت اور خلوت وصل حق کا موجب ہے بلکہ بدون عزلت کے وصل نہیں ہوتا۔

قولہ تعالیٰ۔ وتری الشمس اذا طلعت تزاور عن کهفهم ذات الیمین واذا غربت تقرضهم ذات الشمال ترجمہ (اور اے مخاطب جب دھوپ نکلتی ہے تو تو اسکو دیکھیگا کہ وہ داہنی جانب کو جھکی رہتی ہے اور جب وہ چھپتی ہے تو بائیں طرف ہٹی رہتی ہے) اسکی حکمت یہ ہے کہ غار میں روشنی زیادہ نہو کہ اوس سے عضو (وجمعیت قلب) میں خلل پڑتا ہے کیونکہ ظلمت سے فکر اور جمع حواس میں اعانت ہوتی ہے اسی لئے اہل خلوت کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ اپنی خلوت کے لئے ایسا مکان تجویز کرتے ہیں جسمیں

مثال الاستغراق والغیبة
مثال الصحو بعد السکر
عزلت کا مشروط وصول ہونا
بیت الخلوة من روشنی کرنا

فلم یسع فیها هواجس التخمین ولا وساوس الشیاطین
ویقال ایضا رفعناها من حضیض التلوین
الی اوج التمکین اذ قاموا بنا لنا فقالوا ربنا
رب السموات والارض مالك امرهما
ومدبرهما فلا قیام لهما الا بوجوده المفاض
من بحار جوده لن ندعو من دونه الها
اذ فما من شئ الا وهو محتاج الیه سبحانه
فلا یصلح لان یدعی لقد قلنا اذا شططا
کلا ما بعید اعن الحق مفرطا فی الظلم
واستدل بعض المشایخ بهذه الایة
علی انه ینبغی للسالکین اذا اراد والذکر
وتحلقوا له ان یقوموا فیذکروا قائمین
قال ابن نعرس وهو استدلال ضعیف لا
یقوم به المدعی علی ساق وانت تعلم
انه لا باس بالقیام والذکر لکن لا علی
ما یفعله المتشیخون الیوم فان ذلك لم
یکن فی امة من الامم ولم یجئ فی شریعة
نبینا صلی الله علیه وسلم بل لعمری ان
تلك الحلق حبائل الشیطان وذلك القیام
قعود فی مجبوحة الخذلان واذا عنزلتموهم
وما یعبدون الا الله ای واذ خرجتم عن صحبة
اهل الهوی واعرضتم عن السوی فاووا الی
الکهف فاخلوا بمحبوبکم ینشر لکم ربکم
من رحمته مطوی معرفته ویهیئ لکم من
امرکم مرفقا ما تنتفعون به من انوار تجلیاته
ولطائف مشاهداته قال بعض العارفین
العزلة عن غیر الله تعالی توجب الوصلة بالله

روشنی کم ہو اور باوجود اس کے بھی لمرقبہ کے وقت
آنکھوں کو بند کر لیتے ہیں۔

قوله تعالی - من یهد الله فهو المهتد ومن
یضلل فلن تجد له ولیا مرشدا ترجمہ (جسکو
اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پاتا ہے اور جسکو وہ
گمراہ کردیں تو آپ اس کے لئے کوئی مددگار راہ
بتلانے والا نہ پاویں گے) وجہ اسکی یہ ہے کہ خدا نے
جو اوسکو مخذول کیا ہے (جو حاصل ہے ضلال کا)
تو صرف اسلئے کہ اوسکی استعداد صالح نہ تھی اور جسمیں
استعداد (صالح) نہو (ظاہر ہے کہ اوسکی رہبری
سخت دشوار (بلکہ عادۃً ممتنع) ہے۔

قوله تعالی - وتحسبهم ایقاظا وهم رقود
ترجمہ (اور اے مخاطب تو اونکو جاگتا ہوا خیال
کرتا حالانکہ وہ سوتے تھے) یہ مثال ہے ان لوگوں کی
جو اجسام سے خلق کیساتھ ہیں اور قلوب سے حق تعالی
کیساتھ ہیں (جسکو خلوت در انجمن کہتے ہیں) نیز
اسمیں مثال ہے ان لوگوں کی تسلیم (وفنا) کیطرف
کہ جیسے مردہ ہوتا ہے غسال کے ہاتھ میں۔

قوله تعالی - وکلبهم باسط ذراعیه
بالوصید ترجمہ (اور اون کا کتا دہلیز پر اپنے دونوں
ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا) ابوبکر وراق کا قول ہے
کہ صالحین کی مجالست ومجاورت غنیمت ہے اگرچہ
مجالست بھی نہو دیکھئے حق تعالی نے اصحاب کہف
کے ساتھ اون کے کتے کا کس طرح ذکر فرمایا ہے
صرف اسوجہ سے کہ وہ ان کے ساتھ تھا۔

قوله تعالی - لو اطلعت علیهم لولیت منهم
فرارا ولملئت منهم رعبا ترجمہ (اگر تو اونکو

۱۵ علم مکاشفات اور اسکا درجہ علوم استعداد
۱۶ خلوت در انجمن
۱۷ فنا اور بقا
۱۸ صحبت صالحین کی فضیلت

عزوجل بل لا تحصل الوصلة الا بعد العزلة الا ترى كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتجنب بغار حراء حتى جاءه الوحي فيه وترى الشمس اذا طلعت تزاور عن كهفهم ذات اليمين واذا غربت تقرضهم ذات الشمال وهم في فجوة منه لئلا يكثر الضوء في الكهف فيقل معه الحضور فقد ذكروا ان الظلمة تعين على الفكر وجمع الحواس ومن هنا ترى اهل الخلوة يختارون لخلوتهم مكانا قليل الضياء ومع هذا يغمضون اعينهم عند المراقبة وفي اسراء القرآن ان في الآية اشارة الى ان الله تعالى حفظهم عن الاحراق في السجحات فجعل شمس الكبرياء تزاور عن كهف قرنهم ذات يمين الازل وذات شمال الابد وهم في فجوة وصال مشاهدة الجمال والجلال محروسون محفوظون عن قهر سلطان صرف الذات الازلية التي تتلاشى الاكوان في اول بوادي اشراقها وفي الحديث حجابه النور لو كشفه لاحرقت سبحات وجهه كل شيء ادركه بصره وقيل في تاويله ان شمس الروح والمعرفة والولاية اذا طلعت من افق الهداية واشرقت في سماء الواردات وهي حالة السكر وغلبة الوجد لا تتصرف في خلوتهم الى امر يتعلق بالعقبى وهو جانب اليمين واذا غربت اي سكنت تلك الغلبة وظهرت حالة الصحو لا تلتفت همم ارواحهم

جانک کر دیکھتا تو اُن سے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوتا اور تیرے اندر انکی دہشت سما جاتی ہے) وجہ اس فرار ورعب کی یہ ہے کہ میں نے اونکو اپنے قہر ربوبیت اور سطوت عظمت کا لباس پہنا رکھا ہے پس اس ہیبت وعظمت کے سبب یہ فرار ورعب ہے جیسا میں نے جب عصا پر اپنا لباس ہیبت پہنا دیا تو موسیٰ علیہ السلام کو فرار ہوا اور یہ درحقیقت ہماری عظمت کا رعب ہے جو اس آئینہ میں ظاہر ہوئی (یہ مثال ہے اوس ہیبت کی جو اہل اللہ کو عطا رہوتی ہے)

قولہ تعالیٰ - فابعثوا احدکم بورقکم الخ

ترجمہ (اب اپنے میں سے کسیکو یہ روپیہ دیکر شہر کیطرف بھیجو) یہ مثال اسکی ہے کہ جب سالک سکر سے صحو کیطرف اور روحانیت سے مادیت کیطرف رجوع کرتا ہے تو پھر وہ معیشت (وہ مالوفات طبعیہ ضروریہ مباحہ) کا خواہشمند ہوتا ہے اور طریقت کے حقائق کا استعمال کرتا ہے (اور اوسکی ظاہری صورتیں بعضی مہجور ہو جاتی ہیں) نیز اس فابعثوا الخ میں اشارہ ہے کہ طالبان حق کی شان کے لائق یہ ہے کہ (خلق سے) سوال کرنا ترک کردیں (اور ہمت عالی رکھیں جیسا اصحاب کہف نے دامون سے کھانا خریدنا تجویز کیا یہ نہیں کیا کہ کسی سے مانگ لاویں)

قولہ تعالیٰ - فلینظر ایها ازکی طعاما۔

ترجمہ (پھر وہ تحقیق کرے کہ کونسا کھانا حلال ہے) اسمیں دلالت ہے کہ طالبان حق کو ورع کا عمل اختیار کرنا چاہیئے جیسا اصحاب کہف نے ازکی بمعنی حلال کو طلب کیا اور اسمیں اشارہ ہے حضرت امیر المومنین علی رضی

۱۴ کوت مکان الخلوة قليل الضياء

۱۵ ہیبت اہل اللہ

۱۶ عدم زوال الظلام بعد نزول

۱۷ علو ہمت ورفع کمال

۱۸ رعب ورفع

الی امر یتعلق بالدنیا بل تنحرف عن الجهتین الی المولی وهم فی فراغ عما یشغلهم عن الله تعالی وذکر ان فیه اشارة الی ان نور ولایتهم یغلب نور الشمس ویروه من الکهف کما یغلب نور المؤمن نار جهنم وهن الیس بشئ وان روی عن عطاء من یهدی الله فهو المهتدی الذی رفعت عنه الحجب ففاز بما فاز ومن یضلل فلن تجد له ولیا مرشدا انه لا یجد له سبحانه الا لسوء استعداده ومتی فقد الاستعداد تعذر الارشاد وتحسبهم ایقاظا وهم رقود اشارة الی انهم مع الخلق بادیهم ومع الحق بارواحهم وقال ابن عطاء هم مقیمون فی الحضرة کالنومی لا علم لهم بزمان ولا مکان احیاء موتی صرعی مضیقون نومی منتبهون ونقلبهم ذات الیمین وذات الشمال ای ننقلهم من عالم الی عالم وقال ابن عطاء نقلبهم فی حالتی القبض والبسط والجمع والفرق وقال اخر نقلبهم بین الفناء والبقاء والکشف والاحتجاب والتجلی والاستتار وقیل فی الآیة اشارة الی انهم فی التسلیم کالمیت فی ید الغاسل وکلبهم باسط ذراعیه بالوصید قال ابوبکر الوراق مجالسة الصالحین وجهاد رتم غنیمة وان اختلف الجنس الا تری کیف ذکر الله سبحانه کلب اصحاب الکهف معهم

کا قول ہے کہ عارف وہ شخص ہے جسکا نور معرفت اوسکے نور ورع کو نہ بجھاوے (مطلب یہ ہے کہ نور معرفت سے تو وہ سب چیزوں کی نسبت حق سبحانہ وتعالے کیطرف کرتا ہے تو اسمیں ناقص کو یہ دھوکا ہوجاتا ہے کہ جب خدا کے سامنے کوئی مالک نہیں تو پھر ہر مال حرام مباح ہے کیونکہ اوسمیں حق عبد سے ہی نہیں اور کامل اسی نسبت کے ساتھ یہ بھی دیکھ رہا ہے کہ آخر کسی درجہ میں حق تعالی نے اس مال کی نسبت عبد کیطرف بھی کی ہے گو ضعیف و ناقص ومجازی سہی اور اسی نسبت کے کچھ حقوق و احکام بھی ہیں سو انمیں سے حرمت تناول بلا اذن بھی ہے۔ پس یہ شخص جو عارف کامل ہے اس لئے ورع کو بھی نہ چھوڑے گا) اور بعض نے ازکی کی تفسیر اطیب بمعنی لذیذ کیا تھی کی ہے تو اس کا حاصل یہ ہوگا کہ طعام لذیذ ولطیف لاوے جسمیں یہ مصلحت تھی کہ انہوں نے مدت سے نہ کھایا تھا تو طعام غیر لطیف انکو مضر ہوتا اسیطرح بعض مصالح (دینیہ) سے بعض بزرگوں نے جیسے حضرت شیخ عبد القادر گیلانی رح نے طعام لطیف ولباس لطیف کو استعمال فرمایا ہے (اور تفصیل ان مصالح کی طویل ہے)

قولہ تعالی - ولیتلطف **ترجمہ** (اور کام خوش تدبیری سے کرے) بعض نے تفسیر کی ہے لطف فی المعاملہ کے ساتھ پس وصیت ہے حسن اخلاق ونرمی وحسن معاملہ کی اوس شخص سے جس سے خریدیگا

قولہ تعالی - ولا یشعرن بکم احدا **ترجمہ** (اور کسیکو تمھاری خبر نہونے دے) یعنی اغیار کو اطلاع نہو اسیطرح اسرار حق کو ان اغیار پر ظاہر نکرے جو مطالعہ

فصل مجالسة الصالحین ۲۵ اظہار اسرار الہیہ بغیر اہلیت ۲۶ فصل رد الاعتراضات ۲۷ فصل رد الاعتراض ۲۸ فصل رد الاعتراض ۲۹ فصل رد الاعتراض ۳۰ فصل رد الاعتراض ۳۱ فصل رد الاعتراض ۳۲ فصل رد الاعتراض ۳۳ فصل رد الاعتراض ۳۴ فصل رد الاعتراض ۳۵ فصل رد الاعتراض ۳۶ فصل رد الاعتراض

لجاورته ایاهم وقیل اشیر بالآیة الی
ان کلب نفوسهم نائمة معطلة عن الاعمال
وقیل یمکن ان یراد ان نفوسهم صارت
بحیث تطیعهم فی جمیع الاحوال وتحرسهم
عما یضرهم لو اطلعت علیهم ای لو اطلعت
من حیث انت علی ما البستهم من لباس
قهر یوبتی وسطوات عظمتی لولیت منهم
ای من رؤیة ما علیهم من هیبتی وعظمتی
فرارا ولملئت منهم رعبا کما فر موسی کلیمی
من رؤیة عصاه حین قلبتها حیة ولبستها
ثوبا من عظمتی وهیبتی وهذا الفرار حقیقة
منا لانه من عظمتنا الظاهرة فی هاتیک
المرأة کذا قرره غیر واحد وروی عن جعفر
الصادق رض وکذلک بعثناهم ردنا
هم الی الصحو بعد السکر لیتساءلوا بینهم
قال قائل منهم کم لبثتم قالوا لبثنا یوما
او بعض یوم قالوا ربکم اعلم بما لبثتم فابعثوا
احدکم بورقکم هذه الی المدینة فلینظر
ایها ازکی طعاما فلیأتکم برزق منه
ولیتلطف ولا یشعرن بکم احدا انهم کانوا
مستغرقین لا یعرفون الیوم من الامس ولا
یمیزون القمر من الشمس وقیل انهم
استقلوا ایاما لوصال وهکذا شان
عشاق الجمال فسنة الوصل فی سنتهم
سنة وسنة الهجر سنة ویقال مقام المحب مع
الحبیب وان طال قصیر وزمان الاجتماع
وان کثر یسیر اذ لا یقضی من الحبیب وطر
وان فنی الدهر مر ولا یکاد یعد المحب
اللیالی اذا کان قریر العین بالوصل کما
قیل اعد اللیالی لیلة بعد لیلة وقد عشت
دهرا لا اعد اللیالیا ثم انهم لما رجعوا

(انوار و وقوف اسرار سے محجوب ہیں ورنہ وہ اجمار انکار سے سنگسار کریں گے۔

قولہ تعالیٰ - فقالوا ابنوا علیهم بنیانا ربهم اعلم بهم قال الذین غلبوا علی امرهم لنتخذن علیهم مسجدا **ترجمہ** (سو ان لوگوں نے یہ کہا کہ ان کے پاس کوئی عمارت بنوا دو انکا رب انکو خوب جانتا تھا جو لوگ اپنے کام پر غالب تھے انھوں نے کہا کہ ہم تو انکے پاس ایک مسجد بنا دیں گے) اس بنیان سے مراد یہ ہے کہ ایسی طرح بنا دیں کہ منہ غار کا بند ہو جاوے اور اس مسجد سے وہ قصد نہ تھا جو جہلاء کا قبور کے پاس بنانے سے ہوتا ہے بلکہ محض نماز پڑھنا ان لوگوں کا جو اس مقام پر آجاویں اور علیہم بمبنی عندہم ہوگا اور اس مسجد کی نسبت اس کہف کیطرف ایسی ہوگی جیسے مسجد نبوی کی نسبت مرقد مبارک کیطرف (مثلاً یوں کہا جاوے کہ روضہ شریف کی مسجد) پس اس میں قبر پرستوں کی کوئی حجت نہیں۔

قولہ تعالیٰ - ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء الله **ترجمہ** (اور آپ کسی کام کی نسبت یوں نہ کہا کیجئے کہ میں اسکو کل کروونگا۔ مگر خدا کے چاہنے کو ملا دیا کیجئے) اسمیں ارشاد ہے خالص تجرید و تفرید کا۔

قولہ تعالیٰ - واذکر ربک اذا نسیت **ترجمہ** (اور جب آپ بھول جاویں تو اپنے رب کا ذکر کیا کیجئے) اسمیں مطلوبیت ذکر کی ظاہر ہے

قولہ تعالیٰ - ابصر به واسمع **ترجمہ** (وہ کیسا کچھ دیکھنے والا ہے اور کیسا کچھ سننے والا ہے) یعنی وہ کیسا کامل بصیر و سمیع ہے اور یہ کمال کامل اسیکے ہے

من السکر الی الصحو ومن الروحانیة الی البشریة طلبوا
ما یعیش به الانسان + واستعملوا حقائق الطریقة
وذلک قوله تعالی فابعثوا احدکم بورقکم هذه
الی المدینة فلینظر ایها ازکی طعاما فلیاتکم برزق
منه ولیتلطف والاشارة فیه اولا الی ان اللائق
بطالبی الله تعالی ترک السوال ویرد به علی المتشیخین
الذین یهمهم دینهم السوال + ولینه کما من جلال + وثانیا الی ان اللائق بهم ان لا یختص احد منهم بشیخ
دون صاحبه الا تری کیف قال فابعثوا لهم بورقکم هذه فاضاف الورق الیهم جملة وقد کان فیما یروی
فیهم الراعی لعله لم یکن له ورق + وثالثا الی ان اللائق بهم استعمال الورع الا تری کیف طلب الماکل
الازکی وهو علی ما فی بعض الروایات اهل فلذلک قال ذو النون العارف من لا یطفی + نور معرفته نور ورعه
والعجب ان رجلا من المتشیخین کان یاخذ من بعض الظلمة دنانیر مقطوعا عالجرمتها فقیل له فی ذلک
فقال نعم هی جمرات ولکن تطفئ حرارة جوع السالکین ومع هذا وامثاله لا الیوم مرقد یطوف به من یزور و
توقد علیه السرج وتنذر له النذور قال الناقل وقیل ازکی ای اطیب بمعنی الذ فیرجع الی ما فسر به بعضهم و
لیتلطف (۱۲) ورابعا الی انه ینبغی لهم التوصل بحسن الخلق وجمیل الرفق الا تری کیف قال فائلهم ولیتلطف بناء علی
انه امر بحسن المعاملة معهم من یشتری منه وقال بعض اهل التاویل انما امر باختیار اللطیف من الطعام لانهم لم
یاکلوا مدة فالکثیف یضر باجسامهم وقیل اراد والله اللطیف لان ارواحهم من عالم القدس ولا تناسبها الا
اللطیف وعن یوسف بن الحسین انه کان یقول اذا اشتریت لاهل المعرفة شیئا من الطعام فلیکن لطیفا واذا اشتریت
للزهاد والعباد فاشتر کل ما تجده لانهم بعد فی تذلیل انفسهم وقال بعضهم طعام اهل المجاهدات واصحاب
الریاضات لباسهم الخشن من المالکولات والملبوسات والذی بلغ المعرفة فلا یوافقه الا کل لطیف ویروی عن الشیخ
عبد القادر الگیلانی قدس سره انه کان فی آخر امره یلبس ناعما ویاکل لطیفا وعند التزام ذلک یخاف النقصان
ومما یروی عن الشیخ قدس سره وامثاله ان صح یحتمل ان یکون امرا اتفاقیا وعلی فرض انه کان من التزام یحتمل
انه کان لغرض شرعی والا فهو خلاف المأثور عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن کبار اصحابه رضی الله تعالی
عنهم فقد ورد فی الکتب الصحیحة حالهم فی المالکل والملبس لیس فیها ما یؤید کلام یوسف بن الحسین واضرابه
والله تعالی اعلم ولا یغرن بکم احدا ای من الاغیار المحجوبین عن مطالعة الانوار والوقوف علی الاسرار انهم لا یظهرون
علیکم رجمکم بالحجارة الانکار او یعیدکم فی ملتهم التی اجتمعوا علیها ولم ینزل الله تعالی لها من سلطان ولن
تفلحوا اذا ابدا لان الکفر یکون بکلمة کالکفر لابلیس قال الناقل قوله تعالی فابعثوا الخ انبوا علیهم نبیا ناقصا
سد باب الکهف وکف کف التعرض عن اصحابه قال الذین غلبوا علی امرهم لنتخذن علیهم مسجدا واتخاذهم

کہ اوسکی صفات عین ذات ہیں (اس سے زیادہ کامل درجہ تعلق کا ہو نہیں سکتا)

قوله تعالی مالهم من دونه من ولی ترجمہ (اُنکا خدا کے سوا کوئی بھی مددگار نہیں) وجہ دوسرے کے لئے (و مختار کامل) نہونیکی یہ ہے کہ اوسکے سوا کسیکی (حقیقۃً) فاعلیت نہیں ہے۔

۲۹ عین ذات ہونے پر دلیل ۳۰ ما لهم الخ ۳۱ علوا ھمہ عن السوال ۳۲ ترجیہ اعمال ۳۳ وجوب الورع ۳۴ فی الرفق فی المعاملات ۳۵ فی اختیار لطیف الطعام ۳۶ فی الاحتراز عن الغلو فی الدین

المسجد علیہم لیس علی طریق اتخاذ المساجد علی القبور المنہی عنہ وانما ہو اتخاذ مسجد عندہم قریبا من کہفہم ومثل ہذا الاتخاذ لیس محظورا اذ غایۃ ما یلزم علی ذلک ان یکون نسبۃ المسجد الی الکہف الذی ہم فیہ کنسبۃ المسجد النبوی الی المرقد المعظم صلی اللہ تعالیٰ علی مرقدہ وسلم ولہ حجۃ فی الآیۃ لما یفعل الجہلۃ بالقبور (۱۲) ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ ارشاد الی محض التحریر والتقریر واذکر ربک اذا نسیت قیل ای اذا نسیت الکون باسرہ حتی نفسک فان الذکر لا یصفو الا حینئذ وقیل اذا نسیت الذکر ومن ہنا قال الجنید قدس سرہ حقیقۃ الذکر الفناء بالمذکور عن الذکر وقال قدس سرہ فی قولہ تعالیٰ وقل عسی ان یہدین ربی لاقرب من ہذا ارشد ان فوق الذکر منزلۃ ہی اقرب منزلۃ من الذکر وہی تجدید النعوت بذکرہ سبحانہ لک قبل ان تذکرہ جل وعلا قال تعالیٰ ابصر بہ واسمع ای ما ابصرہ تعالیٰ وما اسمعہ لان صفاتہ عین ذاتہ ما لہم من دونہ من ولی ولا یشرک فی حکمہ احدا لکمال قدرتہ سبحانہ وعجز غیرہ عز شانہ ہذا واللہ تعالیٰ الہادی الی السبیل

المتن قولہ تعالیٰ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم۔ امر فی الآیۃ بصحبۃ الفقراء الذین انقطعوا لخدمۃ مولاہم وفائدتہا منہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ترغیب علیہم وذلک لانہم عشاق الحضرۃ وہو صلی اللہ علیہ وسلم مرآتہا وعرش تجلیہا ومعدن اسرارہا ومشرق انوارہا فمتی رأوہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشوا ومتی غاب عنہم کتبوا وطاشوا لہا صحبۃ الفقراء بالنسبۃ الی غیرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ففائدتہا تعود الی من صحبہم فہم القوم لا یشقی بہم جلیسہم)

قولہ تعالیٰ۔ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم الخ ترجمہ (اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ مقید رکھا کیجئے جو صبح اور شام اپنے رب کی عبادت محض اوسکی رضاجوئی کے لیے کرتے ہیں) اس آیت میں حکم ہے اون فقراء کی صحبت کا جو اپنے مولے کی خدمت کے لیے انقطاع اختیار کر چکے ہیں اور گو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو اون سے صحبت رکھتے تھے۔ اس صحبت کا فائدہ ان فقراء کو پہونچتا تھا مگر دوسرے اس صحبت سے خود مستفید ہوں گے کیونکہ یہ فقرا ایسی قوم ہے کہ ان کا جلیس محروم نہیں رہتا +

المتن قولہ تعالیٰ ولا تعد عیناک عنہم تریدزینۃ الحیوۃ الدنیا الآیۃ قال العبد الضعیف فی قولہ تعالیٰ لا تعد عیناک عنہم امر للمشارکۃ بالتوجہ علی الطالبین وعدم ملاحظۃ عزلہم عما ہم ملازمتہم انتہی القول ومعنی تریدزینۃ الحیوۃ الدنیا ای تطلب مجالسۃ الاشراف والاغنیاء واصحاب الدنیا

قولہ تعالیٰ۔ ولا تعد عیناک عنہم ترجمہ (آپ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پاویں) اس میں پیروں کو حکم ہے کہ طالبین پر توجہ رکھیں اور اون سے اوجھل نہیں +

قولہ تعالیٰ۔ تریدزینۃ الحیوۃ الدنیا ترجمہ (اور دنیوی زندگانی کے رونق کے خیال سے) اس میں

۲۶ تحقیق اتخاذ المساجد علی القبور
۲۷ تخصیص التقریر
۲۸ معلومیۃ الذکر
۲۹ کون صفۃ تربط بحکم توجیہ الافعال
۳۰ الافعال اللہ بعنی توجیہ الافعال
۳۱ ترغیب صحبۃ الفقراء من اہل اللہ
۳۲ حسن الطالب علی الشیخ

وهی مذمومة مع الميل اليهم والتواضع لغناهم
قال العبد الضعيف وجملة تريد الخ حال
قيد للعامل وهو لا تعد فليس فيه دلالة على وقوع الارادة وانما القصد هو النهي عن العدوان
في حال الارادة فافهم انتهى القول

مذمت ہے، اغنیاء کی طرف میل اور تواضع کرنے کی
جس کا سبب اون کا غنا ہو +

ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذكرنا واتبع هواه
وكان امره فرطا نهى عن اطاعة المحجوبين
الغافلين وعدوا من اطاعته التواضع له
فانه يطلبه حالا وان لم يقصد به مقالا

قوله تعالى - ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذكرنا الخ
ترجمہ (اور ایسے شخص کا کہنا نہ مانئے جسکے قلب کو
ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی نفسانی
خواہش پر چلتا ہے اور اس کا حال حد سے گذر گیا ہے)
اسمیں محجوبین غافلین کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے اور اسی اطاعت میں تواضع بھی داخل ہے کیونکہ وہ حالاً
اسکا طالب ہے گو مقالاً ظاہر نہیں کرتا

المتن قوله تعالى واضرب لهم مثلا رجلين
فيه تسلية الفقراء المتوكلين على الله تعالى
وتنبيه الاغنياء المغرورين +

قوله تعالى - واضرب لهم مثلا رجلين
ترجمہ (اور آپ ان لوگوں سے دو شخصوں کا حال
بیان کیجئے) اسمیں فقراء متوکلین علی اللہ کی تسلی
اور اغنیاء مغرورین کی تنبیہ کیگئی

الحاشية - قوله تعالى واضرب لهم مثلا
قال النيسابوري الرجلان هما النفس الكافرة
والقلب المؤمن جعلنا لاحدهما وهو النفس
جنتين هما الهوى والدنيا من اعناب الشهوات
وحففناهما بنخل حب الرياسة وجعلنا
بينهما زرعا من التمتعات البهيمية وفجرنا
خلالهما نهرا من القوى البشرية والحواس
وكان له ثمر من انواع الشهوات وهو يحاوره
اى يجاذب النفس انا اكثر منك مالا اى
ميلا واعز نفرا من الاوصاف المذمومة

قوله تعالى - ويوم نسير الجبال الخ ترجمہ (اسکو
کو یاد کرنا چاہیئے جسدن ہم پہاڑوں کو ہٹا دیں گے
اور آپ زمین کو دیکھیں گے کہ کھلا میدان پڑا ہے اور
ہم ان سب کو جمع کر دیں گے اور انمیں سے کسیکو بھی
نہ چھوڑیں گے) ابن عطاء نے فرمایا ہے کہ اس مضمون
سے اللہ تعالی نے اپنے اظہار جبروت اور قدرت
کاملہ اور عزت عظیمہ پر اس لیئے دلالت فرمائی
ہے تاکہ بندہ اوس موقف کے لیے تیاری کرنے
اور اپنا باطن و ظاہر اوس روز کے خطاب و جواب کے
لیئے درست کرلے +

وهو ظالم لنفسه في الاستمتاع بجنة الدنيا على وفق الهوى لاجرم ان خيرا منها قال
غرورا بالله وكرهه فاصبح يقلب كفيه على ما انفق فيها من العمر وحسن الاستعداد
المتن هنالك الولاية لله الحق هو خير ثوابا قال ابن عطاء للطالبين له سبحانه لا للجنة

وخیر عقبا للمریدین والباقیات الصالحات قیل هی المحبة الدائمة والمعرفة الکاملة والانس باللہ تعالیٰ والاخلاص فی توحیدہ سبحانہ والانفراد بہ جل وعلا عن غیرہ فہی باقیة للمتصف بہا وصالحة لاعوجاج فیہا وہی خیر المنازل وقد تفسر بما یعمہا وغیرہا من الاعمال الخالصة والنیات الصادقة ویوم نسیر الجبال وتری الارض بارزة قال ابن عطاء دل سبحانہ بہذا علی اظہار جبروتہ وتمام قدرتہ وعظیم عزتہ لیتاہب العبد لذلک الموقف ولیصلح سریرتہ وعلانیتہ لخطاب ذلک المشہد وجوابہ

صلاحیۃ العرض الاکبر

المتن قولہ تعالیٰ واذ قال موسیٰ لفتاہ لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا قال العبد الضعیف فیہ الجد البلیغ فی طلب المرشد ما لم یفت منہ حق اوجب منہ انتہی القول

قولہ تعالیٰ - واذ قال موسیٰ لفتاہ لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا **ترجمہ** (یاد ہی زمانہ دراز تک چلتا رہونگا) اسمیں شیخ کامل کی تلاش میں سعی بلیغ کرنا ثابت ہوتا ہے جبتک اس سے زیادہ کوئی واجب نہ ثابت ہو جاوے

جد بلیغ فی طلب المرشد

المتن قولہ تعالیٰ نسیا حوتہما قال العبد الضعیف دل علی ان حمل الزاد الذی ہو من الاسباب لا ینافی التوکل انتہی القول

قولہ تعالیٰ - نسیا حوتہما **ترجمہ** (اوس اپنی مچھلی کو دونوں بھول گئے) یہ آیت دال ہے اسپر کہ زاد راہ کا جو کہ اسباب میں سے ہے سفر میں ساتھ رکھنا توکل کے منافی نہیں

عدم منافاۃ الزاد للتوکل

المتن قولہ تعالیٰ - لقد لقینا من سفرنا ہذا نصبا قال العبد الضعیف دل علی ان اظہار حالہ من المرض ونحوہ لا ینافی الکمال انتہی القول

قولہ تعالیٰ - لقد لقینا من سفرنا ہذا نصبا **ترجمہ** (ہم کو تو اس سفر میں بڑی تکلیف پہونچی) یہ دلیل ہے اسپر کہ اپنی حالت مرض وغیرہ کا اظہار منافی کمال نہیں

اخبار الشکوی لغیر من یصح لا ینافی الصبر

المتن قولہ تعالیٰ وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ قال العبد الضعیف دل علی ان اعتراء الشیطان بالوسوسة والنسیان لا ینافی الولایة بل النبوة انتہی القول وفی الروح

قولہ تعالیٰ وما انسانیہ الا الشیطان **ترجمہ** (اور مجکو شیطان ہی نے بھلا دیا) اسمیں دلالت ہے اسپر کہ وسوسہ ونسیان شیطان کے اثر سے پیش آجانا ولایت کے بلکہ نبوت کے بھی منافی نہیں ؛

تاثیر الوسوسة الشیطانیہ لا ینافی الکمال

ثم ان ہذہ الوسوسة لا تضر لمقام یوشع علیہ السلام وان قلنا انہ کان نبیا وقت وقوع ہذہ القصة وقال بعض المحققین لعلہ نسی ذلک لاستغراقہ فی الاستبصار والانجذاب الی جنابہ القدس بما اعتراہ من مشاہدة الآیات الباہرة (کما قیل فی بیان سبب سہوہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اقل) وانما نسبہ الی الشیطان مع ان فاعلہ الحقیقی ہو اللہ تعالیٰ والمجازی ہو الاستغراق المذکور ہضما لنفسہ بجعل ذلک الاستغراق والانجذاب بشغلہ عن التیقظ للموعل الذی یضربہ اللہ تعالیٰ بمنزلہ الوساوس ففیہ تجوز باستعارة الشیطان لمطلق المشاغل وفی الحدیث انہ لیغان علی قلبی فاستغفر اللہ تعالیٰ فی الیوم سبعین مرة او لان عدم احتمال

القوة للجانبين واشتغالها باحدهما عن الآخر يعد من نقصان صاحبها وتركه المجاهدات و التصفية فيكون قد يجوز بذلك عن النقصان لكونه سببه

المتن قوله تعالى وعلمناه من لدنا علما وهذا التعليم يحتمل ان يكون بواسطة الوحي المسموع بلسان الملك وان يكون بواسطة الوحي الحاصل باشارة الملك من غير بيان بالكلام ويسمى بالنفث والالهام[۴۲] على ما يشير اليه بعض عبارات القوم من هذا النوع ويكون للانبياء عليهم السلام ولغيرهم بالاجماع والاية عندهم اصل في اثبات العلم اللدني[۴۳] وشامل اطلاقي علم الحقيقة والعلم الباطن عليه قال العبد الضعيف لكن علم الواقعات الجزئية ليس منه فالخضر عليه السلام صاحب العلم اللدني وان لم يكن ما وقع منه في هذه القصة مستندا الى العلم اللدني

قوله تعالى۔ وعلمناہ من لدنا علما ترجمہ (اور ہم نے اپنے پاس سے ایک خاص طور کا علم سکھایا تھا) یہ تعلیم ممکن ہے کہ بواسطہ وحی ہو یا بواسطہ الہام[۴۲] اور یہ الہام انبیاء وغیر انبیاء سب کو ہوتا ہے اور یہ آیت اصل ہے اثبات علم لدنی[۴۳] میں اور اس علم لدنی کو علم حقیقت و علم باطن بھی کہتے ہیں گو ان واقعات جزئیہ مذکورہ فی القصہ کا علم اس نوع میں داخل نہیں لیکن خضر علیہ السلام کو علم لدنی بھی عطا کیا گیا ہے +

المتن قوله تعالى۔ قال له موسى هل اتبعك الخ لا يخفى على من له ادنى ذوق باساليب الكلام ما رعاه موسى عليه السلام في سوق كلامه على علو مقامه من غاية التواضع[۴۴] مع الخضر عليه السلام ونهاية الادب واللطف معه وقد عد الامام من ذلك انواعا كثيرة او الى اثنى عشر نوعا +

قوله تعالى۔ قال له موسى هل اتبعك الخ ترجمہ (موسیٰ نے ان سے فرمایا کیا میں آپکے ساتھ رہ سکتا ہوں اس شرط سے کہ جو علم مفید آپکو سکھلایا گیا ہے اوس میں سے آپ مجکو بھی سکھلا دیں) اسلوب کلام میں غور کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کلام میں خضر علیہ السلام کی ساتھ کس قدر تواضع[۴۴] و ادب اور لطف کی رعایت فرمائی ہے +

المتن قوله تعالى۔ فان اتبعتني فلا تسئلن عن شيء الخ قال العبد الضعيف دل[۴۵] على ان للشيخ الاشتراط مع المريد بما يرى انتهى القول

قوله تعالى۔ فان اتبعتني فلا تسئلن عن شيء الخ ترجمہ (اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کی نسبت کچھ پوچھنا نہیں جبتک کہ اوس کے متعلق میں خود ہی ابتداء ذکر نکر دوں) اس سے معلوم ہوا کہ شیخ کو مرید[۴۵] سے مناسب شرطیں لگانیکا حق ہے۔

المتن قوله تعالى خرقها قال اخرقتها الخ قال العبد الضعيف دل على صدور بعض الافعال[۴۶] التي ظاهرها تخالف الشرع عن الاكابر ولا تكون منكرة في الواقع ودل ايضا على درجة

قوله تعالى۔ خرقها قال اخرقتها الخ ترجمہ (اون بزرگ نے اس کشتی میں چھید کر دیا موسیٰ نے فرمایا کیا آپنے اس کشتی میں اس لیے چھید کیا ہوگا کہ اس کے بیٹھنے والوں کو غرق کر دیں) اس سے دوام ثابت ہوئے

الاولیاء المتصرفین فی التکوین ویسمون اقطاب التکوین واهل الخدمۃ انتہی القول

ایک یہ کہ بعضے ایسے افعال جنکا ظاہر خلاف شرع ہے اور واقع میں خلاف نہیں ہوتے اکابر سے صادر ہوسکتے ہیں دوسرا امر یہ کہ اولیاء میں ایسے ہی ہیں جو باذن حق تکوین میں تصرف کرتے ہیں (جو خواص باری تعالیٰ سے نہو) اور ایسے لوگوں کو قطب التکوین اور صاحب خدمت کہتے ہیں +

المتن قولہ تعالیٰ۔ استطعما اهلها الخ قال العبد الضعیف فیہ جواز السؤال وقت الضرورۃ التی لا تتاخر وقد باشرۃ قوم من اهل الطریق لضرورات الباطن غیر ضرورۃ الجوع انتہی القول

قولہ تعالیٰ۔ استطعما اهلها الخ ترجمہ (تو وہاں والوں سے کھانے کو مانگا) اس سے معلوم ہوا کہ فوری ضرورت کے لیے سوال کرنا جائز ہے اور بعض اہل طریق نے ضرورات باطن کے لیے نہ کہ ضرورت گرسنگی کے لیے اسکو کبھی کبھی اختیار کیا ہے

المتن۔ قولہ تعالیٰ۔ فاقامہ قال العبد الضعیف روی البخاری فی کتاب التفسیر عن سعید فمسحہ بیدہ وعلی هذا فیہ اثبات للکرامۃ للاولیاء اذا لم نقل بنبوۃ الخضر علیہ السلام انتہی القول

قولہ تعالیٰ۔ فاقامہ ترجمہ (تو ان بزرگ نے اسکو سیدھا کر دیا) بخاری کتاب التفسیر میں سعید سے روایت ہے کہ اس دیوار پر ہاتھ پھیر دیا اور وہ سیدھی ہوگئی پس اس تفسیر پر اسمیں کرامات اولیاء کا اثبات ہے جب خضر علیہ السلام کی نبوت کا قائل نہ ہوا جاوے

المتن قولہ تعالیٰ۔ لاتخذت علیہ اجرا قال العبد الضعیف دل علی عدم منافات کسب المعیشۃ ومباشرۃ اسبابها للکمال انتہی القول

قولہ تعالیٰ۔ لاتخذت علیہ اجرا ترجمہ (تو اسپر کچھ اجرۃ ہی لے لیتے) اس سے معلوم ہوا کہ اکتساب معیشت اور اس کے اسباب کا اختیار کرنا کمال کے منافی نہیں

المتن۔ قولہ تعالیٰ هذا فراق بینی وبینک قال العبد الضعیف هو اصل لامر المرید بالفراق اذا لم یتوقع مناسبۃ ووفاق وظهر کثیر خلاف وشقاق انتہی القول

قولہ تعالیٰ۔ قال هذا فراق بینی وبینک۔ ترجمہ (اون بزرگ نے کہا کہ یہ وقت ہماری اور آپکی علیحدگی کا ہے) یہ اصل ہے مرید کو جدا کر دینے کی جبکہ اوس سے مناسبت موافقت کی توقع نہ رہے اور بکثرت خلاف اور نزاع ظاہر ہونے لگے

المتن قولہ تعالیٰ وکان ابوهما صالحا قال العبد الضعیف فیہ رعایۃ لاولاد الصالحین وکانہ کالطبیعۃ للسالکین ونعمت الطبیعۃ انتہی القول

قولہ تعالیٰ۔ وکان ابوهما صالحا ترجمہ (اور ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا) اسمیں بزرگوں کی اولاد کی رعایت کی اصل ہے اور یہ امر اہل سلوک کیلئے مثل امر طبعی کے ہے۔

المتن۔ قولہ تعالیٰ۔ وما فعلتہ عن امری قال العبد الضعیف سقط بہ احتجاج من جوز للکمل مباشرۃ ما یخالف الشرع حقیقۃ

قولہ تعالیٰ۔ وما فعلتہ عن امری ترجمہ (اور کوئی کام میں نے اپنی رائے سے نہیں کیا) اس سے اون لوگوں کا احتجاج ساقط ہوگیا جو کاملین کیلئے

وجود الاولیاء المتصرفین
اولیاء متصرفین
جواز السؤال وقت الحاجۃ
جواز سوال وقت حاجت
اثبات الکرامۃ
اثبات کرامات
عدم منافات الکسب للکمال
کسب اور کمال میں منافات نہ ہونا
جواز مفارقۃ المرید عند ظہور الخلاف
عدم مناسبت کے وقت مرید کو جدا کرنا
رعایۃ اولاد الصالحین
بزرگوں کے ساتھ اولاد کی رعایت

وجه السقوط ظاهر فان ما فعله الخضر علیه السلام عین ما امر به من الله تعالیٰ وهو بین الشرع وهو ان کان نبیا فهو مستند الی الشرع الجزئی وان لم یکن نبیا فالی الشرع الکلی باستنباط دقیق من اصل غامض لم یطلع علیه موسی علیه السلام لعدم انکشاف مصالح الواقعات علیه فلم یتیسر له الاستنباط انتهی القول

امور خلاف شرع فی الواقع کا صدور جائز رکھتے ہیں وجہ سقوط ظاہر ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کے یہ سب افعال بالکل مامور بہ من اللہ تھے اور یہی مامور بہ شرع ہے اگر وہ نبی تھے تب تو یہ افعال شرع جزئی کی طرف مستند ہیں اور اگر نبی نہیں تھے تو شرع کلی کیطرف کسی اصل غامض سے استنباط کے ذریعہ سے جسپر موسیٰ علیہ السلام کو اسلئے اطلاع نہیں ہوئی کہ اون پر وہ مصالح خاصہ منکشف نہیں ہوئے اس لئے وہ استنباط نہ کرسکے۔

المتن قوله تعالیٰ - ذلک تاویل ما لم تستطع علیه صبرا قال لعبد الضعیف دل علی ان الاطلاع علی امثال هذه المغیبات وکشفها لیس من المقاصد فقد احتجب عنها موسی علیه السلام مع کونه اکمل من الخضر بیقین لکونه نبیا قطعیا من اولی العزم والشرع المستقل انتهی القول وفی الروح واستدل العلماء بما فی القصة جمیعا ذکره شراح الحدیث وغیرهم علی استحباب الرحلة للعلم وفضل طلبه واستحباب استعمال الادب مع العالم واحترام المشایخ وترک الاعتراض علیهم وتاویل ما لا یفهم ظاهره من افعالهم وحرکاتهم واقوالهم والوفاء بعهودهم والاعتناء بمخالفتهم وعلی جواز اتخاذ الخادم فی السفر (وتوالی من یستفید منه) وحمل الزاد فیه وانه لا ینافی التوکل ونسبته النسیان ونحوه من الامور المکروهة الی الشیطان مجازا وتادبا عن نسبتها الی الله تعالیٰ والاعتناء بالعالم الی من یرید الاخذ عنه فی عدم

قولہ تعالیٰ ذلک تاویل ما لم تستطع علیه صبرا (ترجمہ) یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جنپر آپ سے صبر نہ ہوسکا)

اس سے معلوم ہوا کہ ایسے مغیبات پر مطلع ہوجانا اور انکا منکشف ہوجانا مقاصد میں سے نہیں چنانچہ موسیٰ علیہ السلام باوجودیکہ خضر علیہ السلام سے بوجہ اس کے کہ قطعی نبی اور اولی العزم واہل شرع مستقل سے ہیں اکمل تھے پھر بھی ان واقعات سے محتجب رہے۔ اور روح المعانی میں ہے کہ علماء نے اس قصہ سے جیسا کہ شراح حدیث وغیرہ نے ذکر کیا ہے ان فوائد پر استدلال کیا ہے طلب علم کے لیے سفر کا مستحب ہونا اور علماء ومشائخ کے ساتھ ادب کا برتنا وکرنا اور ان پر اعتراض کا ترک کرنا اور ان کے افعال وحرکات واقوال میں سے جسکا ظاہر مفہوم نہو اوسکی تاویل کرلینا اور ان کے ساتھ جو عہد کیا ہے اوسکو وفا کرنا اور اگر اون کے خلاف کچھ ہوجائے تو اوسکی معذرت کرنا اور سفر میں خادم کو ہمراہ لینا اگرچہ وہ سفر کسی بزرگ ہی کی خدمت میں ہو اور سفر میں زاد راہ لیجانا اور اسکا منافی توکل نہونا اور نسیان۔ اور

۵۴ عدم کون الکشف من المقاصد — کشف کا مقاصد میں سے نہ ہونا
۵۵ تاویل فعل الشیخ — شیخ کے فعل کی تاویل کرنا
۵۶ الاعتناء بالعالم الی من یرید الاخذ عنه — عالم کے پاس سے جو شخص علم حاصل کرنا چاہے اوسکی رعایت کرنا
۵۷ جواز اتخاذ الخادم فی السفر — سفر میں خادم رکھنا
۵۸ الاعتناء بالعالم الی من یرید الاخذ عنه — عالم کے پاس سے جو شخص علم حاصل کرنا چاہے اوسکی رعایت کرنا

تعلیمه مسألا یحتمله طبعه وتقدیم المشیة فی الامر واشتراط المتبوع علی التابع وعلی ان النسیان غیر مواخذ به وان لثلاث اعتبارا فی التکرار ونحوه وعلی جواز رکوب السفینة وفیه الحکم بالظاهر حتی یتبین خلافه لانکار موسی علیه السلام وعلی جواز ان یطلب الانسان الطعام عند احتیاجه الیه وعلی ان صنع الجمیل لا یترک ولو مع اللئام وعلی جواز اخذ الاجر علی الاعمال وان المسکین لا یخرج عن المسکنة بملک آلة یکتسب بها او بشیء لا یکفیه وان الغصب حرام وانه یجوز دفن المال فی الارض الی غیر ذلک مما یظهر للمتتبع او للمتامل قال العبد الضعیف وفی سبب امر موسی علیه السلام بالذهاب الی الخضر علیه السلام کما جاء فی الحدیث دلالة علی ان الطریق الاکمل فی الاصلاح هو الفعل لا القول المحض انتهی القول +

دیگر امور مکروہہ کا شیطان کی طرف منسوب کرنا اور اور ان کی نسبت الی اللہ کرنے سے ادب کرنا اور عالم کا طالب علم سے ایسے فن کی تعلیم نہ کرنے میں عذر کر دینا جسکا وہ متحمل نہو سکے گا اور ہر امر میں مشیت حق کو مقدم رکھنا اور متبوع کو تابع سے کچھ شرطیں لگا لینا اور نسیان پر مواخذہ نہ ہونا اور تین کے عدد کا تکرار میں معتبر ہونا اور سواری کشتی کا جائز ہونا اور حکم ظاہر پر ہونا جب تک کہ اس کے خلاف معلوم نہو۔ چنانچہ موسی علیہ السلام نے اسی بنا پر انکار فرمایا اور احتیاج کے وقت سوال طعام کا جائز ہونا اور احسان کو ترک نہ کرنا اگرچہ نا اہلوں ہی کے ساتھ ہو (چنانچہ باوجود ان اہل قریہ کے طعام نہ دینے کے ان کی دیوار درست کر دی) اور اعمال دنیویہ پر اجرۃ لینا اور آلات اکتساب کے یا کسی ناکافی چیز کے مالک ہونے سے مسکنت کا باقی رہنا اور غضب کا حرام ہونا اور زمین میں مال کے دفن کرنے کا جائز ہونا اور بھی بہت فوائد ہیں جو تلاش یا غور سے معلوم ہو سکتے ہیں اھ اور بندہ ضعیف کہتا ہے کہ حدیث میں جو امر موسے علیہ السلام کے خضر علیہ السلام کی پاس جانے کے سبب کے بارہ میں آیا ہے اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ طریق اکمل اصلاح کا فعل ہے نہ کہ محض قول

المتن قوله تعالی - انا مکنا له فی الارض وآتیناه من کل شی سببا الایة قال العبد الضعیف فیه دلالة علی ان حصول المال حتی الخزائن وحصول الجاه حتی السلطنة لا ینافی الکمال انتهی القول -

قوله تعالی - انا مکنا له فی الارض وآتیناه من کل شی سببا ترجمہ (ہم نے آپ کو روئے زمین میں حکومت دی تھی اور ہم نے انکو ہر قسم کا سامان دیا تھا) اس سے معلوم ہوا کہ مال کا حاصل ہونا حتی کہ خزائن تک اور جاہ کا حاصل ہونا حتی کہ سلطنت تک کمال کے منافی نہیں۔

المتن قوله تعالی - الذین ضل سعیهم

قوله تعالی - الذین ضل سعیهم فی الحیوة

لا یلزم الاخذ علی النسیان — نسیان پر مواخذہ نہ ہونا

لا یزیله دفن المال فی الارض — زمین میں دفن مال کا مذموم نہ ہونا

الاصلاح الفعلی اکمل من القولی — اصلاح فعلی کا قولی سے اکمل ہونا

المال والجاه لا ینافیان الکمال — مال وجاہ کا منافی کمال نہ ہونا

فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا
اشارۃ الی المرائین علی ما فی اسرار القرآن ومنھم
الذین یجتمعون فی الخانقاہ لاجل نظر الخلق وصرف
وجوہ الناس الیھم واصطیاد اھل الدنیا
بشبایر وحیلھم وذکر من خسرانھم فی الدنیا
واقتضاحھم فیھا واظہار اللہ تعالی حقیقۃ حالھم
للناس وما خسرانھم فی الاخرۃ فالطرد عن
الحضرۃ والعذاب الالیم (وکن ایدل علی ذم
الریاء قولہ تعالی) ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا
اشرکا جلیا ولا اشراکا خفیا واقتصر ابن جبیر
علی تفسیر الشرک بالریاء وروی نحوہ عن الحسن
وصح فی الحدیث تسمیتہ بالشرک الاصغر ویوید
ارادۃ ذلک تقدیم الامر بالعمل الصالح علی ھذا النھی

الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا ترجمہ
(یہ وہ لوگ ہیں جنکی دنیا میں کری کرائی محنت سب گئی
گذری ہوئی اور وہ اس خیال میں ہیں کہ وہ اچھا کام
کر رہے ہیں) یہ مرائین کو بھی عام ہے جیسا کہ اسرار
القرآن میں ہے کہ بعضے ایسے لوگ ہیں جو خانقاہ
میں اس لئے بیٹھتے ہیں کہ خلق کی نظریں اونپر پڑیں
اور لوگ انکی طرف متوجہ ہوں اور اہل دنیا اون کے
دام فریب میں شکار ہوں۔ پس یہ لوگ دنیا میں تو اسطرح
خسران میں پڑتے ہیں کہ فضیحت ہوجاتے ہیں اور اللہ تعالی
ان کی حقیقت حال لوگوں پر ظاہر کردیتے ہیں اور آخرۃ
میں ان کا خسران اسطرح ہے کہ بارگاہ حق سے مطرود ہوتے
ہیں اور معذب ہوں گے اور اسیطرح ارشاد ولا یشرک
بعبادۃ ربہ احدا بھی ذم ریاء پر دال ہے کہ شرک عام ہے
جلی کو اور خفی کو ابن جبیر وحسن سے اس شرک کی تفسیر ریا سے منقول ہے اور حدیث میں ریا کو شرک اصغر فرمایا ہے
اور اسکی تائید اس سے ہوتی ہے کہ اس نہی کے قبل عمل صالح کا امر فرمایا ہے +

تمت سورۃ الکھف

وستلیھا سورۃ مریم علیھا السلام
انشاء اللہ تعالی

سورہ کہف تمام ہوئی

اور اس کے بعد انشاء اللہ تعالی
سورہ مریم آتی ہے

ملحق من رسالۃ التائید المذکورۃ فی آخر التمہید[1]

سورۃ الکھف

قولہ تعالی - وربطنا علی قلوبھم وھذا یکون

اضافہ از ترجمہ رسالہ تائید

مذکورہ آخر تمہید[2]
سورہ کہف

قولہ تعالی - وربطنا علی قلوبھم - یعنی اور ہمنے

[1] المذکور فی اول الجلد الاول ۱۲ منہ

[2] یعنی دیباچہ مذکورہ جلد اول ۱۲ منہ

حال کل مرید صادق الارادۃ یربط علی قلبہ وسرہ فلا یبالی بالبلاء ولا یتغیر بالمشاق و یکون اللہ کافلہ وکافیہ ویمر بہ فی اودیۃ حتی یصل اللہ ویستقر لدیہ ھکذا وعد اللہ تعالی للسالکین فی طریقہ لقولہ عزوجل والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

اون کے دلوں کو مضبوط کردیا۔ اور یہی حالت ہے مرید صادق الارادۃ کی کہ اوس کے قلب اور سر کو مضبوط کردیا جاتا ہے۔ پھر وہ بلاء کی پروا نہیں کرتا اور مصیبتوں سے متغیر نہیں ہوتا اور اللہ تعالی اوس کا خبرگیران اور کفایت کرنے والا ہوجاتا ہے اور سلوک کی وادیوں میں اوسکو گذارتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی تک پہونچ جاتا ہے اور اوس کے پاس اوسکو قرار ہوجاتا ہے ایسا ہی وعدہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے اپنے رستہ میں چلنے والوں سے بقولہ تعالی اور جو لوگ ہمارے لیئے کوشش کرینگے ہم اونکو اپنے رستے بتلادینگے ۔

قولہ تعالی۔ لو اطلعت علیھم لولیت منھم فرارا ولملئت منھم رعبا۔ ای مھما تقف علی ما علیھم من آثار ھیبۃ الحق ان اللہ تعالی صفۃ نظر او تجلیا مختلفا اذا نظر الی عبد من عبادہ بصفۃ الجلال والھیبۃ ھاب ذلک العبد وتاہ من راہ وکذا اذا نظر الی عبد بصفۃ اللطف والجمال صار ذلک العبد لطیفا جمیلا فی اعین الخلق من راہ تاہ والھا وان تجلی لہ بتلک الصفۃ افاد لہ لذۃ وسرور الجمالہ ولطفہ۔

قولہ تعالی۔ لو اطلعت علیھم الخ ای مخاطب اگر تو اونکو جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور رعب سے بھر جاوے یعنی اوسپر جو آثار ہیبت حق کے ہیں جب تو اوسپر واقف ہوا الخ اور اللہ تعالی کی صفت یعنے نظر اور تجلی مختلف ہے اور جب اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے کسی بندہ کی طرف صفت جلال و ہیبت سے نظر فرماتا ہے تو یہ بندہ بھی خوف زدہ ہوجاتا ہے اور جو شخص اسکو دیکھتا ہے وہ بھی شوریدہ عقل ہوجاتا ہے اور اسیطرح جب اپنے بندہ کی طرف صفت لطف و جمال سے نظر کرتا ہے تو یہ بندہ خلقت کی آنکھوں میں لطیف اور جمیل ہوجاتا ہے جو شخص اسکو دیکھتا ہے فریفتہ ہوکر شوریدہ عقل ہوجاتا ہے اور جب اللہ تعالی اس صفت سے اوسپر تجلی فرماتا ہے تو خود اوسکو جمال سے لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے ۔

قولہ تعالی واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ لا یریدون الا وجھی خاصۃ لا الدنیا ولا العقبی۔

قولہ تعالی۔ واصبر نفسک الخ یعنی اور اپنے نفس کو اون لوگوں کے ساتھ روک کر رکھیئے جو اپنے پروردگار کو صبح و شام پکارتے ہیں اوسکی ذات کا ارادہ رکھتے ہیں نہیں چاہتے ہیں مگر خاص میری ہی ذات کو یعنی نہ دنیا کو نہ عقبی کو

قولہ تعالی واذ قال موسی لفتاہ لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا فالآیۃ تقتضی ان یکون المرید فی ارادتہ ونیتہ

قولہ تعالی واذ قال موسی لفتاہ الخ یعنی اور جبکہ موسے علیہ السلام نے اپنے جوان سے فرمایا کہ میں جب تک دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہونچ لونگا

فی طلب الشیخ المرشد الی ذلک الشان حتی یجد المقصود۔

سفر سے نہ رکوں گا یا برسوں تک چلتا ہی رہوں گا آیت کا مقتضا یہ ہے کہ مرید کا ارادہ اور نیت شیخ کی طلب میں اس شان کا ہونا چاہیئے یہاں تک کہ مقصود پالے +

قولہ تعالیٰ فلما جاوزا قال لفتاہ اٰتنا غداءنا تدل علی ان المسافر المرید لو کان معہ معلوم من الزاد جاز

قولہ تعالیٰ۔ فلما جاوزا الخ یعنے پھر جب دونوں آگے بڑھے تو موسے علیہ السلام نے اپنے جوان سے فرمایا کہ ہمارا ناشتہ لاؤ یہ اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ مرید مسافر کے ساتھ اگر توشہ معہود ہو تو جائز ہے

قولہ تعالیٰ۔ حتی اذا اتیا اھل قریۃ استطعما اھلھا۔ دلت تلک الایۃ علی ان المتوکل وان کان بالغا فی توکلہ جاز لہ الاستطعام عن الناس ودل ذلک ایضا علی انہ یجوز للمرید المرید اخر وتلمیذ تلمیذ فانہ کان موسی مرید خضر ویوشع مرید موسی تلمیذہ +

قولہ تعالیٰ حتی اذا اتیا الخ یعنے یہاں تک کہ جب دونوں ایک بستی کے لوگوں کے پاس پہونچے تو اوس بستی کے لوگوں سے کھانا مانگا۔ یہ آیت اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ متوکل کو گو کہ اپنے توکل میں کمال کو پہونچا ہو لوگوں سے کھانا مانگنا جائز ہے اور یہ آیت اسپر بھی دلالت کرتا ہے کہ مرید کے لیے دوسرا مرید اور شاگرد ہونا جائز ہے کیونکہ موسی علیہ السلام حضرت خضر کے طالب تھے اور یوشع موسی علیہ السلام کے مرید اور شاگرد تھے

قولہ تعالیٰ۔ علمناہ من لدنا علما۔ ھو العلم بالاشیاء المغیبۃ التی لا تعرف بالعقل والشرع والحواس ربل بالالھام)

قولہ تعالیٰ۔ علمناہ من لدنا علما۔ یعنی ہمنے اونکو اپنے پاس سے علم دیا تھا۔ وہ ایسی پوشیدہ چیزوں کا علم ہے جو عقل اور شریعت اور حواس سے معلوم نہوسکیں و بلکہ الہام سے معلوم ہوں)

قولہ تعالیٰ۔ قال لہ موسی ھل اتبعک الایۃ تدل علی ان المرید لا یصاحب ویتبع الشیخ الا باذنہ وکذلک تدل علی ان الاعلی جاز ان یتلمذ لمن ھو ادنی منہ فی علم یوجد عندہ۔

قولہ تعالیٰ۔ قال لہ موسی ھل اتبعک الخ حضرت خضر سے حضرت موسے علیہ السلام نے کہا کہ کیا میں تمھارے ساتھ رہوں آیت اسپر دلالت کرتی ہے کہ مرید اپنے شیخ کی رفاقت اور معیت بدون اوس کے حکم کے نہ کرے اور اسیطرح اسپر دلالت کرتی ہے کہ افضل کو ایسے شخص کی شاگردی کرنا جو کم درجہ کا ہو کسی ایسے علم میں جو اُس کے پاس آجانا ہو

قولہ تعالیٰ۔ انک لن تستطیع معی صبرا دل علی انہ یجوز للشیخ ان یبعد المرید من صحبتہ

قولہ تعالیٰ۔ انک لن تستطیع معی صبرا یعنے حضرت خضر نے کہا کہ تم میری ساتھ ہرگز صبر نکرسکوگے

اسپر دلالت کرتا ہے کہ شیخ کو یہ جائز ہے کہ مرید کو اپنے پاس رہنے سے روک دے +

قولہ تعالیٰ - قال فان اتبعتنی فلا تسئلنی تدل علی انہ لا یعترض علی الشیخ -

قولہ تعالیٰ - قال فان اتبعتنی الخ یعنے کہا خضر نے سو اگر تم میرے ساتھ رہو تو مجھ سے سوال مت کرنا

اسپر دلالت کرتا ہے کہ شیخ پر اعتراض نہ کرنا چاہیئے +

قولہ تعالیٰ - قال لا تؤاخذنی الخ وقال ان سألتک الخ ان جمیع ذلک یدل علی ان مرید الشیخ یجب ان یکون حمولا متواضعا للشیخ وان کان الشیخ یوذیہ ویستخف بہ

قولہ تعالیٰ - قال لا تؤاخذنی الخ وقال ان سألتک الخ یعنے موسے علیہ السلام نے کہا کہ مجھسے مواخذہ نہ کیجئے الخ اور کہا کہ اگر پوچھوں میں الخ یہ سب اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ شیخ کے مرید کو واجب ہے کہ متحمل ہو شیخ کے روبرو پست رہے گو شیخ اوسکو تکلیف دے اور اوسکی تحقیر کرے +

قولہ تعالیٰ - سأنبئک بتاویل مالم تستطع علیہ صبرا دلت الایۃ بفحواھا علی انہ لا ینبغی للشیخ ان یعمل عملا بحضرۃ المرید ظاھرہ منکر کیلا یقع فی الانکار فی الباطن ولو اتفق لہ مثل ذلک یجب علیہ ان یزیل انکارھم ببیان ما عمل وتاویل ما صدر منہ ودلت الایۃ ایضا علی ان الشیخ اذا ضجر عن المرید واراد ان یفارقہ لا ینبغی ان یفارقہ بلا عذر ظاھر +

قولہ تعالیٰ - سأنبئک بتاویل الخ یعنی ابھی تم کو اوس کا مطلب بتادوں گا جسپر تم صبر نہیں کرسکے مضمون آیت اسپر دلالت کرتا ہے کہ شیخ کو مرید کے سامنے ایسا کوئی کام کرنا مناسب نہیں جس کا ظاہر بُرا ہو تاکہ وہ باطن میں مبتلائے انکار نہ ہوجاوے اور اگر اوسکو ایسا اتفاق ہو تو اوسپر واجب ہے کہ اپنے عمل کی حقیقت بیان کرکے اور اپنے اوس فعل کی تاویل کرکے اوس کے انکار کو زائل کردے اور آیت اسپر بھی دلالت کرتی ہے کہ شیخ مرید سے جب تنگ ہوجاوے اور اسکو چھوڑ دینے کا ارادہ کرے تو اوسکو مناسب نہیں کہ مرید سے بدون ظاہری عذر کے مفارقت کرے -

انتہت الملحقۃ

سورۃ مریم علیہا السلام

المتن - قولہ تعا - اذ نادی ربہ نداء خفیا قال العبد الضعیف فیہ فضل الذکر الخفی

اضافہ تمام ہوا

سورۂ مریم

قولہ تعالیٰ - اذ نادی ربہ نداء خفیا ترجمہ جبکہ انہوں نے اپنے پروردگار کو پوشیدہ طور پر پکارا

ف۶۸ شیخ کو جائز ہے کہ مرید کو اپنے پاس رہنے سے روک دے

ف۶۹ اعتراض نہ کرنا شیخ پر

ف۷۰ شیخ کی ایذا کا برداشت کرنا

ف۷۱ شیخ کو مرید کے سامنے ایسا کام نہ کرنا چاہیئے جسکا ظاہر بُرا ہو

ف۷۲ شیخ مرید سے تنگ ہوجاوے تو اوسکو چھوڑ دینا مناسب ہے

ف۷۳ ذکر خفی افضل ہے

فی نفسه وان رجح الجهر لعارض انتهی القول

اسمیں ذکر خفی کا فی نفسہ افضل ہونا معلوم ہوتا ہے گو کسی عارض سے جہر کو ترجیح ہو جاوے

المتن - قوله تعالیٰ - قال رب انی وهن العظم منی قال العبد الضعیف فیه الالحاح فی الدعاء انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ - قال رب انی وهن العظم منی ترجمہ (عرض کیا اے میرے پروردگار میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں) اسمیں الحاح فی الدعا کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

المتن - وانی خفت الموالی من ورائی الخ قال العبد الضعیف فیه مسئلتان الاولی ان طلب الولد لاینافی الزهد والثانیة ان سوال المسبب من الاسباب البعیدة لاینافی الادب انتهی القول

قولہ تعالیٰ - وانی خفت الموالی من ورائی الخ ترجمہ (اور میں اپنے بعد رشتہ داروں سے اندیشہ رکھتا ہوں) اسمیں دو مسئلے ہیں ایک یہ کہ اولاد کا طلب کرنا زہد کے منافی نہیں دوسرے یہ کہ کسی ایسی چیز کا مانگنا جو اسباب بعیدہ سے مسبب ہو ادب کے منافی نہیں۔

المتن - قوله تعالیٰ - واتیناه الحکم صبیا قال العبد الضعیف فیه اصل ما اشتهر علی السنة القوم ان فلانا من الاولیاء من بطن الامر انتهی القول

قولہ تعالیٰ - واتیناه الحکم صبیا (ترجمہ اور ہم نے اون کو لڑکپن ہی میں سمجھ عطا فرمائی تھی) اسمیں اوس قول کی اصل ہے جو اکثر لوگوں کی زبان پر جاری ہوتا ہے کہ فلاں شخص مادر زاد ولی ہے

المتن - قوله تعالیٰ - فتمثل لها بشرا سویا - قال العبد الضعیف فیه مسئلة التمثل انتهی القول +

قولہ تعالیٰ - فتمثل لها بشرا سویا (ترجمہ اور وہ ان کے سامنے ایک پورا آدمی بنکر ظاہر ہوا) اسمیں تمثل کا مسئلہ مذکور ہے +

المتن - قوله تعالیٰ قالت یلیتنی مت قبل هذا اقال العبد الضعیف فیه جواز تمنی الموت لداع دینی فانها تمنت الموت خوفا من لائمتهم وحذرا من وقوعهم فی المعصیة بما یتکلمون فیها انتهی القول

قولہ تعالیٰ - قالت یلیتنی مت قبل هذا (ترجمہ - کہنے لگیں کاش میں اس سے پہلے ہی مرگئی ہوتی) اسمیں دلیل ہے اسپر کہ موت کی تمنا کسی باعث دینی سے جائز ہے کیونکہ مریم علیہا السلام نے موت کی تمنا اون لوگوں کی ملامت کے سبب اور اسی ملامت کی وجہ سے اون لوگوں کی معصیت میں واقع ہونیکے سبب سے کی +

المتن قوله تعالیٰ - وهزی الیک الخ وفی امرها بالهز اشارة الی ان السعی

قولہ تعالیٰ - وهزی الیک الخ (ترجمہ اور اس کھجور کے تنہ کو اپنی طرف کو ہلاؤ) مریم علیہا السلام کو

فی تحصیل الرزق فی الجملة مطلوب وهو لاینافی التوکل۔

جو شاخ ہلانے کا حکم فرمایا اس میں اشارہ اسطرف ہے کہ تحصیل رزق میں فی الجملہ سعی کرنا مطلوب ہے اور وہ توکل کے منافی نہیں

فی الجملہ رزق کی سعی کا توکل کے منافی نہ ہونا

الحاشیة قوله تعالی۔ ذکر رحمة ربك الخ وقوله تعالی واذکر فی الکتاب مریم الخ والاشارة فی القصتین اجمالا الی ان الله تعالی یهب بسوال وغیر سوال (ویوخذ منه ان معاملات الله تعالی مختلفة مع کل احد جامع) وفی نذر الصوم والمراد به الصمت اشارة الی ترك الانتصار للنفس فکانه قیل لها علیها السلام اسکتی ولاتنتصری فان فی کلامك وانتصارك لنفسك مشقة علیك وفی سکوتك اظهار ما لنا فیك من القدرة فلزمت الصمت فلما علم الله سبحانه صدق انقطاعها الیه انطق جل وعلا عیسی علیه السلام ببراءتها وذکرانه علیه السلام طوی کل وصف جمیل فی مطاوی قوله انی عبد الله وذلك لما قالوا من انه لایدعی احد بعبد الله الا اذا صار مظهرا لجمیع الصفات الالهیة المشار الیها الاسم الجلیل

قولہ تعالیٰ۔ ذکر رحمۃ ربک (ترجمہ یہ تذکرہ ہے آپ کے پروردگار کی مہربانی فرمانے کا)

وقولہ تعالیٰ واذکر فی الکتاب مریم (ترجمہ اور اس کتاب میں مریم کا بھی ذکر کیجئے) مجموعہ قصتین سے معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ سوال سے بھی دیتے ہیں۔ جیسے زکریا علیہ السلام کو دیا اور بلا سوال بھی دیتے ہیں جیسا حضرت مریم علیہا السلام کو دیا اور اس سے یہ ماخوذ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہر شخص کیساتھ جدا جدا ہے۔

کون معاملات اللہ تعالیٰ کا ہر شخص کے ساتھ علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے۔

المتن۔ قوله تعالی اذ قال لابیه یا ابت الخ ولقد سلك علیه السلام فی دعوته احسن منهاج بحسن ادب وخلق لایرکب متن المکابرة والفساد حیث طلب منه علة عبادته لما یستحق به عقل کل عاقل وتنبه علی ان العاقل یجب ان یفعل کل ما یفعل لداعیة صحیحة وغرض صحیح

قولہ تعالیٰ۔ اذ قال لابیہ یا ابت الخ (ترجمہ جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے طریق دعوت میں حسن ادب وخلق اختیار کیا تاکہ مخاطب مکابرہ اور فساد پر آمادہ نہ ہو جاوے۔

حسن الادب والخلق

الحاشیة قوله تعالی یا ابت انی اخاف ان یمسك عذاب من الرحمن۔ فیه ان الرحیمیة لاتنافی العذاب بل الرحیمیة علی ما علیه الصوفیة فقد قال المحقق القونوی فی تفسیر الفاتحة الرحیم لاهل الیمین الجمال والرحمن الجامع بین اللطف والقهر لاهل الجلال

قولہ تعالیٰ۔ قال سلام علیك (ترجمہ ابراہیم نے کہا میرا سلام لو) اس میں مقابلہ ہے برائی کا بھلائی سے

مقابلۃ السیئۃ بالحسنۃ

المتن قوله تعالی قال سلام علیك فیه مقابلة السیئة بالحسنة فان ترك الاساءة

للمسئی احسان

المتن۔ قوله تعالیٰ۔ سأستغفر لك ربی قال العبد الضعیف فیه الدعاء بالهدایة للکافر انتهی القول

قولہ تعالیٰ سأستغفر لك ربی (ترجمہ اب میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت کی درخواست کرونگا) اسمیں دعا ہے ہدایت کی کافر کے لیئے

المتن۔ قوله تعالیٰ۔ واعتزلکم الخ فیه الاعتزال عن المعاند اذا وقع الیاس انتهی القول

قولہ تعالیٰ۔ واعتزلکم (ترجمہ اور میں تم لوگوں سے اور جنکو تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو ان سے کنارہ کرتا ہوں) اسمیں معاند سے کیسو ہو جانا ہے

مایوسی کے وقت

المتن قوله تعالیٰ۔ ممن هدینا واجتبینا قال العبد الضعیف فیه ذکر الطریق الموصل السلوك المعبر عنه بالهدایة والجذب المعبر عنه بالاجتباء انتهی القول ✤

قولہ تعالیٰ۔ ممن هدینا واجتبینا (ترجمہ اور ان لوگوں میں سے جنکو ہم نے ہدایت فرمائی اور ان کو مقبول بنایا) اسمیں وصول الی اللہ کے دونوں طریق کا ذکر ہے سلوک کا بھی جنکو ہدایت کہتے ہیں اور جذب کا بھی جنکو اجتباء کہتے ہیں ✤

المتن۔ قوله تعالیٰ۔ اذا تتلی علیهم الخ الآیة استدل بالآیة علی استحباب البکاء عند تلاوة القرآن ✤

قولہ تعالیٰ۔ اذا تتلی علیهم الخ (ترجمہ جب ان کے سامنے قرآن کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے گر جاتے تھے) آیت سے استدلال ہوتا ہے کہ تلاوت قرآن کے وقت رونا مستحب ہے

المتن۔ قوله تعالیٰ۔ واصطبر لعبادته وتعدیة الاصطبار باللام مع ان المعروف تعدیته بعلی کما فی قوله تعالیٰ واصطبر علیها لتضمنه معنی الثبات للعبادة فیما تتوارد علیه من الشدائد والمشاق کقولك للمبارز اصطبر لقرنك ای اثبت له فیما یورد علیك من شدائده وفیه اشارة الی ما لابد من المجاهدة وان المستقیم من ثبت لذلك ولم یتزلزل وشمة من معنی رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر قال العبد الضعیف وایما فیه اشارة الی ان المشاق کالقبض ونحوه کانها من لوازم الطریق انتهی القول

قولہ تعالیٰ۔ واصطبر لعبادته (ترجمہ اور اوسکی عبادت پر قایم رہ) اسمیں اشارہ ہے مجاہدات طریق کیطرف اور تعلیم ہے انپر صبر و ثبات کی اور یہی حاصل ہے رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر کا اور ان مجاہدات میں قبض بھی آگیا اوسپر بھی صبر چاہیئے ✤

---

۸۴ الدعاء للکافر بالهدایة — کافر کے لیے ہدایت کی دعا کرنا

۸۵ الاعتزال عن المعاند وقت الیاس — معاند سے مایوسی کے وقت علیحدگی

۸۶ السلوك والجذب — سلوک و جذب

۸۷ البکاء عند تلاوة القرآن — تلاوت کے وقت رونا

۸۸ مشاق السلوك مثل القبض ونحوه من لوازم الطریق — سلوک کی مشاق جیسے قبض وغیرہ کا لوازم طریق سے ہونا

قولہ تعالیٰ - قل من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمن مدا وجوز ان یکون ذلک للاستدراج کما ینطق بہ قولہ تعالیٰ انما نملی لہم لیزدادوا اثما وحاصل المعنی من کان فی الضلالۃ فعادۃ اللہ تعالیٰ ان یملی لہ لیستدرجہ لیزداد اثما قال العبد الضعیف ودخل فی عمومہ بقاء احوال اہل الطریق الباطل فلا یغتر بہذہ الاحوال انتہی القول +

قولہ تعالیٰ - قل من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ (ترجمہ آپ فرما دیجئے جو لوگ گمراہی میں ہیں اللہ تعالیٰ اُنکو ڈھیل دیتا چلا جا رہا ہے) اس کے عموم میں اہل باطل کے احوال کا بقا بھی داخل ہے پس احوال پر مغرور ہونا چاہیئے +

احوال کا اہل باطل میں بھی عام ہونا

قولہ تعالیٰ - ویزید اللہ الذین اہتدوا ہدی قال العبد الضعیف لما لم یضرب لہذہ الزیادۃ امدا دل علی ان الترقی لا یقف عند حد کما قیل ؎

اے برادر بے نہایت درگہیست + ہر چہ بروے میری بروے مایست + انتہی القول

قولہ تعالیٰ - ویزید اللہ الذین اہتدوا ہدی (ترجمہ اور اللہ تعالیٰ ہدایت والوں کو ہدایت بڑھاتا ہے) اسمیں کوئی حد مقرر نہ ہونے سے مفہوم ہوا کہ ترقی کی کوئی حد نہیں +

کون الترقی لا حد لہ

ترقی کی کوئی حد نہ ہونا

قولہ تعالیٰ - ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لہم الرحمن ودا - ای مودۃ فی القلوب لایمانہم وعملہم الصالح والمشہور ان ذلک الجعل فی الدنیا (لحدیث فیوضع لہ القبول فی الارض) قال العبد الضعیف فہو من علامات الولایۃ ومن دلائل کون الرجل اہلا للمشیخۃ انتہی القول +

قولہ تعالیٰ - ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لہم الرحمن ودا (ترجمہ بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے اللہ تعالیٰ انکے لئے محبت پیدا کر دے گا) مودۃ قلوب میں بسبب اون کے ایمان کے لایانہم اور یہ جعل دنیا ہی میں ہے بدلیل حدیث فیوضع لہ القبول فی الارض پس یہ علامات ولایت و دلائل اہلیت مشیخت سے ہے اور مراد ان قلوب سے وہ قلوب ہیں جنہیں حق تعالیٰ کی محبت ہو پس یہ اشکال نہ رہا کہ بہت سے مومنین وصلحا بعض لوگوں کے قلوب میں مبغوض ہوتے ہیں کیونکہ ایسے لوگ بد باطن ہوتے ہیں اور اسی سے معلوم ہوا کہ صلحاء کا نفع علامت ہے خبث باطن کی (اور اقرب یہ ہے کہ مراد وہ قلوب ہوں جنکا نہ کوئی نفع ان صلحاء سے وابستہ ہے نہ کوئی ضرر)

کون القبول العام من علامات الولایۃ

بعض لوگوں کے قلوب کا علانیت ولایت سے ہونا

المتن والحاشیۃ ومن باب الاشارۃ فی الآیات قولہ تعالیٰ انہ کان صدیقا نبیا ومقام الصدیقیۃ قبل تحت مقام النبوۃ لیس بینہما مقام وعن الشیخ الاکبر قدس سرہ اثبات مقام بینہما وذکر انہ حصل لابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ اذ قال لابیہ یا ابت لم تعبد الخ فیہ من لطف الدعوۃ الی اتباع الحق والارشاد الیہ ما لا یخفی وہذا مطلوب فی الامر بالمعروف

ے یہاں سے حاشیہ ہے اسکی عبارت یہ ہے کہ فیہ کلام

والنہی عن المنکر لاسیما اذا کان مع الاقارب ونحوھم قال سلام علیک ھذا سلام الاعراض عن الاغیار وتلطف الابرار مع الجہال واعتزلکم وما تدعون من دون اللہ ای اھاجر عنکم بدینی ویفھم منہ استحباب ھجر الاشرار وقد تظافرت الادلۃ السمعیۃ والتجربۃ علی ان مصاحبتھم تورث القسوۃ وتثبط عن الخیر وادعو ربی عسی ان لا اکون بدعاء ربی شقیا فیہ من الدلالۃ علی مزید ادبہ علیہ السلام مع ربہ عزوجل ما فیہ ومقام الخلۃ یقتضی ذلک فان من الادب لہ لا یصلح ان یتخذ خلیلا فلما اعتزلھم وما یعبدون من دون اللہ وھبنا لہ اسحق ویعقوب کان ذلک کان عوضا عمن اعتزل من ابیہ وقومہ لئلا یضیق صدرہ وناديناہ من جانب الطور الایمن وقربناہ نجیا قالوا النداء بدایۃ والنجوی نہایۃ والنداء مقام الشوق والنجوی مقام کشف السر ووھبنا لہ من رحمتنا اخاہ ھرون نبیا قیل علم اللہ تعالی ثقل الاسرار علی موسی علیہ السلام فاختار لہ اخاہ ھرون مستودعا لھا فھارون علیہ السلام مستودع سر موسی علیہ السلام اذا تتلی علیھم ایات الرحمن خروا سجدا مما کشف لھم من ایاتہ تعالی وقد ذکر ان القرآن اعظم تجلی للہ عزوجل وبکیا من مزید فرحھم بما وجدوہ او من خوف عدم استمرار ما حصل لھم من التجلی ؎

ونبکی ان نأوا شوقا الیھم ونبکی ان دنوا خوف الفراق۔

ولھم رزقھم قیل الرزق ھھنا مشاھدۃ الحق سبحانہ ورویتہ عزوجل وھذا مخصوص باھل الجنۃ وان منکم الا واردھا وذلک لتظھر عظمۃ قھرہ واثار سطوتہ لجمیع خلقہ قل من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمن مدا والاشارۃ فیہ ان کل ما یشغل عن اللہ تعالی والتوجہ الیہ فھو شر لصاحبہ ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمن ودا فی القلوب المفطورۃ علی حب اللہ تعالی وذلک اثر محبتہ سبحانہ لھم ولا یشکل علی ھذا ان نری کثیرا من الذین امنوا وعملوا الصلحت ممقوتین لان الذین یمقتونھم قد فطرت قلوبھم علی الشر وان لم یشعروا بذلک ومن ھھنا یعلم ان بغض الصالحین علامۃ خبث الباطن وقیل معنی سیجعل لھم الرحمن ودا سیجعل لھم لذۃ وحلاوۃ فی الطاعۃ

تمت سورۃ مریم وسیتلوھا سورۃ طٰہٰ	سورۂ مریم تمام ہوئی اور اسکے بعد انشاء اللہ سورۂ طٰہٰ آتی ہے

ملحقہ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی اخر التمہید

سورۃ مریم

قولہ تعالیٰ۔ وھزی الیک بجذع النخلۃ الخ
قیل ھذہ کرامۃ مریم علیہا السلام

انتہت الملحقۃ

سورۃ طٰہٰ

المتن قولہ تعالیٰ۔ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ مسوق لتسلیتہ صلی اللہ علیہ وسلم عما کان یعتریہ من جھۃ المشرکین من التعب ای ما انزلناہ علیک لتتعب بالمبالغۃ فی فرط التاسف علی کفرھم والتحسر علی ان لم یؤمنوا بہ بل للتبلیغ وقد فعلت او لصرفہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عما کان علیہ من المبالغۃ فی المجاھدۃ فی العبادۃ کما اخرج ابن مردویہ عن علیؓ لما نزل یا یھا المزمل قام اللیل کلہ حتی تورمت قدماہ فجعل یرفع رجلا ویضع رجلا فھبط علیہ جبریل علیہ السلام فقال طٰہٰ ای ما انزلناہ علیک لتتعب بلیھک نفسک وحملھا علی الریاضات الشاقۃ والشدائد الفادحۃ وما بعثت الا بالحنیفیۃ

اضافہ از ترجمہ رسالہ تائید

مذکورہ آخر تمہید

سورۂ مریم

قولہ تعالیٰ۔ وھزی الیک بجذع النخلۃ الخ
بعضوں نے کہا ہے کہ یہ مریم علیہا السلام کی کرامت ہے

اضافہ تمام ہوا

سورۂ طٰہٰ

قولہ تعالیٰ۔ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ
(ترجمہ ہم نے آپ پر قرآن اس لیے نہیں اتارا کہ آپ تکلیف اٹھائیں) اسکی دو تفسیریں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ ہم نے آپ پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ کفار کے ایمان نہ لانے سے تاسف اور تحسر کر کے تعب میں پڑیں بلکہ تبلیغ کے لیے نازل کیا ہے سو وہ آپ کر چکے۔ دوسری یہ کہ مجاہدہ شاقہ کے تعب میں نہ پڑیں کیونکہ آپکو شریعت حنیفیہ سمحہ سہلہ دی گئی ہے۔ پس تفسیر اول پر آیت اصل ہے اہل قلوب پر نزول سکینہ کی اور تفسیر ثانی پر تعدیل مجاہدہ کی۔

۹۲ موقف کرامات ثبوت کرامات کا
۹۳ نزول سکینہ اہل قلوب پر
۹۴ تعدیل مجاہدہ

الصحة قال العبد الضعيف فالآية على الاول اصل لنزول السكينة على اهل القلوب وعلى الثاني لتعديل المجاهدة انتهى القول

قوله تعالى - اذ رأى نارا قال العبد الضعيف فيه مسئلة التمثيل حيث تمثل النور القديم بصورة النار الحادثة انتهى القول

قوله تعالى - فقال لاهله امكثوا انى آنست نارا فيه جواز عدم ادراك صاحب الكشف حقيقة ما كشف له انتهى القول -

قوله تعالى - اذ رای نارا (ترجمہ جبکہ انہوں نے ایک آگ دیکھی) اسمیں مسئلہ تمثیل مذکور ہے چنانچہ موسے علیہ السلام کے سامنے نور قدیم نار حادث کیصورت میں متمثل ہوا

قوله تعالى - فقال لاهله امكثوا انى آنست نارا (ترجمہ سو اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم ٹھیرے رہو میں نے ایک آگ دیکھی ہے) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر ممکن ہے کہ صاحب کشف کو اپنے کشف کی حقیقت معلوم نہو۔ چنانچہ موسے علیہ السلام اوسکو یہی متعارف آگ سمجھے۔

قوله تعالى - فاخلع نعليك انك بالواد المقدس - قال العبد الضعيف فيه ادب المشاهد المقدسة انتهى القول

قوله تعالى - فاخلع نعليك انك بالواد المقدس الخ (ترجمہ بس تم اپنی جوتیاں اتار ڈالو تم ایک پاک میدان یعنی طوی میں ہو) اس سے مقامات مقدسہ کا ادب ثابت ہوتا ہے

قوله تعالى - واقم الصلوة لذكرى قال العبد الضعيف فيه اثبات اسرار باطنة في الاعمال الظاهرة على بعض التفاسير انتهى القول

قوله تعالى - واقم الصلوة لذكرى (ترجمہ اور میری ہی یاد کے لیے نماز پڑھا کرو) اس اثبات ہے اسرار باطنہ کا اعمال ظاہرہ میں بعض تفاسیر پر

قوله تعالى - فلا يصدنك عنها الى قوله فترضى قال العبد الضعيف فيه عدم سقوط التكاليف عن المنتهى الكامل وابطال الاباحة انتهى القول

قوله تعالى - فلا يصدنك عنها الى قوله فتردى (ترجمہ سو تمکو قیامت سے ایسا شخص باز نرکھنے پاوے جو اسپر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشوں پر چلتا ہے کہیں تم تباہ نہ ہو جاؤ)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ منتہی کامل سے بھی تکالیف شرعیہ ساقط نہیں ہوتیں اور اس سے اباحت کا ابطال ہوتا ہے۔

قوله تعالى - اتوكؤا عليها الخ قال العبد الضعيف فيه تثبيت الكملة بالاسباب انتهى القول +

قوله تعالى - اتوكؤا عليها الخ (ترجمہ میں اسپر سہارا لگاتا ہوں) اس سے کاملین کا اسباب کے ساتھ تمسک کرنا ثابت ہوتا ہے +

المتن - قوله تعالى - فاذا هي حية تسعى

قوله تعالى - فاذا هي حية تسعى (ترجمہ یکایک وہ

قال العبد الضعیف فیہ اثبات الخوارق انتھی القول۔

ایک دوڑتا ہوا سانپ بن گیا) اِس میں اثبات ہے خوارق کا۔

قولہ تعالیٰ۔ قال خذھا ولا تخف قال العبد الضعیف فیہ بقاء الطبائع فی الکاملین حیث خاف علیہ السلام خوفا طبعیا وفیہ الامر ببعد یل الطبعیات بالعقلیات انتھی القول

قولہ تعالیٰ۔ قال خذھا ولا تخف (ترجمہ ارشاد ہوا کہ اسکو پکڑ لو اور ڈرو نہیں) اسمیں دلالت ہے اسپر کہ امور طبعیہ کاملین میں بھی رہتے ہیں چنانچہ موسے علیہ السلام کو طبعی خوف پیدا ہوا اور نیز اسمیں امر ہے عقلیات سے طبعیات کی تعدیل کرنے کا۔

قولہ تعالیٰ۔ رب اشرح لی صدری قال العبد الضعیف فیہ عدم تنافی الدعاء وکمال التوکل انتھی القول

قولہ تعالیٰ۔ رب اشرح لی صدری (ترجمہ اسمیں دلالت ہے کہ دعا اور کمال توکل میں تنافی نہیں ✣

قولہ تعالیٰ۔ واجعل لی وزیرا۔ قال العبد الضعیف فیہ ما فی قولہ تعالیٰ اتوکوا علیھا انتھی القول

قولہ تعالیٰ۔ واجعل لی وزیرا۔ (ترجمہ اور میرے واسطے میرے کنبہ میں سے ایک معاون مقرر کر دیجئے) اِس سے وہی مسئلہ ثابت ہے جو اتوکوا سے ثابت ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ کے نسبحک کثیرا الخ قال العبد الضعیف فیہ ان فضل الاکابر بالاسباب ھو الدین والاستعانۃ فیہ انتھی القول

قولہ تعالیٰ۔ کے نسبحک کثیرا۔ (ترجمہ تاکہ ہم دونوں آپ کی خوب کثرت سے پاکی بیان کریں) اِس میں دلالت ہے اسپر کہ اکابر کا قصد اسباب سے دین اور استعانت فی الدین ہی ہوتا ہے

قولہ تعالیٰ۔ اذ اوحینا الی امک قال العبد الضعیف فیہ اثبات الالھام لغیر الانبیاء علی المشھور انتھی القول

قولہ تعالیٰ۔ اذ اوحینا الی امک (ترجمہ جبکہ ہمنے تمھاری ماں کو وہ بات الہام سے بتلائی) اسمیں غیر انبیاء کیلئے الہام کا اثبات ہے مشہور قول پر

قولہ تعالیٰ۔ وقتلت نفسا فنجینک من الغم قال العبد الضعیف فیہ ان زلۃ الاکابر لما لم یکن عن نفس لا یوجب الطرد ومع ھذا یرکبھم الندم انتھی القول

قولہ تعالیٰ۔ وقتلت نفسا فنجینک من الغم (ترجمہ۔ اور تم نے ایک شخص کو جان سے مار ڈالا۔ پھر ہمنے تمکو اوس غم سے نجات دی) اسمیں دلالت ہے اسپر کہ اکابر کی لغزش چونکہ نفس سے نہیں ہوتی لہذا موجب طرد نہیں مگر باوجود اِس کے اونپر ندامت غالب ہوتی ہے۔

اثبات الخوارق ۱۰۱
بقاء الطبعیات فی الکاملین ۱۰۲
تعدیل طبعیات بعقلیات ۱۰۳
عدم تنافی الدعا وکمال التوکل ۱۰۴
قصد الاکابر بالاسباب ۱۰۵
الالھام لغیر الانبیاء ۱۰۶
عدم اخراج زلۃ الاکابر ۱۰۷

قولہ تعالیٰ - والقیت علیک محبۃ منی قال العبد الضعیف فیہ مسئلۃ[۱۰۸] المظہریۃ بصفات الحق انتہی القول ۔

المتن - قولہ تعالیٰ - وقتلت نفسا قال العبد الضعیف فیہ صدور[۱۰۹] الزلۃ من الکاملین وان لہا شانا اخر انتہی القول

قولہ تعالیٰ - اذہب انت واخوک بایاتی ولا تنیا فی ذکری قال العبد الضعیف فیہ اصل[۱۱۰] ما قالوا ان من شرائط البرکۃ فی التعلیم اشتغال المعلم نفسہ بالذکر انتہی القول -

قولہ تعالیٰ - فقولا لہ قولا لینا قال العبد الضعیف فیہ اصل[۱۱۱] للرفق فی الارشاد وفیہ تنزیل[۱۱۲] الناس منازلہم وہذا کلہ من اخلاق اہل الطریق انتہی القول -

قولہ تعالیٰ - قالا ربنا انا نخاف الخ قولہ قال لا تخافا قال العبد الضعیف فیہ ما قدمر فی قولہ تعالیٰ قال خذہا ولا تخف انتہی القول

قولہ تعالیٰ - والقیت علیک محبۃ منی (ترجمہ اور میں نے تمہارے اوپر اپنی طرف سے ایک اثر محبت ڈالدیا) اسمیں مسئلہ[۱۰۸] ہے مظہریت صفات حق کا ۔

قولہ تعالیٰ - وقتلت نفسا (ترجمہ اور تم نے ایک شخص کو جان سے مار ڈالا) اسمیں دلالت[۱۰۹] ہے کاملین سے لغزش صادر ہونے پر اور اسپر بھی کہ اسکی ایک نئی شان ہوتی ہے

قولہ تعالیٰ - اذہب انت واخوک بایاتی ولا تنیا فی ذکری (ترجمہ تم اور تمہارے بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یادگاری میں سستی مت کرنا) اسمیں اصل[۱۱۰] ہے اس قول کی کہ برکت فی التعلیم کے شرائط میں سے ہے کہ معلم خود بھی ذکر میں مشغول ہو

قولہ تعالیٰ - فقولا لہ قولا لینا (ترجمہ پھر اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا) اسمیں اصل[۱۱۱] ہے ارشاد میں نرمی کرنیکی اور اسمیں[۱۱۲] دلالت ہے اسپر کہ ہر شخص سے اوس کے رتبہ کے موافق پیش آوے اور یہ سب اہل طریق کے اخلاق میں سے ہے ۔

قولہ تعالیٰ - قالا ربنا انا نخاف الخ قولہ تعالیٰ قال لا تخافا - (ترجمہ دونوں نے عرض کیا کہ اے پروردگار ہم کو یہ اندیشہ ہے کہ وہ ہم پر زیادتی نہ کر بیٹھے یا یہ کہ زیادہ شرارت نہ کرنے لگے ارشاد ہوا کہ تم اندیشہ نکرو) اسمیں وہی مسئلہ ہے جو قال خذہا ولا تخف میں گذر چکا ہے ۔

المتن قولہ تعالیٰ قال لا تخافا انني معکما قال العبد الضعیف ان کان قولہ اسمع واری تفسیرا لقولہ انني معکما دل علی القرب[۱۱۳] الصفاتی وان کان مستقلا دل قولہ انني معکما علی القرب الذاتی[۱۱۴] انتہی القول

قولہ تعالیٰ - لا تخافا انني معکما اسمع واری (ترجمہ ارشاد ہوا کہ تم اندیشہ نکرو میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سب سنتا دیکھتا ہوں) اگر جملہ[۱۱۳] اسمع واری انني معکما کی تفسیر ہو تو دلیل ہے قرب صفاتی پر اور اگر مستقل ہو تو انني معکما دلیل ہے قرب[۱۱۴] ذاتی پر

۱۰۸ مظہریت صفات الحق
۱۰۹ صدور الزلۃ من الکاملین
۱۱۰ اشتراط البرکۃ فی التعلیم بالذکر
۱۱۱ الرفق فی الارشاد
۱۱۲ تنزیل الناس منازلہم
۱۱۳ القرب الصفاتی
۱۱۴ القرب الذاتی

۱۰۸ مظہریت صفات حق
۱۰۹ صدور زلات از کاملین
۱۱۰ شرائط برکت در تعلیم
۱۱۱ رفق در ارشاد
۱۱۲ تنزیل الناس منازلہم
۱۱۳ قرب صفاتی
۱۱۴ قرب ذاتی

قولہ تعالیٰ۔ ان العذاب علی من کذب وتولی قال العبد الضعیف فیہ ما فی قولہ فقولا لہ قولا لینا من الرفق حیث لم یقل ان العذاب علیک انتہی القول۔

قولہ تعالیٰ۔ ان العذاب علی من کذب وتولی (ترجمہ عذاب اس شخص پر ہوگا جو جھٹلاوے اور روگردانی کرے) اسمیں وہی مسئلہ ہے جو قولا لہ قولا لینا میں ہے چنانچہ ان العذاب علیک نہیں فرمایا گیا۔

المتن۔ قولہ تعالیٰ۔ قال فمن ربکما یموسیٰ قال ربنا الذی اعطی الخ قال العبد الضعیف فی ھذا الجواب[۱۱۵] ارشاد الی ان المعرفۃ بالکنہ ممتنع وانما تجوز بالصفات والافعال انتہی القول

قولہ تعالیٰ۔ قال فمن ربکما یموسیٰ قال ربنا الذی اعطی الخ (ترجمہ وہ کہنے لگا پھر تم دونوں کا رب کون ہے موسیٰ نے کہا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب بناوٹ عطا فرمائی پھر رہنمائی فرمائی) اس جواب[۱۱۵] میں ارشاد ہے کہ معرفت بالکنہ ممتنع ہے اور بالصفات والافعال جائز ہے۔

۱۱۵ اقسام المعرفۃ بالکنہ / اقسام معرفت بالکنہ

المتن۔ قولہ تعالیٰ۔ فاخرجنا بہ الخ قال العبد الضعیف فیہ اثبات[۱۱۶] الاسباب حیث قال بہ وان المؤثر فی الحقیقۃ ھو اللہ تعالیٰ حیث قال فاخرجنا انتہی القول

قولہ تعالیٰ۔ فاخرجنا بہ الخ (ترجمہ پھر ہم نے اوس کے ذریعہ سے اقسام مختلفہ کے نباتات پیدا کئے) اسمیں[۱۱۶] اثبات ہے اسباب کا چنانچہ بہ کہا گیا۔ اور اثبات ہے اس کا کہ موثر حقیقی حق تعالیٰ ہے چنانچہ فاخرجنا کہا گیا

۱۱۶ اثبات الاسباب کونہا غیر مؤثرۃ حقیقۃ / اثبات اسباب دون ان تکون موثرۃ حقیقی

الحاشیۃ ومن باب الاشارۃ قولہ تعالیٰ الرحمن علی العرش استوی ذکر بعض الصوفیۃ ان العرش اشارۃ الی قلب المؤمن وھو محل نظر الحق ومنصۃ تجلیہ ومھبط امرہ ومنزل تدلیہ وان تجھر بالقول فانہ یعلم السر واخفی قیل السر ما کمن فی القلب کمون النار فی الشجر الرطب حتی تثیرہ الارادۃ لا یطلع علیہ الملک ولا الشیطان ولا تحس بہ النفس ولا یشعر بہ العقل والاخفی ما فی باطن ذلک وعند بعض الصوفیۃ السر لطیفۃ بین القلب والروح وھو معدن الاسرار الروحانیۃ والخفی لطیفۃ بین الروح والحضرۃ الالھیۃ وھو مھبط الانوار الربانیۃ وھل اتاک حدیث موسیٰ اذ رای نارا قال الشیخ ابراھیم الکورانی علیہ الرحمۃ فی تنبیہ العقول ان تلک النار کانت تجلی اللہ عزوجل وتجلیہ سبحانہ فیھا مراعاۃ للحکمۃ من حیث انھا کانت مطلوب موسیٰ علیہ السلام فاخلع نعلیک اترک الالتفات الی الدنیا والاخرۃ انک بالواد المقدس طوی وھو وادی قدس جلال اللہ تعالیٰ وقیل النعلان اشارۃ الی المقدستین اللتین یترکب منھما الدلیل لانھما یتوصل بھما العقل الی المقصود کالنعلین یلبسھما الانسان فیتوصل بالمشی بھما الی مقصودہ کانہ قیل

لا تلتفت الى المقدمتين ودع الاستدلال فانك فى وادى معرفة الله تعالى المفعم بآثار الوهيته سبحانه فاعبدنى لقدم هذا الامر للاشارة الى عظم شرف العبودية وشئ بقوله سبحانه واقم الصلوة لذكرى لان الصلوة من اعلام العبودية ومعارج الحضرة القدسية وما تلك بيمينك يموسى ايناس منه تعالى له عليه السلام فانه عليه السلام وهش لما تكلم سبحانه معه بما يتعلق بالالوهية فسأله عن شئ بيده ولا يكاد يغلط فيه ليتكلم ويجيب فتزول وهشته قيل وكذلك يعامل المومن بعد موته وذلك انه اذا مات وصل الى حضرة ذى الجلال فيعتريه ما يعتريه فيسأله عن الايمان الذى كان بيده فى الدنيا ولا يكاد يغلط فيه فاذا ذكره زال عنه ما اعتراه وقيل ان الله تعالى لما عرفه كمال الالوهية اراد ان يعرفه نقصان البشر فسأله عن منافع العصا فذكر بعضها فعرفه الله تعالى ان فيها ما هو اعظم نفعا مما ذكره تنبيها على ان العقول قاصرة عن معرفة صفات الشئ الحاضر فلولا التوفيق كيف يمكنه الوصول الى معرفة اجل الاشياء واعظمها فالقها فاذا هى حية تسعى فيه اشارة الى ظهور اثر الجلال ولذلك خاف موسى عليه السلام فقال سبحانه خذها ولا تخف فهذا الخوف من كمال المعرفة لانه لم يامن مكر الله ولو سبق منه سبحانه الايناس واضمم يدك الى جناحك تخرج بيضاء من غير سوء اراد سبحانه ان يريه نفسه بعد ان اراه عليه السلام اياه افاقية كما قال سبحانه سنريهم اياتنا فى الآفاق وفى انفسهم وهذا من نهاية عنايته جل جلاله وقد ذكروا فى هذه القصة نكات واشارات منها ان قوله تعالى اولا اخلع نعليك اشارة الى التخلية وتطهير لوح الضمير من الاغيار وما بعده اشارات الى التحلية وتحصيل ما ينبغى تحصيله واشار سبحانه الى علم المبدأ بقوله تعالى انى انا الله والى علم الوسط بقوله فاعبدنى واقم الصلوة لذكرى وفيه اشارة الى الاعمال الجسمانية والروحانية والى علم المعاد بقوله سبحانه ان الساعة آتية ومنها انه تعالى افتتح الخطاب بقوله عز قائلا وانا اخترتك وهو غاية اللطف وختم الكلام بقوله جل وعلا فلا يصدنك عنها الى فتردى وهو قهر تنبيها على ان رحمته سبقت غضبه وان العبد لا بد ان يكون سلوكه على قدمى الرجاء والخوف ومنها ان موسى عليه السلام كان فى رجله شئ وهو النعل وفى يده شئ هو العصا والرجل آلة الهرب واليد آلة الطلب فامر بترك ما فيهما تنبيها على ان السالك ما دام فى مقام الطلب والهرب كان مشتغلا بنفسه وطالبا لحظه فلا يحصل له كمال الاستغراق فى بحر العرفان واجعل لى وزيرا من اهلى هرون اخى اشدد به

آخری واشرکه فی امری فیه اشارة الی فضیلة التعاون فی الدین فانه من اخلاق المرسلین علیهم السلام وفیه اشارة ایضا الی فضیلة التوسط بالخیر للمستحقین لاسیما اذا کانوا من ذوی القرابة وفی تقدیم موسی علیه السلام مع انه الاصغر سنا علی هارون علیه السلام مع انه الاکبر دلیل علی ان الفضل غیر تابع للسن واصطنعتک لنفسی افردتک بالتجرید فلا یشغلک عنی شئ فلبثت سنین فی اهل مدین اشیر بذلک الی خدمته لشعیب علیه السلام وذلک تربیة منه تعالی له بصحبة المرسلین لیکون متخلقا باخلاقهم متخلیا باوصافهم صالحا للحضرة ولصحبة الاخیار نفع عظیم عند الصوفیة وبعکس ذلک صحبة الاشرار اذهبا الی فرعون انه طغی جاوز الحد فی المعصیة حتی ادعی الربوبیة وذلک اثر سکر القهر الذی هو وصف النفس الامارة ویقابله سکر اللطف وهو وصف الروح ومنه نیشأ الشطح و دعوی الانانیة قالوا وصاحبه معذور

المتن قوله تعالی - ویلکم الخ قال العبد الضعیف لم یقل مثل هذا الفرعون ففیه تنزیل الناس منازلهم انتهی القول

قولہ تعالیٰ - ویلکم لا تفتروا الخ (ترجمہ کمبختی ہو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افترا مت کرو) ایسا کلام فرعون سے نہیں فرمایا گیا اسمیں بھی حفظ مراتب کا اثبات ہے۔

المتن - قوله تعالی - فاوجس فی نفسه الخ قال العبد الضعیف فیه عدم الدعوی فان المدعی لا یخاف انتهی القول

قولہ تعالیٰ - فاوجس فی نفسه الخ (ترجمہ موسےٰ کے دلمیں تھوڑا سا خوف ہوا) اسمیں اثبات ہے عدم ادعا کمال کا کیونکہ ایسے شخص کو خوف نہیں ہوتا۔

المتن - قوله تعالی - فالقی السحرة الخ قال العبد الضعیف فیه توقف العمل الاختیاری علی التوفیق انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ - فالقی السحرة الخ (ترجمہ سو جادوگر سجدہ میں گر گئے کہا کہ ہم تو ایمان لے آئے ہارون اور موسےٰ کے پروردگار پر) اسمیں دلالت ہے اسپر کہ عمل اختیاری توفیق پر موقوف ہے

المتن قوله تعالی - قالوا ان نؤثرک الخ قال العبد الضعیف یشعر ان کمال الاستعداد یوصل المبتدی الی مقام المنتهی انتهی القول

قولہ تعالیٰ - قالوا ان نؤثرک الخ (ترجمہ ان لوگوں نے صاف جواب دیدیا کہ ہم تجکو کبھی ترجیح نہیں دینگے بمقابلہ ان دلائل کے جو ہم کو ملے ہیں) یہ مشعر ہے کہ استعداد کا کامل ہونا مبتدی کو منتہی کے مقام پر پہونچا دیتا ہے (چنانچہ یہ جواب اون کے منتہی ہونے پر دال ہے)

المتن قوله تعالی - فالقی السحرة سجدا فیه الیقاظ السامع لالطاف الله تعالی فی نقله

قولہ تعالیٰ - فالقی السحرة سجدا الخ (ترجمہ سو جادوگر سجدہ میں گر گئے) اسمیں تنبیہ ہے سامع کی حق تعالیٰ کے

حفظ المراتب ۱۱۶ — حفظ مراتب

عدم الدعوی ۱۱۸ — عدم ادعا کمال

توقف العمل علی التوفیق ۱۱۹ — موقوف ہونا عمل اختیاری توفیق پر

اتصال کمال الاستعداد بالمنتهی ۱۲۰ — مقام المنتہی

التنبیه علی الطاف الله تعالی ۱۲۱ — تنبیہ بر الطاف الٰہی

من شاء من عباده من غاية الكفر والعناد الى نهاية الايمان والسداد انتهى القول

الطاف پر کہ جس بندہ کو چاہے غایت کفر اور عناد سے نہایت ایمان اور سداد تک پہونچاوے۔

المتن قوله تعالى - ما منعك اذ رايتهم ضلوا ان لا تتبعن - قال العبد الضعيف فيه مفارقة الاشرار اذا وقع الياس من اصلاحهم وانما لم يفارقهم هارون لاجتهاده كما بينه عم بقوله انى خشيت انتهى القول

قولہ تعالیٰ - ما منعك اذ رايتهم ضلوا ان لا تتبعن (ترجمہ جب تمنے دیکھا کہ یہ گمراہ ہوگئے تو تمکو میرے پاس چلے آنے سے کون امر مانع ہوتا) اسمیں مفارقت ہے اشرار کی جب انکی اصلاح سے مایوسی ہو جاوے۔ اور ہارون علیہ السلام کی مفارقت نہ کرنا بسبب اجتہاد کے ہے جیسا کہ انہوں نے انی خشیت میں خود بیان فرمایا۔

المتن قوله تعالى - قال بصرت بما لم يبصروا به فقبضت قبضة من اثر الرسول فنبذتها وكذلك سولت لى نفسى - فيه عدم الاغترار بالكشف والتصرف فانهما لا يختصان باهل الحق انتهى القول

قولہ تعالیٰ - قال بصرت بما لم يبصروا به فقبضت قبضة من اثر الرسول فنبذتها (ترجمہ اسنے کہا کہ مجکو ایسی چیز نظر آئی تھی جو اوروں کو نظر نہ آئی تھی پھر میں نے اس فرستادہ کے نقش قدم سے ایک مٹھی اٹھائی تھی سو میں نے وہ مٹھی ڈالدی۔ اسمیں نفی ہے اعتبار کی کشف و تصرف پر کہ وہ دونوں اہل حق کی ساتھ خاص نہیں

المتن قوله تعالى - وقل رب زدنى علما قال العبد الضعيف فيه طلب الترقى فى السلوك انتهى القول

قولہ تعالیٰ - وقل رب زدنى علما (ترجمہ اے میرے رب میرا علم بڑھا دیجئے) اسمیں طلب ہے ترقی فی السلوک کی۔

المتن قوله تعالى - ولم نجد له عزما قال العبد الضعيف فيه عدم منافاة الضعف الطبعى للكمال انتهى القول

قولہ تعالیٰ - ولم نجد له عزما (ترجمہ اور ہمنے انمیں پختگی نہ پائی) اسمیں دلالت ہے اسپر کہ ضعف طبعی اور کمال میں منافات نہیں۔

المتن - قوله تعالى - قال يا آدم هل ادلك على شجرة الخلد قال العبد الضعيف فيه كون طلب الثمرات الغير المقصودة مضرا للسالك فان هذا الخلد الذى لم يؤمر بتحصيله وكذا للملكية غير مطلوبين انتهى القول

قولہ تعالیٰ - قال يا آدم هل ادلك على شجرة الخلد (ترجمہ کہنے لگا کہ اے آدم کیا میں تمکو ہمیشگی کا درخت بتلا دوں) اسمیں ثمرات غیر مقصودہ کی طلب کا مضر ہونا مذکور ہے کیونکہ یہ خلد جسکی تحصیل کا امر نہیں کیا گیا اور ایسے ہی ملکیت غیر مطلوب ہے۔

المتن - قوله تعالى - فاكلا منها فبدت لهما سوآتهما قال العبد الضعيف فيه

قولہ تعالیٰ - فاكلا منها فبدت لهما سوآتهما (ترجمہ سو دونوں نے اس درخت سے

۱۲۲ مفارقۃ الاشرار اذا وقع الیاس من اصلاحہم
۱۲۳ عدم الاغترار بالکشف والتصرف
۱۲۴ طلب الترقی
۱۲۵ عدم منافاۃ الضعف الطبعی للکمال
۱۲۶ اضرار طلب الثمرات الغیر المقصودۃ
۱۲۷ مفارقت اشرار قرار دادن ہارون را
۱۲۸ عدم اغترار بکشف و تصرف
۱۲۹ طلب ترقی فی السلوک
۱۳۰ عدم منافات ضعف طبعی با کمال
۱۳۱ مضرت طلب ثمرات غیر مقصودہ

صدور[۱۲۷] الخطاء الاجتہادی من الکاملین ومواخذتھم علیھا بخلاف العوام حیث یوجرون علیہ احیاناً انتھی القول

کھالیا سو اون دونوں کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے) اسمیں ذکر ہے صدور[۱۲۷] خطاء اجتہادی کا کاملین سے اور اوسپر اون کے مواخذہ کا بخلاف عوام کے کہ اونکو احیاناً اوسپر اجر ملتا ہے

المتن قولہ تعالیٰ۔ ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ وھدیٰ قال العبد الضعیف فیہ تقدیم[۱۲۸] الاجتباء ای الجذب علی الھدایۃ ای السلوک انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ۔ ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ وھدیٰ ترجمہ (پھر ان کو ان کے رب نے مقبول بنالیا سو اونپر توجہ فرمائی اور راہ پر قائم رکھا) اسمیں تقدیم[۱۲۸] ہے جذب کی سلوک پر کہ اجتباء جذب ہے اور ہدایت سلوک ہے

المتن قولہ تعالیٰ۔ فان لہ معیشۃ ضنکا قال العبد الضعیف فیہ ذکر[۱۲۹] بعض اقسام القبض المسبب عن المعصیۃ وھو القبض الحقیقی یدل علیہ قولہ ضنکا۔ وغیرہ قبض صورۃ انتھی القول

قولہ تعالیٰ۔ فان لہ معیشۃ ضنکا (ترجمہ تو اسکے لیے تنگی کا جینا ہوگا) اسمیں[۱۲۹] ذکر ہے بعض اقسام قبض کا جو معصیت سے مسبب ہے اور حقیقی قبض یہی ہے اور دوسرے اقسام محض صورۃ قبض ہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ ولا تمدن عینیک الخ قال العبد الضعیف فیہ غض البصر عن الشاغل من اللہ تعالیٰ فھو اصل العمل الصوفیۃ نظر بر قدم انتھی القول

قولہ تعالیٰ۔ ولا تمدن عینیک (ترجمہ اور ہرگز ان چیزوں کی طرف آپ آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھیے) اسمیں[۱۳۰] نگاہ کا بند رکھنا ہے شاغل عن اللہ سے پس یہ اصل ہے عمل صوفیہ نظر بر قدم کی۔

الحاشیۃ مع شیٔ من المتن قولہ تعالیٰ فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسیٰ سئل ابن عطاء عن ذلک فقال ما خاف علیہ السلام علی نفسہ انما خاف علی قومہ ان یفوتھم حظھم من اللہ تعالیٰ (ففیہ اصل لشفقۃ الشیخ) قلنا لا تخف انک انت الاعلی الغالب علیھم غلبۃ تامۃ بحیث یکونون بسببھا من اتباعک فلا یفوتھم حظھم من اللہ تعالیٰ فالقی السحرۃ سجدا الی اخرما کان منھم فیہ اشارۃ الی ان اللہ تعالیٰ یمن علی من یشاء بالتوفیق والوصول الیہ سبحانہ فی اقصر وقت فلا یستبعد حصول الکمال لمن تاب وسلک علی ید کامل مکمل فی مدۃ یسیرۃ وکثیر من الجھلۃ ینکرون علی السالکین التائبین اذا کانوا قریبی العھد بمفارقۃ الذنوب ومفارقۃ العیوب حصول الکمال لھم وفیضان الخیر علیھم ویقولون کیف یحصل لھؤلاء وقد کانوا بالامس کیت وکیت وقولھم لن نؤثرک الخ کلام صادر من عظم الھمۃ الحاصل للنفس بقوۃ الیقین فانہ متی حصل ذلک للنفس لم تبال بالسعادۃ الدنیویۃ واشتاقت

فظاہر ہوا کہ اجتباء جذب ہے اور ہدایت سلوک ہے

تقدیم الجذب علی السلوک تقدیم جذب سلوک

القبض عن المعصیۃ قبض از معصیت

حقیقۃ النظر علی القدم حقیقت نظر بر قدم

الدنیویۃ واللذات العاجلۃ الفانیۃ والآلام الحسیۃ فی جنب السعادۃ الاخرویۃ واللذۃ الباقیۃ الروحانیۃ ولقد اوحینا الی موسی ان اسر بعبادی الخ فیہ اشارۃ الی استصحاب مفارقۃ الاغیار وترک صحبۃ الاشرار ولا تطغوا فیہ عدم من الطغیان فیہ استعمالہ مع الغفلۃ عن اللہ تعالی وعدم نیۃ التقوی بہ علی تقواہ عزوجل وما اعجلک عن قومک یموسی فیہ انہ ینبغی للرئیس رعایۃ الاصلح فی حق المرؤس وللشیخ علی مرفعل ما یخشی منہ سوء ظن المرید لاسیما اذا لم یکن لہ رسوخ اصلا واضلھم السامری صار سبب ضلالہم بما صنع قال بعض اھل التاویل انما ابتلاھم اللہ تعالی بما ابتلاھم لیتمیز منھم المستعد القابل للکمال من القاصر الاستعداد قال فاذھب فان لک فی الحیاۃ ان تقول لا مساس قال ذلک غضبا علی السامری وکل من غضب علیہ الانبیاء وکذا الاولیاء لکونھم مظاھر صفات الحق تعالی وقع فی قھرہ عزوجل وشقی فی الدنیا والآخرۃ والاشارۃ فی قصۃ آدم علیہ السلام الی انہ ینبغی للانسان مزید التحفظ عن الوقوع فی العصیان ومن اعرض عن ذکری ای بالتوجہ الی العالم السفلی فان لہ معیشۃ ضنکا لغلبۃ شحہ وشدۃ بخلہ فان المعرض عن جناب الحق سبحانہ انجذبت نفسہ الی الزخارف الدنیویۃ والمقتنیات المادیۃ لمناسبتھا ایاہ واشتد حرصہ وکلبہ علیھا وشغفہ بھا للجنسیۃ والاشتراک فی الظلمۃ والمیل الی الجھۃ السفلیۃ فیشح بھا عن نفسہ وغیرہ وکلما استکثر منھا ازداد حرصہ علیھا وشحہ بھا ولتلک المعیشۃ الضنک فلھذا قال بعضھم لا یعرض احد عن ذکر ربہ سبحانہ الا اظلم علیہ وقتہ وتشوش علیہ رزقہ بخلاف الذاکر المتوجہ الیہ تعالی فانہ ذو یقین منہ عزوجل وتوکل علیہ تعالی فی سعۃ من عیشہ ورغد ینفق مما یجد ویستغنی بربہ سبحانہ عما یفقد والعاقبۃ للتقوی ای العاقبۃ التی تعتبر وتستاھل ان تسمی عاقبۃ لاھل التقوی المتخلین عن الرذائل النفسانیۃ المتحلین بالفضائل الروحانیۃ۔

تمت سورۃ طٰہٰ ویتلوھا سورۃ الانبیاء انشاء اللہ تعالی

سورۂ طٰہٰ تمام ہوئی اور اس کے بعد انشاء اللہ تعالی سورۂ انبیاء آتی ہے

مُلحقۃ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی اٰخر التمہید

سورۃ طٰہٰ

قولہ تعالیٰ - الرحمٰن علی العرش استویٰ واستواءہ علی العرش خاصۃ تجلٍ خاص بصفۃ خاصۃ للعرش ومثالہ علی سبیل التقریب مثال الشمس علی الارض یعنی شعاعہ اذا اشرق علی الارض بلا حجاب سحاب

قولہ تعالیٰ - اذ اوحینا الی امک - وامر موسی من اولیاء اللہ حیث کلمہا الملائکۃ کرامۃ لہا +

قولہ تعالیٰ - والقیت علیک محبۃ منی یعنی اطلعت علیک بصفۃ المحبۃ ونظرت فیک بحیث لک افاد اطلاعی علیک بہا وصف المحبوبیۃ لک فاحبک کل من رآک وتفسیر الاطلاع ہو صبّ الرشاش المذکور فی الحدیث +

قولہ تعالیٰ واصطنعتک لنفسی فطرتک علی وجہ لا تصلح الا لعبادتی ۔

قولہ تعالیٰ - قل رب زدنی علما - فہا من زیادۃ العلم الا وفوقہا زوائد لا نہایۃ لہا

اضافہ از ترجمہ رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورۂ طٰہٰ

قولہ تعالیٰ - الرحمٰن علی العرش استویٰ - (اور اللہ تعالیٰ کا خاص عرش پر مستوی ہونا ایک خاص تجلی ہے عرش پر ایک خاص صفت کے ساتھ اور مثال اسکی بطور تفہیم کے آفتاب کی مثال ہے زمین پر یعنی اوسکی شعاعیں جب بدون حجاب ابر کے زمین پر چمکیں (کہ ذات شمس ارض پر مستقر نہیں مگر شعاع کے واسطہ سے ارض کیساتھ اوسکو ایک تعلق ہے)

قولہ تعالیٰ - اذ اوحینا الی امک الخ اور موسے علیہ السلام کی والدہ اولیاء اللہ سے تہیں کیونکہ ان سے فرشتوں نے بطور اونکی کرامت کے کلام کیا تھا۔

قولہ تعالیٰ - والقیت علیک محبۃ منی یعنی صفت محبت کیساتھ میں نے تمپر تجلی کی اور اپنی محبت سے جو کہ تمہارے تعلق ہے میں نے تم میں نظر کی پس صفت محبت کیساتھ تمپر میری تجلی کرنے سے صفت محبوبیت کی تمکو حاصل ہوگئی تو جس شخص نے تمکو دیکھا تم سے محبت کرنے لگا اور تفسیر تجلی کی وہ پہوار ڈالنا ہے جو کہ حدیث میں مذکور ہے (کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کا رشاش ارواح پر فائض فرمایا)۔

قولہ تعالیٰ - واصطنعتک لنفسی - یعنی میں نے تم کو ایسی حالت پر پیدا کیا کہ بجز میری عبادت کے تم میں کسی ناپسند چیز سے مناسبت نہیں۔

قولہ تعالیٰ - قل رب زدنی علما - کیونکہ کوئی زیادتی علم کی ایسی نہیں جس کے اوپر بہت سی بے انتہا

زیادتیاں نہوں

قولہ تعالیٰ - ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا لان من لیس له ذکر القلب والسر فهو فی ضنك وظلمة فی الدنیا که یشاهد الحق ولا یسمع منه ولا یلج الملکوت ولا یرتقی الی الجبروت ویبقی علی وجه الارض کالبهائم۔

قولہ تعالیٰ - ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا - کیونکہ جس شخص کو ذکر قلبی وسری میسر نہیں ہے وہ تنگی وتاریکی میں ہے نہ حق تعالیٰ کا مشاہدہ کرتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ سے وہ کچھ سنتا ہے اور نہ ملکوت میں داخل ہوتا ہے اور نہ جبروت تک اوسکو ترقی ہوتی ہے اور زمین پر جانوروں کیطرح

زندگی بسر کرتا ہے۔

اِنتهت الملحقة

سورة الانبیاء علیهم السلام

المتن - قوله تعالیٰ - وهم فی غفلة معرضون قال العبد الضعیف فی الجزء الثانی اشارة الی ان الغفلة[۱۳۱] المذمومة هی التی فیها الاعراض لا مطلق الغفلة التی تعتری اکثر الناس وهذا من رحمة الله تعالیٰ العظیم انتهی القول

المتن - قوله تعالیٰ - وما ارسلنا قبلك الا رجالا قال العبد الضعیف استدل الجمهور به علی تخصیص الرسالة بالرجال قلت ولو لم یسلم التخصیص لا ینکر الغلبة وهو اصل[۱۳۲] لعادة القوم فی تخصیص الرجال بالخلافة دون النساء انتهی القول

اضافہ تمام ہوا

سورۃ الانبیاء علیہم السلام

قولہ تعالیٰ - وهم فی غفلة معرضون

ترجمہ (اور یہ غفلت میں ہیں اعراض کئے ہوئے ہیں) معرضون میں اشارہ اس طرف ہے کہ غفلت[۱۳۱] مذمومہ وہ ہے جسمیں اعراض ہو نہ مطلق غفلت (کہ عادۃً اوسسے کوئی خالی نہیں)

قولہ تعالیٰ - وما ارسلنا قبلك الا رجالا

ترجمہ (اور ہمنے آپسے قبل صرف آدمیوں ہی کو پیغمبر بنایا) اس آیت سے جمہور نے استدلال کیا ہے مردوں کے ساتھ رسالت کے خاص ہونے پر اور میں کہتا ہوں کہ اگر تخصیص بھی مسلم نہو تو غالب کا تو انکار ہو ہی نہیں سکتا اور یہ اصل[۱۳۲] ہے اہل طریق

کی اس عادت کی کہ خلافت مردوں ہی کو دیتے ہیں۔

المتن - قوله تعالیٰ - وما جعلناهم جسدا لا یاکلون

قولہ تعالیٰ - وما جعلناهم جسدا لا یاکلون

[۱۳۱] تعیین الغفلة المذمومة

[۱۳۲] اصل تخصیص الرجال بالخلافة

[۱۳۱] تعیین غفلت مذموم

[۱۳۲] خلافت کو مردوں کے ساتھ خاص ہونے کی اصل

لہ اقول فی سورة الانبیاء وما بعدها بالنسبة الی الکهف ومریم وطه ما قلت فی حاشیة علی عنوان سورة آل عمران فانظر ۱۲ منه

لا یاکلون الطعام قال العبد الضعیف دل علی ان عدم اکل الطعام لیس من الکمالات ودلائل المقبولیة کما یزعمه کثیر من العوام وقلیل من الخواص انتهی القول

المتن قوله تعالی وما خلقنا السماء والارض وما بینهما لاعبین ای عابثین قال العبد الضعیف دل علی ما دل علیه ایة آل عمران ربنا ما خلقت هذا باطلا وقد مر هناک انتهی القول

المتن۔ قوله تعالی لو اردنا ان نتخذ لهوا لاتخذناه من لدنا قال العبد الضعیف دلت الایة علی ان غایة الخلق لیست ما هو محض الشغل الذی هو حاصل معنی اللهو فما اشتهر علی السنة القوم ان غایة الخلق هو ظهور الاسماء والصفات لکونها جمیلة مقتضیة للظهور لیشاهدها ان کان المراد الاقتصار علیه فباطل لانه محض شغل خال عن المصالح وان اردیة وقوعه مع سائر المصالح فلا باس والسر فیه ان محض الشغل فائدة راجعة الیه سبحانه وهو منزه عن ذلک وایضا المصالح فائدة راجعة الی الخلق وهو محتاج الی ذلک ولعل قوله من لدنا اشارة الی الاسماء والصفات فانها اقرب شیء الیه تعالی ففی اشتغاله تعالی بها مقصودا انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ وما خلقنا السماء والارض وما بینهما لاعبین ترجمہ (اور ہمنے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ اون کے درمیان میں ہے اسکو بطور پر نہیں بنایا کہ ہم فعل عبث کرنیوالے ہوں) یعنی عبث پیدا نہیں کیا یہ بھی اوسی مسئلہ پر دال ہے جسپر آل عمران کی یہ آیت دال تھی ربنا ما خلقت هذا باطلا اور وہاں گذر چکا ہے

قولہ تعالیٰ۔ لو اردنا ان نتخذ لهوا لاتخذناه من لدنا ترجمہ (اگر ہم کو مشغلہ ہی بنانا منظور ہوتا تو ہم خاص اپنے پاس کی چیز کو مشغلہ بناتے) قوم کی زبان زد ہے کہ خلق کی غایت اسماء وصفات کا ظہور ہے کیونکہ وہ جمیل ہیں اس لئے وہ مقتضی ظہور کی ہیں تاکہ ذات اون کا مشاہدہ کرے۔ پس اگر مراد یہ ہے کہ صرف یہی غایت ہے تب تو یہ باطل ہے کیونکہ یہ تو ایک شغل محض ہوا جسکی نفی آیت میں ہے کیونکہ لہو کے معنی شغل محض کے ہیں اور اگر مراد یہ ہے کہ یہ بھی ہے اور دوسرے مصالح بھی تو کچھ مضائقہ نہیں اور راز اسمیں یہ ہے کہ شغل محض تو ایک فائدہ ہے جو راجع ہے حق سبحانہ وتعالیٰ کی طرف اور وہ کسی فائدہ کے حاصل کرنے سے منزہ ہیں۔ اور اسمیں مصالح کا رکھنا یہ ایک فائدہ ہے جو راجع ہے خلق کی طرف اور خلق اسکی محتاج ہے اور گویا من لدنا سے اشارہ ہے اسماء وصفات کی طرف کیونکہ سب اشیاء میں زیادہ قرب حق تعالیٰ سے اوس کے اسماء صفات کو ہے تو اللہ تعالیٰ نے پاس والی شے کے ساتھ مشتغل ہونے کی یہی نفی فرمادی

المتن۔ قوله تعالی۔ وهم من خشیته مشفقون

قولہ تعالیٰ۔ وهم من خشیته مشفقون ترجمہ (اور وہ

قولہ الطعام لیس من الکمالات — تو الطعام کو کمالات میں شمار کرنا کون سمجھ کی علامت ہے

المسئلة المذکورة وایة آل عمران ربنا ما خلقت هذا باطلا — مسئلہ مذکورہ آیت آل عمران ربنا ما خلقت هذا باطلا

ان غایة الخلق هی ظهور الاسماء والصفات ومشاهدتها — اس قول کی تحقیق کہ خلق کی غایت حق تعالیٰ کی اسماء وصفات کا ظہور اور اون کا مشاہدہ ہے

ومعنی من خشیته عند المفسرین ای بسبب خوف عذابه عز وجل قال العبد الضعیف ان الاصل عدم تقدیر مضاف قالاولی ان یقال ای بسبب خوفه ومهابته فدل علی فضیلة[۱۳۶] خوف یکون سببه نفس المهابة لا العذاب وهو خواص الخواص انتهی القول

سب اللہ تعالیٰ کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں) خشیۃ میں اگر ضمیر کا مضاف مقدر نہ کیا جائے جیسا کہ اصل ہے تو آیت اوس[۱۳۶] خوف کی فضیلت پر دال ہو جو نفس عظمت حق سے ہو عذاب سے نہ ہو اور خواص کا خوف ایسا ہی ہوتا ہے ؛

الحاشیة قال تعالی۔ ومن یقل منهم انی الٰه من دونه قال العبد الضعیف فی قوله من دونه اشارة الی عذر[۱۳۵] من یتکلم بمثل کلمة ابن الحلاج فی مثل حالته فان منشأه الفناء الذی هو فیه کشجرة موسی لا انه یدعیها حال کونه دونه ای متجاوزا ایاه تعالی مثبتا لنفسه الوجود المباین بوجوده تعالی وانما ینفی الوجود عن نفسه فقوله انا فی معنی هو انتهی القول۔

الحاشیہ- قولہ تعالیٰ ومن یقل منہم انی الٰہ من دونہ الآیۃ ترجمہ (اور ان میں سے جو شخص یوں کہے کہ میں علاوہ خدا کے معبود ہوں) بندہ ضعیف[۱۳۵] کہتا ہے کہ من دونہ میں اشارہ ہے اوس شخص کے عذر کی طرف جو منصور[۱۳۵] کے کلام کی طرح ویسی ہی حالت میں تکلم کرتا ہو۔ کیونکہ منشاء ایسے کلام کا فنا رہے جس میں وہ مشابہ شجرہ موسیٰ کے ہے یہ نہیں کہ وہ ایسے کلام کا دعوی ایسی حالت میں کرتا ہے جس میں وہ دونہ کا مصداق ہو یعنی حق تعالیٰ سے تجاوز کر کے اپنے نفس کے لیئے ایسا وجود ثابت کرتا ہو جو وجود حق کے مباین ہو بلکہ وہ شخص اپنے نفس سے وجود کی نفی ہی کرتا ہے۔ پس ایسے شخص کا انا کہنا ہو کہنے کے معنی میں ہے (پس انا الحق گویا بمعنی ہو الحق ہی)

المتن قوله تعالی۔ ونبلوکم بالشر والخیر قال العبد الضعیف عام لکل مکروه ومحبوب فدخل فیه القبض الباطنی فدلت الآیة علی ایذاء[۱۳۸] حکما واسرارا وهذا عین ما قالوا فیه اذ یتسلون ویسلون اذا عرض انتهی القول

قولہ تعالیٰ۔ ونبلوکم بالشر والخیر (ترجمہ اور ہم تمکو بری بھلی حالتوں سے اچھی طرح آزماتے ہیں)۔ اسمیں ہر ناگوار اور مرغوب امر آگیا تو اوسمیں قبض بھی داخل ہو گیا پس آیت اسپر دال[۱۳۸] ہوئی کہ قبض میں حکمتیں اور اسرار ہوتے ہیں اور اسی سے اہل الطریق تسلی پاتے ہیں اور تسلی دیتے ہیں

المتن قوله تعالی واذا رآك الذین کفروا ان یتخذونك الا هزوا قال العبد الضعیف فیه تشنیع[۱۳۹] علی المستخف باهل الله تعالی انتهی القول۔

قولہ تعالیٰ۔ واذا رآك الذین کفروا ان یتخذونك الا هزوا (ترجمہ اور یہ کافر لوگ جب آپ کو دیکھتے ہیں تو بس آپ سے ہنسی کرنے لگتے ہیں۔ اسمیں اسپر تشنیع[۱۳۹] ہے جو اہل اللہ کی بیقدری کرتے۔

۱۳۶ خوف خواص کا خوف سے کوئی تعلق نہیں

۱۳۵ منصور سے حضرت کا مطلب

۱۳۶ عذر ما مثل ابن الحلاج

۱۳۸ کون القبض ذات حکمة

۱۳۹ التشنیع علی المستخف باهل الله

۱۳۹ اہل اللہ کا استخفاف بڑی شنع

۱۳۸ قبض میں حکمتوں کا ہونا

المتن قوله تعالی۔ خلق الانسان من عجل سأریکم آیاتی فلا تستعجلون قال العبد الضعیف لما کان فیہ الانکار علی العجلۃ دل علی الامر بترکھا ولو فی السلوک وقد جرب ان اصل اکثر التشویشات فی الطریق ھو العجلۃ انتھی القول۔

قولہ تعالیٰ۔ خلق الانسان من عجل سأریکم آیاتی فلا تستعجلون (ترجمہ انسان جلدی ہی کا بنا ہوا ہے عنقریب تمکو اپنی نشانیاں دکھائے دیتے ہیں۔ پس تم مجھ سے جلدی مت مچاؤ) چونکہ اس میں استعجال پر انکار ہے تو اس سے مطلقاً اس کے ترک کرنے کا امر بھی لازم آیا جس میں سلوک بھی داخل ہو گیا اور تجربہ سے ثابت ہو کہ طریق میں زیادہ تر حصہ تشویشات کا عجلت سے ہے۔

الحاشیۃ ومن باب الاشارۃ فی الآیۃ اقترب للناس حسابھم وھم فی غفلۃ معرضون الخ فیہ اشارۃ الی سوء حال المحجوبین بحب الدنیا عن الاستعداد للآخرۃ فغفلوا عن اصلاح امرھم واعرضوا عن طاعۃ ربھم وغدت قلوبھم عن الذکر لاھیۃ وعن التفکر فی جلالہ وجمالہ سبحانہ ساھیۃ وفی قولہ تعالیٰ واسروا النجوی الذین ظلموا ھل ھذا الا بشر مثلکم اشارۃ الی سوء حال بعض المتکبرین علی اولیاء اللہ تعالیٰ فان نفوسھم الخبیثۃ الشیطانیۃ تابی اتباعھم لما یرون من المشارکۃ فی العوارض البشریۃ وکم قصمنا من قریۃ کانت ظالمۃ فیہ اشارۃ الی ان فی الظلم خراب العمران فمتی ظلم الانسان خرب قلبہ وجر ذلک الی خراب بدنہ وھلاکہ بالعذاب فی قولہ تعالیٰ بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق اشارۃ الی ان مداومۃ الذکر سبب لاجلاء الظلمۃ عن القلب وتطھیرہ من دنس الاغیار بحیث

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ فی اول السورۃ۔ ھل ھذا الا بشر مثلکم (میں اون لوگوں کی بدحالی پر اشارہ ہے جو اولیاء اللہ پر محض اسوجہ سے انکار کرتے ہیں کہ وہ عوارض بشریہ میں اُن کے مشارک ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق (ترجمہ بلکہ ہم حق بات کو باطل پر پھینک مارتے ہیں سو وہ اسکا بھیجا نکال دیتا ہے) اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ مداومت ذکر سے (جو کہ حق ہے) قلب سے ظلمت وتعلق ماسوی کا (جو کہ باطل ہے) جاتا رہتا

قولہ تعالیٰ ومن عندہ لا یستکبرون عن عبادتہ ولا یستحسرون (ترجمہ اور جو اللہ کے نزدیک ہیں وہ اسکی عبادت سے عار نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں من عندہ کے عنوان سے جو کہ قرب کے لئے موضوع ہے حکم کرنے میں (اشارہ اس طرف ہے کہ جو حضرات مقربان بارگاہ ہیں اونپر مثل ملائکہ کے ذکر وعبادت شاق نہیں ہوتا۔

قولہ تعالیٰ بل عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون (ترجمہ بلکہ بندے ہیں معزز وہ اس سے بڑھکر بات نہیں کرسکتے اور وہ

سلوک میں عجلت کا مضر ہونا ۱۴۰

ذم الانکار علی الاستعجال فی السلوک ۱۴۰

حالات بشریہ کے سبب اولیاء پر اعتراض کرنا محجوبیت ہے ۱۴۱

ذم الانکار علی الاولیاء بالعوارض البشریۃ کو مضر شمار کرنا کفر ہے ۱۴۱

مداومت ذکر سے باطل کا زائل ہونا ۱۴۲

الملائکۃ مع علو شانھم لا یستنکفون عن ذکر اللہ ۱۴۳

سلوک میں کامیابی مذکر ہونے ذکر وعبادت کے طول ہونے ۱۴۳

لایبقی فیه سواه سبحانه دیار ومن عنده قیل هم الکاملون الذین فی الحضرة فانهم لایتحرکون ولا یسکنون الا مع الحضور ولا تشق علیهم عباده ولا تلهیهم عنه تعالی تجارة بواطنهم مع الحق وظواهرهم مع الخلق انفاسهم تسبیح وتقدیس وهو سبحانه لهم خیر انیس وفی قوله تعالی بل عباد مکرمون لایسبقونه بالقول وهم بامره یعملون اشارة الی ان الکامل لایختار شیئا بل شانه التفویض والجریان تحت مجاری الاقدار مع طیب النفس ومن هنا قیل ان القطب الربانی الشیخ عبد القادر الگیلانی قدس سره وعمر نابره لم یتوف حتی ترقی من مقام الاستدلال الی التفویض المحض وقد نص علی ذلک الشیخ عبد الوهاب الشعرانی فی کتابه الجواهر والیواقیت وجعلنا من الماء کل شیء حی اشارة بالماء الی الموجود الانبساطی المعبر عنه فی اصطلاح الصوفیة بالنفس الرحمانی کل نفس ذائقة الموت قال المجید قدس سره من کانت حیاته بروحه یکون مماته بذهابها ومن کانت حیاته بربه تعالی فانه ینقل من حیاة الغیر الی حیاة الاصل وهی الحیاة علی الحقیقة ونبلوکم بالشر والخیر فتنة قیل ای بالقهر واللطف والفراق والوصل والادبار والاقبال والجهل والعلم الی غیر ذلک ولا یخفی انه کثیرا ما یمتحن السالک بالقبض والبسط فینبغی له التثبت فی کل لما یحطه عن درجته ولعل فتنة البسط اشد من فتنة القبض ولیحفظ هنالک اشد تحفظ ونضع الموازین القسط لیوم القیامة قال بعض الصوفیة الموازین متعددة فللعاشقین میزان وللواهبین میزان وللمعاملین میزان وهکذا ومن ذلک میزان للعارفین توزن به انفاسهم ولا یزن نفسا منها السموات والارض وذکروا ان فی الدنیا موازین ایضا واعظم موازینها الشریعة وکفاه الکتاب والسنة ولعمری لقد عطل هذا المیزان متصوفة هذا الزمان اعاذنا الله تعالی والمسلمین مما هم علیه من الضلال انه عز وجل المتفضل بانواع الافضال

المتن قوله تعالی ولقد اتینا ابراهیم رشده من قبل فی الروح قیل من قبل البلوغ وقیل من قبل ان یولد حین کان فی صلب آدم علیه السلام قال العبد الضعیف دل علی هذا التفسیر علی ان الاساس الاول هو الاستعداد والفطرة

قوله تعالی ولقد اتینا ابراهیم رشده من قبل (ترجمہ اور ہم نے اس سے پہلے ابراہیم کو ان کی خوش فہمی عطا فرمائی تھی)

روح المعانی میں من قبل کی تفسیر میں ہے قبل البلوغ اور یقول بعض قبل الولادة جبکہ صلب آدم علیہ السلام میں ہے تو اس تفسیر پر آیت میں سیر

اس کے حکم کے موافق عمل کرتے ہیں)

اس میں اشارہ ہے کہ یہی حالت کاملین کی تفویض میں ہوتی ہے۔ انتہت الحاشیۃ۔

وانه من القوة بمكان عبر عن استعداد الاتيان بالاتيان انتهى القول۔

دلالت ہے کہ اساس اول استعداد اور فطرۃ ہے اور یہ اس درجہ کی قوۃ رکھتی ہے کہ استعداد اتیان کو اتیان سے تعبیر فرمادیا۔ (گویا وہ قوت بجائے فعل کے ہے)

الحاشیہ قوله تعالى وكنا به عالمين قال العبد الضعيف كانه اشارة الى اتصاف الاشياء بكمالاتها فى مرتبة العلم الالهى الذى يسمى بالاعيان الثابتة انتهى القول

الحاشیہ قولہ تعالیٰ وکنا بہ عالمین (ترجمہ اور ہم ان کو خوب جانتے تھے) اس میں ایک گونہ اس طرف اشارہ ہے کہ اشیاء اپنے کمالات کے ساتھ مرتبہ علم الٰہی میں متصف ہیں اور اس مرتبہ کو اعیان ثابتہ کہتے ہیں۔

الاعیان الثابتۃ

اعیان ثابتہ

المتن قوله تعالى ما هذه التماثيل التى انتم لها عاكفون قال العبد الضعيف لما كانت التماثيل ساهية للخارجى والذهنى والعكوف عاما للمعنوية والمقصودية ومن ثم سمى رسول الله صلى الله عليه وسلم الرياء شركا استدل الشيخ الشهيد الدهلوى رحمه الله تعالى بالآية على درتصور الشيخ المتعارف عند العامة منهم واما موجوديتها فى الذهن من غير مقصودية مستقلة ومع عدم العكوف عليها بان يستحضرها اذا اغلب عليه الحب مثل سائر المحبوبات ولا يهتم ببقائها اذا غابت عن الذهن فلا بأس به ويدل على عموم العكوف والتماثيل لغير الاصنام ما فى الروح برواية ابن ابى شيبة وغيره عن على رضى الله عنه مر بقوم يلعبون بالشطرنج فقال ما هذه التماثيل التى انتم لها عاكفون اه فان العكوف لغة الاقبال على الشئ وملازمته على سبيل التعظيم وقيل اللزوم والاستمرار على الشئ لغرض من الاغراض وهو على التقديرين دون العبادة انتهى القول

قولہ تعالیٰ ما هذه التماثيل التى انتم لها عاكفون (ترجمہ یہ کیا مورتیں ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو) چونکہ تماثیل اصنام کے ساتھ خاص نہیں اور اسی طرح عکوف بھی پرستش کے ساتھ خاص نہیں چنانچہ حضرت علی رضؓ نے شطرنج کھیلنے والوں کو اسی آیت سے رد فرمایا۔ اس لیے اس آیت سے مولانا شہید رحؒ نے اوس تصور شیخ کے منکر ہونے پر استدلال فرمایا ہے جو عامۂ صوفیہ میں متعارف ہے باقی جس میں نہ مقصودیت مستقلہ ہو اور نہ اوس پر عکوف ہو بلکہ مثل دوسرے محبوبات کے غلبۂ محبت کے وقت اوس کا خیال کرنے لگے اور جب وہ ذہن سے غائب ہونے لگے اوس کے ابقاء کا اہتمام نہ کرے تو کچھ حرج نہیں +

تصور شیخ کی اقسام

تصور شیخ متعارف

تصور شیخ کی اقسام متعارف

المتن قوله تعالى قال لقد كنتم وابآؤكم

قولہ تعالیٰ قال لقد كنتم وابآؤكم

فی ضلال مبین قال العبد الضعیف الآیة ناعیة[۱۴۸] علی الغالی فی اتباع اکابرہ الدنیویة او الدینیة کما اُدب اکثر الجهلة انتهی القول۔

فی ضلال مبین (ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ بیشک تم اور تمہارے باپ دادا صریح غلطی میں ہو)
آیت اون لوگوں کی بدحالی کا اظہار کرتی ہے جو اپنے دنیوی یا دینی اکابر کے اتباع میں غلو کرتے ہیں جیسا کہ کثرت سے جہلاء کا شعار ہے۔

۱۴۸ دم الغلو فی اتباع الاکابر — اتباع میں غلو کی مذمت

المتن قوله تعالی حکایة عن ابراهیم علیه السلام بل فعله کبیرهم هذا قال العبد الضعیف فیه اصل لما نقل[۱۴۹] عن بعض اهل الطریق من التوریة لمصلحة دینیة کما حکی عن ابراهیم بن ادهم انه ناداه بعض اهل الحجاب وهو فی داره فخط دائرة علی الارض وقال لجاریته ضعی اصبعک فی هذه وقولی انه لیس ههنا انتهی القول

قوله تعالیٰ بل فعله کبیرهم هذا (ترجمہ بلکہ ان کے اس بڑے نے کی)
بعض بزرگوں سے[۱۴۹] کسی مصلحت دینیہ کے سبب توریہ منقول ہے یہ آیت اوس کی اصل ہے۔

۱۴۹ اصل توریۃ بعض الاکابر — اصل توریہ

المتن قوله تعالی حکایة عن ابراهیم علیه السلام ایضاً اف لکم ولما تعبدون من دون الله قال العبد الضعیف فیه اصل لما ثبت[۱۵۰] من عادة بعض اهل الطریق من العنف للمبغوضین فی الله انتهی القول۔

قوله تعالیٰ اف لکم ولما تعبدون من دون الله (تف ہے تمہارے اور اون پر جنکو تم خدا کے سوا پوجتے ہو)
بعض بزرگوں کی عادت[۱۵۰] ہے کہ مبغوضین فی اللہ کے ساتھ سختی سے پیش آتے ہیں۔ یہ آیت اسکی اصل ہے۔

۱۵۰ اصل العنف مع اهل الخلاف — ناخلفوں سے سختی کی اصل

المتن قوله تعالی قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراهیم فی الروح قد یقع نظیرها[۱۵۱] لبعض صلحاء الامة المحمدیة کرامة لهم لمتابعتهم النبی الحبیب صلی الله علیه وسلم۔

قوله تعالیٰ قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراهیم (ترجمہ ہم نے حکم دیا کہ اے آگ تو ٹھنڈی اور بے گزند ہو جا ابراہیم کے حق میں)
بعض بزرگوں سے بھی ایسی کرامتیں منقول ہیں وہ اس قصہ کی نظیر ہیں۔

۱۵۱ نظیر خارق بردالنار — نظیر خارق بردنار

المتن قوله تعالی ونجیناه ولوطا الی الارض التی بارکنا فیها للعلمین قال العبد الضعیف فیه ان لها[۱۵۲] هجرة من خالف الطریق الی من وافق من سنن الانبیاء

قوله تعالیٰ ونجیناه ولوطا الی الارض التی بارکنا فیها للعلمین (ترجمہ اور ہم نے ابراہیم کو اور لوط کو ایسے ملک کی طرف بھیجکر بچا لیا جس میں ہم نے دنیا جہان والوں کے واسطے

۱۵۲ الهجرة الی الموافق فی الدنیا والمولی — الہجرۃ الی الموافق فی الدنیا والمولیٰ

واھذا لا ینافی التوکل انتھی القول

فریق سے ہجرت کرکے موافق کیطرف جانا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اور یہ توکل کے منافی نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ونصرناہ من القوم الذین کذبوا بآیاتنا۔ قال العبد الضعیف فیہ انتقام اللہ تعالیٰ للمقبولین من المخذولین واصرح منہ فی ذلک قولہ تعالیٰ فی سورۃ القمر جزاء لمن کان کفر انتھی القول

قولہ تعالیٰ - ونصرناہ من القوم الذین کذبوا بآیاتنا (ترجمہ اور ہم نے ایسے لوگوں سے ان کا بدلہ لیا جنھوں نے ہمارے حکموں کو جھوٹا بتایا تھا) اس میں دلالت ہے اسپر کہ حق تعالیٰ اپنے مقبولین کا مخذولین سے انتقام لیتا ہے اور اس سے زیادہ صریح اس مضمون میں یہ آیت ہے جزاء لمن کان کفر

المتن قولہ تعالیٰ۔ وسخرنا مع داؤد الجبال یسبحن والطیر قال العبد الضعیف فیہ اثبات التسبیح القالی للجمادات والا لم یکن للتخصیص بداؤد علیہ السلام معنیً لعموم التسبیح الحالی عند القائلین بہ فلو قیل ان التسبیح القالی اعم عند القائلین بہ فلم یکن اللام للتخصیص بہ معنی قلت ان وجہ التخصیص سماع الناس لھذا التسبیح انتھی القول

قولہ تعالیٰ - وسخرنا مع داؤد الجبال یسبحن والطیر (ترجمہ اور ہم نے داؤد کیساتھ تابع کردیا تھا پہاڑوں کو کہ وہ تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو بھی) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اشیاء تسبیح قالی کرتی تھیں ورنہ داؤد علیہ السلام کی تخصیص نہ ہوتی کیونکہ تسبیح حالی تو عام ہے اگر کہا جاوے کہ جو لوگ تسبیح قالی کے قائل ہیں وہ اسکو بھی عام کہتے ہیں پھر تخصیص کے کیا معنے جواب یہ ہے کہ تخصیص اس اعتبار سے ہے کہ داؤد علیہ السلام سنتے تھے

قولہ تعالیٰ وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم لتحصنکم من بأسکم قال العبد الضعیف فیہ مسئلتان الاولیٰ کون الکسب بالید غیر منافٍ للتوکل والثانیۃ کون الاسباب العادیۃ من الدرع والسلاح غیر منافٍ للتوکل انتھی القول

قولہ تعالیٰ - وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم لتحصنکم من بأسکم (ترجمہ اور ہم نے اوزکو زرہ کی صنعت تم لوگوں کے واسطے سکھائی تاکہ وہ تم کو ایک دوسرے کی زد سے بچاوے)

اس سے دو مسئلہ ثابت ہوتے ہیں ایک یہ کہ دستکاری سے معاش حاصل کرنا۔ اور دوسرے یہ کہ اسباب عادیہ کا استعمال کرنا یہ توکل کے منافی نہیں ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ومن الشیاطین من یغوصون لہ قال العبد الضعیف فیہ

قولہ تعالیٰ ومن الشیاطین من یغوصون لہ (ترجمہ اور بعضے بعضے شیطان ایسے تھے کہ

اصل لما قیل[۱۵۸] ہر کہ ترسید از حق و تقوی گزید + ترسد از وے جن و انس و ہر کہ دید + وان تخلف ہذا المقتضی فلعارض انتہی القول۔

(اس میں اس قول کی اصل ہے ہر کہ ترسید از حق و تقوی گزید + ترسد از وی جن و انس و ہر کہ دید +)

اور اگر کہیں تخلف ہو جائے یہ تو کسی عارض سے ہو جاتا ہے

المتن قولہ تعالیٰ۔ وایوب اذ نادی ربہ انی مسنی الضر قال العبد الضعیف فیہ عدم التنافی بین الدعاء وبین التوکل وفیہ ان اظہار الشکوی الی اللہ تعالیٰ کما نقل عن بعض الاولیاء غلبۃ للعبدیۃ لا ینافی الرضی انتہی القول

قولہ تعالیٰ۔ وایوب اذ نادی ربہ انی مسنی الضر (ترجمہ اور ایوب کا تذکرہ کیجئے جبکہ انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجکو یہ تکلیف پہونچ رہی ہے) اسمیں دو مسئلے ہیں ایک یہ کہ دعا منافی توکل نہیں دوسرے یہ کہ غلبۃ افتقار کے سبب حق تعالیٰ سے شکوہ کرنا منافی رضا نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وذا النون اذ ذہب مغاضبا فی الروح وقیل مغاضبا لربہ عزوجل وحکی فی ہذہ المغاضبۃ کیفیات وتعقب ذلک فی البحر بانہ یجب اطراح ہذا القول اذ لا یناسب ذلک منصب النبوۃ وینبغی ان یتاول لمن قال ذلک من العلماء کالحسن والشعبی وابن جبیر وغیرہم من التابعین وابن مسعود من الصحابۃ بان یکون معنی قولہم لربہ لاجل ربہ تعالیٰ وحمیۃ لدینہ فاللام للعلۃ لا اللام الموصلۃ للمفعول بہ انتہی قال العبد الضعیف ولعل اقرب التاویلات والطفہا حملہا علی الاوجہ الاول انتہی القول

قولہ تعالیٰ۔ وذا النون اذ ذہب مغاضبا (ترجمہ اور مچھلی والے کا تذکرہ کیجئے جب وہ خفا ہو کر چلدئے)

روح المعانی میں ایک تفسیر حسن و شعبی و ابن جبیر و ابن مسعودؓ سے یہ نقل کی ہے قیل مغاضبا لربہ عزوجل۔ پھر اسپر کچھ شبہ کرکے تاویل کی ہے اور احقر کے نزدیک اس تفسیر کا اول الاول پر محمول کرنا اقرب والطف ہے +

المتن قولہ تعالیٰ حاکیا عن یونس علیہ السلام انی کنت من الظالمین قال العبد الضعیف ہذا اعتراف منہ علیہ السلام لذنبہ مع عصمتہ حملا علی المجاز فہو اصل لما ینقل عن بعضہم من نسبۃ الکفر الی نفسہ مع ایمانہ فان النبی

قولہ تعالیٰ۔ انی کنت من الظالمین (ترجمہ میں بیشک قصوروار ہوں)

یونس علیہ السلام نے باوجود عصمت و برات عن الذنب کے اپنی طرف ذنب کو منسوب کیا جس میں مجاز کی تاویل کیجاوے گی۔ اس میں اوس کی اصل ہے جو بعض اہل طریق سے منقول ہے کہ وہ کفر کی

البعد من الذنب من غیر النبی من الکفر فلما شاع هذا الاطلاق الی البعد لم ینکر اطلاق آخر غیر البعد انتهی القول

المتن قوله تعالی - فاستجبنا له ووهبنا له یحیی واصلحنا له زوجه فی الروح احد القولین او اصلحناها له علیه السلام برد شبابها الیها وجعلها ولود او کانت لا تلد کما روی عن ابن جبیر وقتادة ام قال العبد الضعیف وفیه قالوا ان الکثر عادة اللہ فی استجابة الدعاء فما یستند الی الاسباب تهیئة الاسباب وان کان قادرا علی التکوین من غیر اسباب انتهی القول

المتن قوله تعالی - انهم کانوا یسارعون فی الخیرات احد القولین فی ضمائرهم وقیل لزکریا وزوجه ویحیی ام قال العبد الضعیف ولما کان تعلیلا للسابق دل علی کون الطاعات سببا للنعم الدنیویة ایضا انتهی القول

المتن قوله تعالی - لا یحزنهم الفزع الاکبر الآیة قال العبد الضعیف فیه ما قالوا من الفرح الدائم لاهل اللہ تعالی وان یناله خوفهم من عظمته تعالی فی الدارین او من عذابه فی الدنیا افتراء لعبدیتهم انتهی القول

نسبت اپنی طرف کر لیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ نبی کو جسقدر ذنب سے بعد ہے اتنا غیر نبی کو کفر سے نہیں۔ جب اطلاق البعد جائز ہوا تو بعید میں کیا شبہ ہے۔

قولہ تعالیٰ - فاستجبنا له ووهبنا له یحیی واصلحنا له زوجه (ترجمہ سو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انکو اس گھٹن سے نجات دی) روح المعانی میں ایک تفسیر اصلحنا کی یہ نقل کی ہے کہ اونکی بی بی کی جوانی لوٹا دی اس بنا پر اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو چیزیں عادۃً اسباب کی طرف مستند ہیں انمیں استجابت دعا کے متعلق اکثر عادۃ الٰہیہ یہ ہے کہ اوس کے اسباب مہیا فرما دیتے ہیں گو وہ بدون اسباب بھی تکوین پر قادر ہیں +

قولہ تعالیٰ انهم کانوا یسارعون فی الخیرات (ترجمہ یہ سب نیک کاموں میں دوڑتے تھے) - چونکہ یہ سابق کی علت کے موقع پر آیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ طاعات نعم دنیویہ کا بھی سبب ہو جاتی ہیں +

قولہ تعالیٰ - لا یحزنهم الفزع الاکبر (ترجمہ ان کو بڑی گھبراہٹ غم میں نہ ڈالے گی) اس سے وہ مقولہ ثابت ہوتا ہے کہ اہل اللہ کو فرح دائم میسر ہوتا ہے اور ان کو جو عظمت کے سبب دونوں عالم میں یا عقاب کا خوف دنیا میں ہوتا ہے وہ اس کے منافی نہیں کیونکہ وہ مقتضا عبدیت کا ہے

المتن قوله تعالی - وما ارسلناک الا رحمة للعلمین قال العبد الضعیف فیه وصول برکات اهل اللہ الی جمیع العالم ولو لم یقصد واکاشعة الشمس تفیض

قولہ تعالیٰ وما ارسلناک الا رحمة للعلمین (ترجمہ اور ہم نے آپ کو کسی بات کے دہلی نہیں بھیجا مگر دنیا جہان کے لوگوں پر مہربانی کرنے کیلئے) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مقبولین کے برکات

۱۶۲ الکلام فی اجابة الدعا فیه الخ
اجابت دعا کا مدار کلی طور پر اسباب پر نہیں ہوا ہے +

۱۶۳ طاعة کا سبب نعم دنیویہ ہونا

۱۶۴ الفرح الدائم لاهل اللہ تعالی

۱۶۵ عموم برکات اهل اللہ وان لم یقصدوا
اہل اللہ کے کمالات کا عام ہونا گو وہ قصد نہ کریں

والشمس غیر عالمة بها انتهی القول

بلا اون کے قصد کے تمام عالم کو پہونچتے ہیں جیسے آفتاب کی شعاعیں بدون اوس کے قصد وعلم کے سب کو پہونچتی ہیں

المتن قوله تعالی۔ وان ادری اقریب ام بعید قال العبد الضعیف فیه نفی علم الغیب عن اهل الله تعالی الذی یزعمه کثیر من الجهلة فی مشائخهم انتهی القول

قوله تعالی۔ وان ادری اقریب ام بعید (ترجمہ) اور نہیں جانتا ہوں میں کیا قریب ہے یا بعید ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل اللہ کو غیب کا علم نہیں جیسے بعض جہلاء اپنے پیروں کی نسبت اعتقاد کرتے ہیں۔

الحاشیة ومن باب الاشارة فی الایات ولقد اتینا ابراهیم رشده من قبل سل الجنید متی اتاه ذلك فقال حین لامنی قال افتعبدون من دون الله مالا ینفعکم شیئا ولا یضرکم فیه اشارة الی ان طلب المحتاج من المحتاج سفه فی رایه وضلة فی عقله فهمناها سلیمان فیه اشارة الی ان الفضل بید الله تعالی یؤتیه من یشاء ولا تعلق له بالصغر والکبر فکم من صغیر افضل من کبیر بکثیر وسخرنا مع داؤد الجبال یسبحن قیل کان علیه السلام یخلو فی الکهوف لذکره تعالی وتسبیحه فیشارکه فی ذلك الجبال ویسبحن معه وذکر بعضهم ان الجبال لکونها خالیة عن صنع الخلق جالیة بانوار قدرة الحق یحب العاشقون الخلوة فیها ولذا تحنث صلی الله علیه وسلم فی غار حراء واختار کثیر من الصالحین الانقطاع للعبادة فیها وایوب اذ نادی ربه انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین قال جعفر کان ذلك منه علیه السلام استدعاء للجواب من الحق سبحانه لیسکن الیه ولم یکن شکوی وکیف یشکو المحب حبیبه وکل ما فعل المحبوب محبوب وذا النون اذ ذهب مغاضبا فظن ان لن نقدر علیه قیل ان ذلك رشحة من دن خمر الدل وذکر ان مقام الدل دون مقام العبودیة المحضة لعدم فناء الارادة فیه ولذا نادی علیه السلام (لتدارك الدل السابق) لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظلمین ای حیث اخترت فی شرع ان ارید غیر ما اردت وذکر اذ نادی ربه رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین قیل انه علیه السلام اراد ولکن لا یصلح ان یکون محلا لانشاء الاسرار الالهیة الیه فان العارف متی کان فردا غیورا جدا من یلتجی الیه الصدیق ذرعه ویدعوننا رغبا فی لقائنا ورهبا من الاحتجاب عنا وکانوا لنا خاشعین قال ابو یزید الخشوع خمود القلب

اہل اللہ سے غیب کی نفی

عن الدعاوی وقیل الفناء تحت اذیال العظمة ورداء الکبریاء وما ارسلناک الا رحمة للعلمین اکثر الصوفیة قدست اسرارهم علی ان المراد من العالمین جمیع الخلق ویشترک الجمیع فی انه علیه الصلوٰة والسلام سبب لوجودهم بل قالوا ان العالم کله مخلوق من نوره صلے اللہ علیہ وسلم

تمت سورة الانبیاء

سورۃ الانبیاء تمام ہوئی

وسیتلوها سورة الحج

اور اس کے بعد سورۃ الحج

ان شاء اللہ تعالیٰ

آتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ

ملحقة من رسالة التائید

اضافہ از ترجمہ رسالہ تائید

المذکورة فی اخر التمهید

مذکورہ آخر تمہید

سورة الانبیاء

سورۂ انبیاء

قوله تعالیٰ ان الذین سبقت لهم منا الحسنیٰ ای سبقت محبتنا ایاه فی الازل (وهذا هو سابقة الاستعداد التی یقال فیه ان ابتداء المحبة من المحبوب)

قولہ تعالیٰ ان الذین سبقت لهم منا الحسنیٰ یعنی ہماری محبت اون کی سابقہ ازل میں سابق ہوئی اور یہی سابقہ استعداد ہے جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ محبت کی ابتدا محبوب کی

(جانب سے ہے)

انتهت ملحقة

اضافہ تمام ہوا

سورۃ الحج

قولہ تعالیٰ - وتری الناس سکاری وما ھم بسکاری الخ فیہ اصل لصحۃ الاصطلاح بتسمیۃ ما یشابہ السکر سکرا وظاھرہ انہ لیس لخصوصیۃ العذاب دخل فی ھذا التعبیر انتھی القول ✣

قولہ تعالیٰ وتری الناس سکاری وما ھم بسکاری (ترجمہ اور تجکو لوگ نشہ کی سی حالت میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے) اسمیں غیر سکر کو تشبیہاً سکر فرمادینے سے اوس اصطلاح کی اصل نکل آئی کہ بعض حالات باطنہ کو اسی مشابہت کے سبب سکر کہدیا جاتا ہے

سورۃ الحج

قولہ تعالیٰ - ذلک بان اللہ ھو الحق وانہ یحی الموتی الآیۃ ای ما ذکر من الصنع البدیع بسبب ان اللہ ھو الموجود الثابت الکامل فی ذاتہ وصفاتہ وبسبب انہ حکیم یفعل ما لو تاملوا فیہ لنالوا السعادۃ الابدیۃ ولولا ذلک لما فعل بل لما خلق العالم رأسا کذا فی الروح ملخصا قلت جعل کونہ تعالیٰ موجودا کاملا فی ذاتہ وصفاتہ سببا للخلق والصنع کالصریح فی اقتضاء صفاتہ للخلق لتظھر وتعرف وھذا عین ما قالہ الصوفیۃ من ان صفاتہ تعالیٰ بجمالھا اقتضت الظھور فخلق اللہ تعالیٰ الخلق ولکن الواجب ھھنا التنبہ علی امرین الاول ان السبب لیس ھو ھذا الاقتضاء وحدہ بل مع السبب الاخر من مصالح وحکم فی ما خلق وصرح بہ فی قولہ تعالیٰ وانہ یحی الموتی الآیۃ کما اشرت الیہ فی قولی وبسبب انہ حکیم الخ والثانی ان ھذا الاقتضاء لا یوجب الاضطرار

قولہ تعالیٰ - ذلک بان اللہ ھو الحق وانہ یحی الموتی (ترجمہ اس سبب سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہستی میں کامل ہے اور وہی بے جانوں میں جان ڈالتا ہے) حق تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے تصرفات بدیعہ کا سبب اپنی موجود اور کامل الذات والصفات ہونیکو فرمایا اور اس میں قریب قریب اوس کی تصریح ہوگئی جو صوفیہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ کی صفات بوجہ اپنے جمیل ہونے کے مقتضی ظہور کو ہوئیں اس سے اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا۔ لیکن اس مقام میں دو امر اور سمجھنے کے قابل ہیں ایک یہ کہ سبب تخلیق کا صرف یہی اقتضاء ظہور نہیں بلکہ اوس میں اور حکم ومصالح بھی ہیں اور انہ یحی الموتی میں اسی طرف اشارہ ہے دوسرے یہ کہ یہ اقتضاء درجۂ اضطرار میں نہیں بلکہ حق تعالیٰ کے افعال اختیاریہ کے اظہار کا داعی ہے ✣

لہ اقول فی سورۃ الحج وما بعدھا ما قلت فی الحاشیۃ علی عنوان سورۃ النساء فانظر ۱۲ منہ

بان یکون علۃ موجبۃ للخلق بل داعیا لہ تعالی الی اظہار افعالہ الاختیاریۃ فہم استقم ولا تزل الخ لا تضل۔

المتن قولہ تعالی۔ ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ہدی ولا کتاب منیر فی الروح المراد بالعلم العلم الضروری کما ان المراد بالہدی الاستدلال والنظر الصحیح والکتاب المنیر الوحی المظہر للحق قلت فدل علی تقسیم ما یتمسک بہ الی ثلثۃ اقسام ویعم العلم الضروری ای غیر الاستدلالی العلم الوجدانی والذوقی والکشفی والالہامی فثبت صحۃ ہذا القسم ما لم یعارضہ اقوی منہ

قولہ تعالی۔ ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ہدی ولا کتاب منیر (ترجمہ اور بعضے آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالی کے بارہ میں بدون واقفیت اور بدون دلیل اور بدون کسی روشن کتاب کے تکبر کرتے ہوئے جھگڑا کرتے ہیں۔)

روح المعانی میں ہے کہ علم سے مراد علم ضروری ہے اور ہدی سے استدلالی اور کتاب منیر سے وحی اور علم ضروری یعنی غیر استدلالی عام ہے علم وجدانی وذوقی وکشفی والہامی کو بھی سو اس قسم کے علم کا معتبر ہونا بھی ثابت ہوگیا البتہ جب اس سے اقوی علم اس کے معارض ہوگا اسوقت اس اقوے کو ترجیح ہوگی۔

علم کشفی کا معتبر ہونا ۱۶۹ صحۃ العلم الکشفی اذا لم یعارضہ اقوی منہ ۱۶۹

المتن قولہ تعالی۔ ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف فی الروح یدخل فیہ من یعبد اللہ تعالی طمعا فی الکرامات ومحمدۃ الخلق ونیل دنیاہم فان رای ذلک سکن الی العبادۃ وان لم یرہ ترکہا وتہاون فیہا خسر الدنیا بفقدان ما رجاہ والقبول والافتضاح عند الخلق والآخرۃ ببقائہ فی الحجاب عن مشاہدۃ الحق واحترقہ بنار البعد الخ

قولہ تعالی۔ ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف (ترجمہ اور بعض آدمی اللہ کی عبادت کرتا ہے کنارہ پر) روح میں ہے کہ اس میں وہ شخص بھی داخل ہوگیا جو خدا تعالی کی عبادت کرتا ہے اور مدح خلائق وغیرہ کی طمع پر کرتا ہے اگر اسکو حاصل ہوتا ہوا دیکھے تو عبادت میں نشاط ہوتی ہے ورنہ بیدلی اور سستی کرتا ہے اھ کیونکہ خیر اور فتنہ کا لفظ اپنے اطلاق سے اسکو بھی شامل ہے۔

کرامات سے دنیوی ثمرات کی طلب کی مذمت ۱۷۰ وہو طلب الکرامات وتکوحہا بالطاعات ۱۷۰

المتن قولہ تعالی۔ من کان یظن ان لن ینصرہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ فلیمدد الآیۃ فی الروح استظہر ابوحیان کون ضمیر ینصرہ عائدا علی من لانہ المذکور حقیقۃ

قولہ تعالی۔ من کان یظن ان لن ینصرہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ فلیمدد بسبب الی السماء ثم لیقطع فلینظر ہل یذہبن کیدہ ما یغیظ (ترجمہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ مخالفت کرکے

الضمیران یعود علی مذکور وھو قول مجاھد الی قولہ المعنی من کان یظن ان لن ینصرہ اللہ تعالی فیغتاظ ان ینتفاء نصرہ فلیحتل بما عظم حیلۃ فی نصر اللہ تعالی ایاہ ولیستفرغ جھدہ فی ایصال النصر الیہ فلینظر ھل یذھبن ذلک ما یغیظہ من انتفاء النصر وفیہ بین ھاتین العبارتین والغرض الحث علی الرضاء بما قسم اللہ تعالی وفیہ ایماء فی باب الاشارۃ فیہ اشارۃ الی حسن مقام التسلیم والرضاء بما فعل الحکیم جل جلالہ

اس بات کا خیال کرنا ہے کہ اللہ تعالی رسول کی دنیا و آخرت میں مدد نہ کریگا تو اس کو چاہیئے کہ ایک رسی آسمان تک تان لے پھر اسی رسی کے ذریعہ آسمان پر پہنچکر اگر ہو سکے، اسی وحی کو موقوف کرادے تو پھر (اب) غور کرنا چاہیئے کہ آیا اسکی (یہ) تدبیر اسکی ناگواری کی چیز کو یعنی وحی کو موقوف کر سکتی ہے۔

مجاہد کا قول یہ ہے کہ ینصرہ میں ضمیر مفعول کی من کیطرف راجع ہے اور معنی یہ ہیں کہ جو شخص یہ گمان کرے کہ حق تعالی رسول کی نصرت نہ کریگا خوش ہو تو تدبیر میں جان کھپا کر دیکھ لے کہ کیا اس سے اس کی ناگوار چیز جاتی رہے گی سو اس میں رضا کی ترغیب اور کراہتہ قضاء کی مذمت ہے۔

المتن قولہ تعالی۔ الم تر ان اللہ یسجد لہ من فی السمٰوٰت الی قولہ تعالی وکثیر من الناس دل قولہ وکثیر علی کون ھذہ السجدۃ من غیر العقلاء اختیاریۃ لانہ لو کان المراد السجود التسخیری فھو شامل للکل غیر مخصوص بالکثیر وبہ قالت الصوفیۃ واثبتوا فی الجمادات من الشعور ما یکفی للاختیار انتھی القول۔

قولہ تعالی الم تر ان اللہ یسجد لہ من فی السمٰوٰت الی قولہ وکثیر من الناس (ترجمہ اے مخاطب کیا تجکو یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ تعالے کے سامنے سب عاجزی کرتے ہیں جو کہ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت سے آدمی بھی) اس آیت میں کثیر من الناس فرمانا دلیل اسپر ہے کہ یہ سجدہ (انقیاد) غیر عقلاء کا بھی اختیاری ہو کیونکہ اگر سجدہ تسخیر یہ مراد ہوتا تو وہ تو عام ہے کثیر کی کیا تخصیص تھی۔

قولہ تعالی۔ وطھر بیتی للطائفین دل علی کون بعض المحامد مما یطلب للطالبین علی الشیخ مما یناسب التربیۃ انتھی القول

قولہ تعالی (ترجمہ۔ اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے اور قیام و رکوع و سجود کرنے والوں کے واسطے پاک کرنا) اس سے معلوم ہوا کہ طالب کی بعض ایسی خدمتیں جو تربیت کے مناسب ہوں شیخ کے ذمہ بھی ہوتی ہیں

قولہ تعالی ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب دل علی امرین الاول علی کون اصل محل التقوی ھو القلب والثانی علی مشروعیۃ تعظیم معالم الدین ودخل فیھا

قولہ تعالی ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب (ترجمہ اور جو شخص دین خداوندی کے ان یادگاروں کا پورا ادب رکھے گا تو ان کا یہ لحاظ رکھنا دل کے ساتھ ڈرنے سے ہوتا ہے۔ یہ دو امر پر دال ہے

آثار الانبیاء والاولیاء انتھی القول

یہ کہ معالم دین کی تعظیم (حد شرعی کے اندر) جیسیں انبیاء و اولیاء کے آثار بھی داخل ہو گئے مشروع ہے

المتن - قولہ تعالیٰ - ولکل امۃ جعلنا منسکا لیذکروا اسم اللہ فی الروح قال ابن عرفۃ ای مذھبا من طاعتہ تعالیٰ قلت ودخل فی عموم اللفظ اختلاف مسالک اھل الباطن مع الاتفاق علی المقصود وھو الذکر کما دل علیہ قولہ تعالیٰ لیذکروا اسم اللہ - انتھی القول

قولہ تعالیٰ - ولکل امۃ جعلنا منسکا لیذکروا اسم اللہ (ترجمہ اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی کرنا مقرر کیا تھا تاکہ وہ ان مخصوص چوپایوں پر اللہ کا نام لیں)

منسکا کی تفسیر ابن عرفہ نے کی ہے ای مذہبا من طاعتہ اور اس کے عموم میں اہل باطن کے مسالک کا باوجود اتحاد مقصود کے مختلف ہونا بھی داخل ہو گیا - اور لیذکروا اسم اللہ میں اس اتحاد مقصود کیطرف اشارہ ہو گیا

المتن قولہ تعالیٰ فکلوا منھا واطعموا القانع فی الروح عن التیسیر امر کلوا للاباحۃ وامر اطعموا للندب اھ قلت لکن اھتمام رسول اللہ بالاکل منھا یدل علی ندبہ والسر فیہ اظھار الرغبۃ فی ما ینسب الی اللہ تعالیٰ وعلی ھذا دل علی مطلوبیۃ الانتفاع بالمباحات اذا کان فیہ مثل ھذہ النیۃ انتھی القول

قولہ تعالیٰ - فکلوا منھا واطعموا القانع (ترجمہ تو تم خود بھی کھاؤ اور بے سوال اور سوالی کو بھی کھانے کو دو)

امر کلوا کو اباحت کے لیے اور امر اطعموا کو ندب کے لیے کہا گیا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قربانی کے گوشت سے کھانے کا اہتمام فرمانا ظاہرا اوس کے مندوب ہونیکی دلیل ہے اور راز اسمیں یہ ہے کہ جو چیز حق تعالیٰ کی طرف منسوب ہے اسمیں رغبت ظاہر کیجائے تو اس بنا پر مباحات سے منتفع ہونا جبکہ اوسمیں ایسی ہی نیت ہو مطلوب ٹھہرا -

المتن قولہ تعالیٰ ان اللہ یدافع عن الذین آمنوا فیہ جریان عادۃ اللہ فی الانتصار لاولیائہ -

قولہ تعالیٰ ان اللہ یدافع عن الذین آمنوا (ترجمہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے ہٹا دیگا)

اس میں حق تعالیٰ کی عادت کا بیان ہے کہ وہ اپنے مقبولین کے لیے انتقام لیتے ہیں -

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ - لکم فیھا منافع ای فی القرابین ومن منافعھا واسرارھا ما اشار الیہ الشیخ الاکبر محی الدین قدس سرہ کما فی الروح وفی نحر القرابین اتلاف ارواح عن تدبیر اجسام حیوانیۃ لتتغذی بھا اجسام انسانیۃ فتنظر ارواحھا الیھا فی حال تفریقھا فتذبرھا انسانیۃ بعد ما کانت تذبرھا ابلا وبقرا وھذہ مسئلۃ دقیقۃ لم یفطن لھا الا من نور

ایک یہ کہ اصل محل تقوے کا قلب ہے دوسرے

نفوس کا اصل محل قلب کا ہونا

اور ہر قربانی کا دراۃ ہونا

اصل اتحاد المسالک مع اختلاف المقصود

اتحاد مسالک مع اختلاف مقصود

سر الانتفاع بالمباحات

انتفاع بالمباحات کا راز

اولیاء اللہ کے لیے انتقام لینا

انتصار اللہ للاولیاء

الله تعالی بصیرۃ من اهل الله تعالیٰ انتهی القول

المتن قوله تعالیٰ ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیها اسم الله کثیرا۔ ان کان المراد فی ازمنة عدم انتساخها دل علی حکم تشریعیة وان کان المراد اعم منه دل علی حکم تکوینیة فهذه مطلوبة ایضا کالسابقة وقل من تفطن لها غیر الصوفیة فانهم صرحوا بها کثیرا وکلامهم کما قال الشیرازی ؎

در خانہ عشق از کفر ناگزیر ست
آتش کرا بسوز و گر بولهب بناشد

وقد صرح بکونها مطلوبة فی مواقع کثیرة من القرآن فقال تعالیٰ یضل به کثیرا ویهدی به کثیرا وغیر ذلک من الآیات

المتن قوله تعالیٰ۔ الذین ان مکناهم فی الارض الآیة فی الروح فیه اشارة الی حال اهل التمکین انهم مهدیون هادون فلا شطح عندهم ولا یضل احدہم ابدا تم ام

ترجمہ حاشیہ ۔۔۔ کہیں اور برے کاموں سے منع کریں) روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے اہل تمکین کے حال کیطرف کہ وہ ہادی مہدی ہیں اون کے یہاں شطحیات نہیں اور اون کے کلمات سے کوئی گمراہ نہیں ہوتا۔

قولہ تعالیٰ ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیها اسم الله کثیرا (ترجمہ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا ایک دوسرے سے زور نہ گھٹاتا رہتا تو نصاریٰ کے خلوت خانے اور عبادت خانے اور یہود کے عبادت خانے۔ اور وہ مسجدیں جنمیں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے سب منہدم ہو گئے ہوتے)

اگر آیت میں زمانہ ان کے غیر منسوخ ہونے کا ہو تب تو تشریعی حکمتوں پر دال ہے اور اگر ان کے منسوخ ہونے کے زمانہ کو بھی عام ہو (بجز مساجد کی) تو تکوینی حکمتوں پر دال ہے پس احکام تکوینیہ بھی مثل تشریعیہ کے مطلوب ہوں گے۔ دوسری آیت میں بھی اسکی تصریح ہے مثلاً یضل به کثیرا ویهدی به کثیرا

قولہ تعالیٰ۔ الذین ان مکناهم فی الارض اقاموا الصلوٰة الخ (ترجمہ یہ لوگ ایسے ہیں اگر ہم انکو دنیا میں حکومت دیدیں تو یہ لوگ نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور نیک کاموں کے کرنے کو

المتن۔ قوله تعالیٰ۔ فانها لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور اصل لما یقول الصوفیة من اثبات الابصار والاسماع للقلوب فان العمی فقد البصر عما من شانه ان یکون بصیرا +

قولہ تعالیٰ۔ فانها لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور (ترجمہ بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں)

اسمیں قلوب کے لئے ابصار و اسماع کا اثبات ہے

الحاشیة قوله تعالیٰ۔ وان یوما عند ربک کالف سنة فیه استیناس لما قال به اهل

الکشف من بسط الزمان وقبضہ فیمکن ان یکون الف سنۃ فی عالم الشہادۃ یوما فی عالم الغیب ویمکن عکسہ۔

المتن قولہ تعالی فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان فیہ جریان عادۃ اللہ تعالی باضمحلال الوساوس فلا یحتاج لہ الی تدابیر مستقل وھذا عین ما یقولہ المحققون من اھل التربیۃ۔

قولہ تعالی فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان (ترجمہ پھر اللہ شیطان کے ڈالے ہوئے شبہات کو نیست ونابود کردیتا ہے) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالی کی عادت جاری ہے کہ وساوس شیطانی خود بخود مضمحل ہوجاتے ہیں اس کے لیے مستقل تدبیر کی ضرورت نہیں اور یہی بعینہ قول ہے محققین اہل تربیت کا۔

المتن قولہ تعالی فاولئک لھم عذاب مھین فیہ اشارۃ الی ان العذاب الحقیقی ھو ما یھین العبد عند اللہ تعالی وان کان فی الظاھر فی نعیم وھو معنی ما قال الشیراز ؎ حدیث ھول قیامت کہ گفت واعظ شہر کنایتے ست کہ از روزگار ہجران گفت

قولہ تعالی فاولئک لھم عذاب مھین (ترجمہ تو ان کے لیے ذلت کا عذاب ہوگا) اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ عذاب حقیقی خدا تعالی کے نزدیک مطرود ومہان ہوجانا ہے گو ظاہر میں نعیم میں ہو اور یہی معنی ہیں عارف شیرازی کے اس قول کے ؎ حدیث ہول قیامت کہ گفت واعظ شہر کنایتے ست کہ از روزگار ہجران گفت

المتن قولہ تعالی وان جادلوک فقل اللہ اعلم بما تعملون فیہ اصل لطریق الصوفیۃ من ترک الجدال مع منکر الحق الذی لا یرید طلب الحق +

قولہ تعالی وان جادلوک فقل اللہ اعلم بما تعملون (ترجمہ اور اگر یہ لوگ آپ سے جھگڑا نکالتے رہیں تو آپ فرمادیجئے کہ اللہ تعالی تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے)

صوفیہ کا جو طریقہ ہے کہ کسی معاند سے جدال نہیں کرتے اس میں اسکی اصل ہے +

المتن قولہ تعالی واذا تتلی علیھم ایاتنا بینات الخ فیہ اشارۃ الی ذم المتصوفۃ الذین اذا سمعوا الآیات الرادۃ علیھم ظھر علیھم التجھم والبسور وھم فی زماننا کثیرون فانا للہ وانا الیہ راجعون +

قولہ تعالی واذا تتلی علیھم ایاتنا بینات الخ ترجمہ (اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں جو کہ خوب واضح ہیں سنائی جاتی ہیں تو تم ان کافروں کے چہروں میں برے آثار دیکھتے ہو) اس میں ان مدعیان تصوف کی مذمت ہے کہ جب ان کے سامنے اون کے رد کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو اونپر ناگواری کے آثار ظاہر ہوتے ہیں اور ایسے لوگ اس زمانہ میں کثرت سے ہیں +

المتن قوله تعالی وان یسلبهم الذباب شیئا لا یستنقذوه منه فیه تربیة المخاطب بما یناسب استعداده کما هو ظاهر من التمثیل وفی الرمز اشارة الی ذم الغالین فی اولیاء الله تعالی حیث یستغیثون بهم فی الشدة غافلین من الله تعالی وینذرون لهم النذور والعقلاء منهم یقولون انهم وسائلنا الی الله تعالی وانما ننذر لله عزوجل ونجعل ثوابه للولی ولا یخفی انهم فی دعواهم الاولی اشبه الناس بعبیدة الاصنام القائلین انما نعبدهم لیقربونا الی الله زلفی ودعواهم الثانیة لا باس بها لو لم یطلبوا منهم بذلک شفاء مریضهم او رد غائبهم ونحو ذلک والظاهر من حالهم الطلب ویرشد الی ذلک انه لو قیل انذروا لله تعالی واجعلوا ثوابه لوالدیکم فانهما احوج من اولئک الاولیاء لم یفعلوا اه

قوله تعالیٰ وان یسلبهم الذباب شیئا لا یستنقذوه منه (ترجمہ اور اگر اون سے کوئی کچھ چھین لے جائے تو اوس کو اس سے چھڑا نہیں سکتے) اسمیں دلالت ہے اسپر کہ مخاطب کی اصلاح میں اسکی فہم واستعداد کی رعایت رکھی جاوے چنانچہ اس تمثیل سے ظاہر ہے کہ اون کی فہم کے موافق لائی گئی۔ اور رمز میں ہے کہ اس میں اون لوگوں کی مذمت کی طرف اشارہ ہے جو اولیاء اللہ کے معاملہ میں غلو کرتے ہیں کہ اون سے مدد مانگتے ہیں اور اونکی منتیں مانتے ہیں۔

المتن قوله تعالی وجاهدوا فی الله حق جهاده من الروح شامل لجمیع انواع المجاهدة وفیها جهاد النفس وهو بتزکیتها باداء الحقوق وترک الحظوظ وجهاد القلب بتصفیته وقطع تعلقه عن الکونین وجهاد الروح بافناء الوجود وقد قیل وجوده ذنب لا یقاس به ذنب اه

قوله تعالیٰ - وجاهدوا فی الله حق جهاده (ترجمہ اور اللہ کے کام میں خوب کوشش کیا کرو جیسا کوشش کرنے کا حق ہے) روح میں ہے کہ یہ تمام انواع مجاہدہ کو شامل ہے اونمیں سے جہاد نفس بھی ہے اور وہ ادا حقوق وترک حظوظ سے اوس کا تزکیہ کرتا ہے اور اوس میں سے جہاد قلب بھی ہے اور وہ اوس کا تصفیہ ہے اور کونین سے اوس کا تعلق قطع کرنا اور اسمیں سے جہاد روح بھی ہے اور وہ ہستی کا فنا کرنا ہے۔

المتن قوله تعالی وما جعل علیکم فی الدین من حرج فیه من السهولة فی التربیة

قوله تعالیٰ - وما جعل علیکم فی الدین من حرج (ترجمہ اور تمپر دین میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی) اسمیں دلالت ہے سہولت فی التربیۃ پر۔

المتن قوله تعالی هو سماکم المسلمین فیه التلقیب لمن دخل فی الطریق بلقب حسن کما هو المعتاد فی بعض الصوفیة

قوله تعالیٰ - هو سماکم المسلمین (ترجمہ اس نے تمہارا لقب مسلمان رکھا پہلے بھی اور اس میں بھی) اسمیں بعض صوفیہ کے اوس معمول کی اصل ہے کہ جو

اذا لم یکن فیہ مفسدۃ من التفاخر والتفرد من اھل الحق

شخص طریق میں داخل ہوتا ہے اوسکو ایک اچھا لقب دیتے ہیں بشرطیکہ مقصود تفاخر اور اہل حق سے تفرد نہ ہو۔

تمت سورۃ الحج وتلیھا سورۃ المؤمنون ان شاء اللہ تعالیٰ

سورۃ الحج تمام ہوئی اور اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ مؤمنون آتی ہے

ملحقۃ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی اخر التمہید سورۃ الحج

اضافہ از ترجمہ رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید سورۃ الحج

قولہ تعالیٰ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ فاذا کان حال النبی والرسول ھذا فلا یحل للولی ان[191] یامن القاء الشیطان ولو لم یکن ماھرا لا ینبغی ان یعتمد علی شئی من واقعاتہ مالم یعرض علی شیخہ

قولہ تعالیٰ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ

توجب نبی اور رسول کا یہ حال ہے تو ولی کے لئے ممکن نہیں کہ القاء شیطانی سے مامون رہے اور اگر ماہر (یعنی اس بات کا سمجھنے والا کہ اس میں کیا اصل ہے اور کیا القاء ہے) نہ ہو تو اوسکو اپنے کسی واقعہ پر اعتماد نہیں کرنا چاہیئے تاوقتیکہ اپنے شیخ کے روبرو پیش نہ کرے ٭

[191] علی الاامن من القاء الشیطان ۱۲

القاء شیطان سے مامون نہ ہو۔

قولہ تعالیٰ - وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ ھو الذی یسمیہ[۱۹۲] المشائخ سیرا فی اللہ

قولہ تعالیٰ - وجاھدوا فی اللہ جھادہ (ترجمہ) یہ وہی ہے جس کا مشائخ سیر فی اللہ[۱۹۳] نام رکھتے ہیں (قرآن میں اس کو جہاد فی اللہ فرمایا گیا)

انتھت الملحقۃ

اضافہ تمام ہوا

سورۃ المؤمنون

سورۃ المؤمنون

المتن قولہ تعالیٰ - الذین ھم فی صلوتھم خاشعون دل صریحا علی مطلوبیۃ[۱۹۴] الخشوع واختص بھا الصوفیۃ وفی الروح الحق انہ شرط القبول لا الاجزاء انتھی القول

قولہ تعالیٰ - الذین ھم فی صلوتھم خاشعون (ترجمہ جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں) یہ آیت صراحۃً دال ہے خشوع[۱۹۴] کے مطلوب ہونے پر اور روح میں ہے کہ حق یہ ہے کہ یہ صحت صلوۃ کی شرط نہیں مگر قبول کی شرط ہے ٭

المتن قولہ تعالیٰ - والذین ھم عن اللغو معرضون فی الروح ھو ما لا یعتد بہ من الاقوال والافعال قلت ھو اصل[۱۹۵] لما علیہ اھل الطریق من المبالغۃ فی الورع

قولہ تعالیٰ - والذین ھم عن اللغو معرضون (ترجمہ - اور جو لغو باتوں سے برکنار رہنے والے ہیں) اسمیں اہل طریقت کے مبالغہ[۱۹۵] فی الورع کی تصریح ہے کہ وہ ایسے امور کو بھی ترک کر دیتے ہیں جن میں نہ ضرر ہو اور نہ نفع جیسا کہ مضر کو ترک کر دیتے ہیں ٭

المتن قولہ تعالیٰ - والذین ھم لفروجھم لحفظون فی الروح اشارۃ[۱۹۵] الی استیلائھم علی القوۃ الشھویۃ انتھی القول

قولہ تعالیٰ - والذین ھم لفروجھم لحفظون (ترجمہ اور جو اپنے شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں) روح میں ہے کہ اسمیں اشارہ[۱۹۵] ہے کہ وہ اپنی قوۃ شہویہ پر مستولی ہیں۔

المتن - قولہ تعالیٰ - ما ھذا الا بشر مثلکم دل علی ان المناسبۃ[۱۹۶] شرط کمال الفیض واھل الطریق یھتمون لہ اشد اھتمام

قولہ تعالیٰ - ما ھذا الا بشر مثلکم (ترجمہ یہ شخص بجز اس کے کہ تمہاری طرح کا ایک آدمی ہو اور کچھ نہیں ہے) یہ اس پر دال[۱۹۶] ہے کہ کمال فیض کی شرط مناسبت ہے اور اہل طریق اس کا بہت اہتمام کرتے ہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ - بہ جنۃ دل علی محمودیۃ حال یزعمھا[۱۹۶] المحجوبون جنونا ولا یکون الا

قولہ تعالیٰ - بہ جنۃ (ترجمہ جسکو جنون ہو گیا ہے) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا حال نہایت[۱۹۶] محمود ہے

۱۹۲ السیر فی اللہ
۱۹۳ السیر فی اللہ
۱۹۳ فروتنی و خشوع
۱۹۴ خشوع کا مطلوب ہونا
۱۹۴ اشتراط المناسبۃ لکمال الفیض
۱۹۴ محمودیۃ الحال و الفناء
۱۹۵ اھل الطریق و الورع
۱۹۵ الاشارۃ الی القوۃ الشھویۃ
۱۹۶ قوۃ شہویہ کو مغلوب کرنا
۱۹۶ اشتراط المناسبۃ لکمال الفیض
۱۹۶ محمودیت حال و فنا
۱۹۶ محمودیت حالت

بکمالی الفناء فدل علی مطلوبیته — جسکو محجوبین جنون سمجھیں اور یہ کمال فنا سے حاصل ہوتا ہے پس آیت اوسکے مطلوب ہونے پر دال ہے۔

المتن قوله تعالیٰ ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا فیه اصل لعادة بعض[۱۹۵] اهل الطریق من عذرهم عن الدعاء لبعض الناس لما یکشف لهم من عدم نفع الدعاء لهم

قوله تعالیٰ۔ ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا (ترجمہ اور مجھ سے کافروں کے بارہ میں کچھ گفتگو مت کرنا) اسمیں اصل ہے بعض اہل[۱۹۶] طریق کی اس عادت کی کہ بعض لوگوں سے دعا کرنے کے متعلق عذر کر دیتے ہیں کہ اون کے لیے دعا کا نافع نہونا کشف سے معلوم ہو جاتا ہے۔

۱۹۵ بعض اہل الکشف عن الدعا لبعض الناس — بعض اہل کشف کا بعض کے لیے دعا سے عذر کرنا ۱۹۵

المتن قوله تعالیٰ کلوا من الطیبات فی الروح المراد بالطیبات علی ما اختاره شیخ الاسلام وغیره ما یستطاب ویستلذ من مباحات المآکل والفواکه والامر للاباحة والترفیه وفیه ابطال الرهبانیة التی ابتدعتها النصاریٰ اھ

قوله تعالیٰ۔ کلوا من طیبات (ترجمہ تم تفسیر چیزیں کھاؤ) ای من المستلذات اسمیں رہبانیت[۱۹۹] کا ابطال ہے جس میں بعض غلاۃ مبتلا ہیں۔

۱۹۹ ابطال رہبانیت ۱۹۹

المتن قوله تعالیٰ۔ انحسبون انما نمدهم به من مال وبنین نسارع لهم فی الخیرات دل علی انه لا ینبغی الاغترار بنعم الله تعالیٰ الحسیة کذلک لا ینبغی عدم الاغترار بالنعم الباطنیة من الاحوال والمواجید فقد تکون استدراجا

قوله تعالیٰ انحسبون انما نمدهم به من مال وبنین نسارع لهم فی الخیرات (ترجمہ کیا یہ لوگ یوں گمان کر رہے ہیں کہ ہم جو کچھ انکو مال اولاد دیئے چلے جاتے ہیں تو ہم ان کو جلدی جلدی فائدہ پہونچا رہے ہیں اس میں نعم ظاہرہ سے دھوکا نہ کھانے کا ذکر ہے) اسی قیاس پر نعم باطنہ سے دھوکا نہ کھانا چاہیئے جیسے احوال و مواجید سے کیونکہ وہ کبھی استدراج ہوتا ہے۔

۲۰۰ عدم الاغترار بالاحوال والمواجید — احوال کا مجید پر دھوکا نہ کھانا

المتن قوله تعالیٰ۔ والذین یؤتون ما آتوا وقلوبهم وجلة فیه[۲۰۱] سوء الظن بنفسه وکانه لازم للطریق

قوله تعالیٰ والذین یؤتون ما آتوا وقلوبهم وجلة (ترجمہ اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل اسطے خوف زدہ ہوتے ہیں) اسمیں اسکی تعلیم ہے کہ اپنے اعمال[۲۰۱] اور نفس پر کبھی مطمئن نہ ہو۔

۲۰۱ التخوف علی نفسه وعمله — اپنے نفس و عمل پر بیباک گمان نہ ہونا

المتن قوله تعالیٰ۔ مستکبرین به فی الروح ای بالبیت الحرام والباء للسببیة وسوغ هذا الاضمار مع انه لم یجر له ذکر اشتهار استکبارهم وافتخارهم بانهم خدام البیت

قوله تعالیٰ۔ مستکبرین به ترجمہ تکبر کرتے ہوئے ای بالبیت الحرام۔ یہ قریش کی شان میں ہے کہ وہ بیت اللہ کے خادم ہونے پر فخر کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ فضائل[۲۰۲] اور خصوص اضافیہ پر کہ ہم

ام دل علی ذم الافتخار بالفضائل لاسیما الاضافیۃ منہا کالتنا من اولاد فلان او خدام قبر فلان او حمال تبرکات فلان

فلاں بزرگ کی اولاد ہیں یا فلاں مزار کے خادم ہیں یا فلاں فلاں تبرکات کے حامل ہیں یا فلاں سلسلہ میں داخل ہیں فخر کرنا مذموم ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ ولو اتبع الحق اھواءھم لفسدت السموات والارض الخ فیہ اصل لعادۃ اھل الطریق حیث لا یتبعون اھواء المریدین وآراءھم وانما یتبعون الحکمۃ والمصلحۃ لھم۔

قولہ تعالیٰ - ولو اتبع الحق اھواءھم لفسدت السموات والارض الخ ترجمہ اور اگر دین حق ان کے خیالات کے تابع ہو جاتا تو تمام آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں سب تباہ ہو جاتے۔ اس میں اہل طریق کے اس معمول کی اصل ہے کہ وہ مریدین کی خواہشوں اور فرمائشوں کا اتباع نہیں کرتے بلکہ حکمت اور مصلحت کا اتباع کرتے ہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ - ام تسالھم خرجاً فیہ ذم لطلب المال ممن یسعی لاصلاحہ فانہ یخل بالمقصود الدینی

قولہ تعالیٰ - ام تسالھم خرجاً ترجمہ یا آپ ان سے کچھ آمدنی چاہتے ہیں۔ اس شخص کی اصلاح میں سعی کیجاوے اوس سے مال طلب کرنیکی اسمیں مذمت ہے۔ کہ یہ اس مقصود دینی میں مخل ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ - ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ ھذا ھو المعاملۃ مع العوام من الصفح عن سوء ادبھم واما الخواص فالمعاملۃ معھم مذکورۃ فی الحجرات من تعلیم الادب والاحترام

قولہ تعالیٰ ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ (ترجمہ آپ ان کی بدی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کردیا کیجئے جو بہت ہی اچھا ہو) بے ادبیوں کیطرف التفات نہ کرنا یہ معاملہ عوام وجاہت کے ساتھ ہے اور خواص و متعلقین کے ساتھ کہ اون کی تادیب کی جاوے سورۂ حجرات میں مذکور ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ - وقل رب اعوذ بک من ھمزات الشیاطین فیہ امکان وقوع الوساوس للمنتہی فکیف بمن ھو قبلہ فقطعھا المتبدی۔

قولہ تعالیٰ - وقل رب اعوذ بک من ھمزات الشیاطین ترجمہ اور آپ یوں دعا کیجئے کہ اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منتہین کو بھی وساوس آتے ہیں تو مبتدی اون کے قطع ہونے کی توقع کیسے کرسکتا ہے

المتن قولہ تعالیٰ - فلا انساب بینھم فی الروح قیل ھو رای ھذا الحکم خاص بھم ای بالکفار کما یقتضیہ سیاق

قولہ تعالیٰ - فلا انساب بینھم (ترجمہ باہمی رشتے ناتے اس روز نہ رہیں گے) چونکہ یہ کفار کے حق میں ہے اور وعید میں مفہوم مخالفت معتبر ہے

ذم الافتخار بالفضائل ۲۰۲

افتخار بالفضائل کی مذمت ۲۰۲

عدم اتباع اھواء المریدین ۲۰۳

مریدوں کی فرمائشوں کا اتباع نہ کرنا ۲۰۳

ذم طلب المال ممن یسعی لاصلاحہ ۲۰۴

مریدسے مال کا طلب کرنے کی مذمت ۲۰۴

الامر بمعاملۃ العوام بالصفح والخواص بالتادیب ۲۰۵

عوام سے درگزر کرنا اور خواص کو ادب سکھانا ۲۰۵

الامر بالاستعاذۃ من وساوس الشیطان ۲۰۵

وساوس شیطانی سے پناہ مانگنا ۲۰۵

عدم قطع الوساوس حتی عن المنتہی ۲۰۶

منتہی کے بھی وساوس کا قطع نہ ہونا ۲۰۶

الآیۃ (فان المذکور فی السابق ھم الکفار) اھ ولما کان مفھوم المخالف معتبر فی الوحید دل علی کون النسب نافعا للمؤمنین ولکن ایقاس علیہ النسب المعنوی من اھل الصلاح والتقوی وبہ حکم اھل الطریق۔

اس سے معلوم ہوا کہ اہل ایمان کو نسبت الی المقبولین خواہ صوری ہو یا معنوی نافع ہوگی اور بزرگوں نے سلسلہ کے برکات میں اسکی تصریح کی ہے۔

المتن قولہ تعالی۔ انہ کان فریق من عبادی فی الروم تعلیل لما قبلہ من الزجر عن الدعاء وفیہ تسخط عظیم لفعلھم ذلک اھ فدل علی عظم شان اولیاء اللہ وان عداوتھم والعناد بھم من موجبات السخط والنار انتھی قولہ

قولہ تعالی۔ انہ کان فریق من عبادی ترجمہ (میرے بندوں میں ایک گروہ تھا) چونکہ یہ ماقبل کی علت ہے اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کی بڑی شان ہے اور ان سے عداوت کا انجام نار ہے +

المتن قولہ تعالی افحسبتم انما خلقناکم عبثا فیہ رد علی اعتقاد الاباحۃ فان نفی التکلیف یستلزم العبث کما ھو ظاھر

قولہ تعالی۔ افحسبتم انما خلقناکم عبثا ترجمہ۔ (ہاں تو کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تمکو یوں ہی مہمل پیدا کر دیا ہے) اسمیں اعتقاد اباحۃ کا صریحًا رد ہے کہ نفی تکلیف سے عبثیت صاف لازم ہے۔

تمت سورۃ المؤمنون وستلیھا سورۃ النور انشاء اللہ تعالی

سورۃ المومنون تمام ہوئی آگے سورۂ نور آتی ہے انشاء اللہ تعالی

ملحقۃ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی اخر التمھید سورۃ المؤمنون

اضافہ از ترجمہ رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید سورۃ المومنون

قولہ تعالی فتعالی اللہ الملک الحق عن الاوھام والظنون والافکار العقول والعلوم

قولہ تعالی۔ فتعالی اللہ الملک الحق۔ یعنی برتر ہے وہموں اور گمانوں سے اور فکروں سے اور عقلوں سے اور علموں سے

انتهت الملحقات
سورۃ النور

المتن قوله تعالٰی۔ ولا تاخذکم بهما رأفة فی دین الله الخ یوخذ منه[۲۱۰] ان بعض الجنایات یضر فیها الرعایة وان کان وجه الضرر مختلفا فی آحادها وهو اصل لعدم التسامح وعدم الصفح عن المرید فی بعض الافعال وان کان کون الجنایة من هذا النوع اجتهادیا۔

قولہ تعالٰی ولا تاخذکم بهما رأفة فی دین اللہ (ترجمہ اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنا چاہیئے) اس سے ماخوذ ہوتا ہے کہ بعض خطاؤں[۲۱۱] میں رعایت مضر ہے اور یہ اصل ہے مشائخ کے اس معمول کی کہ مرید کی بعض غلطیوں میں تسامح نہیں فرماتے۔

۲۱۱ کون الجنایة مضرا فی بعض الجنایات بعض کا جنایہ ہونا بعض میں مضر رعایت کا مضر ہونا

المتن قوله تعالٰی ولیشهد عذابهما طائفة من المؤمنین فی الروح اشارة الی انه ینبغی للشیخ[۲۱۲] اذا اراد تادیب المرید وکسر نفسه الامارة ان یؤدبه بحضرة طائفة من المریدین الذین لا یحتاجون الی التادیب ومن ههنا قال ابوبکر بن طاهر لا یشهد مواضع التادیب الا من لا یستحق التادیب وهم طائفة من المومنین لا المومنون اجمع اه قلت نعم لو کان المصلحة تقتضی تنبیه بعض من یستحق التادیب لکن غض البصر عنه بمصلحة استحسن ان یحضر فی هذه المواضع انتهی القول

قولہ تعالٰی ولیشهد عذابهما طائفة من المؤمنین (ترجمہ اور دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیئے) روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ شیخ[۲۱۳] جب کسی مرید کی تادیب کرنا چاہے اور اس کے نفس کا توڑنا مقصود ہو تو مناسب ہے کہ مریدوں کے مجمع میں ہو (کہ اسکی بھی شکستگی ہے اور دوسروں کو بھی عبرت)

۲۱۲ التادیب فی المجمع مجمع میں تادیب کرنا

المتن قوله تعالٰی۔ الزانی لا ینکح الا زانیة الی قوله وحرم ذلک علی المؤمنین وقوله تعالٰی الخبیثات للخبیثین الخ فی الروح اشارة الی انه لا ینبغی[۲۱۴] للاخیار معاشرة الاشرار ع ان الطیور علی اشباهها تقع انتهی القول

قولہ تعالٰی الزانی لا ینکح الا زانیة الی قولہ وحرم ذلک علی المؤمنین وقولہ تعالٰی الخبیثات للخبیثین الخ (ترجمہ گندی عورتیں گندے مردوں کے لائق ہوتی ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لائق ہوتے ہیں ستھری عورتیں ستھرے مردوں کے لائق ہوتی ہیں اور ستھرے مرد ستھری عورتوں کے لائق ہوتے ہیں) روح میں ہے

۲۱۳ فائدة فی نظائر هذا للاخیار مع الاشرار برے لوگوں کے ساتھ اچھوں کے تعلق کی نظیر

اضافہ تمام ہوا
سورۃ النور

کہ اس میں اشارہ ہے کہ اخیار کو اشرار سے میل جول نہ رکھنا چاہیئے۔

المتن قوله تعالیٰ۔ ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا ای وان تابوا وهو مذهب الحنفیة وفیه اشارة علی هذا المذهب الی اصل ما هو عادة بعض المشائخ من قطع التعلق من بعض المریدین علی بعض جنایاتهم بعد العفو انهم لا یقصرون فی نصحهم و یرشدونهم الی شیخ اخر یتوقع الملائمة بینهما انتهی القول

قولہ تعالیٰ۔ ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا (ترجمہ) اور ان کی کوئی گواہی کبھی قبول مت کرو) باوجود توبہ کے ہمیشہ کے لیئے یہ عدم قبول شہادت جیسا کہ امام صاحب کا مذہب ہے بعض مشائخ کی اوس عادت کی اصل ہے کہ بعض جنایات پر عفو کر دینے کے بعد بھی اُن سے خاص تعلق نہیں رکھتے ہاں اون کی خیر خواہی میں اور دوسرے کامل کا پتہ دینے میں جہاں مناسبت کی اُمید ہو اور اس کی طرف رجوع کرنے کے لیے مشورہ دینے میں کمی نہیں کرتے

بعض احوال میں مرید سے خاص تعلق نہ رکھنا

المتن قوله تعالیٰ۔ لا تحسبوه شرا لکم بل هو خیر لکم فی الروح اشارة الی انه لا ینبغی لمن یشنع علیه المنکرون من المشائخ ان یحزن من ذلک ویظنه شرا له فانه فیه موجب لترقیه انتهی القول

قولہ تعالیٰ۔ لا تحسبوه شرا لکم بل هو خیر لکم ترجمہ (اسکو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہی بہتر ہے) روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ شیوخ کو اس بات پر محزون ہونا چاہیئے کہ منکرین اُن کی سابقہ تشنیع و انکار سے پیش آویں کہ اس سے ترقی ہوتی ہے۔

منکرین کے سبب محزون ہونا

المتن قوله تعالیٰ ولولا اذ سمعتموه ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسهم خیرا هو صریح فی شدة التثبت فی الاخبار والاحتیاط البلیغ فی ذلک وهذا کالعادة اللازمة لاهل الله فحسن الظن بالناس ولو تاویلا بعید

قولہ تعالیٰ۔ ولولا اذ سمعتموه ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسهم خیرا (ترجمہ جب تم لوگوں نے یہ بات سنی تھی تو مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں نے اپنے آپس والوں کے ساتھ نیک گمان کیوں نہ کیا) اسمیں صریح تاکید ہے کہ خبروں میں سخت احتیاط و تحقیق سے کام لینا چاہیئے اور یہ اہل اللہ کی عادت لازمہ ہے کہ بعید سے بعید احتمال پر بھی حسن ظن ہی کرتے ہیں

لوگوں سے حسن ظن رکھنے میں مبالغہ

المتن قوله تعالیٰ۔ ولولا اذ سمعتموه قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بهذا۔ اشارة الی الاهتمام فی الادب

قولہ تعالیٰ۔ ولولا اذ سمعتموه قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بهذا۔ ترجمہ (اور تمنے جب اسکو سنا تھا تو یوں کیوں نہ کہا کہ ہم کو زیبا نہیں کہ ایسی بات مُنہ سے بھی نکالیں) چونکہ اس قصہ میں علاوہ عام گناہ تہمت کے خاص یہ بات بھی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ سے تعرض تھا اور زیادہ انکار کا

اہتمام البلیغ فی احترام اہل الشیخ

والاحترام مع اهل بیت الشیخ وان ایذاءهم اشد من ایذاء غیرهم وان کان نفس القبح یشملهما

سبب یہی ہے تو اس بنا پر یہ اسپر دال ہے۔ کہ شیخ کے اہل وعیال کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ ادب واحترام سے پیش آنا چاہئے اور ان کو ایذا پہونچانا دوسروں کی ایذا سے زیادہ قبیح ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ ما زکی منکم من احد ابدا اصریح فی ان المناط هو الفضل لا السعی المحض

قولہ تعالیٰ۔ ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ ما زکی منکم من احد ابدا ترجمہ (اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی پاک صاف نہ ہوتا)۔ تصریح ہے کہ مدار کار فضل ہے نہ کہ سعی ومجاہدہ +

المتن۔ قولہ تعالیٰ ولا یأتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربی الآیۃ فی الروح اشارۃ الی انہ ینبغی للشیوخ والاکابر ان لا یحجروا اصحاب العثرات واهل الزلات من المریدین وان لا یقطعوا احسانهم وفیوضاتهم عنهم انتهی القول

قولہ تعالیٰ۔ ولا یأتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربی الخ ترجمہ اور جو لوگ تم میں سے بزرگی اور وسعت والے ہیں وہ اہل قرابت کو اور مساکین کو اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں) روح میں ہے کہ اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ بزرگوں کو مناسب ہے کہ مریدوں کی لغزشوں پر اپنے فیوض کو بند نہ کر دیں

المتن قولہ تعالیٰ ذالک ازکی لهم فی الروح ای ما ذکر من الغض والحفظ اطهر من دنس الریبۃ وانقع من حیث الدین والدنیا فان النظر برید الزنا وفیہ من المضار الدینیۃ والدنیویۃ ما لا یخفی ام قلت انہ اصل للاتقاء من مواضع التهم واصل لسد مقدمات ما لا یرضی وهو باب عظیم من تعلیم السلوک

قولہ تعالیٰ۔ ذالک ازکی لهم ترجمہ (یہ ان کے لیے زیادہ صفائی کی بات ہے) چونکہ ذلک میں غض بصر بھی داخل ہے جو مقدمات زنا سے ہے پس اس میں افعال غیر مرضیہ کے مقدمات کا انسداد ہے اور یہ تعلیم سلوک کا ایک باب عظیم ہے +

المتن قولہ تعالیٰ ولا یبدین زینتهن الا لبعولتهن الخ فی الروح الاشارۃ بامر النساء بعدم ابداء الزینۃ الا من استثنی الی انہ لا ینبغی لمن تزین بزینۃ الاسرار ان یظهرها بغیر المحارم ومن لم

قولہ تعالیٰ۔ ولا یبدین زینتهن الا لبعولتهن ترجمہ (اور اپنی زینت کو ظاہر نہ ہونے دیں مگر اپنے شوہروں پر) اس کی نظیر ہے کہ زینۃ اسرار کو اس کے نامحرم (یعنی) اہل سے پوشیدہ رکھنا چاہیئے +

لیترھا عن الاجانب ۱۲

المتن قولہ تعالیٰ۔ اللہ نور السمٰوٰت والارض فی الروح عن الغزالی قدس سرہ ان النور یرجع الی الظھور والاظھار والظلمۃ اشد من کلتم العدم وفی مقابلتہ الوجود وھو النور فالوجود الحق ھو اللہ تعالیٰ کما ان النور الحق ھو اللہ عزوجل وفسر النور فی ھذہ الآیۃ بذلک ثم اشار الی وجہ الاضافۃ الی السمٰوٰت والارض بقولہ لاینبغی ان یخفی علیک ذلک بعد ان عرفت انہ تعالیٰ ھو النور ولا نور سواہ ثم عرفت ان السموت والارض مشحونۃ نوراً الخ ثم قال صاحب الروح وھذا منزع صوفی وانت تعلم انہ مما لا یھتدی الیہ بنور الاستدلال بل ھو طور وراء طور العقل لا یھتدی الیہ الا بنور اللہ عزوجل اھ قلت حاصل وجہ الاضافۃ ان النور ھو الوجود وکل ما فی السموات والارض متصف بالوجود فالمعنی اللہ وجود السموات والارض وھو حاصل مسئلۃ وحدۃ الوجود فالآیۃ اذن دالۃ علیھا بنحو من الدلالۃ واللہ اعلم۔

قولہ تعالیٰ۔ اللہ نور السمٰوٰت والارض

ترجمہ (اللہ تعالیٰ نور دینے والا ہے آسمانوں اور زمین کا)

امام غزالی نے نور کی تفسیر ظاہر بنفسہ ومظہر لغیرہ سے کرکے اس کا مصداق وجود کو ٹھیرایا ہے تو نور السمٰوات والارض کے معنی وجود السموات والارض ہوئے اور حاصل مسئلہ وحدۃ الوجود کا یہی ہے۔

وحدۃ الوجود ۲۲۲

المتن قولہ تعالیٰ مثل نورہ کمشکوٰۃ فی الروح عن حقائق السلمی عن ابی سعید الخراز المشکوٰۃ جوف محمد صلی اللہ علیہ وسلم والزجاجۃ قلبہ الشریف والمصباح النور الذی فیہ اقلت وکذا یقال فی المومن المخلص المستغید فی الکمال منہ صلی اللہ علیہ وسلم کما فی الروح ایضاً عن حقائق السلمی مثل نورہ فی عبدہ المخلص الخ وکما یدل علیہ الحدیث الذی سیاتی (۱۲) اخرج الامام احمد فی مسندہ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القلوب اربعۃ قلب اجود فیہ مثل السراج یزھر وفیہ اما القلب الاجود

قولہ تعالیٰ۔ مثل نورہ کمشکوٰۃ

ترجمہ (اسکی نور کی حالت عجیبہ ایسی ہے جیسے ایک طاق ہے اس میں ایک چراغ ہے وہ چراغ ایک قندیل میں ہے) مشکوٰۃ اشارہ ہے مومن مخلص کے جوف کی طرف اور زجاجہ قلب کی طرف اور مصباح نور قلب کی طرف اور شجرہ زیتونہ وحی وقرآن کیطرف جس سے قلب منور ہے اور جو کہ باعتبار اصل کے عالم غیب میں سے ہونے کے سبب مقید بالجہت نہیں اور وہ غایت وضوح سے بدون ایضاح ظاہر ہوا چاہتا ہے اور ایضاح سے اور زیادہ واضح ہوجاتا ہے +

مومن کے قلب مزاج کی فضیلت ۲۲۳

مصباح قلب المومن ۲۲۳

فقلب المومن مراجه فیه نورہ الحدیث وشبہ نفس القرآن بالشجرۃ المبارکۃ لشیاط اصلہا وتشعب فروعہا وتادیہا الی ثمرات لا نہایۃ لہا وروی محی السنۃ عن الحسن وابن زید الشجرۃ المبارکۃ شجرۃ الوحی یکاد زیتہا یضیئ لکاد حجۃ القرآن تتضح وان لم تقرأ والمعنی علی ماذکر فی انسان العین یکاد سر القرآن یظہر للخلق قبل دعوۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم وفیہ مسحۃ من معنی قولہ ؎

رق الزجاج ورقت الخمر فتشابہا وتشاکل الامر فکانما خمر ولا قدح ؛ وکانما قدح ولا خمر ؛

ومنہ وصفت الشجرۃ بکونہا لا شرقیۃ ولا غربیۃ اھ

المتن قولہ تعالی۔ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع فی الروح قال ابو حیان الظاہر انہا مطلقۃ تصدق علی المساجد والبیوت التی تقع فیہا الصلاۃ والعلم وجوز ان یراد بہا صلاۃ المومنین او ابدانہم بان تشبہ صلاتہم الجامعۃ للعبادات القولیۃ والفعلیۃ او ابدانہم المحیطۃ بالانوار بالبیوت المذکورۃ اعنی المساجد ثم رسیتعار اسمہا لذلک وتعقب بانہ لا حسن فیما ذکروا ظنک لا تکتفی بہذا المقدار من الجرح والمراد بالاذن الامر وبالرفع التعظیم ای امر سبحانہ بتعظیم قدرہا وروی ہذا (ای تفسیر الرفع) عن الحسن والضحاک اھ قلت وفیہ دلالۃ علی ہذا التقریر علی عظم قدر الخانقاہ فی الذکریۃ وتعظیم قدرہا باداء حقہا الموضوعۃ لہ من الذکر والمراقبۃ۔

قولہ تعالیٰ۔ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع (ترجمہ وہ ایسے گھروں میں ہیں جنکی نسبت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ انکا ادب کیا جائے یقول ابوحیان بیوت عام ہے مساجد اور مدارس اور خانقاہوں کو اور رفع سے مراد انکی تعظیم قدر پس اس بنا پر اسمیں خانقاہوں کی فضیلت ہے جو ذکر کے لئے موضوع ہیں اور ان کی تعظیم قدر یہ ہے کہ انکا حق ادا کیا جاوے یعنی جس غرض کے لئے وہ موضوع ہیں وہ عمل میں لائی جاوے۔

المتن قولہ تعالی رجال لا تلہیہم تجارۃ الخ فی الروح یدخل فی عمومہ الذین حصل لہم الذکر القلبی ورسخ فی قلوبہم بحیث لا یغفلون عنہ سبحانہ فی حال من الاحوال اھ قلت ہو اصل لمقام یسمی بملکۃ یاداشت ومقام یسمی بخلوت در انجمن۔

قولہ تعالیٰ۔ رجال لا تلہیہم تجارۃ (ترجمہ جنکو اللہ تعالیٰ کی یاد سے نہ خرید غفلت میں ڈالتی ہے نہ فروخت) یہ اصل ہے ملکہ یاداشت وخلوت در انجمن کی۔

المتن قولہ تعالی اعمالہم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماء الخ وکذلک حال المغرورین فی الطریق یحسبون اعمالہم حقائق وانما

قولہ تعالیٰ۔ اعمالہم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماء (ترجمہ ان کے اعمال ایسے ہیں جیسے ایک چٹیل میدان میں چمکتا ہوا ریت کہ پیاسا اسکو پانی

فضیلۃ الخانقاہ ۲۲۴ فضیلت خانقاہوں کی

الخلوۃ فی الملا ۲۲۵ خلوت در انجمن

الخلع فی الطریق ۲۲۶ طریق میں کپڑے اتارنا

هی مخایل تظهر عند الامتحان تحقیقًا او موتًا

خیال کرتا ہے) یہی حالت ہے معذورین طریق کی کہ اپنے اعمال کو حقائق سمجھتے ہیں حالانکہ وہ محض خیالات ہیں جنکی حقیقت امتحان یا موت کے وقت معلوم ہو جاتی ہے۔

المتن قوله تعالیٰ۔ ومن لم یجعل الله له نورا فما له من نور۔ فی الروح قیل الله اشارة لما ورد فی حدیث خلق الله تعالیٰ الخلق فی ظلمة ثم رش علیهم من نوره فمن اصابه منه اهتدی ومن اخطأه ضل اه قلت حاصله ان من لا استعداد له لا اعداد له۔

قوله تعالیٰ۔ ومن لم یجعل الله له نورا فما له من نور (ترجمہ اور جسکو اللہ ہی نور نہ دے اسکو نور نہیں) یہ اصل ہے اسکی کہ جسمیں استعداد نہیں اسمیں فعل نہیں۔

فائدہ ۲۲۶ لا اعداد ولا استعداد

بدون استعداد روح کا تعلق نہیں

المتن قوله تعالیٰ۔ کل قد علم صلاته وتسبیحه فی الروح قال غیر واحد یجوز ان لا یکون هناك استعارة والعلم علی حقیقته ویراد به مطلق الادراك وبالصلاة والتسبیح ما الهمه الله عز وجل کل واحد من الدعاء والتسبیح المخصوصین به ولا بعد فی هذا الا لهام اه واهل الکشف لا یستبعدون ذلك من الجمادات ایضا۔

قوله تعالیٰ۔ کل قد علم صلاته وتسبیحه (ترجمہ سب کو اپنی اپنی دعا اور تسبیح معلوم ہے) اگر اسکو حقیقت پر محمول کیا جاوے جیسا کہ ظاہر بھی ہے تو اس سے جمادات وحیوانات کے لئے بھی ادراک اور دعا و تسبیح کا اثبات ہوتا ہے اور اہل کشف اسمیں کچھ بھی استبعاد نہیں سمجھتے۔

فائدہ ۲۲۸ اثبات الادراك والتسبیح لحقیقین

جمادات وغیرہ میں ادراک وتسبیح کا حقیقۃً ہونا

المتن قوله تعالیٰ۔ ویقولون امنا بالله وبالرسول الآیات فی الروح اشارة الی احوال المنکرین فی القلب علی المشایخ واحوال المصدقین بهم قلبا وقالبا اه۔

قوله تعالیٰ۔ ویقولون امنا بالله وبالرسول واطعنا ثم یتولی فریق منهم الخ (ترجمہ اور یہ لوگ دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور رسول پر ایمان لے آئے اور حکم مانا پھر انمیں کا ایک گروہ سرتابی کرتا ہے)

فائدہ ۲۲۹ نظیر انکار علی المشایخ بالقلب

دل میں مشائخ کا انکار رکھنے والوں کی نظیر

اسمیں ان لوگوں کے حال کی طرف بھی اشارہ ہے جو دل سے مشایخ پر انکار کرتے ہیں اور زبان سے باتیں بناتے ہیں

المتن قوله تعالیٰ۔ فان تولوا فانما علیه ما حمل وعلیکم ما حملتم فیه ان الشیخ لا ینبغی له التصدی لمن اعرض وانما علیه البلاغ فحسب

قوله تعالیٰ۔ فان تولوا فانما علیه ما حمل وعلیکم ما حملتم (ترجمہ پھر اگر تم لوگ روگردانی کروگے تو سمجھ رکھو رسول کے ذمہ وہی ہے جسکا ان پر بار رکھا گیا ہے) اسمیں دلالت ہے اسپر کہ جو شخص خود اعراض کرے شیخ کو اسکے درپے ہونا مناسب نہیں اسکا کام صرف تبلیغ کر دینا تھا۔

فائدہ ۲۳۰ لا ینبغی التصدی للمعرض

اعراض کرنیوالے کے درپے نہ ہونا

المتن قوله تعالیٰ وان تطیعوه تهتدوا فی الروح اشارة الی ان طاعة الرسول سبب لحصول المکاشفات ونحوها قال ابو عثمان

قوله تعالیٰ۔ وان تطیعوه تهتدوا (ترجمہ اور اگر تم نے ان کی اطاعت کرلی تو راہ پر جا لگوگے) روح میں ہے کہ اسمیں اشارہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

فائدہ ۲۳۱ سبب اتباع السنة لکشف الحقائق

اتباع سنت کشف حقائق کا سبب ہے

من امر السنة علی نفسه قولا وفعلا نطق بالحکمة ومن امر الهوی علی نفسه نطق بالبدعة لان الله تعالیٰ یقول وان تطیعوه تهتدوا اه۔

علیہ وسلم کی اطاعت سے کشف حقائق ہوتا ہے جو حاصل ہے اہتداء کا۔

المتن قوله تعالیٰ۔ وعد الله الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنهم الخ کذلک الخلافة[۲۳۲] الباطنیة من منصب ارشاد الناس او القبول فی القلوب وملکها تکون بالایمان الکامل والعمل الکامل۔

قولہ تعالیٰ۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنهم (ترجمہ تم میں جو لوگ ایمان لاویں اور نیک عمل کریں اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ ان کو زمین میں حکومت عطا فرمائے گا) یہی حال ہے خلافت[۲۳۲] باطنی کا یعنی منصب ارشاد وملک القلوب کا کہ وہ ایمان کامل وعمل کامل سے ہوتی ہے۔

المتن قوله تعالیٰ۔ اوصدیقکم هذا اصل لما نقل عن بعض[۲۳۳] اهل الطریق من التصرف فی مال المریدین بغیر اذنهم من الامر بذبح لها لعلاج النفس اعتمادا علی اذنهم بالقلب بدلالة القرائن الیقینیة ومهما لم تکن هذه القرائن یقینیة لا یحل هذا التصرف۔

قولہ تعالیٰ۔ اوصدیقکم (ترجمہ یا اپنے دوستوں کے گھروں سے) یہ آیت اصل ہے اُسکی جو بعض اہل[۲۳۳] طریق سے منقول ہے کہ انھوں نے مرید کے مال میں بدون اُن کے ظاہری اذن کے اس قسم کا تصرف کیا کہ علاج نفس کیلئے انکے خرچ کروالنے کا حکم لازم کردیا وجہ یہ کہ انکو اذن بالقلب پر اعتماد تھا ورنہ شبہ میں یہ جائز نہیں۔

المتن قوله تعالیٰ۔ انما المؤمنون الذین امنوا بالله ورسوله واذا کانوا معه علی امر جامع لم یذهبوا حتی یستأذنوه فی الروح اشارة الی انه لا ینبغی للمرید[۲۳۴] الاستبداد بشیء قال عبد الله الرازی قال قوم من اصحاب ابی عثمان لابی عثمان اوصنا فقال علیکم بالاجتماع علی الدین وایاکم ومخالفة الاکابر والدخول فی شیء من الطاعات الا باذنهم ومشورتهم وواسوا المحتاجین بما امکنکم فاذا فعلتم ارجو ان لا یضیع الله تعالیٰ لکم سعیا اه۔

قولہ تعالیٰ۔ انما المومنون الذین امنوا باللہ ورسولہ واذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذہبوا حتی یستأذنوہ (ترجمہ بس مسلمان تو وہی ہیں جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام پر ہوتے ہیں جسکے لئے جمع کیا گیا ہو تو جبتک آپ سے اجازت نہ لیں نہیں جاتے) روح میں ہے کہ اسمیں (یہ بھی) اشارہ[۲۳۴] ہے کہ مرید کو مستقل ہوکر کوئی کام نہ کرنا چاہیے۔

المتن قوله تعالیٰ۔ فاذن لمن شئت منهم واستغفر لهم الله فیه اشارة[۲۳۵] الی ان الغیبة عن خدمة الشیخ وان کانت باذنه لا یخلو

قولہ تعالیٰ۔ فاذن لمن شئت منہم واستغفر لہم اللہ (ترجمہ تو ان میں سے آپ جسکے لئے چاہیں اجازت دیدیا کریں) اسمیں اس[۲۳۵] طرف اشارہ ہے کہ شیخ کی

۲۳۲ شرائط الخلافۃ الباطنیۃ
۲۳۳ التصرف فی مال المرید بدون اذنہ الظاہری
۲۳۴ النہی للمرید عن الاستبداد
۲۳۵ مضرۃ الغیبۃ عن الشیخ
خلافت باطنی کی شرط
بدون ظاہری اذن کے مرید کے مال میں تصرف
مرید کو استبداد کی ممانعت
ہر شے کو ضرورت کی حضرت

عن نقصان ما۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا فی الروح فیہ من تعظیم امر الرسول صلے اللہ علیہ وسلم ما فیہ وذکر ان الفقیہ فی جماعتہ کالنبی فی امتہ فینبغی ان یحترم فی مخاطبتہ ویمیز علی غیرہ اھ

تمت سورۃ النور وستلیہا سورۃ الفرقان ان شاء اللہ تعالیٰ

ملحقۃ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی آخر التمہید

سورۃ النور

قولہ تعالیٰ۔ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم قال بعض المشائخ غضوا ابصار رؤسہم عن المحارم وابصار قلوبہم عن کل ماسوی اللہ۔

قولہ تعالیٰ۔ لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔ ہو الخلوۃ فی الملاوذلک حال الانبیاء وکبار الاولیاء وھذا قلیل من الاولیاء ومنہم من لا یتمکن الا فی خلوۃ ومنہم من لا یتمکن من ذلک الا اذا غلبت الحالۃ علیہ ومنہم من لا یتمکن من ذلک

سے دور ہونا گو باذن ہو مگر قدرے نقصان سے خالی نہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا (ترجمہ مملوک رسول کے بلانیکو ایسا مت سمجھو جیسا تم میں ایک دوسرے کو بلا لیتا ہے) اسمیں یہ بھی اشارہ ہے کہ شیخ کا خاص ادب واحترام کرے اور دوسروں سے معاملات میں اسکو ممتاز رکھے۔

سورۂ نور تمام ہوئی آگے سورۂ فرقان آتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ

اضافہ از ترجمہ رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورۂ نور

قولہ تعالیٰ۔ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم بعض مشائخ نے کہا کہ اپنی سر کی آنکھیں نیچی رکھیں نامحرم عورتوں سے اور قلوب کی آنکھیں جمیع ماسوی اللہ سے۔

قولہ تعالیٰ۔ لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔ اور یہی خلوت در انجمن ہے اور یہ حال نبیوں اور بڑے بڑے ولیوں کا ہے اور ایسے اولیاء کم ہوتے ہیں اور بعضے اُن میں سے ایسے ہوتے ہیں کہ اس پر صرف خلوت میں قادر ہوتے ہیں اور بعضے جب سونے اور جاگنے کے درمیان ہوتے ہیں تو صرف اسوقت

الا ان یکون بین النوم والیقظة وهم من لا یتمکن من ذلک حتی یستغرق فی نومه وهذا هو ادنی وانزل الواصلین۔

اسپر قادر ہوتے ہیں اور بعضے اسوقت اسپر قادر ہوتے ہیں جب غرق ہو کر سو جاویں اور یہ شخص واصلین میں سب سے ادنی اور کم رتبہ کا ہے۔

انتهت الملحقة

اضافہ تمام ہوا

سُورة الفرقان

سُورۃ الفرقان

المتن قوله تعالی۔ واعانه علیه قوم آخرون الی قوله فهی تملی علیه بکرة و اصیلا کذلک بعض الاولیاء الامیین طعن فیهم بعض المدعین من علماء القشر۔

قولہ تعالیٰ۔ واعانہ علیہ قوم اخرون۔ (ترجمہ اور دوسرے لوگوں نے اسمیں مدد کی ہے) ایسا ہی طعن بعض اولیاء امیین پر بعض خشک علماء نے کیا ہے کہ ان کے مرید بعض علماء ہیں وہ علوم میں ان کی اعانت کرتے ہیں۔

المتن قوله تعالی۔ وقالوا مالهذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق فی الروح اشارة الی قصور حال المنکرین علی اولیاء الله تعالی حیث شارکوهم فی لوازم البشریة من الاکل والشرب ونحوهما اه

قولہ تعالیٰ۔ وقالوا مالهذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق (ترجمہ یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ اس رسول کو کیا ہوا کہ وہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے) روح میں ہے کہ اسمیں ان لوگوں کی حالت کے قصور کی طرف اشارہ ہے جو اولیاء اللہ پر باسوجہ سے انکار کرتے ہیں کہ وہ لوازم بشریت کھانے پینے وغیرہ میں ان کے ساتھ مشارکت رکھتے ہیں۔

المتن قوله تعالی۔ لولا انزل علیه ملک الخ فیه رد علی من یجعل الخوارق معیارا للکمال

قولہ تعالیٰ۔ لولا انزل علیہ ملک الخ (ترجمہ اسکے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا)۔ اسمیں اس شخص پر رد ہے جو کمال کا معیار خوارق کو قرار دیتا ہے۔

المتن قوله تعالی۔ وقال الذین لا یرجون لقاءنا لولا انزل علینا الملئکة او نری ربنا لقد استکبروا فی انفسهم وعتوا عتوا کبیرا فیه اشارة الی ذم من ینتظر الاحوال الباطنیة الغیر الاختیاریة وان منشأه فی الحقیقة هو

قولہ تعالیٰ۔ وقال الذین لا یرجون لقاءنا لولا انزل علینا الملئکة او نری ربنا لقد استکبروا فی انفسهم وعتوا عتوا کبیرا (ترجمہ اور جو لوگ ہمارے سامنے پیش ہونے سے اندیشہ نہیں کرتے وہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فرشتے کیوں

فائدہ ۲۳۴ رد الطعن علی الاولیاء الامیین بعض الموی مزبور طعن کا رد۔

فائدہ ۲۳۵ رد الطعن علی الاولیاء المتشبثین بقوانم الشریعة بعض الموی مزبور طعن کا رد۔

فائدہ ۲۳۶ رد الطعن علی من ینشأ عن الرد علی من یجعل الخوارق معیارا للکمال بعض الموی مزبور طعن کا رد۔

فائدہ ۲۳۷ رد الطعن علی من ینتظر الاحوال الباطنیة الغیر الاختیاریة بعض الموی مزبور طعن کا رد۔

الاستکبار ودعوی الاستحقاق علی مجاهداتہ واعمالہ۔

نہیں آتے یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیں یہ لوگ اپنے کو بہت بڑا سمجھ رہے ہیں اور یہ لوگ حد سے بہت دور نکل گئے ہیں) اسمیں اس شخص کی مذمت کی طرف اشارہ ہے جو سلوک میں احوال باطنیہ غیر اختیاریہ کا منتظر رہتا ہے اور اس طرف اشارہ ہے کہ منشا اس انتظار کا حقیقت میں تکبر ہے اور اپنے مجاہدات واعمال پر استحقاق کا دعویٰ۔

انتظار واجب کی مذمت اور اسکا منشا کبر ہونا

المتن قولہ تعالیٰ۔ یوم یرون الملئکۃ لا بشریٰ الخ اشارۃ الی کون ھذہ الاحوال مُضِرّۃ لبعضھم مَضَرّۃ یعرفہا ائمۃ التربیۃ

قولہ تعالیٰ۔ یوم یرون الملئکۃ لا بشریٰ الخ (ترجمہ جسروز یہ لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے اسروز مجرموں کیلئے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی) اس طرف اشارہ ہے کہ یہ حالات (مذکورۂ بالا) بعض کے لئے مضر ہوتے ہیں جسکو مشائخ اہل تربیت جانتے ہیں۔

مضرۃ الموجبۃ لبعضھم ہونا مواجید کا بعض کیلئے مضر ہونا

المتن قولہ تعالیٰ۔ وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباء منثورا۔ فیہ مسئلتان الاولی عدم الاعتداد بمحض الاعمال الظاھرۃ بدون ارواحہا وھذا کانہا مسئلۃ مسلمۃ عند القوم والثانیۃ ما فی الروح عن ابن عطاء اطلعناھم علی اعمالھم فطالعوھا بعین الرضاء فسقطوا من اعیننا بذلک وجعلنا اعمالھم ھباء منثورا وھذہ الآیۃ وان کانت فی وصف الکفار لکن فی الحدیث ان فی المؤمنین من یجعل عملہ ھباء منثورا کما تضمنتہ فقد اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ والخطیب فی المتفق والمفترق عن سالم مولی ابی حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیجاءن یوم القیمۃ بقوم معھم حسنات مثل جبال تھامۃ حتی اذا جئ بھم جعل اللہ تعالیٰ اعمالھم ھباء ثم قذفھم فی النار قال سالم بابی وامی یا رسول اللہ جل لنا ھؤلاء القوم قال کانوا یصومون ویصلون ویاخذون ھنۃ من اللیل ولکن کانوا اذا عرض علیھم شئ من الحرام وثبوا علیہ فاوحض اللہ تعالیٰ اعمالھم اھ۔

عدم الاعتداد بالاعمال الظاھرۃ بدون باطن کے محض ظاہر کا معتد بہ نہ ہونا

کون العجب حابطا للاعمال عجب کا حابط اعمال ہونا

قولہ تعالیٰ۔ وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباء منثورا (ترجمہ اور ہم ان کے ان کاموں کی طرف جو وہ کر چکے تھے متوجہ ہوں گے تو ان کو ایسا کر دینگے جیسے پریشان غبار) اسمیں دو مسئلے ہیں اول یہ کہ بدون باطن کے محض ظاہری عمل معتد بہ نہیں اور یہ گویا قوم کا اجماعی مسئلہ ہے دوسرا وہ جو روح میں ابن عطاء سے مذکور ہے انھوں نے ان اعمال کو نگاہ رضا سے دیکھا۔ پس ہماری نگاہ سے گر گئے (یعنی عجب حابط اعمال ہے)

المتن قولہ تعالیٰ۔ ویوم یعض الظالم الی قولہ لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاءنی فیہ التحذیر عن صحبۃ الاشرار وتفسیر

قولہ تعالیٰ۔ ویوم یعض الظالم الی قولہ لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاءنی (ترجمہ جسروز ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھاویگا کہیگا کیا

التحذیر عن صحبۃ من یعوق عن الذکر

للاشرار ممن یبعد عن الذکر وفی الروح ان حکمہ عام فی کل متحابین فی معصیۃ اللہ وعن مالک بن دینار نقل الاحجار مع الابرار خیر من اکل الخبیص مع الفجار اھ۔

اچھا ہوتا میں رسول کے ساتھ راہ پر لگ لیتا ہائے میری شامت کیا اچھا ہوتا کہ فلاں شخص کو دوست نہ بناتا اس نے مجکو نصیحت آئے پیچھے اس سے بہکا دیا) اسمیں اشرار کی صحبت سے تحذیر ہے اور

فائدہ صحبت کا ضرر ذکر اللہ سے بعید ہونے کا سبب ہو جاوے۔

اشرار کی تفسیر ہے کہ جو ذکر اللہ سے بعید ہونے کا سبب ہو جاوے۔

المتن قولہ تعالیٰ وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا من المجرمین فی الروح یلزم من ھذا مع قولھم کل ولی علی قدم نبی ان یکون لکل ولی عدو یظاھر بعداوتہ وفیہ اشارۃ الی سوء حال من یفعل ذلک مع اولیاء اللہ تعالیٰ ولذا قیل ان عداوتھم علامۃ سوء الخاتمۃ والعیاذ باللہ تعالیٰ

قولہ تعالیٰ وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا من المجرمین (ترجمہ اور ہم اسی طرح مجرم لوگوں میں سے ہر نبی کے دشمن بناتے رہیں ہیں)

فائدہ لازم من العداوۃ لکل ولی ہر ولی کا کوئی نہ کوئی عدو ضرور ہوتا ہے

روح میں ہے کہ اگر اسکو اس قول کے ساتھ ملایا جاوے کہ ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے تو اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ ہر ولی کا بھی ایک عدو ہوتا ہے اور اسمیں ایسے شخص کی بدحالی کی طرف بھی اشارہ ہے جو اولیاء اللہ سے عداوت رکھے اسی واسطے کہا گیا ہے کہ انکی عداوت سوء خاتمہ کی علامت ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ کذلک لنثبت بہ فؤادک ورتلناہ ترتیلا کذلک الدرج فی الثمرات والمقامات فیہ حکمۃ التثبت والرسوخ فان سریع الوجدان سریع الفقدان فاولی علی السالک ان یصبر ولا یتعجل ولا یضیق عن البطوء۔

قولہ تعالیٰ کذلک لنثبت بہ فؤادک ورتلناہ ترتیلا (ترجمہ اس طرح اسلئے ہے تاکہ ہم اسکے ذریعہ سے آپ کے دلکو قوی رکھیں اور ہمنے اس کو بہت ٹھہر ٹھہر کر اتارا ہے) اسی طرح ثمرات اور مقامات میں جو تدریج ہوتی ہے اسمیں بھی حکمت ہے کہ ثبات اور رسوخ ہو جاوے کیونکہ جو چیز جلدی آتی ہے جلدی

حکمۃ التدریج فی الثمرات تدریج ثمرات کی حکمت

جاتی ہے تو سالک کو دیر ہونے سے تنگ نہ ہونا چاہیئے بلکہ صبر کرنا چاہیئے۔

المتن قولہ تعالیٰ الذین یحشرون علی وجوھھم الی جھنم فی الروح اشارۃ الی انھم کانوا متوجھین الی جھۃ الطبیعۃ ولذا حشروا منکوسین اھ۔

قولہ تعالیٰ الذین یحشرون علی وجوھھم الی جھنم (ترجمہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مونہوں کے بل جہنم کی طرف لیجائے جاویں گے)

الوجہ الی الطبیعۃ عکس طبیعت کی طرف توجہ کرنا سرنگوں ہے

روح میں ہے کہ اسمیں اسطرف اشارہ ہے کہ وہ لوگ طبیعت کی طرف متوجہ تھے اسی واسطے سرنگوں محشور ہوئے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ارایت من اتخذ الھہ ھواہ فیہ ذم اتباع النفس ویوخذ منہ

قولہ تعالیٰ۔ ارایت من اتخذ الھہ ھواہ (ترجمہ اے پیغمبر اس شخص کی حالت بھی دیکھی ہے

ذم اتباع الھوی

قولهم کل ما شغلك عن الحق فهو طاغوتك فی الروح انه عام فی کل من مال الی هوی نفسه واتبعه فیما توحیه الیه ومن هنا توقع العارفون النظر فی مقاصد انفسهم حتی انهم اذا امر تهم بمعروف لم یسارعوا الیه وتاملوا اذا اردت بذلك فقد حکی عن بعضهم ان نفسه لم تنزل تحثه علی الجهاد فی سبیل الله تعالی فاستغرب ذلك منها لعلمه ان النفس امارة بالسوء فامعن النظر فاذا هی قد ضجرت من العبادة فارادت الجهاد رجاء ان تقتل فتستریح مما هی فیه من النصب ولم تقصد بذلك الطاعة بل قصدت الفرار منها وفیه فی موضع آخر اخرج الطبرانی وابو نعیم فی الحلیة عن ابی امامة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما تحت ظل السماء من الٰه یعبد من دون الله تعالی اعظم عند الله عزوجل من هوی یتبع اه۔

اتباع ہوی کی مذمت ۲۴۸

(اپنا خدا اپنی خواہش نفسانی کو بنا رکھا ہے)

اسمیں خواہش نفسانی کے اتباع ۲۴۸ کی مذمت ہے اور اس سے اُس قول کی اصل بھی نکل آئی کل ما شغلك عن الحق فهو طاغوتك۔

المتن قوله تعالی۔ الم تر الی ربك کیف مد الظل الخ فی الروح الظل ما سوی نور الانوار یستدل به علی صانعه الذی هو شمس عالم الوجود وهذا شان الذاهبین الیه عزوجل من غیره ولو شاء لجعله ساکنا فی کتم العدم ثم جعلنا الشمس علیه دلیلا اشارة الی مرتبة اعلی من ذلك وهی الاستدلال به تعالی علی غیره کقوله تعالی اولم یکف بربك انه علی کل شیء شهید وهذه مرتبة الصدیقین ثم قبضناه کقوله تعالی کل شیء هالك الا وجهه والا الی الله تصیر الامور اه ولقد کثر تسمیة الممکنات ظلا للواجب فی القوم۔

ممکنات ظل واجب کہنے کی تحقیق ۲۴۹

قولہ تعالیٰ۔ الم تر الی ربك کیف مد الظل (ترجمہ کیا تو نے اپنے پروردگار پر نظر نہیں کی کہ اس نے سایہ کو کیونکر پھیلایا ہے)

حاصل تقریر روح کا یہ ہے کہ نور حقیقی کا ماسوا کہ واقع میں ظلمت ہے ظل ہے اور صانع عالم جو کہ معطی نور وجود ہے شمس کے مشابہ ہے اگر مشیت الٰہیہ ہوتی تو اسکو کتم عدم میں ساکن رکھتا مگر شمس کو اسکی دلیل یعنی شاہد بنایا گیا جیسے ارشاد ہے۔ اولم یکف بربك انه علی کل شیء شهید پھر بتدریج اسکو منقبض کر لیا جیسے ارشاد ہے کل شیء هالك الا وجهه اه اور ممکنات کو ظل واجب کہنا قوم میں شائع ہے۔

المتن قوله تعالی۔ وهو الذی جعل لکم اللیل لباسا والنوم سباتا وجعل النهار نشورا الخ فی الروح تستترون به عن رویة الاجانب لکم واطلاعهم علی حالکم من التواجد وسکب العبرات والنوم سباتا

قولہ تعالیٰ۔ وھو الذی جعل لکم اللیل لباسا والنوم سباتا وجعل النھار نشورا (ترجمہ اور وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ کی چیز اور نیند کو راحت کی چیز بنایا اور دن

راحة لابدانکم من نصب المجاهدات وجعل النهار نشورا تنتشرون فیه لطلب ضروریاتکم ففیه الحث[۲۵۰] علی اخفاء الاحوال الباطنیة وارشاد[۲۵۱] الی القدر الضروری من الاستراحة للمجاهد واذن[۲۵۲] لطلب المعاش وابدان بانه لامناقاة[۲۵۳] بینه وبین الطریق۔

زندہ ہونیکا وقت بنایا) روح میں لباس سے اشارہ کیا ہے کہ رات تمہارے احوال باطنہ شعشی ووجد وگریہ وزاری کی ساتر ہے اور نوم تعب مجاہدات سے تمہارے ابدان کی راحت ہے اور نہار میں اپنی ضروریات معاش کیلئے چلتے پھرتے ہو اھ پس اس مجموعہ میں کئی فائدے ہیں اوّل یہ کہ اپنے

احوال باطنہ کو مخفی رکھنا چاہیئے دوسرے[۲۵۱] صاحب مجاہدات کو ضرورت کے موافق استراحت چاہیئے تیسرے[۲۵۲] طلب معاش کی اجازت ہے چوتھے[۲۵۳] یہ کہ طلب معاش منافی طریقت نہیں۔

المتن قوله تعالیٰ۔ وهو الذی ارسل الریاح بشرا بین یدی رحمته کذلك تلوح[۲۵۴] للواصل آثار الوصول قبل الوصول وعبر فی الروح بوجه آخر فقال وهو الذی ارسل ریاح الاشتیاق علی قلوب الاحباب بشرا بین یدی رحمته من التجلیات والکشوف۔

قولہ تعالیٰ۔ وهو الذی ارسل الریاح بشرا بین یدی رحمته (ترجمہ اور وہ ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کردیتی ہیں) اسی طرح[۲۵۴] واصل کو قبل وصول آثار وصول کے ظاہر ہوجاتے ہیں۔

المتن قوله تعالیٰ۔ وهو الذی مرج البحرین الخ فی الروح بحر الروح[۲۵۵] وبحر النفس هذا ای بحر الروح عذب فرات من الصفات الحمیدة الربانیة وهذا ای بحر النفس ملح اجاج من الصفات الذمیمة الحیوانیة وجعل بینهما برزخا وحجرا محجورا الحرام (ای ممتنعا) علی الروح ان یکون منشأ الصفات الذمیمة (ولا یلزم من نفی المنشائیة نفی الاتصاف لغلبة النقص) وعلی النفس ان تکون معدن الصفات الحمیدة (ویقال ههنا کذلك انه لا یلزم من نفی المعدنیة الاتصاف لغلبة الروح اھ) والعبارات بین القوسین من هذا الاحقر۔

قولہ تعالیٰ۔ وهو الذی مرج البحرین هذا عذب فرات وهذا ملح اجاج (ترجمہ اور وہ ایسا ہے جس نے دو دریاؤں کو ملایا جسمیں ایک تو شیریں تسکین بخش ہے اور ایک شور تلخ ہے) اسی کی نظیر[۲۵۵] ہے بحر روح جو شیریں یعنی موصوف بصفات حمیدہ ہے اور بحر نفس جو تلخ یعنی موصوف بصفات ذمیمہ ہے (اور بعض اوقات ایک دوسرے سے ملتبس معلوم ہوتے ہیں مگر واقع میں دونوں میں امتیاز ہے جسکو مبصر معلوم کرتا ہے)

المتن قوله تعالیٰ۔ وهو الذی جعل اللیل والنهار خلفة فی الروح ای ذوی خلفة

قولہ تعالیٰ۔ وهو الذی جعل اللیل والنهار خلفة لمن اراد ان یذکر او اراد شکورا۔

---

۲۵۰ فی الحث علی اخفاء الاحوال الباطنة

۲۵۱ فی الاستراحة بعد المجاهدة

۲۵۲ فی طلب المعاش

۲۵۳ فی ان طلب المعاش لا ینافی الطریق

۲۵۴ فی ان الآثار تظهر قبل الوصول

۲۵۵ فی الصفات الروحانیة والنفسانیة

نظر بصفات الروح والنفس یعنی صفات حمیدہ وذمیمہ

آثار وصول کا ظہور وصول سے پہلے ہوتا ہے

مدد ذاتیہ یعنی فیض صفات حمیدہ کی نظیر

نوٹ: یہ حاشیہ صفحہ کے دائیں جانب ہے۔

یخلف کل من الآخر یاتی یوم مقامه فیما ینبغی ان یعمل فیه وقیل بان یعقبه ویجیئ بعده اه وعلی التفسیر الاخیر هو نظیر القبض والبسط یتعاقبان لحکمة التذکر والشکر کما یعرفه اهل السلوک

(ترجمہ اور وہ ایسا ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والے بنائے اس شخص کیلئے جو سمجھنا چاہے یا شکر کرنا چاہے) یعنی ایک دوسرے کا قائم مقام ہے اس امر میں کہ جو عمل ایک میں کرنے کا تھا اور وہ کسی عارض سے نہ ہو سکا تو دوسرے میں کرلے اور بعض نے یہ تفسیر کی ہے کہ دونوں کے آنے جانے میں تعاقب کا سلسلہ جاری ہے اور دوسری تفسیر پر یہ نظیر ہے قبض و بسط کی کہ حکمت تذکر و شکر کے لئے یکے بعد دیگرے وارد ہوتا رہتا ہے جیسا اہل سلوک اس حکمت کو سمجھتے ہیں۔

المتن قوله تعالیٰ - وعباد الرحمن الی آخر السورة جامعة لصفات اولیاء الله تعالیٰ وهو ظاهر ولا باس علینا ان نفسر بعضها ببعض ما فی روح المعانی ففیه یمشون علی الارض هونا بغیر فخر ولا اختیال مما شاهد وامن کبریاء الله تعالیٰ وجلاله جل شانه واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما ای سلامة من الله تعالیٰ من شرکهم او سلامة متارکة وتودیع والذین یبیتون لربهم سجدا وقیاما لما علموا ان الصلوة معراج المومنین واللیل وقت اجتماع المحب بالحبیب ؎ نہاری نہار الناس حتی اذا بدا + لی اللیل هزتنی الیک المضاجع + واقضی نہاری بالحدیث وبالمنی + ویجمعنی والهم باللیل جامع + والذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جهنم اشارة الی مزید خوفهم من القطیعة والبعد عن محبوبهم (فان روح جهنم ذلک ۱۲) والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا اشارة الی ان فیوضاتهم حسب قابلیة المفاض علیه لا یسرفون فیها بان یفیضوا فوق الحاجة (فلا یتحمله المفاض علیه ۱۲) ولا یقترون

قوله تعالیٰ - وعباد الرحمن الی آخر السورة

(ترجمہ اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں الخ)

یہ آیتیں اولیاء اللہ کی صفات کی جامع ہیں مثلاً تواضع اس جملہ میں یمشون علی الارض هونا اور تسامح اس جملہ میں واذا خاطبهم الجاهلون الخ اور صلوٰۃ اللیل اس جملہ میں والذین یبیتون الخ اور خوف الٰہی اس جملہ میں والذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جهنم اور عدل فی النفقہ میں اس جملہ میں والذین اذا انفقوا الخ اس طرح سے کہ انفاق عام ہو اور فی النفس اس جملہ میں یبدل الله سیئاتهم حسنات اس طرح سے کہ تبدیل ملکات مراد ہو اور ترک لغو اس جملہ میں واذا مروا باللغو الخ اور باقیات صالحات پر حریص ہونا اس جملہ میں واجعلنا للمتقین اماما

(اور تفصیل اصل رسالہ عربی میں ہے)

قد یحجب اللیل بالنہار ۲۵۶ — تشبیہ معمول کا دن میں یا لیل کے فیض پانا

نظیر القبض والبسط ۲۵۷ — قبض اور بسط کی نظیر اور حکمت

صفات اولیاء اللہ ۲۵۸ — اولیاء اللہ کی صفات تواضع والتسامح وصلوٰۃ اللیل والخوف والعدل فی الانفاق والتوبۃ والخوف والرجاء وترک اللغو وحرص علی الباقیات الصالحات وغناء النفس

بان یفیضوا دون الحاجة والذین لا یشهدون الزور لا یحضرون مجالس الباطل من الاقوال والافعال واذا مروا باللغو وهو الا یقر بهم الی محبوبهم مروا کراما معرضین عنه اه مختصرا واقول فی قوله تعالی یبدل الله سیئاتهم حسنات انه بعمومه یشمل ملکتهما ففی الروح قیل المراد بالسیئات والحسنات ملکتهما لانفسهما ای یبدل عزوجل ملکة السیئات ودواعیها فی النفس بملکة الحسنات بان یزیل الاولی ویأتی بالثانیة اه وفی قوله تعالی واجعلنا للمتقین اماما انه اصل فی تمنی بقاء سلسلة الفیض احتیاجا الی الاجر۔

المتن قوله تعالی قل ما یعبؤ بکم ربی لولا دعاؤکم ای عباداتکم فیه رد علی من یزعم النجاة والقبول بدون العمل بمحض الانتساب الی صالح ظاهرا وباطنا واعتمادا ببعض التبرکات ککثیر من الجهلة المتزهدین بزی التصوف

قوله تعالی قل ما یعبؤ بکم ربی لولا دعاؤکم (ترجمہ آپ کہدیجئے کہ میرا رب تمہاری ذرا بھی پروا نہ کریگا اگر تم عبادت نہ کروگے۔)
یعنی عباداتکم اسمیں اس شخص پر رد ہے جو محض کسی صالح کے انتساب پر یا بعض تبرکات کے اعتماد پر بدون عمل نجات یا مقبولیت کا زعم کرتا ہے جیسے بہت سے جاہل صوفی بنے ہوئے ہیں۔

تمت سورة الفرقان وتليها سورة الشعراء انشاء الله تعالی

سورۂ الفرقان تمام ہوئی آگے سورۂ شعراء آتی ہے انشاء اللہ تعالی

ملحقة من رسالة التائید المذکورة فی آخر التمهید

سورة الفرقان

قوله تعالی ارایت من اتخذ الهه هواه اعلم ان هذه الایة حجة کبیرة علی صدق ما ذهب الیه العرفاء ای من تعلق قلبه بشیء غیر الله فهو مشرک بالله (ای فی الحب)

اضافہ از ترجمہ رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورۂ فرقان

قوله تعالی ارایت من اتخذ الهه هواه جاننا چاہیئے کہ یہ آیت بڑی دلیل ہے اس قول کے صادق ہونے کی جسکی طرف عارفین گئے ہیں یعنی جس شخص کا قلب اللہ کے سوا کسی اور چیز سے

۲۵۹ الرد علی زاعم الانتساب کافیا بدون العمل
۲۵۹ نفسی انتساب بابرکت کو کافی سمجھنے کا رد

متعلق ہو وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا ہے (محبت میں)

انتهت الملحقة
سورة الشعراء

المتن قوله تعالٰی - لعلك باخع نفسك ان لا یکونوا مؤمنین فی الروح فیه اشارة الی کمال شفقته صلی الله علیه وسلم علی امته وان الحرص علی ایمان الکافر لا یمنع سوابق الحکم اه قال العبد الضعیف وکذلك فیه حث علی التعدیل فی الشفقة وان لا یحزن علی من لم یهتد وکذلك من آداب الشیوخ وایضا فیه ان اصلاح المکلف لیس باختیار الشیخ وقدرته وتصرفه

المتن قوله تعالٰی - ان نشأ ننزل علیهم من السماء آیة فظلت اعناقهم لها خاضعین فی الروح لم یتحقق انزال هذه الآیة لان سنة الله تعالٰی تکلیف الناس بالایمان من دون الجاء اه ولما کان فی التصرف فی الباطن نوع الجاء وقسر لم یرتض به المحققون فی امر الارشاد فافهم۔

کذا فی الروح احقر کہتا ہے کہ چونکہ باطن میں تصرف کرنا ایک قسم کا الجاء اور جبر ہے اسی لئے محققین نے امر ارشاد میں اس کو پسند نہیں کیا۔

المتن قوله تعالٰی - واذ نادی ربك موسی ان ائت القوم الظالمین الی آخر القصة فی الروح فیه اشارة الی حسن التعاضد فی المصالح الدینیة والتلطف بالضال

اضافہ تمام ہوا
سورۃ الشعراء

قولہ تعالٰی - لعلك باخع نفسك ان لا یکونوا مؤمنین (ترجمہ شاید آپ ان کے ایمان نہ لانے پر اپنی جان دیدیں گے) اس میں ان امور پر دلالت ہے ۱ آپ اپنی امت پر کمال شفقت رکھتے تھے ۲ ایمان کافر پر حرص کرنا حکم ازلی کے معارض نہیں ۳ شفقت میں اعتدال مناسب ہے کہ جو شخص ہدایت نہ پاوے اس پر حزن نہ کیا جاوے اور یہ سب آداب شیوخ سے ہے ۴ کسی کی اصلاح شیخ کے اختیار و قدرت و تصرف میں نہیں۔

قولہ تعالٰی - ان نشأ ننزل علیهم من السماء آیة فظلت اعناقهم لها خاضعین۔

(ترجمہ اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے بڑی نشانی نازل کریں پھر ان کی گردنیں اس ایک نشانی سے پست ہو جائیں) مگر اسلئے اس شان کا نشان نازل نہیں کیا گیا کہ حق تعالٰی کی عادت یہ ہے کہ لوگوں کو ایمان کی طرف مضطر نہ کیا جاوے

قولہ تعالٰی - واذ نادی ربك موسی ان ائت القوم الظالمین الی آخر القصة (ترجمہ اور جب آپ کے رب نے موسیٰ کو پکارا کہ تم ان ظالم لوگوں کے یعنی قوم فرعون کے پاس جاؤ (۱۲)

کمال الشفقة علی الامة ۲۶۰ — شفقت علی الامۃ
لا معارضة بین الحرص علی ایمان الکافر وبین الحکم الازلی ۲۶۱ — کسی کے ایمان پر حرص کرنا حکم ازلی کے معارض نہیں
التعدیل فی الشفقة ۲۶۲ — اعتدال شفقت میں
لیس الاصلاح باختیار الشیخ ۲۶۳ — اصلاح شیخ کے اختیار میں نہیں
لا جاء فی التصرف الباطنی ۲۶۴ — تصرف باطنی جبر پسندیدہ نہیں
التعاضد فی الدین ۲۶۵ — التلطف بالضال ۲۶۶ — ارشاد

فی الزامہ الحجج القطعیۃ وانہ لا ینبغی عدم الاحتفال بمن رویتہ صغیرا ثم رأیتہ وقد منحہ اللہ تعالیٰ ما منحہ من فضلہ کبیرا۔

اسمیں کئی امر کی طرف اشارہ ہے ۱ امور دینیہ میں ایک دوسرے کی مدد کریں (چنانچہ ہارون علیہ السلام کو مدد کیلئے مقرر فرمایا گیا) ۲ گمراہ کی ساتھ الزام حجت میں تلطف برتا جاوے (چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے) ۳ ایسے شخص سے بے رخی نہ کیجاوے جسکو تم نے بچپن میں پالا مگر بڑے ہونے پر خدا تعالیٰ نے اسکو فضیلت دیدی ہو (جیسا فرعون نے بے رخی کی) کذا فی الروح

المتن قولہ تعالیٰ۔ ویضیق صدری ولا ینطلق لسانی فیہ عدم التنافی بین شئ من الامور الطبعیۃ وبین الکمال وکذا فی قولہ تعالیٰ فاخاف ان یقتلون۔

قولہ تعالیٰ۔ ویضیق صدری ولا ینطلق لسانی (ترجمہ اور میرا دل تنگ ہونے لگتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی) اس سے معلوم ہوا کہ امور طبعیہ اور کمال میں منافاۃ نہیں۔ اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کے فاخاف فرمانے سے بھی یہی معلوم ہوا۔

المتن قولہ تعالیٰ قال فعلتہا اذا وانا من الضالین فعرت منکم لما خفتکم الخ فیہ من الصدق وترک التکلف والتصنع وطرح التاویلات النفسانیۃ ما لا یخفی حیث اقر بالقتل الذی ظاہرہ النقص الدینی ولم یستنکف عن الاقرار بالفرار الذی ہو النقص الاخلاقی ولم یموہ فعلیہ ہذین کعادۃ المدعین الملبسین علی الخلق۔

قولہ تعالیٰ۔ قال فعلتہا اذا وانا من الضالین (ترجمہ موسیٰ نے جواب دیا کہ اسوقت وہ حرکت میں کر بیٹھا تھا اور مجھ سے غلطی ہوگئی تھی پھر جب مجھکو ڈر لگا تو میں تمہارے ہاں سے مفرور ہوگیا) اس سے کسقدر سادگی بے تکلفی وصدق ثابت ہوتا ہے کہ لوگ عادۃً اپنے خوف کو اور قاتل ہونے کو کہ ظاہراً نقص سمجھے جاتے ہیں پوشیدہ کرتے ہیں یا تاویل کرتے ہیں آپنے صاف صاف سب اقرار فرمالیا (یہی اخلاق ہوتے ہیں صادقین کے)

المتن قولہ تعالیٰ۔ وتلک نعمۃ تمنہا علی ان عبدت بنی اسرائیل فی الروح رد امتنانہ الذی تضمنہ قولہ الم نربک وحاصل الرد ان ما ذکرت نعمۃ ظاہرا وہی فی الحقیقۃ نقمۃ حیث کانت بسبب ذل قومی وقصدک ایاہم بہذہ المبتاء ہم ولولا

قولہ تعالیٰ۔ وتلک نعمۃ تمنہا علی ان عبدت بنی اسرائیل (ترجمہ اور یہ نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان رکھتا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو سخت ذلت میں ڈال رکھا تھا) اس آیت کی دو توجیہیں ہیں جو اصل عربی میں مذکور ہیں ایک پر فرعون کے امتنان کا رد ہے اور ایک پر نعمت فرعون

فی اھانۃ المصلحین بناء علی ان الاحسان لا یکون الا فی حال الغلبۃ

فی عدم التنافی بین الطبعیات وبین الکمال

فی کمال ترک التکلف والتصنع

فی احسان الکافر فی حال الغلبۃ

ذلك لم احصل بين يديك ولم اكن في مهدك تربيتك والى ذلك ذهب قتادة وكذا الاخفش والفراء وقال ابو حيان الظاهر ان هذا الكلام اقرار منه عليه السلام بنعمة فرعون كانه يقول وتربيتك اياى نعمة على من حيث انك عبدت غيرى وتركتنى واتخذتنى ولدا لكن لا يدفع ذلك رسالتى والى هذا التاويل ذهب السدى وطبرى واما ما كان فالآية ظاهرة فى ان كفر الكافر لا يبطل نعمته وذهب بعضهم الى ان الكفر يبطل لنعمته لئلا يجتمع استحقاق المدح استحقاق الذم وفيه انه لا مضيقة فى ذلك لاختلاف جهتى الاستحقاقين هذا اه قلت والامران منقولان فى عادات الاكابر لكن الاصل هو الثانى وهو اكثر نقلا اذا لم يوجد عارض ويويده قول يوسف عليه السلام فى العزيز انه ربى احسن مثواى واما الاول فهو من غلبة الحال حيث لا يبقى التفات الى نعمة المبغوض عند الله اذا غلبت حال مبغوضية لا سيما اذا وجد عارض كما عرض لموسى عليه السلام۔

کا اقرار ہے اور کافر کے احسان کے متعلق بزرگوں کی دونوں عادتیں منقول ہیں لیکن اصل ثانی ہے جب کوئی عارض پیش نہ آوے تائید اسکی یوسف علیہ السلام کے اس قول سے ہوتی ہے انہ ربی احسن مثوای اور اول غلبۂ حال سے ہوتا ہے کہ جب اسکی مبغوضیت عند اللہ کا غلبہ ہوتا ہے تو اسکی نعمت کی طرف التفات نہیں رہتا خصوص جب کوئی عارض بھی پیش آجاوے جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیش آیا۔

فی قول بنعمۃ الکافر وصول الاصل ۲۷۱

المتن قوله تعالى قال فرعون وما رب العلمين الخ فى الروح طلبا للماهية والحقيقة ولما كان السوال عن الحقيقة مما لا يليق بجنابه جل وعلا قال عليه السلام رب السموات الخ عادلا عن جوابه الى ذكر صفاته اشارة الى تعذر بيان الحقيقة قال الازدرأ بقائله وكان ذلك لعدم مطابقتى للسوال حيث لم يبين فيه الحقيقة المسئول عنها قال ربكم الخ لتعذر الوقوف على الحقيقة

قولہ تعالیٰ قال فرعون وما رب العلمین۔ الی قولہ ان کنتم تعقلون (ترجمہ فرعون نے کہا کہ رب العلمین کی ماہیت کیا ہے الخ) فرعون نے لفظ ما سے ماہیت رب تعالیٰ سے سوال کیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صفات سے جواب دیا اس نے کئی بار اس جواب پر حرج کیا آپ نے ہر بار صفات ہی سے جواب دیا اس سے وہ مسئلہ صاف ثابت ہو گیا کہ حق تعالیٰ کی معرفت بالکنہ نہیں ہو سکتی صرف بالوجہ ہوتی ہے۔

فی ان معرفۃ اللہ تعالیٰ بالکنہ ممتنع ۲۷۲

قال ان رسولكم الذى ارسل اليكم لمجنون حيث يسأل عن شئ ويجيب عن شئ آخر قال رب المشرق الخ تفسير لجوابه الاول مع الاشارة الى تعذر بيان الحقيقة فانه بالاصرار على الجواب

بصفات قال لئن اتخذت الخ ضار یا صفحا عن المقاولة الی التهدید کما هو دیدن المجوج العنید اھ قلت هذا اصرح دلیل وآمینه علی ما قالوا من امتناع معرفة الله تعالٰی بالکنه وانما تصح بالوجه۔

المتن قوله تعالٰی۔ مجمع السحرة لمیقات یوم معلوم فی الروح وهو وقت الضحی من یوم الزینة اھ کما هو منصوص فی سورة طٰہٰ ولما وقته موسٰی علیه السلام کما قال تعالٰی قال موعدکم یوم الزینة دل علی ان لا محذور فی شهود المجامع اھل الباطل بصلحة دینیة ولا تشبه به نفوس الطالبین للجاه من علماء الظاهر۔

قولہ تعالٰی۔ مجمع السحرة لمیقات یوم معلوم (ترجمہ غرض وہ جادوگر ایک معین دن کے خاص وقت پر جمع کرلئے گئے)

سورہ طٰہٰ میں اسکی تعیین کی تصریح ہے کہ وہ یوم الزینت تھا اس سے معلوم کہ اہل باطل کے ایسے مجامع میں کسی دینی غرض سے جانا جائز ہے جسکو طالب جاہ علماء بوجہ خلاف وضع ہونے کے کبھی گوارا نہیں کرتے۔

المتن قوله تعالٰی۔ قال لهم موسٰی القوا ما انتم ملقون فی الروح لم یرد علیه السلام الامر بالسحر حقیقة بل الاذن بتقدیم ما علم بالهام او فراسة صادقة او قرائن الحال انهم فاعلوه البتة لیتوصل بذلک الی ابطاله وهذا کما یؤمر الزندیق بتقریر حجته لیرد اھ قلت وکذلک العذر فیما ینقل عن بعضهم من غض البصر عن بعض ما یجب علیه الانکار حیث یکون قصدهم الی بعض المصالح الدینیة الخفیة حالا الواضحة مآلا۔

قولہ تعالٰی۔ قال لهم موسٰی القوا ما انتم ملقون (ترجمہ موسٰی نے اُن سے فرمایا کہ تم کو جو کچھ ڈالنا ہو ڈالو) ظاہراً اسمیں امر ہے عمل بالسحر کا لیکن مقصود انکا ابطال تھا اُن کے سحر کا اور وہ موقوف تھا اسکے اظہار پر اسلئے اظہار کا اذن دیا جیسے زندیق سے کہا جاوے کہ اپنے دعوی باطلہ پر دلیل قائم کرادر غرض یہ ہوتی ہے کہ اسکی اقامت بعد رد کیا جاویگا پس بعض بزرگوں سے جو بعض منکرات پر چشم پوشی منقول ہے ایسا ہی عذر اُن کے اس فعل میں ہے کہ مقصود انکا کوئی مصلحت دینیہ ہوتی ہے جو اسوقت خفی ہو اور آئندہ ظاہر ہو جاویگی

المتن قوله تعالٰی۔ فالقی السحرة فیما اثبات الجذبة التی کثیرا ما تدور فی کلامهم

قولہ تعالٰی فالقی السحرة (ترجمہ سو جادوگر سب سجدہ میں گر پڑے)

اسمیں اثبات ہے جذبہ الٰہیہ کا جسکا بکثرت بزرگوں کے کلام میں ذکر ہے۔

المتن قوله تعالٰی۔ قالوا لا ضیر انا الی ربنا منقلبون۔ فی الروح تعلیل لنفی الضیر

قولہ تعالٰی۔ قالوا لا ضیر انا الی ربنا منقلبون (ترجمہ انھوں نے جواب دیا کہ کچھ حرج نہیں ہم اپنے

فائدہ امتناع معرفت تعالٰی بالکنہ

فائدہ جواز شہود مجامع اھل الباطل بمصلحة دینیة

فائدہ العذر فی سکوت الاکابر علی بعض المنکر

فائدہ اثبات الجذبة

اثبات جذبہ

ای لاضیر فی ذلک بل لنا فیہ نفع عظیم لما یحصل لنا من الصبر علیہ لوجہ اللہ تعالیٰ من الثواب العظیم اھ قلت بل النفع لما یحصل لنا من الانقلاب الی ربنا وھو المرغوب المطلوب لمن یحبہ فلیس فیہ محض نفی المبالاۃ فقط بل فیہ من الاشتیاق الی الموت بالقرآن ظاھر فیہ۔

مالک کے پاس جا پہونچیں گے) جملہ انا الی ربنا لمنقلبون علت ہے لاضیر کی یعنی ہمارا تو اسمیں نفع ہے کہ ہم اس قتل سے اپنے رب کے پاس جا پونچیں گے جو کہ محب کے لئے خود مرغوب ہے پس اسمیں جیسے عدم مبالاۃ ہے قتل کی اسی طرح اشتیاق الی الموت بھی ہے

الشوق الی الموت — اشتیاق موت

المتن قولہ تعالیٰ۔ واوحینا الی موسیٰ ان اسر بعبادی مع قولہ کلا ان معی ربی سیھدین فیہ التعدیل فی امر التدبیر وترکہ حیث ارشد الی التدبیر بالاسراء ببنی اسرائیل ثم لما قالوا انا لمدرکون وارادوا بذلک التحزن واظہار الشکوی طلبا للتدبیر قال کلا ردعا لھم عن ذلک وارشادا الی ان تدبیر اللہ عزوجل یغنی عن تدبیرہ وکن لک دیدن العارف بتمسک بالاسباب اجمالا ولا یبالغ فیھا وفی الروح قیل قدم المعیۃ ھنا واخرت فی قولہ تعالیٰ ان اللہ معنا لان المخاطب ھھنا بنو اسرائیل وھم اغبیاء ویعرفون اللہ عزوجل بعد النظر والسماع من موسیٰ علیہ السلام والمخاطب ھناک الصدیق وھو ممن یری اللہ تعالیٰ عزوجل قبل کل شیٔ ولاختلاف المقام نظم نبینا صلی اللہ علیہ وسلم صاحبہ معہ فی المعیۃ ولم یقدم لہ دعا وزجرا وخاطبہ علی نحو مخاطبۃ اللہ تعالیٰ لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عند تسلیتہ بما صورتہ النھی عن الحزن والاتی بالاسم الجامع وھو لفظ اللہ دون اسم مشعر بصفۃ واحدۃ مثلا ولم یکن کلام موسیٰ علیہ السلام ومخاطبتہ لقومہ علی ھذا الطرز وسبحان من فضل بعض العالمین

قولہ تعالیٰ۔ واوحینا الی موسیٰ ان اسر بعبادی مع قولہ کلا ان معی ربی سیھدین (ترجمہ اور ہم نے موسیٰ کو حکم بھیجا کہ میرے بندوں کو شب شب نکال لے جاؤ مع قول موسیٰ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں کہ میرے ہمراہ میرا پروردگار ہے وہ مجھکو ابھی رستہ بتلا دیگا) اسمیں یہ مسئلہ ہے کہ تدبیر وترک تدبیر میں تعدیل چاہیئے چنانچہ تدبیر تو یہ بتلائی گئی کہ بنی اسرائیل کو لیکر شب شب چلے جاؤ پھر جب انھوں نے پکڑے جانیکا اندیشہ ظاہر کیا جس سے مقصود یہ تھا کہ کچھ تدبیر کیجاوے تو موسیٰ علیہ السلام نے انکو ان معی ربی سیھدین فرماکر یہ بتلایا کہ حق تعالیٰ کی تدبیر کے ہوتے ہوئے ہماری تدبیر کی ضرورت نہیں اور عارف کی یہی شان ہوتی ہے کہ اسباب سے توسط کی ساتھ تمسک کرتا ہے مگر اسمیں مبالغہ نہیں کرتا۔

التعدیل فی التدبیر وترکہ — تدبیر وترک تدبیر میں اعتدال

(کالی بکر ۱۲) علی بعض (کبنی اسرائیل ۱۲) اھ وھذا اصوب مما قال بعضھم فی وجہ التفاوت بما یرجع الی موسی علیہ السلام من کون کلامہ ادنی من کلامہ صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ منہ فان فیہ من تنقیص الانبیاء ما ھو ظاھر۔

المتن قولہ تعالیٰ فاوحینا الی موسی ان اضرب بعصاک البحر فی الروح وانما امر علیہ السلام بالضرب فضرب وترتب الانفلاق علیہ اعظاما لموسی علیہ السلام بجعل ھذہ الایۃ العظیمۃ مرتبۃ علی فعلہ ولو شاء لفلقہ بدون ضربہ بالعصا اھ قلت وھذہ حکمۃ فی ظھور الخوارق علی ایدی الاولیاء ومن ثم تسمی کرامۃ حیث یظھرھا اکرام اللہ عزوجل عبادہ۔

قولہ تعالیٰ۔ فاوحینا الی موسی ان اضرب بعصاک البحر (ترجمہ پھر ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ اپنے عصا کو دریا پر مارو)

روح میں ہے کہ گو حق تعالیٰ بدون اس طریقہ کے بھی فلق بحر پر قادر تھے مگر اس طریق میں موسیٰ علیہ السلام کی عظمت ظاہر فرمانا تھا اھ اور یہی حکمت ہوتی ہے اولیاء اللہ کے ہاتھ پر خوارق کے ظاہر ہونے کی اسی لئے اس کو کرامت کہتے ہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ فھو یھدین والذی ھو یطعمنی ویسقین فیہ من الادب والعبودیۃ مالا یخفی فانہ علیہ السلام اظھر انہ کما یحتاج الی اللہ عزوجل فی الدین والھدایۃ کذلک لا یستغنی عن نعمتہ فی الدنیا من الطعام والشراب لا کجھلۃ المدعین للزھد حیث یستصغرون النعم الدنیویۃ ویظھرون استغناءھم عنھا۔

قولہ تعالیٰ۔ فھو یھدین والذی ھو یطعمنی ویسقین (ترجمہ پھر وہی مجھکو رہنمائی کرتا ہے اور جو کہ مجھکو کھلاتا پلاتا ہے)

اس میں ادب اور عبدیت کا پورا اظہار ہے کہ اسمیں ابراہیم علیہ السلام نے یہ بتلادیا کہ جسطرح دینی نعمت یعنی ہدایت کی مجھکو احتیاج ہے اسی طرح دنیوی نعمت کھانے پینے کی بھی احتیاج ہے بخلاف جاہل مدعیان زہد کے کہ وہ دنیوی نعمتوں کی تحقیر کرتے ہیں اور اس سے اپنا استغنا ظاہر کرتے ہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ واذا مرضت فھو یشفین فی الروح ونسبۃ المرض الذی ھو نقمۃ الی نفسہ والشفاء الذی ھو نعمۃ الی اللہ جل شانہ لمراعاۃ حسن الادب ولا یرد استنادہ الاماتۃ وھی اشد من المرض الی اللہ عزوجل فی قولہ والذی یمیتنی لامکان الفرق بان

قولہ تعالیٰ۔ واذا مرضت فھو یشفین (ترجمہ اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھکو شفا دیتا ہے)

مرض کو جو کہ ایک گونہ نقص ہے اپنی طرف نسبت کرنا اور شفا کو جو کہ فی نفسہ کمال ہے حق تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا رعایت ہے ادب کی اور اماتت کی اسناد میں شبہ نہ کیا جاوے کہ وہ بوجہ عموم کے

۲۶۸ حکمۃ ظھور الخوارق علی ایدی المقبولین
۲۶۹ اظھار العبودیۃ فی الاحتیاج الی الطعام والشراب
۲۷۰ الادب فی التکلم

الموت قد علم واشتهر انه قضاء محتوم من الله عز وجل علی سائر البشر وحکم عام لا یخص ولا کذلک المرض فکم من معافی منه الی ان یبعثه الموت فالتاشی بعموم الموت یسقط اثر کونه نقمة فیسوغ الادب بنسبة الله تعالی واما المرض فلما کان یخص به بعض البشر دون بعض کان نقمة محققة فاقتضی العلو فی الادب ان ینسبه الانسان الی نفسه باعتبار السبب الذی لا یخلو منه وتأویل ذلک ان کل ما ذکر مع غیر المرض اخبر عن وقوعه بتا وجزما لانه امر لا بد منه واما المرض فلما کان قد یتفق وقد لا اورده مقرونا بشرط اذا فقال واذا مرضت فهو یشفین و کان یمکنه والذی امرض فیشفینی کما قال فی غیره فما عدل عن المطابقة والمجانسة الماثورة الا لذلک کذا قاله ابن المنیر اه۔

نقص سے نکل گیا۔

المتن قوله تعالی۔ والذی اطمع ان یغفر لی خطیئتی فیه ادبان الاول استعظامه علیه السلام ما عسی ینبدر منه من فعل خلاف الاولی حتی سماه خطیئة والثانی عدم جزمه علیه السلام بالمغفرة اشارة الی ان لا وجوب علی الله عز وجل۔

قولہ تعالیٰ۔ والذی اطمع ان یغفر لی خطیئتی یوم الدین (ترجمہ اور جس سے مجھکو یہ امید ہے کہ میری غلط کاری کو قیامت کے روز معاف کردیگا اسمیں دو ادب ہیں۔ ایک اپنی اجتہادی غلطی کو سمجھنا اور اسکو خطیئہ فرمانا دوسری مغفرت کا لفظا جزم نکرنا تاکہ اللہ تعالیٰ پر کسی امر کا واجب نہونا ظاہر ہو

المتن قوله تعالی رب هب لی حکما۔ فی الروح عن الامام الحکمة التی هی کمال القوة العلمیة والمراد بقوله والحقنی بالصالحین طلب کمال القوة العملیة بان یکون موفقا اه فقیه ما قالوا ان لا یقف السالک علی حد بل لا یزال یطلب ویترقی فی الکمال وفی قوله والحقنی من التواضع ما لا یخفی حیث قنع بالحاقه بالصالحین وان لم یکن صالحا۔

قولہ تعالیٰ۔ رب هب لی حکما والحقنی بالصالحین۔ (ترجمہ اے میرے پروردگار مجھکو حکمت عطا فرما اور مجھکو نیک لوگوں کے ساتھ شامل فرما) پہلا جملہ قوۃ علمیہ کی طرف اور دوسرا جملہ قوۃ عملیہ کی طرف اشارہ ہے اور یہ دونوں آپکو حاصل تھے پھر ان کے طلب کرنے میں اشارہ ہے کہ سالک کو کسی حد پر ٹھہرنا نہ چاہیئے بلکہ ہمیشہ طلب اور ترقی میں لگا رہے اور الحقنی کے عنوان میں تواضع بھی ہے کہ صالح ہونا تو بڑا درجہ ہے صالحین میں ملحق ہی ہو جاؤں۔

المتن قوله تعالی۔ واجعل لی لسان صدق فی الاخرین فیه اصل لتمنی بعض

قولہ تعالیٰ۔ واجعل لی لسان صدق فی الاخرین (ترجمہ اور میرا ذکر آئندہ آنیوالوں

اهل الله بقاء طریقهم فیمن بعدهم لبقاء الثواب۔

المتن قوله تعالیٰ۔ واجعلنی من ورثة جنة النعیم فیه رد علی من ادعی الاستغناء عن الجنة ویخص منه المغلوب

میں جاری رکھ بعض اہل اللہ نے اپنے سلسلہ کی بقاء کی تمنا کی ہے اسمیں اسکی اصل ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ واجعلنی من ورثۃ جنۃ النعیم (ترجمہ اور مجھکو جنت النعیم کے مستحقین میں سے کر) اسمیں اُس شخص پر رد ہے جو جنت سے استغناء کا دعوے کرتا ہے۔ مگر مغلوب الحال مستثنےٰ ہے۔

المتن قوله تعالیٰ۔ قالوا انؤمن لك واتبعك الارذلون فیه ذم للاستنكاف عن اهل الله لدناءة نسبهم او صناعتهم لاسیما عن الاستفادة عنهم فی اكتساب الطریق و هذا قد قطع الطریق علی الكثیرین۔

قولہ تعالیٰ۔ قالوا انؤمن لك واتبعك الارذلون (ترجمہ وہ لوگ کہنے لگے کہ کیا ہم تمکو مانیں گے حالانکہ رذیل لوگ تمھارے ساتھ ہولئے ہیں) بعض لوگ بعض اہل اللہ سے محض اُنکی نسبت یا صناعت کے کم درجہ ہونیکے سبب عار کرتے ہیں اور اُن سے استفادہ نہیں کرتے اسمیں اسکی مذمت ہے۔

المتن قوله تعالیٰ۔ فافتح بینی وبینهم فیه ان الدعاء علی من اضر بالدین لا ینافی الكمال فی الصبر والحلم۔

قولہ تعالیٰ۔ فافتح بینی وبینھم (ترجمہ سو میرے اور ان کے درمیان میں ایک فیصلہ کر دیجئے) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص دین کو ضرر پہونچاوے اُسکے لئے بددعا کرنا کمال صبر و حلم کے منافی نہیں اور ان لوگوں کا اضرار بالدین اس آیت میں ہے انك ان تذرهم یضلوا عبادك۔

المتن قوله تعالیٰ۔ اتبنون بكل ریع آیة تعبثون۔ فی الروح علی معنی تعبثون بنائها لما انهم لم یكونوا محتاجین الیها وانما بنوها للفخر بها اه ففی الآیة انكار صریح علی العبث قولا كان او فعلا۔

قولہ تعالیٰ۔ اتبنون بکل ریع ایۃ تعبثون (ترجمہ کیا تم ہر اونچے مقام پر یادگار بناتے ہو جسکو محض فضول بناتے ہو) اسمیں عبث کی مذمت صریح ہے خواہ قول ہو یا فعل۔

المتن قوله تعالیٰ۔ وتتخذون مصانع لعلكم تخلدون۔ فی الروح عاملین عمل من یرجو الخلود فیها اه وظاهر انهم لا یطمعون فی الخلود ففیه اصل لتسمیة من عمل عمل الكفار كافرا وكثیرا ما یوجد فی الاحادیث

قولہ تعالیٰ۔ وتتخذون مصانع لعلکم تخلدون (ترجمہ اور بڑے بڑے محل بناتے ہو جیسے دنیا میں تمکو ہمیشہ رہنا ہے) باوجودیکہ ان کو خلود کی امید نہ تھی مگر چونکہ اُن کا عمل اُس شخص کے عمل کے مشابہ تھا جو خلود کی امید رکھتا ہے اسلئے ان کیلئے مطلع

نقل سلسلہ کی تمنا

استغناء عن الجنۃ کے مذمت ہونے پر رد

نقل استغناء عن الجنۃ

نقل ذم الاستنکاف عن اہل اللہ

نقل ذم الاستنکاف لدناءۃ النسب او الصناعۃ

نقل نسب یا حرفہ کی دنائت کے سبب عار کرنے کی مذمت

نقل الدعاء علی من اضر بالدین

نقل دین کے ضرر رساں ہونے کا

نقل ذم العبث

نقل عبث کی مذمت

نقل تسمیۃ العامل عمل الکفار کافرا

وفی کلام الصوفیۃ اھ۔

خلود ثابت فرمائی اسی بنا پر جو شخص کافروں کا کام کرے اسکو صوفیہ کے کلام میں کافر کہدیا جاتا ہے اور احادیث میں بھی بکثرت موجود ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ واذا بطشتم بطشتم جبارین فی الروح مسلطین غاشمین بلا رأفۃ ولا قصد تادیب ولا نظر فی العاقبۃ اھ ففیہ دلیل علی ان البطش اذا کان مقرونا بھذہ الامور لیس بمنکر ولا منافٍ للطریق۔

قولہ تعالیٰ۔ واذا بطشتم بطشتم جبارین (ترجمہ اور جب کسی پر دار و گیر کرنے لگتے ہو تو بالکل جابر بنکر دار و گیر کرتے ہو) روح میں ہو یعنی جسمیں نہ رحم ہو نہ تادیب کا قصد ہو نہ انجام پر نظر ہو اس سے معلوم ہوا کہ جس بطش میں یہ امور ہوں وہ اصلاح ہی اور منافی طریق نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ فاصبحوا نادمین فاخذھم العذاب فی الروح قیل لم یفھم ذلک لانھم لم یتلافوا فعلوا بالایمان المطلوب منھم اھ۔ فدل علی ان الندم الطبعی لا یعتد بہ فی التوبۃ بل لا بد فیھا من الندم العقلی۔

قولہ تعالیٰ۔ فاصبحوا نادمین فاخذھم العذاب (ترجمہ پھر پشیمان ہوئے پھر عذاب نے ان کو آلیا) اس ندامت کے نافع نہونے کی وجہ یہ تھی کہ انھوں نے اپنے فعل کی تلافی ایمان سے نہیں کی اس سے معلوم ہوا کہ توبہ میں ندامت طبعیہ کافی نہیں ندامت عقلیہ چاہیئے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وما انت الا بشر مثلنا وکذلک استحقر الجھلۃ المتکبرون الاولیاء حین رأوا منھم اللوازم البشریۃ الطبعیۃ وکذلک یستدلون علی عدم قبح الانکار علی بعض الاولیاء بعدم نزول النکال علیھم کما کانوا یقولون فاسقط علینا کسفا من السماء وقولہ تعالیٰ۔ قال ربی اعلم بما تعملون دل علی ان الخوارق لیست بید اھل اللہ تعالیٰ یظھرونھا متی شاؤا۔

قولہ تعالیٰ۔ وما انت الا بشر مثلنا (ترجمہ اور تم تو محض ہماری طرح ایک آدمی ہو) اسی طرح بعض جہلاء منکرین اولیاء اللہ کو ان کے لوازم بشریہ طبعیہ کی بنا پر حقیر سمجھتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ فاسقط علینا کسفا (ترجمہ تو ہمپر اسمان کا کوئی ٹکڑا گرادو) اسی طرح بعض جہلاء کسی بزرگ کے انکار کے بعد وبال نازل نہونے سے اپنے انکار کے قبیح نہونے پر استدلال کرتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ قال ربی اعلم بما تعملون (ترجمہ شعیب بولے کہ تمھارے اعمال کو میرا رب خوب جانتا ہے) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خوارق اہل اللہ کے قبضہ میں نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین بلسان

قولہ تعالیٰ۔ نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین

عربی مبین فی روح المعانی القول الراجح ان الالفاظ منہ عز وجل کالمعانی لا یدخل بجبریل علیہ السلام فیھا اصلا وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمعھا ویعیھا بقوی الھیۃ قدسیۃ لاسماع البشر ایاھا منہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وتفعل عند ذلک قواہ البشریۃ ولھذا یظھر علی جسدہ الشریف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما یظھر ویقال لذلک برحاء الوحی حتی یظن فی بعض الاحایین انہ اغمی علیہ علیہ السلام وقد یظن انہ صلی اللہ علیہ وسلم اغمی وان الاشبہ ان القرآن کلہ نزل فی التیقظۃ ثم ان ظاھر الایۃ یقتضی ان جمیع القرآن نزل بہ الروح الامین۔ وقولہ بلسان عربی مبین متعلق بنزل اھ ملخصا وفیہ یجوز ان یکون التخصیص۔ (ای بالقلب) لان اللہ تعالیٰ جعل لقلب رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعا مخصوصا یسمع بہ ما ینزل علیہ من القرآن تمییزا لشانہ علی سائر ما یسمعہ ویعیہ علی حد ما قیل وذکرہ النووی فی شرح صحیح مسلم فی قولہ تعالیٰ ما کذب الفواد ما رأی من ان اللہ عز وجل جعل لفواد علیہ الصلوٰۃ والسلام بصرا قوأہ بہ سبحانہ لیلۃ المعراج اھ قلت وبھذا المجموع ثبت مسائل الاولی ان الوارد علی القلب قد یکون مقرونا بالالفاظ والثانیۃ ان للقلب مدرکات من السمع والبصر الظاھر الثالثۃ انہ قد یجتمع المدرک الظاھری والباطنی فیودع فی البصر الظاھری البصر الباطنی وفی السمع الظاھری السمع الباطنی فیبصر الغیب ویسمعہ وح ینسب تارۃ الی الحاسۃ الظاھرۃ وتارۃ الی الباطنۃ وکلا الامرین صحیح وبالمسائل الثلثۃ قالت الصوفیۃ رحمھم اللہ تعالیٰ۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ فلا تدع مع اللہ الھا آخر فتکون

(ترجمہ اسکو امانت دار فرشتہ لیکر آیا ہے آپ کے قلب پر صاف عربی زبان میں تاکہ آپ منجملہ ڈرانیوالوں کے ہوں۔) بلسان متعلق ہے نزل کے جو مقید تھا علی قلبک کے ساتھ اس سے ثابت ہوا کہ وارد قلبی کبھی الفاظ سے بھی مقرون ہوتا ہے اور علی قلبک کی تخصیص کی وجہ روح میں یہ بیان کی ہے کہ آپ کے قلب کو ایک سامع مخصوصہ دیا گیا تھا جسطرح آپ کے قلب کو ایک باصرہ دیا گیا تھا جسکا ذکر اس آیت میں ہے ما کذب الفواد ما رأی تو اس تقریر کی بناء پر یہ بھی ثابت ہوا کہ قلب میں بھی سمع و بصر ہیں جیسے ظاہر میں ہیں اور اسی تقریر سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کبھی یہ سمع و بصر باطنی سمع و بصر ظاہری کے ساتھ مجتمع ہو جاتے ہیں اور اسی حالت میں ادراک کو کبھی مدرک ظاہری کی طرف نسبت کر دیتے ہیں اور کبھی مدرک باطنی کی طرف اور صوفیہ ان تینوں مسائل کے قائل ہیں اور اسکی پوری تحقیق اصل عربی میں ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ فلا تدع مع اللہ الھا آخر فتکون

قولہ تعالیٰ فلا تدع مع اللہ الھا آخر فتکون

من المعذبین فیہ تصریح بان الولی
یبلغ قطالی درجۃ یسقط عنہ التکلیف
لانہ لا یفوق النبی فلما لم یجز ھذا للنبی
فکیف للولی۔

(ترجمہ سو تم خدا کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت مت کرنا کبھی تم کو سزا ہونے لگے اسمیں تصریح ہے کہ ولی کبھی ایسے درجہ پر نہیں پہونچتا جسمیں اُس سے تکالیف شرعیہ ساقط ہو جاویں کیونکہ ولی کا درجہ نبی پر فایق نہیں ہوتا پھر جب نبی کیلئے یہ جایز نہیں تو ولی کیلئے کیسے جائز ہوگا۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وانذر عشیرتک
الاقربین فی الروح فیہ اشارۃ الی ان النسب
اذا لم ینضم الیہ الایمان لا ینفع شیئاً
ولما کان حجاب القرابۃ کثیفا امر
صلی اللہ علیہ وسلم بانذار عشیرتہ
الاقربین اھ۔

قولہ تعالیٰ۔ وانذر عشیرتک الاقربین۔
(ترجمہ اور آپ اپنے نزدیک کے کنبہ کو ڈرایئے) روح میں ہے کہ اسمیں اشارہ ہے کہ نسب کے ساتھ جب ایمان منضم نہ ہو وہ بالکل نافع نہیں ہوتا اور چونکہ قرابت کا حجاب بہت سخت ہوتا ہے اسلئے اقربین کے انذار کا حکم کیا گیا اھ۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ واخفض جناحک
لمن اتبعک من المؤمنین فیہ تعلیم الشیخ
الرفق والتواضع لاتباعھم المخلصین
مسرۃ لھم۔

قولہ تعالیٰ۔ واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین (ترجمہ اور اُن لوگوں کے ساتھ فروتنی سے پیش آیئے جو مسلمانوں میں داخل ہو کر آپکی راہ پر چلیں) اسمیں شیوخ کو تعلیم دیگئی ہے کہ اپنے مخلص تابعین سے نرمی و تواضع کے ساتھ پیش آیا کریں تاکہ وہ مسرور رہوں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ فان عصوک فقل انی
بری مما تعملون فیہ البتری عن مخالف
الطریق والاعلام بہ۔

قولہ تعالیٰ۔ فان عصوک فقل انی بری مما تعملون (ترجمہ اور اگر یہ لوگ آپکا کہنا نہ مانیں تو آپ کہدیجئے کہ میں تمہارے افعال سے بیزار ہوں) اسمیں دلالت ہے اسپر کہ جو شخص طریق سے مخالف ہو اُس سے شیخ کو تبری کر دینا چاہیئے اور اس تبری کی اسکو اطلاع بھی کر دے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وتوکل علی العزیز
الرحیم فیہ التصریح بتعلیم التوکل و
ھو من المقامات المعروفۃ التی لا یختلف
فیھا احد۔

قولہ تعالیٰ۔ وتوکل علی العزیز الرحیم (ترجمہ اور آپ خدائے قادر رحیم پر توکل رکھیئے) اسمیں تعلیم ہے مقام توکل کی جو کہ معروف و اتفاقی ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وتقلبک فی الساجدین
فی الروح قیل المعنی یری تقلبک ای ذھابک

قولہ تعالیٰ۔ وتقلبک فی الساجدین (ترجمہ اور نمازیوں کے ساتھ آپ کی نشست برخاست

۲۹۸ تبلیغ الولی الی درجۃ یسقط عنہ التکلیف
۲۹۹ ولایت کا درجہ نبوت سے کم ہونا۔ کونہ لا یفوق النبی فلما لم یجز ھذا للنبی فکیف للولی
۲۹۹ ہونا۔ فیہ اشارۃ الی ان النسب اذا لم ینضم الیہ الایمان لا ینفع شیئاً
۳۰۰ حجاب القرابۃ کثیفا۔ قرابت کا حجاب سخت ہونا۔
۳۰۱ التواضع للمؤمنین۔ مومنوں کے ساتھ تواضع و فروتنی
۳۰۲ البتری عن مخالف الطریق واظہارہ۔ طریق کے خلاف چلنے والے سے تبری اور اسکا اظہار۔
۳۰۳ التوکل۔ توکل

ومجيئك فيما بين المتهجدين لتتصفح أقوالهم وتطلع عليهم من حيث لا يشعرون وتستبطن سرائرهم وكيف يعملون لآخرتهم اهـ وفيه تفقد الشيخ لاحوال المريد مما يتعلق بالتربية۔

کو دیکھتا ہے) بعض تفاسیر پر اسمیں دلالت ہے اسپر کہ شیخ کو مناسب ہے کہ جو احوال تربیت کے متعلق ہیں اُن میں مریدوں کی نگرانی کیا کرے

المتن قوله تعالى هل أنبئكم على من تنزلت به الشياطين تنزل على كل أفاك أثيم أشارة الى ان الشياطين لا تتصرف بالاضرار في الدين في كل صادق صالح

قولہ تعالیٰ هل أنبئكم على من تنزلت به الشياطين تنزل على كل أفاك أثيم (ترجمہ کیا میں تمکو بتلاؤں کس پر شیاطین اترا کرتے ہیں ایسے شخصوں پر اترا کرتے ہیں جو دروغ گفتار بدکار ہوں) اسمیں اشارہ ہے اسطرف کہ شیطان طالب صادق متقی کے اندر ایسا تصرف نہیں کر سکتا جس سے اُسکے دین کو ضرر پہونچا سکے۔

المتن قوله تعالى الا الذين امنوا وعملوا الصلحت وذكروا الله كثيرا استثناء للشعراء المؤمنين الصالحين الذين يكثرون ذكر الله عز وجل ويكون اكثر اشعارهم في التوحيد والحث على الطاعة والحكمة والموعظة والزهد في الدنيا والترهيب عن الركون اليها اهـ مختصرا وفيه وقد مدحه ايضا غير واحد من الاجلة عن علي رضي الله تعالى وجهه الشعر ميزان العقول اهـ مختصرا ولا مرية في كثير من العارفين والعاشقين العرب منهم والعجم يظهرون المقامات والاحوال في الاشعار ولا يسوغ لاحد انكار ما فيها من التهييج والتاثير الذي ليس في النثر ولما كان هذا التاثير مطلوبا يرجح على النثر من هذه الحيثية ومن ثم سماه رسول الله صلى الله عليه وسلم حكمة ويخص منه النثر الذي فيه هذا التاثير اكثر واقوى من الشعر

قولہ تعالیٰ الا الذين امنوا وعملوا الصلحت وذكروا الله كثيرا (ترجمہ ہاں مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کئے اور انھوں نے کثرت سے اللہ کا ذکر کیا) روح میں ہے کہ یہ استثناء ہے اُن شعراء کا جو مومن صالح اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے ہیں اور اُن کے اشعار بھی توحید و ترغیب آخرت و زہد فی الدنیا وغیرہ میں ہوتے ہیں اور جلیل القدر حضرات سے شعر کی مدح منقول ہے چنانچہ حضرت علی رضؓ کا بھی ارشاد ہے کہ شعر میزان ہے عقل کی اھ مختصرا اور کچھ تو بات ہے جو بڑے بڑے عارفین اور عشاق عربی و عجمی اکثر مقامات واحوال کو اشعار ہی میں زیادہ ظاہر کرتے ہیں اور شعر میں جو کیفیت تہییج و تاثیر کی ہے جو کہ نثر میں نہیں اسکا تو کوئی انکار ہی نہیں کر سکتا اور چونکہ یہ تاثیر خود مطلوب ہے اس حیثیت سے اسکو نثر پر ترجیح ہوگی اور اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعر کو حکمت فرمایا ہے بجز اُس

نفقد الشيخ لاحوال المريد
تفقد شیخ کا مریدوں کی نگرانی کرنا

لا تتصرف الشياطين في الصادق
طالب صادق پر شیطان کا تصرف نہیں ہوتا

اصل عظمة الشعر على كثير من اهل المقامات والاحوال
اکثر اہل مقامات واحوال پر شعر کی عظمت کا اصل

کلام اللہ تعالیٰ وکلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

تمت سورۃ الشعراء وستلیہا سورۃ النمل ان شاء اللہ تعالیٰ

نثر کے جسمیں یہ تاثیر اکثر واقوی ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام

سورۂ شعراء تمام ہوئی وللہ الحمد اسکے بعد سورۂ نمل آتی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ

ملحقۃ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی اٰخر التمہید

سورۃ الشعراء

قولہ تعالیٰ - فغرت منکم۔ من ھھنا قیل الفرار عما لا یطاق من ستن المرسلین۔ سے علیحدہ ہو جانا پیغمبروں کا طریقہ ہے۔

انتہت الملحقۃ

اضافہ از ترجمہ رسالہ تائید مذکورۂ آخر تمہید

سورۃ الشعراء

قولہ تعالیٰ - فغرت منکم - اس مقام سے کہا گیا ہے کہ جس امر کی برداشت نہو سکے اُس

اضافہ تمام ہوا

سورۃ النمل

المتن قولہ تعالیٰ - ان الذین لا یؤمنون بالاخرۃ زینا لھم اعمالھم دل علی انہ لا یعتبر شہادۃ قلب کل احد۔

قولہ تعالیٰ - ان الذین لا یؤمنون بالاخرۃ زینا لھم (ترجمہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے اعمال اُن کی نظر میں مرغوب کر رکھے ہیں) یہ اسپر دال ہے کہ شہادت قلب ہر شخص کی معتبر نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ - انی انست نارا دل علی مسئلتین احدھما ان صاحب الکشف یمکن ان لا یعرف حقیقۃ ما کوشف لہ و

قولہ تعالیٰ - انی انست نارا (ترجمہ کہ میں نے آگ دیکھی ہے) یہ دو مسئلوں پر دال ہے ایک یہ کہ ممکن ہے کہ صاحب کشف اپنے مکشوف کی حقیقت

استحسان ترک مالا یطاق — لا یعتبر شہادۃ قلب کل احد — ہر شخص کی شہادت قلب معتبر نہیں۔
ہر دو عبارت سے ترک مالا یطاق کا محسن ہونا — ارکان کے صاحب کشف اپنے کشف کی حقیقت نہ سمجھنا

والاخری صحة التجلی المثالی وفی روح المعانی فی تفسیر قولہ تعالی ان بورک من فی النار ما نصہ الثالث ما اخرجہ ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ عن ابن عباس قال فی قولہ تعالی ان بورک من فی النار یعنی تبارک وتعالی نفسہ کان نور رب العلمین فی الشجرۃ ومن حولھا یعنی الملئکۃ علیھم السلام واشتھر عنہ کون المراد بمن فی النار نفسہ تعالی وھو مروی ایضا عن الحسن وابن جبیر وغیرھما کما فی البحر وتعقب ذلک الامام بانا نقطع بان ھذہ الروایۃ عن ابن عباس موضوعۃ مختلقۃ وقال ابو حیان اذا ثبت ذلک عن ابن عباس ومن ذکر دل علی حذف ای بورک من قدرتہ وسلطانہ فی النار وذھب الشیخ ابراھیم الکورانی فی رسالتہ تنبیہ العقول علی تنزیہ الصوفیۃ عن اعتقاد التجسیم والعینیۃ والاتحاد والحلول الی صحۃ الخبر عن الحبر رضی اللہ تعالی عنہ وعدم احتیاجہ الی التاویل المذکور فان الذی دعی المؤولین اولا الحاکمین بالوضع الی التاویل والحکم بالوضع ظن دلالتہ علی الحلول المستحیل علیہ تعالی ولیس کذلک بل ما یدل علیہ ھو ظھورہ سبحانہ فی النار وتجلیہ فیھا ولیس ذلک من الحلول فی شیء فان کون الشیء مجلی لشیء لیس کونہ محلا لہ فان الظاھر فی المراۃ مثلا خارج عن المراۃ بذاتہ قطعا بخلاف الحال فی محل فانہ حاصل فیہ ثم ان تجلیہ تعالی وظھورہ فی المظاھر یجامع التنزیہ ومعنی الایۃ عندہ فلما جاءھا نودی ان بورک ای قدس او نحو ذلک من تجلی وظھر فی صورۃ النار لما اقتضتہ الحکمۃ لکونھا مطلوبۃ لموسی علیہ السلام ومن حولھا من الملئکۃ او منھم ومن موسی علیہ السلام وقولہ تعالی وسبحان اللہ دفع لما یوھمہ التجلی فی مظھر النار من التشبیہ ای وسبحان اللہ عن التقیید بالصورۃ والمکان والجھۃ وان ظھر فیھا بمقتضی الحکمۃ لکونہ موصوفا بصفۃ رب العلمین الواسع القدوس الغنی عن العالمین ومن ھو کذلک لا یتقید بشیء من صفات المحدثات بل ھو جل وعلا باق علی اطلاقہ حتی عن قید الاطلاق فی حال تجلیہ وظھورہ فیما شاء من المظاھر ولھذا ورد فی الحدیث الصحیح سبحانک حیث کنت فاثبت لہ تعالی التجلی فی الحیث ونزھہ عن ان یتقید بذلک یا موسی انہ انا اللہ العزیز فلا تقید بمظھر العزۃ الذاتیۃ لکن الحکم ومقتضی الحکمۃ الظھور فی صورۃ مطلوبک وذکر ان تقدیر المضاف کما فعل بعض المفسرین عدول عن الظاھر فظن المحذور فیہ وقد تبین ان لا محذور فلا حاجۃ الی العدول انتھی وکما فی بک تقول ھذا اطور وراء طور العقول والاوفق بالعامۃ التاویل بان یقال المراد ان بورک من ظھر نورہ فی النار

ویعل فی حیز الخبر السابق ما یشیر الیہ اھ۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ انی لا یخاف لدی المرسلون فی الروح ان المراد لا تخف مطلقا والمراد من لدی فی حضرۃ تقرب منی و ذلک حین الوحی والمعنی ان الشان لا ینبغی للمرسلین ان یخافوا حین الوحی الیھم بل لا یخطر ببالھم الخوف وان وجد ما یخاف منہ لفرط استغراقھم الی تلقی الاوامر وانجذاب ارواحھم الی عالم الملکوت والتقیید بلدی لان المرسلین فی سائر الاحیان اخوف الناس من اللہ عزوجل فقد قال تعالیٰ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ولا اعلم عنھم باللہ تعالیٰ شانہ وقیل المعنی لا تخف من غیری اھ ودلت الآیۃ علی ھذا التقریر علی امرین الاول ان یکون الخوف مغلوبا بغیرہ من الاحوال لفضلۃ بحیث لا یحس بہ اصلا ولا یحکم فی ھذہ الحالۃ بزوالہ والثانی ان الخوف الطبعی یزول ایضا فی بعض الاحوال دون البعض کما حصل لموسیٰ علیہ السلام اولا حین استحالت العصا ثم ارشد الی ازالتہ فی حالتہ الموجودۃ المعبر عنھا بقولہ تعالیٰ لدی۔

قولہ تعالیٰ۔ انی لا یخاف لدی المرسلون

(ترجمہ اور ہمارے حضور میں پیغمبر نہیں ڈرا کرتے) لدی قرب کیلئے موضوع ہے۔ اور مراد حالت قرب سے حالت وحی ہے مطلب یہ ہوا کہ وحی کے وقت بوجہ ایمن مستغرق ہونے کے خوفناک چیزوں سے بھی خوف کا احساس نہیں ہوتا اور بعض نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ میرے غیر سے خوف نہونا چاہیئے تو اس سے دوام ثابت ہوئے ایک یہ کہ کسی وقت خوف تو ہوتا ہے مگر مغلوب ہونیکے سبب محسوس نہیں ہوتا دوسرا یہ کہ بعض احوال میں مطلقاً خوف بھی زائل ہو جاتا ہے۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام کو اول خوف ہوا تھا پھر اسکے ازالہ کا حکم ہوا۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وقالوا الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر دل علی ان مقام الفناء لا یلزم استمرار اثارہ غلبۃ کل حین فانھما علیھما السلام کانا فی اعلی مقام الفناء ومع ذلک التفتا الی کمالاتھما وفضلھما علی غیرھما ومعلوم ان ھذا الالتفات لا یجتمع مع غلبۃ آثارہ فافھم حتی لا تظن بالکاملین نقصا ودل ایضا علی ان التحدث بالنعمۃ شکر لیس من العجب الکبر فی شیء نعم

قولہ تعالیٰ۔ وقالا الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر

(ترجمہ اور ان دونوں نے کہا کہ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے سزاوار ہے جس نے ہمکو اپنے بہت ایماں والے بندوں پر فضیلت دی) آیت اسپر دال ہے کہ کاملین میں غلبہ فنا کے آثار کا ہر وقت مستمر رہنا لازم نہیں چنانچہ دونوں حضرات فنا کے اعلیٰ مقام پر تھے اور باوجود اسکے ان کو اپنے کمالات کی طرف التفات ہوا اور ظاہر ہے کہ یہ التفات غلبہ آثار فنا کے ساتھ مجتمع نہیں ہو سکتا

امکان زوال خوف طبعی فی بعض الاحوال بالرغم خوف کے اس سے زائل ہو جانا

بعض احوال میں بالکل خوف نہ رہنا

لا یستلزم الفناء دوام غلبۃ آثارہ فنا کیلئے اسکے غلبہ کا دوام لازم نہیں

التحدث بالنعمۃ لیس بعجب التحدث بالنعمۃ لیس بعجب

ما کان عجبا وکبرا فھو مذموم وعلیہ محمل ما نقل فی روح المعانی عن یحیی بن ابی کثیر من کلامہ من قال انا عالم فھو جاھل۔

دوسرے اس سے یہ معلوم ہوا کہ اظہار نعمت عجب و کبر میں داخل نہیں البتہ جو براہ عجب و کبر ہو وہ مذموم ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ واوتینا من کل شئ ای الملک وتسخیر الجن والانس والطیر دلت الآیۃ علی عدم التنافی بین الملک والمال وبین الکمال لکن بالمنتھی۔

قولہ تعالیٰ۔ واوتینا من کل شئ (ترجمہ اور ہم کو ہر قسم کی چیزیں دی گئی ہیں) آیت سے معلوم ہوا کہ منتہی کیلئے مال و ملک میں اور کمال میں تنافی نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ لا یحطمنکم سلیمان وجنودہ وھم لا یشعرون الضمیر لسلیمان وجنودہ فدل علی نفی علم بعض المغیبات عن الانبیاء علیھم فکیف بالاولیاء وکذا قولہ مالی لا اری الھدھد ام کان من الغائبین وکذا قولہ فقال احطت بما لم تحط بہ۔ وکذا قولہ ستنظر اصدقت ام کنت من الکاذبین۔

قولہ تعالیٰ۔ لا یحطمنکم سلیمان وجنودہ وھم لا یشعرون۔ (ترجمہ تم کو سلیمان اور ان کا لشکر بے خبری میں نہ کچل ڈالیں) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء و اولیاء کو علم غیب نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وجدتھا وقومھا یسجدون للشمس الی قولہ رب العرش العظیم ھذا القول من ھدھد دلالۃ علی حصول شئ ضروری من العقل والمعرفۃ للبھائم

قولہ تعالیٰ۔ وجدتھا وقومھا الخ (ترجمہ میں نے اس کو اور اسکی قوم کو دیکھا) ہدہد کی یہ تقریر اسپر دال ہے کہ بہائم میں بقدر ضرورت عقل و معرفت موجود ہے۔

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ۔ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا ویقاس علی ذلک ما اذا دخل سلطان العشق قلب احدھم ما فیہ من الارادات والخطرات

الحاشیہ قولہ تعالیٰ۔ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا (ترجمہ کہ والیان ملک جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسکو تہ و بالا کر دیتے ہیں) اسی پر قیاس کیا جاتا ہے کہ جب کسی کے قلب میں سلطان عشق کا ورود ہوتا ہے تو اسمیں جو کچھ ارادات و خطرات تھے سب فنا ہو جاتے ہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ بل انتم بھدیتکم تفرحون۔ دلت الآیۃ علی استحباب رد ھدایا المشرکین اذا کان فی الرد مصلحۃ دینیۃ۔

قولہ تعالیٰ۔ بل انتم بھدیتکم تفرحون۔ (ترجمہ ہاں تم ہی اپنے ہدیہ پر اتراتے ہوگے) اس سے معلوم ہوا کہ جب کفار کے ہدایا کے رد کرنے میں دینی مصلحت ہو تو ان کے ہدایا کا رد کر دینا

میں دینی مصلحت ہو انکار کردینا مستحب ہے ۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ قال الذی عندہ علم من الکتب انا اٰتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک دلیل علی صحۃ الخوارق

قولہ تعالیٰ۔ قال الذی عندہ علم من الکتاب انا اٰتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک۔ (ترجمہ جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا کہ میں اس کو تیرے سامنے تیری آنکھ جھپکنے سے پہلے لاکر کھڑا کرسکتا ہوں) یہ دلیل ہے صحت خوارق کی۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ قال نکروا لھا عرشھا ننظر الخ فیہ الامتحان لمن اراد ان یدخل فی الطریق۔

قولہ تعالیٰ۔ قال نکروا لھا عرشھا ننظر الخ (ترجمہ سلیمان نے حکم دیا کہ اس کے لئے اس کے تخت کی صورت بدلدو۔) اس سے طریق میں داخل ہونے والے کا امتحان ثابت ہوتا ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ قل الحمد للہ فی الروح قیل ھذا امر لہ صلے اللہ علیہ وسلم بحمدہ تعالیٰ علی ھلاک الھالکین من کفار الامم فدل علی انہ لیس بمناف للاخلاق الفاضلۃ اذا لم یکن الباعث علیہ الدنیا۔

قولہ تعالیٰ۔ قل الحمد للہ (ترجمہ آپ کہیئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے سزاوار ہیں) روح میں ہے کہ بعض کے نزدیک اسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا ہے کہ کفار امم کے ہلاک ہونے پر حق تعالیٰ کی حمد فرماویں اھ۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ معاندین کی ہلاکت پر مسرور ہونا جبکہ اسکا باعث دنیا نہو اخلاق فاضلہ کے منافی نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ام من خلق السموات والارض الی قولہ ان کنتم صادقین۔ یدل علی ان النظر فی الخلق اذا کان للوصول الی الخالق مطلوب غیر منافٍ للتوحید انما المنافی لہ النظر الیہ مقصودا وکذا قولہ تعالیٰ قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المجرمین۔

قولہ تعالیٰ۔ ام من خلق السموات والارض الی قولہ ان کنتم صادقین (ترجمہ یا وہ ذات جس نے آسمان اور زمین کو بنایا آخر قول اگر تم سچے ہو) اسمیں اسپر دلالت ہے کہ خلائق میں نظر کرنا جبکہ وصول الی الحق کیلئے ہو مطلوب ہے۔ اور توحید کے منافی نہیں البتہ منافی وہ نظر ہے جو مقصود ہو اسی طرح اسکے بعد قریب کی آیت قل سیروا فی الارض فانظروا بھی اسی پر دال ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ولا تحزن علیھم فیہ دلالۃ علی التعدیل فی التوجہ الی الخلق و الشفقۃ علیھم ولو بقصد الارشاد والاصلاح

قولہ تعالیٰ۔ ولا تحزن علیھم (ترجمہ اور آپ ان پر غم نہ کیجئے)۔ اسپر دال ہے کہ توجہ الی الخلق گو بقصد ارشاد و اصلاح ہی ہو اسمیں اعتدال ہونا چاہیئے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ فتوکل علی اللہ انک علی الحق المبین التعلیل یدل للتوکل دلیل علی[۳۲۵] ان خاصیۃ الحق القوۃ القلبیۃ وھو مشاھد لا ریب فیہ۔

قولہ تعالیٰ۔ فتوکل علی اللہ انک علی الحق المبین (ترجمہ سو آپ اللہ پر توکل رکھیے یقیناً آپ صریح حق پر ہیں) توکل کی یہ تعلیل اسکی دلیل ہے کہ حق پر ہونے کی خاصیت قوت قلب ہے اور اسکا مشاہدہ ہوتا ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ انک لا تسمع الموتی۔ الی قولہ فھم مسلمون دل علی[۳۲۶] ان الھدایۃ لیست باختیار الشیخ کما یزعمہ کثیر من الجھلۃ

قولہ تعالیٰ۔ انک لا تسمع الموتی الی قولہ فھم مسلمون (ترجمہ آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے آخر قول پھر وہ مانتے ہیں)

اسیر دال[۳۲۶] ہے کہ ہدایت شیخ کے قبضہ میں نہیں جیسا بعض جاہلوں کا زعم ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ الکذبتم بآیاتی ولم تحیطوا بھا علما دل علی[۳۲۷] ذم الانکار علی ما لم یدرک کنھہ کرأب کثیر من اھل القشر المنکرین علی العارفین کلامھم الذی لم یفھموہ

قولہ تعالیٰ۔ الکذبتم بآیاتی ولم تحیطوا بھا علما (ترجمہ کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا حالانکہ تم ان کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لائے)۔ اس سے معلوم[۳۲۷] ہوا کہ جسکی حقیقت نہ سمجھے اسپر انکار کرنا مذموم ہے جیسے بعضے خشک لوگ عارفین کے کلام پر بے سمجھے رد و انکار کرنے لگتے ہیں (غایت یہ کہ سکوت کریں)۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وتری الجبال تحسبھا جامدۃ وھی تمر مر السحاب صنع اللہ الذی اتقن کل شیء۔ ای صنع اللہ تعالیٰ ذلک صنعا صریحا فی ان المتقن لا ینافی تصییر الجبال لان الاتقان ھو خلق کل شیء وتسویتہ علی ما تقتضیہ الحکمۃ فالحکمۃ اذا اقتضت التسییر کان التسییر ھو عین الاتقان فدل علی[۳۲۸] عدم التنافی بین وجود الحوادث وبین اضمحلالھا فی عین وجودہ کما قال بہ القائلون بوحدۃ الوجود۔

قولہ تعالیٰ۔ وتری الجبال تحسبھا جامدۃ وھی تمر مر السحاب صنع اللہ الذی اتقن کل شیء (ترجمہ اور تو پہاڑوں کو دیکھ رہا ہے ان کو خیال کر رہا ہے کہ یہ جنبش نہ کرینگے حالانکہ وہ بادلوں کی طرح اڑے اڑے پھرینگے یہ خدا کا کام ہوگا جس نے ہر چیز کو مضبوط بنا رکھا ہے) اے صنع اللہ ذلک صنعا۔ یہ صریح ہے اس باب میں کہ صنع متقن تسییر جبال کے منافی نہیں کیونکہ اتقان کی حقیقت یہ ہے کہ ہر شئے کو حکمت کے موافق بنایا جاوے پس جب حکمت مقتضی تسییر کو ہو تو تسییر بھی عین اتقان ہوگا اس سے معلوم[۳۲۸] ہوا کہ عدم التنافی بین وجود الحوادث واضمحلالھا فی عین وجودہ کے وجود اور عین حالت وجود میں مضمحل ہونیکے درمیان میں جیسا کہ وحدۃ الوجود والے قائل ہیں

تنافی نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منہا الحکم علی الجزاء بکونہ خیرا من الحسنۃ (معان فی الحسنۃ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وسائر العبادات وان فی الجزاء المطاعم والمشارب والمناکح ولا شک فی کون العبادۃ خیرا من ہذہ الملاذ) لا من حیث الذوات بل من حیث ان العبادۃ فعل العبد والجزاء فعل الحق وہذا افضل من ذلک فالمفضول لیس مضمون التوحید والرسالۃ بل الاتیان بہ وہو فعل العبد والافضل لیست نفس الملاذ بل اعطاء الحق لہا فافہم فانہ عزیز لا تکاد الاذہان تصل الیہ الا بفضل من اللہ تعالیٰ۔

قولہ تعالیٰ من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منہا (ترجمہ جو شخص نیکی لاویگا سو اس شخص کو اس سے بہتر ملیگا) میں اعتقاد توحید و رسالت بھی ہے اور جزاء میں مطاعم و مشارب بھی ہیں اور عبادات کا ان لذات سے افضل ہونا ظاہر ہے باوجود اسکے جزاء کو جو طاعات سے افضل فرمایا گیا تو من حیث الذات نہیں بلکہ اس حیثیت سے کہ طاعات کا ادا کرنا فعل عبد ہے اور جزاء کا عطا کرنا فعل حق ہے اور فعل حق افضل ہے فعل عبد سے پس لذات سے تو طاعات افضل ہیں اور طاعات کے ادا سے جزاء کی عطا افضل ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ انما امرت ان اعبد رب ہذہ البلدۃ الخ صریح فی عدم سقوط التکالیف عن الانبیاء فضلا عن الاولیاء

قولہ تعالیٰ انما امرت ان اعبد رب ہذہ البلدۃ الخ (ترجمہ مجھکو تو یہی حکم ملا ہے کہ میں اس شہر کے مالک کی عبادت کیا کروں) صریح ہے اسمیں کہ انبیاء علیہم السلام سے بھی تکالیف شرعیہ ساقط نہیں ہوتیں پھر جائیکہ اولیاء۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وقل الحمد للہ فی الروح ای علی ما افاض علی من النبوۃ وتبلیغ احکامہا اہ فدل علی وجوب نسبۃ الفیوض الیہ تعالیٰ لا الی مجاہدتہ وعملہ۔

قولہ تعالیٰ۔ وقل الحمد للہ الخ (ترجمہ اور آپ کہدیجئے کہ سب خوبیاں خالص اللہ ہی کے لئے ثابت ہیں) روح میں ہے کہ اسپر حمد کیجئے کہ اسکو نبوت اور تبلیغ احکام عنایت ہوئی اھ پس یہ دال ہے اسپر کہ فیوض کو حق تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا واجب ہے اپنے مجاہدہ و عمل کی طرف منسوب نہ کرے۔

تمت سورۃ النمل وستلیہا سورۃ القصص انشاء اللہ تعالیٰ

سورۂ نمل ختم ہوئی اسکے بعد سورۂ قصص آتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ

ملحقة من رسالة التائید المذکورة فی اٰخر التمهید

سورة النمل

قولہ تعالیٰ - ان الذین لا یؤمنون بالاٰخرة زینا لهم اعمالهم واعظم عقوبة العاصی ان یکله الله تعالیٰ الی معصیته فلا ینبه ولا یوفق له الافاقة عن غفلته ویرخص باعذار فاسدة -

قولہ تعالیٰ - ان الذین لا یؤمنون بالاٰخرة زینا لهم اعمالهم فهم یعمهون اور بڑی سزا عاصی کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو اس کی معصیت پر چھوڑ دے - پھر نہ اسکو متنبہ کرے اور نہ غفلت سے ہوش میں آنے کی توفیق دے

اور وہ لغو عذروں سے گنجایش حاصل کرتا رہے +

قولہ تعالیٰ - انا اٰتیك به قیل هذا قول الصعف قال ذلك عند غلبة الحال وهو فی عین الجمع وهذا کلام الله اجراه علی لسانه کقوله سبحانی اجری علی لسان ابی یزید وقوله انا الحق علی لسان الحسین وامثالها کثیر کما قال من الشجرة یا موسی انی انا الله ثم مثل ذلك الکرامات کثیرا ما یکون لاولیاء الله تعالیٰ وهی طی الارض والنفاذ فی الجدار وامثالها -

قولہ تعالیٰ - انا اٰتیك به بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ آصف کا قول ہے یہ بات غلبۂ حال میں جبکہ وہ عین جمع میں تھے کہدی اور یہ کلام اللہ کا تھا کہ اسکو اُن کی زبان پر جاری کردیا تھا جیسے قول سبحانی کو بایزید کی زبان پر جاری کردیا تھا اور انا الحق کو منصور کی زبان پر اور اس قسم کے واقعات بہت ہیں پھر (دوسری بات یہ ہے کہ) ایسی کرامتیں اولیاء اللہ سے بہت ہوا کرتی ہیں اور وہ مسافت بعیدہ کا زمانہ بسیرہ میں قطع کرنا ہے اور دیوار سے پار ہو جانا اور اسی کی مثل اور بھی ہے -

انتهت الملحقة

سورة القصص

المتن - قولہ تعالیٰ - ونرید ان نمن علی الذین

اضافہ تمام ہوا

سورۂ القصص

قولہ تعالیٰ - ونرید ان نمن علی الذین

استضعفوا فی الارض دل علی ان زوال الکبر ۳۳۲ رفع موانع الفضل الالٰهی الذی افضل افراده الامامة فی الدین کما قال تعالیٰ فی هذه الآیة وجعلهم ائمة

استضعفوا فی الارض وجعلهم ائمة (ترجمہ اور ہمکو یہ منظور تھا کہ جن لوگوں کا زمین میں زور گھٹایا جارہا تھا ہم اُن پر احسان کریں اور اُنکو پیشوا بنادیں) ۳۳۲ اس میں اسپر دلالت ہے کہ زوال کبر میں موانع فضل الٰہی کا (جسکی افضل افراد امامت فی الدین ہے) ارتفاع ہے چنانچہ استضعفوا کے بعد وجعلهم ائمة فرمایا ہے۔

المتن قوله تعالیٰ ولا تخافی ولا تحزنی۔ دل علی ان ۳۳۳ العقلی الاختیاری قد یشتبه بالطبعی الغیر الاختیاری فان الذی نهیت عنه کان اختیاریا ینشأ من تجویز العقل احتمالات المضرة لکن ربما کان یشتبه علیها انه طبعی غیر اختیاری فلا تهتم بالکف عنه لولا نهیت عنه فنهاها الله تعالیٰ

قولہ تعالیٰ ولا تخافی ولا تحزنی (ترجمہ تو اندیشہ کرنا اور نہ غم کرنا) جس خوف اور حزن سے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو ممانعت کیگئی بوجہ منہی عنہ ہونے کے وہ یقیناً اختیاری تھا جو احتمالات مضرت سے پیدا ہوتا تھا لیکن بعض اوقات اس عقلی اختیاری میں طبعی غیر اختیاری ہونے کا شبہ ہوجاتا ہے اور اس صورت میں وہ اُس سے بچنے کا اہتمام نہ کرتیں اسلئے اُن کو اس سے ممانعت کیگئی تاکہ اُسکے اختیاری ہونے پر متنبہ ہوکر اس سے بچنے کا اہتمام کریں تو اس سے ثابت ۳۳۳ ہوا کہ عقلی اختیاری کبھی طبعی غیر اختیاری کے ساتھ مشتبہ ہوجاتا ہے (اور سالکین کو یہ امر بکثرت پیش آتا ہے اور کبھی اسکا عکس بھی ہوتا ہے)

المتن قوله تعالیٰ۔ وقالت امرأة فرعون قرة عین لی ولك کان سبب قولها ذلك الحب الطبعی ثم لما هداها الله تعالیٰ یؤخذ ۳۳۴ منه ان حب اهل الله تعالیٰ ولو کان طبعیا نافع فی الایمان والهدایة ولا یضر التخلف لمانع کما فی ابی طالب۔

قولہ تعالیٰ وقالت امرأة فرعون قرة عین لی ولك (ترجمہ اور فرعون کی بی بی نے کہا کہ یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے) اس قول کا سبب محض حب طبعی تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے اُنکو ہدایت فرمادی تو اس سے ثابت ہوا کہ اہل اللہ کی ۳۳۴ محبت اگرچہ طبعی ہی ہو ایمان اور ہدایت میں نافع ہوجاتی ہے اور کسی مانع کے سبب تخلف ہوجانا مضر نہیں جیسا ابو طالب میں ہوا۔

المتن قوله تعالیٰ۔ واصبح فؤاد ام موسیٰ فارغا فی روح المعانی قالت فرقة فارغا من الصبر اه ویؤیده قوله تعالیٰ ان کادت لتبدی به لولا ان ربطنا فدل هما هذا

قولہ تعالیٰ واصبح فؤاد ام موسیٰ فارغا (ترجمہ اور موسیٰ کی والدہ کا دل بے قرار ہوگیا) بعض مفسرین نے یہ تفسیر کی ہے کہ خالیاً عن الصبر اور اس قول سے اس تفسیر کی تائید ہوتی ہے ان

مع وعدہ سبحانہ تعالیٰ انا رادوہ الیک علی عود الطبعیات تارۃ فی الکامل فلا یحزن به وانما الشان فی مثل هذه الحالة عدم العمل بمقتضاها کما لم تبد ام موسیٰ فی قلبها الربطه تعالیٰ علیه قال فی الروح و انت تعلم ان ما عرضها کان من مقتضیات الجبلة البشریة وهو یجامع العلم بعدم وقوع ما یخاف منه ونفی العلم فی مثل ذلک انما یکون بضرب من التاویل کما لا یخفی اه

المتن قوله تعالیٰ - لولا ان ربطنا علی قلبها دل علی ان القوة البشریة لیست بکافیة فی کمال الاخلاق وانما المدار هو التائید الالهی -

المتن قوله تعالیٰ - وقالت لاخته قصیه فیه ان الاجمال فی التدبیر لا ینافی التوکل

المتن قوله تعالیٰ - ولتعلمن ان وعد الله حق فی الروح بمشاهدة بعضه وقیاس بعضه علیه اه فدل علی ان عدم الاطمینان قبل المشاهدة لا ینافی کمال الایمان فان الایمان والعلم بحقیقة ذلک بالوحی حاصل قبل -

المتن قوله تعالیٰ قال رب انی ظلمت نفسی فاغفر لی وانما قال علیه السلام ما قال لان فعله افضی الی قتل نفس لم یشرع قتلها لان المقتول وان کان حربیا لکنه کان مسلما ومعاهدا ومعاهدتی وان لم یکن

کادت لتبدی به لولا ان ربطنا علی قلبها پس والدۂ موسیٰ علیہ السلام کا یہ تردد باوجود اس وعدۂ الٰہیہ کے انا رادوہ الیک اسپر دال ہے کہ کامل میں کبھی امور طبعیہ عود کرتے ہیں تو اسپر اسکو مغموم نہونا چاہیئے البتہ کامل کی شان ایسی حالت میں یہ ہے کہ اُن امور طبعیہ کے مقتضار پر وہ عمل نہیں کرتا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اپنے تردد قلبی کو ظاہر نہیں فرمایا چونکہ اللہ تعالیٰ نے قوت دیدی -

قولہ تعالیٰ - لولا ان ربطنا علی قلبها (ترجمہ اگر ہم ان کے دل کو اس غرض سے مضبوط نہ کئے رہیں) اسپر دال ہے کہ تکمیل اخلاق میں قوۂ بشریہ کافی نہیں بلکہ مدار اسکا تائید الٰہی ہے -

قولہ تعالیٰ - وقالت لاخته قصیه (ترجمہ اسکی بہن نے موسیٰ کی بہن سے کہا کہ ذرا موسیٰ کا سراغ تو لگا)

اس سے معلوم ہوا کہ تدبیر میں اعتدال منافی توکل نہیں +

قولہ تعالیٰ - ولتعلمن ان وعد الله حق (ترجمہ اور تاکہ اس بات کو جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے) اس علم کا طریق بعض وعدوں کا مشاہدہ اور بعض کا اُن مشاہدات پر قیاس کرنا ہے کذا فی الروح اس سے معلوم ہوا کہ قبل مشاہدہ اطمینان نہونا کمال ایمان کے منافی نہیں کیونکہ کمال ایمان تو بواسطہ الہام کے پہلے بھی تھا -

قولہ تعالیٰ - قال رب انی ظلمت نفسی فاغفر لی (ترجمہ یہ مقتول گو حربی تھا مگر ... تھا اور کہ ... قالا نہ تھا مگر حملا تھا اور آپ نے قتل ... قصد نہ کیا تھا محض دفع ظلم چاہا تھا تو قتل ... قصد ہوا اور آپکو بعد تامل بعلم ہوا کہ دوسرے طریق سے بھی دفع

قالا لکنہ کان حالا وعملا والمعاھدتان مساویتان حکما وفی رفع المعانی ولا یشکل ذلک علی عصمۃ الانبیاء علیھم السلام عن الکبائر والصغائر مطلقا لانہ علیہ السلام لم یقصد القتل وانما قصد دفع الظالم بالوکز فوقع القتل من غیر قصد فلا اثم فیہ وبعد ما وقع منہ ما وقع تامل علیہ السلام فظھر لہ امکان الدفع بغیر الوکز وانہ لم یتثبت من ذلک لما اعتراہ من الغضب فعلم انہ فعل خلاف الاولی بالنسبۃ الی امثالہ فقال ما قال علی عادۃ المقربین فی استعظامھم خلاف الاولی اھ ملخصا بتصرف یسیر فدلت الآیۃ علی ھذا علی صدور[۳۳۹] بعض الطبائع عن الکاملین وعلی ان حسنات[۳۴۰] الابرار سیئات المقربین وعلی ان الکاملین یخشون مالا یخشی غیرھم[۳۴۱]

ظلم ممکن تھا جو غصہ میں سمجھ میں نہیں آیا اس لئے استغفار فرمایا پس اس سے چند مسئلے ثابت ہوئے ۱ کاملین سے بعض[۳۳۹] طبعیات مثل غضب صادر ہو جاتے ہیں۔ ۲ حسنات الابرار سیئات المقربین[۳۴۰] اور یہاں وہ حسنہ دفع ظلم تھا ۳ کاملین[۳۴۱] کو دوسروں سے زیادہ خشیت ہوتی ہے جیسا استغفار سے معلوم ہوا۔

المتن قولہ تعالی۔ فلن اکون ظھیرا للمجرمین فی الروح احتج اھل العلم بھذہ الآیۃ علی المنع من معونۃ الظلمۃ وخلتھم قلت ولما کان الدعاء لاحد معونۃ لہ کان من عادۃ[۳۴۲] اھل اللہ تعالی ترکہ للظالم مخصوصا السلطان لہ الا ان یضطروا الی ذلک فیقیدونہ بکونہ خیرا لہ ومصلحۃ لہ کما یدعی فی الاستخارۃ۔

قولہ تعالی۔ فلن اکون ظھیرا للمجرمین۔ (ترجمہ سو کبھی میں مجرموں کی مدد نہ کرونگا) اس سے معلوم ہوا کہ ظالمین کی معونت جائز نہیں اور چونکہ عمدہ حکومت کی دعا کرنا یہ بھی ایک معونت ہے اسلئے اہل اللہ[۳۴۲] ظالم کے لئے ایسی دعا نہیں کرتے اور اگر شدید ضرورت ہو تو اسمیں یہ قید لگا دیتے ہیں کہ اگر خیر ہو جیسے استخارہ میں اسی قید سے دعا ہوتی ہے۔

المتن قولہ تعالی۔ قال لہ موسی انک لغوی مبین فلما ان اراد ان یبطش بالذی ھو عدو لھما دل علی ان سیاسۃ الکاملین کما یکون العدو کذلک یکون للصدیق علی حسب مقتضی حالھما فقولہ علیہ السلام سیاسۃ للسبطی وارادۃ البطش سیاسیۃ للقبطی فلا یکون فیھم عصبیۃ قومیۃ وانما یکون فیھم

قولہ تعالی۔ قال لہ موسی انک لغوی مبین فلما ان اراد ان یبطش بالذی ھو عدو لھما (ترجمہ موسی اس سے فرمانے لگے بیشک تو صریح بہکا ہوا ہے سو جب موسی نے اس پر ہاتھ بڑھایا جو دونوں کا مخالف تھا) اسپر دال[۳۴۳] ہے کہ کاملین جسطرح عدو پر سیاست کرتے ہیں دوست پر بھی کرتے ہیں جیسا کہ دونوں کے حال کا مقتضا ہوتا ہے سو آپکا یہ قول

العدل الکامل۔

بطش قبطی پر سیاست تھی غرض اُن میں عصبیت قومی نہیں ہوتی اُن میں عدل کامل ہوتا ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ فسقیٰ لھما فیہ ان خدمۃ الخلق لا یانف منہ الکاملون۔

قولہ تعالیٰ فسقیٰ لھما (ترجمہ پس موسیٰ نے اُن کے لئے پانی پلا دیا) اس میں دلالت ہے کہ کاملین کو خدمت خلق سے عار نہیں ہوتی۔

المتن قولہ تعالیٰ فقال رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر۔ فی الروح اخرج ابن مردویہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یومئذ فقیر الی کف من تمر اھ قد دل علی ھذا التفسیر المرفوع علی ان شان الکاملین الافتقار الی اللہ تعالیٰ فی کل جلیل وقلیل لا کاشار المتکبرین من المدعین الزھد یظھرون استغناء ھم بل نقیرھم عن نعم اللہ تعالیٰ۔

قولہ تعالیٰ فقال رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر۔ (ترجمہ پھر دعا کی کہ اے میرے پروردگار جو نعمت بھی آپ مجھکو بھیج دیں میں اُس کا حاجتمند ہوں) روح میں حدیث مرفوع ہے کہ آپ کو اس روز ایک کف خرما کی احتیاج تھی پس یہ تفسیر اسپر دال ہے کہ کاملین کی شان ہر قلیل وکثیر میں اپنی حاجت حبکا حق تعالیٰ کے سامنے ظاہر کرنا ہے وہ متکبر مدعیان زہد کی طرح نہیں ہوتی کہ وہ حق تعالیٰ کی نعمتوں سے استغنا رہا کہ نعمت ظاہر کیا کرتے ہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ قالت ان ابی یدعوک لیجزیک اجر ما سقیت لنا فلما جاءہ دل الحیۃ علیہ السلام الیہ بعد ما سمع قولھا لیجزیک اجر ما سقیت لنا ان قبول العوض بعد العمل اذا لم یکن العمل بقصد العوض لا ینافی الاخلاص والنھی فی حدیث القوس لعلہ من باب سد الذرائع لاحتمال الاقتضاء وھھنا لم یکن ذاک الاحتمال ومدار الفرق علی القرائن عند المرشد۔

قولہ تعالیٰ قالت ان ابی یدعوک لیجزیک اجر ما سقیت لنا فلما جاءہ (ترجمہ کہنے لگی کہ میرے والد تمکو بلاتے ہیں تاکہ تم کو اُس کا صلہ دیں جو تم نے ہماری خاطر پانی پلا دیا تھا سو جب اُن کے پاس پہونچے) اس لڑکی کا یہ قول لیجزیک اجر ما سقیت سنکر آپکا چلا آنا اسپر دال ہے کہ اگر عمل بقصد عوض نہو پھر بعد عمل کچھ عوض قبول کر لیا جاوے تو یہ منافی اخلاص نہیں اور حدیث قوس میں نہی احتمال اقتضاء کے سبب ہے جو شیخ کو قرائن سے مفہوم ہوتا ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ علی ان تأجرنی ثمانی حجج دل علی ان اجارۃ نفسہ لا ینافی التوکل وکذا مباشرۃ سائر اسباب المعاش وانما یستحسن ترکھا لمن لم یتفرغ للعلم او العمل

قولہ تعالیٰ علی ان تأجرنی ثمانی حجج (ترجمہ اس شرط پر کہ تم آٹھ سال میری نوکری کرو) اسپر دال ہے کہ نوکری یا مزدوری یا دیگر اسباب معاش منافی توکل نہیں البتہ جو شخص امین مشغول ہو کر

ان اشتغل بها بشرط العمل۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وتجعل لکما سلطانا فیہ ان اهل الله یعطون هیبة من الله تعالیٰ وهو الذی قال فیه الرومی ؎

ہیبت حق است ایں از خلق نیست
ہست ہیبے از صفات ایں دلق نیست

قولہ تعالیٰ۔ وتجعل لکما سلطانا (ترجمہ اور ہم تم دونوں کو ایک خاص شوکت عطا کرتے ہیں) اسمیں دلالت ہے کہ اہل اللہ کو منجانب اللہ ایک شان ہیبت عطا ہوتی ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ویدرءون بالحسنة السیئة فیه بعض اخلاق اهل الله تعالیٰ

قولہ تعالیٰ۔ ویدرءون بالحسنة السیئة (ترجمہ نیکی کی وجہ سے اور وہ لوگ نیکی سے بدی کا دفعیہ کردیتے) اسمیں اہل اللہ کے بعض اخلاق کا ذکر ہے

المتن قولہ تعالیٰ۔ انک لاتهدی من احببت نص علی ان الهدایة لیست بید النبی فضلا عن الولی کما یزعم بعض الجهلة ان الشیخ الکامل ان شاء اوصل الی الله تعالیٰ بتصرفه۔

قولہ تعالیٰ۔ انک لاتهدی من احببت (ترجمہ آپ جسکو چاہیں ہدایت نہیں کرسکتے) یہ صریح ہے اسمیں کہ ہدایت کسی کی قدرت میں نہیں جیسا بعض جہلاء کا گمان ہے کہ شیخ کامل جسکو چاہے اپنے تصرف سے واصل الی اللہ کردے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ فاما من تاب وامن وعمل صالحا فعسیٰ اولئک ان یکونوا من المفلحین علی الغالب مع القوة بالمقصود علی التوجه بالقلب وهو التوبة وتصحیح العقائد وهو الایمان واصلاح الاعمال فجمع الآیة طرق السلوک۔

قولہ تعالیٰ۔ فاما من تاب وامن وعمل صالحا فعسیٰ اولئک ان یکونوا من المفلحین (ترجمہ البتہ جو شخص توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کیا کرے تو ایسے لوگ امید ہے کہ فلاح پانیوالوں میں سے ہوں گے) اسمیں وصول الی المقصود کو تین چیزوں پر معلق فرمایا توجہ قلب اور یہ توبہ ہے اور تصحیح عقائد اور یہ ایمان ہے اور اصلاح اعمال پس آیت تمام طرق سلوک کی جامع ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وربک یخلق ما یشاء ویختار ما کان لهم الخیرة ای الاختیار کاختیار الرب وهو الاختیار المستقل واستحضار عدم استقلال اختیار نفسه علما وعملا هو الجبر المحمود

قولہ تعالیٰ۔ وربک یخلق ما یشاء ویختار ما کان لهم الخیرة (ترجمہ اور آپکا رب جس چیز کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور پسند کرتا ہے ان لوگوں کو تجویز کا کوئی حق نہیں) یعنی حق تعالیٰ کا سا اختیار نہیں اور وہ اختیار مستقل ہے اور اپنے اختیار کے غیر مستقل ہونے کا علماً و عملاً استحضار یہی جبر محمود ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ لا تفرح لا تبطر وھکذا البطر بالاحوال والواردات ناسبا لھا الی نفسہ واما الفرح بالنعم ناسبا لھا الی اللہ تعالیٰ فمطلوب ومامور بہا فی قولہ تعالیٰ۔ قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا۔ والمراد بالنسبۃ الی نفسہ او الی اللہ تعالیٰ النسبۃ استحضاراً فان النسبۃ اعتقاداً الی غیر اللہ کفر لا کلام فیہ۔

قولہ تعالیٰ۔ لا تفرح (ترجمہ تو اترا مت) اسی طرح احوال وواردات کو اپنی طرف منسوب کرکے اسپر فرحاں ہونا مذموم ہے اور اگر نعمتوں کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرکے اسپر فرح کرے تو وہ مطلوب اور آیت قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا) میں مامور بہ ہے اور مراد اس نسبت سے استحضار ہے نہ کہ اعتقاد کیونکہ نسبت اعتقادی غیر اللہ کی طرف وہ تو کفر ہے اسمیں کلام نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ قال انما اوتیتہ علی علم عندی وھکذا نسبۃ الثمرات الی مجاھدۃ نفسہ مذموم۔

قولہ تعالیٰ۔ قال انما اوتیتہ علی علم عندی (ترجمہ قارون کہنے لگا کہ مجھ کو تو یہ سب کچھ میری ذاتی ہنرمندی سے ملا ہے)

اس طرح ثمرات کو اپنی سعی اور مجاہدہ کی طرف منسوب کرنا مذموم ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وقال الذین اوتوا العلم فی مقابلۃ قولہ تعالیٰ قال الذین یریدون الحیوۃ الدنیا دل علی ان العلم ما لا یراد بہ الحیوۃ الدنیا وھو ظاھر۔

قولہ تعالیٰ۔ وقال الذین اوتوا العلم (ترجمہ اور جن لوگوں کو فہم عطا ہوئی تھی وہ کہنے لگے) اس قول کے مقابلہ میں وقال الذین یریدون الحیوۃ الدنیا یہ اسپر دال ہے کہ علم معتبر وہ ہے جس سے دنیا مقصود نہو اور یہ دلالت ظاہر ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ویلکم ثواب اللہ خیر کلمۃ زجر دل علی مشروعیۃ الزجر فی النصح اذا کان الامر بیّنا۔

قولہ تعالیٰ۔ ویلکم ثواب اللہ خیر (ترجمہ اور تمہارا ناس ہو اللہ تعالیٰ کے گھر کا ثواب ہزار درجہ بہتر ہے) ویلکم کلمہ زجر ہے اس سے معلوم ہوا کہ نصیحت میں زجر بھی مشروع ہے جبکہ بات واضح ہو اور مخاطب نہ سمجھے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ولا یلقاھا الا الصابرون دل علی مطلوبیۃ المجاھدۃ۔

قولہ تعالیٰ۔ ولا یلقاھا الا الصابرون (ترجمہ اور وہ ان ہی کو دیا جاتا ہے جو صبر کرنے والے ہیں) دال ہے مطلوبیت مجاہدہ پر۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ تلک الدار الآخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا

قولہ تعالیٰ۔ تلک الدار الآخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا (ترجمہ یہ عالم

دل علی ان العمل بالمعاصی کما هو مانع عن الاخرة وهو المراد بالفساد کذلک الکبر مانع عنها وهو المراد بالعلو ومن ثم تری اهل الطریق یهتمون بنفی الکبر کما یهتمون بترک المعاصی۔

آخرت ہم ان ہی لوگوں کیلئے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا، یہ اسپر دال ہے کہ آخرت سے جس طرح عمل بالمعاصی مانع ہے اور فساد سے یہی مراد ہے اسی طرح کبر بھی اس سے مانع ہے اور علو سے یہی مراد ہے اسی لئے اہل طریق ترک معاصی ہی کا سا اہتمام ازالہ تکبر کا بھی کرتے ہیں۔

المتن قوله تعالی۔ کل شئ هالک الا وجهه فی الروح کل شئ ای موجود مطلقا هالک ای معدوم محض والمراد کونه کالمعدوم وفی حکمه الا وجهه ای الاذاته عز وجل و ذلک لان وجود ما سواه سبحانه لکونه لیس ذاتیا بل هو مستند الی الواجب تعالی فی کل ان قابل للعدم وعرضة له فهو کلا وجود وهذا ما اختاره غیر واحد من الاجلة اه

قولہ تعالیٰ۔ کل شئ هالک الا وجهه (ترجمہ سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں بجز اسکی ذات کے) روح میں ہے کہ بجز وجہ حق یعنی ذات حق کے ہر شی یعنی ہر موجود ہالک ہے یعنی معدوم ہے مراد یہ کالمعدوم ہے کیونکہ اسکا وجود ذاتی نہونے کے سبب ہر وقت قابل عدم ہے پس وہ وجود مثل لاوجود کے ہے اور وحدۃ الوجود کا یہی حاصل ہے پس آیت دلیل ہے مسئلہ وحدۃ الوجود کی۔

قلت وهو حاصل معنی وحدة الوجود فالآیة دلیل علیه۔

الحاشیة۔ وایضا فی الروح فی هذه الآیة ومن الناس من التزم ما یقتضیه ظاهر العموم من انه کل ما یوجد فی وقت من الاوقات فی الدنیا والاخری یصیر هالکا بعد وجوده بناء علی تجدد الجواهر وعدم بقاء شئ منها زمانین کالاعراض عند الاشعری ولا یخفی بطلانه وان ذهب الی ذلک بعض الاکابر الصوفیة قدست اسرارهم اه

الحاشیۃ۔ اور بعض نے ظاہر عموم کے اقتضا پر یہ تاویل کی ہے کہ ہر موجود دوسری آن میں معدوم ہوتا رہتا ہے جسکو تجدد امثال کہتے ہیں۔

تمت سورة القصص و سیتلوها سورة العنکبوت انشاء الله تعالی

سورۂ قصص تمام ہوئی اسکے بعد سورۃ العنکبوت آتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ

ملحقة من رسالة التائید المذکورة فی اخر التمہید

سورة القصص

قولہ تعالی - ان کادت لتبدی بہ لولا ان ربطنا علی قلبہا - روی عن یوسف بن الحسین الرازی انہ قال امرت ام موسی بامرین ان ارضعیہ فالقیہ فی الیم ونہیت بنہیین ولا تخافی ولا تحزنی وبشرت ببشارتین انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین فلم ینفعہا ذلک دون الربط علی القلب

اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورة القصص

قولہ تعالی - ان کادت لتبدی بہ لولا ان ربطنا علی قلبہا - یوسف بن حسین رازی سے مروی ہے کہ موسی علیہ السلام کی والدہ کو دو باتونکا حکم ہوا - انکو دودھ پلاؤ پھر انکو دریا میں ڈالدو اور دو باتوں سے ممانعت کیگئی نہ ڈرو نہ غمگین ہو اور دو بشارتوں کی ساتھ بشارت دیگئی ہم انکو تمہارے پاس لوٹانیوالے ہیں اور انکو رسولوں میں سے کرنے والے ہیں مگر بدون ربط قلب کے یہ سب پورے طور سے نافع نہوا -

انتہت الملحقة

سورة العنکبوت

المتن قولہ تعالی - احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وہم لا یفتنون دل علی ان المجاہدة من شرائط الوصول الی المقصود ولو اضطراریا وفی الروح المراد انکار حسبانہم ان یترکوا غیر مفتونین بمجرد ان یقولوا امنا واستبعاد لہ وتحقیق انہ تعالی یمتحنہم بمشاق التکالیف کالمہاجرة والمجاہدة لیمتحنہم بمشاق التکالیف کالمہاجرة والمجاہدة ورفض الشہوات وقطائع الطاعات وفنون المصائب فی الانفس والاموال لیتمیز المخلص من المنافق والصابر فی الدین من المتزلزل فیہ فیعامل کلا بما تقتضیہ ویجازیہم سبحانہ بحسب مراتب اعمالہم

اضافہ قائم ہوا

سورة العنکبوت

قولہ تعالی - احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وہم لا یفتنون (ترجمہ کیا ان لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ وہ اتنا کہنے پر چھوٹ جائینگے کہ ہم ایمان لے آئے اور انکو آزمایا نہ جاویگا) اسمیں دلالت ہے کہ مجاہدہ وصول الی المقصود کی شرائط (عادیہ) میں سے ہے گو اضطراری ہی ہو

نسخہ میں اس اضافہ کا الحاق اصل کے حاشیہ پر ہے اور وہاں سے ہونا

فان مجرد الایمان وان کان عن خلوص لا یقتضی غیر الخلاص من الخلود فی النار اھ

المتن قولہ تعالیٰ۔ ومن جاھد فانما یجاھد لنفسہ ان اللہ لغنی عن العالمین فیہ قلع للعجب[۳۶۱] ودعوی الاستحقاق بعد المجاھدۃ

قولہ تعالیٰ۔ ومن جاھد فانما یجاھد لنفسہ ان اللہ لغنی عن العالمین (ترجمہ اور جو شخص محنت کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے محنت کرتا ہے خدا تعالیٰ کو جہان والوں میں کسی کی حاجت نہیں) اسمیں مجاہدہ[۳۶۲] کے بعد عجب ودعوی استحقاق کا قلع ہے۔

قلع العجب فی المجاھدۃ

المتن۔ قولہ تعالیٰ۔ وقال الذین کفروا للذین امنوا اتبعوا سبیلنا ولنحمل خطایاکم وما ھم بحاملین من خطایاھم من شئ فیہ نفی ما یتفوہ[۳۶۳] بہ المدعون للطریق من اھل الضلالۃ لمتبعیھم بمثل ھذا القول لاکثار حشرھم

قولہ تعالیٰ۔ وقال الذین کفروا للذین امنوا اتبعوا سبیلنا ولنحمل خطایاکم وما ھم بحاملین من خطایاھم من شئ (ترجمہ اور کفار مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ تم ہماری راہ چلو اور تمھارے گناہ ہماری ذمہ حالانکہ یہ لوگ اُن کے گناہوں میں سے ذرا بھی نہیں لے سکتے) اسمیں اُس قول کی نفی ہے جو بعض مدعیان[۳۶۴] طریقت اہل ضلالت میں سے اپنے متبعین اپنا گروہ بڑھانے کیلئے کہا کرتے ہیں (کہ تم ہمارے طریق میں آجاؤ اگر کوئی گناہ ہو تو ہمارے ذمہ)

ابطال الکفر اھل الغیر علی نفسہ لیکن کا فائدہ نہ دینے کا ابطال۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ قل سیروا فی الارض فانظروا کیف بدأ الخلق الآیۃ اصل لما علیہ بعض اھل[۳۶۵] الطریق من السیاحۃ فی اقطار الارض للاعتبار بتتبع احوال اصناف الخلق القاطنین فیھا ولھم مصالح اخری غیر ذلک من تقلیل التعلقات مع الخلق والخمول والغربۃ وفقد اسباب المعاصی۔

قولہ تعالیٰ۔ قل سیروا فی الارض فانظروا کیف بدأ الخلق الآیۃ (ترجمہ آپ کہیئے کہ تم لوگ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو خدا تعالیٰ نے مخلوق کو کس طور پر اول بار پیدا کیا ہے) اسمیں[۳۶۶] اصل ہے اُسکی کہ بعض اہل طریق زمین میں سیاحی کرتے ہیں تاکہ اُن کے احوال کے تتبع سے عبرت حاصل کریں اور اسمیں اُنکی اور بھی مصلحتیں ہوتی ہیں جیسے خلق سے تعلقات کی تقلیل اور خمول اور غربت اور اسباب معاصی کا فقدان۔

اصل لکیر الطریق فی السیاحۃ واغراضھا

المتن قولہ تعالیٰ وقال انما اتخذتم من دون اللہ اوثانا مودۃ بینکم۔ فیہ ان الاجتماع[۳۶۷] واجب الترک اذا کان سببا لفساد الدین

قولہ تعالیٰ۔ وقال انما اتخذتم من دون اللہ اوثانا مودۃ بینکم (ترجمہ اور فرمایا کہ تم نے جو خدا کو چھوڑ کر بتوں کو معبود تجویز کر رکھا ہے یہ تمھاری باہمی (دنیا کے) تعلقات کی وجہ سے ہے) اسمیں[۳۶۸] دلالت ہے کہ جس اتفاق واتحاد میں فساد دین ہو اسکا ترک واجب ہے۔

نجی نفع الاخوۃ اذا اضرت بالدین

المتن قولہ تعالیٰ۔ واتیناہ اجرہ فی الدنیا وانہ فی الاخرۃ لمن الصالحین۔ فیہ ان

قولہ تعالیٰ۔ واتیناہ اجرہ فی الدنیا وانہ فی الاخرۃ لمن الصالحین (ترجمہ اور ہم نے

عطاء النعم الدنیویۃ کما اعطیہا بعض اھل اللہ لا ینقص رتبتہ فی الاٰخرۃ

ان کا صلہ ان کو دنیا میں بھی دیا اور وہ آخرت میں بھی نیک بندوں میں ہونگے) اسمیں دلالت ہے کہ دنیوی نعمتوں کا عطا ہونا جیسا بعض اہل اللہ کو عطا ہوتی ہیں آخرت میں اسکے رتبہ کو نہیں گھٹاتا۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ قال رب انصرنی علی القوم المفسدین فیہ جواز الدعاء علی اعداء الدین وانہ لا ینافی کمال الاخلاق من الحلم والکرم۔

قولہ تعالیٰ۔ قال رب انصرنی علی القوم المفسدین (ترجمہ لوط نے دعا کی کہ ای میرے رب مجھکو ان مفسد لوگوں پر غالب کردے) اعداء دین پر بددعا کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہ کہ یہ کمال اخلاق مثل حلم وکرم کے منافی نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ قال ان فیہا لوطا قالوا نحن اعلم بمن فیہا لننجینہ واھلہ فیہ ان وجوہا اھل اللہ فی جماعۃ مانع عن النقمۃ فیھم وان خروجہ منھم رفع لھذا المانع وھذا الاقتضاء بالنظر الی نفسہ وان تخلف لعارض

قولہ تعالیٰ۔ قال ان فیہا لوطا قالوا نحن اعلم بمن فیہا لننجینہ واھلہ (ترجمہ ابراہیم نے فرمایا کہ وہاں تو لوط ہیں فرشتوں نے کہا کہ جو جو وہاں ہیں ہمکو سب معلوم ہیں ہم اُن کو اور ان کے خاص متعلقین کو بچالیں گے)۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل اللہ کا کسی مجمع میں ہونا ان پر عقوبت نازل ہونے سے مانع ہوتا ہے اور اہل اللہ کا اُن میں سے جدا ہوجانا اس مانع کا ارتفاع ہے اور یہ اقتضاء اسکا فی نفسہ ہے گو کسی عارض سے متخلف ہوجاوے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ولما ان جاءت رسلنا لوطا سیئ بھم وضاق بھم ذرعا فیہ ان النعم والضیق الطبعین لا ینافیان الکمال اذا لم یعمل بمقتضاھما الغیر المشروع۔

قولہ تعالیٰ۔ ولما ان جاءت رسلنا لوطا سیئ بھم وضاق بھم ذرعا (ترجمہ اور جب ہمارے وہ فرستادے لوط کے پاس پہونچے تو لوط ان کی وجہ سے مغموم ہوئے اور ان کے سبب تنگدل ہوئے) اس سے ثابت ہوا کہ طبعی غم اور ضیق کمال کے منافی نہیں جبکہ اُن کے مقتضائے غیر مشروع پر عمل نہ کیا جاوے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ الا امرأتک کانت من الغابرین فیہ ان محض القرابۃ من احد المقبولین لا تنفع بدون الایمان۔

قولہ تعالیٰ۔ الا امرأتک کانت من الغابرین (ترجمہ بجز آپ کی بی بی کے وہ عذاب میں رہجانے والوں میں ہوگی) اسمیں دلالت ہے کہ مقبولین کے ساتھ محض قرابت کا تعلق بدون ایمان کے نافع نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وزین لھم الشیطان

قولہ تعالیٰ۔ وزین لھم الشیطان

اعمالهم فصدهم عن السبيل وكانوا مستبصرين فيه ان التسويل للنفساني والشيطاني ليس بعذر مع وجود العقل والنظر وان غفل عن استعماله

(ترجمہ اور شیطان نے اُن کے اعمال کو ان کی نظر میں مستحسن کر رکھا تھا اور اُن کو راہ سے روک رکھا تھا اور وہ لوگ ہوشیار تھے) اس آیت میں دلالت ہے کہ عقل و نظر کے ہوتے ہوئے تسویل نفسانی و شیطانی عذر نہیں اگرچہ عقل و نظر کے استعمال سے غافل رہے۔

المتن قوله تعالى - اتل ما اوحي اليك من الكتاب واقم الصلوة ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر ولذكر الله اكبر والله يعلم ما تصنعون في الاية جمع بين اصول اعمال السلوك من التلاوة والصلوة والذكر والمراقبة وما عداها تابع لها۔

قولہ تعالیٰ - اتل ما اوحی الیک من الکتاب واقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر واللہ یعلم ما تصنعون (ترجمہ جو کتاب آپ پر وحی کیگئی ہے آپ اُسکو پڑھا کیجئے اور نماز کی پابندی رکھیئے بیشک نماز بیحیائی اور ناشائستہ کاموں سے روک ٹوک کرتی رہتی ہے اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ تمھارے سب کاموں کو جانتا ہے) اس آیت میں اصول اعمال سلوک یعنی تلاوت و صلوۃ و ذکر و مراقبہ مجتمع ہیں اور دوسرے اعمال اُن کے تابع ہوتے ہیں۔

المتن قوله تعالى - ولا تجادلوا اهل الكتاب الا بالتي هي احسن الا الذين ظلموا في الاية دلالة على استعمال الرفق مع المخالف ابتداءً والخشونة اذا ظهر منه العناد فان المراد بالخصلة التي هي احسن هو مقابلة الخشونة باللين والغضب بالكظم والمشاغبة بالنصح والسورة بالانابة وهكذا اعادة اهل الطريق مع المخالفين اما الطالبون فمعاملتهم معهم على نهج اخر من الرفق ما دام لهم العذر في الجهل والخشونة اذا لم يكن لهم عذر مقبول كما كان يفعل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم مع الصحابة رضي الله تعالى عنهم۔

قولہ تعالیٰ - ولا تجادلوا اھل الکتاب الا بالتی ھی احسن الا الذین ظلموا (ترجمہ اور تم اہل کتاب کے ساتھ بحز مہذب طریقہ کے مباحثہ مت کرو ہاں جو اُن میں زیادتی کریں) اسمیں دلالت ہے کہ مخالف کے ساتھ اولاً نرمی برتے اور جب عناد ظاہر ہو تو خشونت کی اجازت ہے اور اہل اللہ کا مخالفین کے ساتھ یہی طریق ہے باقی طالبین کے ساتھ دوسرا طرز ہے کہ عذر کی حالت میں نرمی اور عذر نہ ہونیکے وقت سختی اور یہی طرز تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابہؓ کے ساتھ۔

الحاشية قوله تعالى - وان جهنم لمحيطة بالكفرين في الروح قيل ان الكفر والمعاصي هي النار في الحقيقة لكنها ظهرت في هذه

الحاشیۃ - قولہ تعالیٰ - وان جھنم لمحیطۃ بالکفرین - ایک تاویل پر چونکہ اصل میں مذکور ہے اسمیں مسئلہ تمثل کی طرف اشارہ ہے۔

النشأة بهذه الصورة اه ففيه دلالة على مسئلة التمثل۔

المتن قوله تعالى۔ وما هذه الحيوة الدنيا الا لهو ولعب وان الدار الاخرة لهي الحيوان لو كانوا يعلمون صريح في التزهيد في الدنيا والتحريض على الاخرة والحكم بالجعل على من اثر الاولى على الاخرى

قوله تعالى۔ وما هذه الحيوة الدنيا الا لهو ولعب وان الدار الاخرة لهي الحيوان لو كانوا يعلمون (ترجمہ اور یہ دنیوی زندگی بجز لہو ولعب کے اور کچھ بھی نہیں اور اصل زندگی عالم آخرت ہے اگر ان کو اس کا علم ہوتا تو ایسا نہ کرتے) زہد فی الدنیا اور ترغیب آخرت میں صریح ہے اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے پر جہل کا حکم ہے۔

المتن قوله تعالى۔ فاذا ركبوا في الفلك دعوا الله مخلصين له الدين فلما نجاهم الخ ففيه دلالة على عدم الاعتداد بصورة العمل بدون الحقيقة فان اخلاصهم هذا كان صورة فقط ولمن كان حقيقة ففيه دلالة على عدم الاعتداد بالعمل بدون الاستقامة عليه

قوله تعالى۔ فاذا ركبوا في الفلك دعوا الله مخلصين له الدين فلما نجاهم الخ (ترجمہ پھر جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں پھر جب انکو نجات ملی الخ) انکا یہ اخلاص اگر دل سے نہ تھا تب تو اسمیں دلالت ہے کہ محض صورۃ عمل کافی نہیں اور اگر دل سے تھا تو اسپر دلالت ہے کہ عمل بدون استقامت کافی نہیں۔

المتن قوله تعالى۔ والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا وان الله لمع المحسنين في الروح فينا في شأننا ومن اجلنا ولوجهنا خالصا ففيه مضاف مقدر وقيل لا حاجة الى التقدير بحمل الكلام على المبالغة بجعل ذات الله سبحانه مستقرا للمجاهدة واطلقت المجاهدة لنعم مجاهدة الاعادي الظاهرة والباطنة بانواعها لنهدينهم سبلنا سبل السير الينا والوصول الى جنابنا وفيه بعد اسطر ثمان جملة قوله عز وجل ان الله لمع المحسنين تذييل للاية مؤكدة بكلمتي التوكيد محلى باسم الذات ليؤذن بان من جاهد بكليته وشمر اشره في ذاته جل وعلا تجلى له الرب عز اسمه الجامع في صفة النصرة والاعانة تجليا تاما اه

قوله تعالى۔ والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا وان الله لمع المحسنين (ترجمہ اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انکو اپنے رستے ضرور دکھا دینگے اور بیشک اللہ تعالیٰ ایسے خلوص والوں کے ساتھ ہے) اسمیں دلالت ہے کہ مجاہدہ مفتاح مشاہدہ ہے۔

الضميمة من روح المعاني ومن باب الاشارة في الايات احسب الناس ان يتركوا الاية قال ابن عطاء ظن الخلق انهم يتركون مع دعاوى المحبة ولا يطالبون بحقائقها وهو صعب البلاء على المحب وتلذذه بالبلاء الظاهر والباطن ومن الناس من يقول امنا بالله فاذا اوذي

فی اللہ جعل فتنۃ الناس کعذاب اللہ اشارۃ الی حال الکاذبین فی دعوی المحبۃ وھم الذین یصرفون عنہا باذی الناس لھم فابتغوا عند اللہ قال سھل اطلبوہ فی التوکل لا فی المکسب فان طلب الرزق فیہ سبیل العوام وقال انی مھاجر الی ربی ای من نفسی ومن الکون الیہ عزوجل وتاتون فی نادیکم المنکر سئل الجنید قدس سرہ عن ھذہ الآیۃ فقال کل شئ یجتمع الناس علیہ الا الذکر فھو منکر مثل الذین اتخذوا من دون اللہ اولیاء کمثل العنکبوت قال ابن عطاء من اعتمد شیئا سوی اللہ تعالی کان ھذا کہ فی نقض ما اعتمد علیہ وتلک الامثال نضربھا للناس وما یعقلھا الا العالمون فیہ اشارۃ الی ان دقائق المعارف لا یعرفھا الا اصحاب الاحوال العالمون باللہ تعالی وبصفاتہ وسائر شئونہ سبحانہ بل ھو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم فیہ اشارۃ الی ان عرائس حقائق القرآن لا تنکشف الا لارواح المقربین من العارفین والعلماء الربانیین یا عبادی الذین اٰمنوا ان ارضی واسعۃ فایای فاعبدون قال سھل اذا عمل بالمعاصی والبدع فی ارض فاخرجوا منھا الی ارض المطیعین کل نفس ذائقۃ الموت قلا یمنعنکم خوف الموت من السفر وکای من دابۃ لا تحمل رزقھا قلا یمنعنکم عنہ فقد الزاد والعجز عن حملہ اھ ملخصا۔

تمت سورۃ العنکبوت وتستلیھا سورۃ الروم انشاء اللہ تعالی

سورۃ العنکبوت تمام ہوئی اسکے بعد سورۃ الروم آتی ہے انشاء اللہ تعالی

ملحقۃ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی اٰخر التمہید سورۃ العنکبوت

اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید سورۃ العنکبوت

قولہ تعالی ولذکر اللہ اکبر فی النھی عن الفحشاء والمنکر ونفی الکبر والخیلاء ونحو الاوصاف الذمیمۃ وذلک مجرب عند المشائخ ولا سیما لا الہ الا اللہ۔

قولہ تعالی۔ ولذکر اللہ اکبر یعنی اللہ کا ذکر بڑا ہے (بیحیائی اور بری باتوں سے روکنے میں اور) بڑائی اور شیخی کے دور کرنے میں اور وصفات ذمیمہ کے مٹانے میں اور مشائخ کے نزدیک یہ مجرب ہے خاصکر لا الہ الا اللہ کا ذکر

انتهت الملحقة
سورة الروم

المتن قوله تعالیٰ - یعلمون ظاهرا من الحیوة الدنیا وهم عن الاخرة هم غافلون فیه تجهیل لمن قصر نظره[۳۰۹] علی ما یحس به من زخارف الدنیا وملاذها وسائر احوالها الموافقة لشهواتهم الملائمة لاهوائهم المستدعیة لانهماکهم فیها وعکوفهم علیها وغفل عن الاخرة التی هی الغایة القصوی والمطلب الاسنی لا تخطر بباله فکیف یتفکر فیها وفیما یودی الی معرفتها من الدنیا واحوالها وفی روح المعانی فیه اشارة الی حال المحجوبین ووقوفهم علی ظواهر الاشیاء وما من شیٔ الا لہ ظاهر وهو ما تدرکه الحواس الظاهرة منه، و باطن وهو ما یدرکه العقل باحدی طرق الادراک من وجوه الحکمة فیه ومنه ما هو وراء طور العقل وهو ما یحصل بواسطة الفیض الالهی وتهذیب النفس اتم تهذیب وهو وان لم یکن من مستنبطات العقل الا ان العقل یقبله ولیس معنی انه ما وراء طور العقل ان العقل یحیله ولا یقبله کما یتوهمه وما ذکرنا یعلم ان الباطن لا یجب ان یتوصل الیه بالظاهر بل قد یحصل لا بواسطة وذلک اعلی قدرا ممن حصوله بها فقول من یقول انه لا یمکن الوصول الی الباطن الا بالعبور علی الظاهر لا یخلو عن بحث اهـ قلت لیس المراد بهذا الظاهر ظاهر الشرع فانه لا کلام فی توقف الباطن علیه علما وعملا وقد صرح به علماء هذا الشان وهو مدلول نص الحدیث والقرآن۔

المتن - قوله تعالیٰ - اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلهم الاٰیة فیه اصل[۳۱۰] لعادة بعض اهل الطریق من السیاحة فی البلاد لمصالح ترجع الی دینهم ولو کانت باطنة کما ان النظر فی عاقبة الهالکین من المصالح

اضافہ تمام ہوا
سورۃ الروم

قولہ تعالیٰ یعلمون ظاهرا من الحیوة الدنیا وهم عن الاخرة هم غافلون (ترجمہ) یہ لوگ صرف دنیوی زندگانی کے ظاہر کو جانتے ہیں اور یہ لوگ آخرت سے بے خبر ہیں۔ اس میں[۳۰۹] اس شخص کی جہالت کا اظہار ہے جو اپنی نظر کو صرف دنیا کے مزخرفات ولذات محسوسہ تک مقتصر رکھتا ہے اور آخرت سے جو کہ مقصود ہے غافل رہتا ہے۔

قولہ تعالیٰ - اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلهم الاٰیة (ترجمہ) کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو لوگ ان سے پہلے گذرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا الخ۔ اس میں[۳۱۰] بعض اہل طریق کی اس عادت کی

[۳۰۹] فائدہ: یہ آیت بظاہر موضح عن الحقیقۃ ہے لیکن فی الحقیقت یہ آیت بنظر اظہار حقائق غفلت وبدرست ہے

[۳۱۰] فائدہ: یہ آیت بعض اہل طریق کی اس عادت کی بھی اصل ہے

اصل ہے کہ بلاد میں سیاحی کیا کرتے ہیں جسمیں مصالح دینیہ ہوتے ہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ فسبحان اللہ حین تمسون الآیۃ فی تفریع الامر بالتسبیح علی بیان حال الفریقین المؤمنین والکافرین دلالۃ علی ان اللہ تعالیٰ کما ھو اھل للثناء بظھور صفاتہ الجمیلۃ کذلک ھو اھل لہ بظھور شئونہ الجلیلۃ۔

قولہ تعالیٰ فسبحان اللہ حین تمسون الآیۃ (ترجمہ سو تم اللہ کی تسبیح کیا کرو شام کے وقت اور صبح کے وقت اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور پچھلے پہر اور جب تم کو ظہر کا وقت آتا ہے اور مومنین اور کافرین کا حال بیان فرمایا ہے پھر اسپر امر بالتسبیح کو متفرع فرمانا (جیسا فاء کا مدلول ہے) اسپر دال ہے کہ حق تعالیٰ جسطرح اپنی صفات جمال کے ظہور کے سبب ثنا کا اہل ہے اسی طرح اپنی صفات جلال کے ظہور سے بھی اسکا اہل ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ومن آیاتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ فیہ دلالۃ علی کون المیلان الی الازواج من منہ تعالیٰ لذکرہ فی محل الامتنان فدل علی عدم التنافی بینہ وبین الکمال کما یزعمہ بعض المتقشفین من الزھاد۔

قولہ تعالیٰ ومن آیاتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ (ترجمہ اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے واسطے تمہاری جنس کی بی بیاں بنائیں تاکہ تم کو ان کے پاس آرام ملے اور تم میاں بی بی میں محبت اور ہمدردی پیدا کی) اسمیں دلالت ہے اسپر کہ بیبیوں کی طرف میلان ہونا حق تعالیٰ کے احسانات سے ہے کیونکہ یہ موقع امتنان کا ہے بس اس سے معلوم ہوا کہ یہ میلان منافی کمال نہیں جیسا بعض زاہدان خشک سمجھتے ہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ومن آیاتہ منامکم باللیل والنھار وابتغاءکم من فضلہ دل علی ان النوم للاستراحۃ وکذا طلب المعاش من الاسباب لاینافی الکمال فانہ ھو من منہ تعالیٰ کیف یکون منافیا للکمال وانما ینھی الانھماک فیھما۔

قولہ تعالیٰ ومن آیاتہ منامکم باللیل والنھار وابتغاءکم من فضلہ (ترجمہ اور اسی کی نشانیوں میں سے تمہارا سونا لیٹنا ہے رات میں اور دن میں اور اس کی روزی کو تمہارا تلاش کرنا ہے) اس سے معلوم ہوا کہ استراحت کیلئے سونا اور اسی طرح اسباب معاش کا حاصل کرنا یہ منافی کمال نہیں کیونکہ موقع منت میں ذکر فرمایا ہے تو ایسی چیز منافی کمال کیسے ہوگی البتہ ان میں انہماک یہ ممنوع ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ومن آیاتہ یریکم البرق خوفا وطمعا دل بعموم الخطاب الشامل للکاملین علی ان الخوف والطمع الطبعیین لاینافیان الکمال۔

قولہ تعالیٰ ومن آیاتہ یریکم البرق خوفا وطمعا (ترجمہ اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تمکو بجلی دکھلاتا ہے جس سے ڈر بھی ہوتا ہے اور امید بھی ہوتی ہے) چونکہ خطاب اپنے عموم سے کاملین کو بھی

صفات الجلال کصفات الجمال فی وصفہ تعالیٰ بالکمال — عدم التنافی بین محبۃ الازواج وبین الکمال — عدم التنافی بین النوم والاکتساب وبین الکمال — عدم التنافی بین الخوف والطمع الطبعیین وبین الکمال

شامل ہے اس عموم سے یہ اسپر دال ہے کہ خوف وطمع طبعی منافی کمال نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ولہ المثل الاعلیٰ الخ دل علی جواز التمثیل لہ تعالیٰ للتوضیح بشرط ان لایکون مخالفا لشانہ تعالیٰ فقد نھی عنہ فی قولہ تعالیٰ فلا تضربوا للہ الامثال فقد مثل تعالیٰ لنفسہ فی القرآن فی قولہ تعالیٰ مثل نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح والمثل بفتحتین بمعنی المثال غیر المثل بکسر المیم وسکون الثاء المثلثۃ فان الاول معناہ المشارک فی ظاھر الوصف ولو کان بین حقیقتی الوصفین بون بعید وھو جائز عقلا ووارد نقلا والثانی معناہ المشارک فی النوع تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا وھو باطل عقلا ومنفی نقلا بقولہ تعالیٰ لیس کمثلہ شئ۔

قولہ تعالیٰ سولہ المثل الاعلیٰ (ترجمہ اور اسی کی شان اعلیٰ ہے) مثل بفتحتین بمعنی مثال ہے اسکا اثبات مطلقا اس آیت میں اور اسکا ایراد خبریا دوسری آیات مثل مثل نورہ کمشکوۃ الخ میں اور مثل بکسر المیم وسکون الثاء کی نفی آیت لیس کمثلہ شئ میں دال ہے اسپر کہ حق تعالیٰ کیلئے مثال کا استعمال جو کہ توضیح کیلئے ہوتی ہے بشرطیکہ خلاف شان حق تعالیٰ کے نہو جائز ہے اور مثل کا ناجائز ہے اور فرق دونوں میں یہ ہے کہ مثال کے معنی ہیں مشارک فی الوصف اور مثل کے معنی ہیں مشارک فی النوع۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ بل اتبع الذین ظلموا اھواءھم بغیر علم دل علی ذم اتباع الھوی وقولہ تعالیٰ بغیر علم دل علی انہ من الجھل بمکان ہوا کا مذموم اور ناشی عن الجہل ہونا مصرح ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ بل اتبع الذین ظلموا اھواءھم بغیر علم (ترجمہ بلکہ ان ظالموں نے بلا دلیل اپنے خیالات کا اتباع کر رکھا ہے) آمیں اتباع

المتن قولہ تعالیٰ۔ لا تبدیل لخلق اللہ دل باطلاقہ علی ان الفطریات لا تبدل وانما تعدل بالریاضات وھذا من اعظم مسائل الفن۔

قولہ تعالیٰ۔ لا تبدیل لخلق اللہ (ترجمہ اللہ تعالیٰ کی اس پیدا کی ہوئی چیز کو جسپر اس نے تمام آدمیوں کو پیدا کیا ہے بدلنا نہ چاہیئے) یہ اپنے اطلاق سے اسپر دال ہے کہ فطریات میں تبدل نہیں ہوتا ریاضت سے تعدیل ہو جاتی ہے اور یہ فن کا بہت بڑا مسئلہ ہے

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ۔ کل حزب بما لدیھم فرحون۔ فی روح المعانی فیہ اشارۃ الی انہ عز وجل لم یکرہ احدا علی ما ھو علیہ ان حقا وان باطلا وانما وقع التعاشق بین النفوس بحسب استعدادھا وما ھی علیہ فاعطی سبحانہ جلت قدرتہ کل عاشق معشوقہ الذی ھام بہ قلب استعدادہ وصار حبہ ملأ فؤادہ وھذا سر الفرح اھ۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ واذا مس الناس ضر

قولہ تعالیٰ۔ واذا مس الناس ضر (ترجمہ اور

فرق بین المثال والمثل ومعنی کلا ول للہ تعالیٰ واسکا ثانی علیہ

مثال اور مثل میں فرق اور حق تعالیٰ کیلئے اول جائز اور ثانی کا امتناع

اتباع ہوا کی مذمت

فطریات کا تبدل نہ ہونا

فی روح المعانی فیہ اشارۃ الی ان طبیعۃ الانسان ممزوجۃ من ھدایۃ الروح ومن ضلال الناس فالناس اذا ظلمتھم المحبۃ وانکرت نفوسھم وسکنت دواعیھا ارواحھم الی الحضرۃ ووافقتھا النفوس علی خلاف طباعھا قرعوا سمرفاذا جاد سبحانہ علیھم بکشفہ فانالھم عاد من قرحتھم الی عادتہ المذمومۃ۔

جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے) اسمیں اشارہ ہے کہ انسان کی طبیعت ہدایت اور ضلال سے مرکب ہے مصیبت کے وقت ہدایت کا ظہور ہوتا ہے اور زوال مصیبت کے بعد میں ضلالت کا ہذا حاصل ما فی الروح۔

المتن قولہ تعالی۔ ظھر الفساد فی البر والبحر الی قولہ لیذیقھم فی روح المعانی فیہ اشارۃ الی ان الشر وہ لیست مرادۃ لذاتھا بل ھی کبط الجرح وقطع الاصبع التی فیھا الاکلۃ

قولہ تعالی۔ ظھر الفساد فی البر والبحر الی قولہ لیذیقھم (ترجمہ خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب بلائیں پھیل رہی ہیں الخ) اسمیں اشارہ ہے کہ شر مقصود بالذات نہیں بلکہ مثل شگاف زخم کے ہے (کہ مقصود صحت ہوتی ہے اور شگاف محض اسکا ذریعہ)

المتن قولہ تعالی۔ فانظر الی اٰثار رحمۃ اللہ فیہ الامر بمشاھدۃ التجلی الافعالی

قولہ تعالی۔ فانظر الی اٰثار رحمۃ اللہ (ترجمہ سو رحمت الٰہی کے آثار دیکھو) اسمیں تجلی افعالی کے مشاہدہ کا حکم ہے۔

المتن قولہ تعالی۔ فانک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین وما انت بھادی العمی عن ضلالتھم الجمل الثلث تدل علی ان الھدایۃ لیست بید النبی ولا ولی فما بال من یزعم ان امر الایصال باختیار الشیوخ۔

قولہ تعالی۔ فانک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین وما انت بھادی العمی عن ضلالتھم (ترجمہ سو آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور بہروں کو آواز نہیں سنا سکتے جبکہ پیٹھ پھیر کر چلدیں اور آپ اندھوں کو ان کی بے راہی سے راہ پر نہیں لا سکتے) تینوں جملے اسپر دال ہیں کہ ہدایت نہ کسی نبی کے قبضہ میں ہے اور نہ کسی ولی کے تو بعض لوگ کیسے گمان کرتے ہیں کہ کامل بنا دینا شیوخ کے اختیار میں ہے۔

المتن قولہ تعالی۔ ان تسمع الا من یؤمن بایاتنا فیہ ان مرتبۃ الفعل موقوف علی مرتبۃ الاستعداد فان المعنی بالایمان ھو ھذا والا فیلزم تقدم وجود الایمان

قولہ تعالی۔ ان تسمع الا من یؤمن بایاتنا۔ (ترجمہ آپ تو بس انکو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں) اسمیں ایمان کو شرط سماع ٹھہرایا ہے حالانکہ امر بالعکس ہے پس معلوم

علی السماع والحال ان الحال علی عکس ذلک

ہوا کہ مراد ایمان سے مرتبہ استعداد کا ہے پس فعل کا استعداد پر موقوف ہونا اس سے ثابت ہوا۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ فاصبر ان وعد اللہ حق ولا یستخفنک الذین لا یوقنون فی روح المعانی فیہ اشارۃ الی ان اھل الوراثۃ المحمدیۃ اھل الارشاد یامر بالصبر واعلی مکارہ المنکرین المحجوبین الذین لا یوقنون بصدق احوالھم ولذا یستخفون بھم وینظرون الیھم بنظر الحقارۃ ویعیرونھم وینکرون علیھم فیما یقولون ویفعلون۔

قولہ تعالیٰ۔ فاصبر ان وعد اللہ حق ولا یستخفنک الذین لا یوقنون (ترجمہ سو آپ صبر کیجئے بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور یہ بدیقین لوگ آپ کو بے برداشت نہ کرنے پاویں) اس میں اہل ارشاد محمدی کو جو کہ اہل ارشاد ہیں ارشاد ہے منکرین کے مکارہ پر صبر کرنے کا۔

فائدہ اہل ارشاد کو ارشاد ہے صبر کرنے کا منکرین کے مکارہ پر

تمت سورۃ الروم ملحقہ من رسالۃ النائید المذکورۃ فی اخر التمہید

سورۃ الروم تمام ہوئی اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورۃ الروم

المتن قولہ تعالیٰ۔ ذلک خیر للذین یریدون وجہ اللہ ای یریدون ذات اللہ (التی ھی المقصودۃ بالذات لا الدنیا ولا الاخرۃ)

قولہ تعالیٰ۔ ذلک خیر للذین یریدون وجہ اللہ (ترجمہ یہ ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا کے طالب ہیں یعنی ذات الٰہی کے طالب ہیں (جو کہ وہی مقصود بالذات ہے نہ دنیا نہ آخرت)

انتھت الملحقۃ سورۃ لقمٰن

اضافہ تمام ہوا سورۃ لقمٰن

المتن قولہ تعالیٰ۔ ھدی ورحمۃ للمحسنین دل علی ان مراتب الھدایۃ لا نہایۃ لھا فان المحسنین مع کونھم علی الدرجۃ القصوی

قولہ تعالیٰ۔ ھدی ورحمۃ للمحسنین (ترجمہ جو کہ ہدایت اور رحمت ہے نیک کاروں کے لئے باوجود محسنین کے اعلیٰ درجات ہدایت پر ہونیکے

مراتب ہدایت کی غیر متناہی ہونا

من الهدایة یزیدهم القرآن هدی۔ پھران کے لئے قرآن کا موجب ہدایت ہونا اس دال ہے کہ مراتب ہدایت غیر متناہی بمعنی لاتقف عند حد ہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ومن الناس من یشتری لهو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ الخ فی روح المعانی لهو الحدیث علی ما روی عن الحسن کل ما شغلك عن عبادة اللہ تعالیٰ وذکره من اسمر والاضاحیك والمزاقات والغناء ونحوها وهو الذی یقتضیه ما اخرجه البخاری فی الادب المفرد وابن ابی الدنیا وابن جریر وابن ابی حاتم وابن ابی مردویه والبیهقی فی سننه عن ابن عباس انه قال لهو الحدیث هو الغناء واشباهه ویکون الاشتراء استعارة لاختیاره علی القرآن واستدلاله به والام للتعلیل والعاقبة اولما هو اعم منهما علی سبیل عموم المجاز ودلت الآیة علی هذا علی حرمة کل غناء یلهی عن الدین عملاً ویفضی الی الضلال علماً فما لم یکن کذلك لا یکون حکمه ذلك وهو القول الفصل فیه۔

قولہ تعالیٰ۔ ومن الناس من یشتری لهو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ (ترجمہ اور بعضا آدمی ایسا ہے جو ان باتوں کا خریدار بنتا ہے تاکہ اللہ کی راہ سے گمراہ کرے۔

اسمیں اُس گناہ کی حرمت بھی آگئی جو عملاً مفضی الی الغفلت عن الدین یا اعتقاداً موجب ضلال ہو اور جو دونوں سے میرا ہو اُس کا یہ حکم نہیں اور یہی فیصلہ ہے اس باب میں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ان اشکر لی ولوالدیك دل علی ان الشکر للواسطة فی النعمة مطلوب کالشکر للمنعم ودخل فی الواسطة الوالدان والاستاذ والشیخ واذا ضم الیه قوله تعالیٰ وصاحبهما فی الدنیا معروفا افاد وعموم هذا الحکم ولو کان المحسن کافراً لقوله تعالیٰ فیما بعد۔ واتبع سبیل من اناب الی لکن لا یجوز اتباع مثل ذلك لقوله تعالیٰ واتبع سبیل من اناب الی

قولہ تعالیٰ۔ ان اشکر لی ولوالدیك (ترجمہ کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکرگذاری کیا اسمیں تصریح ہے کہ واسطہ فی النعمت کا شکر بھی مثل شکر منعم کے مطلوب ہے۔ اور اس واسطہ میں والدین اور استاد اور پیر سب آگئے البتہ معارضہ شریعت کے وقت اتباع ان لوگوں کا جائز نہیں

المتن قولہ تعالیٰ۔ ولا تصعر خدك الی قولہ تعالیٰ واغضض من صوتك دل علی مکارم الاخلاق من انواع الاصلاح

قولہ تعالیٰ۔ ولا تصعر خدك الی قولہ تعالیٰ واغضض من صوتك (ترجمہ اور لوگوں سے اپنا رخ مت پھیرنا اور اپنی آواز کو پست کر۔

الواع اصلاح میں سے اسمیں بعض احکام اخلاق کی تعلیم ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ومن کفر فلا یحزنك کفره دل علی عدم المبالغة فی الاهتمام باحوال الناس

قولہ تعالیٰ۔ ومن کفر فلا یحزنك کفره (ترجمہ اور جو شخص کفر کرے سو آپکے لئے اسکا کفر باعث غم نہ ہونا چاہئے

وھو سیرۃ الاحرار من اھل الطریق۔

اسمیں دلالت ہو کہ اصلاح ناس کے اہتمام میں زیادہ مبالغہ نہ کرے آزاد رہے۔ **سورہ لقمن تمام ہوئی**

ضمیمۃ من روح المعانی

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث ھو ما یشغل عن اللہ تعالی و یجب عنہ استماعہ واما الغناء فھو عند کثیر منھم اقسام منھا ما ھو من لھو الحدیث الخ

قولہ تعالی ولقد اٰتینا لقمان الحکمۃ قیل ھی ادراک خطاب الحق بوصف الالھام وذکروا ان الحکمۃ موھبۃ الاولیاء کما ان الوحی موھبۃ الانبیاء فکل لیس بکسبی الا ان یکتسب مدخلا ما فی الحکمۃ فقد روح من اخلص للہ تعالی اربعین صباحا تفجرت ینابیع الحکمۃ من قلبہ واشارت قصۃ لقمان الی التوحید ومقام جمع الجمع و عین الجمع والاتباع سبیل الکاملین والاعراض عن السوی وتکمیل الغیر والصبر علی الشدائد والتواضع للناس وحسن المواسات والمعاملۃ والسیرۃ وترک التماوت فی المشی وترک رفع الصوت۔

المتن قولہ تعالی واسبغ علیکم نعمہ ظاھرۃ وباطنۃ۔ قال المجتبی النعم الظاھرۃ حسن الاخلاق والنعم الباطنۃ انواع المعارف اھ۔

ملحقۃ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی التمھید

المتن۔ قولہ تعالی۔ واسبغ علیکم نعمہ ظاھرۃ و باطنۃ فالظاھرۃ کالجوارح کالعین والاذن واللسان والاسنان والید والرجل وامثالھا والباطنۃ النفس والقلب والعقل والسر والخفی۔

اضافہ از رسالہ تائید

قولہ تعالی۔ واسبغ علیکم نعمہ ظاھرۃ وباطنۃ۔ (ترجمہ اور اس نے تم پر اپنی نعمتیں ظاہری اور باطنی پوری کر رکھی ہیں سو ظاہری نعمتیں اعضا ہیں جیسے آنکھ اور کان اور زبان اور دانت ہاتھ اور پیر اور انکی مانند اور باطنی نعمتیں نفس اور قلب اور عقل اور سر اور مخفی ہیں۔

انتھت الملحقۃ
سورۃ السجدۃ

المتن قولہ تعالی۔ الذی احسن کل شئ خلقہ فی روح المعانی۔ ای احسن سبحانہ کل مخلوق من مخلوقاتہ لانہ ما من شئ منھا الا وھو مرتب علی ما اقتضتہ الحکمۃ واستدعتہ المصلحۃ فجمیع المخلوقات حسنۃ وان تفاوتت فی مراتب الحسن کما یشیر الیہ قولہ تعالی لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ونفی التفاوت فی خلقہ تعالی فی قولہ تعالی ما تری فی خلق الرحمن من تفاوت علی معنی ستعرفہ ان شاء اللہ تعالی غیر منافی لما ذکرناہ ثم ذکر ھنالک معناہ فقال ای اختلاف وعدم تناسب کما قال قتادۃ وغیرہ وقال السدی ای من عیب وقال

اضافہ تمام ہوا
سورۃ السجدۃ

قولہ تعالی۔ الذی احسن کل شئ خلقہ (ترجمہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی۔

آیت بصریحہا دال ہے اسپر کہ ہر مخلوق فی حد ذاتہ حسن ہے حتی کہ صفت کبر و بخل بھی جب اپنے محل میں استعمال کیے جاویں کما قیل ؎ اے بسا امساک کز انفاق بہ مال حق راخیر باد مرحق بدہ وقیل التکبر مع المتکبرین اور ضرر سوء استعمال کے سبب ہے البتہ بمسوب بعضے قبیح محض ہیں جیسے کفر و معاصی۔

عطاء من یسار ای من عدم استیلاءه فدلت الآیۃ علی ما قالوا ان کل شئ فیہ منفعۃ سواء کان جوھرا او عرضا لکنہ مخصوص بالمخلوقات دون المکسوبات فان فیہ نافعا وضارا واما المقطوعات فحسنۃ کلھا حتی البخل والکبر ایضا اذا استعملا فی محلھما وانما ضررہ لسوء الاستعمال۔

کل خلق فطری نافع فی نفسہ

المتن قولہ تعالیٰ۔ ثم سواہ ونفخ فیہ من روحہ لما کان التسویۃ بمعنی جعل الاجزاء متساویۃ من خواص الاجسام عقبہ بقولہ ونفخ فیہ من روحہ کان الظاھر منہ کون الروح غیر جسم والیہ ذھب حجۃ الاسلام الغزالی وذھب الجمھور الی انہ جسم لطیف کالھواء سار فی البدن سریان ماء الورد فی الورد والنار فی الجمر فی روح المعانی وھو الذی تشھد لہ ظواھر الاخبار واقام العلامۃ ابن القیم علیہ نحو مائۃ دلیل اھ قلت لا تعارض بینھما لامکان اجتماعھما ویکون تعلق المجرد بالجسم بواسطۃ الجسم اللطیف۔

قولہ تعالیٰ۔ ثم سواہ ونفخ فیہ من روحہ (ترجمہ پھر اس کے اعضا درست کئے اور اسمیں اپنی روح پھونکی) تسویہ بمعنی متساوی گردانیدن اجزاء کے جو کہ خواص اجسام سے ہے نفخ روح کا ذکر فرمانے سے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ روح جسم نہیں اور امام غزالی کا یہی مذہب ہے اور جمہور نے جسم لطیف کہا ہے اور میرے نزدیک ان دونوں میں تعارض نہیں ممکن ہے کہ اس مجرد کا تعلق بدن کے ساتھ بواسطہ اسی جسم لطیف کے ہو۔

کون الروح جسما او مجردا وقول الجمہور فی الروح المجرد

المتن قولہ تعالیٰ۔ تتجافی جنوبھم عن المضاجع المراد بذلک التجافی القیام للصلوٰۃ التھجد کما اخرج احمد والترمذی وصححہ والنسائی وابن ماجہ وغیرھم عن معاذ بن جبل فی حدیث طویل عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم وفیہ وقال وصلوٰۃ الرجل فی جوف اللیل ثم قرأ تتجافی جنوبھم الخ ففیہ فضل الصلوٰۃ التھجد وھو من داب اھل الطریق۔

قولہ تعالیٰ۔ تتجافی جنوبھم عن المضاجع (ترجمہ ان کے پہلو خواب گاہ سے علیحدہ ہوتے ہیں) بعض احادیث میں اسکی تفسیر تہجد سے آئی ہے تو اسمیں تہجد کی فضیلت ہے۔

فضل التھجد وبعض احادیث کی تفسیر

المتن قولہ تعالیٰ۔ وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا وکانوا بایاتنا یوقنون دلت علی استحقاق الخلافۃ اذا شوھد من المرید الریاضۃ والیقین۔

قولہ تعالیٰ۔ وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا وکانوا بایاتنا یوقنون (ترجمہ جبکہ انھوں نے صبر کیا بہت سے پیشوا بنادئے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے اور وہ لوگ ہماری آیتوں کا یقین رکھتے تھے) اسمیں دلالت ہے کہ جب مریدین ریاضت اور

ہدایت کا استحقاق خلافت کا موجب ہے

یقین کا مشاہدہ کیا جاوے تو اسکو خلافت دیدینا مناسب ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ویقولون متی ھذا الفتح ان کنتم صٰدقین قل یوم الفتح لا ینفع الذین کفروا ایمانھم ولا ھم ینظرون فاعرض عنھم دل الجواب علی سلوب الحکیم لا علی قانون المناظرۃ والامر بالاعراض عن المناظرۃ علی ما ھو من عادات القوم فی ترک الجدال علی خلاف ما علیہ اھل القیل والقال۔

قولہ تعالیٰ۔ ویقولون متی ھذا الفتح ان کنتم صٰدقین قل یوم الفتح لا ینفع الذین کفروا ایمانھم ولا ھم ینظرون فاعرض عنھم (ترجمہ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ فیصلہ کب ہوگا آپ فرما دیجئے کہ اس فیصلہ کے دن کافروں کو انکا ایمان لانا نفع نہ دیگا اور ان کو مہلت بھی نہ ملیگی) یہاں قانون مناظرہ پر جواب نہ دینا اور اس سے اعراض کا امر فرمانا دال ہے ترک جدال پر جو کہ طریقہ ہے قوم کا۔

ضمیمہ من روح المعانی۔

قولہ تعالیٰ۔ مالکم من دونہ من ولی ولا شفیع فیہ اشارۃ الی انہ لا ینبغی الالتفات الی الاسباب والاعتماد علیھا۔

ضمیمہ از روح المعانی قولہ تعالیٰ۔ مالکم من دونہ من ولی ولا شفیع (ترجمہ بدون اس کے نہ تمھارا کوئی مددگار ہے اور نہ شفارش کرنیوالا) اسمیں اشارہ ہے کہ اسباب کی طرف التفات اور ان پر اعتماد نہ چاہیئے۔

قولہ تعالیٰ۔ یدبر الامر من السماء الی الارض فیہ اشارۃ الی ان تدبیر العباد عند تدبیرہ عز وجل لا اثر لہ فطوبی لمن رزق الرضا بتدبیر اللہ تعالیٰ واستغنی بہ عن تدبیرہ۔

قولہ تعالیٰ۔ یدبر الامر من السماء الی الارض (ترجمہ وہ آسمان سے لیکر زمین تک ہر امر کی تدبیر کرتا ہے) اسمیں اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی تدبیر پر نظر کرکے اپنی تدبیر سے مستغنی ہو جاوے۔

قولہ تعالیٰ۔ الذی احسن کل شیء خلقہ فیہ ارشاد الی انہ لا ینبغی لاحد ان یستقبح شیأ من المخلوقات فالاشیاء کلھا حسنۃ فی بابہ والتفاوت اضافی

قولہ تعالیٰ۔ الذی احسن کل شیء خلقہ (ترجمہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی) اسمیں ارشاد ہے کہ کسی مخلوق کو قبیح نہ سمجھے فی نفسہ سب اچھے ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ وبدأ خلق الانسان من طین الی اخر الایۃ اشارۃ الی التنقل فی اطوار الحسن والخروج فی معارج بہ فکم بین

قولہ تعالیٰ۔ وبدأ خلق الانسان من طین الی اخر الایۃ۔ اشارہ ہے اطوار وجود میں انسان کے تدریج کی طرف۔

ترک الالتفات الی الاسباب — ترک حسد — ترک الاعتماد علی الاسباب — ترک التفات الی الاسباب — ترک الاعتماد علی الاسباب — ترک حسد — ترک الاعتماد علی الاسباب — ترک التفات الی الاسباب — ترک الاعتماد علی الاسباب — ترک حسد — ترک الاعتماد علی الاسباب — ترک التفات الی الاسباب — ترک الاعتماد علی الاسباب — ترک حسد — ترک الاعتماد علی الاسباب

الطین والانسان السمیع البصیر العالم فان الانسان مشکوٰۃ انوار الذات والصفات والطین بالنسبۃ الیہ کلا شیٔ۔

قولہ تعالیٰ - انما یؤمن بآیاتنا الذین اذا ذکروا بہا خروا سجدا وسبحوا بحمد ربہم وہم لا یستکبرون اشارۃ الی حال کاملی الایمان وعلو شان السجود والتسبیح بالتحمید والتواضع لعظمتہ عزوجل۔

قولہ تعالیٰ - انما یؤمن بآیاتنا الذین اذا ذکروا بہا خروا سجدا وسبحوا بحمد ربہم وہم لا یستکبرون (ترجمہ بس ہماری آیتوں پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو وہ آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ تکبر نہیں کرتے) اسمیں کامل الایمان لوگوں کا حال اور سجود وتسبیح وتحمید وتواضع للہ کی علوشان مذکور ہے۔

اعمال واحوال فاضلہ

قولہ تعالیٰ تتجافی جنوبہم الخ اشارۃ الی سمتہم فی مناجاۃ محبوبہم وملاحظۃ جلالہ وجمالہ وفی قولہ تعالیٰ ومما رزقناہم ینفقون ای من المعارف وانواع الفیوض اشارۃ الی تکمیلہم للغیر بعد کمالہم فی انفسہم

قولہ تعالیٰ تتجافی جنوبہم الی قولہ تعالیٰ ومما رزقناہم ینفقون (ترجمہ ان کے پہلو خوابگاہوں سے تنا اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں) شروع میں صفات کمال کی طرف اور آخر میں تکمیل کی طرف اشارہ ہے یعنی معارف وفیوض کا بدل کرتے ہیں۔

صفات الکمال والتکمیل

قولہ تعالیٰ - ولنذیقنہم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر - ذکر القوم ان العذاب الادنی الحرص علی الدنیا والعذاب الاکبر العذاب علی ذلک۔

قولہ تعالیٰ - ولنذیقنہم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر (ترجمہ اور ہم ان کو قریب کا عذاب بھی اس بڑے عذاب سے پہلے چکھا دینگے) بعض نے کہا ہے کہ عذاب ادنی حرص علی الدنیا ہے اور عذاب اکبر اس حرص پر جو سزا ہوگی۔

حرص دنیا کا عذاب ہونا

قولہ تعالیٰ - وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون اشارۃ الی ما ینبغی ان یکون المرشد علیہ من الاوصاف وہو الصبر علی مشاق العبادات وانواع البلیات وحبس النفس علی ملاذ الشہوات والایقان بالآیات فمن یدعی الارشاد وہو غیر متصف بما ذکر فہو ضال مضل

قولہ تعالیٰ - وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون (ترجمہ جبکہ انھوں نے صبر کیا بہت سے پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے اور وہ لوگ ہماری آیتوں کا الیقین رکھتے تھے) اسمیں شیخ کامل کی علامات ہیں اور جو بدون ان علامات کے مرشد ہونے کا مدعی ہو وہ ضال مضل ہے

علامات الشیخ الکامل

قولہ تعالیٰ - فاعرض عنهم وانتظرانهم منتظرون فیہ اشارۃ الی انہ ینبغی الاعراض عن المنکرین المستهزئین بالعارفین و السالکین اذا لم ینجع فیهم الارشاد و النصیحۃ والی انهم هالکون لا محالۃ فان الانکار الذی لا یعذر صاحبہ سم قاتل وسهم هدف المقاتل نعوذ باللہ تعالیٰ من الحور بعد الکور۔

تمت سورۃ السجدۃ

ملحقۃ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی اخر التمهید

سورۃ السجدۃ

قولہ تعالیٰ - یدعون ربهم خوفا وطمعا قال جعفر خوفا من ربهم وطمعا من ربهم (کما یدل علیہ ذکر ربهم قبل وعدم ذکر معمول خوفا وطمعا بعد)

انتهت الملحقۃ

سورۃ الاحزاب

المتن قولہ تعالیٰ - واتبع ما یوحی الیک فیہ ان الکامل لا یضل لی مقام یسقط عنہ التکالیف الشرعیۃ

قولہ تعالیٰ - فاعرض عنهم وانتظرانهم منتظرون (ترجمہ سو ان کی باتوں کا خیال نہ کیجئے اور آپ منتظر رہئے یہ بھی منتظر ہیں)

اس میں اشارہ ہے کہ جو لوگ عارفین اور سالکین کے کمالات کے منکر ہوں اور انکی ساتھ استہزاء کرتے ہوں جب انکو تعلیم و ارشاد نافع نہ ہو تو ان سے اعراض مناسب ہے اور ان کے ہلاک کا انتظار کرے کہ ضرور انپر وبال آنے والا ہے۔

سورۃ السجدۃ تمام ہوئی

اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ اخر تمہید

سورۃ السجدۃ

قولہ تعالیٰ - یدعون ربهم خوفا وطمعا کہا جعفر نے اپنے پروردگار سے ڈر کر اور اپنے پروردگار سے امید رکھکر (جیسا کہ ربهم کا پہلے ذکر کرنا اور معمول خوفا وطمعا کو ذکر نہ کرنا اسپر دال ہے)

اضافہ تمام ہوا

سورۃ الاحزاب

قولہ تعالیٰ - واتبع ما یوحی الیک (ترجمہ اور آپ کے پروردگار کی طرف سے جو حکم آپ پر وحی کیا جاتا ہے اس پر چلیے) اس میں دلالت ہے کہ

کامل کسی ایسے مقام میں نہیں پہنچتا کہ اس سے تکالیف شرعیہ ساقط ہو جاویں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ماجعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ فیہ اصل لما قالوا ان النفس لا تتوجہ الی شیئین فی آن واحد وبنوا علیہ فروعاً مثل معالجۃ الوسوسۃ بالالتفات الی الذکر مثلاً ومن ثم ظہر کذب من یری سبحۃ وھو یحدث الناس مدعیاً انہ لا یزال مشغولاً بالذکر فی عین الحدیث مع الناس۔

قولہ تعالیٰ۔ ماجعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ (ترجمہ اور اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے) اسمیں اس قول کی اصل ہے کہ نفس ایک آن میں دو طرف متوجہ نہیں ہوتا اور اسپر بہت سے فروع کو مبنی کیا ہے مثلاً وسوسہ کا علاج یہ کیا گیا ہے کہ ذکر کی طرف متوجہ ہو جاوے اور اس مقام سے اس شخص کا کذب ظاہر ہوتا ہے جو تسبیح بھی پھراتا رہتا ہے اور باتیں بھی کرتا رہتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ میں عین باتیں کرنے میں مشغول بالذکر رہتا ہوں۔

المتن قولہ تعالیٰ فاخوانکم فی الدین مع قولہ النبی اولی بالمؤمنین فیہ حقوق اخوۃ الطریقۃ وحقوق الشیخ کالاخ والاب النسبیین فان اللہ تعالیٰ سمی المشارکین فی الدین اخواناً وارشد بقولہ وازواجہ امہاتھم الی کونہ صلے اللہ علیہ وسلم کالاب لاسیما اذا ضم الیہ ما عن ابن عباس انہ کان یقرأ فی الآیۃ وھو اب لھم کما فی الروح عن البیہقی والحاکم وغیرھما

قولہ تعالیٰ۔ فاخوانکم فی الدین مع قولہ النبی اولی بالمؤمنین (ترجمہ تو وہ تمہارے دین کے بھائی ہیں تا مومنین کے ساتھ ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں) اس سے پیر بھائیوں کے حقوق مثل بھائیوں کے اور پیر کے حقوق مثل باپ کے ثابت ہوتے ہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے مشارکین فی الدین کو اخوان فرمایا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کو مومنین کی مائیں فرمایا۔

وفیہ بعد اثبات الابوۃ لہ علیہ السلام ما نصہ ویلزم من ھذہ الابوۃ علی ما قیل اخوۃ المؤمنین۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ واذ زاغت الابصار وبلغت القلوب الحناجر وتظنون باللہ الظنونا۔ قولہ زاغت مالت عن سننھا لحیرۃ ودھشۃ۔ قولہ تعالیٰ وبلغت ای خافت خوفاً شدیداً قولہ وتظنون باللہ الظنونا ویلتزم ان الظن الذی لا یلیق بحال المرء من کان

قولہ تعالیٰ۔ واذ زاغت الابصار وبلغت القلوب الحناجر وتظنون باللہ الظنونا (ترجمہ اور جبکہ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے اور تم لوگ اللہ کے ساتھ طرح طرح کے گمان کر رہے تھے) زیغ ابصار سے مراد حیرت و دہشت اور بلوغ القلوب الحناجر سے مراد

عدم توجہ النفس الی شیئین فی آن واحد یعنی نفس کا ایک آن واحد میں دو طرف متوجہ ہونا اور یہ بدیہی امر ہے

حقوق اخوان الطریقۃ والشیخ یعنی پیر بھائیوں کے اور پیر کے حقوق

من خواطر النفس التی اوجبها الخوف الطبعی ولم یمکن البشر دفعها ومثلها عفوا ویقال ظنونهم المختلفة هی ظن النصر بدون نیل العدو ومنهم شیأ وظنه بعد النیل وظن الامتحان وعلی هذا لا یحتاج الی الاعتذار کذا فی الروح ملخصا وعلم من ذلک کله ان الاحوال الطبیعیة والتی لا اختیار فیها لا تبقی فی الایمان ولا کماله۔

خوف شدید اور ظنون سے مراد خواطر نفس جو خوف طبعی سے پیدا ہو جاتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ احوال طبعیہ غیر اختیاریہ کمال ایمان کے منافی نہیں۔

المتن قوله تعالی۔ هنالک ابتلی المؤمنون وزلزلوا زلزالا شدیدا دل علی ان اعتراء البلیات قد یکون لامتحان الصدق وکذلک المکارہ الباطنیة ومنها القبض قد یکون لذلک فمن الواجب علی السالک الثبات والصبر والملازمة علی الطاعة۔

قولہ تعالیٰ۔ هنالک ابتلی المؤمنون وزلزلوا زلزالا شدیدا (ترجمہ اس موقع پر مسلمانوں کا امتحان کیا گیا اور سخت زلزلہ میں ڈالے گئے) اس سے معلوم ہوا کہ بلیات کا پیش آنا اور ان ہی میں مکارہ باطنہ مثل قبض وغیرہ بھی داخل ہیں کبھی امتحان صدق کیلئے بھی ہوتا ہے پس سالک پر ایسی حالت میں واجب ہے کہ صبر کرے اور طاعات پر ثبات رکھے۔

المتن قوله تعالی ولما رای المؤمنون الاحزاب الی قوله وما زادوهم الا ایمانا وتسلیما فیه ان المکارہ ومنها القبض تکون سببا لزیادة المعارف للکاملین

قولہ تعالیٰ۔ ولما رای المؤمنون الاحزاب الی قوله وما زادوهم الا ایمانا وتسلیما۔ (ترجمہ اور جب ایمانداروں نے ان لشکروں کو دیکھا تو اس سے ان کے ایمان اور اطاعت میں اور ترقی ہوگئی) اس میں دلالت ہے کہ مکارہ جسمیں قبض بھی ہے کاملین کیلئے گاہے زیادت معارف کا سبب ہو جاتی ہیں۔

المتن قوله تعالی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فمنهم من قضی نحبه ومنهم من ینتظر فی الروح وشاع قضی فلان نحبه بمعنی مات وقال بعض الاجلة یجوز ان یکون مستعارا لالتزام الموت شهیدا اما بتنزیل التزام اسبابه التی هی افعال اختیاریة للناذر منزلة التزام نفسه واما بتنزیل نفسه منزلة اسبابه وایراد الالتزام علیه واخرج الترمذی وغیرہ عن

قولہ تعالیٰ۔ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فمنهم من قضی نحبه ومنهم من ینتظر (ترجمہ ان مومنین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انھوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا اس میں سچے اترے پھر بعضے تو ان میں وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے اور بعضے ان میں مشتاق ہیں) قضی نحبہ کی تفسیر آتی ہے مات یعنی مر گیا اور پھر حضرت طلحہ رضؓ کی نسبت آیا ہے کہ یہ قضی نحبہ والوں میں سے ہیں اور ایک روایت میں انکی

معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طلحۃ ممن قضی نحبہ وفی ارشاد العقل السلیم عن عائشۃ بلفظ من سرہ ان ینظر الی شہید یمشی فی الارض وقد قضی نحبہ فلینظر الی طلحۃ وفی مجمع البیان عن ابی اسحٰق عن علی کرم اللہ وجہہ انہ قال نزلت فینا رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ الآیۃ وانا واللہ المنتظر وفی وصفہم بالانتظار المنبئ عن الرغبۃ فی المنتظر شہادۃ حقۃ بکمال اشتیاقہم الی الشہادۃ وقیل الی الموت مطلقا حیا للقاء اللہ تعالیٰ ورغبۃ فیما عندہ عزوجل اھ ملخصا ففیہ مسئلتان الاولی الغناء فی قولہ من قضی نحبہ والثانیۃ حب الموت فی قولہ من ینتظر والدلالۃ علیہما ظاھرۃ بعد التقریر المذکور۔

نسبت شہید آیا ہے اور اُسوقت یہ زندہ تھے تو اسمیں مسئلہ فنا کی طرف اشارہ ہے اور یہ انتظار موت مشعر ہے اشتیاق الی الموت کا پس اسمیں حب موت کی طرف اشارہ ہے تو اس آیت میں دو مسئلے مذکور ہوئے۔

الغناء والموت قبل الموت

حب الموت قبل الموت

المتن قولہ تعالیٰ۔ یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا فیہ ان حب الدنیا وزینتہا من اسباب البعد عن اللہ ورسولہ۔

قولہ تعالیٰ۔ یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا (ترجمہ اے نبیؐ آپ اپنی بیبیوں سے فرمادیجئے کہ تم اگر دنیوی زندگی اور اُس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تمکو کچھ متاع دیدوں اور تمکو خوبی کے ساتھ رخصت کروں) اسمیں دلالت ہے کہ دنیا اور اُسکی زینت کی محبت اللہ اور رسول سے بُعد کا سبب ہے۔

حب دنیا کا مذموم ہونا

المتن قولہ تعالیٰ۔ یضاعف لہا العذاب ضعفین الی قولہ تعالیٰ نؤتہا اجرہا مرتین فیہ زیادۃ قبح العصیان من الخواص والمقربین کزیادۃ الحسنۃ منہم فہو اصل لما اشتہر بالفارسیۃ نزدیکان رابیش بود حیرانی ولما اشتہر بالعربیۃ حسنات الابرار سیئات المقربین ویبتنی عنہ تعلیل ما ذکر بقولہ تعالیٰ یا نساء النبی لستن کاحد من النساء یعنی لکن افضل من سائر النساء

قولہ تعالیٰ۔ یضاعف لہا العذاب ضعفین الی قولہ نؤتہا اجرہا مرتین (ترجمہ اُسکو دوہری سزا دیجاویگی تا اسکو اس کا ثواب دوہرا دیں گے) اسمیں دلالت ہے کہ جسکی فضیلت زیادہ ہے جیسا لستن کاحد من النساء اسپر دال ہے اُسکا عصیان اور طاعت دونوں اوروں سے اشد واکمل ہیں نزدیکان رابیش بود حیرانی کی اسمیں اصل ہے۔

مقربین کا خطر میں ہونا

المتن قولہ تعالیٰ۔ فلا تخضعن بالقول فیطمع

قولہ تعالیٰ۔ فلا تخضعن بالقول فیطمع

فیطمع الذی فی قلبه مرض فیه التحرز عن اسباب الفتنة ولو بعیدة لا سیما فی امر النساء فان خطبهن اشد۔

فتنہ سے بچنے کا ارشاد ہے اگرچہ اسباب بعیدہ ہی ہوں خصوص عورتوں سے کہ انکا قصہ بڑا سخت ہے۔

المتن قوله تعالیٰ فی قصة زید۔ وتخشی الناس الخ یخاف مزاعتراضهم فیه انه لا ینبغی ان یخاف الملامة فی فعل کان فیه مصلحة دینیة کما کان ههنا والمصلحة ما ذکره تعالیٰ بقوله لکیلا یکون علی المؤمنین حرج نعم ما لم یکن فیه مصلحة ویکون فیه مفسدة ومضرة للمؤمنین یحتاط فیه کما فعله صلے اللہ علیه وسلم فی قصة الحطیم

قولہ تعالیٰ۔ وتخشی الناس (ترجمہ اور آپ لوگوں سے اندیشہ کرتے تھے) یعنی لوگوں کے اعتراض سے ڈرتے تھے اسمیں دلالت ہے کہ جس فعل میں کوئی دینی مصلحت ہو جیسے اس قصہ میں مصلحت تھی اسمیں ملامت کی پروانہ کرنا چاہیے اور وہ مصلحت وہ ہے جسکو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے لکیلا یکون علی المؤمنین حرج البتہ جسمیں بجائے مصلحت کے عام مؤمنین کیلئے کوئی مفسدہ و مضرت ہو اسمیں احتیاط کرنا چاہیے جیسے

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حطیم میں کیا۔

المتن قوله تعالیٰ۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم دل علی ان الاب المعنوی کالشیخ لیس له حکم الاب الحسی من الارث ووجوب النفقة وحرمة المصاهرة وغیرها فدل علی بطلان زعم بعض الجهلة من ان التلمیذة لا تتحجب من الشیخ ولا یجوز التزاوج بینهما۔

قولہ تعالیٰ۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم (ترجمہ محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں) اسپر دال ہے کہ معنوی باپ جیسے شیخ کا حکم حسی باپ کا سا نہیں مثلاً میراث یا وجوب نفقہ یا حرمت نکاح پس بعض جہلاء کا جو خیال ہے کہ مرنی پردہ نہ کرے یا مرید نی سے نکاح درست نہیں محض غلط ہے۔

المتن قوله تعالیٰ۔ یا ایها النبی انا احللنا لک ازواجک الخ دل علی ان کثرة الازواج لا ینافی کمال الزهد

قولہ تعالیٰ۔ یا ایها النبی انا احللنا لک ازواجک (ترجمہ اے نبی ہم نے آپ کے لئے آپ کی بیبیاں حلال کی ہیں)

اسپر دال ہے کہ تعدد ازواج کمال زہد کے منافی نہیں۔

المتن قوله تعالیٰ ان ذلکم (ای اللبث الدال علیه الکلام) کان یؤذی النبی فیستحیی

قولہ تعالیٰ۔ ان ذلکم کان یؤذی النبی فیستحیی منکم واللہ لا یستحیی من الحق (ترجمہ

صنکم واللہ لا یستحیی من الحق۔ دل علی
امرین احدھما ان الاستحیاء من الصدع
بالحق فی امثال ھذہ من مقتضیات الطبع
الکریم والصدع بالحق من مقتضیات العقل
الحکیم فیرجح المصلح مقتضی العقل علی مقتضی
الطبع وثانیھما وجوب اصلاح المعاشرۃ و
حرمۃ ما یتاذی بہ غیرہ ولم یکن فیہ ضرورۃ
کمثل ھذا اللیث ولکن یدعی فی وقت
معین مع جماعۃ فیتاخر من غیر عذر وقد کثر
ھذا الایذاء فی ھذا الزمان حتی فی اھل
العلم والمشایخ۔

اس بات سے بنی کو ناگواری ہوتی ہے سو وہ تمھارا لحاظ کرتے
ہیں اور اللہ تعالیٰ صاف بات کہنے سے لحاظ نہیں کرتا (ظلم کا
مشاہدہ کھانے کے بعد حضور کے گھر میں ٹھیرا رہنا ہے اس سے
دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ ایسے موقع میں صاف طور سے
نہ کہنا طبع کریم کا مقتضا ہے اور صاف طور
سے کہدینا عقل حکیم مقتضا ہے پس مصلح مقتضائے
عقل کو مقتضائے طبع پر ترجیح دیتا ہے دوسری بات معاشرت
کی اصلاح کا واجب ہونا اور جس حرکت سے دوسرے
کو ایذا ہو اور وہ ضروری نہو اسکا حرام ہونا ہے
آج کل ایسے امور کی اہل علم و مشایخ تک میں احتیاط
نہیں

المتن قولہ تعالیٰ۔ ذلک ادنی ان یعرفن
فلا یوذین یستنبط منہ ان اختیار المیزین من
الزی وغیرہ لا یلزم اذا کان فیہ التوقی
من المفسدۃ والمضرۃ ولم ینشأ من الکبر

قولہ تعالیٰ۔ ذلک ادنی ان یعرفن فلا یوذین
(ترجمہ اس سے جلدی پہچان ہو جایا کریگی تو ایذا دی
نہ دیجایا کریگی) اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ لباس
وغیرہ میں امتیاز رکھنا جبکہ اس میں کسی مفسدہ و مضرت
سے بچاؤ ہو اور کبر سے نہو مذموم نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وقالوا ربنا انا اطعنا
سادتنا وکبراءنا فیہ ان مثل ھذا التقلید
لیس بعذر وقد کثر التمسک بہ فی المنتسبین
الی المشایخ فی اختیارھم للرسوم والبدعات

قولہ تعالیٰ۔ وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا
وکبراءنا (ترجمہ اور یوں کہیں گے کہ اے ہمارے
رب ہم نے اپنے سرداروں کا اور اپنے بڑوں کا
کہنا مانا تھا) اسمیں دلالت ہے کہ ایسی تقلید عذر
نہیں اور آج کل بدعات و رسوم کے اختیار کرنے میں منتسبین الی المشایخ اس سے بہت تمسک کرتے ہیں

المتن قولہ تعالیٰ۔ یا ایھا الذین امنوا
اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم
اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم فیہ ان
الاعمال الصالحۃ کما لھا دخل فی الثواب
کذلک لھا دخل فی اصلاح الاعمال الاخر
ویعرف ذلک المشایخ المصلحون فیامرون ببعض

قولہ تعالیٰ۔ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ
وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم
ذنوبکم (ترجمہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور
راستی کی بات کہو اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال قبول
کریگا اور تمھارے گناہ معاف کردیگا) اسمیں دلالت
ہے کہ اعمال صالحہ کو جیسا ثواب میں داخل ہے

الاعمال ویقصدون اصلاح البعض الاخر کما ان الصلوٰۃ تکون سببا للانتہاء عن الفحشاء والمنکر مثلا۔

اسی طرح دوسرے اعمال کی اصلاح میں بھی اُن کو دخل ہے اسی بناء پر مشایخ بعض اوقات ایک عمل کا امر کرتے ہیں مگر مقصود اُس سے کسی دوسرے عمل کی اصلاح ہوتی ہے اس تعلق کو وہ حضرات خوب جانتے ہیں۔

الضمیمۃ من روح المعانی یا ایہا النبی اتق اللہ الخ فیہ اشارۃ الی عظم شان التقوی وفیہ ایضا اشارۃ الی انہ لا ینبغی محبۃ اعداء اللہ عزوجل حیث نھی عن طاعتھم وھما کالملازمین۔

ضمیمہ از روح المعانی قولہ تعالیٰ۔ یا ایہا النبی اتق اللہ الخ (ترجمہ اے نبی اللہ سے ڈرتے رہیے) اسمیں عظمت شان تقوی کی طرف اشارہ ہے اور نیز اسمیں یہ بھی اشارہ ہے کہ اعداء اللہ سے محبت نہ چاہیے کیونکہ اُن کی اطاعت کرنا جس سے ممانعت مذکور ہے اور اُن سے محبت کرنا یہ دونوں لازم ملزوم ہیں

تمت سورۃ الاحزاب

ملحقۃ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی اخر التمہید

سورۃ الاحزاب

قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا لا تکونوا کالذین اذوا موسی ھذا ذھبی بعامۃ المؤمنین الذین یؤذون الانبیاء واولیاء والمؤمنین المتقین بما لا یعلمون۔

(ترجمہ اے ایمان والو ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنھوں نے موسیٰ کو ایذا دی تھی) یہ عام مسلمانوں کو ممانعت ہے جو انبیاء واولیاء ومؤمنین متقین کو ایسے امور (کی تہمت) سے تکلیف پہونچاتے ہیں جنکی اُن کو خبر بھی نہیں۔

تمت الملحقۃ

سورۃ سبا

المتن قولہ تعالیٰ۔ ولقد اٰتینا داود منا فضلا یا جبال اوبی معہ والطیر والنا لہ الحدید ان اعمل

اضافہ تمام ہوا

سورۃ سبا

قولہ تعالیٰ ولقد اٰتینا داود منا فضلا یا جبال اوبی معہ والطیر والنا لہ الحدید ان اعمل

اعمل سابغات وقدر فی السرد فیہ ثلثۃ مسائل الاولی اثبات الخوارق والثانیۃ فضل الکسب بالید والثالثۃ رعایۃ الاصلح والاعدل فی کل شئ حتی فی الامور الدنیویۃ والحسیۃ وھو التقدیر۔

سابغات وقدر فی السرد (ترجمہ اور ہم نے اُن کے واسطے لوہے کو نرم کر دیا کہ تم پوری زرہیں بناؤ اور جوڑنے میں اندازہ رکھو) اسمیں تین مسئلے ہیں ایک خوارق کا اثبات دوسرا دستکاری سے کمانے کی فضیلت تیسرا ہر کام میں اعتدال وانتظام ومناسب کی رعایت حتی کہ امور حسیہ ودنیویہ میں بھی۔

المتن قولہ تعالی۔ ومن الجن من یعمل بین یدیہ باذن ربہ فیہ ان تسخیر الجن اذا لم یکن بحیلۃ بل بمحض اذن اللہ تعالی لا ینافی العبدیۃ۔

قولہ تعالی۔ ومن الجن من یعمل بین یدیہ باذن ربہ (ترجمہ اور جنات میں بعضے وہ تھے جو اُن کے آگے کام کرتے تھے) اسمیں دلالت ہے کہ اگر جنات کا مسخر ہونا کسی عمل وغیرہ کے ذریعہ سے نہو محض منجانب اللہ ہو تو عبدیت کے منافی نہیں۔

المتن قولہ تعالی۔ فلما قضینا علیہ الموت ما دلھم علی موتہ الا دابۃ الارض تاکل منسأتہ فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب الخ فی الروح فیہ اشارۃ الی ان الضعیف قد یفید القوی علما

قولہ تعالی۔ فلما قضینا علیہ الموت ما دلھم علی موتہ الا دابۃ الارض تاکل منسأتہ فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب الخ (ترجمہ پھر جب ہم نے اُن پر موت کا حکم جاری کر دیا تو کسی چیز نے اُن کے مرنے کا پتہ نہ بتلایا مگر گھن کیڑے نے کہ وہ سلیمان کے عصا کو کھاتا تھا سو جب وہ گر پڑے تب جنات کو حقیقت معلوم ہوئی کہ وہ اگر غیب جانتے ہوتے الخ) اسمیں اشارہ ہے کہ قوی کو کبھی ضعیف سے بعض علم حاصل ہو جاتا ہے۔

المتن قولہ تعالی۔ فاعرضوا فارسلنا علیھم سیل العرم الخ فیہ ان الطاعۃ والمعصیۃ مدخلا فی نعم الدنیا وزوالھا کما یصرح بہ قولہ تعالی ذلک جزیناھم بما کفروا۔

قولہ تعالی۔ فاعرضوا فارسلنا علیھم سیل العرم الخ (ترجمہ سو انھوں نے سرتابی کی تو ہم نے ان پر بند کا سیلاب چھوڑ دیا الخ) اسمیں دلالت ہے کہ طاعت اور معصیت کو دنیاوی نعمتوں کے حصول اور زوال میں بھی دخل ہے چنانچہ آگے تصریح ہے ذلک جزیناھم بما کفروا۔

المتن قولہ تعالی حتی اذا فزع عن قلوبھم قالوا ماذا قال ربکم فی الروح فیہ اشارۃ الی ان الھیبۃ تمنع الفھم اھ قلت وربما

قولہ تعالی حتی اذا فزع عن قلوبھم قالوا ماذا قال ربکم (ترجمہ یہانتک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو ایک دوسرے سے

تبلغ الهيبة الى حد من منع الفهم يجعل الانسان معذورا كبعض اهل الحال۔

پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم فرمایا) روح میں ہے اسمیں اشارہ ہے کہ ہیبت بھی مانع فہم ہو جاتی ہے احقر کہتا ہے کہ ہیبت کا مانع فہم ہو جانا کبھی اس حد تک پہونچ جاتا ہے کہ انسان کو معذور کر دیتا ہے جیسے بعض اہل حال کو پیش آجاتا ہے۔

المتن قوله تعالى۔ وانا او اياكم لعلى هدى او فى ضلال مبين فيه من الملاطفة مع المجادل ما لا يخفى۔

قولہ تعالیٰ۔ وانا او اياكم لعلى هدى او فى ضلال مبين (ترجمہ اور بیشک ہم یا تم ضرور راہ راست پر ہیں یا صریح گمراہی میں) اسمیں مجادل کے ساتھ ملاطفت پر دلالت ہے۔

المتن قوله تعالى۔ بل كانوا يعبدون الجن اى الشياطين كما روى عن مجاهد حيث كانوا يطيعونهم فيما يسولون لهم من عبادة غير الله تعالى كذا فى الروح وفيه الحكم على العمل بحكم حقيقته وان لم يرد ها العامل والصوفية يحتجون به فى كثير من مخاطباتهم الاصلاحات

قولہ تعالیٰ۔ بل كانوا يعبدون الجن (ترجمہ بلکہ یہ لوگ شیاطین کو پوجا کرتے تھے) جن سے مراد شیاطین ہیں یعنی غیر اللہ کی عبادت کرنے میں شیاطین کی اطاعت کرتے ہیں تو گویا ان شیاطین ہی کی عبادت کرتے ہیں کذا فی الروح اور اسمیں دلالت ہے کہ عامل بعض اوقات ایک عمل کرتا ہے مگر اسکا حاصل دوسرا عمل ہوتا ہے جسکا وہ قصد بھی نہیں کرتا مگر اسپر یہ حکم کر دیا جاتا ہے کہ وہ اس دوسرے عمل کا مرتکب ہوا اور صوفیہ اصلاحات میں اس قاعدہ کا بکثرت استعمال کرتے ہیں (مثلاً کسی امر میں مرید نے اپنی رائے پر عمل کیا تو شیخ کہتا ہے کہ تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارا تابع بنوں تم میرے تابع نہ بنو)

المتن قوله تعالى واذا تتلى عليهم اياتنا بينات قالوا ما هذا الا رجل يريد ان يصدكم عما كان يعبد اباؤكم فى الروح ومثلهم المنكرون على اولياء الله الذين ينفرون الناس عن الاعتقاد بهم واتباعهم

قولہ تعالیٰ واذا تتلى عليهم اياتنا بينات قالوا ما هذا الا رجل يريد ان يصدكم عما كان يعبد اباؤكم (ترجمہ اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں جو صاف صاف ہیں پڑھی جاتی ہیں تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ محض ایک ایسا شخص ہے جو یوں چاہتا ہے کہ تم کو ان چیزوں سے باز رکھے جنکو تمہارے بڑے پوجتے تھے) روح میں ہے کہ یہی حال ہے منکرین اولیاء کا کہ لوگوں کو انکے ساتھ اعتقاد رکھنے اور انکا اتباع کرنے سے روکتے ہیں اھ۔

تمت سورۃ سبا

سورۂ سبا ختم ہوئی

فائدہ ہیبت کا مانع فہم ہونا

فائدہ ملاطفت عن الاولیاء

فائدہ اعمال کی خلاف ظاہر اصلاحات میں تاویل

فائدہ ایک عمل کا دوسرے عمل میں داخل ہونا

ملحقة من رسالة التائید المذکورة فی اٰخر التمهید

سُوْرَة سَبَا

قولہ تعالیٰ - وما انفقتم من شیٔ فهو یخلفه یدل بعموم لفظ شیٔ علی ان من یذل شیئا من البدن او الروح او الراحة لله تعالیٰ یبدله الله خیرا منه

اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورۂ سبا

قولہ تعالیٰ - وما انفقتم من شیٔ فہو یخلفہ یہ آیت عموم لفظ شئے سے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص اپنے بدن اور روح اور راحت میں سے کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے لئے صرف کردے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے اچھا اسکو بدلا دیگا۔

تمت الملحقة

سُوْرَة فَاطِر

المتن قولہ تعالیٰ وان یکذبوک فقد کذبت رسل من قبلك فی الروح تسلیة محبیه صلے اللہ علیہ وسلم وارشاد لورثته الی الصبر علی ایذاء اعدائهم وتکذیبهم ایاهم وانکارهم علیهم اھ

اضافہ تمام ہوا

سورۂ فاطر

قولہ تعالیٰ - وان یکذبوک فقد کذبت رسل من قبلك (ترجمہ اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر جھٹلائے جا چکے ہیں :) روح میں ہے کہ اس میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے وارثوں کو تسلی دی ہے اور انکو اعداء کی ایذاء اور تکذیب اور انکار پر صبر کے لئے ارشاد فرمایا ہے اھ۔

المتن قولہ تعالیٰ - فلا تذهب نفسك علیهم حسرات فیه النهی عن فرط الغم علی المعرض عن الطریق۔

قولہ تعالیٰ - فلا تذهب نفسك علیهم حسرات (ترجمہ تو ان پر افسوس کر کر کہیں آپ کی جان نہ جاتی رہے)

اسمیں طریق سے اعراض کرنے والے پر زیادہ غم کرنے سے ممانعت ہے۔

المتن - قولہ تعالیٰ - والذین تدعون من دونه ما یملکون من قطمیر الی اٰخر

قولہ تعالیٰ - والذین تدعون من دونہ ما یملکون من قطمیر (ترجمہ اور اس کے

الآیات فیہ نفی القدرۃ والعلم حسبما یزعمہ الجہلۃ عن غیر اللہ وتحمیق للداعین لھم رجاءً للاجابۃ۔

سو اجن کو تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کی برابر بھی اختیار نہیں رکھتے) ان میں اس علم وقدرت کی نفی ہے جسکا جہلاء کو غیر اللہ میں اعتقاد ہے اور جو لوگ انکو بامید اجابت پکارتے ہیں اُن کی تحمیق ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء فی الروح والمراد بالعلماء العالمون باللہ عز وجل وبما یلیق بہ من صفاتہ الجلیلۃ وافعالہ الحمیدۃ وسائر شئونہ الجمیلۃ لا العارفون بالنحو والصرف مثلاً فھذا الخشیۃ ذلک العلم لا ھذہ المعرفۃ اھ

قولہ تعالیٰ۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء (ترجمہ خدا سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں) روح میں ہے کہ مراد وہ ہیں جو حق تعالیٰ کی ذات وصفات جلیلہ وافعال حمیدہ وشئون جمیلہ کو جانتے ہیں نہ وہ جو محض صرف ونحو جانتے ہیں سو مدار خشیت کا پہلا علم ہے نہ دوسرا علم اھ۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ الآیۃ کون القاصر فی العمل قسما ممن اصطفاہ اللہ تعالیٰ یدل علی حصول نفس الولایۃ لکل مؤمن وھی الولایۃ العامۃ۔

قولہ تعالیٰ۔ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ (ترجمہ پھر یہ کتاب ہم نے ان لوگوں کے ہاتھوں میں پہونچائی جنکو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا پھر بعضے تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں)

قاصر فی العمل کو ذی اصطفا کی قسم قرار دینا اسپر دال ہے کہ مطلق اصطفاء ولایت ہر مومن کو حاصل ہے اور ولایت عامہ یہی ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ فلما جاءھم نذیر ما زادھم الا نفورا دل علی عین ما قالہ القوم من ان فاسد الاستعداد یزداد مرضہ بالاوراد والاشغال وسببہ فی الاکثر الکبر حیث یعد نفسہ فی الخواص الممتازین علی العوام والیہ یشیر قولہ تعالیٰ فی الآیۃ استکبارا

قولہ تعالیٰ۔ فلما جاءھم نذیر ما زادھم الا نفورا (ترجمہ پھر جب ان کے پاس ایک پیغمبر آپہونچے تو بس اُن کی نفرت ہی کو ترقی ہوئی۔)

اسمیں وہی مذکور ہے جو صوفیہ کہا کرتے ہیں کہ اوراد اشغال سے فاسد الاستعداد کا مرض اور بڑھ جاتا ہے کہ وہ اپنے کو بزرگوں میں شمار

فی الارض۔

تمت سورۃ فاطر

ملحقۃ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی اٰخر التمہید

سورۃ فاطر

قولہ تعالیٰ۔ وما یستوی الاحیاء ولا الاموات لا یستوی اھل اللہ واھل الشیطان۔

تمت الملحقۃ

سورۃ یٰس

قولہ تعالیٰ۔ انما تنذر من اتبع الذکر فیہ ان الفائدۃ التی تترتب علی التربیۃ انما ھی ظھور لاستعداد الطالب لاعطاء من المربی الظاھری وھو مشھور بین القوم

قولہ تعالیٰ۔ اذ ارسلنا الیھم اثنین فی الروح والمرسلون عند قتادۃ وغیرہ من

کرنے لگتا ہے اور اس آیت میں استکبارًا فی الارض اس طرف مشیر ہے۔

سورۂ فاطر تمام ہوئی

اضافہ از رسالہ تائید مذکورۂ آخر تمہید

سورۂ فاطر

قولہ تعالیٰ۔ وما یستوی الاحیاء ولا الاموات۔ یعنی اللہ والے اور شیطان والے برابر نہیں۔

اضافہ تمام ہوا

سورۂ یٰس

قولہ تعالیٰ۔ انما تنذر من اتبع الذکر الخ (ترجمہ بس آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے الخ)

اسمیں دلالت ہے کہ تربیت پر جو فائدہ مرتب ہوتا ہے وہ طالب کی استعداد کا ظہور ہے نہ کہ مربی ظاہری کی عطا اور مسئلہ مشہور ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ اذ ارسلنا الیھم اثنین (ترجمہ ہم نے ان کے پاس دو کو بھیجا۔)

(الفیض ظہور الاستعداد لا عطاء من الاستاد قدس سرہ العالی)

اجلة المفسرین رسل عیسیٰ علیہ السلام من الحواریین اھ وھو اصل[۴۵۲] لما علیہ بعض المشائخ من ارسال خلفائھم الی البلاد لارشاد العباد۔

یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرستادہ تھے کذا فی الروح پس یہ اصل[۴۵۲] ہے بعض مشائخ کے اس طریقہ کی کہ اپنے خلفاء کو ارشاد خلق کے لئے مختلف بلاد میں بھیجدیتے ہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ قالوا ما انتم الا بشر مثلنا ومنشأة کون[۴۵۳] المنتھی مشابھا بالمبتدی فی احوالہ الظاھرة۔

قولہ تعالیٰ۔ قالوا ما انتم الا بشر مثلنا (ترجمہ ان لوگوں نے کہا کہ تم تو ہماری طرح معمولی آدمی ہو)

منشأ[۴۵۳] اس قول کا یہ تھا کہ منتہی احوال ظاہرہ میں مبتدی کے مشابہ ہوتا ہے۔

المتن۔ قولہ تعالیٰ۔ قالوا انا تطیرنا بکم فی الروح قال مقاتل انہ حبس عنھم المطر وقال اخرون وقع فیھم الجذام عند تکذیبھم الرسل علیھم السلام اھ وھذا عادة اللہ[۴۵۴] تعالیٰ اذا انکر الناس علی اولیاءہ۔

قولہ تعالیٰ۔ قالوا انا تطیرنا بکم (ترجمہ وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم تو تمکو منحوس سمجھتے ہیں) روح میں ہے کہ جب انھوں نے رسل کی تکذیب کی تو اُن پر قحط یا مرض جذام مسلط ہوا اھ اور مقبولین[۴۵۴] کے انکار کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ کی یہی عادت جاری ہے۔

المتن۔ قولہ تعالیٰ۔ قالوا طائرکم معکم قیل انہ اشارة الی استعدادھم السیئ وھذا کانہ من الحاشیة ولیس ببعید)۔

قولہ تعالیٰ۔ قالوا طائرکم (ترجمہ ان رسولوں نے کہا کہ تمھاری نحوست تو تمھارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے)

روح میں ہے یہ اشارہ ہے[۴۵۵] اُن کی استعداد فاسد کی طرف اھ۔

المتن۔ قولہ تعالیٰ۔ ومالی لا اعبد الذی فطرنی فی الروح تلطف فی ارشاد قومہ بایراده فی معرض المناصحة لنفسہ ایماء الی النصح حیث اراد لھم ما یختار لھم ویختار لنفسہ اھ وھذا من دأب[۴۵۶] المصلحین۔

قولہ تعالیٰ۔ ومالی لا اعبد الذی فطرنی (ترجمہ اور میرے پاس کونسا عذر ہے کہ میں اُسکی عبادت نہ کروں جس نے مجھکو پیدا کیا) روح میں ہے[۴۵۶] اپنے اوپر رکھکر کہنا ارشاد میں تلطف ہے اور مصلحین کا یہی طرز ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ الم اعھد الیکم یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشیطان فی الروح

قولہ تعالیٰ۔ الم اعھد الیکم یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشیطان (ترجمہ اے اولاد آدم

اصل ارسال الخلفاء الی البقاع — خلفاء کو مختلف مقامات میں بھیجنا

من التشبیہ بین المبتدی والمنتھی — مبتدی اور منتہی کے مشابہ ہونے کا بیان

سنة اللہ عند انکار الاولیاء — انکار اولیاء پر اللہ تعالیٰ کی عادت

استعداد الاشقیاء — اشقیاء کی استعداد

المراد بعبادة الشيطان طاعته فيما يوسوس به اليهم ويزينه لهم عبر عنها بالعبادة لزيادة التحذير والتنفير عنها ولوقوعها في مقابلة عبادة عز وجل اه وهو اصل لما وقع في بعض عبارات القوم من تسمية نفسه بعابد الصنم فاعلم انه مطيع النفس فليس هو اقرارا بالكفر منهم رحمهم الله تعالى۔

کیا میں نے تم کو تاکید نہ کردی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا۔)
یہاں الطاعت کو زیادت تحذیر و تنفیر کیلئے عبادت سے تعبیر فرمایا تو بعض عبارات صوفیہ میں جو اپنی نسبت بت پرست وغیرہ الفاظ واقع ہیں وہ اقرار کفر نہیں مطیع نفس کے معنی میں ہیں۔

المتن قوله تعالى۔ فلا يحزنك قولهم انا نعلم ما يسرون وما يعلنون في الروح اشارة الى انه لا ينبغي الاكتراث باذى الاعداء والالتفات اليه فان الله تعالى سيجازيهم عليه اذا وقفهم بين يديه اه۔

قولہ تعالیٰ۔ فلا یحزنک قولھم انا نعلم ما یسرون وما یعلنون (ترجمہ تو ان لوگوں کی باتیں آپ کیلئے آزردگی کا باعث نہ ہونا چاہئے بیشک ہم سب جانتے ہیں جو کچھ یہ دل میں رکھتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں)
اشارہ ہے کہ مخالفین کی باتوں کی پروا نہ کرنا چاہئے خدا تعالیٰ خود مطلع ہے مناسب انتقام لے لیگا۔

تمت سورة يٰس

ملحقة من رسالة النائيد المذكورة في اخر التمهيد

سورة يٰس

قوله تعالى۔ والقرآن الحكيم الى قوله صراط مستقيم اقسم الله تعالى بالقرآن ان السيد صلوات الله عليه نبي مرسل كسائر المرسلين وفائدة

سورۂ یٰس ختم ہوئی

اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورۂ یٰس

قولہ تعالیٰ۔ والقرآن الحکیم الی قولہ صراط مستقیم (ترجمہ قسم ہے قرآن باحکمت کی تا سیدھے رستے پر ہیں)
اللہ تعالیٰ نے قرآن کی قسم کھائی کہ حضرت صلے اللہ

الیمین طمانینة قلب السید فانه و ان کان عالما بانه من المرسلین لکنه مفتقر الی زیادة الطمانینة۔

علیہ وسلم بھیجے ہوئے نبی ہیں جیسے اور تمام نبی اور فائدہ قسم کا آپ کے قلب کا مطمئن کرنا ہے کیونکہ آپ کو جانتے تھے کہ آپ رسولوں میں سے ہیں لیکن مزید اطمینان کی احتیاج آپکو بھی ہوسکتی ہے۔

تمت الملحقة

اضافہ تمام ہوا

سورة والصفت

سورۂ والصفت

المتن قولہ تعالیٰ۔ ان ھذا لھو الفوز العظیم لمثل ھذا فلیعمل العاملون تصریح بکون نعم الاخرة من الجنات والحور مطلوبة یحض علیها الاکامدعین الذین یقولون لا یبالی بالجنة وای شئ ھی ولو نقل عن المغلوبین فلا حجة فیهم وھم معذورون

قولہ تعالیٰ۔ ان ھذا لھو الفوز العظیم لمثل ھذا فلیعمل العاملون (ترجمہ یہ بیشک بڑی کامیابی ہے ایسی ہی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیئے) تصریح ہے آخرت کی نعمتیں جنت وحور وقصور مطلوب ہیں جیسے ترغیب دیگئی نہ کہ اُن عنین کی طرح جو کہتے ہیں کہ ہمکو جنت کی کیا پرواہ ہے اور وہ کیا چیز ہے البتہ مغلوب الحال لوگوں سے جو منقول ہے وہ معذور ہیں۔

المتن۔ قولہ تعالیٰ۔ ونجیناہ واھله من الکرب العظیم فیه ان الغم الطبعی لا ینافی الکمال فان الکامل لا یخلو عن الاقتضاءات الطبعیة البشریة وما نقل من خلاف ذلك فمنشاه غلبة الحال

قولہ تعالیٰ۔ ونجیناہ واھله من الکرب العظیم (ترجمہ اور ہم نے ان کو اور ان کے تابعین کو بڑے بھاری غم سے نجات دی) اس سے معلوم ہوا کہ طبعی غم کمال کے منافی نہیں کیونکہ طبعی بشری اقتضاءات کامل میں بھی ہوتے ہیں اور اسکے خلاف جو منقول ہے وہ غلبۂ حال ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ اذ جاء ربه بقلب سلیم فیه اشارة الی قربه تعالیٰ المعبر عنه بالمجئ مشروطة بسلامة القلب من جمیع الآفات کالعقائد والنیات السیئة والصفات الخبیثة

قولہ تعالیٰ اذ جاء ربه بقلب سلیم (ترجمہ جب کہ وہ اپنے رب کی طرف صاف دل سے متوجہ ہوا) اسمیں اشارہ ہے کہ حق تعالیٰ کا قرب جسکو مجئی سے تعبیر فرمایا ہے اسکے ساتھ مشروط ہے کہ قلب

تمام آفات سے مثل فساد عقائد و نیات و صفات سے سالم ہو۔

المتن قولہ تعالیٰ فنظر نظرۃ فی النجوم فقال انی سقیم فیہ جواز الحیلۃ لدفع الشر دینیا کان او دنیویا۔

قولہ تعالیٰ فنظر نظرۃ فی النجوم فقال انی سقیم (ترجمہ سو ابراہیم نے ستاروں کو ایک نگاہ بھر کر دیکھا اور کہدیا کہ میں بیمار ہونیکو ہوں)

اس میں دفع شر کیلئے حیلہ کا جواز مذکور ہے وہ شر دنیوی ہو یا دینی ہو۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ان ھذا لھو البلاء المبین دل علی ان الخواص قد یمتحنون ولا یظنوا انھم طردوا وبعدوا۔

قولہ تعالیٰ۔ ان ھذا لھو البلاء المبین۔ (ترجمہ حقیقت میں یہ بھی بڑا امتحان)

اس میں دلالت ہے کہ کبھی خواص کا بھی امتحان ہوتا ہے سو ان کو طرد و بعد کا گمان نہ کرنا چاہئے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ اصطفی البنات علی البنین دل علی ان ھذا العنوان مع امتناع البنین الیہ لہ سبحانہ وتعالیٰ علی التفاوت فی الشناعۃ بین ما ھو لا ذع فی الاذھان وبین ما ھو اعلی فیھما مع تسا ویھما فی تنزھہ تعالیٰ عنھما فیؤخذ منہ ان ما یتصور بہ الحق تعالیٰ اضطرارا لا یجوز ان یتصور بما ھو ادنی منہ فی الذھن اختیارا لمن لا یقدر علی تصورہ تعالیٰ الا موصوفا بالمقدار العظیم فلا یجوز لہ ان یتصور بالمقدار الصغیر مع کونہ منزھا عن مطلق المقدار ونحوہ فیما لا یقدر علی التخلص منہ اضطرارا مع وجوب تنزیھہ عنہ ما لم یقارنہ عزیمۃ ولا تذکر حسن غیر اھلہ

قولہ تعالیٰ۔ اصطفی البنات علی البنین (ترجمہ کیا اللہ تعالیٰ نے بیٹوں کے مقابلہ میں بیٹیاں زیادہ پسند کیں۔)

اس عنوان خاص سے نکیر کرنا باوجودیکہ بنین کا وجود بھی حق سبحانہ وتعالیٰ کے لئے ممتنع ہے اس پر دال ہے کہ اذہان میں ایک چیز جو کہ ادنیٰ ہے اور دوسری چیز جو کہ اعلیٰ ہے ان دونوں میں تفاوت ہے گو وہ دونوں اس میں ہی ہوں کہ حق تعالیٰ دونوں سے منزہ ہیں۔ پس اس سے یہ بات اخذ کیجاتی ہے کہ جس وجہ سے حق تعالیٰ کا اضطرارا تصور ہوتا ہو یہ جائز نہیں ہے کہ اختیارا ایسی وجہ سے تصور کیا جاوے جو ذہن میں اس وجہ سابق سے ادنیٰ ہو مثلاً ایک شخص مقدار عظیم سے جو حق تعالیٰ کے تصور پر قادر نہ ہو تو اس کو مقدار صغیر کے ساتھ تصور جائز نہ ہوگا باوجودیکہ وہ مطلق مقدار سے بھی منزہ ہے اور جس سے طبعاً تنزہ نہیں کر سکتا اس میں معذور ہے البتہ یہ واجب ہے کہ عقلاً اس سے بھی تنزیہ کا اعتقاد رکھے خوب سمجھ لو

الحیلۃ لدفع الشر لا یخالف الطریق (دفع شر کیلئے حیلہ کرنا طریق کے خلاف نہیں)

فی الخواص (خواص میں)

تفاوت مراتب ما یتصور بہ الحق (حق تعالیٰ کے تصور میں تفاوت مراتب)

نہایت عزیز الوجود مضمون ہے اور نااہل سے اسکا ذکر مت کرو۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وما منا الا لہ مقام معلوم فی الروح عن السدی الا لہ مقام معلوم فی القرب والمشاھدۃ اھ وفی موضع آخر منہ یشیر الی ان الملک لا یتعدی مقامہ الی ما فوقہ ولا یھبط عنہ الی ما دونہ وھذا بخلاف نوع الانسان فان من افرادہ من سار الی مقام قاب قوسین بل طار الی منزل ادنی وجرھناک مطارف قد وحی الی عبدہ ما اوحی ومنھا من ھوی الی اسفل سافلین الحط الی قعر سجین اھ۔

قولہ تعالیٰ۔ وما منا الا لہ مقام معلوم۔ (ترجمہ اور ہم میں سے ہر ایک کا ایک معین درجہ ہے) روح میں سدی سے منقول ہے کہ مقام معلوم قرب اور مشاہدہ میں اور اسی کے دوسرے موقع میں ہے کہ فرشتہ کو اپنے مقام سے ترقی اور ہبوط دونوں نہیں ہوتے اور انسان کو دونوں ہوتے ہیں۔

ثبوت الانسان والملک فی تعین المقام والترقی والتنزل وعدمہ من نصوص الکتاب والسنۃ

تمت سورۃ والصافات

سورۂ والصفت ختم ہوئی

ملحقۃ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی اٰخر التمہید سورۃ والصافات

اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید سورۂ والصفت

قولہ تعالیٰ۔ انی ذاھب الی ربی وھذا ھو الذی یقول المشائخ فالسیر الی اللہ عزوجل فی الطریقۃ المشھور عندھم وان ذلک مرغوب محبوب۔

قولہ تعالیٰ۔ انی ذاھب الی ربی سیھدین (ترجمہ اور ابراہیم کہنے لگے کہ میں تو اپنے رب کی طرف چلا جاتا ہوں وہ مجھ کو پہونچا ہی دیگا) یہ وہی ہے جسکو مشائخ کہتے ہیں یعنی ان کے طریقہ مشہورہ میں سیر اللہ کی طرف ہوتی ہے اور یہ کہ یہ سیر مرغوب اور محبوب ہے

تمت الملحقۃ

اضافہ تمام ہوا

سورۃ ص

المتن قولہ تعالیٰ۔ اجعل الآلھۃ الھا واحدا قال بعض الغلاۃ فی الآیۃ ان اللہ سبحانہ نفی علی الکفرۃ ذلک الانکار فتثبت وحدۃ الوجود وابطلہ فی الروح بقولہ اجعل الآلھۃ الھا واحدا بان نفی الالوھیۃ عنہا وقصرھا علی واحد فالجعل بمعنی التصییر ولیس تصییرا فی الخارج بل فی القول والتسمیۃ کما فی قولہ تعالیٰ وجعلوا الملئکۃ الذین ھم عباد الرحمٰن اناثا ولیس ذلک من باب الکار وحدۃ الوجود فانہ علیہ الصلوۃ والسلام ما قال باتحاد الھتھم معہ عزوجل فی الوجود اھ قلت فھذا الجعل کما فی قولہ علیہ السلام من جعل الھموم ھما واحدا ھم الآخرۃ الحدیث وظاھران المراد لیس اتحاد الھمین بل نفی لھم الدنیا والاقتصار علی ھم الآخرۃ فافھم۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ أانزل علیہ الذکر من بیننا لما کان منشاء الکبر دل علی ذم الکبر حیث یفضی الی الکفر۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وما ینظر ھؤلاء الا صیحۃ واحدۃ مالھا من فواق

سورۂ ص

قولہ تعالیٰ۔ اجعل الآلھۃ الھا واحدا (ترجمہ کیا اس نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود رہنے دیا)

بعض اہل غلو نے اس سے وحدۃ الوجود اسطرح ثابت کیا ہے کہ سب اللہ کو الٰہ واحد قرار دینے پر کفار نے انکار کیا تو معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وحدۃ کا دعوی فرمایا ہوگا لیکن یہ استدلال اسلئے غلط ہے کہ یہاں جعل واحد کے معنی یہ ہیں کہ دوسرے آلہ کی نفی فرمائی اور الٰہ واحد کا اثبات کیا نہ یہ کہ سب کے اتحاد کا دعوی کیا ہو (نعوذ باللہ) فمن ادعی فعلیہ البیان پس یہ جعل ایسا ہے جیسا حدیث میں آیا ہے من جعل الھموم ھما واحدا ھم الآخرۃ اور ظاہر ہے کہ یہ مراد نہیں کہ ہموم دنیا وہم آخرہ کو متحدہ کر دیا بلکہ مقصود یہی ہے کہ ہموم دنیا کی نفی کر دی اور ہم آخرت کو ثابت و باقی رکھا خوب سمجھ لو۔

قولہ تعالیٰ أانزل علیہ الذکر من بیننا (ترجمہ کیا ہم سب میں سے اسی شخص پر کلام نازل کیا گیا ہے)

چونکہ اس قول کا منشا کبر تھا تو یہ آیت دال ہوئی اسپر کہ کبر ایسی مذموم چیز ہے کہ بعض اوقات کفر تک پہونچا دیتا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ وما ینظر ھؤلاء الا صیحۃ واحدۃ مالھا من فواق (ترجمہ اور یہ

(۲۶۵) رد الاستدلال الغبی الصحی علی وحدۃ الوجود بالمعنی الباطل فبئس الاستدلال کان۔

(۲۶۶) ھون الکبر اساس الکفر۔

دل علی صحة جعل اللازم کالملتزم فی مقام الارشاد ویستعمله المشایخ لا الافتاء فان الافتاء حکم علی الغیر والارشاد امر بالحکم علی نفسه و اما الملزوم فحکمه سواء فی المقامین واستعمال المشایخ له مثل ان یقولوا للمرید اذا عصاه اناک تریدان اکون تابعالک ولا تکون تابعالی ومثل ذلک

لوگ بس ایک زور کی چیز کے منتظر ہوں جسمیں دم لینے کی گنجایش نہو گی۔)
باوجود اسکے کہ وہ اس صیحہ کے معتقد ہی نہ تھے تو اُسکا انتظار کیوں کرتے پھر اُن کو اسکا منتظر کہنا اس بنا پر ہے کہ اُن کی غفلت و اعراض سے گویا یہ حالاً لازم آتا تھا تو اسمیں دلالت ہوئی کہ مقام ارشاد میں نہ کہ مقام افتا میں لازم کو مثل ملتزم کے قرار دے سکتے ہیں جیسے مشایخ مرید خودرای سے کہتے ہیں کہ تو یوں چاہتا ہے کہ میں تیرا تابع بنوں اور تو میرا تابع نہ بنے ومثل ذلک۔

المتن قوله تعالی۔ انا سخرنا الجبال معه یسبحن بالعشی والاشراق والطیر محشورة بعد ما یحمل علی التسبیح القالی کما هو ظاهر القرآن و مؤید بکشف کثیر من اهل الله تعالی یوخذ منه امران الاول الاجتماع علی الذکر تنشیط للنفس وتقویة للهمة وتعاکس برکات الجماعة من بعض علی بعض والثانی صحة ما یتخیل فی بعض الاشتغال من اشتغال کل ما فی العالم بالذکر وله تاثیر عجیب فی جمع الهمة وقطع الخطرات

قولہ تعالیٰ۔ انا سخرنا الجبال معه یسبحن بالعشی والاشراق والطیر محشورة (ترجمہ ہم نے پہاڑوں کو حکم کر رکھا تھا کہ ان کے ساتھ شام و صبح تسبیح کیا کریں اور پرندوں کو بھی جو جمع ہو جاتے تھے) اسکو تسبیح قالی پر محمول کرنے کی صورت میں جیسا کہ قرآن کا ظاہر اور نیز مویدبا الکشف ہے اس سے دو امر ماخوذ ہوتے ہیں اول اجتماع فی الذکر جس سے تنشیط نفس اور تقویت ہمت اور برکات ذکر کا باہمی تعاکس حاصل ہوتا ہے اور دوسرے بعض اشغال کی صحت جسمیں تمام عالم کو ذاکر تصور کیا جاتا ہے اور اس شغل کی جمع ہمت اور قطع خطرات

المتن قوله تعالی۔ ولا تشطط۔ فی الروح فیه من الغلظة ما فیه و فی تحمل داود علیه السلام له دلیل لک

قولہ تعالیٰ۔ ولا تشطط (ترجمہ اور بے انصافی نہ کیجئے نہ کیجئے) اُن اہل معاملہ اس خلاف تہذیب کلمہ کو داؤد علیہ السلام کا برداشت فرمانا دلیل ہے

منهم دلالة علی انه یلیق بالحاکم تحمل نحو ذلك والعجب من حاکم او محکم او من الیه نوع رجوع کالمفتی (قلت وکالشیخ) کیف لا یقتدی بهذا النبی الاواب علیه الصلوٰة والسلام فی ذلك بل یغضب کل الغضب لادنی کلمة ولو فلتة من احد یتوهم منها الحط لقدره ولو فکر فی نفسه یعلم انه بالنسبة الی هذا النبی الاواب لا یعدل واالله العظیم منك ذباب اه وایضا فیه عبرة للمغتر بتقدسه اذا قیل هذا للمعصوم فکیف بالماثوم والعاصم من امر الله الا المرحوم فلا تتکبر کابلیس المرحوم۔

اسپر کہ حاکم کو اور اسی طرح مفتی اور شیخ کو ایسے امور کا تحمل کرنا چاہیئے نیز اسمیں اُس شخص کے لئے عبرت ہے جسکو اپنے تقدس پر ناز ہو کہ جب معصوم سے یہ کہا جاتا ہے کہ حد سے تجاوز نہ کیجئے تو غیر معصوم کو اپنے نفس پر وثوق کرنا کہ مجھ میں یہ احتمال نہیں کب زیبا ہے۔

المتن قوله تعالیٰ۔ وان کثیرا من الخلطاء لیبغی بعضهم علی بعض الا الذین امنوا وعملوا الصلحٰت وقلیل ما هم فی الروح اشارة الی ان النفوس مجبولة علی الظلم وسائر الصفات الذمیمة والی ان الذین تزکت انفسهم قلیل جدا بالنسبة الی الاخرین اه او نقول انها معتادة للظلم ونحوه الا الذین جاهدوا وذلك لان المسئلة اختلف فیها ان الاصل فی النفس الخیر ام الشر ویتطبق الایة علی الوجهین۔

قولہ تعالیٰ۔ وان کثیرا من الخلطاء لیبغی بعضهم علی بعض الا الذین امنوا وعملوا الصلحٰت وقلیل ما هم (ترجمہ اور اکثر شرکا ایک دوسرے پر زیادتی کیا کرتے ہیں مگر ہاں جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر میں جبلۃً یا عادۃً غلبۂ ظلم اور شر ہی کا ہے اور جو جبلۃً پاک ہیں یا مجاہدہ سے پاک ہو گئے ہوں ایسے کم ہی ہیں۔

المتن قوله تعالیٰ۔ ولا تتبع الهوی فی الروح فیه اشارة الی ذم الهوی وفی بعض الاثار ما عبد الله فی الارض بشیء اعظم علی الله تعالیٰ من الهوی فهو اعظم الاصنام اه قلت والله اعلم بصحة الاثر لکن القرآن شاهد بصحة معناه نقول الله عز وجل افرأیت من اتخذ الٰهه هواه۔

قولہ تعالیٰ۔ ولا تتبع الهوی (ترجمہ اور آئندہ بھی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرنا) اسمیں ہوائے نفسانی کی مذمت ظاہر ہے۔

المتن قوله تعالیٰ۔ وما خلقنا السماء

قولہ تعالیٰ۔ وما خلقنا السماء والارض

والارض وما بینهما باطلا استدل بعض الغلاة المحرفین للحقائق بالآیة مع انضمام الحدیث الیها علی وحدة الوجود بالاصطلاح الفاسد فقال انه ورد فی الحدیث التقریری الا کل شئ ماخلا اللہ باطل فدل علی تفسیر الباطل لماسوی اللہ ودل القرآن علی ان الخلق لیس بباطل فاستفید منهما ان الخلق لیس ماسوی اللہ وفساده اظهر من ان ینبه علیه فان الباطل فی القرآن ما لیس فیه فائدة وفی الحدیث هو لیس له بقاء فانی هذا من ذالك واللہ یتولی هداك۔

وما بینهما باطلا (ترجمہ اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو چیزیں اُن کے درمیان موجود ہیں اُن کو خالی از حکمت نہیں پیدا کیا)
بعض نے اس آیت کے ساتھ حدیث تقریری کا مضمون الا کل شئ ماخلا اللہ باطل ملا کر وحدۃ الوجود بالاصطلاح الفاسد پر اسطرح استدلال کیا ہے کہ حدیث سے باطل کے معنی ماسوی اللہ معلوم ہوتے ہیں اور آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوق باطل نہیں ہے تو مجموعہ سے مستفاد ہوا کہ مخلوق ماسوی اللہ نہیں ہے اور یہ استدلال محض باطل ہے کیونکہ قرآن میں باطل کے معنی ہیں بے فائدہ اور حدیث میں اُسکے معنی ہیں بے بقا پس مخلوق بے بقا ہے بیفائدہ نہیں تو ان دونوں میں کیا جوڑ۔

المتن قوله تعالی۔ اذ عرض علیه بالعشی الصافنات الجیاد فقال انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی حتی توارت بالحجاب ردوها علی فطفق مسحا بالسوق والاعناق فیه مسائل الاولی جواز الاشتغال بالارتفاقات المباحة لاسیما اذا کان فیه مصلحة دینیة والثانیة امکان الذهول للاکابر لاسیما عما کان مستحبا وان کان اوکد المستحبات بالنظر الی شانهم الثالثة تدارک سبب الذهول باخراجه عن ملکه ولو کان غیرة فی الاصطلاح وقد فعله کثیر من اهل الطریق وفی

قولہ تعالیٰ۔ اذ عرض علیه بالعشی الصافنات الجیاد فقال انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی حتی توارت بالحجاب ردوها علی فطفق مسحا بالسوق والاعناق (ترجمہ جبکہ شام کے وقت ان کے روبرو اصیل عمدہ گھوڑے پیش کئے گئے تو کہنے لگے کہ میں اس مال کی محبت میں اپنے رب کی یاد سے غافل ہوگیا یہانتک کہ آفتاب پردہ میں چھپ گیا ان گھوڑوں کو ذرا پھر تو میرے سامنے لاؤ سو انھوں نے انکی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کیا)
اسمیں کئی مسئلے ہیں اوّل آرام کے سامان کے استعمال کا جواز خصوص جبکہ اسمیں دینی مصلحت بھی ہو۔ دوسرے اکابر کا مستحبات سے

فی بیان الاشتغال بالمباحات للاکابر — اکابر کیلئے مباحات سے انتفاع کا جواز

فی امکان الذهول للاکابر — اکابر میں ذہول کا امکان۔

فی الغیرة — غیرت

فی استدلال بعض الجهلة علی بعض الباطل بوحدة الوجود — جاہلوں کے وحدۃ الوجود پر استدلال کا ابطال۔

الروح فیہ اشارۃ الی ان کل محبوب سوی اللہ تعالیٰ اذا احجبك عن اللہ تعالیٰ لحظۃ یلزمك ان تعالجہ بسیف نفی لا الٰہ الا اللہ۔ اھ لکن ینبغی ان یعلم ان التدارك من شرطہ ان لا یضاع المال وما نقل عن بعض فہو محمول علی غلبۃ الحال۔

ذہول کا امکان اگرچہ وہ مستحب اُنکی شان پر نظر کرنے کے اعتبار سے اولیٰ مستحبات ہو۔ تیسرے ایسے ذہول کے سبب کی تلافی اس طریقہ سے کہ اُسکو ملک سے خارج کردے اور اس کو اصطلاح میں غیرت کہتے ہیں۔

غیرت

المتن قولہ تعالیٰ قال رب اغفر لی وہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی فی الروح ولعلہ انما طلب علیہ السلام ذلک لیتوصل بہ الی تکثیر طاعۃ اللہ عز وجل ونعمت الدنیا الصالحۃ للعبد الصالح اھ وفیہ لم یقصد بذلک السوال الا ما یوجب مزید القرب الیہ عز وجل ولیس فیہ ما یخل بکمالہ علیہ السلام اذ لا تعلق علیہ اھ قلت ومن اسباب مزید القرب للکامل تکمیل العباد وتمکن الملک منہ اقوی وابلغ ولعل حمل قولہ لاحد علی اہل الدنیا اقرب ولما کان ہذا الجاہ مضرا لاہل الحجاب استثناہم شفقۃ علیہم ففی الایۃ عدم کون الشئ مضرا للکامل وکونہ مضرا للناقص ایضا کما فیہا من عدم التنافی بین الجاہ والکمال اذا کان فیہ مصلحۃ دینیۃ

قولہ تعالیٰ قال رب اغفر لی وہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی (ترجمہ دعا مانگی اے میرے رب میرا قصور معاف کر اور مجکو ایسی سلطنت دے کہ میرے سوا کسی کو میسر نہ ہو)

مقصود ایسی سلطنت کے طلب کرنے سے یہ تھا کہ اُسکو مزید قرب کا ذریعہ بناویں اور سب سے زیادہ مزید قرب کا ذریعہ مال کیلئے دوسروں کی تکمیل ہے اور سلطنت اسکا بہت اچھا ذریعہ ہے اور اقرب یہ ہے کہ احد سے مراد اہل دنیا لئے جاویں چونکہ ایسا بڑا جاہ اہل دنیا کے لئے مضر تھا اسلئے شفقت کی وجہ سے اُن کو ایسی دنیا ملنے سے مستثنیٰ کردیا پس آیت میں دلالت ہوئی کہ بعض شئے کامل کو مضر نہیں ہوتی اور ناقص کو مضر ہوتی ہے جیسے اسپر دلالت تھی کہ جاہ اور کمال میں تنافی نہیں جبکہ جاہ میں دینی مصلحت ہو۔

المتن قولہ تعالیٰ فسخرنا لہ الریح الی قولہ والشیاطین لیس فی الایۃ الکار کرامات تشعر بکون الشیاطین وغیرہم منقادین لبعض الاولیاء فی بعض الاحوال لان الایۃ

قولہ تعالیٰ فسخرنا لہ الریح الی قولہ والشیاطین (ترجمہ سو ہم نے ہوا کو ان کے تابع کردیا اور جنات کو بھی ان کا تابع کردیا)

اس سے یہ شبہ نہ کیا جاوے کہ بعض اوقات

افادت اختصاص سلیمان علیہ السلام بہ بالشان الخاص من الاختیار والدلم فلا ینافیہ ما کان اتفاقًا۔

اولیاء باعاملین کے مسخر ہو جاتے ہیں تو سلیمان علیہ السلام کے ساتھ اسکا اختصاص نہ رہا جواب یہ ہے کہ وہ اختصاص ایک خاص شان کے ساتھ تھا جو عام اور تام تھا دوسروں کے لئے ایسا نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ھذا عطاءنا فامنن او امسک بغیر حساب فی الروح ای ھذا الذی اعطیناکہ من الملک العظیم و البسطۃ والتسلیط علی ما لم یسلط علیہ غیرک عطاءنا الخاص بک فاعط من شئت وامنع من شئت غیر محاسب علی شئ من الامرین ولا مسئول عنہ فی الاخرۃ لتفویض التصرف فیہ الیک علی الاطلاق اھ قلت والحکمۃ فیہ عندی ان لا یشوش قلبہ فی اداء حقوق المال واصل الضرر فی المال التشویش و بھذا علم ان اصل ذخیرۃ السالک ھو اجتماع الخاطر واھتمام الصوفیۃ بذلک معلوم۔

قولہ تعالیٰ۔ ھذا عطاءنا فامنن او امسک بغیر حساب (**ترجمہ** یہ ہمارا عطیہ ہے سو خواہ دو یا نہ دو تم سے کچھ داروگیر نہیں) یعنی نہ تو دینے پر حساب ہوگا اور نہ ندینے پر حساب ہوگا ہر طرح سے تصرف کی اجازت ہے اور حکمت اسکی یہ ہے تاکہ انکا قلب ادائے حقوق مال میں مشوش نہ ہو کیونکہ اصل ضرر اسباب دنیا کا تشویش ہے اس سے بچا لیا اور اس سے معلوم ہوا کہ بڑا سرمایہ سالک کا جمعیت قلب ہے اسی لئے صوفیہ کو اس کا خاص اہتمام ہے۔

فائدہ جمعیت قلب کا اصل سرمایہ ہونا۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ اذ نادی ربہ انی مسنی الشیطان بنصب وعذاب فیہ امکان تسلیط الشیطان علی الکاملین اذا شاء اللہ تعالیٰ باسقامھم کما جاز بالوسوسۃ وانما المنفی ھو تسلیطہ بایقاعھم فی الذنب۔

قولہ تعالیٰ۔ اذ نادی ربہ انی مسنی الشیطان بنصب وعذاب (**ترجمہ** جبکہ انھوں نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجکو رنج اور آزار پہونچایا ہے) اس سے معلوم ہوا کہ غیر معصیت میں کاملین پر شیطان کا تسلط ممکن ہے۔

تسلیط الشیطان علی الاولیاء فی غیر المعصیۃ ممکن

قولہ تعالیٰ۔ فاضرب بہ ولا تحنث (**ترجمہ** اور اس سے مار لو اور قسم نہ توڑو) بعض نے اسکو تمام حیلوں کی صحت کی اصل کہا ہے اور حقیقت میں ایسا نہیں جس حیلہ میں

المتن فاضرب بہ ولا تحنث فی الروح وکثیر من الناس استدل بہا علی جواز الحیل وجعلھا اصلا لصحتھا وعندی ان کل حیلۃ اوجبت ابطال

حکمۃ شرعیۃ لا تقبل کحیلۃ سقوط الزکاۃ وحیلۃ سقوط الاستبراء وھذا کالتوسط فی المسئلۃ اھ قلت فلا تقس الکامل فی اذنہ المرید بعض الحیل لبعض المصالح الشرعیۃ او فی اختیارہ لنفسہ بالناقص المتبع للھوی ولا تسلکھما فی سلک واحد ولا تسئ الظن بی۔

کسی مقصود شرعی کا ابطال لازم آوے وہ جائز نہیں اور کامل اسی قید سے تجویز کر سکتا ہے پس اسکی تجویز کو دیکھکر اسپر اعتراض کرنا زیبا نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وعندھم قاصرات الطرف اتراب ذکرھن فی مقام الترغیب دلیل علی انہ لا یلزم الرغبۃ الی النساء ولا ینافی الکمال ولا حب اللہ تعالیٰ لزعم بعض الناقصین۔

قولہ تعالیٰ۔ وعندھم قاصرات الطرف اتراب (ترجمہ اور اُن کے پاس نیچی نگاہ والیاں ہم عمر ہونگی۔)

مقام ترغیب میں اسکا ذکر کرنا دلیل ہے اسپر کہ مباح عورتوں کی طرف رغبت نہ کمال کے منافی ہے نہ حب الٰہی کے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی فی الروح وھذا عند بعض اھل التاویل من الخلف تمثیل لکونہ علیہ السلام معتنی بخلقہ وان من شان المعتنی بہ ان یعمل بالیدین ومن اثار ذلک خلقہ من غیر توسط اب وام وکونہ جسما صغیرا انطوی فیہ العالم الاکبر وکونہ اھلا لان یفاض علیہ ما لا یفاض علی غیرہ الی غیر ذلک من مزایا الادمیۃ اھ وفیہ من باب الاشارۃ یشیر الی فضل ادم علیہ السلام وانہ اکمل المظاھر والیدان عندھم اشارۃ الی صفتی اللطف والقھر وکل الصفات ترجع الیھما اھ۔

قولہ تعالیٰ۔ ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی (ترجمہ جس چیز کو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا اس کو سجدہ کرنے سے تجھکو کون چیز مانع ہوئی)

بعض اہل اشارہ نے یدین کی تاویل صفت لطف وقہر سے کی ہے اور باقی صفات ان ہی دو کی طرف راجع ہیں تو اس سے انسان کا مظہر جامع ہونا معلوم ہوا۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وما انا من المتکلفین فی الروح وفی ذلک ذم التکلف وعلامۃ المتکلف کما اخرجہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن المنذر ثلاث ان ینازل من فوقہ ویتعاطی ما لا ینال ویقول ما لا یعلم اھ ولو نظرت الی اکثر علماء زمانک

قولہ تعالیٰ۔ وما انا من المتکلفین (ترجمہ اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں)

اس سے تکلف کی مذمت ثابت ہوتی ہے جو بمیر آج کل اکثر علماء و مشایخ تک مبتلا ہیں۔

عدم الاعتراض علی الکامل فی تجویزہ بعض الحیل لبعض المصالح الشرعیۃ

عدم التنافی بین الکمال وبین الرغبۃ الی النساء

عورتوں کی رغبت کا منافی کمال نہونا۔

انسان کا مظہر جامع ہونا

ذم التکلف

تکلف کی مذمت

اومشائخہ تراھم مبتلین بھا۔

تمت سورۃ ص

ملحقۃ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی اٰخر التمھید

سورۃ ص

قولہ تعالیٰ - واذکر عبادنا ابراھیم واسحٰق ویعقوب اولی الایدی والابصار یعنی اولی القوۃ علی النفس والھوی والشیطان والابصار یعنی بصیرۃ النفس والعقل والقلب والسر والخفی۔

سورۂ ص تمام ہوئی

اضافہ از رسالہ تائید مذکورۂ آخر تمہید

سورۂ ص

قولہ تعالیٰ - واذکر عبادنا ابراھیم واسحٰق ویعقوب اولی الایدی والابصار۔ (ترجمہ اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کو کو یاد کیجیے جو صاحب قوت اور صاحب بصیرت تھے) یعنی صاحب قوت تھے نفس اور نفسانی خواہشوں اور شیطان پر اور صاحب بصیرت یعنی بصیرت نفس اور عقل اور قلب اور سر اور خفی کے۔

انتھت الملحقۃ

سورۃ الزمر

المتن قولہ تعالیٰ - فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین فی الروح ای اعبدہ تعالیٰ بنفسک وقلبک وروحک مخلصا و اخلاص العبادۃ بالنفس التباعد

اضافہ تمام سو

سورۂ زمر

قولہ تعالیٰ - فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین (ترجمہ سو آپ خالص اعتقاد کرکے اللہ کی عبادت کرتے رہیے۔)

اس میں اخلاص کا امر ہے اور اپنے اطلاق سے

عن الاتقاص واخلاص العبادة بالقلب العمی عن رؤیة الاشخاص واخلاص العبادة بالروح نفی طلب الاختصاص اھ۔

سب مراتب کو شامل ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی دل علی ذم اعتقاد ما یختص بالباری تعالیٰ لغیرہ ولا یجدی فیہ الفرق بما بالذات وما بالعرض۔

قولہ تعالیٰ۔ ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی (ترجمہ کہ ہم تو ان کی پرستش صرف اسلیئے کرتے ہیں کہ ہم کو خدا کا مقرب بنائیں) اسمیں دلالت ہے کہ خواص باری تعالیٰ کا غیر کے لئے اثبات مطلقاً مذموم ہے اور اسمیں ما بالذات اور ما بالعرض کا فرق کچھ نافع نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ان اللہ لا یھدی من ھو کاذب کفار فی الروح فیہ اشارۃ (نظرا الی عموم اللفظ) الی تھدید من یدعی رتبۃ من الولایۃ لیس بصادق فیھا وعقوبتہ حرمان تلک الرتبۃ اھ

قولہ تعالیٰ۔ ان اللہ لا یھدی من ھو کاذب کفار (ترجمہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو راہ پر نہیں لاتا جو جھوٹا اور کافر ہو) روح میں ہے کہ اسمیں (بالنظر الی عموم اللفظ) اس شخص کی تہدید کی طرف اشارہ ہے جو اپنے لئے ولایت کے کسی رتبہ کا جھوٹا دعوی کرے اور لاہدی میں اسکے حرمان کی طرف اشارہ ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ یکور اللیل علی النھار ویکور النھار علی اللیل فی الروح فیہ اشارۃ (بطریق قیاس نظیر علی نظیر) الی احوال السائرین الی اللہ سبحانہ من القبض والبسط والضحو والسکر والجمع والفرق والستر والتجلی وغیر ذلک اھ۔

قولہ تعالیٰ۔ یکور اللیل علی النھار ویکور النھار علی اللیل (ترجمہ وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے) روح میں ہے کہ اسمیں (بطریق قیاس النظیر علی النظیر) سائرین الی اللہ کے احوال کے تعاقب کی طرف اشارہ ہے جیسے قبض وبسط وصحو وسکر وجمع وفرق وتجلی واستتار وغیر ذلک۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ امن ھو قانت اناء اللیل ساجدا وقائما الخ فی الروح یشیر الی القیام بآداب العبودیۃ ظاھرا وباطنا من غیر فتور ولا تقصیر اھ۔

قولہ تعالیٰ۔ امن ھو قانت اناء اللیل ساجدا وقائما (ترجمہ بھلا جو شخص اوقات شب میں سجدہ وقیام کی حالت میں عبادت کرتا ہو) روح میں ہے کہ یہ مشیر ہے آداب عبودیت کی ظاہرا وباطنا بلا فتور وبلا تقصیر اہتمام کی طرف۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ افمن شرح اللہ صدرہ

قولہ تعالیٰ۔ افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام

خواص واجب کا ممکن کیلئے اثبات اگرچہ بالعرض ہی ہو۔

ولایت کے جھوٹے دعوی کا وبال۔

مسائل فوائد احوال کی مثال

آداب العبودیۃ

اہتمام آداب عبودیت

للاسلام فهو علی نور من ربه وفی الحدیث عن ابن مسعود انه قال قلا رسول الله صلے الله علیه وسلم هذه الآیة افمن شرح الله صدره الخ فقلنا یا رسول الله کیف انشراح الصدر قال اذا دخل النور القلب انشرح وانفسح قلنا فما علامة ذلك یا رسول الله فقال الانابة الی دار الخلود والتجافی عن دار الغرور والتاهب للموت قبل نزوله کذا فی الروح عن مستدرك الحاکم وشعب الایمان للبیهقی وابن مردویه۔

فهو علی نور من ربه (ترجمہ سو جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھولدیا اور وہ اپنے پروردگار کے نور پر ہے کیا وہ شخص اور اہل قساوت برابر ہیں)

حدیث میں اس[۴۹۳] نور سے شرح صدر کی علامت یہ آئی ہے کہ دار الخلود کی طرف توجہ اور دار الغرور سے بے تعلقی اور موت کے لئے تیاری کذا فی الروح عن مستدرك الحاکم وشعب الایمان للبیهقی وابن مردویه۔

والظاهر ان السوال عما فی الآیة وان الجواب بیان لکیفیته واجیب بان الاهتداء لمراتب بعضها مقدم وبعضها مؤخر والمراد بانشراح الصدر فی الحدیث ما یکون بعد التمکن فیه وفی الآیة ما تقدم وقس علیه النور والجواب من قبیل اسلوب الحکیم اه قلت وهکذا یکون کما یشاهده اهل البصیرة من السالکین۔

المتن قوله تعالیٰ۔ فویل للقاسیة قلوبهم من ذکر الله مقابلة القساوة[۴۹۴] بشرح الصدر یکشف عن حقیقة القساوة اعنی الخلو عن اثار شرح الصدر من الانابة للاخرة والتجافی عن الدنیا ویزداد کشفا بقوله تعالیٰ فی سورة الحدید فطال علیهم الامد فقست قلوبهم حیث رتب القساوة علی طول الامد فی الغفلة والاعراض فثبت ان ما یتوهمه بعض السالکین اذا المر من قلبه الرقة الطبعیة انه قسا قلبه توهم فاسد ینشأ من الجهل بالحقیقة۔

قوله تعالیٰ۔ فویل للقاسیة قلوبهم عن ذکر الله (ترجمہ سو جن لوگوں کے دل خدا کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے ان کے لئے بڑی خرابی ہے)

شرح صدر کے مقابلہ میں قساوت کا آنا اسکی حقیقت[۴۹۵] کو بتلاتا ہے یعنی شرح صدر کے آثار سے خالی ہونا جو اوپر کی آیت میں مذکور ہیں پس اس سے اس توہم کا فساد معلوم ہوتا ہے جو بعض سالکین کو ہوجاتا ہے کہ رقت طبعیہ کے نہونے کو قساوت سمجھتے ہیں۔

المتن قوله تعالیٰ۔ الله نزل احسن الحدیث

قوله تعالیٰ۔ الله نزل احسن الحدیث

کتابا متشابها مثانی تقشعر منه جلود الذین یخشون ربهم ثم تلین جلودهم وقلوبهم الی ذکر الله - فی الروح والمعنی انهم اذا سمعوا القرآن وقوارع ایات وعیده اصابتهم رهبة وخشیة تقشعر منها جلودهم واذا ذکروا رحمة الله تعالی عند سماع ایات وعده تعالی والطافه لانت خشیتهم رجاء ورهبتهم رغبة وقولهم الی ذکر الله ای ساکنة مطمئنة الی ذکر رحمته تعالی وفیه بعبارة اخری تقشعر اذا قرعت صفات الجلال ابواب قلوبهم ثم تلین جلودهم وقلوبهم الی ذکر الله بالشوق والطلب اه فکان الامر اولی هیبة والثانی انس وشنع بعضهم علی المتصوفة بالایة فی صعقهم وتواجدهم وضرب رؤسهم عند السماع المباح ونقل هذا التشنیع عن بعض السلف ایضا واعلموا ذلک بانه لم یکن فی السلف والجواب ما فی الروح عن قول المشایخ ان ذلک لضعف القلوب عن تحمل الوارد ولیس من یفعل ذلک فی الکمال کالصحابة اهل الصدر الاول فی قوة التحمل فما هو الا دلیل النقص بدلیل ان السالک اذا کمل رسخ وقوی قلبه ولم یصدر منه شیء من ذلک ولیس فی الایة اکثر من اثبات الاقشعرار للذین ولیس فیها انفی ان یعتریهم حال اخر علی فرض دلالتها علی الحصر لا یلزم منه کون حال غیرهم کذلک فانه ان کان الامر ضروریا کالعطاس لا اعتراض علی من یتصف به وفی کلام ابن سیرین ما یؤید ذلک اه بتغییر بعض الالفاظ وهو ما نقل قبل هذا قال ابن سیرین ببننا وبین هؤلاء الذین یصرعون عند قراءة القرآن ان یجعل احدهم علی حائط یا سطار جلیه ثم یقرأ علیهم القرآن کله فان رمی بنفسه فهو صادق اه وهذا التائید ظاهر فانه رحمه الله تعالی لم یدم ما کان فی غلبة الحال ولو کان زائدا علی الاقشعرار واللین وقد نقلت الصعق عن بعض الصحابة فی رسالتی حقیقة الطریقة والاولی ان یحمل تشنیع السلف علی المرائین وغیر المتقین یلعب بهم الشیطان باختیارهم او اضطرارهم -

کنا متشابها مثانی تقشعر منه جلود الذین یخشون ربهم ثم تلین جلودهم وقلوبهم الی ذکر الله (ترجمہ اللہ تعالیٰ نے بڑا عمدہ کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ باہم ملتی جلتی ہے بار بار دہرائی گئی ہے جس سے ان لوگوں کے جو کہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں بدن کانپ اٹھتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں -)

اس آیت میں ایک وجد لطیف مذکور ہے اور اس سے صعقہ وغیرہ کا ابطال لازم نہیں آتا اور بعض سلف سے جو اس کا نکار منقول ہے وہ مرائین وغیر متقین پر محمول ہے -

المتن قولہ تعالیٰ۔ ضرب اللہ مثلاً رجلاً فیہ شرکاء متشاکسون فی الروح یتجاذبونہ وھم شغل الدنیا وشغل العیال وغیر ذلک من الاشغال ورجلا سلما لرجل اشارۃ الی المؤمن الخالص الذی لم یشغلہ شیء عن مولاہ عزشانہ

قولہ تعالیٰ ضرب اللہ مثلا رجلا فیہ شرکاء متشاکسون (ترجمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک شخص ہے جس میں کئی ساجھی ہیں جن میں باہم ضد اضدی ہے) یہی حالت ہے اس شخص کی جو اشغال دنیا کی کشاکشی میں ہے ورجل سلما لرجل یہ حالت مومن خالص کی ہے جسکو مولیٰ سے کوئی چیز غافل نہیں کرتی۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ فمن اظلم ممن کذب علی اللہ فی الروح یشیر بعموم اللفظ الی حال الکاذبین فی دعوی الولایۃ بالکذب والصدق اذ جاءہ یشیر الی حال اقوام نبذوا الشریعۃ وراء ظھورھم وقالوا ھی قشور والعیاذ باللہ تعالیٰ

قولہ تعالیٰ فمن اظلم ممن کذب علی اللہ وکذب بالصدق اذ جاءہ (ترجمہ سو اس شخص سے زیادہ بے انصاف کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچی بات کو جبکہ وہ اسکے پاس پہونچے جھٹلا دے) اپنے عموم لفظ سے اُن کو بھی شامل ہے جو دعوے ولایت میں کاذب ہیں اور شریعت کو پس پشت ڈالکر اوسکو قشر بتلاتے ہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ واذا ذکر اللہ وحدہ اشمازت قلوب الذین لا یؤمنون بالاخرۃ واذا ذکر الذین من دونہ اذا ھم یستبشرون فی الروح وقد رأینا کثیرا من الناس علی ھذہ الصفۃ التی وصف اللہ تعالیٰ بھا المشرکین یھشون لذکر اولیاء اللہ یستغیثون بھم ویطلبون منھم ویطربون من سماع حکایات کاذبۃ عنھم توافق ھواھم واعتقادھم فیھم ویعظمون من یحکی لھم ذلک وینقبضون من ذکر اللہ تعالیٰ وحدہ ونسبتہ الاستقلال بالتصرف الیہ عز وجل وھم دائما یدل علی ھذہ الحالۃ

قولہ تعالیٰ واذا ذکر اللہ وحدہ اشمازت قلوب الذین لا یؤمنون بالاخرۃ واذا ذکر الذین من دونہ اذا ھم یستبشرون (ترجمہ اور جب فقط اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل منقبض ہوتے ہیں جو کہ آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور جب اسکے سوا اوروں کا ذکر آتا ہے تو اسی وقت وہ لوگ خوش ہوجاتے ہیں) اسی کے مشابہ بعض جہلا مدعی طریق کی حالت ہے کہ توحید خالص کے ذکر سے منقبض ہوتے ہیں اور اولیاء کے ساتھ استغاثہ کرنیوالوں کی حکایات سے خوش ہوتے ہیں۔

فی نسخۃ وکذلک کثیر من اھل الدنیا من اھل زماننا

فی نسخۃ وھذا ایضا من اھل زماننا

فی نسخۃ بعض جملۃ المتصوفۃ بالتشریف فی جمیع ذکر غیر اللہ

فی نسخۃ فی ذکر اللہ وفی نسخۃ فی ذکر اللہ تعالیٰ

فی نسخۃ وھذا ایضا من اھل زماننا

حال المدعی الکاذب لولایۃ وہ الشریعۃ

ولایت کا دعوی کاذب اور شریعت کا رد کرنا۔

وجلا له وینفرون ممن یفعل ذلک کل النفرة وینسبونه الی ما یکرہ وقد قلت یوما لرجل یستغیث فی شدة ببعض الاموات وینادی یا فلان اغثنی فقلت له قل یا اللہ فقال سبحانه واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان فغضب وبلغنی انه قال فلان منکر علی الاولیاء وسمعت عن بعضهم انه قال الولی اسرع اجابة من اللہ عز وجل وهذا من الکفر بمکان نسأل اللہ تعالی ان یعصمنا من الزیغ والطغیان اھ

المتن قوله تعالی - وبدا لهم من اللہ مالم یکونوا یحتسبون ویفهم منه غلط من یقصد الکشف بعمله ومجاهدته فان الایة نص فی حصول الکشف للکفار ایضا فلو کان کمالا لما حصل لهم

قولہ تعالیٰ - وبدا لهم من اللہ مالم یکونوا یحتسبون (ترجمہ اور خدا کی طرف سے انکو وہ معاملہ پیش آویگا جس کا انکو گمان بھی نہ تھا) اس سے اس شخص کی غلطی معلوم ہوتی ہے جو اپنے اعمال ومجاہدات سے کشف کو مقصود سمجھتا ہے کیونکہ اگر کشف کوئی کمال ہوتا تو کفار کو حاصل نہوتا۔

مجمل من یری الکشف من المقاصد — کشف کو مقصود سمجھنے کی غلطی

المتن - قوله تعالی - فلما اذا خولناه نعمة منا قال انما اوتیته علی علم فیه التشنیع علی من نسب النعمة ای نعمة کانت الی علمه وکسبه دخل فیه من یری ثمرات الطرق مسببة عن عمله ومجاهدته -

قولہ تعالیٰ - فلما اذا خولناه نعمة منا قال انما اوتیته علی علم (ترجمہ پھر جب ہم اسکو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرما دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجکو تدبیر سے ملی ہے۔ اسمیں اس شخص کی شناعت بھی معلوم ہوگئی جو ثمرات طریق کو نعم الہیہ ہیں اپنے عمل ومجاہدہ کی طرف منسوب کرتا ہے۔

مجمل من یری الثمرات من عمله — ثمرات کو اپنے عمل کا اثر سمجھنے کی غلطی

المتن قوله تعالی - ویوم القیمة تری الذین کذبوا علی اللہ وجوههم مسودة فی الروح بما یانا لهم من الشدة التی تغیر لونهم حقیقة ولا مانع من ان یجعل سواد الوجه حقیقة علامة لهم غیر مترتب علی ما یانا لهم اھ والاقرب فی توجیه الاحتمال الثانی ما فی الروح ایضا من باب الاشارة قیل هو سواد قلوبهم ینعکس علی وجوههم اھ قلت وللسر فیه ما قالوا ان عالم المعاد عالم کشف الحقائق وایید هذا القول بقوله تعالی یوم تبلی السرائر ومثله فما کان مکتوما فی عالم الشهادة یکون ظاهرا فی عالم الغیب وعلی هذا فایة المقام ایضا یؤیده

قولہ تعالیٰ - ویوم القیمة تری الذین کذبوا علی اللہ وجوههم مسودة (ترجمہ اور آپ قیامت کے روز ان لوگوں کے چہرے سیاہ دیکھیں گے جنھوں نے خدا پر جھوٹ بولا تھا) روح میں ہے کہ ان کے قلوب کی سیاہی انکے چہروں میں منعکس ہوجاویگی اھ اور راز اسمیں یہ ہے کہ عالم معاد کشف حقایق کا عالم ہے۔

کون عالم الغیب محل کشف الحقائق — عالم معاد کا کشف حقائق کا محل ہونا۔

احتمالاً واللہ اعلم۔

المتن قولہ تعالیٰ وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ فی الروح قال بعض العارفین ان المتقین یساقون الی الجنۃ لانھم قد رأوا اللہ تعالیٰ فی المحشر فلرغبتھم فی رؤیتہ عزوجل ثانیا لا یحبون فراق ذلک الموطن الذی رأوہ فیہ وشدۃ حبھم وشغفھم لا یکاد یخطر لھم انھم سیرونہ سبحانہ اذا دخلوا الجنۃ والمحبۃ اذا عظمت فعلت بصاحبھا اعظم من ذلک واعظم وکانھا غلبتھم حتی خیلت الیھم ان ذلک الموطن ھو الموطن الذی یری فیہ عزوجل وھو محل تجلیہ علی محبیہ جل جلالہ وعظم نوالہ فاجھموا عن المسیر وقفوا منتظرین رؤیۃ اللطیف الخبیر وغدا سان حال کل منھم یقول ؎ وقف الھوی بی حیث انت فلیس لی متاخر عنہ ولا متقدم

ویدل علی رؤیتھم ایاہ عزوجل ھناک فی صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث وفیہ یجمع اللہ الناس یوم القیامۃ الی قولہ فیاتیھم اللہ تعالیٰ فی صورۃ غیر الصورۃ التی یعرفون فیقول انا ربکم فیقولون نعوذ باللہ منک ھذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناہ فیاتیھم اللہ فی صورتہ التی یعرفون فیقول انا ربکم فیقولون انت ربنا فیتبعونہ الحدیث وقیل السائق للکفرۃ ملائکۃ الغضب والسائق للمتقین شوقھم الی مولاھم فھو سبحانہ بھم غایۃ الارب ولیست الجنۃ عندھم ھی المقصودۃ بالذات ولا مجرد الحلول بھا اقصی اللذات وانما ھی وسیلۃ للقاء محبوبھم الذی ھو نھایۃ مطلوبھم اھ قلت وکلا الوجھین مشترک فی کون اللقاء الربانی مقصودا بالذات ویمکن الجمع بینھما باحتمال انھم ما لم یعلموا ان الجنۃ محل اللقاء یسوقھم الملئکۃ فاذا علموہ یسوقھم الشوق واللہ اعلم۔

قولہ تعالیٰ وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ (ترجمہ اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ ہو کر جنت کی طرف روانہ کئے جاویں گے)

بعض نے کہا ہے کہ میدان محشر میں ان کو ایکبار رؤیت حق ہو چکی ہوگی کما فی صحیح مسلم اور انکو یہ معلوم نہ ہوگا کہ جنت میں بھی رویت ہوگی اسلئے جنت میں جاتے ہوئے متردد ہوں گے پس فرشتوں کے سوق کی نوبت آوے گی اور بعض نے کہا ہے کہ اس سوق کا فاعل شوق ہے جب اُن کو معلوم ہوگا کہ جنت میں رویت ہوگی اس شوق میں دوڑے ہوئے چلے جائیں گے اور دونوں قولوں میں امر مشترک اُن کا رویت الٰہیہ کو مقصود بالذات سمجھنا ہی

رویت حق کا مقصود بالذات ہونا

انبیاء کون للقاء الٰہی کو مقصود بالذات نہ کہا جائے

تمت سورۃ الزمر

سورۂ زمر تمام ہوئی

ملحقة من رسالة التائید المذکورة فی اخر تمهید

سورة الزمر

قوله تعالیٰ - افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاذا النور اذا دخل جوفہ انفسح لذلک صدرہ وانشرح قالوا یا رسول اللہ فھل لذلک من علامۃ قال نعم التجافی عن دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود وحسن استعداد للموت قبل نزولہ قولہ تعالیٰ تقشعر منہ جلود (فھو نوع من الوجد)

اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورۂ زمر

قولہ تعالیٰ - افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ -

(ترجمہ تو کیا جس شخص کے سینہ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کیلئے کھولدیا ہو پھر وہ اپنے پروردگار کی طرف ایک نور پر ہو)

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لیکن نور جس وقت داخل ہوتا ہے اس شخص کے باطن میں تو اسکی وجہ سے سینہ اُسکا کشادہ ہوجاتا ہے اور کھل جاتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ تو کیا اسکی کوئی علامت ہے فرمایا ہاں دھوکہ کے گھر سے دور ہونا اور ہمیشگی کے گھر کیطرف رجوع کرنا اور موت کیلئے قبل اُسکے آنے کے اچھی طرح آمادہ ہوجانا۔

انتهت الملحقة

سورة المؤمن

المتن قولہ تعالیٰ - ما یجادل فی آیات اللہ الا الذین کفروا لیس المراد مطلق الجدال الذی ھو دفع وقد امر اللہ تعالیٰ نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم ببعض منہ

اضافہ تمام ہوا

سورۂ مومن

قولہ تعالیٰ - ما یجادل فی آیات اللہ الا الذین کفروا (ترجمہ اللہ تعالیٰ کی ان آیتوں میں وہی لوگ جھگڑے نکالتے ہیں جو منکر ہیں) اس آیت میں جدال باطل کی مذمت ہے

شرح الجدال والمختص من اھل اللہ تعالیٰ جدال سے اقسام اور اسکے شرعی حکم کی بابت الا ان شئو محذوف

فقال وجادلهم بالتی هی احسن بل المراد ما فی الآیة التی تلیها من قوله تعالی وجادلوا بالباطل لیدحضوا به الحق فجدال لادحاض الحق مقطوعا کان او محتملا فهو من افعال الکفار ولو باشره غیرهم وجدال لاثبات الحق مقطوعا کان او محتملا فهو من سنة السلف ولکن من شرطه اذا کان للحق المحتمل ان لا یدحض به الحق المحتمل الذی هو جانب المخالف وکان هذا هو الکلام فی الغرض واذا کان هذا الشرط فله شرط اخر وهو ان یکون طریقته احسن بالتفسیر الذی مر فی اخر سورة النحل من هذه الرسالة ویعد رعایة الشرطین مخصوصة باهل الله تعالی فی هذا الزمان وقلیل ماهم۔

چنانچہ اس کے بعد متصل ہی ارشاد ہے وجادلوا بالباطل لیدحضوا بہ الحق اور جو جدال بالحق وللحق ہے وہ مامور بہ ہے قال تعالی وجادلهم بالتی هی احسن اور ان میں فرق کی رعایت کرنا اہل اللہ کے خواص سے ہے۔

المتن قوله تعالی الذین یحملون العرش ومن حوله یسبحون بحمد ربهم ویؤمنون به ویستغفرون للذین آمنوا فی الروح فیه اشاره الی شرف الایمان وجلالة قدر المؤمنین والی انه ینبغی للمؤمنین من بنی آدم ان یستغفر بعضهم لبعض فی ذلک المض من تاکید الدلالة علی عظم رحمة الله عز وجل مالا یخفی اه ای فی قوله ربنا وسعت کل شئ رحمة الآیة۔

قولہ تعالی الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربهم ویؤمنون بہ ویستغفرون للذین آمنوا (ترجمہ جو فرشتے کہ عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو فرشتے اس کے گرداگرد ہیں وہ اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے رہتے ہیں اور اسپر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کیا کرتے ہیں) اسمیں اشارہ ہے شرف ایمان واہل ایمان کی طرف کہ ملکہ ان کے لیے استغفار کرتے ہیں

المتن قوله تعالی یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور فی الروح خائنة اعین المحبین استحسانهم نعمد النظر الی غیر المحبوب باستحسان واستلذاذ وما تخفیه الصدور من متمنیات النفوس ومستحسنات القلوب ومرغوبات الاریحیة اه قلت حملا علی الاطلاق۔

قولہ تعالی یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور (ترجمہ وہ آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور انکو بھی جو سینہ میں پوشیدہ ہیں) اطلاق لفظ سے اسکو بھی شامل ہے کہ غیر محبوب حقیقی پر استحسان واستلذاذ سے نظر جمادے یا دل سے اسکی تمنا لیجاوے۔

المتن قولہ تعالیٰ - وقال رجل مؤمن من ال فرعون یکتم ایمانہ فیہ[۵۰۱] ان کتمان الحق من اھل الباطل لا ینافی الکمال اذا خافھم لا سیما اذا کان فی الکتم مصلحۃ سھولۃ الارشاد لھم الی الحق۔

قولہ تعالیٰ - وقال رجل مؤمن من ال فرعون یکتم ایمانہ (ترجمہ اور ایک مومن شخص نے کہا جو کہ فرعون کے خاندان سے تھے اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے)

اسمیں دلالت[۵۰۲] ہے کہ اہل باطل سے حق کا کتمان جبکہ خوف سبب ہو خصوص جب اسمیں سہولت ارشاد کی بھی مصلحت ہو قبیح نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ - وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ فیہ التکلم[۵۰۳] علی قدر عقول المخاطبین والا فھذا الشق غیر محتمل فی الواقع وعند المتکلم ایضا وانما اورده تلطیفا لھم فی الدعوۃ۔

قولہ تعالیٰ - وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ (ترجمہ اور اگر وہ جھوٹا ہی ہو تو اس کا جھوٹ اس پر پڑیگا)

اسمیں دلالت[۵۰۴] ہے کہ کلام بقدر عقول مخاطبین کے مناسب ہے ورنہ یہ شق واقع میں بھی اور اس کاتم کے نزدیک بھی غیر محتمل ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ - واستغفر لذنبک فی الروح مما یعد بالنسبۃ الیک ذنبا وان لم یکن ذنبا اھ وفیہ ما[۵۰۵] شاع بین العوام حسنات الابرار سیئات المقربین لان العصمۃ من الذنوب للانبیاء علیھم السلام قطعی۔

قولہ تعالیٰ - واستغفر لذنبک (ترجمہ اور اپنے گناہوں سے معافی مانگیے)

یعنی آپ کی شان کے اعتبار سے۔ اور اسمیں اصل[۵۰۶] ہے اس قول کی حسنات الابرار سیئات المقربین۔

المتن قولہ تعالیٰ - ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی ای عن دعائی کما فی الروح بروایۃ ابن المنذر و الحاکم عن ابن عباس قال افضل العبادۃ الدعاء وقرأ الآیۃ اھ فیہ فضل[۵۰۷] العبدیۃ[۵۰۸] وان الدعاء لا ینافی التوکل والرضاء۔

قولہ تعالیٰ - ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی (ترجمہ کہ مجھکو پکارو میں تمھاری درخواست قبول کرونگا جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں)

اسمیں عبدیت[۵۰۹] کی فضیلت اور دعا کا منافی توکل و رضا نہ ہونا مذکور ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ - اللہ الذی جعل لکم اللیل لتسکنوا فیہ فی الروح ان سکون الناس فی اللیل[۵۱۰] المعروف علی اقسام فاھل الغفلۃ یسکنون الی استراحۃ النفوس

قولہ تعالیٰ - اللہ الذی جعل لکم اللیل لتسکنوا فیہ (ترجمہ جس نے تمھارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو)

روح[۵۱۱] میں ہے کہ شب کے وقت ہر شخص کا سکون

کتمان حق بضرورت کمال کے منافی نہیں۔ فضل العبدیۃ وعدم التنافی بین الدعاء والتوکل والرضا۔ حسنات الابرار سیئات المقربین۔ عبدیت کی فضیلت اور دعا کا منافی رضا نہ ہونا۔ اسرار اللیل المحیین۔ نتیجۃ اسرار المحبین کے لئے

والایدان واهل الشهوة یسکنون الی امثالهم واشکالهم من الرجال والنسوان واهل الطاعة یسکنون الی حلاوة اعمالهم وقوة اعمالهم واهل المحبة یسکنون الی انین النفوس وحنین القلوب وضراعة الاسرار واشتغال الارواح بالاشواق التی هی احرمن النار اه۔

جدا ہونا ہے عوام کا راحت نفوس وابدان کے ساتھ اور اہل طاعت کا حلاوت اعمال کیساتھ اور اہل محبت کا شوق قلوب کے ساتھ۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ فاحسن صورکم فی الروح بان[۵۱۱] جعلکم مرایا جمالہ وجلالہ وفی الخبر خلق اللہ تعالیٰ آدم علی صورتہ اھ قلت والاقصوی رة بعضهم لیس بالحسن۔

قولہ تعالیٰ۔ فاحسن صورکم (ترجمہ سو عمدہ نقشہ بنایا) روح میں ہے کہ تمکو[۵۱۱] اپنے جمال وجلال کا مرآۃ بنایا

المتن قولہ تعالیٰ وما کان لرسول ان یاتی بآیة الا باذن اللہ فیہ الدلالة[۵۱۲] بالاولی علی عجز الاولیاء عن التصرفات المستقلة کما یزعمہ الجهلة۔

قولہ تعالیٰ۔ وما کان لرسول ان یاتی بآیۃ الا باذن اللہ (ترجمہ اور کسی رسول سے یہ نہ ہوسکا کہ کوئی معجزہ بدون اذن الٰہی کے ظاہر کرسکے) اسمیں اولیاء[۵۱۳] کا تصرفات مستقلہ سے عاجز ہونا بالاولیٰ مذکور ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ اللہ الذی جعل لکم الانعام الی قولہ تحملون فیہ ان التمتع باسباب[۵۱۴] المعیشة لیس بنقص فی الطریق کما علیہ المتقشفون من مدعی الزهد۔

قولہ تعالیٰ۔ اللہ الذی جعل لکم الانعام الی قولہ تحملون (ترجمہ اللہ ہی ہے جس نے تمھارے لئے مواشی بنائے تاکہ انمیں بعض سے سواری لو الخ)

اسمیں دلالت[۵۱۵] ہے کہ اسباب معیشت سے منتفع ہونا طریق میں نقص نہیں جیسا بعض متقشفین کا زعم ہے

المتن قولہ تعالیٰ۔ فلما جاءتهم رسلهم بالبینات فرحوا بما عندهم من العلم فیہ ذم بالفرح[۵۱۶] بعلم یباین الشرائع ودخل فیہ التصوف الباطل۔

قولہ تعالیٰ۔ فلما جاءتهم رسلهم بالبینات فرحوا بما عندهم من العلم (ترجمہ غرض جب ان کے پیغمبر ان کے پاس کھلی دلیلیں لیکر آئے تو وہ لوگ اپنے علم پر بڑے نازاں ہوئے جو انکو

(تمامل نما) اسمیں ایسے علم[۵۱۷] پر فرحت کرنے کی مذمت ہے جو شریعت کے مباین ہو اور اسمیں تصوف باطل بھی آگیا۔

تمت سورۃ المؤمن

سورۂ مومن تمام ہوئی

[۵۱۱] فی الانسان مرآۃ الجمال والجلال

[۵۱۲] فی نفی الکرامۃ المستفادۃ من الاولیاء

[۵۱۳] فی بیان کمال الانسان بمظہریۃ الجمال والجلال

[۵۱۴] فی الانسان کا مظہر جمال وجلال ہونا

[۵۱۵] فی بیان کمال قدرت بمستقل نہ ہونا

[۵۱۶] فی الفرح بالتصوف الباطل

[۵۱۷] فی الاتفاقات سے کشف من اسرار نہ ہونا

فی عدم التنافی بین التقشف والتنعم

فی مذمۃ الفرح بالتصوف الباطل

ملحقة من رسالة التائید المذکورة فی اٰخر التمهید

سورة المومن

قوله تعالیٰ - یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور دلیل علی وجوب تزکیة الباطن مع الظاهر -

(ترجمہ جانتا ہے خیانت کرنے والی آنکھوں کو اور جو دل پوشیدہ رکھتے ہیں) یہ آیت دلیل ہے اسپر کہ تزکیہ ظاہر کے ساتھ تزکیۂ باطن بھی واجب ہے۔

انتهت الملحقة

سورة حم السجدة

المتن قوله تعالیٰ - ان الذین امنوا وعملوا الصلحت لهم اجر غیر ممنون - فی الروح والایة علی ما روی عن السدی نزلت فی المرضی والهرمی اذا عجزوا عن اکمال الطاعات کتب لهم من الاجر فی المرض والهرم مثل الذی کان یکتب لهم وهم اصحاء وشبان ولا تنقص اجورهم وذلک من عظیم کرم الله تعالیٰ ورحمته عز وجل اهـ قلت وهو ما یسلی به المشایخ رحمهم الله تعالیٰ السالکین الذین یعرض لهم عذر عن بعض الاعمال -

اضافہ از رسالہ تائید مذکورۂ اخر تمہید

سورۂ مومن

قولہ تعالیٰ - یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور -

(ترجمہ جانتا ہے خیانت کرنے والی آنکھوں کو اور جو دل پوشیدہ رکھتے ہیں) یہ آیت دلیل ہے اسپر کہ تزکیہ ظاہر کے ساتھ تزکیۂ باطن بھی واجب ہے۔

اضافہ تمام ہوا

سورۂ حم السجدہ

قولہ تعالیٰ - ان الذین امنوا وعملوا الصلحت لهم اجر غیر ممنون (ترجمہ جو لوگ ایمان لے آئے اور انھوں نے نیک کام کئے ان کے لئے ایسا اجر ہے جو موقوف ہونے والا نہیں -)

روح میں سدی سے منقول ہے کہ یہ آیت مریضوں اور بوڑھوں کے حق میں نازل ہوئی جو مرض یا ضعف پیری کے سبب اکمال طاعات سے عاجز ہو جاویں تو ان کے لئے ویسا ہی ثواب ملتا ہے جو حالت صحت و قوت میں عمل کرنے سے لکھا جاتا تھا اھ اور اسی سے مشایخ سالکین کو تسلی دیتے ہیں جب انکو کوئی عذر

پیش آجاتا ہے جس سے وہ پورا عمل نہیں کر سکتے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ قالتا اتینا طائعین فیہ اثبات الادراک للجمادات لتوقف الطوع علی الادراک والمسئلۃ مسلمۃ عند القوم۔

قولہ تعالیٰ۔ قالتا اتینا طائعین (ترجمہ دونوں نے عرض کیا کہ ہم خوشی سے حاضر ہیں) اسمیں جمادات کیلئے ادراک کا اثبات ہے کیونکہ طوع ادراک پر موقوف ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ فارسلنا علیہم ریحا صرصرا فی ایام نحسات وکانت ھذہ الایام کما فی الحاقۃ سبع لیال وثمانیۃ ایام حسوما فانعدم ما یزعمہ بعض الناس من کون بعض الایام نحسا دون بعضھا سعد الخصوصیات فیھا والا فیلزم کون ایام الاسبوع کلھا نحسۃ وانما المراد بھا کما فی الروح متشائم علیھم لما انھم عذبوا فیھا فالیوم الواحد یوصف بنحس وسعد والسعد بالنسبۃ الی شخصین فیقال لہ بالنسبۃ الی من ینعم فیہ ویقال لہ نحس بالنسبۃ الی من یعذاہ واما قولہ تعالیٰ فی القمر فی یوم نحس مستمر ای علیہم لدوام عذابہم۔

قولہ تعالیٰ۔ فارسلنا علیہم ریحا صرصرا فی ایام نحسات (ترجمہ تو ہم نے ان پر ایک ہوائے تند ایسے دنوں میں بھیجی جو منحوس تھے) اور یہ ایام سات راتیں اور آٹھ دن تھے جیسا سورہ حاقہ میں منصوص ہے اس سے سعد و نحس عرفی کا اعتقاد باطل ہوگیا ورنہ کوئی دن بھی سعد نہ رہے گا یہاں نحس خاص اُن کے حق میں تھے بوجہ عذاب کے اور دوسری آیت میں جو نحس مستمر فرمایا گیا ہے تو یہ بھی انہیں کے حق میں بوجہ استمرار اُن کے عذاب کے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاءکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ فی الروح قیل تتنزل علیھم عند موتھم فیما یعن ویطرأ لھم من الامور الدینیۃ والدنیویۃ بما یشرح صدورھم ویدفع عنھم الخوف والحزن بطریق الالھام وقیل ھذا ھو الاظھر لما فیہ من الاطلاق

قولہ تعالیٰ۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملئکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاءکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ (ترجمہ جن لوگوں نے اقرار کرلیا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر مستقیم رہے ان پر فرشتے اُتریں گے کہ تم نہ اندیشہ کرو اور نہ رنج کرو اور تم جنت پر خوش رہو جس کا تم سے وعدہ کیا جایا کرتا تھا ہم تمہارے رفیق تھے دنیوی

وقد قد منا لك ان جمعا من الناس يقولون تنزل للملئكة على المتقين في كثير من الاحايين وانهم يأخذون منهم ما ياخذون وقوله نحن اولياءكم يجوز على قول بعض الناس اى تقول الملئكة لبعض المتقين شقاها نحن اولياءكم في الحيوة الدنيا الخ ملخصا وفيه جواز كلام الملئكة مع غير النبي وفي الروح ان الاستقامة منقاوتة فاستقامة العوام في الظاهر بالاوامر والنواهي وفي الباطن بالايمان واستقامة الخواص في الظاهر بالرغبة عن الدنيا وفي الباطن بالرغبة عن الجنان شوقا الى الرحمن واستقامة خواص الخواص في الظاهر برعاية حقوق المبائنة تبسليم النفس والمال وفي الباطن بالفناء والبقاء اه

زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی رہیں گے) اطلاق الفاظ سے آیت اسکو بھی شامل ہے کہ اوقات امتحان ظاہری یا باطنی میں ملئکہ ان پر سکینہ و برکات فائض کرتے ہیں اور قول کا اطلاق کلام بالمشافہ کو بھی شامل ہے اور اس تقدیر پر ملئکہ کا کلام غیر نبی سے بھی ثابت ہوتا ہے اور استقامت اپنے اطلاق سے تمام مراتب استقامت کو شامل ہے۔

المتن قوله تعالى - ومن احسن قولا ممن دعا الى الله وعمل صالحا في الروح وفي الآية اشارة الى انه ينبغي للداعي الى الله تعالى ان يكون عاملا عملا صالحا ليكون الناس الى قبول دعائه اقرب واليه اسكن اه وفيه ما نصه وفيه اشارة الى صفات الشيخ المرشد وما ينبغي ان يكون عليه اه وصرح المشايخ بان الشيخ الغير الشاغل لا يكون في تعليمه بركة -

قولہ تعالیٰ - ومن احسن قولا ممن دعا الى الله وعمل صالحا (ترجمہ اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو خدا کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے) جملہ عمل صالحا میں اس طرف اشارہ ہے کہ داعی الی اللہ و شیخ کو خود بھی عامل ہونا چاہیئے ورنہ اسکی تعلیم میں برکت نہیں ہوتی

المتن قوله تعالى - ادفع بالتي هي احسن وقوله وما يلقاها الا الذين صبروا وقوله وامانينزغنك من الشيطان نزغ في مجموعها ثلث مسائل الاولى تعليم الاخلاق والثانية ضرورة المجاهدة فيها والثالثة امكان عروض الوسوسة للكاملين وكونها غير مضرة لمن التجأ الى الله تعالى في الروح في قوله تعالى فاستعذ بالله اشارة الى انه

قولہ تعالیٰ - ادفع بالتی ھی احسن وقولہ تعالیٰ وما یلقاھا الا الذین صبروا وقولہ تعالیٰ وامانینزغنك من الشیطان نزغ (ترجمہ آپ نیک برتاؤ سے ٹالدیا کیجئے پھر یکایک آپ میں اور جس شخص میں عداوت تھی وہ ایسا ہو جاویگا جیسا اور اگر آپ کو شیطان کی طرف سے کچھ وسوسہ آنے لگے) اس مجموعہ میں تین مسئلے ہیں اول اخلاق کی تعلیم دوسرے اخلاق میں مجاہدہ کی

اہل اللہ پر ملئکہ کے فیوض اور ارواحیا ان سے مکالمت اور مراتب استقامت

توقف برکۃ التعلیم علی عمل المعلم بما یعلم

تعلیم اخلاق

اخلاق میں مجاہدہ کی ضرورت

لا ینبغی للداعی الا من من المکر والغفلة عن اللہ عزوجل اھ

ضرورت تیسیر[۵۲۲] کے کاملین کیلئے وسوسہ کا امکان اور التجا الی اللہ میں اُسکا مضر نہونا اور فاستعذ باللہ میں اس طرف اشارہ ہے کہ کسی وقت بے فکر نہ ہونا چاہیئے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ان الذین یلحدون فی ایاتنا الخ فی الروح یحرفون من تاویل ایات القرآن عن جہة الصحة والاستقامة فیحملونھا علی المحامل الباطلة وھو مراد ابن عباسؓ بقولہ یضعون الکلام فی غیر موضعہ اھ قلت ودخل فیہ غلاة الصوفیة فی تغییرھم التفسیر المنقول واختراعھم ما یخالف الاصول۔

قولہ تعالیٰ۔ ان الذین یلحدون فی ایاتنا (ترجمہ بلاشبہ جو لوگ ہماری آیتوں میں کجروی کرتے ہیں) اسمیں غلاۃ صوفیہ[۵۲۳] بھی داخل ہوگئے جو آیات کی غلط تفسیریں کرتے ہیں۔

تمت سورة حم السجدة ملحقة من رسالة التائید المذکورة فی اخر التمہید سورة حم السجدة

سورۂ حم السجدہ تمام ہوئی اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید سورۂ حم السجدہ

قولہ تعالیٰ واما ینزغنک من الشیطان نزغ ای یلقی فی باطنک وظاھرک فسادا کالحقد والحسد والغضب والریاء والعجب والکذب والسب والضرب بغیر حق فاستعذ باللہ فانک لا تقدر بنفسک علی طرد الشیطان۔

قولہ تعالیٰ۔ واما ینزغنک من الشیطان نزغ (ترجمہ) اور اگر اثر کرے تیرے اندر شیطان کی طرف سے کوئی اثر یعنی تیرے ظاہر اور باطن میں کوئی فساد ڈالدے جیسے کینہ اور حسد اور غصہ اور ریا اور عجب اور کذب اور گالی اور مارنا ناحق تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کیونکہ تو خود شیطان کے دفع کرنے پر قادر نہیں۔

انتھت الملحقة

اضافہ تمام ہوا

[۵۲۲] ضرورت تیسیر کا بیان عوارض وسوسہ کا بیان فی کشف حال اولیاء کرام کمال ولایت کمال نہ ہونا۔

[۵۲۳] غلاۃ صوفیہ کا بیان تفسیر بالرائے کا بطلان۔

سورۃ الشوری

المتن قولہ تعالیٰ - اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویھدی الیہ من ینیب فی الروح یشیر الی مقامی المجذوب والسالک اھ فالجبی ھو الجذب والھدایۃ اراءۃ الطریق لمن یسلک -

کی طرف اھ وجہ یہ کہ جبی کے معنی جذب کے ہیں اور ہدایت کے معنی سالک کو ارائہ طریق -

المتن - قولہ تعالیٰ لنا اعمالنا ولکم اعمالکم لا حجۃ بیننا وبینکم اللہ یجمع بیننا فیہ تعلیم الخطاب وقت الیاس حیث ینتھی المحاجۃ

جمع کریگا) اسمیں ایسے وقت کے خطاب کی تعلیم ہے جب مناظرہ کے ختم ہونے پر بھی قبول حق سے مایوسی ہو -

المتن قولہ تعالیٰ - ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یاذن بہ اللہ - فیہ ابطال للبدعۃ کابطال الشرک

ایسا دین مقرر کردیا ہے جسکی خدا نے اجازت نہیں دی) اسمیں شرک وبدعت کا ابطال ہے -

المتن قولہ تعالیٰ - قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی فی الروح ذھب جماعۃ الی ان المعنی لا اطلب منکم اجرا الا محبتکم اھل بیتی وقرابتی وفی الیمانیہ قول ابن جبیر والسدی وعمرو بن شعیب اھ وعلیہ ففیہ دلالۃ علی ان من حقوق الشیخ مودۃ عشیرتہ واھل بیتہ وکانہ من اللوازم العادیۃ لحب الشیخ وھذا للزوم ھو السر فی محبتھم فان انتفاء اللازم

سورۃ الشوری

قولہ تعالیٰ - اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویھدی الیہ من ینیب (ترجمہ اللہ اپنی طرف جسکو چاہے کھینچ لیتا ہے اور جو شخص رجوع کرے اسکو اپنے تک رسائی دیدیتا ہے)

روح میں ہے کہ اسمیں اشارہ ہے جذب وسلوک

قولہ تعالیٰ - لنا اعمالنا ولکم اعمالکم لا حجۃ بیننا وبینکم اللہ یجمع بیننا (ترجمہ ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمھارے عمل تمھارے لئے ہماری تمھاری کچھ بحث نہیں اللہ ہم سب کو

قولہ تعالیٰ - ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یاذن بہ اللہ (ترجمہ کیا ان کے کچھ شریک ہیں جنھوں نے ان کے لئے

قولہ تعالیٰ - قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی (ترجمہ آپ یوں کہیے کہ میں تم سے اور کچھ مطلب نہیں چاہتا بجز رشتہ داری کی محبت کے -)

روح میں ابن جبیر اور سدی اور عمرو بن شعیب سے یہ تفسیر منقول ہے کہ میں تم سے صرف یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے اہل بیت اور اہل قرابت سے محبت کرو اھ تو اسمیں دلالت ہوئی اسپر کہ منجملہ حقوق شیخ کے اسکے خاندان اور اقارب سے

اصول الجذب والسلوک — جذب وسلوک کی اصل

طریق الخطاب وقت الیاس من اصلاح المخاطب — اصلاح سے مایوسی کے وقت خطاب کا طریقہ

ابطال الشرک والبدع — شرک وبدعت کا ابطال

من مودۃ عشیرۃ الشیخ من حقوق الشیخ — شیخ کے اقارب سے محبت اسکے حقوق میں سے ہے

دلیل انتفاء الملزوم ویؤید هذا السر قوله صلے اللہ علیہ وسلم واحیوا اهل بیتی لحبی رواه الترمذی وحسنه عن ابن عباس۔

محبت کرنا بھی ہے اور جب شیخ سے محبت ہوگی عادۃً لازم ہے کہ اُسکے اقارب سے بھی ہوگی ترمذی کی حدیث مرفوع اسکی مؤید ہے احیوا اهل بیتی لحبی

المتن قوله تعالی - ولو بسط اللہ الرزق لعباده لبغوا فی الارض ولکن ینزل بقدر ما یشاء انه بعباده خبیر بصیر (۵۲۸) البسط لبعضهم قد یضر بعضهم فلا یحزن بفقده۔

قولہ تعالیٰ - ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض (ترجمہ اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کیلئے روزی فراخ کردیتا ہے تو وہ دنیا میں شرارت کرنے لگتے ہیں) اسی طرح بسط باطنی بھی بعض کیلئے مضر ہوتا ہے تو اُسکے ہونے سے مغموم نہو۔

المتن قوله تعالی - وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم عام للمصیبة الباطنیة تکون عن الذنوب وفی الروح والآیة مخصوصة باصحاب الذنوب فان من لا ذنب له قد یصیبهم ففی الحدیث اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل ویکون ذلک لرفع درجاتهم او لحکم اخری خفیت علینا اه قلت وکذا الحال فی البلاء الباطنی قد یصیب لمصالح ترجع الی السالک و یشاهد کله اهل البصیرة۔

قولہ تعالیٰ - وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم (ترجمہ اور تم کو جو کچھ مصیبت پہونچتی ہے تو وہ تمھارے ہی ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں سے)

اسی طرح مصیبت باطنی بھی مثل قبض کے کبھی گناہ کی سبب ہوتی ہے اور روح میں ہے کہ یہ اہل ذنوب کی ہے اور غیر اہل ذنوب پر مصیبت رفع درجات کے لئے یا کسی اور حکمت کیلئے بھی آتی ہے اھ اسی طرح قبض بھی بعض مصالح باطنیہ کیلئے ہوتا ہے۔

المتن قوله تعالی - واذا ما غضبوا هم یغفرون مع قوله تعالی والذین اذا اصابهم البغی هم ینتصرون فی الروح قال غیر واحد کلا من الوصفین فی محل وهو فیه محمود فالعفو عن العاجز المعترف بحرمه محمود ولفظ المغفرة مشعر به والانتصار من المخاصم المصر محمود ولفظ الانتصار مشعر به وعن النخعی انه اذا قرأ هذه الآیة

قولہ تعالیٰ - واذا ما غضبوا هم یغفرون مع قولہ تعالیٰ والذین اذا اصابهم البغی هم ینتصرون (ترجمہ اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کردیتے ہیں تا اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم واقع ہوتا ہے تو وہ برابر کا بدلہ لیتے ہیں) روح میں ہے کہ دونوں اپنے اپنے موقع پر محمود ہیں اور اہل اللہ کے نزدیک یہ موقع جانچنے مصلحت سے بدلتا ہے وہ اپنی مصلحت پر دوسرے

قال کانوا یکرھون ان یذلوا انفسھم بجبری علیھم الفساق اھ قلت و فی کلیھما اسرار[۵۳۰] غیر ما ذکر یعرفھا اھل المعرفۃ فاذا رأوا مصلحۃ الجانی فی العفو عفوا واذا رأوھا فی الانتصار انتصروا فاھل الظاھر یختارون ما یختارون لمصلحۃ انفسھم واھل الباطن یختارون مصلحۃ صاحبھم

کی مصلحت مقدم رکھتے ہیں۔

اسرار اھل البصیرۃ فی العفو والسیاسۃ ۵۳۰

المتن قولہ تعالیٰ وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء فیہ اثبات بعض اقسام تکلم اللہ[۵۳۱] تعالیٰ لبعض خواص عبادہ من غیر الانبیاء وبسطت تقریرہ فی تفسیری بیان القرآن فانظر فیہ ان شئت

قولہ تعالیٰ وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء (ترجمہ اور کسی بشر کی یہ شان نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرماوے مگر یا تو الہام سے یا حجاب کے باہر سے یا کسی فرشتے کو بھیجدے کہ وہ خدا کے حکم سے جو خدا کو منظور ہوتا ہے پیغام پہونچا دیتا ہے) اسمیں[۵۳۱] غیر انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے کلام کے بعض اقسام کا اثبات ہے اسکی مبسوط تقریر میری تفسیر بیان القرآن میں ہے۔

کلام اللہ مع الاولیاء ۵۳۱

المتن قولہ تعالیٰ - ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان ولکن جعلناہ نورا دل علی ان کل کامل[۵۳۲] خال فی ذاتہ عن کل کمال وانما کمالہ موھوب من اللہ تعالیٰ ومن قدر علی الھبۃ قدر علی الرد فلا ینبغی لاحد ان یغتر بکمالہ

قولہ تعالیٰ - ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان ولکن جعلناہ نورا (ترجمہ آپکو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی کہ ایمان کیا چیز ہے ولیکن ہم نے اس قرآن کو ایک نور بنایا) اسمیں[۵۳۲] دلالت ہے کہ ہر کامل اپنی ذات میں کمالات سے عاری ہے اور کمالات سب موہوب ہیں اور جسکو ہبہ کی قدرت ہے سلب کی بھی قدرت ہے تو کسی کو اپنے کمال پر ناز نہ چاہیئے

عدم الاعتناء بالکمال ۵۳۲

قد تمت سورۃ الشوری
ملحقۃ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی اٰخر التمھید
سورۂ شوریٰ تمام ہوئی
اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورۃ الشوری

قولہ تعالیٰ - فان یشأ اللہ یختم علی قلبک

سورۂ شوریٰ

قولہ تعالیٰ - فان یشأ اللہ یختم علی قلبک

ان قلت علینا غیر الحق روی انه قرأ امام هذه الآیة والشبلی خلفه فلما سمع ذلك من الامام فی صلوته جعل یقول هکذا یخاطب الاخیار (فدل علی وجوب الخوف من سلب الحال)

(ترجمہ سو اگر اللہ تعالیٰ ارادہ کرے تو تیرے دل پر مہر لگا دے) اگر تو ہم پر سچ کے علاوہ کوئی اور بات کہے مروی ہے کہ امام نے یہ آیت پڑھی اور شبلی اسکے پیچھے تھے سو جب انھوں نے یہ آیت اپنی نماز میں امام سے سنی تو فرمانے لگے کہ (اللہ اکبر) اس طرح تو اچھے لوگوں سے خطاب ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ سلب حال سے خوف کرنا واجب ہے۔

انتهت الملحقة

سُورَة الزخرف

المتن قوله تعالیٰ - وقالوا لولا نزل هذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم کذلك منکروا الاولیاء[۵۳۳] ینکرون ولا یتهمون اذا لم یکونوا عظماء جاهاً او شرفاً نسبیاً۔

(اسی طرح منکرین[۵۳۳] اولیاء بھی جاہ و شرف نسبی نہ ہونیکے سبب انکی ولایت سے انکار کرتے ہیں۔

اضافہ تمام ہوا

سورۃ الزخرف

قولہ تعالیٰ - وقالوا لولا نزل هذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم (ترجمہ اور کہنے لگے کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا)

المتن قوله تعالیٰ - ولولا ان یکون الناس امة واحدة الی قوله تعالیٰ - وان کل ذلك لما متاع الحیوة الدنیا والاخرة عند ربك للمتقین فی الزخرف وفی الآیة[۵۳۴] من الدلالة علی التزهید فی الدنیا وزینتها والتحریض علی التقویٰ اھ

قولہ تعالیٰ - ولولا ان یکون الناس امة واحدة الی قولہ تعالیٰ - وان کل ذلك لما متاع الحیوة الدنیا والاخرة عند ربك للمتقین - (ترجمہ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمام آدمی ایک ہی طریقہ کے ہو جاوینگے تا اور یہ سب کچھ بھی نہیں صرف دنیوی زندگی کی چند روزہ کامرانی ہے اور آخرت آپ کے پروردگار کے ہاں خدا ترسوں کیلئے ہے) آیت[۵۳۴] سے دنیا و زینت دنیا سے زہد اور تقوی کی ترغیب پر

المتن قوله تعالیٰ - ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو له قرین - فی الزخرف[۵۳۵] دائما لا یفارقه ولا یزال یوسوسه ویغویه وهذا عقاب علی الکفر بالختم و

قولہ تعالیٰ - ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو له قرین (ترجمہ اور جو اللہ کی نصیحت سے اندھا بن جاوے ہم اسپر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں سو وہ اسکے ساتھ رہتا ہے)

عدم الفلاح کما یقال ان اللہ تعالی یعاقب علی المعصیۃ بمزید الکسالۃ لسیأتی اھ فعدم نزول البلاء مع المعاصی فھو فی صورۃ اللطف۔

المتن قولہ تعالی۔ وما یکادیبین فیہ ان فقد ان زیادۃ اللکنۃ وابانۃ الکلام لایخل بالکمال الارشادی وان کان امرا الغضبیۃ یخل بالفصاحۃ لکن ھارون علیہ السلام کان افصح منہ لسانا فلا ینظر فی الاولیاء وجود الکمالات العرفیۃ وعدمھا۔

آمیں دلالت ہے کہ معصیت پر گو عقوبت ظاہری نہ ہو خود یہ بھی ایک مستقل عقوبت ہے کہ سیئات میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے پس یہ قہر ہے صورت لطف میں۔

قولہ تعالی وما یکادیبین (ترجمہ اور قوت بیانیہ بھی نہیں رکھتا) آمیں دلالت ہے کہ زبان آوری یا دوسرے کمالات عرفیہ کا نہونا کمال مطلوب کے منافی نہیں اور موسی علیہ السلام میں یہ فقدان ایسا نہ تھا کہ مخل فصاحت ہوتا مگر ہارون علیہ السلام افصح تھے۔

تمت سورۃ الزخرف
ملحقۃ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی اخر التمہید
سورۃ الزخرف

سورۂ زخرف تمام ہوئی
اضافہ از رسالہ تائید مذکورۂ آخر تمہید
سورۃ الزخرف

قولہ تعالی ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا۔ یعنی من اعرض عن اللہ تعالی ذاتہ وصفاتہ او تکالیفہ (وفیہ دلالۃ علی تسلط الشیاطین علی المحجوبین)

قولہ تعالی ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا۔ (ترجمہ اور جو شخص رحمن کے ذکر سے اندھا بنا رہے اسکے لئے ہم ایک شیطان مقرر کردینگے) یعنی جو شخص اللہ تعالی کی ذات اور اسکی صفات اور اسکے احکام سے اعراض کرے (اور اسمیں دلالت ہے کہ محجوبین پر شیاطین مسلط ہوتے ہیں)

انتھت الملحقۃ
اضافہ تمام ہوا

سورۃ الدخان

المتن قولہ تعالیٰ - وانی عذت بربی وربکم ان ترجمون فیہ اظہار عبدیتہ حیث التجا الی اللہ تعالیٰ ولم یدع القوۃ لنفسہ کشان من یدعی التصرف فی غیرہ بہ

ترجمہ اور میں اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں حق تعالیٰ کی طرف التجا کرنا اور اپنی قوت کا دعویٰ نہ کرنا جیسے مدعیان تصرف کیا کرتے ہیں اظہار ہے عبدیت کا۔

المتن قولہ تعالیٰ - وان لم تؤمنوا لی فاعتزلون فیہ قطع الوصلۃ عمن لم ینقطع عن اصلاحہ۔

ترجمہ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہی رہو۔

اسمیں دلالت ہے قطع تعلق پر ایسے شخص سے جس کی اصلاح کی امید نہ رہی ہو۔

المتن قولہ تعالیٰ - ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم قالوا فی شجرۃ الزقوم ھی شجرۃ الحرص وحب الدنیا تظہر یوم القیامۃ علی اسوأ حال واخبث طعم اھ وھذا اقوع مسئلۃ التمثل

ترجمہ بیشک زقوم کا درخت بڑے مجرم کا کھانا ہوگا رفع میں بعض کا قول نقل کیا ہے کہ یہ حب دنیا اور حرص ہے قیامت میں اس صورت میں ظاہر ہوگی اسی اور یہ فرع ہے مسئلہ تمثل کی۔

تمت سورۃ الدخان

ملحقۃ من رسالۃ التائید

المذکورۃ فی اٰخر التمہید

سورۃ الدخان

قولہ تعالیٰ - ولقد اخترناھم علی علم علی العلمین - اور بوجہ خطائیں ان کے سر زد ہوتی ہیں اس کا اثر ہمارے حکم ازلی اجتبا اور انتخاب

قولہ تعالیٰ - وانی عذت بربی وربکم ان ترجمون (ترجمہ اور میں اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں) حق تعالیٰ کی طرف التجا کرنا اور اپنی قوت کا دعویٰ نہ کرنا۔

قولہ تعالیٰ - وان لم تؤمنوا لی فاعتزلون (ترجمہ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہی رہو)

قولہ تعالیٰ - ان شجرۃ الزقوم (ترجمہ بیشک زقوم کا درخت بڑے مجرم کا کھانا ہوگا) رفع میں بعض کا قول نقل کیا ہے کہ یہ حب دنیا اور حرص ہے قیامت میں اس صورت میں ظاہر ہوگی اسی اور یہ فرع ہے مسئلہ تمثل کی۔

سورۃ الدخان تمام ہوئی

اضافہ از رسالہ تائید

مذکورہ اخر تمہید

سورۃ الدخان

قولہ تعالیٰ - ولقد اخترناھم علی علم علی العلمین - اور بوجہ خطائیں ان کے سر زد ہوتی ہیں اس کا اثر ہمارے حکم ازلی اجتبا اور انتخاب

۵۳۴ علم دعوی التصرف والقوۃ لنفسہ

۵۳۵ قطع الوصلۃ عمن لم ینقطع عن اصلاحہ

۵۳۶ تصرف کا دعوی نہ کرنا

۵۳۷ شجرۃ الزقوم

۵۳۸ حرص کا مثل زقوم کے صورت میں ظاہر ہونا

والاختیار لھم (وفیہ دلالۃ علی ان المراد لا یکلہ اللہ تعالی الی نفسہ)

میں نہیں ہوتا۔ (اور اسمیں دلالت ہے اسپر کہ مراد کو اللہ تعالیٰ اسکے نفس کے حوالہ نہیں کرتا)

انتھت الملحقۃ

اضافہ تمام ہوا

سُورۃ الجاثیۃ

سورۂ جاثیہ

المتن قولہ تعالیٰ۔ قل للذین امنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ۔ فیہ تعلیم بعض مکارم الاخلاق۔

قولہ تعالیٰ۔ قل للذین امنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ (ترجمہ آپ ایمان والوں سے فرمادیجئے کہ ان لوگوں سے درگذر کریں جو خدا کے معاملات کا یقین نہیں رکھتے) اسمیں بعض اخلاق کی تعلیم ہے۔

بعض مکارم الاخلاق

المتن قولہ تعالیٰ۔ ثم جعلناک علی شریعۃ من الامر فاتبعھا ولا تتبع اھواء الذین لا یعلمون۔ فیہ ابلغ نصریح حیث لا یقوقہ نصریح بوجوب اتباع الشریعۃ حتی علی سید الانبیاء علیہ السلام فکیف بغیرہ وان ما یخالف الشریعۃ ھو ھوی بحت لیس فی شئ من الحق فما بال من یباھون فیہ علما او عملا ثم یعد نفسہ فی الکاملین المقربین۔

قولہ تعالیٰ۔ ثم جعلناک علی شریعۃ من الامر فاتبعھا ولا تتبع اھواء الذین لا یعلمون (ترجمہ پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک خاص طریقہ پر کردیا سو آپ اسی طریقہ پر چلیے جائیے اور ان جہلاء کی خواہشوں پر نہ چلیے) جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اتباع شریعت کا حکم ہے دوسرا تو کس شمار میں ہے تو شرع کی مخالفت کرکے دعوی کمال وقرب کا کرنا کسقدر دعوی باطل ہے۔

اتباع شریعت کا وجوب

المتن قولہ تعالیٰ۔ افرأیت من اتخذ الھہ ھواہ واضلہ اللہ علی علم فی الروح وفیہا من ذم اتباع ھوی النفس ما فیہا وقال وھب اذا شککت فی خبر امرین فانظر ابعدھما من ھواک فاترکہ وقال سھیل التستری ھواک داءک فان خالفتہ فدواؤک اھ وقولہ تعالیٰ واضلہ اللہ علی علم ناع علی زیادۃ شناعۃ من ضل عن الطریق مع وضوح الحق لہ وھم کثیر فی زماننا

قولہ تعالیٰ۔ افرأیت من اتخذ الھہ ھواہ واضلہ اللہ علی علم (ترجمہ سو کیا آپ نے اس شخص کی حالت بھی دیکھی جس نے اپنا خدا اپنی خواہش نفسانی کو بنا رکھا ہے) اسمیں اتباع ہوی کی مذمت ظاہر ہے۔ اور دوسرا جملہ اس شخص کی شناعت پر دال ہے جو باوجود وضوح حق کے پھر ہوی کا اتباع کرتا ہے۔

ذم اتباع الھوی

ذم اتباع ہوی کی مذمت

ینسبون الی العلم ثم یزیغون تعصبًا لما اخذوا من مشایخهم من الرسوم والاماني۔

تمت سورۃ الجاثیۃ ملحقۃ من رسالۃ النائید المذکورۃ فی اٰخر التمہید

سورۂ جاثیہ تمام ہوئی اضافہ از رسالہ تائید مذکورۂ آخر تمہید

سورۃ الجاثیۃ

قولہ تعالیٰ - وللہ الکبریاء فی السموٰت والارض انہ نص علی ان کبریاءہ تعالیٰ فی السموٰت والارض والکبریاء صفۃ الذات ولا ینفک عن الذات (فالایۃ تدل علی احاطۃ ذاتہ تعالیٰ)

سورۂ جاثیہ

قولہ تعالیٰ - وللہ الکبریاء فی السموٰت والارض - (ترجمہ اور اسی کیلئے ہے بڑائی آسمانوں اور زمین میں)

یہ نص ہے اس بات پر کہ بڑائی اللہ تعالیٰ کی آسمانوں اور زمین میں ہے اور بڑائی ذات کی صفۃ ہے اور ذات سے صفت جدا ہو نہیں سکتی (تو آیت اللہ تعالیٰ کی ذات کے محیط ہونے پر دلالت کرتی ہے)

انتہت الملحقۃ سورۃ احقاف

المتن قولہ تعالیٰ - ایتونی بکتاب من قبل ھذا او اثارۃ من علم فیہ انہ لا یقبل شیء من الدعوی فی الدین بدون دلیل معتبر فلا یسمع فی مثلہ دعوی الھام او کشف۔

اضافہ تمام ہوا سورۂ احقاف

قولہ تعالیٰ - ایتونی بکتاب من قبل ھذا او اثارۃ من علم - (ترجمہ میرے پاس کوئی کتاب جو اس سے پہلے کی ہو یا کوئی اور مضمون منقول لاؤ)

اس میں اس پر دلالت ہے کہ دین کے باب میں بدون دلیل معتبر کے کوئی دعویٰ مسموع نہیں ہوتا اس باب میں الہام یا کشف کا دعویٰ بھی مسموع نہ ہوگا۔

المتن قولہ تعالیٰ - ما ادری ما یفعل بی ولا بکم - ای مما لم یوح الی بقرینۃ قولہ تعالیٰ

قولہ تعالیٰ - ما ادری ما یفعل بی ولا بکم - (ترجمہ اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا

ناظم محمد الکشف آباد دکن
الکشف کا دین سب کتب سے ہو بالا

فیما بعد ان اتبع الا ما یوحی الی فی الروح وفی الآیۃ رد علی من یتسب بعض الاولیاء علم کل شئ من الکلیات والجزئیات اھ وکذا فیھا رد علی من یحکم علی اتباعہ بالنجاۃ جزما۔

جاوبگا اور نہ تمہارے ساتھ (یعنی جسکی وحی نازل نہ کی گئی ہو بقرینہ مابعد کے ارشاد کے ان اتبع الا ما یوحی الی اور آیت میں دو شخصوں پر رد ہے ایک جو اولیاء کی طرف ہر کلی وجزئی کے علم کو منسوب کرتا ہو دوسرا وہ جو اپنے اور اپنے تابعین کے نجات کا جزماً حکم کرتا ہو۔

المتن قولہ تعالی۔ اذھبتم طیبٰتکم فی حیاتکم الدنیا دلت الآیۃ علی ان التوسع فی الطیبات فیہ خطر لکن لا مطلقا بل اذا کان مع المعاصی بدلیل قولہ تعالی فیما بعد فالیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تستکبرون فی الارض بغیر الحق وبما کنتم تفسقون وایضا ھی محرمۃ کما فی الروح علی التقلل من الدنیا وترک التنعم فیھا والاخذ بالتقشف اھ۔

قولہ تعالی۔ اذھبتم طیبٰتکم فی حیاتکم الدنیا (ترجمہ اور تم اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیوی زندگی میں حاصل کر چکے) اس میں زجر پر دلالت ہے اور اس پر کہ دنیا میں توسع موجب خطر ہے مگر مطلقاً نہیں بلکہ جب معاصی کے ساتھ ہو چنانچہ اگلے ارشاد سے وبما کنتم تفسقون۔

المتن قولہ تعالی۔ امنوا یغفر لکم من ذنوبکم ویجرکم من عذاب الیم اصل الکلام فتصدیقکم ھنا علی ما ذکر وعدم ذکر شئ من الثواب لیشمل الی ان العبد لو نجا من العذاب ولم یفز بالثواب کان اکثر من استحقاق فلا ینبغی لہ ان یری نفسہ اھلا للثواب وللدرجات وھذا التواضع اصل من اخلاق القلندر۔

قولہ تعالی۔ امنوا یغفر لکم من ذنوبکم ویجرکم من عذاب الیم (ترجمہ ورنہ ایمان لے آوے تعالی تمہارے گناہ معاف کر دیگا) شاید ثواب کا ذکر نہ فرمانا اس طرف اشارہ ہو کہ بندہ کا نجات پا جانا بھی اسکے استحقاق سے زیادہ ہے اپنے کو درجات کا اہل کیوں سمجھے اور یہ عین اخلاق ہے قلندر کا۔

تمت سورۃ الاحقاف

وانظر فی الخر سورۃ ابراھیم

سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

المتن قولہ تعالی فیھا انھار من ماء غیر قولہ تعالی فیھا انھار من ماء الی قولہ عسل

سورۃ الاحقاف تمام ہوئی
سورۃ ابراہیم کا آخر اور پڑھ لیا جاوے
سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۲) علم الغیب علی ما ذکرہ الاصولیون ھو ما لا یتوقف علی شئ من الاسباب العادیۃ وھو مختص بالحق تعالی وما یتوقف منہ علی الاسباب العادیۃ فھو علم الشھادۃ وھو لغیرہ تعالی کما فی الروح۔

(۱۳) فی العلم المحیط عن الاولیاء والبطال الحکم بنجاۃ اتباعہ وفی الخطر فی التوسع فی الطیبات مع المعصیۃ وفضل الزھد فی الروح۔

(۱۴) فی الروح عن بعض العارفین ان الاخذ بالتقشف والتقلل من الدنیا ھو الاصل فی اخلاق القلندریۃ۔

اٰسن وانهار من لبن لم یتغیر طعمه وانهار من خمر لذة للشاربین وانهار من عسل مصفی فی الروح ماء غیر اٰسن هو ماء الحیاة الروحانیة لم یتغیر یطول المکث وانهار من لبن وهو العلم الحقانی الذی هو غذاء الارواح اولبن الفطرة التی فطر الناس علیها لم یتغیر طعمه بخلاف اللبن الشکوک والاوهام والاهواء والبدع وانهار من خمر لذة للشاربین وهی خمر الشوق والمحبة وانهار من عسل وهو عسل الوصال مصفی من کدر الملال وخوف الزوال اھ قلت لو لم یحمل هذا علی تمثل الحقائق لکان الحاقه بالحاشیة احری

(ترجمہ کہ اس میں بہت سی نہریں تابہت سی نہریں شہد کی)
اہل اشارہ نے پانی کو حیات روحانیہ کی اور دودھ کو علم حقانی کی اور شراب کو شوق ومحبت کی اور شہد کو وصل وقرب کی صورت فرمایا ہے اور ممکن ہے کہ یہ ان احوال کی صورت مثالیہ ہوں۔

المتن قوله تعالی فاعلم انه لا اله الا الله واستغفر لذنبك وللمؤمنین والمؤمنات فیه اشارة ان المشایخ یاتیهم ان یدعوا لاتباعهم وانفسهم۔

قولہ تعالی فاعلم انہ لا الہ الا اللہ واستغفر لذنبك وللمؤمنین والمؤمنات (ترجمہ تو آپ اس کا یقین رکھئے کہ بجز اللہ کے اور کوئی قابل عبادت نہیں اور آپ اپنی خطا کی معافی مانگتے رہئے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کیلئے بھی) اس میں اشارہ ہے کہ مشایخ کو زیبا ہے کہ اپنی ساتھ اپنے اتباع کے لئے بھی دعا کیا کریں۔

المتن قوله تعالی ولو نشاء لاریناکهم فلعرفتهم بسیماهم ولتعرفنهم فی لحن القول فی الروح وقد یشاهد غیر اهل البرزخ یعنی والشیخ یبصر فی الوجه ان بعض الاولیاء قد رست اسرارهم بحیث یعرف البر والفاجر والمؤمن والکافر ویقول اشهد من فلان رائحة الطاعة ومن فلان رائحة المعصیة ومن فلان رائحة الایمان ومن فلان رائحة الکفر ویظهر لا محالة حسب ارشاد رسول الله صلی الله علیه وسلم بتلك العرفة تاویل واولی وما یعلمها یعلامات ورای طور عقولنا والنور المذکور فی خبر اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله تعالی متعلق بالظهور بحسب القابلیات والنبی صلی الله علیه وسلم اتی بما اتی به قلت لکن لا ینبغی الجزم بهذا الاحکام وهو التجسس المنهی

قولہ تعالی ولو نشاء لاریناکهم فلعرفتهم بسیماهم ولتعرفنهم فی لحن القول (ترجمہ اور ہم اگر چاہتے تو آپ کو ان کا پورا پتہ بتلا دیتے سو آپ ان کو ان کے حلیہ سے پہچان لیتے)
اس میں فراست کی اصل ہے لیکن احکام فراست کا جزم یا فراست کی بنا پر تجسس جائز نہیں البتہ مصلح کو تفتیش کرنا مباح ہے جیسے قصہ افک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی سے فرمایا تھا اور دوسرے غذا سے بھی تحقیق فرمائی تھی۔

وکل یاصلاحہ فیباح تفتیشہ کما سال صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رض فی الافک لقولہ ان قارفت دنیا فتوبی او کما قال۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ولا تبطلوا اعمالکم فی الروح وقیل قولہ تعالیٰ ولا تبطلوا اعمالکم لا تبطلوا طاعاتکم بمعاصیکم اخرج عبد بن حمید ابن جریر عن قتادۃ انہ قال فی الآیۃ من استطاع منکم ان لا یبطل عملا صالحا بعمل سوء فلیفعل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تعالیٰ اھ قلت والمراد نور الطاعات وبرکتہا لا ذاتہا وحقیقتہا وبعرت[۵۵۰] ھذا الابطال اھل القلوب حیث یجدون فقد البرکات والانوار بعد المعصیۃ مالم یتوبوا۔

قولہ تعالیٰ۔ ولا تبطلوا اعمالکم (ترجمہ اور اپنے اعمال کو برباد مت کرو)
روح میں قتادہ کا قول ہے کہ گناہ کرکے عمل باطل مت کرو اھ اور مراد اس سے ذات[۵۵۰] عمل نہیں نور عمل ہے معصیت سے اُسکے انوار و برکات مضمحل ہوجاتے ہیں جب تک توبہ نہ کرے۔

معاصی سے انوار اطاعات کا مضمحل ہونا

المتن قولہ تعالیٰ۔ وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم فیہ قطع للاعجاب[۵۵۱] ورؤیۃ خدمۃ الدین منوطۃ بذاتہ کما یزعم بعض من یری نفسہ عماد الدین

قولہ تعالیٰ۔ وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم (ترجمہ اگر تم روگردانی کروگے تو خدا تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کردیگا)
اسمیں[۵۵۱] اُس گمان کا قطع کرنا ہے کہ کسی خدمت دینیہ کو اپنی ذات پر موقوف سمجھے جیسے بعض اہل عجب اپنے کو دین کا مدار سمجھتے ہیں۔

فقط الاعجاب فی خدمۃ الدین ضرر ہیں پر عجب نہ کرنا

تمت سورۃ محمد
وانظر فی اٰخر سورۃ ابراھیم
سورۃ الفتح

سورۂ محمد تمام ہوئی
سورۂ ابراہیم کے اخیر میں دیکھ لیا جاوے
سورۃ الفتح

المتن قولہ تعالیٰ۔ ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین فی الروح فسروھا بشیء یجمع نورا وقوۃ وروحا بحیث یسکن الیہ ویتسلی بہ الحزین والضجر ویجد عندہ القیام بالخدمۃ وھما سبۃ النفس وملاطفۃ الخلق ومواقبۃ

قولہ تعالیٰ۔ ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین۔ (ترجمہ وہ خدا ایسا ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں تحمل پیدا کیا)
یہ ایک ایسی[۵۵۲] چیز ہے جسمیں نور اور قوت اور روح ہوتی ہے جس سے سکون ہوتا ہے اور سہولت اعمال وضبط احوال پیدا ہوتا ہے۔

تفسیر سکینہ و تحقیق سکینہ

الحق والرضاء بالقسم والمنع من الشطح الفاحش اھ۔

المتن قولہ تعالیٰ لیزدادوا ایمانا مع ایمانھم فی الروح فیحصل لھم الایمان العیانی والایمان الاستدلالی الرھانی اھ۔

قولہ تعالیٰ - لیزدادوا ایمانا مع ایمانھم (ترجمہ تاکہ ان کے پہلے ایمان کے ساتھ انکا ایمان اور زیادہ ہو)

یعنی ایمان استدلالی کے ساتھ ایمان عیانی بھی نصیب ہو جاوے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ فی الروح یشیر عندھم الی کمال فناء وجودہ صلے اللہ علیہ وسلم وبقائہ باللہ عز وجل وایدہ ذلک یقولہ سبحانہ یداللہ فوق ایدیھم اھ

قولہ تعالیٰ - ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ (ترجمہ جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کر رہے ہیں)

روح میں ہے کہ یہ اشارہ ہے آپ کے کمال فنا و بقاء کی طرف۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ فتصیبکم منھم معرۃ بغیر علم ای مکروہ ومشقۃ وفیہ اقوال من تعییر الکفار والتاسف علیھم وتالم النفس مما اصابھم وعندی ھی ورودہ الاستعداد الصالح ضعیفا بھذا الوطأ بحیث لو لم یتدارک اذا علم لادی الی البطالۃ او المعصیۃ ویدرکہ اھل القلوب فی اعمالھم

قولہ تعالیٰ - فتصیبکم منھم معرۃ بغیر علم (ترجمہ جس پر ان کی وجہ سے تمکو بھی بے خبری میں ضرر پہونچیگا)

یہاں سوال یہ ہے کہ جب بے خبری میں ان کے ہاتھ سے اہل ایمان پامال ہو جاتے تو اسمیں کوئی معصیت نہوتی پھر معرۃ بغیر علم کے کیا معنی اسمیں کئی اقوال ہیں جنکا حاصل تاسف وتالم طبعی ہے تو معصیت مراد ہی نہیں اور میرے نزدیک اقرب یہ ہے کہ گو معصیت نہو مگر خود عمل میں اگرچہ بلا علم ہو یہ خاصیت ہے کہ اگر بعد کے تدارک نہ کیا جاوے تو استعداد صالح ضعیف ہو جاتی ہے جسکا اثر اعمال میں بطالت ہے اور اسکا ظہور ہوتا ظاہر ہے اور اہل قلوب اسکا مشاہدہ کرتے ہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ اشداء علی الکفار الخ فی الروح جامعون لصفۃ الجلال والجمال سیماھم فی وجوھھم وتلک السیما خلعۃ الانوار الالھیۃ قال عامر بن عبد قیس کاد وجہ المؤمن یحبر عن مکنون عملہ وکذلک وجہ الکافر اھ قلت وھذا شان الاولیاء الجامعین المتمکنین۔

قولہ تعالیٰ - اشداء علی الکفار الخ (ترجمہ وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں)

یعنی صفت جلال وجمال کے جامع ہیں اور سیما خلعت نور الٰہی ہے۔

تمت سورۃ الفتح

سورۃ الفتح تمام ہوئی

ملحقة من رسالة النائیة المذکورة فی آخر التمهید

سورة الفتح

قولہ تعالیٰ - ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ - قالت الحلولیۃ دلت علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن ھو البشر و انما کان ھو اللہ تعالیٰ وھذا اغلط منھم فان قولہ انما یبایعون اللہ فیہ اثبات مبایعتھم مع اللہ تعالیٰ ولیس فیہ نفی مبایعتھم مع النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام -

سورۂ ابراہیم کا آخر دیکھ لیا جائے

انتهت الملحقة

سورة الحجرات

المتن قولہ تعالیٰ - یا ایھا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ فی الروح اشارۃ الی لزوم العمل بالشرع ورعایۃ الادب وترک مقتضیات الطبع اھ

المتن - قولہ تعالیٰ - یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی قالوا الآیات اصل فی اداب الشیخ وحرمتہ وفی الروح تحت آیۃ ولو انھم صبروا الخ وأیت فی بعض الکتب ان الخباز ابن عباس کان یذھب الی ابی فی بیتہ لاخذ القرآن العظیم عنہ فیقف عند الباب ولا یدق الباب علیہ حتی یخرج فاستعظم ذلک ابی منہ فقال لہ یا ھذا وقفت ایاب یا ابن عباس فقال العالم فی قومہ کالنبی فی امتہ وقد قال اللہ تعالیٰ فی حق

سُورۃ الحجرات

قولہ تعالیٰ - یا ایھا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ (ترجمہ اے ایمان والو اللہ اور رسول سے پہلے تم سبقت مت کیا کرو) اسمیں عمل بالشرع کا لزوم اور ادب کی رعایت اور مقتضیات طبع کا ترک مذکور ہے -

قولہ تعالیٰ - یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الی قولہ تعالیٰ ولو انھم صبروا الخ (ترجمہ اے ایمان والو تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند مت کیا کرو تا اور اگر یہ لوگ صبر کرتے الخ)

یہ آیات اصل ہیں شیخ کے آداب و احترام میں -

نبیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ولو انہم صبروا حتی تخرج الیہم لکان خیرا لھم وقد رأیت ھذہ القصۃ صغیرا فعملت بموجبہ مع مشائخی والحمد للہ تعالیٰ علی ذلک اھ۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم کذلک لا یطیعھم المواظبۃ فی رأیہ من الشیخ ارکامل ولا یبعد فیہا البعض المغتربین بعقلہ یستتبع شیخہ لرأیہ وعدہ فی الحضرۃ ضعف الاعتقاد مع الشیخ۔

قولہ تعالیٰ۔ لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم (ترجمہ کہ اگر وہ اسمیں تمہارا کہنا مانا کریں تو تم کو بڑی مضرت پہونچے)
اسی طرح اسکی کوشش نہ کرے کہ شیخ کو اپنی رائے میں موافق بنادے۔

المتن قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا لا یسخر الخ فی الروح یشیر الی ترک الاعجاب بالنفس والنظر الی احد بعین الاحتقار فان الظاھر لا یعبأ بہ والباطن لا یطلع علیہ وقد شغلت اعنۃ فی طرین لواقسم علی اللہ تعالیٰ لابرہ اھ قلت وفی الآیات من تعلیم مکارم الاخلاق ما لا یخفی الی قولہ تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ففیہ النھی عن التفاخر۔

قولہ تعالیٰ۔ یا ایہا الذین امنوا لا یسخر الخ (ترجمہ اے ایمان والو نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیئے الخ)
ان آیات میں ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم تک تعلیم ہے مکارم اخلاق کی۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ قالت الاعراب امنا الی اخرہ فی الروح فیہ اشارۃ الی ان منتہی ترک رؤیۃ الاعمال والعلم بان المنۃ فی الہدایۃ للہ الملک المتعال اھ وھو عین حال اصحاب القلوب

قولہ تعالیٰ۔ قالت الاعراب امنا الخ (ترجمہ یہ گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے)
اسمیں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اپنے اعمال پر نظر نہ کرے اور ہدایت میں منت حق تعالیٰ کی سمجھے۔

تمت سورۃ الحجرات
وانظر فی اخر سورۃ ابراہیم

سورۃ ق

سورۃ الحجرات تمام ہوئی
سورۂ ابراہیم کے اخیر میں دیکھ لیا جائے

سورۂ ق

المتن قولہ تعالیٰ۔ وتقدم ما نسبہ بہ نفسہ الخ تعرض الی المواخذۃ

قولہ تعالیٰ۔ وتعلم ما توسوس بہ نفسہ الخ (ترجمہ اور ہم جانتے ہیں جو خیال اسکے

علی الوسوسۃ فان المراد احاطۃ علمہ تعالیٰ حتی بالوسوسۃ الخفیۃ وھو معنی قولہ تعالیٰ ونحن اقرب ای بالعلم وھذا القرب لیس من العبد الیہ تعالیٰ مما لم یتعلق علمہ بہ تعالیٰ فلا استدلال بالآیۃ علی القرب الذاتی المشترک بینہ تعالیٰ وبین الانسان مما لیس لہ وجہ۔

ہم انکو جانتے ہیں اور ہم انسان کے اسقدر قریب ہیں مقصود اس سے وسوسہ پر مواخذہ فرمانا نہیں بلکہ بیان ہے قرب علمی کا تو اس سے قرب ذاتی پر جو کہ رب اور عبد میں مشترک ہے استدلال صحیح نہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید فیہ من الامر بحفظ اللسان ما لا یخفی۔

قولہ تعالیٰ ما یلفظ من قول الخ (ترجمہ وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اس کے پاس ہی ایک تاک لگانیوالا تیار ہے) اسمیں حفظ لسان کا امر ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ فکشفنا عنک غطاءک الخ فیہ دلالۃ علی عدم مطلوبیۃ الکشف لاشتراکہ بین المؤمن والکافر ولو بعد الموت بلا سبق مجاھدۃ۔

قولہ تعالیٰ فکشفنا عنک غطاءک الخ (ترجمہ سو اب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ ہٹا دیا) اس سے کفار کے لئے بھی بلا مجاہدہ کشف کا حصول معلوم ہوتا ہے تو ابھی چیز مومن کی مطلوب نہ ہونا چاہئے

المتن قولہ تعالیٰ ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید فیہ شرط نفع الکلام النافع ومن حرم عن منافع صحبۃ الشیخ الکامل فھو فاقد لھذا الشرط۔

قولہ تعالیٰ ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید (ترجمہ اسمیں اس شخص کیلئے بڑی عبرت ہے جسکے پاس دل ہو یا وہ متوجہ ہو کر کان ہی لگا دیتا ہو)

اس میں کلام شیخ کے نافع ہونے کے شرائط ہیں۔

المتن قولہ تعالیٰ فاصبر علی ما یقولون وسبح الخ فیہ دلالۃ ظاھرۃ علی ان التوجہ الی اللہ تعالیٰ اقوی طرق التسلیۃ فی الشر الاشد تاثیرا۔

قولہ تعالیٰ فاصبر علی ما یقولون وسبح الخ (ترجمہ سو ان کی باتوں پر صبر کیجئے اور اپنے رب کی تسبیح الخ)

اسمیں صاف دلالت ہے کہ شدائد میں تسلیہ کا قوی ذریعہ توجہ الی اللہ ہے۔

تمت سورۃ ق
والنظر فی اخر سورۃ ابراھیم

سورۃ ق تمام ہوئی
سورۂ ابراہیم کے اخیر میں دیکھ لیا جاوے

سورۃ الذاریات

المتن قولہ تعالیٰ کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون الخ

قولہ تعالیٰ کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون الخ

فیہ بعض اعمال اھل اللہ تعالیٰ۔

اس میں اہل اللہ کے بعض اعمال کا ذکر ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وفی انفسکم فی الروح ای فی ذواتکم ایات (بدلیل العطف) اذ لیس فی العالم شئ الا وفی ذات الانسان لہ نظیر یدل مثل دلالتہ علی ما انفرد بہ من الھیات النافعۃ والمناظر البھیۃ والترکیبات العجیبۃ والتمکن من الافعال البدیعۃ واستنباط الصنائع المختلفۃ واستجماع الکمالات المتنوعۃ وایات الانفس اکثر من ان تحصی اھ ودلت الایۃ علی ھذا التفسیر المتعین علی امرین

(ترجمہ وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے)

قولہ تعالیٰ۔ وفی انفسکم (ترجمہ اور خود تمہاری ذات میں)

اسکا فی الارض پر عطف کرنا جو ظاہراً اس سے مغنی ہے کیونکہ یہ بھی فی الارض میں داخل ہے اس معطوف کے تمائز و استقلال فی ہذا الوصف پر دال ہے اور سبب اسکا انسان کا بوجہ جامعیت فی الارض کے عالم صغر ہونا ہے اور اسی عطف سے معلوم ہوا کہ جملہ صوفیہ کا اس سے تجلی حق پر استدلال کرنا باطل ہے۔

الاول کون الانسان عالما اصغر بصورتہ باخذ کون الانسان کذلک عطفہ علی الارض الدال علی استقلالہ بالتمائز فی صفاتہ والثانی بطلان زعم جملۃ الصوفیۃ فی ھذہ الایۃ انھا دالۃ علی تجلی اللہ تعالیٰ فی الانسان۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ ففروا الی اللہ فی التعبیر بالفرار دلالۃ علی انہ ینبغی التوجہ الی اللہ تعالیٰ بالشوق۔

قولہ تعالیٰ۔ ففروا الی اللہ (ترجمہ تو تم اللہ ہی کی طرف دوڑو۔)

تعبیر بالفرار میں دلالت ہے کہ توجہ الی اللہ خوب شوق کے ساتھ ہونا چاہیئے۔

المتن قولہ تعالیٰ۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون فی الروح ذال علی ما ھلدان معنی لیعبدون لیعرفون اھ ونقل الدلالۃ فیہ علی ان المعرفۃ بدون العبادۃ ولکن العبادۃ بدون المعرفۃ لا یعتد بھا کما زعم القائلون بینھما اما بالاکتفاء علی العبادۃ کما ھو للنفس واما بالاکتفاء علی المعرفۃ کما للمدعین التحقق

قولہ تعالیٰ۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (ترجمہ اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں)

کیا ہوا اسکی تفسیر یعرفون کے ساتھ منقول ہونے سے معنی ہوئے کہ عبادت بدون معرفت کے معتد بہ نہیں ہوتی اور نہ معرفت بدون عبادت کے اب اس خلاف ظاہر تفسیر کی صورت میں عبادت کا بجالانا ہوا جاہل و فاسق کے حق میں مفید

تمت سورۃ الذاریات

سورۃ والطور مکیۃ

وانظر فی اخر سورۃ ابراھیم

سورۃ الطور

المتن قولہ تعالیٰ - والذین امنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم فیہ نفع النسب الشریف فی الاخرۃ لکن المراد بالشریف الشریف الدینی لا الشریف الدنیوی فقط

سورۃ ابراہیم کے آخر میں دیکھ لیا جاوے

سورۃ الطور

قولہ تعالیٰ - والذین امنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم (ترجمہ اور جو لوگ ایمان لائے اور اُن کی اولاد نے بھی ایمان میں اُنکا ساتھ دیا ہم اُن کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ شامل کر دینگے) اس سے نسب شریف کا آخرت میں نافع ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن شریف دینی کا نہ کہ شرف دنیوی عرفی کا۔

نفع النسب فی القبول کا آخرت میں نافع ہونا

المتن قولہ تعالیٰ - یتنازعون فیہا کاسا دل علی انہ لا یذم المباسطۃ والممازحۃ بین الجلساء والاصحاب بشرط التحرز عن سقط الکلام وفعل الاثام لانہا تعاسین الکاعین الذین یرونہا خلاف الزہد والوقار ودل ایضا علی جواز التصرف فی مال الغیر اذا تیقن بطیب قلبہ وان زاحمہ فی الظاہر

قولہ تعالیٰ - یتنازعون فیہا کاسا (ترجمہ وہاں آپس میں جام شراب پر چھینا جھپٹی بھی کرینگے) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مزاح وانبساط دوستوں میں مذموم نہیں جیسا بعض زاہدان خشک اسکو خلاف وقار سمجھتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب طیب قلب کا یقین ہو غیر کے مال میں تصرف جائز ہے۔

مذموم المباسطۃ مع الجلساء والتصرف فی مال الغیر باذن ظاہری

المتن قولہ تعالیٰ - واصبر لحکم ربک فانک باعیننا دل علی ان مراقبۃ الخصوص مع اللہ تعالیٰ اثرا قویا فی حصول الصبر والسکینۃ

قولہ تعالیٰ - واصبر لحکم ربک فانک باعیننا - (ترجمہ اور آپ اپنے رب کی تجویز پر صبر سے بیٹھے رہئے کہ آپ ہماری حفاظت میں ہیں) اس سے معلوم ہوا کہ مراقبہ حضور کو حصول صبر وسکینہ میں اثر قوی ہے۔

مراقبہ حضور کا اثر حصول صبر میں

تمت سورۃ الطور

وانظر فی اخر سورۃ ابراھیم

سورۃ النحل

سورۂ طور تمام ہوئی

سورۂ ابراہیم کا اخیر دیکھ لیا جاوے

سورۃ النحل

المتن قولہ تعالیٰ - فلا تزکوا انفسکم ہو

قولہ تعالیٰ - فلا تزکوا انفسکم (ترجمہ تو تم اپنے

مداخلۃ مراقبۃ الخصوص مع اللہ فی حصول الصبر

اعلم ممن اتقی۔ تصریح بالنهی عن دعوی التقدس وتفویض الامر الی اللہ تعالی۔

المتن قولہ تعالی۔ وان لیس للانسان الا ما سعی فی الروح قال (ابن عطیۃ) والتحریر عندی فی هذه الآیۃ ان ملاک المعنی هو اللام من قوله سبحانه للانسان فاذا تحققت الشئ الذی حق للانسان ان یقول شیء لی کذا الم تجده الاسعیه وما یکون من رحمۃ بشفاعۃ اور عایۃ اب صالحا او ابن صالح او تضعیف حسنات او نحو ذلک فلیس هو للانسان ولا یصح ان یقول فی کذا وکذا الا علی تجوز والحاق بما هو حقیقۃ انتهی ولک ان تعبر عنہ بعبارۃ اخری هو ان اصل المقصود بالعمل هو التقرب الی اللہ تعالی ولا یحصل هو الا بسعیه ولا یحصل بالبرکات والاضافات۔

کو مقدس نہ سمجھا کرو)

اسمیں دعوی تقدس سے صریح ممانعت ہے۔

قولہ تعالی۔ وان لیس للانسان الا ما سعی (ترجمہ اور یہ کہ انسان کو اپنی ہی کمائی ملیگی) اقرب التفاسیر یہ ہے کہ اصل مقصود عمل سے قرب ہے حق تعالی کا اور وہ غیر کے عمل سے یا کسی کی برکت سے نہیں ہوتا اور موہوب ہونا اور بات ہے تو یہ حصر اضافی ہے۔

المتن قولہ تعالی۔ وان الی ربک المنتهی فی الروح قیل المعنی انه عز وجل منتهی الافکار فلا تزال الافکار تسیر فی بیداء حقائق الاشیاء وماهیاتها والاحاطۃ بما فیها حتی اذا وصلت الی حرم ذات اللہ عز وجل وحقائق صفاته سبحانه وقفت وخرفت وانتهی سیرها

قولہ تعالی۔ وان الی ربک المنتهی (ترجمہ اور یہ کہ آپ کے پروردگار ہی کے پاس پہونچنا ہے) بعض نے یہ معنی کہے ہیں کہ مراد منتہی افکار ہے یعنی رب سے اس طرف تو فکر کی سیر ہے جب رب کی طرف اسکی توجہ ہوئی اسکی سیر بند ہوگئی۔ اصل عربی میں اسکے دلائل نقلیہ ہیں۔

وایدہ بما اخرجہ البغوی عن ابی بن کعب عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انه قال فی الآیۃ لا تفکروا فی الرب واخرجہ ابو الشیخ فی العظمۃ عن سفیان الثوری ورفعه وروی عنه علیه الصلوۃ والسلام اذا ذکر الرب فانتهوا واخرج ابن ماجہ عن ابن عباس قال مر النبی صلے اللہ علیہ وسلم علی قوم یتفکرون فی اللہ فقال تفکروا فی الخلق ولا تفکروا فی الخالق فانکم لن تقدروہ واخرج ابو الشیخ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تفکروا فی خلق اللہ ولا تفکروا فی اللہ فتهلکوا واستدل بذلک من قال باستحالۃ معرفتہ عز وجل بالکنہ والبحث فی ذلک طویل واکثر الادلۃ النقلیۃ علی عدم الوقوع اھ۔

تمت سورۃ النجم

سورۃ النجم

مُلحقہ من رسالۃ النائیہ المذکورۃ فی اخر التمہید

سُورۃ النجم

قولہ تعالیٰ - وان الی ربک المنتھی ای لافکرۃ فی اللہ عز وجل -

کی ذات میں فکر نہیں چاہتا کیونکہ سب چیزوں کا کہ انمیں فکر بھی ہے منتہا الی الرب فرمایا ہے پس فکر فی الرب منفی ہوا -

انتھت الملحقۃ

سُورۃ القمر

المتن قولہ تعالیٰ - جزاء لمن کان کفر فی الروح ای لمن کفر بہ وھو نوح علیہ السلام ای جحدت نبوتہ اھ وفیہ دلالۃ علی عادۃ اللہ تعالیٰ من الانتقام لاولیاءہ فالحذر کل الحذر ان تؤذیھم ففیہ کل خطر انتقام لیتے ہیں تو اُن کو ایذا نہ پہونچانا -

المتن قولہ تعالیٰ - سیھزم الجمع ویولون الدبر اکذا الاشتر دل علی الاعراض عن المجادلۃ وتفویض الامر الی الاخرۃ اذا وقع الیاس عن اصلاح المخاطب وھذا ھو دیدن اھل اللہ تعالیٰ مع المعاندین -

تمت سُورۃ القمر

اضافہ از رسالہ تائید مذکورۂ آخر تمہید

سورۃ النجم

قولہ تعالیٰ - وان الی ربک المنتھی (ترجمہ اور آپ کے رب کی طرف منتہی ہے یعنی اللہ عزوجل کی ذات میں فکر نہیں چاہتا کیونکہ سب چیزوں کا کہ انمیں فکر بھی ہے منتہا الی الرب فرمایا ہے پس فکر فی الرب منفی ہوا -

اضافہ تمام ہوا

سُورۃ القمر

قولہ تعالیٰ - جزاء لمن کان کفر (ترجمہ یہ سب کچھ اس شخص کا بدلہ لینے کیلئے کیا جسکی بیقدری کی گئی تھی)

یعنی کفر بہ اور وہ نوح علیہ السلام ہیں تو اسمیں دلالت ہے کہ حق تعالیٰ اپنے مقبولین کے لئے

قولہ تعالیٰ - سیھزم الجمع ویولون الدبر (ترجمہ ان کو عنقریب معلوم ہو جاویگا کہ جھوٹا شیخی باز کون تھا) جب اصلاح سے مایوسی ہو جاوے بجائے مجادلہ کے اس طرز سے جواب دیا جاوے اور اہل طریق کی معاندین کے ساتھ یہی عادت ہے -

سُورۃ القمر تمام ہوئی

ملحقة من رسالة التائید المذکورة فی اٰخر التمهید

اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورة القمر

سورۃ القمر

قوله تعالیٰ کذلك نجزی من شکر ای نجزیهم بنجاتهم وهلاك اعداءهم کل ولی شاکر

قولہ تعالیٰ کذلک نجزی من شکر ترجمہ ایسی ہی جزا دیتے ہیں ہم شکر کرنے والے کو۔ یعنی ہم ہر ولی شاکر کو جزا دیتے ہیں اسطرح کہ انکو نجات دیتے ہیں اور اُن کے اعداء ہلاک ہوتے ہیں۔

انتهت الملحقة

اضافہ تمام ہوا

سورة الرحمٰن

سورۃ الرحمٰن

المتن قوله تعالیٰ فبای الاء ربکما تکذبان تعقیبه بانواع المضامین یدل علی ۵۷۹ تنوع النعم فمنها حسیة منها معنویة ومنها ظاهریة ومنها باطنیة ومنها ما هو نعمة صورة وحقیقة ومنها ما هو نعمة حقیقة لا صورة ویدرك حقیقة ذلك کل اهل البصائر دون اهل الظواهر ویقر هذا التنوع العارفون فی جمیع اوقاتهم وحالاتهم وایضا یدل علی ۵۸۰ ان الانتفاع بالنعم کلها مطلوب لما فیه من التعلق بالمنعم سبحانه لا کالمتقشفین فی الزهد یرونه ما نعا من التعلق به سبحانه۔

قولہ تعالیٰ فبای الاء ربکما تکذبان ترجمہ سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اس آیت کا مختلف انواع مضامین کے پیچھے آنا جن میں بعض کا نعمت ہونا ظاہر بھی نہیں ۵۷۹ سیر دال ہے کہ نعمت کی قسمیں مختلف ہیں کوئی حسی ہے کوئی معنوی اس کو اہل بصیرت اپنے اوقات و حالات میں سمجھتے ہیں اور اس سے یہ بھی معلوم ۵۸۰ ہوا کہ انتفاع جمیع انواع نعم سے مطلوب ہے منافی زہد یا مانع عن التعلق مع اللہ تعالےٰ نہیں۔

تمت سورة الرحمن

سورۃ الرحمٰن تمام ہوئی

وانظر فی اٰخر سورة ابراهیم

سورہ ابراہیم کا آخر دیکھ لیا جاوے

سورة الواقعة

سورہ واقعہ

المتن قوله تعالیٰ والسابقون السابقون اولئك المقربون۔ صریح فی ان رتبة المقربین ۵۸۱

قولہ تعالیٰ والسابقون السابقون اولئك المقربون ترجمہ اور جو اعلیٰ درجہ کے ہیں وہ تو اعلیٰ درجہ کے ہیں

۵۷۹ اقسام نعم اللہ تعالیٰ الحسیۃ والمعنویۃ

۵۸۰ الانتفاع بنعمۃ تعالیٰ لا ینافی الزھد

۵۸۰ الانتفاع بالنعم منافی زہد نہیں

۵۸۱ طریق الصوفیۃ

۵۸۱ طریق تصوف

فوق مرتبة صلحاء المؤمنين ومذا هو المقصود للمتصوفين۔

الحاشية قول تعالى لا يمسه الا المطهرون في الوجه قيل يجوز ان يقال المعنى لا يصل الى ادنى حقائق اسرار القرآن الكريم الا المطهرون من ادناس النفوس و انجاس المخالفات اهـ قلت وبحسبه وقع التجزئة

تمت سورة الواقعة

ملحقة من رسالة التائيد المذكورة في اخر التمهيد

سورة الواقعة

المتن قوله تعالى فاما ان كان من المقربين هذا دليل ان لا يقرب الى الله الا من قربه الله تعالى۔

انتهت الملحقة

سورة الحديد

الحاشية هو الاول والاخر والظاهر والباطن في الروح قالوا هو اشارة الى وحدانية ذاته سبحانه المحيط بالكل

الحاشية قوله تعالى وهو معكم اينما كنتم في الروح اشارة الى انهم لا وجود لهم في جنبه سر انتهى بلون وجوده

وہ خاص قرب کرنے والے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ مقربین کا رتبہ صلحاء مومنین سے فوق ہے اور اہل تصوف کا یہی مقصود ہے

الحاشیہ قولہ تعالیٰ لا یمسہ الا المطہرون روح میں بعض کا قول ہے کہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اسرار قرآن تک وہ ہی پہونچتے ہیں جو انجاس نفوس شہوات و مخالفات سے مطہر ہوں اور تجربہ اسی کا شاہد ہے۔

سورہ واقعہ تمام ہوئی

اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورۂ واقعہ

قولہ تعالیٰ فاما ان کان من المقربین ترجمہ پس اگر ہوگا اون لوگوں سے جو مقرب کئے گئے ہیں) یہ دلیل ہے اسکی کہ اللہ کا مقرب وہی ہوتا ہے جسکو اللہ تعالیٰ مقرب بنالے۔

اضافہ تمام ہوا

سورۃ الحدید

الحاشیۃ قولہ تعالیٰ ھو الاول والاخر والظاھر والباطن ترجمہ وہی پہلے ہے وہی پیچھے اور وہی ظاہر وہی مخفی روح میں بعض سے منقول ہے کہ یہ اشارہ ہے وحدانیت محیطہ کی طرف

الحاشیہ قولہ تعالیٰ وھو معکم اینما کنتم ترجمہ اور وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے خواہ تم لوگ کہیں بھی ہو) روح میں ہے کہ یہ اشارہ ہے کہ مخلوق کا کوئی مرتبہ وجود کا

اشتراط المعرفۃ لوضوح معانی القرآن — فہم قرآن کے لئے تقویٰ کا شرط ہونا

احاطۃ الذات الواجبۃ کل شیء — ذات کا تمام مراتب وجود کو محیط ہونا

معیۃ الذات الواجبۃ کل شیء — ذات کی معیت تمام مراتب وجود کے ساتھ

عز وجل اھ

المتن قولہ تعالیٰ الم یأن للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم الآیۃ صریح فی لزوم تحصیل الخشوع وان القسوۃ تنشأ من طول الغفلۃ ویدرک ھذا کل اھل الطریق مما لھم من البصیرۃ باحوالھم واحوال غیرھم وفی الروح ومن احس بقسوۃ فی قلبہ فلیھرع الی ذکر اللہ تعالیٰ وتلاوۃ کتابہ یرجع الیہ حالہ کما اشار الیہ قولہ عز وجل۔

بدون وجود حق جل وعلا کے نہیں۔

قولہ تعالیٰ الم یأن للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم ترجمہ کیا ایمان والوں کے لئے اس بات کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی نصیحت کے اور جو دین حق نازل ہوا ہے اس کے سامنے جھک جاویں۔

اس میں صریح دلالت ہے خشوع کے لزوم پر اور اسپر کہ قسوت طول غفلت سے پیدا ہوتی ہے اور اسپر کہ قسوت کا علاج کثرت ذکر اللہ ہے

اعلم ان اللہ یحیی الارض بعد موتھا فھو تمثیل ذکر استطرادا لاحیاء القلوب لمناسبۃ بالذکر والتلاوۃ باحیاء الارض المیتۃ بالغیث للترغیب فی الخشوع والتحذیر عن القساوۃ اھ۔

المتن قولہ تعالیٰ والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم دل علی ان الصدیقیۃ والشھادۃ لھما مراتب فالادنی منھما عام لکل مؤمن کالولایۃ العامۃ ویؤیدہ ما فی الروح انہ اخرج ابن ابی حاتم عن ابی ھریرۃ انہ قال یوما لقوم عندکم صدیق وشھید قبل ما تقول یا ابا ھریرۃ قال اقرأوا والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم الخ

قولہ تعالیٰ والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم ترجمہ اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں ایسے ہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔

مؤمنین کو مطلقاً صدیق وشہداء فرمانا دلیل ہے اسپر کہ انمیں مراتب ہیں ادنے مرتبہ ہر مؤمن کو عام ہے جیسے ولایت عامہ ہر مؤمن کو عام ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو الخ فیہ من الترھید فی الدنیا ما لا یخفی۔

قولہ تعالیٰ اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو ترجمہ تم کو خوب جان لو کہ دنیوی حیات محض لہو ولعب ہے اسمیں ترھید فی الدنیا صریح مذکور ہے۔

المتن قولہ تعالیٰ لکیلا تأسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اٰتاکم ای اخبرناکم بذلک لئلا تحزنوا کذا فی الروح قلت وھو عین ما یرشد الیہ اھل المعرفۃ فی علاج الحزن بتذکیر الفقد وان الخیر

قولہ تعالیٰ لکیلا تأسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اٰتاکم ترجمہ تاکہ جو چیز تمکو عطا فرمائی ہے اسپر اترا و نہیں اسکا عامل اخبرناکم متعلق ہوا ہے یعنی علاج حزن کا

فی ما وقع وان لم یظهر لنا حکمته وفی الروح والمراد نفی الحزن المخرج الی ما یذهل صاحبه من الصبر والتسلیم لامر الله تعالی ورجاء ثواب الصابرین ونفی الفرح المطغی المنهی عن الشکر واما الحزن الذی لا یکاد الانسان یخلو منه مع الاستسلام والسرور بنعمة الله تعالی والاعتداد بها مع الشکر فلا باس بها اخرج جماعة منهم الحاکم وصححه عن ابن عباس انه قال فی الآیة لیس احد الا وهو یحزن ویفرح ولکن من اصابته مصیبة جعلها صبرا ومن اصابه خیر جعله شکرا اھ۔

تقدیر کے یاد کر لینے سے اور یہ کہ اوس میں ضرور ہماری مصلحت ہے گو مفصلاً ہمکو معلوم نہو

المتن **قوله تعالی ورهبانیة ابتدعوها** ما کتبناها علیهم الا ابتغاء رضوان الله فما رعوها حق رعایتها هذه الرهبانیة التی اختاروها ابتغاء رضوان الله لم تکن مذمومة بدعة شرعیة وانما کانت بدعة لغویة فلذا لم یذم علیها بل علی عدم رعایتها علی هذا فدلت الآیة کما فی الروح علی ان من اعتاد تطوعا کره له ترکه اھ وایضا فیه اورد ها الصوفیة فی باب الرعایة وقسموها الی رعایة الاعمال والاحوال والاوقات ویرجع ما قالوه فیها علی ما قیل الی حفظها عن ایقاع خلل فیها اھ

قولہ تعالیٰ ورہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوہا حق رعایتہا ترجمہ اور انہوں نے رہبانیت کو خود ایجاد کر لیا ہم نے ان پر اسکو واجب نہ کیا تھا لیکن انہوں نے حق تعالیٰ کی رضا کے واسطے اس کو اختیار کیا تھا سو انہوں نے اسکی پوری رعایت نہ کی جس رہبانیت کو انہوں نے طلب رضا حق کیلئے اختیار کیا تھا اوسپر اونکی مذمت نہیں کیگئی بلکہ اسکی رعایت نہ کرنے پر مذمت فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی ورد تطوع کا معتاد ہو جاوے تو اسکا ترک کرنا ناپسندیدہ ہے اور اس رعایت میں سب اعمال و احوال محمودہ کی رعایت آگئی تو ان امور میں خلل نہ ڈالے۔

رعایۃ الاعمال والاحوال والاوقات

تمت سورة الحدید

ملحقة من رسالة التائید المذکورة فی اخرة التمهید

سورة الحدید

قوله تعالی الم یأن للذین امنوا ان

سورہ حدید تمام ہوئی

اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورہ حدید

قولہ تعالیٰ الم یأن للذین امنوا ان

تخشع قلوبهم لذکر الله الآیة یعنی الم یأن اوان خشوع قلوب المؤمنین وخضوعها وانشراحها وانساعها لذکر الله ای لمشاهدة تعالی ومناجاته جل وعلا۔

تخشع قلوبہم لذکر اللہ الآیۃ ترجمہ کیا وہ وقت مسلمانوں کے لئے نہیں آیا ہے کہ انکے دل اللہ کے ذکر کے لئے جھک جاویں آخر آیت تک یعنی کیا اللہ کی یاد کے لئے مسلمانوں کے دلوں کے جھکنے اور پست ہو جانے اور کھلجانے اور وسیع ہو جانے کا وقت نہیں آیا یعنے اللہ تعالے کے مشاہدہ اور اس کے ساتھ مناجات کے لئے۔

انتهت الملحقة

اضافہ تمام ہوا

سورة المجادلة

سورۃ المجادلہ

المتن **قوله تعالی** ذلکم ای الحکم بالکفارة بتحریر الرقبة توعظون به فی الروح تنزجرون به عن ارتکاب المنکر فان الغرامات زواجر عن تعاطی الجنایات اھ ولیستعمل امثال هذه العقوبة اهل التربیة من المشائخ کثیرا واعلم ان امثال هذه الاعمال وان کانت لاتخلو عن ثواب لکن المقصود الاعظم منها الردع والزجر عن مباشرة مایوجبه کما فی الروح قلت وحقیقته نفی قصد الثواب بالذات لا بالعرض فان قصد الاصلاح فیه ثواب ایضا

قولہ تعالیٰ ذلکم توعظون بہ ترجمہ اس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے۔ کفارہ مالیہ کو موجب وعظ وزجر فرمانا دلیل ہے اسکی کہ غرامت مالیہ کو ردع نفس میں خاص اثر ہے مشائخ بھی اس تدبیر کا استعمال کرتے ہیں کہ مرید اپنے نفس پر جرمانہ کرے یہ نہیں کہ پیر اوس سے وصول کرے۔

المتن **قوله تعالی** وتناجوا بالبر والتقوی دل علی جواز التناجی فی الخلوة اذا کان فیه مصلحة ومنها مصلحة الصوفیة فی التناجی فی التعلیم وهذه المصالح کثیرة۔

قولہ تعالیٰ وتناجوا بالبر والتقوی ترجمہ اور نفع رسانی اور پرہیزگاری کی باتوں کی سرگوشیاں کرو دلیل ہے تخلیہ میں گفتگو کے جواز کی کسی مصلحت سے صوفیہ کے تناجی فی التعلیم کی بھی اسمیں اصل ہے۔

المتن **قوله تعالی** اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس الآیة دلت بعمومها علی بعض آداب مجلس الشیخ وافادته۔

قولہ تعالیٰ اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس الخ ترجمہ جب تم سے کہا جاوے کہ مجلس میں جگہ کھول دو تو تم جگہ کھول دیا کرو اپنے عموم سے بعض آداب مجلس افادہ شیخ پر بھی دال ہے۔

المتن **قوله تعالی** یرفع الله الذین امنوا منکم والذین

قولہ تعالیٰ یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین

ف۵۹۰ علاج الذنوب بالغرامة المالیة

ف۵۹۱ تناجی الصوفیة بالتعلیم

ف۵۹۲ بعض آداب مجلس الشیخ

ف۵۹۰ کفارہ کا علاج جرمانہ ہے

ف۵۹۱ تناجی صوفیہ تعلیم میں

ف۵۹۲ آداب مجلس شیخ

منکم والذین اوتوا العلم درجات دل علی تفاوت الدرجات بین العوام والخواص ویوخذ منه استحسان رعایة هذا التفاوت بین اصحاب الشیخ العامة منهم والخاصة لکن طریق العمل بهذه الرعایة مفوض الی رای الشیخ لاخواص اصحابه۔

اوتوا العلم درجات ترجمہ اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں کے اور اون لوگوں کے جن کو علم اس میں ولالت ہے اصحاب شیخ کے عوام و خواص کے تفاوت درجات کی رعایت پر مگر اسکا مدار رائے شیخ پر ہے نہ کہ رائے اصحاب پر

رعایت تفاوت اہل المجلس — اہل مجلس کے مراتب کی رعایت

المتن **قوله تعالی** یا ایها الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوکم صدقة دل بمعناه علی عظمة شان المناجاة مع الشیخ وانه لایجتراء علیه بدون الحاجة لما فیه من الاخلال بتعظیم الشیخ فان حکم الایة وان نسخ لکن لم ینسخ بدا وهو ظاهر۔

قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوکم صدقۃ ترجمہ اے ایمان والو جب تم رسول سے سرگوشی کیا کرو تو اپنی اس سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دیدیا کرو۔ اس حکم سے اشعار ہوا کہ شیخ سے سرگوشی کرنا امر عظیم ہے بلا حاجت اسکی درخواست وجسارت نہ کرے۔

علم الحکم بعد النسخ — بلا حاجت شیخ سے سرگوشی نہ کرنا

المتن **قوله تعالی** اشفقتم ان تقدموا بین یدی نجوکم صدقات فاذ لم تفعلوا وتاب الله علیکم فاقیموا الصلوة الخ فیه تسلیة لمن لایطیق الانفاق من المخلصین ودخل فی عموم من لایطیق النهادی بین یدی الشیخ فینبغی للشیخ ان یسلیه بما قال شیخنا رح الهدیة شاهد المحبة ولکن اذا وضح المحبة استغنت عن الشاهد فلیعد هذا القول عن کراهة المسالکین من المریدین ولنعم ما قیل ؎ لاخیل عندک تهدیها ولا مال فلیسعد النطق ان لم یسعد الحال ؎

قولہ تعالیٰ اشفقتم ان تقدموا بین یدی نجوکم صدقات فاذ لم تفعلوا وتاب اللہ علیکم فاقیموا الصلوۃ الخ ترجمہ کیا تم اپنی سرگوشی کے قبل خیرات دینے سے ڈر گئے سو جب تم نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے حال پر عنایت فرمائی تو تم نماز کے پابند رہو اسمیں اوس شخص کی تسلی ہے جو انفاق پر قادر نہ ہو اور اس کے عموم میں وہ بھی داخل ہے جو شیخ کو ھدیہ نہ دے سکے شیخ کو اوس کی تسلی کرو نیا زیبا ہے ؎ فلیسعد النطق ان لم یسعد الحال ؎

تسلیۃ من لا یقدر علی الھدیۃ للشیخ — شیخ کی خدمت نہ کرنے والے کی تسلی

المتن **قوله تعالی** استحوذ علیهم الشیطان فانساهم ذکر الله قلت اذا احسست من نفسک هذا النسیان فاستیقن باستحواذ الشیطان علیک فتدارکه بالذکر فانه

قولہ تعالیٰ استحوذ علیہم الشیطان فانساھم ذکر اللہ ترجمہ ان پر شیطان نے پورا تسلط کر لیا ہے سو اس نے ان کو خدا کی یاد بھلا دی میں کہتا ہوں جب تم کو نسیان محسوس ہو شیطان کے غلبہ کا

نسیان الذاکر من غلبۃ الشیطان — نسیان ذکر کا غلبہ شیطان سے ہونا

یخنس اذا ذکر اللہ تعالی۔

المتن **قولہ تعالی** لاتجد قوما یؤمنون باللہ والا بالیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءھم الخ فی الروح حکی الکواشی عن سہل انہ قال من صحح[۵۹۷] ایمانہ واخلص توحیدہ فانہ لا یانس الی مبتدع ولا یجالسہ ولا یواکلہ ولا یشارہ ولا یصاحبہ ویظہر لہ من نفسہ العداوۃ والبغضاء ومن واھن مبتدعا سلبہ اللہ تعالی حلاوۃ السنن ومن تخبب الی مبتدع یطلب عز الدنیا وعرضا منہا اذلہ اللہ تعالی بذلک العز وافقرہ بذلک الغنی ومن ضحک الی مبتدع نزع اللہ تعالی نور الایمان من قلبہ ومن لم یصدق قلبہ ذہب انتہی

ترجمہ اثر سمجھکر ذکر سے تدارک کرو۔

قولہ تعالی لاتجد قوما یؤمنون باللہ والا بالیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءھم الخ **ترجمہ** جو لوگ اللہ پر اور قیامت دن پر ایمان رکھتے ہیں آپ اون کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھیں جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہیں گو اون کے باپ اس میں ولالت[۵۹۵] ہو کہ محبت الٰہیہ کے لوازم میں سے ہے کہ اوس کے ساتھ مخالفت کرنیوالے سے اوس کو نفرت ہوگی

المتن **قولہ تعالی** وایدھم بروح منہ فی الروح والمراد بالروح نور القلب[۵۹۸] وھو نور یقذفہ اللہ تعالی فی قلب من یشاء من عبادہ تحصل بہ الطمانینۃ والعروج علی معارج التحقیق وتسمیتہ روحا مجاز مرسل لانہ سبب لحیاۃ الطیبۃ الابدیۃ اھ قلت وھو الذی یسمی بالسکینۃ تارۃ بالنسبۃ اخری۔

ترجمہ اور اون کو اپنے فیض سے قوت دی ہو یہ[۵۹۹] روح نور قلب ہے جس کو سکینہ اور نسبت بھی کہتے ہیں چونکہ اس سے قلب کی حیات ہے اس لئے روح فرمایا گیا۔

تمت سورۃ المجادلۃ

سورۃ المجادلہ تمام ہوئی

ملحقۃ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی اٰخر التمہید

اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورۃ المجادلۃ

قولہ تعالی استحوذ علیہم الشیطان فانساھم ذکر اللہ وعلامۃ ذلک ان لا یتذکر العبد

ترجمہ مسلط ہوگیا اوپر شیطان تو

---

[۵۹۵] من لوازم محبۃ اللہ تعالی بغض اعداءہ

[۵۹۶] محبت حق کے لئے بغض مخالفین کا لازم ہونا

[۵۹۸] حقیقۃ النسبۃ الصطلحۃ

[۵۹۹] نسبت مصطلحہ کی حقیقت

سیئاتہ وان ذکر یکرہ بکرہ صحبۃ العلماء والصلحاء ویختار صحبۃ الحمقاء والمساخر وامثالھم ویفرح بصحبتھم یھتز بمجالستھم ویکون الحرام احب الیہ من الحلال والمعصیۃ احب من الطاعۃ ویفتخر بمعاصیہ ویباھی بھا علی الناس ویلوم الناس علی الطاعات فھذا ھو الذی استحوذ علیہ الشیطان **قولہ تعالیٰ** ایدھم بروح منہ ایدہ بالرشاش الذی رشش علی النفس۔

اسنے انکو غافل کردیا اللہ کے ذکر سے اور علامت اسکی یہ ہے کہ بندہ اپنے آقا کا ذکر نہ کرے اور اگر کوئی ذکر کرے تو اوسکو برا معلوم ہو اور ناگوار ہو صحبت علماء اور صلحاء کی اور پسند کرے احمقوں اور مسخروں اور اس قسم کے لوگوں کی صحبت کو اور خوش ہو ان کی صحبت سے اور محظوظ ہوتا ہو انکی مجالست سے اور حرام اسکو زیادہ پسند ہو حلال سے اور معصیت زیادہ محبوب ہو طاعت سے اور اپنے گناہوں پر فخر کرے اور لوگوں کے سامنے گناہوں پر شیخی بگھارے اور لوگوں کو طاعت پر ملامت کرے تو یہ ایسا شخص ہے جسپر شیطان مسلط ہوگیا **قولہ تعالیٰ** وایدھم بروح منہ ترجمہ قوت دی اون کو ایک روح سے اپنی طرف سے یعنی قوت دی اوس رشاش نور سے جو نفس پر چھڑکا گیا۔

انتہت الملحقۃ

اضافہ تمام ہوا

سورۃ الحشر

المتن **قولہ تعالیٰ** ما ظننتم ان یخرجوا وظنوا انھم مانعتھم حصونھم من اللہ فاتاھم اللہ من حیث لم یحتسبوا فیہ ابطال لتاثیرات التدبیرات استقلالا وھذا کالحال للعارفین۔

قولہ تعالیٰ ما ظننتم ان یخرجوا وظنوا انھم مانعتھم حصونھم من اللہ فاتاھم اللہ من حیث لم یحتسبوا ترجمہ تمہارا گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور اونہوں نے یہ گمان کر رکھا تھا کہ اون کے قلعے اون کو اللہ سے بچا لیں گے سو ان پر خدا ایسی جگہ سے پہونچا کہ ان کو خیال بھی نہ تھا اس میں دلالت ہے اسپر کہ تدبیرات میں مستقل تاثیر نہیں اور عارفین کا گویا یہ ایک حال ہے۔

اسباب کا مستقل بالتاثیر نہ ہونا

المتن **قولہ تعالیٰ** فاعتبروا یا اولی الابصار فی الروح قال الخفاجی فی وجہ الاستدلال بالآیۃ علی مشروعیۃ العمل بالقیاس الشرعی قالوا انا امرنا فی ھذہ الآیۃ بالاعتبار وھو

قولہ تعالیٰ فاعتبروا یا اولی الابصار ترجمہ سو دانشمندو عبرت حاصل کرو۔

عبرت کی حقیقت ہے رد الشیٔ الی نظیرہ اور اس کے عموم میں صوفیہ کا تاویلات قرآن

تاویلات صوفیہ کی

رد الشئ الی نظیرہ بان یحکم علیہ بحکمہ وھذا یشمل الالفاظ والقیاس العقلی والشرعی وسوق الآیۃ للاتعاظ فتدل علیہ عبارۃ وعلی القیاس اشارۃ اھ قلت ودخل فی عموم مفھوم رد الشئ الی نظیرہ اشارات الصوفیۃ فی تاویل الآیات بشرط حققت فی محلھا۔

وحدیث کی بھی داخل ہوگئیں بقید خاص شرائط کے

المتن قولہ تعالی ما قطعتم من لینۃ اوترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ الخ دل علی ان اختلاف المسلک اذا کان داخل الحد الشرعی وکان عن نیۃ صالحۃ لا یضر ودخل فیہ اختلاف مسالک الصوفیۃ المحققین فلا یعاب من احد علی احد کذا یدین الجھلۃ المحرومین۔

قولہ تعالی ما قطعتم من لینۃ اوترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ **ترجمہ** جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹ ڈالے یا اُن کو اُن کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا یہ اسی سے دال ہے کہ اختلاف مسلک جبکہ شرعی حد کے اندر اور خلوص سے ہو مضر نہیں اسمیں صوفیہ کے مسالک کا اختلاف بھی آگیا پس ایک کو دوسرے پر عیب لگانیکا حق نہیں

المتن قولہ تعالی ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ صریح فی فضل الایثار ووجب تقئید الخصاصۃ بامرین الاول ان یکون بنفسہ لا بعیالہ الواجبۃ حقوقھم علیہ والثانی ان لا یکون فوق التحمل

قولہ تعالی ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ **ترجمہ** اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو اس میں ایثار کی فضیلت ہے بشرطیکہ کوئی واجب شرعی فوت نہو۔

المتن قولہ تعالی۔ یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان فیہ حث علی الدعاء للسابقین وھو کالعادۃ اللازمۃ للصوفیۃ رحمھم اللہ تعالی یدعون لسلفھم ویتصدقون عنھم۔

قولہ تعالی یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان **ترجمہ** جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو بخشدے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔ اس میں سابقین کے لئے دعا کرنیکی ترغیب ہے اور صوفیہ کی تو گویا عادت لازمہ ہے اپنے سلف کے لئے دعا اور ایصال ثواب کرنے کی۔

المتن قولہ تعالی لانتم اشد رھبۃ فی صدورھم من اللہ ثم عدم ملامۃ اللہ تعالی للمؤمنین علیہ دلیل علی کون

قولہ تعالی لانتم اشد رھبۃ فی صدورھم من اللہ **ترجمہ** بیشک تم لوگوں کا خوف ان کے دلوں میں اللہ سے بھی زیادہ ہے۔ اس امر پر

من یسجد ویفعل به فعلا مخالفا للشرع کالسجدة التعظیمیة ونحوها مع نهیه واظهار السخط علی الفاعل معذورا۔

المتن قوله تعالی ولتنظر نفس ما قدمت لغد صریح فی المراقبة۔

ایسے شخص کا معذور ہونا جسکے ساتھ باوجود اظہار ناخوشی کے کوئی معاملہ خلاف شرع کیا جاوے ۶۰۴

۶۰۵ المراقبة مراقبہ

مومنین کو ملامت نہ فرمانا اسکی دلیل ہے کہ اگر کسیکی ساتھ کوئی معاملہ خلاف شرع کیا جاوے جیسے سجدۂ تعظیمی اور وہ اسپر ناخوشی ظاہر کردے اور اسپر بھی دوسرا نہ مانے تو یہ معذور ہے

قولہ تعالیٰ ولتنظر نفس ما قدمت لغد ترجمہ اور ہر شخص دیکھ بھال لے کہ کل کے واسطے اس نے کیا بھیجا۔ مراقبہ ۶۰۵ میں صریح ہے

تمت سورة الحشر

ملحقة من رسالة التائید المذکورة فی اٰخر التمهید

سورة الحشر

سورۃ الحشر تمام ہوئی

اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورۃ الحشر

قوله تعالی لو انزلنا هذا القرآن علی جبل لرایته خاشعا متصدعا من خشیة الله یعنی لو تجلی صفة من صفات الله وتلك الصفة کالعظمة والجلال قال ابن عطاء اشار الی انه لا یقوم شئ لصفاته ولا یبقی مع تجلیه الا من قواه الله تعالی وهو قلوب العارفین فقاموا به لا بغیره فهو القائم بهم۔

قولہ تعالیٰ لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ ترجمہ اگر اتارتے ہم اس قرآن کو پہاڑ پر اوسکو بھی تو دیکھتا کہ پست ریزہ ریزہ ہوگیا ہے خدا کے خوف سے

یعنی اگر کوئی بھی صفت صفات خداوندی سے تجلی کرتی اور یہ صفت جیسے عظمت اور جلال ہے ابن عطاء نے فرمایا کہ اشارہ اس امر کی طرف کیا کہ اوسکی صفات کے سامنے کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی اور اوسکی تجلی کے سامنے بجز اوس کے جس کو اللہ تعالیٰ ہی قوت دیدے کوئی باقی نہیں رہ سکتا اور وہ عارفوں کے قلوب ہیں تو وہ اللہ کے ساتھ قایم ہیں نہ اوس کے غیر کے ساتھ تو اللہ یعنی اوسکی تجلی قائم ہے اون کے ساتھ۔

انتهت الملحقة

اضافہ تمام ہوا

سورۃ الممتحنۃ

المتن **قولہ تعالیٰ** ان کنتم خرجتم جہادا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیہم بالمودۃ دل علی ان من لوازم حب اللہ تعالیٰ قطع وصل المخالف۔

قولہ تعالیٰ ان کنتم خرجتم جہادا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیہم بالمودۃ ترجمہ اگر تم میرے رستہ میں جہاد کرنے کی غرض سے اور میری رضامندی ڈھونڈنے کی غرض سے نکلے ہو تم اون سے چپکے چپکے دوستی کی باتیں کرتے ہو اسپر دال ہے کہ حق تعالیٰ کے محبت کی لوازم میں سے ہے اوس کے مخالف سے قطع تعلق کرنا۔

المتن **قولہ تعالیٰ** لن تنفعکم ارحامکم ولا اولادکم دل علی عدم جواز رعایۃ الاولاد وغیرہم فی الدین۔

قولہ تعالیٰ لن تنفعکم ارحامکم ولا اولادکم ترجمہ تمہارے رشتہ دار اور اولاد قیامت کے دن تمہارے کام نہ آویں گے اسپر دال ہے کہ دنیوی علاقوں کی رعایت دین میں ناجائز ہے۔

المتن **قولہ تعالیٰ** اذ قالوا لقومہم انا براء منکم الی قولہ الا قول ابراہیم لابیہ لاستغفرن لک الخ دل علی ان البغض فی اللہ لا یقطع الشفقۃ وارادۃ الاصلاح بخلاف البغض النفسانی۔

قولہ تعالیٰ اذ قالوا لقومہم انا براء منکم الی قولہ تعالیٰ الا قول ابراہیم لاستغفرن لک الخ ترجمہ جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے کہدیا کہ ہم تم سے تا لیکن ابراہیم کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لئے استغفار ضرور کروں گا اس میں دلالت ہے اسپر کہ جو بغض فی اللہ ہوتا ہے وہ شفقت اور خیر خواہی کو قطع نہیں کرتا بخلاف بغض نفسانی کے۔

المتن **قولہ تعالیٰ** ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا واقیہ التحرز عن اسباب الفتنۃ التی یظن بہا علی المحقین انہم مبطلون وبالعکس وما کان غیر اختیاری من ہذہ الاسباب فالتحرز عنہ ازیبائے بالوقایۃ منہا وقریب منہ حدیث اتقوا مواضع التہم۔

قولہ تعالیٰ ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا ترجمہ اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کا تختۂ مشق نہ بنا۔ یہ عنوان اسپر دال ہے کہ ایسے اسباب فتنہ سے بچنا مطلوب ہے جس سے اہل حق پر اہل باطل ہونے کا شبہ ہو یا بالعکس اور ان اسباب میں جو غیر اختیاری ہیں اُن سے بچنا یہ ہے کہ دعا کریں۔

المتن **قولہ تعالیٰ** لا ینہاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من

قولہ تعالیٰ لا ینہاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم

من لوازم الوصل مع اللہ الفصل عن خالف — ۲۰۷

وصل حق کیلئے فصل مخالف حق کا لازم ہونا۔ — ۲۰۷

علاقہ رعایۃ العلائق الدنیویۃ فی الدین — ۲۰۸

دین میں دنیوی علاقوں کی رعایت کرنا — ۲۰۸

اجتماع البغض فی اللہ والشفقۃ — ۲۰۸

بغض فی اللہ کا شفقت کیساتھ جمع ہونا — ۲۰۸

التحرز عن اسباب الفتنۃ والتقوۃ — ۲۰۹

اسباب فتنہ سے بچنا تقویٰ ہے۔ — ۲۰۹

دیارکم ان تبروھم قلت مایفعلہ اھل الطریق من الملاطفۃ مع بعض الکفار ولین الکلام لھم وقبول الھدیۃ منھم احسان منھم بھم الذی اذن بذلک فی الآیۃ

ان تبروھم ترجمہ اور اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے بارہ میں نہیں لڑتے اور تمکو تمہارے گھروں سے نہیں نکالتے بزرگوں کی عادت ہے کہ بعض کفار سے ملاطفت و نرم کلامی یا قبول ہدیہ کا برتاؤ کرتے ہیں یہ جائز ہے۔

بعض کفار سے ملاطفت

المتن قولہ تعالیٰ فامتحنوھن دل علی الامر بامتحان المرید۔

قولہ تعالیٰ فامتحنوھن ترجمہ تو تم ان کا امتحان کرلیا کرو اسمیں مرید کے امتحان کا امر ہے۔

امتحان المرید

المتن قولہ تعالیٰ یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ صریح فی ما یکون علیہ البیعۃ وبہ علم بطلان البیعۃ الرسمیۃ لا یہتم فیھا بالاعمال۔

قولہ تعالیٰ یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ ترجمہ بیعت کی غرض میں صریح ہے اور اس سے بیعت رسمی کا جس میں عمل کا اہتمام نہو ابطال لازم آتا ہے۔

کون البیعۃ للعمل المہم

بیعت عمل کیلئے ہے مگر رسم کے لئے

المتن قولہ تعالیٰ فبایعھن واستغفر لھن اللہ دل علی ان من حقوق المرید الدعاء لہ

قولہ تعالیٰ فبایعھن واستغفر لھن اللہ ترجمہ تو آپ ان کو بیعت کرلیا کیجئے اور ان کے لئے مغفرت طلب کیا کیجئے اس سے دال ہے کہ مرید کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اوسکے لئے دعا کیجاوے

حق المرید من الدعاء لہ

مرید کو حق دعا کا ہونا

تمت سورۃ الممتحنۃ

سورۃ الممتحنہ تمام ہوئی

ملحقۃ من رسالۃ التائید المذکورۃ فی اٰخر التمہید

اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورۃ الممتحنۃ

قولہ تعالیٰ لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال افضل الایمان الحب فی اللہ والبغض فی اللہ (قولہ تعالیٰ یا ایھا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک فیہ

قولہ تعالیٰ لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء ترجمہ نہ بناؤ تم میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست (نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ افضل الایمان یہ ہے کہ اللہ ہی کیلئے محبت کرے اور اللہ ہی کیلئے عداوت کرے

(اثبات البیعة)

انتهت الملحقة

سورة الصف

المتن قوله تعالی - یاایها الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون فیه ذم لدعوی[۶۱۴] الاعمال والکمال ولیس معناه الوعظ بمالم یتعظ به فانه لو کان مراد الکان لم تامرون بما لا تفعلون ویدل علی ما ذکرته سبب النزول ایضا۔

المتن قوله تعالی واذ قال موسی لقومه یاقوم لم تؤذونني دل هذا العنوان[۶۱۵] علی استقلال ایذاء المرشد بالذم

اسمیں اثبات ہے بیعت کا۔

اضافہ تمام ہوا

سورة الصف

قولہ تعالےٰ - یاایھا الذین اٰمنوا لم تقولون ما لا تفعلون ترجمہ اے ایمان والو ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔

اس میں اعمال[۶۱۴] اور کمال کے دعوی کی مذمت ہے۔

قولہ تعالی واذ قال موسی لقومہ یاقوم لم تؤذونني ترجمہ اور جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم مجھکو کیوں ایذا پہونچاتے ہو

یہ عنوان دال ہے کہ مرشد کو ایذا دینا[۶۱۵] مستقلا امر مذموم ہے۔

المتن قوله تعالی واخری تحبونها نصر من الله وفتح قریب ولما کان حبها للاعانة فی الدین[۶۱۶] دل علی ان ما یستعان به علی الدین من الدنیا لا ذم فی طلبه وقصده بالغیر۔

قولہ تعالی واخری تحبونہا نصر من اللہ وفتح قریب ترجمہ اور ایک اور بھی ہے کہ تم اسکو پسند کرتے ہو اللہ کی طرف سے مدد اور جلدی فتحیابی۔

اور چونکہ[۶۱۶] اس نصرت وغلبہ کی محبوبیت اعانت فی الدین کے لئے تھی اس سے مفہوم ہوا کہ جس دنیا سے دین پر استعانت کیجاوے اوسکی طلب مذموم نہیں

تمت سورة الصف

وانظر فی اٰخر سورة ابراهیم

سورة الجمعة

المتن قوله تعالی بعث فی الامیین الخ فی الروح اشارة الی عظیم قدرته عزوجل وان افاضة العلوم لا یتوقف

سورۃ الصف تمام ہوئی

سورہ ابراہیم کا آخر دیکھ لیا جاوے

سورۃ الجمعۃ

قولہ تعالی بعث فی الامیین رسولا الخ ترجمہ ناخواندہ لوگوں میں ایک پیغمبر بھیجا۔

اس میں دلالت ہے کہ افاضہ علوم کا اسباب

[۶۱۴] دعوی کا مذموم ہونا

[۶۱۵] ایذاء المرشد مذموم ہے

[۶۱۶] طلب الدنیا للدین دنیا کے لئے دنیا کی طلب

على الاسباب العادية ومنه قالوا ان الولي يجوز ان يكون اميا كالشيخ المعروف الكرخي على ما قال ابن الجوزي وعنده من العلوم اللدنية ما تقصر عنها العقول الى قوله ثالولاية لا تتوقف قطعا على معرفة العلوم الرسمية ولا على معرفة الفقه مثلا على الوجه المعروف بل على تعلم ما يلزم الشخص من فروض العين على اى وجه كان من قراءة او سماع من عالم ونحو ذلك ولا يتصور ولاية شخص لا يعرف ما يلزمه من الامور الشرعية اه۔

عادیہ پر موقوف نہیں بس ولایت کا امیت کی ساتھ جمع ہونا ممکن ہے البتہ امور شرعیہ ضروری کا علم ضروری ہے گو درس سے نہو۔

اجتماع الامیۃ مع الولایۃ — امیت اور ولایت کا اجتماع

الحاشیۃ قولہ تعالی ویزکیہم فی الروح وذکر بعضہم ان قولہ تعالی ویزکیہم بعد قولہ سبحانہ یتلو علیہم ایاتہ اشارۃ الی الافاضۃ القلبیۃ بعد الاشارۃ الی الافادۃ القالبیۃ اللسانیۃ وقال بحصولہا للاولیاء المرشدین وھو سر ما یقال لہ التوجہ وقالوا بالرابطۃ لتیسیر ما یفاض علیہ والا علم لثبوت ذلک دلیلا یعول علیہ وکل ما یذکر فی ھذہ المسئلۃ لا یخلو عن قادح مع ھذا الا نکر برکۃ کل من الامرین التوجہ الرابطۃ اھ ملخصا

الحاشیہ قولہ تعالی ویزکیہم (ترجمہ اور ان کو پاک کرتے ہیں۔
روح میں بعض کا قول نقل کیا ہے کہ یتلو علیہم اشارہ ہے افاضہ قالبیہ کیطرف اور یزکیہم اشارہ ہے افاضہ قلبیہ کی طرف جسکی ایک فرد توجہ اور رابطہ بھی ہے اور اوس کا ثبوت نقل پر موقوف نہیں کیونکہ اوسکی برکت مشاہدہ سے ثابت ہے۔

توجہ اور رابطہ کی تحقیق

المتن قولہ تعالی واخرین منہم لما یلحقوا بہم فی الروح وفی قولہ تعالی واخرین الخ بناء علی عطفہ علی الضمیر المنصوب اے یعلمہم کما ذکر قبلہ) قیل اشارۃ الی عدم انقطاع فیضہ صلی اللہ علیہ وسلم عن امتہ الی یوم القیامۃ وقد قالوا بعدم انقطاع فیض الولی البتہ بعد انتقالہ من دار الکثافۃ والفناء الی دار التجرد والبقاء اھ

قولہ تعالی واخرین منہم لما یلحقوا بہم۔ (ترجمہ اور دوسروں کے لئے بھی اُن ہی میں سے جو ہنوز اُن میں شامل نہیں ہوئے
آخرین کا عطف یعلمہم کی ضمیر منصوب پر یقول بعض اشارہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض امت پر قیامت تک منقطع نہو گا اور اولیاء آپ کے ورثہ ہیں اسیطرح اون کا فیض بھی بعد وفات جاری رہتا ہے۔

نقاء الفیض بعد الموت — موت کے بعد فیض رہنا

المتن قولہ تعالی مثل الذین حملوا التوراۃ الخ فی الروح اشارۃ الی سوء حال المنکرین مع علمہم اھ

قولہ تعالی مثل الذین حملوا التوراۃ الخ (ترجمہ جن لوگوں کو توراۃ پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا اس میں اشارہ ہے اوس شخص کی بدحالی کیطرف

علم کے بعد انکار کی مذمت — علم کے بعد انکار بعد العلم

جو باوجود علم کے انکار کرے۔

المتن قولہ تعالیٰ قل یا ایہا الذین ھادوا ان زعمتم انکم اولیاء للہ من دون الناس فتمنوا الموت الخ فیہ ان من علامات[۶۲۱] الولایۃ الشوق الی الموت ولو عقلیا وایضا فیہ کما فی الروح اشارۃ الی جواز امتحان مدعی الولایۃ لیظہر حالہ بالامتحان اھ

قولہ تعالیٰ قل یا ایہا الذین ھادوا ان زعمتم انکم اولیاء للہ من دون الناس فتمنوا الموت الخ ترجمہ آپ کہدیجئے کہ اے یہودیو اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ تم بلا شرکت غیری اللہ کے مقبول ہو تو تم موت کی تمنا کرو۔ اس میں دلالت[۶۲۱] ہے کہ علامات ولایت سے موت کی تمنا ہے اگرچہ عقلاً سہی اور اس میں مدعی حال کے امتحان پر بھی دلالت ہے۔

علامۃ الولایۃ وامتحان مدعیہا ۶۲۱ — ولایت کی علامت اور مدعی کا امتحان

المتن قولہ تعالیٰ فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون واذا رأوا تجارۃ الخ دل[۶۲۲] علی ان الاشتغال ببعض المباحات مطلوب لما فیہ من مصلحۃ الدین من نشاط وارتفاق لکن بشرط عدم ایثارھا علی الدین وفی الروح وفی عتاب[۶۲۳] اللہ تعالیٰ المنفضین اشارۃ الی نوع کیفیات تربیۃ المرید اذا صدر منہ نوع خلاف لیسلک الصراط السوی ولا یرتکب الاعتساف۔

قولہ تعالیٰ فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون ۰ واذا رأوا تجارۃ الخ ترجمہ پھر جب نماز پوری ہو چکے تو تم زمین پر چلو پھرو اور خدا کی روزی تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو تاکہ تم کو فلاح ہو اور وہ لوگ جب کسی تجارت یا مشغول کی چیز کو دیکھتے ہیں۔ اس میں دلالت[۶۲۲] ہے کہ احیاناً بعض مباحات میں مشغول ہونا بھی مصلحت دینیہ مثل نشاط للعبادۃ وغیرہ کے لئے مطلوب ہے بشرطیکہ دین پر اوس کو ترجیح نہ دیجاوے اور روح میں ہے کہ اس عتاب[۶۲۳] میں اشارہ ہے کیفیت تربیت مریدین کی طرف جب اون سے کوئی غلطی ہو جاوے

مصلحۃ الاشتغال ببعض المباحات ۶۲۲ — اشتغال بالمباح کی مصلحت

عتاب سید المرسلین بالعتاب ۶۲۳ — عتاب سید المرسلین کی نوعیت

تمت سورۃ الجمعۃ

سورۂ جمعہ تمام ہوئی

وانظر فی اٰخر سورۃ ابراھیم

سورۂ ابراہیم کا اخیر دیکھ لیا جاوے

سورۃ المنافقین

المتن قولہ تعالیٰ ھم الذین یقولون لا تنفقوا الی قولہ تعالیٰ یقولون لئن رجعنا

قولہ تعالیٰ ھم الذین یقولون لا تنفقوا الی قولہ تعالیٰ یقولون لئن رجعنا

رجعنا الآیة فیه ذم للاستکبار فی مقابلة الابرار وذم لاستحقارهم وافتخارهم علی المال والجاه

بنا پر اہل اللہ کے استحقار کی مذمت ہے۔

اہل اللہ کی تحقیر مال وجاہ پر

المتن قوله تعالی یا ایها الذین امنوا لا تلهکم اموالکم فیه ذم للغفلة

ترجمہ اے ایمان والو تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پاویں اسمیں غفلت کی مذمت ہے۔

ذم استغراق اہل اللہ بالمال والجاہ

ذم الغفلة

غفلت کی مذمت

تمت سورة المنافقین

وانظر فی آخر سورة ابراهیم

سورہ منافقین تمام ہوئی

سورہ ابراہیم کا اخیر دیکھ لیا جاوے

سورة التغابن

المتن قوله تعالی ومن یؤمن بالله یهد قلبه فی الروح ای یلطف به ویشرحه لازیاد الخیر والطاعة اه ففیه اثبات حال اهل الحال فی امثال هذا الاحوال

ترجمہ جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ تعالی اس کے قلب کو راہ دکھلا دیتا ہے۔

حال العارف فی البلاء

بلا میں عارف کا حال

اسمیں اہل حال کے حال کا ایسے احوال میں اثبات ہے

المتن قوله تعالی فاتقوا الله ما استطعتم دلت علی کفایة التدارج فی السلوک والاصلاح

ترجمہ تو جہانتک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔

التدرج فالاصلاح

تدریج اصلاح میں

اسمیں دلالت ہے کہ سلوک واصلاح میں تدریج کافی ہے

تمت سورة التغابن

وانظر فی آخر سورة ابراهیم

سورہ تغابن تمام ہوئی

سورہ ابراہیم کا اخیر دیکھ لیا جاوے

سورة الطلاق

المتن قوله تعالی ولا تدری لعل الله یحدث بعد ذلک امرا ای من العزم علی الرجعة مثلا فلا یمکن التدارک

ترجمہ تجکو خبر نہیں شاید اللہ تعالی بعد اس کے کوئی نئی بات پیدا کر دے۔

الآیة ترجمہ یہ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو اللہ تعالی کے قول یقولون لئن رجعنا تک اس میں مال وجاہ کی

قوله تعالی یا ایها الذین امنوا لا تلهکم اموالکم الخ

لو تعدی حدود الله بان اوقع الثلاث الذی نهی عنه وفیه دلالة علی انه لا ینبغی الاستعجال فی امر کان له جوانب وشعوب یحتمل کل منها مصالح مختلفة ودخل فیه سیاسة المرید ایضا من الاخراج وقطع التعلق منه وغیر ذلک ودخل فیه ایضا ما یختار لنفسه من قطع اسباب المعیشة او مفارقة الاهل والوطن ونحو ذلک

یعنی شاید بعد طلاق کے رجعت کا عزم ہو جاوے تو اگر تین طلاق دیدیں جو تعدی حدود ہے پھر تدارک ممکن نہو گا اور اس میں دلالت ہے اسپر کہ جس امر کے سب شقوں میں مصالحہ مختلفہ ہوں اس کے قطعی فیصلہ میں جلدی نہ کرے۔ اس میں مرید کی سزا اخراج یا قطع تعلق سے بھی داخل ہوگئی اور اسیطرح قطع اسباب معیشت یا مفارقت اہل وطن بھی داخل ہوگئی۔

المتن **قوله تعالیٰ** ومن یتق الله یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی الله فهو حسبه وقوله ومن یتق الله یجعل له من امره یسرا هذه البرکات للتقوی والتوکل مما یشاهده اهل الطریق فی کل وقت۔

قولہ تعالیٰ ومن یتق الله یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی الله فهو حسبه وقولہ ومن یتق الله یجعل له من امره یسرا ترجمہ اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالےٰ اوس کے لئے نجات کی شکل نکالدیتا ہے۔ اور اسکو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اسکا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ پر توکل کریگا تو اللہ اس کے لئے کافی ہے اور جو شخص اللہ سے ڈریگا اللہ تعالیٰ اس کے ہر کام میں آسانی کردے گا تو کل اور تقوے کے ان برکات کو اہل طریق ہر وقت مشاہدہ کرتے ہیں

المتن **قوله تعالیٰ** وائتمروا بینکم بمعروف خطاب للاباء والامهات والمعنی تشاوروا کذا فی الروح ومشاورتهن وهن ناقصات عقل لامرین جبر قلوبهن واحتمال ظهور رای صواب منهن فان الناقص قد یصدر منه الرای الکامل فدل علی کون کلا الامرین مطلوبا والامران من عادات اهل الطریق

قولہ تعالیٰ وائتمروا بینکم بمعروف ترجمہ اور باہم مناسب طور پر مشورہ کرلیا کرو۔

ماں باپ کو خطاب ہے اور عورت سے باوجود اسکے ناقص العقل ہونے کے مشورہ لینا اسکی دلجوئی اور نیز اس احتمال سے ہے کہ کبھی ناقص سے بھی ٹھیک رائے ملجاتی ہے اور یہ دونوں امر مطلوب اور عادات اہل طریق سے ہیں۔

المتن **قوله تعالیٰ** وان تعاسرتم فسترضع له اخری دل علی ذم المماکسة وعلی ان لا یخل فی حرینة ولا حرینة غیره والمراعون لهذه الحرینة کملا هم اهل الله تعالیٰ لا

قولہ تعالیٰ وان تعاسرتم فسترضع له اخری ترجمہ اور اگر تم باہم کشمکش کروگے تو کوئی دوسری عورت دودھ پلادیگی۔

اسمیں دلالت ہے کہ ایسی تنگی میں نہ پڑے نہ دوسرے کو

---

۶۲۸ یعنی الاستعجال فی الامور ومنها ما تعلق بالطلاق

۶۲۹ برکات التقوی والتوکل

۶۳۰ جبر القلوب واحتمال الصواب من الناقص

۶۳۱ عدم التضییق وعدم المضایقة

۶۲۸ جس کی بدولت ان امور میں مصلحت طلاق ہی ہے

۶۲۹ تقوی اور توکل کی برکات

۶۳۰ جبر قلوب اور صواب کا ناقص سے حاصل کرنا

۶۳۱ تنگی میں نہ پڑنا نہ ڈالنا

ینضیقون و لا یضیقون۔

خلل پڑے اور کامل لحاظ اسکا اہل طریق میں ہے۔

ڈالے جس سے اپنی یا دوسرے کی آزادی میں

۲۳۲ الاشتغال بالشیخ ذکر ہو گا ۲۳۳ شیخ میں مشغول ہونا بھی ذکر کرے

المتن **قولہ تعالی** قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا ان کان رسولا تعتا للذکر مبالغۃ ففیہ اشارۃ[۲۳۲] الی ان الاشتغال بکلام الشیخ وصحبتہ لابنافی الذکر بل ھو اشتغال بعین الذکر لا نہ واسطتہ۔

قولہ تعالی قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا۔

ترجمہ خدا نے تمہارے پاس ایک نصیحت نامہ بھیجا ایک ایسا رسول۔

اگر رسولا صفت ہو ذکر کی جو دال ہے مبالغہ دونوں کے اتحاد پر تو اسمیں اس طرف[۲۳۳] اشارہ ہو جاویگا کہ شیخ کی مصاحبت و مکالمت منافی ذکر نہیں کہ واسطہ ذکر ہونے کے سبب وہ بھی گویا ذکر ہی ہے

تمت سورۃ الطلاق

وانظر فی آخر سورۃ ابراھیم

سورۃ طلاق تمام ہوئی

سورۂ ابراہیم کے اخیر میں دیکھ لیا جاوے

۲۳۴ زیادہ رعایت کرنے کی مضرت ۲۳۵ الاسراف فی الرعایۃ مضرۃ

سورۃ التحریم

المتن **قولہ تعالی** یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک الآیۃ فیہ انہ لا ینبغی[۲۳۴] ان یبالغ فی الرعایۃ والکرم الی اضرار نفسہ فان فیہ اضرار بدینہ بلا ضرورۃ واضرار بدین غیرہ حیث یفسد اخلاقہ

قولہ تعالی یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک (ترجمہ اے نبی جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے آپ اوسکو کیوں حرام فرماتے ہیں اپنی بیبیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے۔

اس میں دلالت ہو کہ کسیکی اتنی[۲۳۵] رعایت نہ کرے کہ اپنے کو ضرر دنیوی پہونچنے لگے کہ اس میں دوسرے کے اخلاق بھی خراب ہوتے ہیں۔

۲۳۶ الکرم اور التکرم والتسامح ۲۳۷

المتن **قولہ تعالی** اعرض عن بعض فی الروح تکرما لما فیہ من مزید خجلتہا وھذا من مزید کرمہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اخرج ابن مردویہ عن علی کرم اللہ وجھہ ما استقصی کریم قط وقال سفیان ما زال التغافل من فعل الکرام اھ قلت وھذہ السیرۃ کالطبع[۲۳۶] للصوفیۃ وھم من افضل الکرام[۲۳۷]

قولہ تعالی اعرض عن بعض (ترجمہ اور تھوڑی بات کو ٹال گئے۔

اس کی وجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کرم تھی کہ وہ بی بی زیادہ خجل نہ ہو اور یہ امر اہل اللہ کی عادات طبعیہ میں سے ہو جاتا ہے

المتن **قولہ تعالیٰ** یا ایھا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا فیہ من الدلالۃ علی التوبۃ الخالصۃ ما ھو اظھر من ان ینبہ علیہ۔

قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا (ترجمہ اے ایمان والو تم اللہ کے آگے سچی توبہ کرو۔

وجوب توبہ خالصہ پر نص ہے۔

المتن **قولہ تعالیٰ** ضرب اللہ مثلاً للذین کفروا امرأۃ نوح وامرأۃ لوط فیہ تنبیہ علی عدم الاغترار بالانتساب الی الصالحین وصحبتھم بدون الاطاعۃ وجہ الدلالۃ ظاھر۔

قولہ تعالیٰ ضرب اللہ مثلاً للذین کفروا امرأۃ نوح وامرأۃ لوط (ترجمہ اور اللہ کافروں کے لئے نوح کی بی بی اور لوط کی بی بی کا حال بیان فرماتا ہے۔

اس میں تنبیہ ہے کہ صلحاء کے ساتھ منتسب ہونے پر ناز نہ کرے کہ بدون اطاعت کے محض بیکار ہے۔

تمت سورۃ التحریم

وانظر فی اٰخر سورۃ ابراھیم

سورۃ التحریم تمام ہوئی

سورۂ ابراہیم کے اخیر میں دیکھ لیا جاوے

سورۃ الملک

المتن **قولہ تعالیٰ** وقالوا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر دل علی ان للفلاح طریقین السمع للمقلد والبصیرۃ للمحقق ولما کان المرید مقلداً محضاً لعدم معرفۃ دقائق الفن لم یسغ لہ ان یطالب الشیخ بالدلیل۔

قولہ تعالیٰ وقالوا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر (ترجمہ اور کہینگے کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو ہم اہل دوزخ میں نہ ہوتے۔

اس سے معلوم ہوا کہ فلاح کے دو طریقے ہیں ایک تقلید دوسری تحقیق پس مرید جس میں تحقیق کی قابلیت نہیں اوس کو شیخ سے مزاحمت یا مطالبۂ دلیل نہ چاہیئے۔

تمت سورۃ الملک

وانظر فی اٰخر سورۃ ابراھیم

سورۃ الملک تمام ہوئی

سورۂ ابراہیم کے اخیر میں دیکھ لیا جاوے

سورۃ ن

المتن **قولہ تعالیٰ** وانک لعلی خلق عظیم

قولہ تعالیٰ وانک لعلی خلق عظیم۔

فی الروح بروایۃ ابن المنذر وغیرہ عن ابی الدرداء انہ سال عائشۃ رضی عن خلقہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فقالت کان خلقہ القرآن یرضی لرضاہ ویسخط بسخطہ وقال العارف باللہ تعالیٰ المرصفی اردت بقولہا کان خلقہ القرآن تخلقہ باخلاق اللہ تعالیٰ کما لم تصرح بہ تادبا منہا وفی الکشف نادیج فی ھذہ الجملۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم متخلق باخلاق اللہ عز وجل بقولہ سبحانہ عظیم اھ لان العظیم فی الحقیقۃ ھو الخلق الالٰہی فھو قرینۃ علی ھذا المعنی وقلت واصرح منہ فی الدلالۃ علیہ قولہا یرضی لرضاہ ویسخط بسخطہ فانہ من خواص الفناء والفناء ھو اصل اعظم لھذا التخلق) وفیہ زعم بعضہم ان فی الآیۃ رمزا الی ان الاخلاق الحسنۃ مما لا تجامع الجنون وانہ کلما کان الانسان احسن اخلاقا کان ابعد عن الجنون ویلزم من ذلک ان سوء الاخلاق قریب من الجنون اھ۔

ترجمہ اور بیشک آپ اخلاق کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں حضرت عائشہ سے اسکی تفسیر میں منقول ہے یرضی لرضاہ ویسخط بسخطہ اس میں اشارہ ہوا تخلق باخلاق اللہ کی طرف کہ کمال ادب کا مقتضا ہے اور اسکے قبل ما انت بنعمۃ ربک بمجنون فرمانا اشارہ اس طرف ہے کہ سوء اخلاق ایک قسم کا جنون ہے۔

تخلق باخلاق اللہ — تخلق باخلاق اسر

کون سوء الخلق من الجنون — سوء خلق کا جنون ہونا

المتن قولہ تعالیٰ ولا تطع کل حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل الآیۃ جمعت الآیۃ اصول المثالب لیحترز عنہا کل من ھو للطریق طالب

قولہ تعالیٰ ولا تطع کل حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل الآیۃ

ترجمہ اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانیوالا ہو بے وقعت ہو طعنے دینے والا ہو چغلیاں لگاتا پھرتا ہو نیک کام سے روکنے والا ہو آخر آیت تک۔

اصول سوء الاخلاق — اصول اخلاق ذمیمہ

اس میں اخلاق ذمیمہ کے اصول مذکور ہیں تاکہ صاحب طریق ان سے بچے۔

المتن قولہ تعالیٰ یوم یکشف عن ساق الخ فی الروح ذھب بعضھم الی ان المراد بالساق ساقہ سبحانہ وتعالیٰ وان الآیۃ من المتشابہ واستدل علی ذلک بما اخرجہ البخاری ومسلم والنسائی وابن المنذر وابن مردویہ عن ابی سعید قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد کل مؤمن ومؤمنۃ الحدیث واما بابی لباطن من الصوفیۃ یقولون بالظاھر ویدعون ان ذلک عند التجلی الصوری وعلیہ حملوا ایضا

قولہ تعالیٰ یوم یکشف عن ساق الخ۔

ترجمہ جس دن کہ ساق کی تجلی فرمائی جاویگی۔

احادیث میں تصریح ہے کہ مراد ساق حق تعالیٰ کی ہے اور صوفیہ اسکو ظاہر پر محمول کرکے تجلی صوری کے جواز کے قائل ہوئے ہیں اور دوسرے علماء متشابہ کہتے ہیں۔

جواز التجلی الصوری — استدلال علی التجلی الصوری

ما اخرجه اسحق بن راهويه في مسنده والطبراني والدارقطني في الرؤية والحاكم وصححه وابن مردويه وغيرهم عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يجمع الله الناس يوم القيمة الحديث بطوله وفيه فيقولون ان لنا ربا ما رأيناه فيقول فبم تعرفون ربكم ان رأيتموه قالوا بيننا وبينه علامة ان رأيناه عرفناه قال وما هي قالوا يكشف عن ساق فيكشف عند ذلك الحديث وهو ونظائره من المتشابه عند السلف۔

المتن قوله تعالى ولا تكن كصاحب الحوت (۷۴۲) يستنبط منه ان صاحب المقام الاعلى ينهى عن ان يفعل فعل صاحب المقام العالي وكذا صاحب المقام ينهى ان يكون كصاحب الحال۔

قوله تعالى ولا تكن كصاحب الحوت **ترجمہ** اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جیئے۔

اس سے مستنبط (۷۴۲) ہوتا ہے کہ صاحب حال کا فعل صاحب مقام کے لئے اور صاحب مقام عالی کا فعل صاحب مقام اعلی کے لئے احیاناً نقص ہوتا ہے اور اس سے منع کیا جاتا ہے۔

المتن قوله تعالى وان يكاد الذين كفروا ليزلقونك بابصارهم دل على ان (۷۴۳) صاحب الباطل يمكن ان يغلب اهل الحق في التاثيرات الطبعية التي تكون من الخفاء بحيث فيها الجاهل من الكمال الباطني في الروح ومثل ذلك ما قيل انه من باب التاثير في القوة المعروفة اليوم بالقوة الكهربائية عند الطباعيين المحدثين وفيه ولا اخص ذلك بالنفوس الخبيثة فقد يكون من النفوس الزكية اهر قلت والعمل المعروف بالتوجه من هذا الباب فليس هو من الولاية في شئ وانما هو من الاسباب الطبعية المباحة ان استعمل في خير فخير وان في شر فشر۔

قوله تعالى وان يكاد الذين كفروا ليزلقونك الخ **ترجمہ** اور یہ کافر جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا آپ کو اپنی نگاہوں سے پھسلا کر گرا دیں گے۔

اس میں دلالت (۷۴۳) ہے کہ اہل باطل میں بھی تصرفات ہو سکتے ہیں اور وہ ان سے اہل حق پر تاثیرات طبعیہ میں غالب آ سکتے ہیں پس تاثیر نفسانی علامات ولایت سے نہیں۔

تمت سورة نون

وانظر في آخر سورة ابراهيم

سورة الحاقة

المتن قوله تعالى ولو تقول علينا

سورۂ نون تمام ہوئی

سورۂ ابراہیم کے اخیر میں دیکھ لیا جاوے

سورة الحاقة

قوله تعالى ولو تقول علينا بعض الاقاويل

(۷۴۲) المقام العالي يرجع الى الصاحب المقام

(۷۴۳) ایک کمال دوسرے کمال کے لئے نقص ہوتا ہے۔

(۷۴۳) علامات کون التاثير النفساني من كرامات الولاية

(۷۴۳) تصرفات نفسانیہ کرامات ولایت نہیں ہوتا۔

بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین کذلک من یدعی الولایة کاذبا یهلکه الله تعالی غیران النبوة لما کان امرا ظاهرا کان اهلاک مدعیه الکاذب ظاهرا والولایة لما کان امرا باطنا کان اهلاک مدعیه الکاذب باطنا یدرک اهل الباطن بالآثار الباطنة من الظلمات والخذلان فاذا رأیت اهل الله معرضین متنفرین عن بعض المدعیین فاحذره

لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین ترجمہ اور اگر یہ ہمارے ذمہ کچھ باتیں لگاتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑتے پھر ہم ان کی رگِ دل کاٹ ڈالتے

اسیطرح مدعی ولایت ہلاک کیا جاتا ہے مگر نبوت ایک امر ظاہر ہے اسکا مدعی کاذب ظاہراً بھی ہلاک ہوتا ہے اور ولایت امر باطنی ہے اسکا مدعی کاذب باطناً ہلاک ہوتا ہے جسکو اہل باطن ادراک کرتے ہیں اوس کے آثار ظلمات وخذلان ہیں

پس جب اہل اللہ کو کسی مدعی سے نفور دیکھو اس سے بچو۔

الحاشیة **قوله تعالی** وانه لحق الیقین فی الروح وذکر بعض الصوفیة قدست اسرارهم ان اعلی مراتب العلم حق الیقین ودونه عین الیقین ودونه علم الیقین فالاول کعلم العامل بالموت اذا ذاقه والثانی کعلم به عند معاینة ملائکته علیهم السلام والثالث به فی سائر اوقاته اه قلت ورد فی سورة التکاثر علم الیقین علی هذا المعنی واما عین الیقین فلم یرد بهذا المعنی لان الرؤیة المتعاقبة بالرؤیة الاولی کما هو مدلول ثم هو ما بعد الدخول فلذا الحقت هذا التقریر بالحواشی وفی الروح سورة التکاثر وعینی اکثر ما قالوه علی الاصطلاح فلا تغفل اه۔

الحاشیة **قولہ تعالی** وانہ لحق الیقین۔ ترجمہ اور یہ قرآن تحقیقی یقینی بات ہے یہ صوفیہ کی بھی ایک اصطلاح ہے۔ اسی طرح علم الیقین وعین الیقین اس کی تقریر اصل عربی میں ہے۔

تمت سورة الحاقة

وانظر فی آخر سورة ابراهیم

سورۃ الحاقۃ تمام ہوئی

سورہ ابراہیم کے اخیر میں دیکھ لیا جاوے

سورة المعارج

المتن **قوله تعالی** ان الانسان خلق هلوعا الی قوله تعالی الا المصلین الخ دل علی ان للطاعات والذکر تاثیرا عظیما فی قوة

سورۃ المعارج

قولہ تعالی ان الانسان خلق هلوعا الی قولہ تعالی الا المصلین الخ ترجمہ انسان کم ہمت پیدا ہوا ہے اسکے اللہ تعالی قول الا المصلین تک

القلب وتحمله ما لا یتحمله غیر اهل الطاعة وهو مشاهد۔

مصلین الی آخرہ کا ہلوع یعنی ضعیف القلب نہ ہونا دلیل ہے اسکی کہ طاعات کو قوت قلب و تحمل شدائد میں تاثیر عظیم ہے اور اس کا مشاہدہ کیا جاتا ہے

تمت سورة المعارج

سورۃ المعارج تمام ہوئی

وانظر فی آخر سورة ابراهیم

سورہ ابراہیم کے اخیر میں دیکھ لیا جاوے

سورة نوح

سورۃ نوح

المتن **قوله تعالیٰ** ثم انی دعوتهم جهارا ثم انی اعلنت لهم واسررت لهم اسرارا وفیه غایة[۲۴۷] الشفقة وهکذا ینبغی ان یهتم فی ارشاد من لا یعرف الحق ولیس هذا من التصدی فی شئ لان التصدی فی قصد الثمرة والاهتمام فی قصد الطریق۔

قولہ تعالیٰ ثم انی دعوتہم جہارا ثم انی اعلنت لہم واسررت لہم اسرارا ترجمہ پھر میں نے ان کو آواز بلند بلایا پھر میں نے ان کو علانیہ بھی سمجھایا اور ان کو بالکل خفیہ بھی سمجھایا۔ اس[۲۴۷] سے غایت شفقت معلوم ہوتی ہے اور ارشاد جاہل میں ایسا ہی اہتمام چاہیئے اور یہ تصدی نہیں ہے تصدی قصد ثمرہ میں ہوتی ہے اور یہ اہتمام قصد طریق میں ہے۔

المتن **قوله تعالیٰ** ولا تذرن ودا ولا سواعا ولا یغوث ویعوق ونسرا الماکان هذا مآل اتخاذ صورهم[۲۴۸] معاباحة نفس التصویر حیث دل علی ان الاهتمام بحفظ آثار الصلحاء اذا خیف منه مفسدة یجب ترکه۔

قولہ تعالیٰ ولا تذرن ودا ولا سواعا ولا یغوث ویعوق ونسرا ترجمہ اور نہ ودکو اور سواع کو اور یغوث اور یعوق اور نسر کو چھوڑنا یہ انجام ہوا صلحاء کی تصویریں رکھنے کا جو کہ اس وقت مباح تھی اس[۲۴۸] سے معلوم ہوا کہ صلحاء کے آثار و تبرکات کا زیادہ اہتمام کرنا جبکہ اس میں مفسدہ دینیہ کا خوف ہو واجب الترک ہے۔

المتن **قوله تعالیٰ** ولا تزد الظلمین الا ضلالا وقوله تعالیٰ۔ وقال نوح رب لا تذر علی الارض من الکفرین دیارا مثل هذه الدعوات مما یختص بصاحب الوحی لا یجوز لغیره فلا حق لاحد ان یدعو[۲۴۹] علی مخالفه بمثله کما قد یشاهد عن بعض المدعین للمشیخة

قولہ تعالیٰ ولا تزد الظلمین الا ضلالا وقولہ تعالیٰ) وقال نوح رب لا تذر علی الارض من الکفرین دیارا ترجمہ اور ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا دیجئے (اور قول اس اللہ تعالیٰ کا) اور نوح نے کہا کہ اے میرے پروردگار کافروں میں سے زمین پر ایک باشندہ بھی مت چھوڑ

۲۴۷ الشفقة فی الارشاد ارشاد میں شفقت

۲۴۸ تعلیم حفظ تبرکات الصالحین بعلة خوف المفسدة بزرگوں کی حفاظت میں عدم احتمال مفسدہ کی شرط

۲۴۸ زجر الدعاء لغیر النبی علی عدوه کالاهل والاضدال

۲۴۹ اپنے مخالف پر بددعا کی ممانعت

۲۴۹ بد دعا

الزاعمین لولایتہم۔ اضلال[۶۴۳] واہلاک کی دعا اپنے مخالف پر یہ صاحب وحی کے ساتھ خاص ہے دوسروں کو اس کا کچھ حق نہیں جیسے بعض مدعیان مشیخت وولایت کی عادت ہے

[۶۴۴] لیے حوالہ بہلاک وضلال کی بددعا

تمت سورۃ نوح

وانظر فی اٰخر سورۃ ابراھیم

سورۃ نوح تمام ہوئی

سورہ ابراہیم کے اخیر میں دیکھ لیا جاوے

سورۃ الجن

المتن قولہ تعالی وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن علم منہ ذم ما کان علیہ المستند[۶۴۵] خلون فی التصوف من استعانہم عوذ اورقی یعاذ فیہا بالجن بنداء لہم وسموہم موکلات متحققین کانوا او متخیلین بحیث یجوز ان یقال فیہم ان ھی الا اسماء سمیتموھا الخ

[۶۴۵] دم الاستعانۃ بالموکلات فی العوذ وغیرہ

قولہ تعالی وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن

ترجمہ اور بہت سے لوگ آدمیوں میں ایسے تھے کہ وہ جنات میں سے بعضے لوگوں کی پناہ لیا کرتے تھے۔

بعض لوگ جو زبردستی صوفیہ میں شمار کیے جاتے ہیں اور ایسے ایسے تعویذات وعملیات میں مشغول ہیں جن میں[۶۴۵] جنات وموکلات کی ندا ریا استعانہ ہوتا ہے اس سے اس کا مذموم ہونا ثابت ہوتا ہے۔

[۶۴۵] استعانت بالموکلات کی مذمت

المتن قولہ تعالی قل انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا او قولہ تعالی قل ان ادری اقریب ما توعدون الخ ضرا[۶۴۶] لجہان فی نفی القدرۃ المستقلۃ والعلم المحیط عن سید المقبولین فکیف لغیرہ وفیہ ارشاد لتحصیل العبدیۃ الکاملۃ۔

[۶۴۶] نہی القدرۃ المستقلۃ والعلم المحیط عن العبد

قولہ تعالی قل انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا وقولہ تعالی قل ان ادری اقریب ما توعدون الخ

ترجمہ آپ کہہ دیجیے کہ میں تمہارے نہ کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی کا اور اس اللہ تعالی کا قول کہہ دیجیے کہ مجھکو معلوم نہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آیا وہ نزدیک ہے

اس میں صریح نفی قدرت مستقلہ[۶۴۶] وعلم محیط کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی گئی ہے تو غیر نبی توکس شمار میں ہے۔

[۶۴۶] نفی قدرت مستقلہ وعلم محیط کی نفی

تمت سورۃ الجن

وانظر فی اٰخر سورۃ ابراھیم

سورۃ الجن تمام ہوئی

سورہ ابراہیم کے اخیر میں دیکھ لیا جاوے

سورۃ المزمل

المتن قولہ تعالی یاایہا المزمل قم

قولہ تعالی یاایہا المزمل قم اللیل الخ

اللیل الخ وقولہ تعالیٰ ورتل القرآن الخ وقولہ تعالیٰ واذکر اسم ربک و تبتل الیہ تبتیلا ۷۵۲ فی کلہا من وظائف الصوفی ما لا یخفی وفی قولہ تعالیٰ ان لک فی النہار سبحا طویلا ای تقلبا وتصرفا فی مہماتک واشتغالا بشواغلک بیان للداعی الخارجی الی قیام اللیل بعد بیان ما فی نفسہ من الداعی من قولہ ان ناشئۃ اللیل ہی اشد وطأ واقوم قیلا کذا فی الروح ملخصا وفیہ من الدلالۃ علی ان فی اللیل من الاسرار ما لیس فی النہار ما لا یخفی وسئل عنہ اصحاب الخلوۃ

المتن قولہ تعالیٰ علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم فاقرأوا ما تیسر من القرآن علم ان سیکون منکم مرضی الخ ۷۵۳ رعایۃ السہولۃ فی المجاہدۃ والاورادہو صنیع المحققین مع الطالبین السالکین

تمت سورۃ المزمل

وانظر فی اٰخر سورۃ ابراہیم

سورۃ المدثر

المتن قولہ تعالیٰ ولا تمنن تستکثر ۷۵۴ فی الروح ای ولا تعط مستکثرا ای طالبا الکثیر ممن تعطیہ او لا تعط مستکثرا ای رائیا لما تعطیہ کثیرا والنہی عن ذلک لانہ نوع اعجاب وفیہ مخل خفی وعن الحسن

قولہ تعالیٰ ورتل القرآن ترتیلا ترجمہ اور کپڑوں میں لپٹنے والے رات کو کھڑے رہا کرو اور اس اللہ تعالیٰ کا قول اور قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو اور اس اللہ تعالیٰ کا قول اور اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو اور سب سے قطع کرکے اسکی طرف متوجہ رہو۔

ان آیات میں صوفی کے ۷۵۲ مشاغل ہیں اور ان ناشئۃ اللیل الخ میں بیان ہے داعی داخلی قیام لیل کا اور ان لک فی النہار سبحا طویلا میں بیان ہے اسکے داعی خارجی کا تو اس سے لیل اور خلوت کے اسرار بھی معلوم ہوگئے۔

قولہ تعالیٰ علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم الخ ترجمہ اسکو معلوم ہے کہ تم اسکو ضبط نہیں کرسکتے تو اس نے تمہارے حال پر عنایت کی آخر تک

اسمیں رعایت ہے سہولت کی مجاہدہ و اوراد میں اور محققین کا یہی برتاؤ ہے طالبین سالکین کے ساتھ

سورۂ مزمل تمام ہوئی

سورۂ ابراہیم کے اخیر میں دیکھ لیا جاوے

سورۃ المدثر

قولہ تعالیٰ ولا تمنن تستکثر الخ ترجمہ اور کسی کو اس غرض سے مت دو کہ زیادہ معاوضہ پاؤ ۷۵۴ بعض نے تفسیر کی ہے کہ زیادہ جاننے کے خیال سے مت دو بعض نے کہا ہے کہ دیکر زیادہ مت سمجھو اور بعض نے کہا ہے کہ اپنے حسنات

زکاۃ الصوفی ۷۵۲ صوفی کے

رعایۃ السہولۃ فی المجاہدۃ ۷۵۳ مجاہدہ میں سہولت کی رعایت

بعض اخذوا ہذا الطریق ناحرا لعہد ۷۵۴ بعض نے اس طریق کو بعض احسانات

والربیع لا تمنن بحسناتك علی الله تعالی مستکثرا لها ای راءیا ایاها کثیرة وعد من استکثار الحسنات بعض السادة رؤیة انها حسنات وعدم خشیة الرد والغفلة عن کونها منه تعالی حقیقة اھ قلت وکل ذلك من اخلاق اھل الله تعالی۔

کو زیادہ سمجھکر منت جتلاؤ اور یہ سب تعلیم ہے اخلاق و طریق کی۔

اتباع کاملین سے عار اور خود رائے کے انتظار کی مذمت

المتن قوله تعالی فمالهم عن التذکرة معرضین الی قوله بل یرید کل امرئ منهم ان یوتی صحفا منشرة ویعلم منه شناعة من یستنکف عن اتباع اھل الکمال وینتوقع ان یکون من اصحاب الواردات والاحوال۔

قوله تعالی فمالهم عن التذکرة معرضین الی قوله بل یرید کل امرئ منهم ان یوتی صحفا منشرة (ترجمہ تو ان کو کیا ہوا کہ اس نصیحت سے روگردانی کرتے ہیں اس اللہ تعالے کے تمول بلکہ ان میں ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اوسکو کھلے ہوئے نوشتے دیئے جاویں۔

کاملین کے اتباع سے عار کرنے اور اپنے نفس کے لئے واردات واحوال کی توقع رکھنے کی مذمت ہے

تمت سورة المدثر

سورة المدثر تمام ہوئی

وانظر فی اٰخر سورة ابراھیم

سورۂ ابراہیم کے اخیر میں دیکھ لیا جاوے

سورة القیامة

المتن قوله تعالی ولا اقسم بالنفس اللوامة فی الروح قال مجاھد ھی التی تلوم نفسها علی ما فات وتندم علی الشر لم فعلته وعلی الخیر لم لم تستکثر منه فهی لم تزل لائمة ان اجتهدت فی الطاعات واکثر الصوفیة علی ان النفس اللوامة فوق الامارة وتحت المطمئنة وعرفوا الامارة بانها التی تمیل الی الطبیعة البدنیة وتنام باللذات والشهوات الحسیة وعرفوا اللوامة بانها التی تنورت بنور القلب قدر ما تنبهت عن سنة الغفلة فکلما صدر عنها سیئة بحکم جبلتها الظلمانیة اخذت تلوم نفسها ونفرت عنها وعرفوا المطمئنة بانها التی تم تنورها بنور القلب حتی انخلعت عن صفاتها الذمیمة وتخلقت بالاخلاق الحمیدة وسکنت عن منازعة

تحقیق النفس اللوامة والامارة والمطمئنة

قوله تعالی ولا اقسم بالنفس اللوامة (ترجمہ اور قسم کہاتا ہوں ایسے نفس کی جو اپنے اوپر ملامت کرے۔

نفس لوامہ وہ ہے جو شر پر تو اس طرح تاوم ہو کہ کیوں کیا اور خیر پر اس طرح کہ کیوں نہ کیا اور امارہ جو شر کا امر کرے اور مطمئنہ جو خیر پر قرار پکڑ لے۔

الطبیعۃ اھ۔

تمت سورۃ القیامۃ

وانظر فی اٰخر سورۃ ابراھیم

سورۃ الدھر

المتن قولہ تعالیٰ انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا فیہ الحض علی الاخلاص وفیہ عندی دلالۃ علی طلب الدعا ممن احسن الیہ لانہ نوع من الجزاء وقد نفی فی الاٰیۃ

قولہ تعالیٰ وسقاھم ربھم شرابا طھورا فی الروح ھو نوع اٰخر یفوق النوعین السابقین وھما ممزج بالکافور وما ممزج بالزنجبیل کما یرشد الیہ اسناد سقیہ الی رب العالمین ووصفہ بالطھوریۃ ثم قال (وھو من الحاشیۃ) وقیل اریدت بذالک الشراب الروحانی لا المحسوس وھو عبارۃ عن التجلی الربانی الذی یسکر عما سواہ صفاء ولا ماء ولطف ولا ھواء ونور ولا نار وروح ولا جسم ولعل کل ما ذکرہ ابن الفارض فی خمریتہ التی لم یفرغ مثلھا فی کاس اشارۃ الی ھذا الشراب وایاہ عنی بقولہ سے سقونی وقالوا الا تغن ولو سقوا جبال حنین ما سقونی تغنت ویحکی انہ سئل ابو یزید عن ھذہ الاٰیۃ فقال سقاھم شرابا طھرھم بہ عن محبۃ غیرہ ثم قال ان اللہ تعالیٰ شرابا ادخرہ لافاضل عبادہ یتولی سقیھم ایاہ فاذا شربوا طاشوا واذا طاشوا طاروا واذا طاروا وصلوا واذا وصلوا اتصلوا فھم فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر وحمل بعضھم جمیع الاشربۃ علی غیر المتبادر منھا فقال ان الانوار الفائضۃ فی جواھر اکابر الملئکۃ وعظمائھم علیھم السلام علی ھذہ الاکوار مشبھۃ بالماء العذب الذی یزیل العطش ویقوی البدن وکما ان العیون متفاوتۃ فی الصفاء والکثرۃ والقوۃ کذا ینابیع الانوار العلویۃ مختلفۃ فبعضھا کافورۃ علی طبع البرد والیبس ویکون صاحبہ لک فی الدنیا فی مقام الحزن والبکاء والانقباض وبعضھا یکون زنجبیلیا علی

سورۃ القیامہ تمام ہوئی

سورۂ ابراہیم کے اخیر میں دیکھ لیا جاوے

سورۃ الدہر

قولہ تعالیٰ انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا (ترجمہ ہم تم کو محض خدا کی رضامندی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے بدلہ چاہیں اور نہ شکریہ۔

اس میں اخلاص کی ترغیب ہے۔

قولہ تعالیٰ وسقاھم ربھم شرابا طھورا۔ (ترجمہ اور ان کا رب ان کو پاکیزہ شراب پینے کو دے گا۔

روح المعانی سے اصل عربی میں شراب طہور و چشمۂ کافور و زنجبیل کے حقائق و اسرار مذکور ہیں اور یہ مضمون منجملہ حواشی کے ہے

الاخلاص فی الاحسان ومنہ طلب الدعا ممن احسن الیہ ۷۵۷

الاخلاص فی الاحسان ۷۵۶

حقائق الشربۃ الجنۃ ۷۵۸

الشربۃ جنت کے حقائق ۷۵۸

طبعه الحرا لیبس ویکون صاحبه قلیل الالتفات الی السوی قلیل المبالاة بالاجسام والجسمانیات ثم لایزال الروح البشری منتقلا من ینبوع الی ینبوع ومن نور الی نور ولا شك ان الاسباب والمسببات متناهیة فی ارتقائها الی واجب الوجود الذی هو النور المطلق جل جلاله فاذا وصل الی ذلك المقام وشرب ذلك الشراب انهضمت تلك الاشربة المتقدمة بل فنیت کلات نور ماسوی الله یضمحل فی مقابلة نور جلال الله وکبریائه وذلك آخر سیر الصدیقین ومنتهی درجاتهم فی الارتقاء والکمال ولهذا اختتم الله تعالی ذکر ثواب الابرار بقوله جل وعلا وسقاهم ربهم شرابا طهورا اه قلت ولو حمل هذا علی حقیقة الاشربة الحسیة لم یحتج الی نفی الاشربة الحسیة۔

تمت سورة الدهر

سورہ الدہر تمام ہوئی

ملحقة من رسالة التائید المذکورة فی اٰخر التمهید

اضافہ از رسالہ "تائید" مذکورہ آخر تمہید

قوله تعالی فمن شاء اتخذ الی ربه سبیلا یعنی بالسبیل الی الله تعالی طریقة الصوفیة یعنی من شاء الله ذاته وصفاته سلك سبیله

قولہ تعالیٰ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا ترجمہ سو جو شخص چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے۔

مراد سبیل الی اللہ سے صوفیہ کا طریق ہے یعنی جو شخص اللہ کی ذات و صفات کو چاہے اوسکے رستہ پر چلے

انتهت الملحقة

اضافہ تمام ہوا

سورة المرسلات

المتن قوله تعالی انطلقوا الی ظل ذی ثلث شعب فی الروح متشعب لعظمه ثلث شعب کما هو شان الدخان العظیم تراه یتفرق تفرق الذوائب وخصوصیة الثلث قیل اما لان حجاب النفس عن انوار القدس الحس والخیال والوهم (وهذه تخل بالعلم) او لان المؤدی الی هذا العذاب هو القوة الوهمیة الشیطانیة الحالة فی الدماغ والقوة الغضبیة السبعیة التی عن یمین

قولہ تعالیٰ انطلقوا الی ظل ذی ثلث شعب ترجمہ ایک سائبان کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں روح میں وصف ہے کہ تین کی تخصیص کیوجہ یا یہ ہے کہ انوار قدس سے نفس کا حجاب حس اور خیال اور وہم ہے (اور یہ مخل علم ہیں) اور یا یہ ہے کہ مودی الی العذاب قوۃ وہمیہ اور قوۃ غضبیہ اور قوۃ شہویہ ہے (اور یہ مخل عمل ہیں)۔

متناهوا نم العلم والعمل بصورة شعب الدخان ۲۵۹ ۲۵۹

مراتع علم وعمل کا مثل بصورت دخان

القلب والقوة الشهوية ابعدهم الله عن يساره (وهذه تخلٍ بالعمل) اھ۔

المتن قوله تعالى واذا قيل لهم اركعوا لا يركعون في الروح اي اطيعوا[۲۲۰] الله تعالى واخشعوا وتواضعوا له عزوجل بقبول وحيه تعالى واتباع دينه سبحانه وارفضوا هذا الاستكبار والقوة لا يخشعون[۲۲۱] لا يقبلون ذلك ويصرون على ما هم عليه من الاستكبار اھ۔

تمت سورة المرسلات

وانظر في اخر سورة ابراهيم

سورة النبا

المتن قوله تعالى ان للمتقين مفازا حدائق واعنابا الخ تسمية[۲۲۲] الله تعالى نعم الجنة مفازا ير على من يحقرها ويدعي استغناءه عنها بغير عذر من غلبة الحال وليست كما بعدها الى اخر القرآن باستثناء سورة الشمس والناس في رسالة التائيد وانظر في آخر سورة ابراهيم والآن لا بد عليه في اخر كل سورة سورة حذرا عن التكرار والتطويل وكذا لا اصرح بتمام كل سورة لانه لتقارب السور يفضي الى الاملال۔

قوله تعالى واذا قيل لهم اركعوا لا يركعون

ترجمہ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جھکو تو نہیں جھکتے۔

یعنی خشوع وتواضع اختیار کرو اور نخوت جو مانع ہے قبول حق سے چھوڑ دو۔

سورۃ المرسلات تمام ہوئی

سورۂ ابراہیم کے اخیر میں دیکھ لیا جاوے

سورۃ النبا

قوله تعالى ان للمتقين مفازا حدائق واعنابا

ترجمہ خدا سے ڈرنے والوں کے لئے بے شک کامیابی ہے یعنی باغ اور انگور۔

نعم جنت کو کامیابی فرمانا اس شخص پر رد ہے جو اس سے استغناء کا دعوی کرتا ہے اور اہل غلبۂ حال اس سے مستثنے ہیں اور یہ بھی رسالہ تائید میں نہیں اسیطرح بعد کی سورتیں بھی نہیں باستثناء سورۂ والشمس والناس کے اور اب میں ہر سورت کے اخیر میں اسپر تنبیہ کرونگا سورہ ابراہیم کے اخیر میں دیکھ لیا جاوے اسیطرح ہر سورت کے تمام ہونے کی بھی تصریح نہ کروں گا کیونکہ سورتیں بہت قریب قریب ہیں بلا ضرورت تکرار موجب ملال ہوتا ہے۔

سورة النازعات

المتن قوله تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فيه من فضل كف النفس[۲۲۳] عن الهوى ما لا يخفى۔

قوله تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى

ترجمہ اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو خواہش سے

۲۲۰ فائدہ خشوع وتواضع اختیار کرنے کا امتثال امر اور ترک کبر کا موجب قبول حق ہونا

۲۲۱ الردعلی من ادعی الاستغناء عن نعم الجنة

۲۲۲ دعوی استغناء عن الجنة پر رد

۲۲۳ الکف عن الهوی ترک ہوی کی فضیلت

روکا ہوگا۔ اس میں کف نفس کی فضیلت ظاہر ہے۔

سورۃ عبس

المتن قولہ تعالیٰ عبس وتولی الآیۃ دل علی النہی عن الاعراض عمن یبتغی الادب من قطع الکلام ونحوہ لعذر من عدم العلم ونحوہ۔

سورۂ عبس

قولہ تعالیٰ عبس وتولی الآیۃ (ترجمہ پیغمبر چین بجبیں ہوگئے اور متوجہ نہ ہوئے آخر آیت تک اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص سے کسی عذر یا ناواقفی کے سبب کوئی بے تمیزی صادر ہو جاوے اس سے روگردانی یا ناراضی نہ کرے۔

سورۃ التکویر

المتن قولہ تعالیٰ واذا النفوس زوجت فی الروح ای قرنت کل نفس بشکلہا اخرج جماعۃ منہم الحاکم وصححہ عن النعمان بن بشیر عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سئل عن ذلک فقال یقرن الصالح مع الرجل الصالح فی الجنۃ ویقرن الرجل السوء مع رجل السوء فی النار فذلک تزویج الانفس اھ قلت وھذا قریب من مفہوم قولہ علیہ السلام المرء مع من احب وھذہ المناسبۃ ھی التی تجمع بین الامثال والاشکال فی الدنیا وقد شوھد ان مدار النفع من الشیخ للطالب ھی ھذہ المناسبۃ۔

سورۃ التکویر

قولہ تعالیٰ واذا النفوس زوجت (ترجمہ اور جب ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کئے جاوینگے جس طرح یہ تناسب وتشاکل آخرت میں اجتماع کا سبب ہو جاوے گا اسی طرح دنیا میں بھی یہی مناسبت ارتباط معنوی کا سبب ہو جاتا ہے اور یہی مدار ہے نفع کا

سورۃ الانفطار

المتن قولہ تعالیٰ وان علیکم لحفظین کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون ھذا احد المراقبات النافعۃ لاصلاح الاعمال۔

سورۃ الانفطار

قولہ تعالیٰ وان علیکم لحفظین کراما کاتبین (ترجمہ اور تم پر یاد رکھنے والے معزز لکھنے والے مقرر ہیں۔ یہ منجملہ مراقبات نافعہ فی الاصلاح کے ہے۔

۶۶۳ الانہی عن الاعراض عمن یسیء الادب جہلا ناواقفی کے سبب سے ادبی کرنیوالے سے اعراض کرنا

۶۶۴ کون مدار التعلق ھی المناسبۃ تعلق کا مدار مناسبت پر ہونا

۶۶۵ بعض المراقبات بعض مراقبات

سورۃ التطفیف

المتن قولہ تعالی کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون دالۃ صریحا علی وجود ۲۲۶ الظلمۃ للقلب وقد صرحوا فی کلامھم کثیرا۔

سورۃ التطفیف

قولہ تعالی کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون ترجمہ ہرگز ایسا نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ بیٹھ گیا ہے۔

اثبات ظلمۃ فی القلب ۲۲۶

ظلمت قلب میں ۲۲۶ صریح ہے اور کلام قوم میں بکثرت وارد ہے۔

سورۃ الانشقاق

المتن قولہ تعالی لترکبن طبقا عن طبق فی الروح اخرج البخاری عن ابن عباس رض ان الخطاب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی ذلک عن جماعۃ و علیہ یراد لترکبن احوالا شریفۃ بعد اخری من مراتب القرب الخ ۲۲۷ قلت وکذلک نوابہ وورثتہ من الاولیاء و العارفین یرکبون احوالا ومراتب

سورۃ الانشقاق

قولہ تعالی لترکبن طبقا عن طبق (ترجمہ اور تم لوگوں کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہونچنا ہے۔

ابن عباس رض سے روایت ہے کہ اسکا خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے تو مراد ۲۲۷ اس سے مراتب قرب میں ترقی ہے یہی شان ہے آپ کے ورثہ عارفین کی مراتب و احوال میں۔

الترقی فی الاحوال والمراتب ۲۲۷

سورۃ البروج

المتن قولہ تعالی ذلک الفوز الکبیر دل علی ما دل ۲۲۸ علیہ قولہ تعالی ان للمتقین مفازا فی سورۃ النبا۔

سورہ بروج

قولہ تعالی ذلک الفوز الکبیر (ترجمہ یہ بڑی کامیابی ہے) جو مسلمان للمتقین ۲۲۸ مفازا سے ثابت ہوتا ہے وہی اس سے بھی۔

مثل ۲۲۸

سورۃ الطارق

المتن قولہ تعالی ان کل نفس لما علیھا حافظ فلینظر الانسان مم خلق فیہ من ۲۲۹ مراقبۃ المبدأ والمعاد ما ھو ظاھر۔

سورہ طارق

قولہ تعالی ان کل نفس لما علیھا حافظ فلینظر الانسان مم خلق (ترجمہ کوئی شخص ایسا نہیں جس پر کوئی یاد رکھنے والا مقرر نہ ہو تو انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے

بعض المراقبات ۲۲۹

اس میں مراقبہ ہے مبدأ و معاد کا۔

سورۃ الاعلیٰ

المتن قولہ تعالیٰ قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی جامعۃ للاعمال التی ھی مقاصد اھل الطریق۔

اعمال مقصودہ اہل طریق کا جامع ہے۔

سورۃ الغاشیۃ

المتن قولہ تعالیٰ وجوہ یومئذ خاشعۃ عاملۃ ناصبۃ تصلی نارا حامیۃ فی الروح عن مزید بن اسلم انہ قال عاملۃ فی الدنیا ناصبۃ فیھا الا انہا علی غیر ھدیٰ فلم تنتفع بشیء الا بما ینفعھا یوم القیامۃ و جاء ثبت فی روایۃ اخری عن ابن عباس و ابن جبیر ایضا و ھو قول الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس و ھو قول مقاتل و قال ابن ابی حاتم عن ابن عباس و ابی مالک و سعید بن جبیر و غیرھم من السلف انہم قالوا ھم اھل الضلال۔

سورۃ الفجر

المتن قولہ تعالیٰ فاما الانسان اذا ما ابتلاہ ربہ الی قولہ کلا قال فی الروح قال ابن عباس المعنی لم ابتله بالغنی لکرامته علی ولم ابتله بالفقر لھوانه علی بل ذلک محض القضاء و القدر اھ قلت فما ینتفعون به بعض الجھلۃ انا قد دخلنا فی السلسلۃ الفلانیۃ الخ ردا قالوا سمعنا فھذا من دلائل مقبولیتھا

سورۃ اعلیٰ

قولہ تعالیٰ قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی (ترجمہ بامراد ہوا جو شخص پاک ہوگیا اور اپنے رب کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا۔

سورۃ غاشیہ

قولہ تعالیٰ وجوہ یومئذ خاشعۃ عاملۃ ناصبۃ تصلی نارا حامیۃ (ترجمہ بہت سے چہرے اس روز ذلیل مصیبت جھیلتے خستہ ہوں گے آتش سوزاں میں داخل ہونگے) روایات سے اس کا ماٰل بدین اہل باطل کے بارہ میں ہونا معلوم ہوتا ہے کہ محنت ہی محنت پر رہے اور انجام بجز جہنم کے نہ ہو جو شخص ضلالت و بدعت کی حالت میں عبادت کرے وہ بھی اس میں داخل ہے۔

سورۃ الفجر

قولہ تعالیٰ فاما الانسان اذا ما ابتلاہ ربہ الی قولہ کلا (ترجمہ سو آدمی کو جب اس کا پروردگار آزماتا ہے اس اللہ تعالیٰ کے قول کا (کہ) اس سے معلوم ہوا کہ بعض جاہل جو کہا کرتے ہیں کہ جب سے ہم فلانے سلسلہ میں داخل ہوئے مال اور فراغت میں ترقی ہوگئی تو یہ دلیل ہے اس سلسلہ کے مقبول ہونے کی یہ جہل محض ہے۔

عند الله تعالی هو الجهل المحض۔

سورۃ البلد

قولہ تعالی فلا اقتحم العقبة تخصیص علی المجاهدة وان کان فیه نوع مشقة فان العقبة هی الطریق الوعر فی الجبل

سورۃ البلد

قولہ تعالی فلا اقتحم العقبة الخ ترجمہ سو وہ شخص گھاٹی میں سے ہو کر نہ نکلا۔ عقبہ کہتے ہیں پہاڑ کی گھاٹی کو پس اس میں ترغیب ہے مجاہدہ کی اگرچہ اس میں ایک گونہ مشقت ہو۔

سورۃ الشمس

المتن **قوله تعالی** فالهمها فجورها وتقواها فی الروح واضیفا الی ضمیر النفس قیل اشارة الی ان الملهم للنفس فجورہ وتقوی قد استعدت لهما بحکم الاستعداد۔

سورہ والشمس

قولہ تعالی فالہمہا فجورہا وتقواہا۔ ترجمہ پھر اس کی بدکرداری اور پرہیزگاری کا اس کو القا کیا۔ اضافت نفس کی طرف بقول بعض اشارہ ہے اس طرف کہ نفس کو جس فجور وتقوے کا الہام ہوتا ہے وہ وہ ہے جسکی اس میں پہلے سے استعداد تھی۔

تمت سورۃ والشمس

ملحقة من رسالة التائید المذکورة فی اٰخر التمهید

سورۃ والشمس

قول تعالی ونفس وما سواها سوی النفس علی وجه صلحت لتحمل الامانة وجعل لها وجهین وجه التقوی ووجه الفجور وذلک قوله تعالی فالهمها فجورها وتقواها وجعل بین الوجهین وجه اللوم فان مالت الی الفجور والعصیان فهی امارة بالسوء وان مالت الی التقوی فهی الطمانینة فاذا

سورۃ والشمس تمام ہوئی

اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورہ والشمس

قولہ تعالی ونفس وما سواہا نفس کو اسطور سے درست کیا کہ وہ بار امانت اٹھانے کے لائق ہو گیا اور اس کے لئے دو جہتیں بنائیں ایک جہت تقوی کی اور ایک جہت نافرمانی کی اور یہی مراد ہے قول اللہ تعالیٰ میں پھر اس کے دل میں ڈالدیا اسکی نافرمانی اور پرہیزگاری کو اور ان دونوں جہتوں کے درمیان ایک جہت ملامت کی

عملت سیئة ذمت سویعة فری لوامة لامت نفسها وذمت هواها ولعنت شیطانها وغضبت شهواتها ومقتت لذاتها وتابت عما عملت من السیئة فاذا تمت التوبة نصوحا فری الآن دخلت فی عالم الطمانینة فعلیها المحافظة حتی لا ترجع قبل مذاق الطمانینة فاذا ذاقت کانت الافاقة علیها سهلا ومع هذا لابد من المحافظة حتی یغود ویصیر الطمانینة صفة لازمة لها ویسهل علیها الحفظ ولا یامن الرجوع و النکس مادام فی دار التکلیف والنفس واحدة وانما لها جهات ووجوه کالبدن الشخص واحد مرة صحیح ومرة مریض ومرة میت

بنائی سو اگر نفس نافرمانی اور گناہ کی طرف مائل ہوا تو اس کا نام امارہ بالسوء ہے اور اگر پرہیزگاری کی طرف مائل ہوا تو اسکو طمانینہ کہتے ہیں پھر جب وہ گناہ کر کے جلد پشیمان ہو تو اسکا نام لوامہ ہے کہ اپنے نفس کو ملامت کرتا ہے اور خواہشوں کی مذمت کرتا ہے اور اپنے شیطان پر لعنت کرتا ہے اور اپنی شہوۃ پر غصہ کرتا ہے اور اپنی لذتوں کو مبغوض رکھتا ہے اور جو گناہ اس نے کیا اس سے توبہ کر لیتا ہے پھر جب اس کی خالص توبہ کامل ہو جاتی ہے تو وہ اب عالم اطمینان میں داخل ہو جاتا ہے سو اسکو اپنی محافظت ضروری ہے تاکہ قبل حصول مذاق اطمینان پھر واپس نہ ہو جاوے پھر جب اسکو یہ ذوق نصیب ہو جاتا ہے تو اطمینان پر قائم رہنا سہل ہو جاتا ہے مگر پھر بھی ضرور ہے کہ محافظت رہے جب تک کہ خوگر نہ ہو جاوے اور اطمینان اس کی صفت لازمہ نہ ہو جاوے اور محافظت اسپر آسان نہ ہو جاوے اور جب تک دار التکلیف میں ہے رجوع اور واپسی سے امن نہیں ہو سکتا اور نفس ایک ہی ہے اس کی صورتیں اور جہتیں مختلف ہیں جیسے بدن ایک جسم ہے کبھی صحیح ہے کبھی مریض ہے کبھی مردہ ہے۔

انتهت الملحقة

سورة اللیل

المتن قوله تعالی فسنیسره للیسری فی الروح وجوز ان یراد بالتیسیر التهیة والاعداد للیسری والعسری الطاعة والمعصیة ومبادیهما من الصفات المحمودة والمذمومة اه قلت ویشاهد عیانا فی العاملین وهو من توفیق الله تعالی وخذلانه وفی الحدیث فکل میسر لما خلق له۔

اضافہ تمام ہوا

سورۃ اللیل

قولہ تعالی فسنیسرہ للیسری الخ ترجمہ تو ہم اسکو راحت کی چیز کے لئے سامان دیدینگے اس میں دلالت ہے کہ اصل مدار عمل کا توفیق وخذلان پر ہے۔

کون مدار الاعمال علی التوفیق والخذلان

اعمال کا مدار توفیق وخذلان پر ہونا

سورۃ الضحیٰ

المتن قولہ تعالیٰ وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ فی الروح وقال ابن عطیۃ و جماعۃ یحتمل ان یرید لہما نہایۃ امرہ صلے اللہ علیہ وسلم وبدایتہ فاللام فیہما للعہد او عوض عن المضاف الیہ ای لنہایۃ امرک خیر من بدایتہ لا تزال تتزاید قوۃ التصاعد رفعۃ اھ واقول یحتمل ان یکون اللام فیہما للاستغراق ای کل حالۃ أخرۃ خیر لک من کل حالۃ اولی ویکون فیہ تسلیۃ لہ صلے اللہ علیہ وسلم فیما عرض لہ صلے اللہ علیہ وسلم من الوحی ولیسمی قبضا فی الاصطلاح بان ہذا القبض خیر لک من البسط السابق علیہ ثم اذا تتابع الوحی فہذا البسط خیر من القبض المذکور وہکذا ینبغی ان یعتقد العارف فی احوالہ فلا یحزن بالقبض واذا تبدل بالبسط یشکر

المتن قولہ تعالیٰ واما بنعمۃ ربک فحدث فی الروح لذا استحب بعض السلف التحدث بما عملہ من الخیر اذا لم یرد بہ الریاء والافتخار والاقتداء بہ اھ ونقل عن کثیر من اہل اللہ فہرادہم الشکر لا الافتخار۔

سورۃ الم نشرح

المتن قولہ تعالیٰ الم نشرح لک صدرک فی الروح قد یراد بہ تائید النفس لقوۃ قدسیۃ وانوار الٰہیۃ بحیث تکون میدانا للمواکب المعلومات وسماء لکواکب الملکات وعرشا لانواع التجلیات وفرشا لسوائم الواردات فلا

سورۃ الضحیٰ

قولہ تعالیٰ وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ (ترجمہ اور آخرت آپ کے لئے دنیا سے بدرجہا بہتر ہے۔

دونوں الف لام میں یہ بھی احتمال ہے کہ استغراق کے لئے ہو یعنی آپکی ہر حالت لاحقہ ہر حالت سابقہ سے افضل واکمل ہے پس وحی جو بند ہوگئی تھی جس کو اصطلاح میں قبض کہتے ہیں پہلے بسط سے اکمل تھی اور پھر جب وحی جاری ہوگئی تھی یہ اس قبض سے افضل تھا عارف کو بھی اسیکا معتقد رہنا چاہئے تو قبض سے مغموم نہ ہوگا۔

قولہ تعالیٰ واما بنعمۃ ربک فحدث (ترجمہ اور اپنے رب کے انعامات کا تذکرہ کرتے رہا کیجئے۔

اولیاء اللہ سے جو اپنے کمالات کا اظہار منقول ہے وہ شکراً ہوتا ہے نہ ریاءً او افتخاراً یہ آیت اسمیں صریح ہے۔

سورہ الم نشرح

قولہ تعالیٰ الم نشرح لک صدرک الخ (ترجمہ کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں کردیا۔

قبل وصول جو سالک کو ضیق اور ثقل اور حیرت ہوتی ہے جو اسکی کمر توڑ ڈالتی ہے وہ وزر ہے

---

۲۷۶ التسلیۃ فی القبض — قبض میں تسلی

۲۷۷ حقیقۃ اظہار بعض اہل اللہ کمالاتہ — اولیاء اللہ کے کمالات کے اظہار کی حقیقت

۲۷۸ حالۃ السالک بعد الکمال وقبلہ — سالک کا حال قبل حصول و بعد حصول

یشغله شان عن شان ویستوی لدیه یکون وکأنهما وانتسب بمقام الاثنان هنا الاشارة هذا المعنی الاخیر وجوز غیره فالمعنی الموفق نفسه صدرک ﷺ عالی الغیب والشهادة وجمع بین ملکتی الاستفادة والافادة فما صدرک الملابسة بالعلائق الجسمانیة عن اقتباس انوار الملکات الروحانیة وما عاقک التعلق لمصالح الخلق عن الاستغراق

داخل ہے پھر بعد وصول وسعت اور نشاط اور اطمینان نصیب ہوتا ہے جسمیں توجہ الی الخلق توجہ الی الحق سے بھی مانع نہیں ہوتی - وہ شرح صدر میں داخل ہے پھر کبھی مصلحت ارشاد سے اوس کو شہرت عنایت ہوتی ہے وہ رفع ذکر میں داخل ہے اور عادۃً مجاھدہ کرنے والا ان دولتوں سے مشرف ہوتا ہے ان مع العسر یسرا میں اسی طرف اشارہ ہے -

فی شئون الحق اھ قلت ویدرک مایشابههم العارفون فی احوالهم ومواجیدهم ومایکون قبل حصول هذه الحال من الضیق والثقل والحیرة هو الورد الذی ینقض ظهر السالک فبهذا الشرح یوضع عنه وزره الذی انقض ظهره ثم قد یرزق رفعة الذکر والشهرة اذا اراد منه خدمة الارشاد وفی قوله تعالی ان مع العسر یسرا اشارة الی بشارة بان المجاهدة لا یخلو عن شهرة الوصول کما قال تعالی والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا -

قولہ تعالی فاذا فرغت فانصب و الی ربک (وحدہ) فارغب فیہ اشارۃ الی ان الشیخ اذا فرغ من الارشاد والتعلیم یشتغل بالمناجاۃ والتفکر فی خلوۃ ولا یحسب انہ غیر محتاج الی المجاھدۃ -

المتن قوله تعالی فاذا فرغت فانصب و الی ربک (وحدہ) فارغب فیہ اشارۃ الی ان الشیخ اذا فرغ من الارشاد والتعلیم یشتغل بالمناجاۃ والتفکر فی خلوۃ ولا یحسب انہ غیر محتاج الی المجاھدۃ -

قولہ تعالی فاذا فرغت فانصب و الی ربک فارغب (ترجمہ تو آپ جب فارغ ہوجایا کریں تو محنت کیا کیجئے اور اپنے رب کی طرف توجہ رکھیے (ای الی ربک وحدہ کما یقتضیہ تقدیمہ اس میں اشارہ ہے کہ جب شیخ افادہ وارشاد سے فارغ ہوجاوے تو خلوت میں اسکو فکر و مناجات میں مشغول رہنا چاہیے اپنے کو مجاہدہ سے مستغنی نہ سمجھے -

سورۃ والتین

المتن قوله تعالی لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم فی الروح والتقویم التنفیف والتعدیل وهو فعل الله عز و جل والمراد بذلک جعله علی احسن مایکون صورة ومعنی فیشتمل ماله من انتصاب القامة وحسن الصورة والاحساس

سورہ والتین

قولہ تعالی لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم (ترجمہ کہ ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچہ میں ڈھالا ہے -

تقویم کے معنی تعدیل ہیں اور یہ اپنے اطلاق سے صورت اور معنی دونوں کو شامل ہے صورت میں انتصاب قامت اور نقشہ کی خوبی

ف۶۷۹ یعنی کا مجاہدہ
ف۶۷۹ ضرورت مجاہدہ للشیخ اذا فرغ من الارشاد
ف۶۷۹ انسان کی جامعیت
ف۶۸۰

وجودة العقل وغير ذلك ومن امعن نظره في امر الاسراء كما قال بعض الاجلة مجمع بحري الغيب والشهادة ومطلع نيري فلكي الافادة والاستفادة وما يدل على احسنية تقويمه ان الله تعالى اسم فيه من الصفات ما يذكر صفاته عز وجل وتدله عليها وجاء ان الله تعالى خلق آدم على صورته وفي رواية على صورة الرحمن۔

اور حواس وعقل اور معنی میں مظہریت صفات حق سب داخل ہو گئے۔

المتن قوله تعالى ثم رددناه اسفل سافلين في الروح اسفل من سفل في حسن الصورة والشكل حيث نكسناه في خلقه وتغير كل شئ منه والآية على هذا نظير قوله تعالى ثم يرد الى ارذل العمر اه ومعنى قوله[۲۸۱] الا الذين امنوا استثناء من لازم الرد المذكور من نقص الاجر لنقص العمل اى لما رد الى ارذل العمر انقطع عمله وثوابه الا المؤمنون منهم والعاملون صالحا قبل هذا الرد فلهم اجر غير ممنون كما في الحديث المرفوع اذا مرض العبد او سافر كتب الله تعالى من الاجر مثل ما كان يعمل صحيحا مقيما وفي رواية ثم قرأ صلى الله عليه وسلم فلهم اجر غير ممنون اورده في الروح عن احمد والبخاري وابن حبان عن ابي موسى قلت وهو دليل ما يسلي به اهل الله تعالى مريديهم اذا حزنوا بتراء الاوراد لعذر مرض ونحوه۔

قوله تعالى ثم رددناه اسفل سافلين۔

ترجمہ پھر ہم اس کو پستی کی حالت والوں سے بھی پست تر کر دیتے ہیں۔

مراد اس سے ضعف و پیری و الخطاط کی حالت ہے اور چونکہ عادۃً اسکو نقص عمل لازم ہے ظاہر انقص اجر کا سبب ہوتا ہے اس لئے الا الذین امنوا سے اس کا استثناء فرمایا یعنی ایسے عذر سے[۲۸۱] جو ورد ناغہ ہوا سکا اجر کم نہیں ہوتا حدیث میں یہ مضمون مصرح ہے اور اسی سے مشائخ اپنے مریدوں کو ایسے وقت تسلی دیتے ہیں جب کسی عذر سے ناغہ ہو جانے سے وہ مغموم ہوں۔

[۲۸۱] تسلیۃ السالک فی فوت ورادہ لعذر مرض اور اور دیہ کی مدت سے فوت اوراد پر تسلی

سورة العلق

سورۃ العلق

المتن قوله تعالى واسجد واقترب فيه اشارة الى ان القرب اصل مدار[۲۸۲] التخشع الذي اعلى مراتبه الفناء۔

قوله تعالى واسجد واقترب (ترجمہ اور نماز پڑھتے رہئے اور قرب حاصل کرتے رہئے۔

اس میں اشارہ ہے کہ تخشع جو روح ہے سجدہ[۲۸۳] کی قرب کا اصل مدار ہے اور تخشع کا کمال فنا ہے پس فنا کا مدار قرب ہونا ثابت ہوا۔

[۲۸۲] کون الفناء اصل مدار القرب

[۲۸۳] تخشع کے لئے سجدہ ضروری ہونا

سورة القدر

سورۃ القدر

المتن قوله تعالى ليلة القدر خير من الف شهر

قوله تعالى ليلة القدر خير من الف شهر

من الف شهر نص علی تحری الازمنة الفاضلة للعبادة وهو کالعادة اللازمة لاهل الطریق الا لعارض یغلبهم ویزول هذا العارض اذا تنبهوا بالوصول الی الانتهاء

سورة البینة

المتن قوله تعالی وما امروا الا لیعبدوا الله مخلصین له الدین حنفاء نص علی لزوم الاخلاص وتکمیل مراتبه المعبر عنه بالحنیفیة

اخلاص اور تکمیل مراتب اخلاص میں جسکو حنیفیت سے تعبیر کیا گیا ہے نص ہے۔

المتن قوله تعالی رضی الله عنهم ورضوا عنه ذلك لمن خشی ربه فی الروح فیه اشارة الی ان مجرد الایمان والعمل الصالح لیس موصلا الی اقصی المراتب ورضوان من الله اکبر بل الموصل له خشیة الله تعالی وانما یخشی الله من عباده العلماء ولذا قال الجنید قدس سره الرضا علی قدر قوة العلم الوسوخ فی المعرفة اه۔

سورة الزلزال

المتن قوله تعالی یومئذ تحدث اخبارها نص علی تکلم الجمادات المتوقف علی الحیوة والادراك وظاهر ان هذه الحیوة والادراك غیره مقید بیوم القیامة وان صدر بعض انواعها من الکلام ونحوه فی ذلك الیوم۔

ہوگا۔ مگر حصول اب بھی ہے۔

سورة العادیات

المتن قوله تعالی ان الانسان لربه

ترجمہ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اس میں نص ہے کہ ازمنہ فاضلہ میں عبادت کا خاص اہتمام کریں اور یہ اہل طریق کی گویا عادات لازمہ سے ہے مگر کسی عارض کے سبب۔

سورة البینة

قوله تعالی وما امروا الا لیعبدوا الله مخلصین له الدین حنفاء ترجمہ حالانکہ ان لوگوں کو یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت کو اسی کے لئے خاص رکھیں۔

قوله تعالی رضی الله عنهم ورضوا عنه ذلك لمن خشی ربه ترجمہ اللہ تعالیٰ اُن سے خوش رہے گا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے یہ اس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا رہے

روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ اقصی مراتب آخرت کے کہ رضائے حق ہے حاصل ہونے کیلئے خشیت کی اور اس کے موقوف علیہ یعنی معرفت کی ضرورت ہے۔

سورة الزلزال

قوله تعالی یومئذ تحدث اخبارها ترجمہ اس روز زمین اپنی سب خبریں بیان کرنے لگے گی۔

نص ہے تکلم جمادات پر جو عادۃً حیات وادراک پر موقوف ہے اور دوسرے نصوص کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کو صرف اس کا ظہور

سورة العادیات

قوله تعالی ان الانسان لربه لکنود

ازمنہ فاضلہ میں اہتمام عبادت

الاخلاص وتکمیله

اخلاص اور اس کے مراتب کی تکمیل۔

استنباط التقوی والمعرفة الاصول المراتب

مرتبہ عین کے لئے تقوی و معرفت کا ضروری ہونا

کون الجمادات ذات ادراك

جمادات میں ادراک کا ہونا۔

لکنود فی الروح قیل المراد به کل الناس علی معنی ان طبع الانسان[۶۸۶] یحمله علی ذلک الا اذا عصمه الله تعالی بلطفه وتوفیقه من ذلک واختاره عصام الدین وقال مدح للغزات بسعیهم علی خلاف طبعهم۔

ترجمہ بے شک آدمی اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے اس میں اسکی طبعی خاصیت کا ذکر ہے گو جبیر خدا تعالی کا فضل ہو وہ اس کے مقتضاء پر عمل نہیں کرتا اور اس مقام پر اس کا لانا جس میں ذکر ہے مجاہدین کا بقول عصام ان کی مدح کے لئے ہے کہ خلاف طبع اونہوں نے سعی کی پس اس[۶۸۷] میں بیان ہے انسان میں موانع طبعیہ کے رکھے جانے کا اس سے زیادہ اجر نصیب ہوتی ہے۔

حکمۃ الموانع الطبعیۃ عن کل العمل ذی الانسان

طبیعت میں موانع العمل کے وجود کی حکمت

سورۃ القارعۃ

المتن **قوله تعالی** فاما من ثقلت موازینه فی الروح قال اخرون یوزن[۶۸۸] نفس الاعمال فتصور الصالحة بصورة حسنة نورانیة ثم تطرح فی کفة النور وهی الیمنی المعدة للحسنات فتثقل بفضل الله تعالی الی قوله تعالی فتشتاق قلب الحقائق فی مقام خرق العادات ممنوع ومقید ببقاء آثار الحقیقة الاولی اھ قلت بل معناها قلب الحقائق الثلاثة من الوجوب والامکان والامتناع بعضها الی بعض لا الاستحالة التی تشاهد کل وقت فی العناصر والعنصریات مثلا

سورۃ القارعۃ

قوله تعالی فاما من ثقلت موازینه **ترجمہ** پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا۔

ظاہر نصوص کا یہی ہے کہ خود اعمال[۶۸۸] وزن کئے جاویں گے اور وزن عادۃً خواص جواہر سے ہے پس ظاہراً آخرت میں اعراض مستحیل الی الجواہر ہوجاویں گے۔

اعیان قلب الاعراض جواهر فی الآخرة

آخرت میں اعراض کا جواہر ہوجانا

سورۃ التکاثر

المتن **قوله تعالی** الهکم التکاثر نص فی ذم[۶۸۹] التفاخر والمباهات لاسیما بما فیه قطع لعرق التفاخر کالتفاخر بالاموات الذین کان فی تذکرهم ذکر الموت۔

سورۃ التکاثر

قوله تعالی الهکم التکاثر **ترجمہ** فخر کرنا تم کو غافل کئے رکھتا ہے

تفاخر اور مباہات کی مذمت میں نص ہے

ذم التفاخر

تفاخر کی مذمت

سورۃ العصر

المتن **قوله تعالی** والعصر فی الروح قال ابن عباسؓ هو الدهر اھ وفیه تنبیه علی کون العمر[۶۹۰] مغتنما ینبغی ان یصرف فی الکمال والتکمیل الذین دل علیهما قوله تعالی اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت وتواصوا قلت تنبه له اهل الله حیث لا

سورۃ العصر

قوله تعالی والعصر **ترجمہ** قسم ہے زمانہ کی

ابن عباسؓ نے دہر سے تفسیر فرمائی ہے پس اس میں تنبیہ ہے[۶۹۰] وقت عمر کے نعمت مغتنمہ ہونے پر اور اسپر اہل اللہ خوب متنبہ ہوئے ہیں کہ ایک لمحہ ضائع نہیں کرتے یا کمال حاصل کرتے ہیں جس کا

ادراک حق الوقت

وقت کا حق ادا کرنا

یضیعون ساعۃ ولا دقیقۃ بغیر ذکر اللہ تعالی وان غفلوا استغفروا۔

سورۃ الہمزۃ

المتن **قولہ تعالی** الذی جمع مالا وعددہ فی الجملۃ الثانیۃ اشعار بان الجمع المذموم ھو ما فیہ الحب لہ الشغف بہ الذی من آثارہ التعدید

قولہ تعالی الذی جمع مالا وعددہ **ترجمہ** جو مال جمع کرتا ہو اور اس کو بار بار گنتا ہو

اس میں اشعار ہو کہ جمع مال وہ مذموم ہے جو محبت اور شغف کے ساتھ ہو۔ جس کے آثار میں

ذکر امنوا وعملوا میں ہے یا تکمیل میں مشغول رہتے ہیں جس کا ذکر تواصوا میں ہے۔

سورۃ الفیل

المتن **قولہ تعالی** وارسل علیہم طیرا ابابیل فیہ اشارۃ الی التوکل علی اللہ الذی یسلط الضعیف علی القوی اذا شاء فلا ینبغی الخوف من غیر اللہ تعالی ولا الیاس من اللہ تعالی ولا الاغترار بالاسباب

قولہ تعالی وارسل علیہم طیرا ابابیل۔ **ترجمہ** اور ان پر غول کے غول پرندے بھیجے

اس میں اشارہ ہے کہ متصرف حقیقی حق تعالی ہے اسباب مؤثر حقیقی نہیں

سورۃ القریش

المتن **قولہ تعالی** لایلاف قریش ایلافہم الخ فی الروح وکان لقریش رحلتان رحلۃ فی الشتاء الی الیمن ورحلۃ فی الصیف الی بصری من ارض الشام کما روی عن ابن عباس وکانوا فی رحلتہم امنین لانہم اھل حرم اللہ تعالی وولاۃ بیتہ العزیز فلا یتعرض لہم والناس بین متخطف ومنہوب اھ وفیہ دلالۃ علی ان من حصل لہ مال او جاہ بسبب شیء من امور الدین ینبغی ان یزداد شکرہ واطاعتہ لہ تعالی لا ان یفتخر ویبغی ویری نفسہ مستحقا لذلک الاکرام کالمنسوبین الی المشایخ او مشاہدہم فی زماننا یرون حقوق انفسہم علی الناس ولا یرون حق اللہ علی انفسہم۔

قولہ تعالی لایلاف قریش ایلافہم **ترجمہ** چونکہ قریش خوگر ہو گئے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو امر دینی سے سبب مال یا جاہ نصیب ہو جیسا قریش کو بواسطہ تعلق بیت اللہ کے تھا جس کا اس میں ذکر ہے اس کا حق یہ ہے کہ بجائے تفاخر اور دعوے استحقاق کے خدا تعالی کا شکر اور اطاعت کا زیادہ اہتمام کرے۔

۶۹۱ الجمع المذموم کا مال کو جمع کرنا مذموم ہے

۶۹۲ عدم التکیہ الی الاسباب اسباب پر تکیہ نہ کرنا

۶۹۳ حقوق الاکرام بواسطۃ النسبۃ کسی دینی نسبت سے اکرام ہونے میں حقوق

سورۃ الماعون

المتن **قولہ تعالی** فذلک الذی یدع الیتیم الی اٰخر السورۃ فیہ من ذم بعض ۶۹۴ الاخلاق من القسوۃ والغفلۃ والریاء والبخل ما ھو ظاھر۔

سورۃ الکوثر

المتن **قولہ تعالی** ان شانئک ھو الابتر فی الروح عن ابن تیمیۃ رح قال انہ سبحانہ یبتر شانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کل خیر فیبتر اھلہ ومالہ فیخسر ذلک فی الاخرۃ ویبتر حیاتہ فلا ینتفع بھا ولا یتزود فیھا صالح المعاد ویبتر قلبہ فلا یعی الحق ولا یؤھل لمعرفتہ تعالی ومحبتہ ویبتر اعمالہ فلا یستعملہ سبحانہ فی طاعتہ ویبتر من جمیع القرب فلا یذوق لھا طعما ولا یجد لھا حلاوۃ اھ قلت ۶۹۵ وبمثلہ تعاقب من عادی اولیاءہ تعالی للاٰیۃ ھم ورثتہ صلی اللہ علیہ وسلم الحقیقیۃ وفی الحدیث من عادی لی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب۔

سورۃ الکافرون

المتن **قولہ تعالی** لا اعبد ما تعبدون الخ فیہ من التبری من اھل الضلال والتصریح بمتارکتھم ما لا یخفی وھذا ھو البغض ۶۹۶ فی اللہ

سورۃ النصر

المتن **قولہ تعالی** اذا جاء نصر اللہ الی تمام السورۃ فی الروح والاخبار دالۃ علی ان ذلک امرلہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاستعداد

سورۃ الماعون

قولہ تعالی فذلک الذی یدع الیتیم الی اٰخر السورۃ ترجمہ سو وہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے آخر سورۃ تک

۶۹۴ اسمیں قسوت وغفلت وریا وبخل کی مذمت مذکور ہے

سورۃ الکوثر

قولہ تعالی ان شانئک ھو الابتر ترجمہ بالیقین آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہے۔ اطلاق سے دال ہے کہ آپ کا مخالف ہر خیر سے منقطع ہے کہ نہ اسکی حیات میں برکت ہے کہ زاد آخرت اس سے جمع کرے نہ اس کے قلب میں خیر ہے کہ حق بات کو سمجھے یا اسمیں حق تعالی کی محبت ومعرفت پیدا ہو نہ اعمال میں برکت ہے کہ توفیق یا اخلاص ہو اور یہی حالت ۶۹۵ ہوتی ہے آپ کے ورثہ کے مخالف کی جیسا حدیث میں ہے کہ جو شخص میرے ولی سے عداوت کرے میں اسکو اشتہار جنگ دیتا ہوں

سورۃ الکافرون

قولہ تعالی لا اعبد ما تعبدون الخ ترجمہ نہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں

۶۹۶ اہل ضلال سے تبری اور اُن سے متارکت کی اس میں تصریح ہے اور بغض فی اللہ بھی ہے

سورۃ النصر

قولہ تعالی اذا جاء نصر اللہ تمام سورت تک ترجمہ جب خدا کی مدد اور فتح آپہونچی امام سورت اس کا حاصل حسب روایات حضور صلی اللہ

۶۹۴ ذم بعض الاخلاق

۶۹۴ بعض اخلاق ذمیمہ

۶۹۵ سوء حال المعادی لاولیاء اللہ تعالی

۶۹۵ دنیا کے مخالف کی بدحالی

۶۹۶ التبری عن اھل الباطل

۶۹۶ اہل باطل سے بیزاری

للتوجه الی ربه تعالیٰ والاستعداد للقائه بعد ما اکمل دینه وادی ما علیه من البلاغ اھ قلت وھکذا ینبغی لکل من اھل الطریق اذا فرغ من وظائف الارشاد تفرغ للقرب من رب العباد۔

۶۹۷ التفرغ لنوافل العبادۃ للقرب بعد التفرغ من وظیفۃ الارشاد

۶۹۷ بعد فراغ وظیفہ ارشاد کے عبادت قرب کے لئے فارغ ہوجانا

سورۃ تبت

المتن **قولہ تعالیٰ** تبت یدا ابی لھب فیہ ان اللہ تعالیٰ ینتقم لمقبولیہ من الانبیاء و ھو ظاھر وھکذا یفعل بالاولیاء

۶۹۸ انتقام اللہ تعالیٰ لمقبولین

۶۹۸ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولین کے لئے انتقام لیتا ہے

قولہ تعالیٰ تبت یدا ابی لھب (ترجمہ ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں۔

اسمیں دلالت ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے مقبولین ۶۹۸ کے لئے جو بنی ہوں انتقام لیتا ہے اسیطرح اپنے مقبولین کیلئے جو ولی ہوں انتقام لیتا ہے۔

سورۃ الاخلاص

المتن **قولہ تعالیٰ** قل ھو اللہ احد الی اخر السورۃ بتمامھا فی الروح وھذہ السورۃ الجلیلۃ ۶۹۹ قد انطوت مع تقارب قطرھا علی اشتات المعارف الالٰھیۃ والعقائد الاسلامیۃ اھ

۶۹۸ استقامۃ اللہ تعالیٰ للمقربین

۶۹۹ کمال مراتب التوحید

۶۹۹ کمال مراتب توحید

قولہ تعالیٰ قل ھو اللہ احد الی اخر السورۃ ترجمہ آپ کہدیجئے کہ وہ یعنی اللہ ایک ہے تمام سورت تک

یہ تمام باوجود اپنے ۶۹۹ اختصار کے انواع معارف و عقائد توحید پر مشتمل ہے۔

سورۃ الفلق

المتن **قولہ تعالیٰ** ومن شر النفثت فی العقد نزول السورۃ کما بعدھا فی ما سحر صلی اللہ علیہ وسلم حتی انہ لیخیل الیہ انہ فعل الشئ ولم یکن فعلہ کما فی الحدیث دلیل علی ان الاسباب الطبیعیۃ یجوز ان تکون مؤثرۃ من اھل الباطل فی اھل الحق فلیس امثال ھذہ التاثیرات معیارا للحق والباطل کما یزعمہ کثیر من الجھلۃ ویغترون بہ ویقعون فی الضلال

۶۹۹ امکان تاثیر اھل الباطل فی اھل الحق بالاسباب الطبیعیۃ

۶۹۹ اہل باطل کا طبعی کا ضرر اہل حق پر حاصل ہوسکنا

قولہ تعالیٰ ومن شر النفثت فی العقد (ترجمہ اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کے پھونکنے والیوں کے شر سے اس کا اور بعد والی سورۃ کا نزول حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سحر کا کچھ اثر ہوگیا تھا اس کے ازالہ کے لئے ہوا تھا اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسباب طبعیہ سے اہل باطل کا اثر اہل حق پر بھی ہوسکتا ہے اور ایسی تاثیر معیار حق و باطل کا نہیں جیسے بعض لوگ اس کو کمال سمجھکر دعوے اور ضلال میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

علیہ وسلم کو حکم ہے کہ بعد فراغ عن الارشاد و التبلیغ کے تقارب کے لئے خاص طور سے سامان کرنا چاہیے اسیطرح اہل ۶۹۷ طریق کو بھی چاہیے کہ جب وظائف ارشاد سے فارغ ہوجاویں تو قرب رب العباد کیلئے فارغ ہوجاویں۔

المتن قوله تعالی ومن شر حاسد اذا حسد فیه من ذم الحسد ما لا یخفی

قوله تعالی ومن شر حاسد اذا حسد ترجمہ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔ اس میں حسد کی مذمت ظاہر ہے

سورۃ الناس

المتن قوله تعالی من الوسواس الخناس فی الروح اخرج ابن شاهین عن انس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الوسواس خطم الخطم الطائر فاذا غفل ابن آدم وضع ذلك المنقار فی اذن القلب یوسوس فان ذکر الله تعالی تکص وخنس فلذلك سمی الوسواس الخناس اھ ومنه یعلم خاصیة الذکر والغفلة وان احدهما علاج للآخر۔

سورۃ الناس

قوله تعالی من شر الوسواس الخناس ترجمہ وسوسہ ڈالنے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔

حدیث میں ہے کہ وسوسہ غفلت کے وقت کرتا ہے اور اس کا خنس یعنی ہٹ جانا قلب سے ذکر کے وقت واقع ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ غفلت کا علاج ذکر سے ہوتا ہے۔

تمت سورۃ الناس

وقد تم بحمد الله تعالی کتاب مسائل السلوك علی ید من هو فی الفن محض صعلوك و انما کان ما کان علی یده محض العطاء من ملك الملوك ونسأله ان یجعلنا ممن لاحظ الاوفر من العلم الصحیح والعمل النجیح من طریق السلوك و ینجینا من مفاسد الاعمال والغیاهب فی ظلمات الشکوك وکان زمان تمامه الیوم الثالث من ربیع الاول سنة ۱۳۳۸ من الهجرة والحمد لله علی اسباغ نعمه وتکمیل مننه۔

الحمد للہ کہ آج بتاریخ ثانی جمادی الاولی ۱۳۳۹ھ یہ ترجمہ مسائل السلوک کا مسمے بہ رفع الشکوک تمام ہوا

ملحقة من رسالة التائید المذکورة فی اخر التمهید

سورۃ الناس

قوله تعالی من الجنة والناس دلت علی تکون الوسواس من شیاطین

اضافہ از رسالہ تائید مذکورہ آخر تمہید

سورۃ الناس

قولہ تعالی من الجنۃ والناس جن اور آدمیوں سے دلالت کرتی ہے اس بات پر

الانس والجن وبحمد الله تم ما رمته ذا الحين ولعلي اوفق بعد لاكثر من هذا في شرح مسائل اُخرى من آيات القرآن وقد حقق الله تعالى ما املته بتوفيقه لي بتحرير رسالة مسائل السلوك التي يشتمل على زهاء الف واربعمائة مسائل وان ضم اليها مسائل رسالة التائيد التي لم اعدادها لم تنتقص من الف وخمسمائة بازاء كل جزء من القرآن خمسون مسئلة) وقد فرغت من هذا التلخيص في اربعة ايام من اخر النصف الاول من جمادى الاولى سنه ۱۳۲۷ھ والحمد لله اولا واخرا وباطنا وظاهرا والصلوٰة على رسوله ومن معه متوافرا متتابعا۔

وسوسہ شیاطین انس اور شیاطین جن دونوں کی طرف سے ہوتے ہیں اور شکر خدا کا کہ اس وقت جسکا میں نے قصد کیا تھا تمام ہوا اور شاید بعد میں اس سے زائد بعضے دوسرے مسائل کی جو آیات قرآن سے ثابت ہیں شرح کرنے کی مجھکو توفیق دی جاوے۔ اور میں جمادی الاولے ۱۳۲۷ھ کے نصف اول کے چار روز میں اس تلخیص سے فارغ ہوا۔ اور اللہ ہی کے لئے تعریف ہے اول میں بھی اور آخر میں بھی اور باطن میں بھی ظاہر میں بھی اور رحمت نازل ہو اس کے رسولوں پر اور جو لوگ اون کے ساتھ تھے ان پر بسیار در بسیار۔

تمت رسالة التائيد اضافہ تمام ہوا

بیان الامرار ترجمۂ تاریخ الخلفار

اس زمانہ میں اس کتاب کا مطالعہ بیحد دلچسپی کا موجب ہوگا اس کتاب میں خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیکر ۹۰۳ھ تک خلفار کے حالات درج کردئے ہیں۔ پس سکے دیکھنے سے شاندار تاریخ اسلام پر پورا عبور ہوجاتا ہے اور نامور والعزم خلفائے اسلام کے کارناموں سے واقف ہونے کے بعد خلافت راشدہ وغیر راشدہ کا فرق بھی معلوم ہوجاتا ہے اور اولوالعزم خلفائے اسلام کے کارناموں سے واقف ہونے کے بعد خلافت راشدہ وغیر راشدہ کا فرق بھی معلوم ہوجاتا ہے آج کل چونکہ اسلامی سیاسیات کا ذکر اخباروں اور مختلف صحبتوں وجلسوں میں زیادہ رہتا ہے اس لئے واقعات کے متعلق صحیح رائے قایم کرنے کے لئے خلفائے اسلام کے حالات معلوم کرنے ضروری ہیں جس کے لئے بیان الامرار بہترین کتاب ہے ضخامت ۱۲۵ صفحات کاغذ سفید عمدہ

المشتہر
محمد عثمان تاجر کتب وریہ کلاں دہلی

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ

جامعہ